

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۱۳۱۴۵/۱-۱ ت Accession No. ۱۴۲۵۳

Author ابو الفضل محمد ارض الله عنا

Title ترجمہ قرآن مجید ۱۹۲۱ء

This book should be returned on or before the date last marked below.

بسم الله الرحمن الرحيم

حزب

قرآن مجید

بزیان اردو غیر عامل المثنی

ج ۱

مجلس عالی ترویج و تبلیغ اسلام

علامہ ابو الفضل محمد احسان اللہ عباسی

مولف و مصنف

ترویج الاسلام الاسلام زائدہ اللہ محمد فساد دہلیہ زیر نگرانی مجلس

۱۳ بار سوم

۱۹۲۱ء میں قاضی مولوی محمد اللہ عباسی کا قاضی مہدی گریجواریہ کالج میں

در مطبع حکیم نور محمد واقع کوٹلیو طبع کرید

انا نحن نزلنا الذكر وانا العاقلون

ترجمہ

قرآن مجید

بہ زبان اردو غیر حال متن

ترجمہ

حلی معانی و توضیح مطالب بیان شان نزول و تفسیر شیخ مفوی

علامہ ابو الفضل محمد احسان اللہ عباسی

تراجم و معنی

تذکرہ الاسلام الاسماء - زادہ الجہاد محمد فسانہ و لیدہ زیر شہر سخن چکا لہان پور

بار سوم

تقاضی دہلوی محمد اسد عباسی کاکا قاضی کمپنی کوکچہ پورہ گورکھ پور شیلہ کبک

در مطبع حکیم قمر محمد واقع کوکچہ پورہ گورکھ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم دیباچہ از ترجمہ

ترجمہ کتب خانہ اسلامیہ لاہور

۱۔ اس ترجمہ کرنے کا خیال مجھے اول اول مشائخ میں پیدا ہوا وہ میں نے دیکھا کہ کچھ پڑھے مسلمان بھی جو تلاوت قرآن کرتے رہتے ہیں مفسدین قرآن سے آخر عمر تک ماضی نہیں ہوتے۔ آیت قرآنی کی عظمت تو دلوں میں رکھتے ہیں لیکن ان کے سمجھنے سے بڑے بہتے ہیں اور نادانیت کے باعث سے کبھی کبھی مفسدین قرآن سے انکار کرتے ہیں وہ میں نے بھی خیال کیا کہ جب قرآن پاک میں جا بجا یہ تذکرہ ہے کہ قرآن عربوں پر انکی زبان میں اسلئے اتر ہے کہ وہ اسے اچھی طرح سمجھ سکیں۔ کچھ سورہ یوسف ۱۲۔ رکوع ۱۔ سورہ رعد ۱۳۔ رکوع ۵۔ تو ہر ذی علم مسلمان پر یہ فرض لگایا ہے کہ وہ قرآن پاک کو اپنی زبان میں اپنی قوم کو سمجھائے۔ یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں نے غیر زبان میں بھی قرآن کو ترجمہ کر کے علیحدہ کتاب کی صورت میں اسے شائع نہیں کیا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ زبیر بن ثابت کو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعینات کیا تھا کہ وہ لوگوں کو توریت پر دعائیں اور تہمت سماوی کے ترجمہ کرنے کی نظر قائم کر دی تھی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ۱۳ ص ۱۰۰ نیز حاشیہ زیر رکوع ۲ سورہ انفام ۶۔

۲۔ تابعین صحیح تابعین بادگیر مسلمانان باہر نے جو قرآن کے ترجمے مختلف زبانوں میں نہیں کئے۔ بطور اسلئے وجہ یہ تھی کہ اشاعت اسلام کے بعد ہی عرب کے قریب و جوار میں عربی زبان قومی زبان بن گئی اور دیگر بلاد اسلام میں جہاں زبان عربی قومی زبان نہیں ہوتی تھی وہاں بھی وہ سنگسہ عجمی تک مترجمہ فرانس سے لے کر بلاتھور تک سرکاری دفتروں اور مذہبی جماعتوں کی زبان رہی وہاں اللہ دین اسلام کے ساتھ زبان عربی نے بھی کیا عروج پایا جن ممالک میں عربی زبان نے ملکی زبان کو بنیاد بنایا وہاں بھی کچھ بڑے مسلمانوں کی زبان عربی تھی اور ہر مسلمان اپنی اولاد میں

ترجمہ قرآن کتب خانہ اسلامیہ لاہور

کی تعلیم عربی زبان میں صرف و نحو سے شروع کرنا چاہی وہ پہنچی کہ غیر زبان میں قرآن کے ترجمہ کرنے کی ضرورت زمانہ سابق میں محسوس نہیں ہوئی ان زمانہ وسطیٰ میں جب عربی زبان ممالک شرفی کے دفاتروں کی زبان نہ رہی اور اس طرح تحصیل زبان عربی وطن عام شرفاء کے لئے لازمی نہ رہی تو فارسی ترجمہ عربی کی طرف لوگوں کی توجہ ہوئی یہ بیخ ہے کہ اس زمانہ میں جو ترجمے ہوئے وہ علیحدہ کتاب کی صورت میں مشابہ نہیں ہوئے مگر اس وقت بھی اعلیٰ طبقہ شرفاء اور مذہبی گروہ میں عربی زبان میں علوم کا سیکھنا ضروری سمجھا گیا جاتا تھا اور اہل علم عربی ہی کو علم سمجھتے تھے اور اس طرح گویا یہ بھی علما اور شرفاء کی زبان عربی ہی اور ان کے لئے جدا کتاب کی صورت میں ترجمہ کی اشاعت ضروری نہ تھی یہ بھی بہت ممکن ہے کہ جدا کتاب کی صورت میں ترجمہ کی اشاعت ہوئی ہو لیکن وہ رائج نہ ہوئی ہو۔ کیونکہ امام ابو یوسفؒ کا یہ خیال کہ ترجمہ قرآن کا بے وضو چھو کر نہ دے ہے ترجمہ کے جواز کے ساتھ اسکے وجود کی بھی خبر دیتا ہے۔ بہر حال علمی صورت یہ تھی کہ اس وقت کے ترجمے محض عربی دان طلبہ کیلئے سمجھنے کے لئے تھے نہ کہ وہ خود جدا گانہ کتاب کی صورت میں احکام قرآن کی اشاعت کے لئے، اسی کا نتیجہ زمانہ آخر ہندوستان میں بھی کیا گیا، ملاذہابی کے اردو ترجمے بھی ہندوستان میں شایع ہوئے۔ لیکن اردو زبان کے ترجمے فارسی سے بھی زمانہ مغلین تھے اور انکا حاصل صرف یہ تھا کہ تھوڑی بہت عربی اور فارسی جاننے والے تلاوت قرآن کے ساتھ کچھ سمجھنے بھی سمجھ لیتے تھے۔

۳۔ آج سے چار سو برس پہلے تک غنبت تھا کہ عربی زبان کے جاننے والے مسلمان ہندوستان میں مقیم نہ تھے۔ ایسے لوگوں کی تعداد کافی تھی جو قرآن عربی کو سمجھ کر اس کے مطالب و غلط کے پر ایمین عوام الناس پر بظاہر کرتے تھے۔ علاوہ برہمن ایران کی طرح ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے لکھنے پڑھنے کی زبان فارسی تھی اور عوامی کے فارسی میں ہی قرآن کی متعدد تفسیریں اور فقہ کی کتابیں ایران سے لیکر ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھیں اور احکام دین کے لئے قرآن کے ترجمے زبان اردو پڑھنے کی چندان ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی لیکن اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ لوگ عربی کی فارسی زبان سے بھی کنارہ کرتے جاتے ہیں اور وہ وقت قریب کے قرآن کے سمجھنے والے ہندوستان میں اناد کا موعود کم کو حکم میں آجائے۔ انھیں خیالات نے مجھے مجاہدہ اردو زبان میں ترجمہ پکڑنا کر نئی طرف مائل کیا۔

۴۔ انسان اپنے اچھے جس کے عام خیالات سے الگ ہونے کی بڑی توجہ و تہذیب کے شکل کر سکتا ہے اسلئے باوجود اس استنادی کے جو میرے ارادے میں تھی میں نے جس مدت نہ کی کہ ترجمہ قرآن کو طبع و کتاب کی صورت میں جب کہ اب شایع کرنا ہوا میں پہلی مرتبہ شایع کرنا۔

پاروں کے ترجمے کا میں نے شاہ کیا۔ اسکی صورت یہ بھی کہ ہر صفحہ کے نصف میں اصل قرآن بزبان عربی لکھا اور اسکے مقابل دوسرے نصف صفحہ میں اسکا ترجمہ زبان اردو تھا + پہلے حصہ کے شاہ ہوئے پر مخالفت صدائیں بھی بلند ہوئیں اور منافق لڑیں ہی کسی گئیں + عوام کا کیا ذکر ہے خود مولانا نے جرح و جرم کے لئے اختلاف کیا اور وہ بھی صورت اشاعت ہی نہیں بلکہ نفس ترجمہ سے ۱۹۳۳ء میں مولانا نے اسکا ترجمہ دوبارہ گفتگو ہوئی اور انھوں نے مجھ سے صاف صاف فرمایا۔ ”قرآن جتنا کہ عربی زبان میں ہے اسکا لفظ عربی زبان میں اسکی شان قائم نہیں رہ سکتی + گویا ان کے خیال میں قرآن کے جتنے محاسن ہیں وہ صرف لفظ و بلاغت کلام اور ترتیب الفاظ تک محدود ہیں۔ قرآن کے معنی ان کوئی ایسی شے نہیں ہے جو اسکا ترجمہ بجا کر اڑھال کیا جا سکے + ناظرین کو حیرت ہوگی کہ مولانا سے ذی علم شخص کے خیالات ترجمہ کے تعلق میں کیا ہیں کیونکہ وہ انسان کا خاصہ ہے کہ جب کوئی دوسرے کلام کو لیتا ہے تو اپنی رائے کی تائید میں دلائل پیش کرتے وقت مقدمات دلائل کے مناسب و نامناسب ہونے کی پروا نہیں کرتا + اس میں کلام نہیں ہو سکتا کہ مولانا بڑے ادیب تھے۔ اور فصاحت و بلاغت قرآن خوب سمجھتے تھے چنانچہ ۱۹۳۳ء میں جب میری طالب علمی کا زمانہ ہوتا مجھے مولانا سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا تو وہ فرما بلکہ تم مجھے کچھ کسی کتاب کے پڑھنے میں ایسا لطف نہیں آتا جب کہ قرآن کی تلاوت میں آتی اور اسی مذاق نے انہیں آخر عمر میں حافظ قرآن بھی بنا دیا تھا + مولانا سے اور مجھ سے جو گفتگو ۱۹۳۳ء میں ہوئی وہ ایک طویل مباحثہ کیستہ میں تھی اور دینک قائم رہی۔

۵۔ میں نے اس وقت خیال کیا تھا کہ تبار و جمادات سے مولانا پر کوئی اثر نہیں پڑا لیکن میں نے ۱۹۳۳ء میں بچت دیکھا کہ میرے ترجمہ کی اشاعت میں مصروفیت میں موت شگفتا پاروں تک پہنچی تھی اور مولانا کا ترجمہ قرآن پورا لوگوں کے ہاتھوں میں تھا۔ ایسا معلوم ہوا کہ میری ترجمہ کے بعد مولانا نے پر غرور کیا کہ ترجمہ کی ضرورت تسلیم کی اور بچت سے علما جمع کر کے نہایت اہتمام اور محنت سے پورا ترجمہ قرآن کا چند سال میں ختم کر دیا + میں تمنا تھا اور رش غل دنیا میرے ساتھ رہے مجھے میرے ترجمہ کی اشاعت دینی بھی تھی علاوہ دین بہ امر بھی برکتے باعث ناخوشا کہ میں نے اس طرح اسلام اور اسلام کے نابالغات کا کام بھی شروع کر رکھا تھا + مولانا کا ترجمہ دیکھ کر مجھے کمال سرت ہوئی اور میں نے اپنے ترجمہ کی تکمیل روک دی + مولانا کا ترجمہ میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کہ غیر مسلمانوں میں اسلام پھیلانے کا باعث ہو۔ یا جو مسلمان تلاوت قرآن کے عادی نہ ہوں وہ بھی اسے پڑھنے کی خواہش کریں + آجکل شاید کوئی لکھا ہو مسلمان ایسا نہ ہو گا جو کہ اسکی نظر مولانا کے ترجمہ پر نہیں پڑی اور اسسٹس اسے پسند نہیں کیا۔ لیکن فیصدی شاید پانچ بھی ایسے نہ نکلیں گے جو کہ کہنے کو تارہوں کے انھوں نے شروع سے آخر تک مولانا کا ترجمہ مسلسل پڑھا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ مولانا نے ترجمہ کو عبارت عربی سے آزاد کرنا پسند نہیں کیا لیکن اس ترجمہ سے فائدہ

کے وقت مولانا مہدی احمد دہلوی اور مولوی فتح محمد صاحب نائب الکلہنوی کے ترجمے میں نے پیش نظر رکھے اور دنیا کے اس اصول ترقی کا لحاظ کیا کہ جب کوئی شخص کسی امر میں ترقی کرنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ اپنی ایک واس انتہا سے معلومات تک پہنچائے جہاں تک لوگ اس سے پہلے پہنچ چکے ہیں اور ہر اسکے بعد اپنی رائے سے جتنا چاہے ان معلومات پر مستزاد کرے۔

۹۔ دنیا میں جب انسان فی جسم کا وجود ہوا تو ساتھ ہی ساتھ انسان فی عقل بھی پیدا ہوا اور انسان فی عقل کا جزو اعظم خیال مذہبی قرار دیا گیا، مذہبی خیالات کبھی کبھی لڑائی اور خونریزی کے باعث ہونے میں لپکے۔ اس سے انکی اہمیت میں فرق نہیں آتا۔ غذا زبست کے لئے ضروری ہے لیکن کبھی کبھی وہ باعث خیر اور اس طرح باعث ہلاکت ہوتی ہے تو اس سے روکنا ہوتا ہے الہی سے خارج نہیں ہو جاتی، اس وقت تمام دنیا میں تعلیم کا چرچا ہے۔ پھر بھی جان بول کی تعداد و چشمہ انسانوں کی تعداد تعمیر پانچ گروہ اور مذہب لوگوں سے زائد ترقی و اس وقت بھی وہ مذہب کیا مذہب لوگوں کو بھی مذہبی خیال اور صرف مذہبی خیال انسان فی حقیقت صیبت پر قائم رہتا ہے جو لوگ مذہب کو نہیں مانتے وہ ہی ان خیالات کے ہر وقت متاثر رہتے ہیں جو پچھلے میں انہیں دلوں کی تعلیم و تربیت کے اثر سے حاصل ہوئے۔ اور بہت سے افعال حیوانی جو بعض مذہبی خیالات اور عقیدے میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں ان کی تعلیم و تربیت کے اثر سے حاصل کرنا پڑا۔ مذہبی خیال کا ایک شعبہ ہے مذہب مذہبی خیال ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے عقل انسان فی عقل حیوانی پر غالب رہ سکتی ہے جب اس زمانہ میں بھی مذہبی خیالات کی ضرورت انسان کی انسانیت قائم رکھنے کے لئے ہم ضروری تصور کرتے ہیں تو پچھلے ایک زمانہ میں جب سوانہ مذہب کے اور کوئی شے انسان کی رہنما نہ تھی خیالات مذہبی کو باقیام و بقا نسل انسانی کے لئے ضروری تھے۔

۱۰۔ مذہبی خیال کی ابتدا ایک ذات کو خالق اور قادر مطلق خیال کر کے شروع ہوتی ہے اور اس اعتقاد پر ختم ہوتی ہے کہ ایک دن سب کو مرنا ہے اور اسی ذات کے پس اپنے اچھے یا برے اعمال ساتھ لیکر جانا ہے۔ یہ وہ خیال ہے جو بعد و خلقت سے ایک انسان کے ساتھ ہے اور اس کے ضمن میں جو فلسفہ مذہب ابتدا قائم ہوا پھر اس میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ تمام باتوں میں ترقیان ہوئیں مگر اصول مذہب اپنی حالت پر ہے۔ تمام مذاہب مختلف باوقات مختلف ایک ہی طریقہ پر رہنمائی کرتے رہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مذہب فطرت انسانی ہے۔

۱۱۔ مذہب اسلام کی یہ تعلیم تھی کہ جس طرح اللہ نے انسان پیدا کئے اور انسان میں مذہبی خیالات پیدا کئے اسی طرح ان خیالات کو عملی طور پر استحکام دینے کیلئے وقتاً فوقتاً اس نے ایسے لوگ بھیجے جنکو اصطلاح شرع میں رسول پسمبر بانی کہتے ہیں۔ اور ان سے کم درجہ میں ائمہ علماء مذہب یا اولیائے کرام ہیں، یہ لوگ ہر وقت ملک میں وقتاً فوقتاً پیدا ہوئے اور آئندہ پیدا ہونے رہیں گے۔ لیکن رسالت (پسمبری یا نبوت) کا سلسلہ آنحضرت محمد رسول

تہذیب قرآن مجید

اصول مذہب مختلف

مذہب اسلام

الحمد پر ختم ہو گیا کیونکہ زمانے نے انہی ترقی کر لی کہ اب رسالت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ مگر شیخ ابان مذہب کی طرف سے
جب تک کہ دنیا قائم ہے باقی رہیگا، آنحضرت کا اسی کے متعلق ایک قول ہے: "علما امتی کا بنیاد بنی اسرائیل"
ترجمہ میری امت کے علما انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں، آنحضرت پر جو کتاب (مجموعہ قوانین) واسطے ہدایت کو نازل
ہوئی اس کا نام قرآن ہے، و دیگر پیغمبروں پر بھی کتابیں ادر صحائف اترے تھے، قرآن میں یہ ہے پیغمبر مذکور
ہیں اور یہ سب وہ پیغمبر ہیں جو عرب یا اسکے گرد و نواح میں گذرے تھے یا مشرق تھے اور اہل عرب ان سے واقف تھے
لیکن پیغمبروں کا اخص امت یعنی لوگوں میں نہیں جنکے ذکر قرآن میں ہیں، مسلمانوں کا عقیدہ یہ کہ بہت سے پیغمبر
ایسے گذرے ہیں جو قرآن میں نہ ملے، جن میں سورہ مومن ۴۰ رکوع ۱۸ اور سورہ نساء ۴ رکوع ۲۱

۱۲۔ جس طرح پتھر بنوں کا ذکر قرآن میں جو اسی طرح چند آسمانی کتبوں اوصیاء کا بھی اسمین مذکور ہے لیکن کتب آسمانی کا اختصار اسمین کتبوں اوصیاء پتھریں کیا گیا ہے، دیکھئے سورہ بقرہ رکوع ۱۶۔ اور آل عمران ۳ رکوع ۹۔ قرآن میں پچیس پیغروں کے نام آئے ہیں (۱۱) حضرت آدم (۲۱) حضرت نوح (۳۱) حضرت

اولیس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت اسمعیل (۶) حضرت اسحاق (۷) حضرت یعقوب (۸) حضرت یوسف (۹) حضرت لوط (۱۰) حضرت ہود (۱۱) حضرت صالح (۱۲) حضرت شعیب (۱۳) حضرت موسیٰ (۱۴) حضرت ہارون (۱۵) حضرت داؤد (۱۶) حضرت سلیمان (۱۷) حضرت ایوب (۱۸) حضرت ذوالکفل (۱۹) حضرت یونس (۲۰) حضرت الیاس (۲۱) حضرت الیسع (۲۲) حضرت زکریا (۲۳) حضرت یحییٰ (۲۴) حضرت عیسیٰ

۱۴۱- جب خیمہ برون کی ضرورت شرعاً تسلیم کی گئی ہے تو پھر انکاء عرب اور اسکے گرد نواح میں محدود ہونا اغراض رسالت اور انصاف الہی کے خلاف ہوتا ہے۔ اسلئے دیگر ممالک میں جتنے پیشوا یا نذیب توحید الہی رکھتے تھے ان کے گزرے ہیں ان کی نسبت رسول اپنی ہونیکا خیال کرنا اصول اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھئے سورہ نساء ۲۱ و ۲۲ اور انکی کتابوں کو کتب آسمانی قیاس کرنا بجا نہیں ہے، ہندوستان میں چاروید اور ایران میں زرتشت آسمانی کتب آسمانی مشہور ہیں ان کتابوں کو جیسے نہیں دیکھا لیکن انکے بعض مضامین جو میں نے جو اسلامی تحریکات میں دیکھے تو انہیں مذہب اسلام کے خلاف نہیں پایا اور خلاف پانچاب بھی لازم نہیں آتا کہ وہ یاد اور زندہ آوستا جہاں ملک سامون کو تعلق ہے کتب الہامی نہ ہوں، مسلمان جن کتابوں کو کتب آسمانی کہتے ہیں ان کی نسبت بھی وہ اصلی ہونے کا گمان نہیں کرتے، تو قرین کے نسبت انکا قول ہے کہ اگلے زمانہ میں لکھنے پڑھنے کا دستور کم تھا ایک نسخہ تو ریت کا بیت المقدس میں تبرکاً محفوظ رہا وہ قلمیوں کے متعدد نسخوں میں ضائع ہو گیا اور علماء یہود نے بہت عرصہ کے بعد اپنی یادداشت پر تو ریت کو از سر نو تحریر دیا، واضح رہے کہ وہ لوگ حفاظ قرآن کے بطرح

حافظ توریت نے تھے الفاظ انہیں یاد نہ تھے صرف مضامین یاد تھے جو اس وقت کو عقائد کے سانچوں بن کر وہ
 دیکھتے ہوئے ہو گئے، دیکھتے سورہ مادہ رکوع ۷۰، آنحضرت محمدؐ کے زمانہ میں اسی توریت کی نقلیں ہو چکی
 مدنیہ کے پاس تھیں جنکی نسبت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے مضامین آنحضرتؐ کی منہ سے اور کچھ ذاتی
 اغراض کی بنا پر رد و بدل کر دئے گئے۔ زبور کی تدریجی حالات اس سے بھی زیادہ حالت خفایں میں، انجیل
 کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ شروع ہی میں جاتی رہی تھی۔ مریس۔ لوقا۔ یوحنا نے زیادہ مختلف چادر کے
 حضرت مسیحؑ کے عقائد اور حالات میں لکھے اور انکا مجموعہ انجیل کہلایا، عہد قدیم اور عہد جدید میں ان کے علاوہ او
 بھی رسالے مختلف مصنفوں کے شامل ہیں اور وہ سب کتب آسمانی کہلاتے جاتے ہیں اس تحریر کا یہ منشاء
 نہیں ہے کہ یکتا بن لائق تعظیم نہیں ہیں۔ مثلاً کوئی جیسے بوجیسے صحاح میں قرآن میں یا کتب آسمانی میں تو ہم
 کہہ سکتے ہیں اور یہ بوجیسہ کہ ان کا درجہ کیا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں ایمان۔ دیدار زند آدست کی نسبت یہ کہنا
 کہ ابتدا میں یہ کتابیں کس حالت میں تھیں نہایت مشکل ہے۔ مگر خیال یہ چاہنا ہے کہ ان اظہار میں یہ کتابیں
 اور ان کتابوں کے علاوہ اور بھی الگ الگ کتابیں تھیں جو امتداد زمانہ کی نذر ہو گئیں اور صرف ان دو کے
 نام باقی رہ گئے، غرض کہ جس سبب و فیاض سے مختلف ملکوں میں مختلف اوقات میں آسمانی کتابیں آئیں
 اسی سبب و فیاض سے قرآن کا نزول سرزمین حجاز میں بھی ہوا۔ اور ان مکتوبوں میں دوسری قوموں کی ہدیہ کیوں
 کی عظمت کرنا بالکل بجا ہے۔ لیکن اس سے تجاوز ہو کر بعض اہل ہنود یا بعض نئے خیال کے عیسائیوں
 نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ اصل کتب وحیدہ۔ ویدی سے انتخاب کر کے زما و ستا ایرانیوں نے بنائی اور پھر
 یہودیوں نے زند آدست کو دیکھ کر توریت بنائی اور توریت سے انجیل ترتیب دیدی ہے اور توریت اور انجیل
 سے قرآن بنا لیا بالکل ایک دعویٰ ہے دلیل ہے اور مسلمانوں کے عقیدے میں تو کفر ہے۔ اسی میں
 رکھنے والے ویدی عظمت بھی کہتے ہیں اور لوگوں کو یہ کہنے کا موقع دیتے ہیں کہ جسطرح لوگوں نے پچھلی کتابیں
 ویدی کی پیروی میں دل سے گڑھ کر بنائیں اسی طرح کسی نے ویدی دے کر گڑھ کر بنالیا ہوگا اگر مانا جائے کہ یہ
 کتب سماوی ہاں کسی فضیلت الہی کے حل سے بنائے گئے ہیں تو جسطرح علوم قدیمہ علوم جدیدہ کے مقابلہ میں تو ہم
 پوچھ سکتے ہیں اسی طرح قرآن کے مقابلہ میں تمام کتب سابقہ و دی ہوسے تجاوز ہیں لیکن مسلمانوں کا
 عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح دو لفظوں کے درمیان بن بلک ہی خد متعین کھینچتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی
 ایک ہی راہ ہے اور تمام چیزیں ایک ہی اصول راہی۔ تمام کتب آسمانی کی ایک ہی تعلیم ہے اور تمام کتب آسمانی
 یکساں عزت اور احترام کی مستحق ہیں۔ اس میں جہاں کہیں کہ اختلاف ہے وہ جزئیات میں ہے اور وہ بھی درست
 موقع اور ضرورت کے اقتضا سے ہے۔ حدیث اصل میں سب ہمارے ہیں، دیکھتے سورہ شوریٰ ۲۵۷۔ دیکھ کر ۲۵۸۔

۳۹ رکوع ۹

۱۳۷۔ علاوہ دیگر عناصر کے چار ہوں عناصر فلک۔ آب۔ باد۔ آتش سے اس کائنات کی سرشت ہے جسے ہم اپنے چاروں طرف دیکھتے ہیں + یہ عالم مادی یا مادیات کہلاتا ہے + انسان کے جسم میں مٹی۔ پانی اور ہوا کے علاوہ برقی مادہ بھی ہے جو مادہ آتشی کا ایک شعبہ ہے + اس عالم کے علاوہ ایک اور عالم ہے جسے برزخ کہتے ہیں اور اس عالم میں اس عالم کا ایک عکس رہتا ہے اور اسلئے اسے عالم مثال بھی کہتے ہیں + جو مخلوقات صرف مادہ آتشی سے پیدا ہیں وہ زیادہ تر اسی عالم کے کہلاتے ہیں + انکی قبریں مٹھیں ہیں اگر یہ لطافت محض ہیں تو انہیں ملائکہ یا فرشتہ کہتے ہیں اور اگر لطافت اور کثافت دونوں انہیں مخلوط ہیں تو انہیں جن کہتے ہیں اور اگر کثافت زیادہ ہے تو وہ ابلیس یا شیطان ہے + شیطان جی آدم کا دشمن ہے جن کبھی دوست رہتے ہیں اور کبھی دشمن ہو جاتے ہیں + ملائکہ اپنی اپنی خدمتوں پر متعین ہیں + اعتبارِ خدمت ان کے نام بھی قرآن میں مذکور ہیں + ملائکہ جن اور شیاطین کا ذکر قرآن میں گوجا آیا ہے لیکن انکی باہمت بیان نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے اگر کوئی انہیں توہنوں سے تعبیر کرے اور چھوڑ دے کہے کہ یہ توہن خارجی وجود نہیں رکھتیں یہ عرض نہیں بہ محض جوہر ہیں۔ تو ان بحثوں میں پڑنے والے میرے خیال میں دائرہ اسلام سے تو باہر نہیں جلتے۔ لیکن یہ ضرور کہا جائیگا کہ ان کے ایمان میں منصف ہو + کچے مسلمان کا یہ کام ہے کہ قرآن میں اگر کچھ باتیں سمجھ سے باہر ہوں تو ان پر اسلئے ایمان لائے کہ وہ قرآن میں ہیں اور چاہے تو ان کو دل کو بون بھی سمجھا لے کہ صرف قرآن ہی میں یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ تمام نہ ہی کتابوں میں ہیں اور ہر زمانے کے عقلا انہیں ماننے آئے ہیں عقل انسانی ہر چیز پر جاوی نہیں ہو سکتی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پیدائش کے قبل انسان کیا تھا اور بعد مرنے کے کیا چلا گیا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ خلقت طیبہ میں پھلے اند سے پیدا ہوئے یا پھلے مرعیان پیدا ہوئے + ہم خلقت آدم اور نوح کو کیوں نہ مانتے ہیں جب عقلا یہ نہیں کہہ سکتے کہ پھلے رحم مادر پیدا ہوا یا پھلے مان پیدا ہوئی + یہ ماننا ہی چاہیے کہ ابتدا سے خلقت میں دنیا کی حالت اتنی مکمل نہ تھی جتنی کہ اب ہو ظاہر ہو کہ مابین بچوں کی حفاظت اور پرورش کے لئے جن درجہ کو ابتدا صرف میں لاتی ہیں بھر انکی ضرورت بچوں کے جوان ہونے پر پانی نہیں رہتی بالکل قریب قیاس ہے کہ ابتدا سے خلقت میں عالم علیین کا خلق عالم اسونی چھنے دنیا کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ تھا جتنا کہ اب ہو اور جتنا ہی کارخانہ دنیا مکمل ہوا گیا وہ تعلقات پر وہ غماہیں آتے گئے اسی لئے زمانہ سلف میں جب قدر مجھ سے اور بچوں سے ظاہر ہوئے تھے اتنے سمجھوں کی ضرورت آنحضرت کے زمانہ میں نہیں ہوئی + فرشتوں کے تعلقات انسان سے جتنے پھلے تھے اتنے پھر خدا کے زمانہ میں بیان نہیں کئے جانے حضرت جبریل کے ذریعہ سے وہی ہی انکی تھی لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا

کہ بعد پیغمبر کے حضرت جبریل کا دنیا میں آنا بند ہو جائے گا +

۱۵- دنیا اور علیین سے الگ ایک مقام عرش ہے۔ جہاں محض ذات باری کا ظہور احبال ہے۔ گو وہ ہر جگہ ہے اور کہیں بھی اس کا مقام معین نہیں ہے۔ وہ کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اس لئے اسے خالق کہتے ہیں + وہ پرورش کر بیولا ہے اس لئے اسے رب کہتے ہیں + وہ موجود حقیقی ہے اس لئے اسے اللہ کہتے ہیں + وہ بندوں پر ظہر کرتا ہے اس لئے قہار ہے۔ مہربانی رکھتا ہے اس لئے رحیم ہے۔ خطائیں بخشتا ہے اس لئے غفور ہے + غرض کہ خدا کے اسمائے صفات بہت ہیں + اسی نے تمام کائنات پیدا کئے لیکن ایک دسٹ معین رفتہ رفتہ پیدا کئے کچھ دنوں میں اس نے عالم مادی اور غیر مادی بنایا اور ساتویں دن عرش کی جانب متوجہ ہوا۔ لیکن یہ دن شرعی دن نہیں ہے + قرآن مجید کے سورہ سجدہ ۳۲- رکوع ابن یوم آگے دنیا کے ہزار برسوں کے برابر بیان کیا گیا ہے۔ خدا نے انسان کو پیدا کرنے کے قبل اس کی تقدیر تحریر کر لی اس روز کو روز ازل کہتے ہیں۔ اور پھر انی ہوی بائیں جس کتاب میں درج ہوئیں اسے لوح محفوظ کہتے ہیں + آیا لوح محفوظ میں کلیات کا اندراج ہے یا جزئیات کا یا ایک دوسری بحث ہے۔ لیکن قرآن کے ظاہر الفاظ سے توضیحات کا اندراج پایا جاتا ہے + انسان مجبور ہے۔ لیکن اسکے ساتھ عقل پیدا ہوئی ہے جس سے ناعمل بخیر کروا ہے۔ جتنے اعمال انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ انھیں فرشتے نیکانام کرنا کاتبین ہے لکھتے جاتے ہیں اور یہ جزئیات نامہ اعمال مھلاتی ہے اور اس نامہ اعمال کے ذریعے سے بعد مرنے کے بروز قیامت جب پھر انسان زندہ کیا جائیگا تو حساب ہوگا وہ مقام جہاں تمام انسان زندہ ہو کر حساب کے لئے حاضر ہوں گے میدان حشر کے نام سے موسوم ہے + ہر انسان کے ساتھ جو مختلف خواہشیں مخلوق میں ان کے لحاظ سے انسان کے اعمال نیک بہت کم ہونگے۔ لیکن اللہ کی بخشش ان لوگوں کی خطاؤں سے بھی زیادہ ہوگی۔ علاوہ اس کے کہ دنیا میں انسان اپنی خطاؤں سے معافی مانگتا ہے تو نامہ اعمال اس کا دنیا ہی میں درست ہوتا رہتا ہے + خدا الہ نگاروں کو نہ اسے اعمال میں آگ میں ڈالے گا جس کا نام دوزخ یا جہنم ہے اور بطور انسان مثیل وہ ان تمام چیزوں کا مہیا رہنا بیان کیا گیا ہے جن سے انسان کو عاۃ تکلیف پہنچتی ہے + اور زندگان نیکو کار کو بہشت یا جنت ملے گی جہاں وہ تمام آسائش کی چیزیں مہیا رہیں گی جسے وہ چاہیں گے + بہشت کے سامان آسائش کا بیان جابجا قرآن میں کیا گیا ہے۔ لیکن ابن شمس کے نزدیک تمام لطف سے بڑھ کر یہ بڑا آگے کا جو رکھا گیا ہے + جب کا بھنا زیادہ تر علم باطنی سے تعلق رکھتا ہے اور اہل تشیع کا مذہب یہ ہے کہ قیامت میں بھی رویت باری تعالیٰ ناممکن ہے +

۱۶- غرض کہ مبدء الخلق سے ایک ہی اصول پر مختلف زمانے میں خدا تعالیٰ کے دلائل بندوں پر ظاہر کئے

مشرق جلیل اور منہل قرآن

گئے اور چونکہ اصول ایک تھا اس لئے الہامات انہی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں پہلے جوں ایک ٹی
 وکیل کتب سماوی کی صداقت کی ہے، اس قطعی خوبی کو نظر انداز کر کے یہ کہنا کہ پیغمبروں نے وقتاً فوقتاً
 ان کتب سماوی کو اس طرح ترتیب دیا جو طرح ماہر ان علوم طبیعیات نے تحقیقات سے مختلف زمانوں میں
 نئی نئی کتابیں نئے نئے تجربوں کے بعد یقین کرتے رہتے ہیں۔ بالکل گمراہی ہے۔ یہی اعراض بعض
 لوگوں نے آنحضرت محمد رسول اللہ کے زمانہ میں قرآن پر بھی کئے تھے۔ لیکن یہ خدشہ آنحضرت کے متعلق
 وارد نہ ہو سکا کیونکہ آنحضرت محمد رسول اللہ بے کلمے پڑھے اُچی محض تھے اور ایسے لوگوں میں پیدا ہوئے
 تھے جن میں نہ ہی علوم کا جو جامک نہ تھا اور نہ آنحضرت کو سفر کرنے کا ایسا اتفاق ہوا تھا کہ دوسری قوموں
 سے وہ تبدیل خیالات کرتے، صرف دوسرے آپ نے شام کا سفر محض تجارت کی غرض سے کیا تھا
 اور وہ بھی بہت غور سے دنوں کے لئے اور خد کفار کی محبت میں کسی اہل کتاب سے تلمذ کیا محبت
 رکھنے کا بھی اتفاق آیا کیونہیں ہوا، ان سب باتوں پر نظر کر کے کفار مکہ بہتر سے بہتر نہان جو آنحضرت
 کی نسبت قائم کر کے کہ وہ یہ تھا کہ ایک عجیب غلام سے جو کہ میں تھا آنحضرت تمام علم الہی کے متعلق معلوم
 حاصل کرتے ہیں لیکن خود کفار مکہ و مدینہ تک اس بات پر قائم نہ رہے اور وہ سمجھے کہ وہ عجیب غلام بھلا
 کیا تعلیم کر سکے گا جو عربی زبان بولنے پر بھی قادر نہیں ہوگا، اسی کا تذکرہ سورہ نمل ۱۶ رکوع ۱۴ میں ہے
 آنحضرت کے دشمن یا آنحضرت کے خلاف بائیں پیدا کرنے والے کفار مکہ نے بالآخر مجبور ہو کر بالافتاح
 یہ کہنا شروع کیا کہ سحر کے زور سے آنحضرت وہ معلومات حاصل کرتے ہیں جبکہ ذکر قرآن میں ہے
 آج کل کے تبلیغیافتہ حضرات اگر اُس زمانہ میں ہوتے تو ہرگز سحر کا لفظ ان کی زبان پر نہ آتا اور خواہاں یہ کہتے
 کہ اس آدمی محض میں کوئی خاص قوت مخفوق ہوئی ہے۔ یا وقتاً فوقتاً موجود ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے
 یہ حیرت افزا کلام باعتبار مفہوم اور باعتبار الفاظ وہ اپنے منہ سے نکالتا ہے، اسی قوت کو لسان شریع
 میں ذات باری کی طرف سے حضرت جبریل فرشتہ کا آنحضرت کو پاس پیغام لانا کہا گیا ہے۔ اگر غور
 کیا جائے تو لفظوں کی کاہیں پر جاتا ہے مفہوم ایک ہی ٹھہرتا ہے۔

بے اہمیت نہ ہی خیال کے لوگ جب پیغمبروں کے اخلاق کا موازنہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مصلحان قوم
 میں بودھا اور پیغمبروں میں حضرت عیسیٰ نے کچھ اخلاق کی تعلیم کی ہے وہ اخلاق کا بہترین نمونہ ہے
 یہ دونوں صاحب مہذب سماک میں پیدا ہوئے تھے اور جس زمانہ میں بلوگ پیدا ہوئے تھے اس زمانہ
 میں امرائے ظلم اور عیش پرستی کی انتہا نہ تھی، پریمون نے ہندوستان کی تمام نوع انسانی کو
 مجیشیوں کی طرح اپنی مزرعت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اور شام کے یہودیوں نے تعلیم موسوی و زراعت

درجات آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کر کے عیش و ہنسی سے واسطہ رکھا تھا۔ بودھی کا زمانہ حضرت عیسیٰ کی قبل تھا مگر طبع تعلیم و دنوں کا
 یکساں تھا۔ یعنی ان لوگوں نے غیرانہ اور بے لطفانہ زندگی بسر کی اور دوسرے کو بھی ایسی ہی تعلیم کی۔ نہ وہ
 خود دنیاوی نعمتوں میں پھنسے اور نہ دوسرے کو بتایا کہ دنیاوی نعمتوں کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔ آخرت
 محمد رسول اللہ نے بھی ابتدا موت و جدائیت اور حسن اخلاق کی تعلیم کرنا چاہی تھی اور اگر وہ اپنے ارادے میں
 کھسیاب ہوتے تو بجز تعلیم اخلاق اور کوئی تعلیم ان سے نہ پھیلاتی۔ لیکن مشیت ایزدی یہ تھی کہ ان کے ذریعہ سے
 انسان کے لئے ایک مکمل قانون دینی اور دنیاوی مصلحتوں کا تیار کیا جائے اور دنیا میں ایک خاص قسم
 کی تہذیب پھیلے۔ اور اس کا سبب یوں پیدا ہوا کہ مکہ کے جاہل کفار نے آنحضرت کو باہمی میں مشغول رہنے
 سے منع کیا اور آنحضرت مع اپنے ساتھیوں کے مختلف مقامات پر بھاگتے پھرتے اور کفار کا تعاقب کرتے
 رہے۔ بالآخر آنحضرت کو کفار کے مقابلہ کے لئے فوج اکٹھا کرنا پڑی اور فوج اکٹھا کرنے کے بعد قواعد حکمرانی اور
 دستور بنانا پڑا۔ پھر اس پر اے بن علاوہ تعلیم مسائل توحید اور فلسفہ کبایات کے مالی ملکی
 فوجی اخلاقی وغیرہ وغیرہ وہ تمام قوانین مرتب ہوئے جن کی ضرورت انسان کو اعلیٰ درجہ پر تہذیب و ترقی
 سے دنیا میں بسر کرنے کے لئے لاحق ہو سکتی ہے۔ جب تک مسلمان ان قواعد کے پابند رہے دنیا میں تین
 انسان سمجھے گئے۔ لیکن جب انہوں نے مذہبی تعلیم کی طرف سے اپنی توجہ پھیر لی ان کی حالت اس درجہ پر نہ رہی
 جیسی کہ پہلے تھی۔ پھر بھی اہل اسلام جس حالت میں ہیں بہت سی باتوں میں اکثر بنی نوع انسان سے بہتر اور
 بہت بہتر ہیں۔ دیگر اقوام نے جو اپنی حالت میں درست کی ہیں تو بہتر مسلمانوں کے مذہب کے سیکھ کر اور احکام قرآن
 کی بہت سی باتیں اختیار کر کے ان تمام باتوں کے لکھنے کی گنجائش اس دیباچہ میں نہیں ہے پھر بھی آئندہ
 کچھ ذکر کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس مضمون کو اگر دوسرے طور پر سمجھنا چاہیں تو اس پر ایک مستقل کتاب "الاسلام"
 میری نالیف ہے۔ ناظرین اسے دیکھیں۔ اسکے دیکھنے سے بخوبی سمجھ میں آ جائیگا کہ اس وقت جو روشنی دنیا
 میں پورے پچھتر تک اور اتر سے دھن تک پھیلی ہوئی ہے وہ اسی قرآن کے ذریعہ سے پھیلی ہے۔ جو
 آنحضرت پر نازل ہوا تھا۔ (اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ قرآن سے مکمل قانون کے بعد پھر کسی دوسرے قانون
 کی ضرورت دنیا میں باقی نہیں رہتی اور انھیں مضمون میں مسلمان آنحضرت کو خاتم المرسلین کہتے ہیں
 ۱۸۔ قوی ہمدردی کے پیرائے میں اصلاحی نوع انسانی کا بڑا کام حضرت موسیٰ نے بھی انجام دیا جو
 اور اس کی نسبت یہ کہنا کہ محض اخلاق کی تعلیم انھوں نے کیوں نہ دی ان کے وقت کے حالات جنم پڑی کرنا
 جو۔ یہاں پر حضرت موسیٰ کے کچھ مختصر حالات لکھے جاتے ہیں۔ اور پھر آئندہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حالات سے الگ مقابلہ بھی کیا جائیگا۔ اس سے یہ مقصد بھی حاصل ہے کہ ایک نوجو دوسرے

حضرت موسیٰ اور آنحضرت کے حالات

سفر ہر حقوق دیا جائے۔ قرآن یہ تعلیم کرتا ہے۔ کہ تمام نبیوں کو برا بھلا چاہئے دیکھو سورہ آل عمران ۳۰
 ۱۔ بلکہ ان ایسات سے بہ دیکھنا مخلصوہے کہ حضرت موسیٰ کے حالات میں نسبت الہی کی جتنی نشانیاں
 ہیں ان سے زیادہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ہیں اور اگر آنحضرت کو تمام نبیوں پر اس اعتبار سے
 فوق و بالا کہ آنحضرت کے حالات میں جناب باری کی قسمت کل نشانیاں نکاہت کچھ اظہار نہ ہوا اور قرآن پاک
 کے ذریعہ سے ہنایت مکمل قانونی انسانی ہیرو کے لئے ماناں ہوا ہے تو یحیٰ نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ اس زمانہ
 میں پیدا ہوئے تھے جبکہ مصر کے بنی اسرائیل غلامی کی حالت میں آگئے تھے اور تمام مصر میں قبطیوں کی جاہلینہ
 حکومت تھی۔ قبطیوں کا بنو بنی اسرائیل کے ساتھ وسیاہی تھا۔ جیسا کہ ہندوؤں کے برہمن ہندوستان
 کے برہمن اور بھگتیوں کا بنو خدرون کے ساتھ تھا۔ اولاد بھی جگا اثر کم و بیش موجود ہے۔ حضرت
 موسیٰ کے زمانہ میں مصری بادشاہوں کا لقب فرعون تھا۔ یہ فرعون کو خیال پیدا ہوا کہ اسکی حکومت
 کا زمانہ قریب الاختتام ہے اور بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص اسکا پیدا ہوگا جو قبطیوں کا زور توڑ دے گا
 اور اسی خیال سے وہ بنی اسرائیل کی اولاد کو روک کر پیدا ہوتے ہی قتل کر دیتا تھا۔ اور اسی پر آشوب زمانہ
 میں مصر کے ایک بنی اسرائیل کے گھر حضرت موسیٰ کی ولادت ہوئی۔ حضرت موسیٰ کی ماں نے اس ولادت
 کو کچھ عرصہ تک راز کی حالت میں رکھا۔ اور آخر کار ایک صندوق میں حضرت موسیٰ کو بند کیا اور صندوق کو
 دریائے نیل میں بہا دیا اور دریائے نیل کی ایک نہر نے وہ صندوق محل شاہی تک پہنچایا۔ فرعون کی بی بی
 حضرت آسیہ تک وہ صندوق کسی طرح پہنچا تو انھوں نے اپنے شوہر کو راضی کر کے حضرت موسیٰ کی پرورش
 اپنے ذمہ لی۔ جس خلع کی حضرت موسیٰ کی والدہ ہی دودھ پلانے کے لئے مقرر ہو گئیں۔ اس طرح حضرت
 موسیٰ نے خاندان شاہی میں مثل خیزادوں کے پرورش پائی اور پھر وہ سن شوہر ہو چکے تو قبطیوں کا ظلم
 وہ بنی اسرائیل پر نہ دیکھ سکے۔ ایک روز ایک بنی اسرائیلی ایک قبطی کے خلاف حضرت موسیٰ کے سامنے فریاد
 ہوا۔ حضرت موسیٰ نے اسے اس قبطی کے ہاتھ سے چڑا یا یا تو وہ قبطی بہر مقابلہ ہوا اور قبطی کو ایک ضرب حضرت
 موسیٰ کے ہاتھ سے ایسی ہو چکی کہ وہ مر گیا۔ اس روز تو حضرت موسیٰ وہاں سے نظر ہٹا کر چلے گئے۔ لیکن سو افاق
 کہ دوسرے دن اسی بنی اسرائیلی پر ایک دوسرا قبطی ظلم کر رہا تھا کہ ادھر سے حضرت موسیٰ گزرے اور
 اس نے حضرت موسیٰ سے پھر مدد چاہی۔ حضرت موسیٰ کو یوم گذشتہ کے واقعہ پر انفعال اور افسوس تھا ہی
 انھوں نے جو اس بنی اسرائیلی کو پھر ایک قبطی سے اٹھا ہوا دیکھا تو اسے نصحت دلائی کہ نہ ہو سے پکے۔ ان
 کی غرض بنی اسرائیلی کو اس ظلم کے ہاتھ سے چھڑانا تھی لیکن وہ کہتے پھجھا کہ اسی پر حضرت موسیٰ حملہ آور ہو
 ۔ اس نے کہا۔ موسیٰ! کابل کی طرح تم آج میری ہلاکت کا قصد رکھتے ہو۔ یوم گذشتہ کے قاتل کی تلاش

ہو ہی تھی۔ بنی اسرائیل کے منہ سے جو یہ کلمات نکلے تو شہر میں منتشر ہو گئے اور حضرت موسیٰ کو مصر سے بھاگنا پڑا۔ حضرت موسیٰ بھاگتے ہوئے عراق عرب میں مقام مابین بھونچے۔ اور وہاں دس برس حضرت شعیبؑ کی خدمت کی اور اُن کی لڑکی سے عقد بھی کیا، علوم دنیا تو انھوں نے در بدر فرعون بن حاصل کئے تھے اور مذہبی علومات کی تکمیل حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں کی، ایک عرصہ کے بعد مابین سے اپنی بی بی کو لیکر وہ مصر چلے تو ڈر نے ہوئے چلے کہ مصر میں چکر معلوم نہیں کیا اتفاق پیش آئے، راستہ میں فیضان الہی ہوا۔ خدمت رسالت ان کے تعلق کی گئی اور پھر ان کی مدد کے لئے ان کے بھائی حضرت ہارون کو بھی درجہ عطا ہوا، مصر میں یہودیوں نے فرعون کو دعوت اسلام کی، فرعون یہ حال دیکھ کر اپنی ہی فکر میں گرفتار ہو گیا۔ اور حکم قصاص دینے کی فرصت بھی نہیں پائی، حضرت موسیٰ کے معجزات اور کرامات دیکھ کر بنی اسرائیل اور کچھ لوگ قبطیوں میں سے بھی حضرت موسیٰ کے طرفدار ہوئے، حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو آزاد کرانا چاہتے تھے لیکن فرعون کے لشکر کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے، بالآخر حضرت موسیٰ نے یہ ارا وہ کیا کہ تمام بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر ایک ملک میں چلے جائیں، فرعون نے اپنے دشمن کی جلا وطنی اس ماہ اور اضمحنام کے ساتھ پسپائی کی اور لشکر جو آ کر کے ساتھ بنی اسرائیل کا قہقہہ کیا۔ بنی اسرائیل قہقہہ کرتے ہوئے اپنی عبور کر گئے اور فرعون مع اپنے لشکر کے غرق ہو گیا، بنی اسرائیل کو وہاں سے بھاگ کر حضرت موسیٰ نے ایک جنگل میں رکھا جسکے ایک طرف پہاڑ تھا اور دوسری طرف پانی تھا۔ کچھ دنوں تک جنگل کی عمدہ نباتاتی پیداوار اور طیور پر گندہ اوقات رہی جسے میں دسویں قرآن میں لکھا ہے: پھر حضرت موسیٰ نے اپنے ساتھیوں کو کسی شہر میں بسے اور وہاں دین اُٹھی پھیلانے کی ترغیب دی لیکن انھوں نے نہ مانا، اسی اثنا میں حضرت موسیٰ چالیس روز تک ایک غار کو وہیں گوشہ نشین رہے اور وہیں بذریعہ الہام الہی اپنے قرب نازل ہوئی اور وہ تو رب لیکر آئے تو دیکھا کہ بنی اسرائیل نے سونے کا ایک گوسالہ بنکر اسکی پریشش شروع کر دی ہے پھر حضرت موسیٰ نے کچھ نرمی سے اور کچھ سختی سے لوگوں کو سمجھایا اور احکام تو رب پر پابند رہنے کا معاہدہ لیا، اسکے علاوہ حضرت موسیٰ کے زمانے کے جو دیگر واقعات پیش آئے اور جن رحمتوں میں وہ گرفتار ہے ان سب کا لکھنا دیباچہ کے اغراض کے لئے ضروری نہیں ہے۔ آنحضرت کے حالات تاریخ الاسلام کے باب میں پورے طور پر درج کئے گئے ہیں۔ ناظرین معین ٹرچھیں اور حضرت موسیٰ کے حالات سے مقابلہ کریں، حضرت موسیٰ نے دربار شاہی میں شہزادوں کی طرح پرورش پائی تھی اور آنحضرت نے ایسے جاہلون اور وحشیوں میں نشوونما پائی تھی جسکو دنیا کی تہذیب کی ہوا بھی نہیں لگی تھی اور اسلئے آنحضرت نے لکھنا پڑھنا زرا بھی نہیں سیکھا تھا، حضرت موسیٰ نے تعلیم مذہب حضرت شعیبؑ کی پیروی میں بن رکھ کر پورے طور پر حاصل کی تھی اور آنحضرت کو کسی جمہولی مذہبی آدمی کی محبت میں بھی جیسا کہ اتفاق نہیں ہوا، تمام بنی اسرائیل نے خوشی سے حضرت موسیٰ کا ساتھ دیا اور آنحضرت

کے معقوم کا آنحضرت کا ساتھ دنیا کیسا۔ خاندان کے لوگ بھی کنارہ کش تھے، اور صرف کنارہ کش ہی نہیں تھے بلکہ دشمنوں کے ساتھ ہو کر مخالفت پر کمر بستہ تھے، حضرت موسیٰ کے قوت بارہوان کے بھائی حضرت ہارون تھے جو اپنے وقت کے ایک زبردست اور تجزیہ کار ذی علم تھے اور یہاں آنحضرت کے ساتھ دینے والوں بن ابتدا، حضرت علیؑ تھے جبکہ عمر ۱۳ یا ۱۶ سال کی تھی۔ یا ایک حضرت بلو کہ رضی تھے جو آپ کے خاندان کے نہ تھے، دیکھو تاریخ الاسلام طبع خانہ صفحہ ۴۵ و ۵۰، حضرت موسیٰ نے اپنی حیات میں کوئی سلطنت کسی غرقوم پر قائم نہیں کی اور آنحضرتؐ نے اپنی حیات ہی میں تمام عرب پر مذہب کے ساتھ ملکی حکومت کا نقشہ بھی مجا دیا اور اس استحکام کے ساتھ کہ دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر اس کی نہیں ملتی، جن مسلمانوں کے پاس ہجرت دینے کے اقول سال صرف ایک کمزور کا نصف حصہ سدری کائنات یعنی انھیں مسلمانوں ملے آنحضرتؐ کی محبت کے اثر سے ۳۳ سال کے اندر سرحد ہند سے سرحد اسپین تک اور بحر اسود سے ملک بین ملک خلافت کفر مٹا دی اور خدا کے دین کا ڈنکا بجادیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع خانہ صفحہ ۲۱۸ +

۱۹۔ قرآن ایک مرتبہ نہیں اترا۔ وقتاً فوقتاً وہ جب ضرورت نازل ہوتا تھا اور آنحضرتؐ اسے مسلمانوں کو یاد کر دیتے تھے اور لکھو دیتے تھے، آنحضرتؐ کے بعد یہ قرآن کتاب کی صورت میں مدون و یکجا کیا گیا قرآن کے نامی حالات و وحیوں پر منقسم ہو سکتے ہیں اول حالات نزول اور دوم حالات تدوین پھر تیسرا پیر الہام ہونا تھا یا جو احکام یا آیتیں پھر مدون یا القا ہوئی تھیں انھیں اصطلاح شریع میں وحی اور اسکے اترنے کو وحی کا آنا یا وحی کا اترنا کہتے ہیں، میں کے ایک آتش پرست یا عیسائی حاکم نے ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے گرانے کے لئے مکہ پر چڑھائی کی تھی، اسوقت اہل مکہ نے خانہ کعبہ کو تاجانہ بنا رکھا تھا، مسلمان نہیں اس حاکم کا مقصد خانہ کعبہ کا مذہب عیسوی کو عروج دینا تھا یا اسکی یہ غرض تھی کہ مکہ پر قبضہ کر کے تمام عرب پر اپنی سلطنت قائم کرے، ان اٹام میں بھی مکہ سال میں ایک مرتبہ مختلف مقامات کے عربوں کے جمع ہونے کی ایک جگہ تھی۔ ملت ابراہیم کی پیروی تو انھیں مقصود تھی لیکن بنائے ابراہیم کی عظمت اُن کے دلوں میں تھی، ممکن ہے کہ حاکم میں کہ پر قبضہ کرنا تمام عرب پر حکومت کرنے کا ذریعہ سمجھا ہو، یہ حملہ آور باغیوں پر سوار آئے تھے۔ خدا کو خانہ کعبہ کا آنحضرتؐ کے درجہ سے از نو عروج دینا مقصود تھا۔ اسلئے حملہ آور نا کام رہے، اسکا ذکر سورہ فیل میں ہے، غرض کہ خدا نے خانہ کعبہ کو مدنی دینے کے لئے اس واقعہ سے ایک سال کے اندر اور بعض روایتوں کے مطابق قشیر جالین برس کے بعد آنحضرتؐ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں پیدا کیا، جب آپ جالین برس کی عمر پوری کر چکے تو طبیعت آپ کی گونڈ نشینی کی بطور اہل ہوئی، ماہ ربیع الاول سے ماہ رمضان المبارک

قرآن مجید کا نزول

یعنی چہرہ بھینسنے تک رویہ صادقہ (سچے خواب) کے ذریعہ سے آپ پر نزولِ برکات الہی شروع ہوا۔ کتا بن بن لکھا ہے۔ کہ اور مذہبوں پر بھی پھلے خواب میں اور بعد کو بیماری میں وحی کا الفاشر شروع ہوا تھا اس چہرہ ہنسنے میں آنحضرت کا مہول تھا کہ کھانے پینے کی چیزیں لیکر کہ سے قرین میل کے فاصلہ حیلِ حل کے غار میں جاتے اور وہیں بیٹھ کر یا الہی اور اسکے ذریعہ سے نزولِ نفس کرتے تھے اور جب کھانے پینے کی چیزیں کم ہو جاتیں تو ان کے پیچھے لے گئے گھر آتے تھے اور پھر چلے جاتے تھے، چہرہ بھینسنے کے بعد رمضان المبارک میں بالمشافہ آپ پر قرآنی آیتوں کی وحی اترنے لگی یا دوسرے لفظوں میں ایون کہا جاسکتا ہے کہ فرشتہ کلماتِ قرآنی کی تعلیم دینا شروع کی۔ اول اول تھا پر آنحضرت پر غارِ حرا میں باہ رمضان طاری ہوئی، دیکھو سورہ بقرہ ۲- رکوع ۲۳- اور آپ بہت ہراسان اور پریشان گھر سے آئے اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رحمہ سے اسکا اظہار کیا، حضرت خدیجہ کا چچا ابی جہلؓ اور قاتلِ نبیؐ سے واقف تھا اس نے آپ کی تسکین خاطر کی اور کہا ”آپ نہ گھبرائے۔ اگلے مہینوں پر بھی اسی طرح وحی اترتی تھی“ دیکھو تاریخ الاسلام طبع بالمشہور ہم۔ غرض کہ رفتہ رفتہ آنحضرت مانوس ہوتے گئے اور وحی اترنے کے وقت جو پریشانی آپ کو ہوتی تھی وہ کم ہوتی گئی اور یہ سلسلہ ۳ برس تک مکہ اور مدینہ میں جاری رہا۔ اور ۳ برس میں حبشی و حبان اور قرین انکا مجموعہ وہ قرآن پاک ہے جس کا یہ ترجمہ ہے +

۲۰۔ احکام قرآن جو اترتے تھے وہ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی زیادہ ہوتے تھے + وہ زیادہ ہوسکتے تھے دوسرے سے موسوم ہوتے تھے اور کم ہوتے تھے تو آیت کہے جاتے تھے۔ آنحضرت یہ سورتیں یا آیتیں مسلمانوں یاد کراتے تھے اور لکھواتے تھے۔ لیکن کچھنے کا طریقہ اس وقت الباسا کمل نہ تھا چہا کہ بعد ہوا، آنحضرت سورتوں کے نام بھی بتا دیتے تھے اور جب چہرہ ہوتی چھوٹی آیتیں نازل ہوتی تھیں تو انکی نسبت فرمادیتے تھے کہ انھیں فلان سورہ کے ساتھ تلاو یا اسمین لکھو۔ چنانچہ اسی وجہ سے بہت سی سورتیں کی ایسی ہیں کہ انہیں مدنی آیتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اسی مقام پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو سورتیں ہجرت کے قبل یعنی آنحضرت کے مدینہ شریف لے جانے کے قبل نازل ہوئیں۔ وہ کی کہلاتی ہیں اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی کہی جاتی ہیں، مفہوم سے بھی کبھی کبھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سی آیت یا سورہ کی ہے اور کون سی مدنی ہے۔ ایک یہ بھی سمجھنا ہے کہ جن آیتوں یا سورتوں میں مسلمانوں یا منافقوں سے خطاب ہوا یا انکا ذکر ہے وہ اکثر مدنی ہیں اور جہاں عوام الناس یا کفار سے خطاب ہو وہ اکثر مدنی ہیں۔ یہ سورہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوتی ہے۔ صرف سورہ برأت یا اقلیہ کی شکل خاص ہے کہ اسکے قبل بسم اللہ نہیں ہو سکتا۔ نیز ایک یہ کوئی جدا سورہ نہیں ہے بلکہ سورہ مہدی کا تتمہ ہے۔ اور اسی اختلاف آرا کے اظہار کی وجہ سے

قرآن کی سورتیں اور آیتیں

قرآن بن اسکے پہلے اسم اللہ کہنے کا معمول نہیں ہے، بعض سورتوں کے متعدد نام ہیں لیکن قرآن بن وہی نام لکھے جاتے ہیں جو زیادہ مشہور ہیں، قرآن بن ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور سورہ برات (توبہ) جدا سورہ نہ سمجھا جائے تو ایک سو تیرہ سورتیں ہیں۔ انہیں سب سے بڑا سورہ بقدر اوزن سب سے چھوٹا سورہ کو شمر ہے، ہر آیت کو خواہ مخواہ فاعلہ نحو کی رو سے پورا جملہ کہنا صحیح نہ ہو گا۔ گو اکثر آیتوں پر جملہ ختم ہوتا ہے، مگر کلام کا طرز تحریر ایک خاص نظم کا ہے، جو نظم اور شعر کے مابین ہے، کلام کی خوبی اور عبارت کی موزونیت پر لحاظ کر کے کفار عرب جہاں آنحضرت کو مجنون اور ساحر کہتے تھے وہاں شاعر بھی کہنے لگے تھے۔ اور یورپ کو علماء تو قرآن کو شہری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ نظموں کے متعلق ان کے خیالات مجاہد ہیں۔ انکی نظم کی بحرین عربی اور فارسی اشعار کی سی موزون نہیں ہوتیں، غرض کہ حسب طرز نظم میں ہر ایک مصرعہ یا چند مصرعوں کا مجموعہ ضرور نہیں کہ جملہ نامہ ہوا سی طرح قرآن کی ہر ایک آیت کو بھی جملہ نامہ ہونا لازم نہیں ہے، نیز زبان میں قرآن کا اس طرح ترجمہ کرنا کہ ایک آیت دوسری آیت سے جدا ہے غیر ممکن تو نہیں ہے، لیکن نفس کی یہ سہولت اس اہتمام سے جو ترجمہ ہوتا وہ عام فہم ہوتا۔ اسی لحاظ سے اس ترجمہ میں آیتوں کا اظہار نہیں کیا گیا ہے، بلکہ جملہ نامہ کا لحاظ کیا گیا ہے، (۱) اور ایسے جملوں کے خاتمہ پر نشان (۲) بنا دیا گیا ہے، تاکہ ناظرین کو مطلب سمجھنے میں آسانی ہو لیکن بیان پر یہ لکھ دینا کچھ بموقع نہیں ہے۔ کہ اصل قرآن میں آیتوں کا بہت لحاظ کیا گیا ہے۔ اور ہر آیت کے آخر میں نشان (۳) بنا ہوا ہے، (۴) ان نشانوں میں بھی بوجہ اختلافات ثلاث کہیں کہیں فرق پڑ جاتا ہے اور اسی فرق کا نتیجہ ہے کہ آیتوں کی تعداد میں نام علماء متفق نہیں ہیں۔ کوئی چھ ہزار سے کچھ کم آیتوں کا شمار کرتا ہے اور کوئی انہیں چھ ہزار سے زیادہ بتاتا ہے، آیتوں کے علاوہ بڑی بڑی سورتوں کی تفصیلیں رکوع پر کی گئی ہیں، ترجمہ میں رکوع کا خیال رکھنا آسان تھا، اسلئے اسکا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مگر مذاق زمانہ کے خیال سے اتنا کیا گیا ہے کہ اصل قرآن میں نور کوہ کا شمار ختم رکوع پر ہوتا ہے اور اس ترجمہ میں شروع رکوع پر ہے۔ اسلئے شروع رکوع قرآن کے تلاش کرنے میں کس قدر آسانی ہوگی، یہ امر کہ کون سورہ سب سے پہلے نازل ہوا اور نیز یہ کہ نزول وحی کا شمار دیوار صادقہ سے شروع ہوا یا نہیں امور اختلافی ہیں اسلئے اسکا بیان ترک کیا جاتا ہے۔

۳۱۔ اب ایک بڑا لغز دین قرآن کا ہے۔ جسکے ذریعہ سے قرآن بمشکل موجود ہمارے سامنے ہے ورنہ آنحضرت کے زمانہ میں کچھ کے بنوں لکڑی کے تختوں چھوٹے چھوٹے اور ٹہیوں پر اور کتر کا غلہ وغیرہ جو اس زمانہ میں باب تھے، یہ لکھا گیا تھا۔ اور ان پتھر پر مل پراتا بھروسہ مسلمانوں کو نہ تھا جتنا اپنے حافظہ پر تھا اور ابتداء اسلام پہیلے کے متعلق اتنے بہت سے کام تھے کہ حفاظ کی قوت حافظہ پر بھروسہ کرنا

کافی سمجھا گیا تھا، آنحضرت کی وفات کے بعد اول اول قرآن کی تہذیب کا خیال حضرت ابوبکر علیہ السلام کی ابتدا سے خلافت میں پیدا ہوا۔ جبکہ سیکرہ کذاب کی لڑائی میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہوئے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۱۶۰ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق کے حکم سے وہ تفرقی سورتن جو حاجی لکھی ہوئی تھیں ایک جگہ رکھ دی گئیں یا تھی کر دی گئیں بلالی طاس کے کہ کس سور کو پہلے اور کس کو بعد پڑنا چاہئے، یہ کام حضرت زید بن ثابت کے اہتمام سے انجام کو پہنچا تھا، یہ آنحضرت کے زمانہ میں بھی جاری رہی تھی، یہ مجموعہ بعد حضرت ابوبکر صدیق کے حضرت عمر فاروق کے قبضہ میں آیا اور حضرت عمرؓ کے بعد ان کی لڑکی حضرت حفصہ زوجہ بنتی کے پاس پہنچا۔ لیکن اس اثنا میں دیگر ضرورتوں کے مقابلہ میں قرآن کی تحریری اشاعت کی طرف توجہ نہیں ہوئی اور محض اہلبیت صحابون اور ان کے تلامذہ کی قوت حافظہ پر بھروسہ کیا۔ حضرت عثمان کے عہد میں چھ مرتب سے حفاظ جنگ میں شہید ہوئے، کچھ تو اس واقعہ اور کچھ اس خیال نے کہ مختلف ممالک میں اسلام پہنچا تو تحریری قرآن بھی وہاں پہنچنا چاہئے کہ کہیں مختلف ممالک میں قرآن کی مختلف صوتیں قائم نہ ہو جائیں، قرآن کو لبیکل کتاب شائع کرنے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا۔ اس خیال سے قرآن کی سات جلدیں حضرت عثمان کے عہد میں ترتیب دی گئیں۔ ایک جلد توراتی اختلافات، دوسری رکھی گئی اور بقیہ ۶ جلدیں مکہ، شام، یمن، یثرب، مصر اور کوفہ بھی گئیں، یہ واقعہ ۳۵ھ کا جو اس وقت جو قرآن اسلامی دنیا میں رائج ہے اسی مصحف کو مطابقت جو ۳۵ھ تک رون ہوا تھا۔ حضرت عثمان نے ترتیب قرآن کے لئے چار اہم خاص منتخب کئے تھے۔ انہیں حضرت زید بن ثابت بھی تھے جنھوں نے بار اول ترتیب دی تھی اور یہی میر مجلس تھے۔ اسی ترتیب میں قرآن بحالت موجودہ قائم ہوا یعنی ایک سورہ کے بعد دوسرے سورہ رکھا گیا۔ اور کتاب کی صورت پیدا ہوئی۔ اس قرآن میں سورتوں کی ترتیب باعتبار زمانہ نزول نہیں رکھی گئی ہے۔ اور نہ ایسا ہو سکتا تھا کیونکہ محض سورتوں میں مختلف زمانوں کی آیتیں خدا آنحضرت کے حکم سے شامل کر دی گئیں تھیں جن جمع کر کے دواوون نے اپنی رائے سے سورتوں کی ترتیب دی۔ بلکہ کوئی دلیل نہیں آنحضرت یا خلفائے فقی اس میں اہمیت نہیں ہے۔ لیکن اناس معلوم ہے کہ بڑی بڑی سورتیں پہلے بھی ہیں جن میں احکام زیادہ تھیں سورتوں میں جن جو پہلے رکھی گئی ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر کے وقت میں جو قرآن جمع کیا گیا تھا اسکی ترتیب کا لحاظ پھلی مرتبہ نہ ہو سکا کیونکہ پہلی مرتبہ فی الواقع کوئی ترتیب نہ تھی صرف اداری پر لشیان کا کیا کر دیا تھا۔

۲۲۔ قرآن میں زیر دربر پیش دیغہ اعاب جو دیکھے جاتے ہیں وہ مصحف عثمانی میں نہ تھے۔ یہ

قرآن مجید

خیال معاویہ اور بعض کے نزدیک عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں پیدا ہوا تاکہ عربی نہ جاننے والو
 صحت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کر سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ ول اول حضرت ابوالاسود نے یہ کام انجام
 دیا جسے حضرت علیؑ نے تدوین قواعد کا حکم کو فہم اپنے عہد خلافت میں دیا تھا لیکن یہ روایت متفق
 حدیث نہیں ہے۔ بعض موزنین دوسروں کے نام بطور موجد عراب یلئے ہیں، ممکن ہے کہ ضرورت پر
 لحاظ کر کے مختلف اشخاص کے دل میں عراب کا خیال ایک ساتھ پیدا ہوا ہو تاکہ قرآن کی تلاوت میں
 اہل علم غلطی نہ کریں، بہر حال سند میں بائیس کے بعد زمانہ بن مصعب عثمانی پر عراب لکھائے گئے
 اول اول سنہ نقطون سے عراب کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور ان نقطون کے بجائے خطوط کا قاف نام کرنا
 سند میں خطیل بخوی کا ایجاد ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں حجاج بن
 یوسف گونہ خراسان کے عہد میں قرآن کی اشاعت با عراب کی گئی تھی۔ اور حجاج کا زمانہ فوت سنہ ۶۵
 غرض کہ حجاج عرب کے مختلف قرائون اور یحیون کو شاگرد ایک قرائت میں سات جلدیں حضرت عثمان
 کے عہد میں تیار کی گئیں۔ اسی طرح بنو امیہ کے زمانہ میں عربی نہ جاننے والوں کے لئے با عراب قرآن کی اشاعت
 کی گئی اور گونہ خراسان کو یہ ضرورت زیادہ تر محسوس ہوئی ہوگی کہ اسکے زیر حکومت تمام غیر عربی زبان
 توہن تھیں + بالآخر جو قرآن اس طرح با عراب خیال کیا گیا وہ تمام بلاد اسلام میں پھیل گیا اور بغیر عراب کا قرآن
 کہیں دیکھا نہیں جاتا، مگر اسی مقام پر یہ بھی قابل ذکر ہے کہ خان بہادری مولوی عبدالرحیم بیگلوری
 اکثر اسٹٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا کا چشم دید واقعہ جو انھوں نے مجھ سے کہہ کر ملک چین کے
 مسلمانوں کے پاس بغیر عراب کے قرآن ہیں اور وہ ان شرفائے اسلام کے لئے قرآن کو مصحف پڑھنے کے
 لئے عربی صرف اور نحو کا پڑھنا لازم ہے، اگر فتح ہو۔ تو چین کے مسلمانوں کا درجہ باعتبار معلومات مذہبی زبان
 ہندوستان سے بہتر بنایا جائے، یہ تو مجھ میں آیا کہ دعاۃ اسلام حضرت بلوکر کے وقت میں بذریعہ نہایت
 چین پہنچے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۸ اور اس لئے ممکن ہے کہ عہد عثمانی کا قرآن وہ
 لوگ پھیرا کر لے گئے ہوں۔ بنو امیہ کے اثر سے چین کے مسلمان ہمیشہ الگ رہے اس لئے انہیں بنو امیہ
 کے زمانہ کے با عراب قرآن کی اشاعت نہیں ہوئی۔ مگر چین کا کچھ حصہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں بھی تو
 مسلمانوں سے آباد ہوا تھا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۱۰۴ اور اس وقت تو عراب والا قرآن
 وہاں جانا چاہئے تھا، مان یہ ہو سکتا ہے کہ چین کے بعض حصوں کے مسلمانوں کے پاس الباقی قرآن
 ہو۔ جبکہ ہمارے دوست خان بہادری نے کہا۔ لیکن یہ ایک نئی بات سنی گئی۔ عام طور پر مسلمانوں کا
 یہی خیال ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں قرآن بزبان عربی ہے بنو امیہ کے زمانہ کا با عراب قرآن ہے۔

۲۳۔ قرآن کی چھوٹی چھوٹی سورتیں تو مشہور ہیں لیکن بڑی سورتوں کی اتنی تہمت عوام میں نہیں جیتی کہ پاروں کی ہے، قرآن تینتیس پاروں میں تقسیم ہوا جو جن الفاظ سے جو بارہ شروع ہوا ہے ان الفاظ سے وہ موسوم ہوا ہے۔ اسکا پتہ لگنا مشکل ہے کہ ان پاروں میں قرآن کی تقسیم کیوں ہوئی مشہور ہیں کہ کہ انبیا میں جو قرآن لکھا گیا وہ تیس جزو میں تھا بعد کو جو قلعہ میں ہو لیکن ان میں بہ الزام نہ رکھا کہ نقل کے صفحے یا اجزاء اصل کے مطابق ہوں لیکن نقول میں چند الفاظ گذرہ حرفوں میں لکھ کر اجزاء یا پاروں کا شمار مطابق اصل کے ظاہر کر دیا گیا مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ جو قرآن سنہ ۱۱ھ میں مرتب ہوا تھا اور سبکی سات نقلیں مختلف ممالک میں پہنچی تھیں ان کے اجزاء کا متبع پاروں میں کیا جانا ہی باقیہ کے قریب جو اباعراب قرآن شایع کئے گئے تھے ان کے انزاع کی تقلید کی جاتی ہے، ممکن ہے کہ یہی امت کی تقلید و دوسری اشاعت میں کی گئی ہو۔ اور اب اسی کی تقلید عام قرآن کون میں کی جاتی ہے اور ہر حال قرآن کے تیس پاروں سے سب مسلمان واقف ہیں اور اکثر مضامین قرآن کا پتہ پاروں سے بتایا جاتا ہے۔ اس مجمعہ میں پاروں کا بھی اظہار کر دیا گیا ہے۔

۲۴۔ قرآن میں احکام کے متعلق جو آئین ہیں وہ وقت اور موقع کے حسب حلل نازل ہوئی ہیں اور اس طرح کہیں کہیں ایک آیت دوسری آیت سے مطابق نہیں۔ اور اس عدم مطابقت کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کی تاجی ہو مگر میرے نزدیک کسی آیت کا تلخ یا مسوچ ہونا اس اعتبار سے نہیں ہے کہ پہلا حکم اصولاً غلط تھا۔ دوسرا صحیح حکم بعد کو صادر ہوا۔ یہاں تک کہ ان معنوں میں یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ قرآن نے انجیل یا تورات کو منسوخ کر دیا جس طرح اصول میں تمام آسمانی کتابیں یکساں ہیں۔ اسی طرح تمام آیات قرآنی کا، متصل واحد ہے، آیات قرآنی کے نزول میں کبھی تو ایسا ہوا کہ کسی حکم کا جاری ہونا دفعہ لوگوں پر گراں گزرا اس لئے تدریج وہ حکم نافذ ہوا تاکہ دفعہ لوگوں پر ایسی سختی نہ عاید ہو جسے وہ تھا نہ سہیں، اسی مصلحت و وقت کی طرف سورہ غفل ۱۵۔ رکوع ۱۴ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مثلاً شراب جو ابی کے متعلق پہلے صرف یہ حکم ہوا کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھنا چاہئے۔ دیکھو سورہ نسا ۴۳۔ رکوع ۱۲۔ پھر کچھ دنوں کے بعد یہ حکم نازل ہوا کہ شراب حرام مطلق ہے کسی حالت میں اسے نہ پینا چاہئے دیکھو سورہ بقرہ ۲۰۶۔ رکوع ۲۰۶۔ سورہ مائدہ ۵۔ رکوع ۱۲ کبھی باقتضائے حالت بھی احکام میں اختلافات ہوئے مثلاً جب مسلمانوں کی جماعت تھوڑی تھی تو مسلمانوں کو حکم تھا کہ لڑنے کا نہ تھا قرآن بن کجا مسلمانوں کو نہ کہی گئی کہ کفار کے مقابل میں صبر کرو کفار کا دین کفار کے لئے ہے اور تمھارا دین تمھارے لئے تم کو شمش کر کہ کفار کے دلوں میں تمھاری طرف سے نفرت نہ ہو لیکن کفار نے جب مسلمانوں کو

کہ سے نکال دیا اور غیر مقام پر بھی مسلمانوں کو چین سے رہنے نہ دیا اور اسلئے ان مسلمانوں کو بھی قوت مقابلہ حاصل ہوئی تو مسلمانوں کو کفار سے لڑنے کی اجازت ہوئی۔ دیکھو سورہ حج ۲۲۔ رکوع ۶۔ اور سورہ فتح ۲۵۔ حکم دیا کہ قتل و غلبہ جہان با کفار کو قتل کرو مگر اتنی ہی نایدی کہ بعضی انکی طرف سے تم پر بھی کیا ہوتی ہے۔ چار پہنے جہاں حج کے پہلے اور بھیجے آئے تھے انہیں کفار رنگ و جہاں حرام سمجھتے تھے۔ یہ مرت ابتدائے نظر مصلحت و قیاس میں بھی تسلیم کی گئی دیکھو سورہ بقرہ ۲۰۶۔ لیکن جب آنحضرتؐ کی وجہ سے تمام ملک عرب میں ایک شاہنشاہی قائم ہوئی صورت بدل ہوئی تو اس حرام کی حریت باقی نہ رہی۔ دیکھو سورہ صاف ۶۱ رکوع ۱۲ جو وقت مکہ کے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور مکہ کے رشتہ داروں سے انکی قطع تعلقی ہو گیا تو حکم ہوا کہ مسلمانان مدینہ باہم اپنے اپنے دوستوں سے اخوت قائم کر لیں اور دیکھو سورہ انفال ۸ رکوع ۱۰ تاکہ ایک دوسرے پر نہ دلواری ہو اور ایسی حالت میں جبکہ مسلمانوں کی جماعت خورشی تھی اور غور و فکر کے حقوق ہی مرد بالکل غمخیز تھے سو سورہ بقرہ رکوع ۱۷ میں یہ حکم ہوا کہ مرنے والوں کو جائز ہے کہ وہ مرنے وقت وصیت کر دیا کر لیں ایسا مال نکال کر بیار لیں اس کے بعد جب پورے طور پر امن کے ساتھ کفر و تعدد عرب میں اسلام پھیل گیا اور دونوں نزدیک و رشتہ داروں میں صلہ رحمی قائم ہو گیا اور غور و فکر کے حقوق سے بھی لوگ آشنا ہو چکے تو مکمل آیت تورات نازل ہوئی۔ اور یہ کہ بیت میں تمام رشتہ داروں کے حصے مقرر کر دے گئے۔ دیکھو سورہ نساء ۴۔ رکوع ۲۲ سورہ احزاب ۲۳ رکوع ۱۱ شروع شروع میں بیوی کی تعداد مبین نہ تھی۔ جاہلیت کی طرح بیویوں کی تعداد مسلمانوں میں غیر محدود تھی ۱۰۰ اس میں حکومت اسلام قائم ہونے پر یہ حکم نازل ہوا کہ حتی الوسع ایک مرد کیلئے ایک بی بی ہے لیکن کسی حالت میں بیویوں کی تعداد چار سے بڑھنے نہ چکے دیکھو سورہ نساء ۴ رکوع ۱۱ اور ایسی زبان بن سوتیلی ماؤں سے ایمنہ کیلئے عقد نکاح جائز قرار پایا اور ایسی دو عورتیں دو عورتوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا بھی حرام قرار پایا مبین سے کوئی ایک مرد نہ ہوا تو باہم لگے عقد نکاح جائز نہ ہوا پھر بچہ نکاح کی پوری تہذیب کیلئے اور مصلحت کے ذریعے بھی بچہ نکاح قائم کر کے لگے لگے یہ سب ایک ساتھ نہیں ہوا رفتہ رفتہ ہوا۔ پہلے زن نانہ کے جس کا حکم ہوا۔ دیکھو سورہ نساء ۴ رکوع ۳۔ بعد ازاں سورہ نوین ۲۳ سے انیکا حکم نازل ہوا پھر آنحضرتؐ نے جو تھے سال ہجری بن مدینہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو احکام تورات کی بنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعضوں کا خیال ہے کہ سنگسار کرنے کے متعلق وحی آئی تھی۔ اگر وہ ملاوہ قرآن میں شامل نہیں ہوئی ۱۰ مگر پڑھتے وقت اولاً کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم تھا مگر بن اگر کعبہ البیض قلوب کی غرض سے اور کعبہ کو سے بے نیاز ہونے کے خیال سے بیت المقدس کی طرف رخ کر لیا کعبہ کو دیکھو سورہ بقرہ ۱۸۔ مگر جب مکہ میں اسلام جاری ہو گیا تو کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض ہو گیا دیکھو سورہ بقرہ ۱۸۔ اگرچہ یہ احکام باہم مختلف ہیں لیکن اصول ہر اسلام میں ہے یعنی ہر حالت میں مقصود وحی ہے کہ تمام مسلمانوں

کو کسی خاص سمت قبل رکھنا چاہئے جو ان کے باہمی انفرادی کام سبب سے دور وہ مقام متبرک ہو جو پہلے سے حق پرستوں کا جو صرح رہ چکا ہو، بہانہ برائیاں متوجہ السلاوہ کا بھی بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، چنانچہ آیتیں جو غالباً چار یا پنج سے زیادہ تھیں ایسی تھیں کہ آنحضرت کے منہ سے نکلیں اور حضرات جلد نے انھیں آیات قرآنی تصور کیا۔ لیکن آنحضرت نے ان کی نسبت کاتب وحی سے قرآن میں لکھنے کی ہدایت نہیں کی اور حفاظ کے حافظین بھی وہ قلم نہ رہیں کہ کاتب اور کون کے حافظے یا یادداشت میں اختلاف واقع ہوا، کیونکہ یہ تو قلم و کورع ۱۳۰۔

۲۵۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ قرآن میں تمام باتیں موجود ہیں جو انسان کو مہذب بنانے کیلئے درکار ہیں۔ لیکن اجمالی طور پر یہ بیان کرنا کہ قرآن میں کیا کیا باتیں ہیں اس دیباچہ میں مناسب معلوم ہوتا ہے، اگر مضامین قرآن علمی و علمیہ کے جائز تہمت سی مدین قائم ہوتی ہیں مثلاً تفسیر بدی۔ جبر و اختیار۔ خلقت ارض و سائر قصص انبیاء۔ حالات صلحاء۔ حالات زمانہ رسول۔ احکام فطرت۔ احکام جنگ۔ قانون شہادت۔ احکام لغوی۔ طریق طہارت۔ طریق عبادت۔ ادوار و فواید۔ اصول جہان سازی۔ حسن اخلاق۔ تمدن اور حسن معاشرت۔ صدقہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ تہذیب۔ غلامی۔ عورتوں کے حقوق۔ بخل و اسراف۔ مسائل جہاد۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ معاملات وغیرہ وغیرہ ترجمہ کے صفحہ کے حاشیہ پر آئندوں کے اہم مضامین کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے۔ اور بعض سورتوں کی فہرست جو اسکے بعد درج کی گئی ہے۔ اس میں بھی ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کن کن سورتوں میں کیا بیانات ہیں یہ بیان سب کے لکھنے کا موقع نہیں ہے۔

۲۶۔ بہت سی باتیں ہیں جو بابر قرآن میں آئی ہیں، اگر قرآن ایک درجہ مسلسل اثرات و تاثرات کا بسانہ ہوتا لیکن مختلف اوقات میں مختلف مخاطب اور مختلف مواقع کے حسب حال وحیلان آئین اسی لئے بہت سے مضامین کی تکرار ناگزیر ہوئی، اگر کوئی جامع برابر وعظ بیان کر لے۔ تو اسکے دعووں کے مجموعہ میں بہت سی باتوں کی تکرار پائی جائیگی۔ مگر اسکا ہر ایک بیان جو الگ الگ مختلف مواقع پر ہوا ہوگا۔ اپنی اپنی جگہ پر پربندہ اور نقص و کمزوری سے پاک ہوگا۔ اسی طرح پیغمبر کے قصص اور ائمہ انستون کے حالات اور ان کے اعمال بہت سے نتائج۔ جنت و دوزخ۔ قیامت۔ جزا و سزا کے حالات کبھی مطلق اور کبھی مختصر مختلف مقلات پر بذریعہ وحی آنحضرت کی زبان پر آئے اور یہ بیان نے خاص طور پر اثر و الانہیز میں جب قرآن پڑھیں تو اپنے آپ کو اس زمانہ میں فرض کر لیں۔ مگر قرآن اثرات و تاثرات خاص لطف سے تشکیل ہوں گے، مصلحا اسی طرح تلاوت قرآن کرتے ہیں اور وقت تلاوت جب وہ سمجھتے ہیں کہ مختلف طریقوں سے انھیں وہ حالات بتائے جاتے ہیں جو عمل نیک پر انھیں قائم رکھیں گے تو ایک خاص لطف اس قدر کہ میں وہ پاتے ہیں اور خاص کیفیت ان پر طاری ہوتی ہے

مضامین قرآن کا اجمالی ذکر

کتاب میں قرآن میں

اس قرآن میں علاوہ ظاہری باتوں کے کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو باطن سے تعلق رکھتی ہیں اور کہاجانا ہو کہ اس لفظ کو موصوفیان کرام ہی خوب سمجھتے ہیں۔ اور پہلے اہلبیت رسول۔ آئمہ اور صحابہ اسے سمجھتے تھے۔ مثلاً موصوفیان کرام ہر وقت بری تعالیٰ کے دیدار کے شوق میں موت حلال کی تمنیٰ رہتے ہیں اور حشر اور دفع کے حالات اس معنا کے مقابلہ میں بھول جاتے ہیں + ظاہر ہے کہ جسے یہ بڑے حاصل ہوگا اس سے بڑے کو کوئی خوش نصیب نہیں ہو سکتا۔ بشرطیکہ فی الواقع یہ درجہ حاصل بھی ہو جائے ورنہ ایک اور امر ایسا تعلیم کرتا ہے جو اصطلاح تصوف میں مسئلہ تسلیم و رضا کہلاتا ہے۔ یعنی قرآن یہ بتاتا ہے کہ جو کچھ دنیا میں ظاہر ہوتا ہے وہ خدا کی قدرت کے ظاہر ہوتا ہے۔ اور خدا کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا + یہ انسان فیہم کا تصور ہے کہ وہ مصالح الہی نہیں سمجھتا اور منافات دنیا پر بھی خوش اور کبھی ناخوش ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علی ملاقات کا جو قصہ سورہ کہف ۱۰۱-۱۰۲ کے درجہ ۱۰۱ میں ہے۔ اس میں نہایت عمدہ طور سے دکھایا گیا ہے کہ مصالح الہی تعالیٰ کا سمجھنا امر آسان نہیں ہے، شان عبودیت ہے کہ انسان اپنی زندگی میں کبھی خوش ہوا اور کبھی ناخوش ہو صرف اتنا سمجھے کہ اچھا از دوست میرے نیکوست + اللہ تعالیٰ کے افعال کو جو کوئی اس مشیت سے دیکھے گا اُسے گواہ دینا ہی بہن جنت ملے گی + الباعقیدہ رکھنے والا دنیا میں دوسروں کی نظروں میں کیسا ہی حقیر ہو لیکن خور کیا جائے تو اس سے زیادہ کوئی مسرور و دوسرا شخص حواس کا خیال نہ ہوگا۔ ہونہیں سکتا + دنیا میں ہر شخص کا ہنسی سہی حصول مسرت ہے اور مسرت ایک ایسی شے ہے کہ راضیال بدلا اور کافور ہوئی۔ حکما کا تو یہ قول ہے کہ اصلی مسرت دنیاوی دولت دنیاوی عقل دنیاوی قوت اور دنیاوی اکتساب سے کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ صرف اللہ واحد پر لو لگانے اور اسکے ہر کثرت قدرت پر ماضی و ادغوش رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے + یہ خوشی بھی صرف اسی قرآن کی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ گویا بڑا نازک مسئلہ ہے۔ کہنے سننے کی باتیں ہیں ہے دلی جذبات سے متاثر ہونے کی چیز ہے + اگر دلیں قابلیت نہیں ہے، محض تصنع سے بڑیاں قائم کیا جائیگا۔ تو کالی اسکا تجربہ ہوگا جو میر بن داخل ہے + اسی کامل نے بہت سے نااہلوں کو توکل بجا اور فحاشات نامناسب کی طرف راغب کر کے دین اور دنیا کہیں کا نہیں رکھا +

۲۷۔ مروجہ قرآن کشا ہی با محاورہ ہو جب بھی اسکی شان نزول کا سمجھنا اور جن نایابی و منافات کی طرف اس میں اشارہ ہوگا جانتا ضروری ہے + اور کہیں کہیں توشیح معنی کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے + اس ترجمہ کے ذیل میں یہ ضرورتیں پوری کر دی گئیں ہیں۔ اس طرح ترجمہ کا سمجھنا ہر شخص کے لئے جو زبانان اردو ہو نہایت آسان ہو جاتا ہے + قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زمانہ کے موافق ہے۔

اور جابل اور عالم دونوں کے لئے اس میں چاریت ہے، ہر ایک اپنے طور پر اسے سمجھ سکتا ہے، جتنی عمدہ باتیں اس وقت مہذب ممالک میں ہیں سب قرآن سے اخذ کی گئی ہیں اور جتنے نئے معلومات دنیا میں ظاہر ہوئے ہیں کہیں سے بھی وہ قرآن کے خلاف نہیں ہیں۔ ان امور کی توضیح میں میری کتاب الاسلام پر جسکا حوالہ جیسا اس ترجمہ میں بھی دیا گیا ہے، اسی طرح ایک اور کتاب تاریخ الاسلام جس میں آنحضرت کے وقت کے حالات شرح اور سب سے بیان کئے گئے ہیں، ترجمہ قرآن میں جہاں کہیں آنحضرت کے زمانہ کے حالات سمجھنے کی ضرورت پڑی ہے وہاں اس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ گویا تاریخ الاسلام اور الاسلام کے ساتھ ملکر یہ ترجمہ قرآن کی تفسیر ہو جاتا ہے۔ الاسلام اور تاریخ الاسلام کے اسباب البیع بھی اس ترجمہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے کچھ انکشاف ان کی زبان میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ۲۸۔ قرآن کا پورے طور پر سمجھنا پتہ خدا کے حالات جاننے پر بہت کچھ مختصر تھا۔ اس لئے قرآن کے ترجمہ کرنے وقت مجھے کتب سیرہ دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور پھر ان میں کچھ ایسی کچھ سی پیدا ہوئی کہ اپنے آنحضرت کے حالات لکھنا شروع کر دے اور ادا وہ یہ ہوا کہ ایک مختصر سراسر قرآن کے ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے جو آنحضرت کے وقت کے حالات (جہاں تک وہ قرآن میں ہیں) سمجھنے میں معین ہو، لکھنا شروع ہوا تو آنحضرت کے حالات کے ساتھ خلفائے اربعہ کے حالات بھی منضبط ہو گئے۔ اور پھر اسکے بعد تاریخی مذاق جو پیدا ہوا تو یہ رائے قائم ہوئی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے زمانہ حال کے مسلمانوں تک سلسلہ وار مختصر حالات منضبط کئے جائیں، اس خیال نے مجھے ترجمہ قرآن کی اشاعت سے بالکل روک دیا۔ اور میں تاریخی الاسلام لکھنے میں ہمت نہ مصروف ہو گیا۔ اور ۹۵ء میں میری محنت کا نتیجہ تاریخ الاسلام کے نام سے شائع ہوا۔

۲۹۔ وہ بھی کیا وقت تھا جب میں تاریخ الاسلام لکھتا تھا مسلمانوں کے پچھلے کارناموں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ دنیا میں ہم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوا۔ اور اہل اسلام کی موجودہ حالت پر لحاظ کر کے یہ کہنا پڑتا تھا کہ ان میں کوئی بات ان کے بزرگوں کی بانی نہیں جاتی۔ مسلمانوں کا ایک زمانہ وہ تھا کہ نام عالم میں انکی دھمک بڑھ رہی ہوئی تھی اور اب ان کی حالت ایسی ہے۔ گویا یاد گینے کے یہ نذر نہی نہیں ہیں۔ میں لکھتا تو تھا تاریخ الاسلام لیکن مسلمانوں کی حالت موجودہ نے مجھے مسلمانوں کی ترقی اور تفریق کے اسباب کی طرف متوجہ کیا اور آخر کار برسوں کے غور فکر کے بعد میری رائے قائم ہوئی کہ مسلمانوں کو جب تک قرآن پر عمل کرتے رہے دنیا کے پیشوا یہ رہے اور جب احکام قرآن سے لگے رہے تو اپنی پیشوائی کھو بیٹھے۔ دوسری قوموں نے ان کے گزشتہ طریقوں پر عمل کرنا شروع

قرآن مجید کے ساتھ تاریخ الاسلام بھی شائع کیا جائے۔

کتاب اسلام

کہا اور اس طرح ان کے اعمال احکام قرآنی کے مطابق ہونے لگے۔ تو دنیا بلی پیشانی بھی اہل طور منتقل ہوئی۔
۴۰۔ جس زمانہ میں قرآن اترنا تھا عیسائیوں میں بھی یہود اور کفار و عجم کی طرح تمام اخلاقی برائیوں کا چہرہ عین اسلام
آپ پر اچھی عیلولہ لایا، ان کے اعتبار سے غالب آیا، آخرت محمد نے کوئی نیا مذہب یا انوکھا دین جاری نہیں کیا۔ مسابیت
میں جو نقائص پیدا ہو گئے تھے زاپہ رنگی مصلح کی۔ دیکھو سورہ شوری ۴۲۔ رکوع ۲۲۔ مہ یوں کے بعد عیسائیوں
کو مسلمانوں کے اثر و محبت سے اپنی حالت کا امتیاز ہوا تو کھوتلائی مافات کی فکر ہوئی اور تمام عمدہ باتیں جو قرآن
نے تعلیم کی تھیں انھوں نے اختیار کیں جب انھوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی پروردی پر زندگی بسر کرنا مشکل ہے
تو انھوں نے انھیں کھوس اور مسائل اسلام کی تقلید شروع کی، میدان تقلید میں وہ بڑھتے بڑھتے مسلمانوں
کے برابر چھو پنچا اور پھر ان سے بھی بڑھنا شروع ہوئے۔ اور مسلمان روز بروز چھو ہوتے گئے۔ میرے نزدیک نہ ان کا
لکھ دان کی شیخ بر کوئی لاکھ اللہ محمد رسول اللہ رات دن پڑھا کرے لیکن بھولے سے ہی احکام الہی اور تعلیم
نبوی کا رد بیان نہ کرے بلکہ اقوال اور افعال نبی کی پروردی محبوب سمجھے تو وہ ہرگز برابر ہی نہیں کر سکتا۔ اس غیر مذہب
والے کی جو ضد کو ایک نامتا ہونہ ہنر کو جتن جانا ہو لیکن کرنا ہو یاد نہ ہو جو قرآن میں مذکور ہے۔ اور جسکو غیر
خدا پرستہ کرتے تھے۔ میرا دعویٰ ہے دلیل نہ رکھائے اس لئے میں اب تو مثل چند احکام قرآنی کا ذکر کرتا ہوں جن پر آج
کل عیسائیوں کا علمداد ہے اور مسلمانوں کا نہیں ہے۔

(۱) قرآن میں جا بجا ملکوں کی سر کرنے کا حکم ہے۔ یورپ والوں کا اسرائیل ہے۔ اور ایشیا والوں کا اسرائیل نہیں ہے
ایک شخص نے کیا ابھی بات کہی، ایک مجلس میں یورپ کی ملکی ترقیوں کا ذکر تھا۔ اُسے ترقی کا راز سفر تھا اور کب
یورپ والے جب غیر ملکوں میں جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ غیر ملک پر کچھ دخل ہی کرتے ہیں اپنا ملک تو کچھ نہیں کھوتے اور ایشیا
والے جب یورپ میں نہیں جاتے تو یورپ کے کسی خطہ پر انکا دخل ہوا؟ محال تھا غلطی سے ہے۔

(۲) قرآن میں عورتوں کے حقوق وراثت متور ہیں، دیگر ممالک کا حال تو مجھے معلوم نہیں لیکن ہندوستان میں
کوئی بھائی اپنی بہنوں کا حق جو بخشی نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ باپ کو بھی یہ پسند نہیں آتا کہ اسکی میراث میں اسکی
لڑکیاں کچھ پائیں، اسی کے مقابلہ میں انگریزوں کو دیکھیے کہ وہاں کسی بھائی کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں گزرتی
کہ بہنیں محض عورت ہونے کی وجہ سے ترکہ باری سے محروم ہیں۔

(۳) قرآن میں یہود کا عقد نکاح ہے۔ دیکھو سورہ بقرہ ۲۔ رکوع ۳۰۔ سورہ نور ۲۴۔ رکوع ۴۰۔
ہندوستان کے شرفاء عقیدہ یہ گمان کہ علات شرافت سمجھتے ہیں اور انگریزوں میں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ایسا کرنا
محبوب ہے۔

(۴) قرآن میں صاحبائے بیع بولنے کی تاکید ہے اور بطور استعجاب یہ مذکور ہے کہ جو کام لوگ کرتا نہیں جانتے

اسکا وعدہ کیوں کرتے ہو۔ مثلاً دیکھو سورہ صافات ۶۱ رکوع ۱۰ عدم ایفاء وعدہ گمیزیوں میں ایک سخت گناہ سمجھا جاتا ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں میں وعدہ کر کے ایفاء نہ کرنا انحراف کا باعث بھی نہیں ہوتا عدم ایفاء وعدہ ہی نہیں ہے۔ کہ سلوک کرنے سے وعدہ کر کے پھر گئے بلکہ یہ بھی عدم ایفاء وعدہ ہے کہ کسی دوست کو اٹھ بجے کھانے کو بلایا اور اٹھ بجے کے بعد بلاؤم نہ بچت ہوئے لگا۔

(۵) قرآن حکیم کے ترجمہ کے اللہ کی رحمت سے کبھی نا امید نہ ہو۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے جب کوئی کام شروع کیا۔ اور نا امید کی صورت قائم ہوئی۔ تو وہ فوراً ہمت چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یورپ کے لوگوں میں دیکھا جاتا کہ کالسی انجین کبھی بایوس نہیں کرتی، استقلال غریب کا سبق جو قرآن نے دیا ہے۔ اس پر تمام ہندو توحید کا عمل ہے۔ اور نہ ہی خود کو اہل اسلام کا۔

(۶) سورہ آل عمران ۳۔ کرمچہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہر جماعت پر فرض ہے کہ وہ ایک مذہبی پیشوا یا جماعت کے لئے انتخاب کرے۔ ہندوستان کے شہروں میں بت کم ایسے شہروں کے جہاں تو سنے اپنے شہر میں مذہبی اور انجام دینے کے کسی کو پیشوا بنالیا ہو۔ اور اگر گزروں کی یہ کیفیت ہے کہ جہاں چار اگر مذہبی ہوتے ہیں تو ایک مذہبی پیشوا انکا مذہبی کاموں کے انجام دینے کیلئے موجود رہتا ہے، یہ تقریر سلطنت کی طرف سے نہیں ہوتا۔ یورپ کی جماعتوں کی طرف سے یہ فرض ہوتا ہے۔ ان لوگوں نے چندہ کر کے اتنا روپیہ دلایا کہ جب اپنے شہر میں کو وہ آراستہ جھک توغیلوں میں انھوں نے یاد دیوں کو بھیجا تیروغ کیا

(۱) قرآن میں متعدد صفات پر کثیفہ کا ذکر ہے اور یہ بات عجیبی الگ ہے کہ کثیفوں کا نہ حصول قہراً
 کا عمدہ ذریعہ ہے۔ دیکھو سورہ نحل ۱۶۔ کہوں ۲۶ اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اس اشارہ پر عیدائیں کو کامل ہے
 یا سلسلہ ان کا۔ تعجب ہے کہ اس وقت ترکوں کے پاس تجارتی جہاز پوٹائیوں سے بھی کم ہیں، ایک وہ وقت
 بھی تھا کہ ان کی جہاز سی فوٹ تمام یورپ سے بڑھ کر تھی۔ اور اس زمانہ میں ترکوں کی شاہنشاہی بی بی
 یورپ میں تسلیم کی جاتی تھی۔ دیکھئے تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۱۴۴

۱۰) اقرآن میں باہم مشورہ کرنے کی تاکید ہے۔ دیکھئے سورہ شوریٰ ۴۴۔ مکرعہ م بہ اہل ائمان ہمہ ائمان کما یحبہا
لیا ہے۔ کہ سورہ کا نام ہی ”شوری“ ہے، یہ لگایا و ابتداء نے اسلام میں تو اس پر انکی سختی سے عمل ہو گا کہ سلطنت میں
ابتداء وراثت کا قانون ہی منسوخ سمجھا گیا۔ سلطنت شخصی کی گویا بنیاد ہی انکھنکی۔ اور جناب شوری پر انظام سلطنت
ہونے لگا۔ سلطنت شخصی بعد کف قائم ہوئی تو برائے نام خانہ پونی سلطانین کا علمدار رہا۔ بالکل مجلس شوریٰ پر تنہا۔
دیوبند مسلمانوں کی کامیابیوں کا راز تھا۔ اس وقت مجلس شوریٰ جسکا دور سرنام ہے چھوڑ کر سلطانین پر یوب
دور رکھا جس پر برابر قائم ہیں اور مسلمان قویں اس سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ حال میں ایران اور ترکی کے چند

نوجوانوں نے مجلس شہری کو اپنے مالک میں صلاح دینا چاہا تو معلوم ہو کہ یہ مسلمانوں کے عام مذاق کے موافق نہیں ہے۔ اور اس سے بجائے نفع کے نقصان کی صورت دکھائی دی، افسوس یہ کہ سلطنت مجبوری کی بنا پر اسلام نے دالی تھی۔ عیسائی سلطنتوں کو نفع بخش ہے۔ اور اسلامی سلطنتوں کے مناسب حال نہیں رہتے کیوں؟ محض اسلئے کہ باہمی صلاح اور شہوت سے کام کر لیا جس سے جو قرآن نے مسلمانوں کو سکھا یا تھا۔ انھیں یاد نہیں رہا۔ (۹) اسلام نے سیکھا یا یہ کہ ایک شخص دوسرے کے گھر میں جائے تو اجازت طلب کرے۔ یہاں تک کہ خاص میں وقتوں میں نا بالغ لڑکے بھی اپنے والدین کے کمروں میں جانا چاہیں تو اجازت طلب کریں۔ دیکھو سورہ نور ۲۴ رکوع ۴۔ وہ انگریزوں میں نہایت سختی سے اس پر عمل ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ایسا نہیں ہے، اگر کوئی چھوٹی بات اپنے گھر میں ایسا انجام کرے کہ اسکے ملنے والے اطلاع کر لے اسکے اس باکرین تو ہم چند مسائل کے مسلمان اس کی اس نظام کو جو قرآن کے بالکل موافق ہے بری نظروں سے دیکھتے ہیں، میں نے مغرب فیاض سے سنا کہ گو دیکھو میں کسی زمانہ میں ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر تھا جو انگریزوں کی تقلید میں بے پہلے سے مطلع ہوئے کسی سے ملنا تھا کسی خیال سے اس نے ایسا کیا ہو۔ گرفتار حکومت سے الگ ہو کر دیکھنے لگو یا وہ لوگوں نے کمال قرآنی کی تمیل بیکر کرنا تھا۔ اسکے ایک دوست نے اس سے شکایت کی اور اپنے ایک واس قید کا پابند لکھا، اس ڈپٹی کلکٹر نے اپنی اس دوست کو ایک دوسرا تے ہوئے دیکھ کر اپنے ایک واس کے گھر میں بالکل بہرہ نہ لیا اور انھیں کہ اسٹورہ گو یا بھارت کے لئے لے لیا۔ وہ دوست کمرہ میں گھسنے تو داخل پڑھتے ہوئے باہر نکلے + ڈپٹی کلکٹر صاحب بولے دو آئے آپ سے تکلف ہی کیا ہے؟

(۱۰) دنیا میں سب سے پہلے قرآن نے رسم غلامی مٹانا چاہا، دیکھو سورہ محمد ۴۸۔ رکوع ۱ جس میں قید بان جنگ کو لونڈی غلام بنایا حکم نہیں دیا گیا، مسلمانوں کے ابتدائی زمانہ میں اس پر عمل ہوا کہ جو پہلے کے لونڈی غلام تھے وہ اپنی حالت میں قائم رہے۔ لیکن انہیں بھی یہ سہولتیں کی جاتی تھیں اور قید بان جنگ جو جو بوجہ و سبب یا محبت مسلمانان وطن جانا پند نہ کرتے تھے وہ مسلمانوں میں مثل بھائیوں کے رہتے تھے، وہ بین غلامی کی رسم بدھر مسلمانوں میں قائم ہو گئی دیکھئے الاسلام فصل ۷، اگر یاد رہے کہ حبیب کی توہوں نے جب دنیا میں حیرت انگیز تر قیام شروع کیا تو ان کی ترقی کا پہلا زمانہ یہی تھا کہ آج سے دو سو برس پہلے انھوں نے رسم غلامی کا استیصال کیا مسلمانوں نے بائبل اور رسم غلامی کو رد کر کے مو سے مہن اور احرام مسلمانوں میں اس وقت اسکا رواج نہیں ہے۔ تو بدھ صرف اس سلسلے پر کہ حبیب کی مہذب قوموں کا ان کے دیوین خوف پر ہر (۱۱) قرآن میں زور سے گفتگو کی گئی مخالفت کی گئی ہے، دیکھو سورہ لقمان ۳۱ رکوع ۲۱ بیان تک کہ بہت چار ہزار پڑھنے کا بھی حکم نہیں ہے۔ دیکھو سورہ نوحی اسلئے ۱۷ رکوع ۱۳۔ اب انگریزوں کے جلسوں میں جاکر اور مسلمانوں

کے جہلوں میں شریک ہو کر موازنہ کیا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ کہاں اس پر عمل ہوتا ہے
 (۱۲۱) جس طرح ہندوستان میں اس وقت غیر کے گھون کو اپنا لٹکانا چاہنے کا دستور ہے۔ ایسا دستورانہ
 جاہلیت میں بھی تھا۔ اور اسے تنبیہ دیتے تھے، مگر ان نے اس دستور کو مناسب بنایا۔ دیکھئے سورہ اعراب
 ۳۳۔ رکوع ۱۰ رسم تنبیہ کا کہیں خیال بھی یورپ میں نہیں ہے لیکن بعض مسلمان ہنر نیشیل ہندوستان
 کے اس بارہ میں اپنے خیالات رکھتے ہیں، اگر یہ کہا جائے کہ ہند کے مسلمانوں میں تنبیہ کا خیال نہیں ہے تو اس کا
 جواب میں یہ کہا جائیگا کہ چند بارہ کے وارثوں میں سے کسی کو کل جائیداد کا جبکہ دینا اور بیٹے کی طرح اس کی پرورش
 کرنا اور خیال کرنا کہ اسکے ذریعہ سے نام قائم رہے گا۔ یا کسی غیر وارث کو وارثین پر ترجیح دیکر اپنی کل جائیداد کا بھلا
 نام کے خیال سے اسے بہرہ کر دینا اور اوروں کو روک رکھنے والے مسلمانوں میں بہت دیکھا جاتا ہے اور یہی تنبیہ ہے جو
 (۱۲۳) علم الہی یا علم مذہب ہی علم نہیں ہے، علم شریعت جسم انسانی، علم نباتات، علم معدنیات، علم طبقات
 الارض، علم برقی، علم خواص، انشا، علم میا، علم طبیعیات وغیرہ بھی علوم ہیں، اس وقت جتنے علوم یورپ میں سمجھا
 جاتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم مسلمان جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ ٹرکی کے مسلمان اتنے علوم بھی نہیں جانتے
 جو ان کے کمزور سیاہیے یونان والے جانتے ہیں، ترک صرف تعلیم مذہب یا تعلیم فن حرب کو علم سمجھتے ہیں۔ نئی تحقیقات
 وہ کیا کریں گے۔ جب دوسروں کی تحقیقات کے سمجھنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتے حالانکہ علوم کے پڑھنے سے
 خدا کی قدرت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور خدا شناسی میں اس سے مدد ملتی ہے۔ علوم کے سیکھنے کی طرف سخت
 تاکید قرآن میں ہے۔ لیکن اس پر عمل ان تمام یورپ والوں کا ہے جو احکام قرآن پر عمل نہ کرنے والے سمجھے
 جاتے ہیں، اور عمل نہیں ہے تو مسلمانوں کا، سورہ فاطر ۳۲ (حکام) رکوع ۱۴ میں یہ جو اللہ سے توبہ ہی بندے
 ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں؟

(۱۲۱) قرآن کے سورہ کہف ۱۷۔ رکوع ۲۔ اور سورہ قلم ۶۸۔ رکوع ۱۔ میں تہذیب گفتگو کا طالعہ لکھا
 گیا ہے۔ کہ جب کوئی کسی کام کرنے کا آئندہ ساز میں ظہار کرے تو یہ کہا کرے کہ "انشاء اللہ (اگر اللہ چاہے)"
 میں اسے کروں گا۔ جس کا نشانہ یہ ہوا کہ میں فلاں کام کرنے کی کوشش کروں گا کیونکہ اس کام کا پورا ہونا میرے اختیار
 کی بات نہیں ہے۔ اب کل مذہب مالک میں ہی طرز گفتگو زیر عمل ہے۔ لیکن ہلک سبب کم ایسے ہیں جو اس تہذیب
 سے گفتگو کرنے کے عادی ہیں۔ پہلے انشاء اللہ کہنے کا دستور تھا۔ گو میرے محرم سے تھا۔ لیکن اب وہ بھی مشافہہ
 پر بندہ یا میں بطور فخر کے بیان لکھی گئیں۔ قرآن پڑھنے والے قرآن کو پڑھنے وقت خیال رکھیں گے
 تو انہیں خود بخود عیاں ہوتا رہے گا کہ ہم مسلمانوں کا عمل قرآن پر بہت کم ہے اور یہی سبب ہے ادب کا باعث ہے
 بہر حال اگر کریم کے بغیر ثابت ہوتا رہے تو اس رائے پر قائم ہوا کہ اسلامی اصول کی پیروی جو اس زمانہ

کے مسلمانوں نے ترک کر دی ہے اور غیر ملن نے اسے اختیار کر لیا جو یہی باعث ہر ایک کے متزلزل اور دھسکر کی ترسی کا۔

۱۲۔ الاسلام کہتے وقت بھی میں نے اُن باتوں کی طرف توجہ کی تھی جیکے کھونے سے مسلمان بگڑ گئے۔ اور کھانے پانے سے پوری رو بہن تو بہن بن گئیں اور میرا اطمینان اس قدر صلوات حاصل کہ نیچے بوندی ہو گیا تھا کہ احکام قرآنی کے نہ ماننے سے مسلمانوں پر بادبار ہے، لیکن پھر طبیعت نے اسے قناعت نہ کی اور اب یہ مجھے فکر ہوئی کہ مسلمانوں کی گزشتہ ترسی کے زمانہ کو عیسائیوں کی موجودہ ترقی کے زمانہ سے بن مغایر کر دیں اور یہ دیکھوں کہ مسلمانوں کی بعض باتوں کے مانتا رہا کرنے سے اس وقت کی عیسائی قوموں میں کوی کسی ہے باہنیں ہے یا دوسری انھوں میں اسلام کی پوری تقلید کئے ہوئے عیسائی اپنے زمانہ ترقی میں گزشتہ مسلمانوں کی برابر ہی کر سکتے ہیں یا نہیں، چھان بنان سے معلوم ہوا کہ نہیں۔ اسلئے تہذیب کی تمام شانوں پر بجا اعتبار رکھ کر کے مجھے یہ دکھانا پڑا کہ اسلام کی پیروی یورپ میں اور صوری ہوئی جو اس لئے ان کی تہذیب ناقص ہے، تعلیم یافتہ گروہ کے بعض اشخاص کہتے ہیں کہ اسلام وحشی قوموں کے لئے ہے۔ تہذیب قوموں کے لئے نہیں ہے، اس خیال کے دور کرنے کی طرف بھی میں نے قویہ کی اور اسلئے میں ان اعتراضات کے جواب دے رہا ہوں جو غیر مذہب والوں بالانہیوں سے میں نے سنے یا کہتے ہوئے میں دیکھے تھے۔ مجھے امید ہے کہ مصنف فراموش نہیں الاسلام کو پڑھ کر تسلیم کرینگے کہ ہر قرن اور ہر درجہ کے لوگوں کو تہذیب سکھانے کے لئے دین محمدی سے اچھا دین اسلام سے اچھا فلسفہ طائر خیال کی پرواز سے باہر ہے، اس کتاب میں میں نے دین محمدی کے تمام مسائل کا جامالی ذکر کر کے مفسرین دنیا کی مختلف قوموں کے قاعدے اور رسوم سے مقابلہ کیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ اسلام کی تمام باتیں ایسی ہیں کہ اُن سے اچھی صورت دین میں نہیں آسکتی اور نہ دنیا میں خوش رہنے کے لئے اسلام سے اچھے قاعدے بن سکتے ہیں، ان قاعدوں پر جو قوم متناہی زیادہ عمل کرے گی اتنا ہی زیادہ خوش رہے گی اور اس لئے دین اسلام برتر ہے +

۱۳۔ قرآن میں یہ لفظ مجموعہ کہیں نہیں آیا ہے۔ لیکن اصطلاح شرع میں جو خبر کے خوارق عادات افعال کو جوہر کہتے ہیں، قرآن میں لفظ آیات، البتہ جایا آیا ہے، آیات جمع ہے آیت کی، آیت کی معنی میں نشانی، اور جگہ سورہ فرقان کو بھی آیت کہتے ہیں، آیات کے معنی ہوئے۔ احکام اور نشانیاں اور ان معنوں میں بھی آیات کے لفظ کا ترجمہ نہیں ہے کہ یہاں سے معنی ہیں دلائل و اشیاء اور لفظ بھی قرآن میں جایا آیا ہے، یعنی مقامات پر مفسرین نے اس لفظ سے حوالہ مراد لئے ہیں، خدا کی نشانیاں و دستم کی قرآن میں بیان کی گئی ہیں۔

نکات اسلام کے لفظ اسلامی دینا چاہئے۔

ملاحظہ

ایک توہ جو عادات کے موافق ہیں۔ جیسے بیچہ کا برنا بجلی کا کڑا کڑا آسمان اور زمین میں رنگارنگ چیزیں
ظاہر ہونا وغیرہ وغیرہ اور دوسری وہ چیزیں ہیں جو مولانا ظاہر نہیں ہوتیں + پچھلے مہزون میں جہان لفظ
”آیات“ قرآن میں آیا جو وہاں مفسرین نے ”معجزات“ اسکا ترجمہ کیا ہے۔ اور یہی ترجمہ جا بجا میں نے
بھی اختیار کیا ہے۔ اب اگر سوال کیا جائے کہ اور معجزوں کے معجزات جس طرح قرآن میں مذکور ہیں اسی طرح
آنحضرت کے معجزات بھی قرآن میں ذکر کئے گئے ہیں یا نہیں؟ تو اسکا جواب شکل ہے + قرآن سے ظاہر ہوتا ہے
کہ آنحضرت سے بار بار معجزوں کی فرائش کی گئی اور آنحضرت نے جواب دیا ”معجزے دیکھو اگر اگلی امتیں کی ایمان
لابن کہ تم معجزوں کی فرائش کرتے ہو میں قدرت الہی دکھا کر ارادہ کی وحدانیت تعین سمجھاؤں پچھلے واقعات
یاد دل کر تھیں عبت دلائل ہوں اور آخرت کے عذاب سے تعین دلائل ہوں۔“ انے نہ انے کا تعین اختیار ہے +
صرف ایک معجزہ منقہ النور کا قرآن میں مذکور ہے لیکن یہ بھی مختلف فیہ ہے۔ دیکھیے سورہ قمرین حاشیہ زیرین
لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ معجزوں کے معجزوں سے کوئی مسلمان انکار کر سکتا ہے + اب رہی معجزوں کی
حقیقت۔ کہ خدا نے جو اسباب دنیا کے انتظام کے لئے قائم کر رکھے ہیں ان سے الگ ہو کر وہ معجزوں کیلئے
ما فوق العادات باتیں دکھانا تھا۔ یا یہ کہ سلسلہ اسباب حروف روز ازل میں قائم ہوا اسی وقت چھڑ گیا تھا
اور لوح محفوظ میں درج ہو گیا تھا کہ فلان وقت فلان بات فلان معجزہ کے ذریعہ سے اس طرح سرزد ہوگی کہ عارف
مات۔ یا فوق العادات تصور ہوگی؟ + یہ ایسی بحث ہے جس پر استد پر ایمان لانے والے بحث کرنا بے ادبی
تصور کرتے ہیں۔ بہر حال اگر مجھ سے آنحضرت کے معجزات کی تفصیل پوچھی جائے تو یہ کہ پہلے بن قرآن ہی
لو طو معجزہ پیش کر دینا اور اس معجزہ ہے کہ خود قرآن میں اسکا ذکر ہے + آنحضرت بار بار کفار سے کہتے
تھے ”نہی نہی“ بڑا نفوت اس قرآن کے قیام ہونے کا خود قرآن ہی بت اگر تم اسے کلام انسان کہتے ہو
تو کوئی آیت ایسی ہی قیام اور مبلغ اپنے دل سے بنا کر پیش کیوں نہیں کرتے؟ خود قرآن میں اسی معجزوں
کی متعدد آیتیں ہیں مثلاً دیکھو سورہ بقرہ رکوع ۳۰ + ”بیشک کفار عرب نے زور مارا لیکن ان کو کامیابی
ہوئی“ قرآن ہی معمولی نشر ہے اور نظم ہے۔ ایک خاص طرز ہے جو قرآن ہی کے لئے موضوع ہوا۔
اور قرآن ہی پر ختم ہو گیا + اس طرز پر زور مانا ماقبل و ابعد میں کوئی کتاب لکھی نہیں گئی + اس میں فصاحت
بلغت اور بندش الفاظ ہر ایک بجائے خود معجزہ ہے۔ دیکھیے سورہ رعد ۱۱ رکوع ۴ + ”علاء و درین احکام مطلق
بھی معجزات ہیں + جو باتیں قرآن نے توحید تہذیب اخلاق تہن اور سیاست کے متعلق تینا کہیں ان سے
بہتر احکام کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ اسے مفصل طور پر سمجھنے کے لئے الاسلام پڑھنا چاہئے۔“ احکام
قرآنی پر بوقت فرصت غور کیا جائے تو سمجھ میں آجائے گا کہ انہی محض کی زبان سے ایک غیر مہذب جماعت

کے اندر ایسے احکام کا صادر ہونا جائز ہے خود بخود تھا، آنحضرت جس سے باتیں کرتے تھے وہ آنحضرت کی کسی کہنے لگتا تھا۔ رفتہ رفتہ اسکا اثر یہ ہوا کہ آنحضرت کے جان نثاروں سے مذہب بھر گیا، غیر فحول کے موزنین بھی منفق اللسان بن کر آنحضرت کے مننے والوں پر جو اثر آنحضرت کا تھا وہ دنیا کے کسی بادشاہ۔ مالدار یا بیگوارا نہیں کہ اپنے تابعین پر کبھی حاصل نہیں ہوا، اس کا سبب کیا تھا؟ یہ آنحضرت کا مجموعہ تھا، اور پیغمبروں کے معجزات، عادات اور نباتات کو بدل دینے تھے اور آنحضرت کا مجموعہ قلوب کا بدل دینے والا تھا، نفوس سے برزخا و احیان کامل معجزات، برصہ جان طالب جون حیات، قرآن میں پیشگوئیاں بھی ہیں جو قریب ہی زمانہ میں سچی ہوئیں اور وہ پیش گوئیوں میں ایسے واقعات کی نسبت تھیں جنکا وہم و گمان بھی عربوں کو نہ تھا یہ پیش گوئیاں بھی معجزات کہی جاسکتی ہیں اور سب سے بڑا مجموعہ قرآن کا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ عربوں کے اس اول سندہ صحیح بن صرف نصف کو ان ساری کائنات جاندار و غیر منقولہ کی تھی، اور پھر اسی قرآن کی بدولت ۳۳ برس کے اندر ہی اندلیشا کا بڑا حصہ اور اربعہ کے تمام مذاہر حصہ اور درپے کے سرحدی مقامات مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے تھے، و ابتدائے خلقت آدم سے آج تک کسی قوم کی ترقی کی یہ اعجاز ناموسوت دیکھی نہیں گئی۔ اور یہ ساری ترقی قرآن کے احکام کی قوموں کی وجہ سے تھی۔ دیکھئے تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۲ یہاں یہ لکھنا مجموعہ نہ ہوگا بلکہ اعجاز قرآن جہاں تک اسے لفظوں سے تعلق ہے، بدرجہ کے فائدہ من رکھنا مثلاً شعرا میں بعض لفظوں کے ساتھ فصاحت اور کچھ ایسا شامل ہوا ہے کہ وہ دلوں کو عین کردیا اور بہت سو اہل دل کے فتنے مشہور ہیں کہ حالت سماع میں کسی شعر کی تکرار سے آنکی جان پر نیکی پوری توضیح کے لئے میری کتاب نشر سخن کا دیباچہ دیکھئے، اگر کسی ایسے شعرا کا ترجمہ جسے اصطلاح شعرا میں نشر کہتے ہیں، غیر زبان بن کیا جائے۔ تو اسکا لطف جہاں تک اسے الفاظ سے تعلق ہے، بگڑا جاتی نہ ہوگا، یہ بھی ایک خیال تھا جس سے سابق زمانہ میں قرآن کے ترجمہ کا شائع کرنا نہ نہیں کیا گیا، لیکن اب وہ وقت آگیا ہے کہ ایسے خیالات دلوں میں قائم نہ رہے جائیں کہ یوں کہ زبان عربی کی تعلیم اٹھتی جاتی ہے، تو قرآن کے سمجھنے کا ذریعہ صرف ترجمہ ہے۔

۳۳۔ یہاں یہ لکھنا مجموعہ نہیں ہے کہ ترجمہ قرآن اور تاریخ الاسلام لکھنے میں مجھے از سر نو طالب علمی کی کسی رائے اختیار کرنا اور محنت شاقہ اٹھانا پڑی، سلسلہ نظامیہ کی تعلیم کا جنھیں تجربہ ہی وہ جانتے ہیں کہ صرف و نحو بیان و معنی منطق اور فلسفہ کی تحصیل میں سالار وقت طلبہ کا صرف ہونا ہوا ہے۔ دینی کتابیں کم پڑھائی جاتی ہیں۔ علم فقہ میں کسی کتاب کی جلدیں اولین اور کسی کتاب کی جلدیں آخرین تفسیر میں جلدیں اولین اور تفسیر میں جلدیں آخرین پڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی سیدی کے ساتھ۔ معقولات کے ساتھ معقولات کی تعلیم ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ انگریزی تعلیم کے ساتھ عربی یا فارسی کا علم ادب و دوسری زبانوں کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن

اس میں کلام نہیں ہے کہ معقولات کی تعلیم کے بعد منقولات میں کوئی بلکہ حاصل کرنا چاہیے تو اس کے لئے
 نے اتنا دل سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اس سے کام لیا جائے یا نہ لیا جائے بھی سلسلہ میں نظام میں
 تعلیم پائی تھی لیکن وہ تعلیم نہایت کمالوں کے لئے تھی بلکہ ناکافی تھی نہایت الباقی کے لئے مجھے بہت سی
 کتابیں مینسٹر حدیث فقہ اور سیر کی دکھنا پڑیں اور میری عمر کے ۳۳ سال ہی میں صرف ہوئے اس تحریر سے
 مجھے اپنی جانفشانی کا اظہار مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اپنی بے بضاعتی اور زحمتوں کی توفیق کرنا ہے۔ میں بعد
 رکھا ہوں کہ میری غلطیوں کی طرف علماء دین استادانہ طریقہ سے توجہ نہ کریں گے۔ اور ان سے مجھے مطلع فرمائیں گے
 تاکہ یہ ترجمہ طبع آئیو میں نا بدتر جمیع ہو۔ بلکہ میں تو یہ درخواست کرتا ہوں کہ ترجمہ کی یہ صورت جو میں نے اختیار کی
 ہے۔ اگر علماء استیلائے فرمائیں تو وہ ہندوستان کے کسی مقام پر ایک مجلس تمام کریں اور پھر اسی مجلس سے
 اس ترجمہ کی اشاعت ہوئی رہے اور میں ترجمہ کسی کی ذاتی ملکیت نہ رہے۔ اس طرح جس ترجمہ کی اشاعت ہوگی
 وہ ہندوستان کے لئے مستند ہوگا۔

۳۴ میں نے اس ترجمہ میں بھی خیال کیا ہے کہ جو آیت باجواز آیت مختلف طور پر ترجمہ کی گئی اسکے مختلف ترجمہ میں کلمہ کو
 میں اس طرح کہ جس ترجمہ پر کثرت ملے ہو۔ وہ اصل کتاب میں ہے۔ اور دیگر اقوال ائمہ صاحبین ہے۔ اور وہاں حاشیہ میں بھی
 توضیح لکھی ہے۔ ان میں بھی حتی الوسع وہ تمام مضامین لکھ دیئے ہیں جو اسلام کے مختلف فرقوں میں مختلف فریقین اور ان
 اختلافات کے وجہ سے جن مسائل فقہ میں اختلاف پیدا ہوا ہے۔ انکی توضیح بھی کر دی گئی ہے۔ تاکہ اس ترجمہ قرآن سے ہندو
 کے مختلف فرقوں کے اہل اسلام یکساں مستفید ہوں۔

۳۵ مجھے امید کہ اس طرح سے تحصیل علم کا سلسلہ اس عمر میں جاری رکھا ہو اس طرح ہر جوان اور ضعیف المسلمان اس ترجمہ
 کو بطور تحصیل علم دین دیکھے گا اور اگر اسے استاد کانی نہ ہوگی تو سبقاً سبقاً وہ کسی استاد سے پڑھے گا چھوٹے
 چھوٹے بچوں کیلئے بعد قرآن مجید کے اس ترجمہ کا پڑھنا بھی لازم کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح دنیا سے ہر طرح پر
 اہل ہندو جو لوگ اگر نیری اسکول میں جائیگا انکی نسبت بہ ایشیہ نہ ہوگا کہ وہ اسکول کی تعلیم کے چھکڑے میں
 سہاوت نہیں ہے۔ بہرہ رجا ہوگا۔ ایک صورت میں اور پیش کرتا ہوں وہ ہے کہ شفا ایسی عورتوں کیلئے اس ترجمہ
 کا پڑھنا پڑھنا لازم کر دین تو ان کے ذریعہ سے گھر کے کام لڑکے اور لڑکیاں اسے پڑھ لیں گی۔ اور اس زمانہ میں کہ
 تعلیم دینی سے نہ پروا کی جاتی ہے یہ تہذیبین علاقہ مسلمانوں کے گھر دین میں ہی تعلیم قائم رکھنے کا ہوگا۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

محمد احسان اللہ عباسی
 نورکھ پور سیکم کتب خانہ ۱۹۱۹ء

آیت قرآن مجید میں علماء کا خطاب

مسلمانوں سے در خواست

فہرست سورہ ہائے قرآن مجید

لاہر شمار	نام سورہ	صفحہ	تکرار	مختصر بیان
۱	فاتحہ	۱	۱	حمد الہی کا دوعا
۲	بقرہ	۲	۲	فکر و تہنن
			۲	فکر و تہنن
		۳	۳	نوروزیہ و تہنن اسلام اشعار قرآن مبارک
		۴	۴	تخلیق آدم علیہ السلام و علم الملبس کا انکار
		۵	۵	یہودیوں کا خطبہ اسلام
		۶	۶	یہودیوں کی گزشتہ خطابتیں - گورابہ کی گزشتہ خطابتیں
		۷	۷	یہودیوں کی گزشتہ خطابتیں
		۸	۸	گناہ کی قربانی - لفظ ہم روزیہ
		۹	۹	گناہ کی قربانی اور یہودیہ کی حالت موجودہ
		۱۰	۱۰	یہودیہ کی حالت زار
		۱۱	۱۱	یہودیہ کی حالت زار
		۱۲	۱۲	مسیح کی مذمت
		۱۳	۱۳	مومنین کی مذمت سے خطاب
		۱۴	۱۴	ادکار مختلفہ
		۱۵	۱۵	بنائے کعبہ
		۱۶	۱۶	ملت ابراہیم اور دین اسلام - کتب سماوی
		۱۷	۱۷	حکم قبلہ
		۱۸	۱۸	حکم قبلہ
		۱۹	۱۹	شہداء کے بارے میں صفات و مزوہ - ارکان حج
		۲۰	۲۰	خدا کی قدرت اور سکون کا انجام
		۲۱	۲۱	حلال و حرام مالکات میں

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	آرکوع	مضامین
		۲۰	۲۲	دینداری اور پرہیزگاری - قصاص و عیت
		۲۱	۲۳	رورہ - دعا اور لادید پڑھنا - اٹھکان مسجد - یسوت
		۲۲	۲۴	ہجرت مدینہ کو بعد سالانہ کا پہلا حج - فساد و نزاع اقصیان کرنا
		۲۳	۲۵	احکام حج - ذبح متعلقین - منی - انفس - نفی
		۲۴	۲۶	صحت کا تشکیک نہ حکم جہاد - علم و رسالت محل خرم حکم جہاد
		۲۵	۲۷	جنگ جہاد اور دین و اخلاقی قیاد لای نیم نکاح و شکر
		۲۶	۲۸	احکام حیض - نفوسین - طلاق
		۲۷	۲۹	استام طلاق - وجہ - طلاق جمعی
		۲۸	۳۰	طلاق با یک مرتبہ - رضاعت - عقد نکاح
		۲۹	۳۱	مہر نماز نماز خوف - وصیت بحق زوجہ - عقد نکاح بیوہ
		۳۰	۳۲	شاہ طالوت
		۳۱	۳۳	جنگ شاہ طالوت - و شاہ جالوت
		۳۲	۳۴	خرج کرو - اللہ کی صفت -
		۳۳	۳۵	حضرت ابراہیم - غمزد - حضرت عزیز - احبابے موسیٰ
		۳۴	۳۶	تہذیب صدقات
		۳۵	۳۷	تہذیب صدقات نذر
		۳۶	۳۸	سود و خوری
		۳۷	۳۹	لین دین کا معاملہ تہذیب کن بت - گواہی - امانت
		۳۸	۴۰	تذکرہ مومنین
۳	آل عمران	۳۹	۱	مومن و غیر مومن
		۴۰	۲	غزوہ بدر باغ جنت - ذکر مومنین اہل کتاب -
		۴۱	۳	ذکر یسود
		۴۲	۴	قرآن حضرت مومن حضرت زکریا - حضرت یحییٰ
		۴۳	۵	ولادت حضرت عیسیٰ - حواری

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	آرکوع	مضامین
		۴۳	۶	مہابہ کیا یا یضدا الجبر
		۴۳	۷	ملت ابراہیم
		۴۴	۸	خیانت طریقہ تعلیم رسول
		۴۶	۹	رسولوں کا اتفاق باہمی پیغمبروں کے نام
		۴۷	۱۰	کیہ مقام ابراہیم حج
		۴۸	۱۱	امامت کی ضرورت ضرورت پیشوا اگر نہ ہو
		۴۹	۱۲	مومن اور غیر مومن معنائیں
		۵۰	۱۳	غزوہ احد
		۵۱	۱۴	سود غواری - سودہ - غزوہ
		۵۲	۱۵	غزوہ احد وقت موت
		۵۲	۱۶	غزوہ احد
		۵۳	۱۷	غزوہ احد نصیب
		۵۵	۱۸	غزوہ احد نصیب کل
		۵۶	۱۹	منکرین اہل مدینہ سے خطاب
		۵۷	۲۰	اسلام کی بنیادیں - پیامبر کی طرف
۳	فساد	۵۸	۱	خلقت آدم علیہ السلام اور ان کے اولاد
		۵۹		نفس پرستی
		۶۱		ناراضی کی حالت میں
		۶۲		عزت کلام - ہر حال میں کا اور کلام میں
		۶۳	۵	خود کشی قتل و گناہ وغیرہ سے بچنا
		۶۴	۶	مردوں کی حکومت و عورتوں کی حکومت
		۶۵	۷	حسن سلوک سے ان کا کہنا کہ کون کون
		۶۶	۸	غلام اور خالت لاشہ - عبادت جبارہ
		۶۷	۹	غلام جنم لاشہ - عبادت جبارہ
		۶۷	۹	نیکو ترین صدمہ

[illegible]

موضوع	صفحہ	ردیف	نمبر شمار
باکولات نہ پھینکنا شراب - تمباکو	۹۵	۱۲	
احرام اور کھانا پکھانا	۹۶	۱۳	
نہ پھینکنا مٹی پھینکنا ہرے و صیت طفت	۹۷	۱۴	
سجرات حضرت عیسیٰ -	۹۸	۱۵	
حضرت عیسیٰ پر در قیامت	۹۹	۱۶	
قدرت الہی - اہم سابقہ اہل مکہ کی افواہی	۹۹	۱	۶
تہذیب رسالت	۱۰۰	۲	
مذمت کفار	۱۰۱	۳	
تہذیب کی تسلی و تفسیر - آخرت کی سچہ دکھائیے کہ کیا مال و کھانا پر دنیا کا خیر ہے	۱۰۲	۴	
اہم سابقہ عیسیت	۱۰۳	۵	
سین افغان - زور	۱۰۵	۶	
تہذیب	۱۰۵	۷	
سوت باد الہی - حالت خوف و تہذیب	۱۰۶	۸	
تہذیب حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۰۶	۹	
تہذیب من کے نام	۱۰۸	۱۰	
تہذیب - تہذیب کی حالت	۱۰۹	۱۱	
تہذیب الہی حرم	۱۱۰	۱۲	
اللہ و اچھا نام ہی جوہر دکھائیے سے آخرت کے انکار کیا	۱۱۱	۱۳	
قوم کے شیر بر لوگ - تہذیب رسالت - ذبح	۱۱۲	۱۴	
صف مومنین - قوم کے شیر بر لوگ حشر	۱۱۳	۱۵	
حشر شرک - قتل و لاد - اچھوتی تہذیب - قتل و لاد	۱۱۴	۱۶	
قدرت الہی اصل و موافقی حلال	۱۱۶	۱۷	
حرام چیزیں	۱۱۷	۱۸	
والدین کے ساتھ سلوک قتل و لاد قتل و لاد قتل و لاد قتل و لاد	۱۱۷	۱۹	

صفحہ	کود	مقامین
۱۱۸	۲۰	نہیت
۱۱۹	۱	نہیت نہایت
۱۲۰	۲	خلقت آدم - اہلبیت و سنت مہم
۱۲۱	۳	لباس نماز کے وقت لباس - اسرار
۱۲۲	۴	ماکولات - ادب اور اقبال آدم موت - و ذبح
۱۲۳	۵	و ذبح اور نہت - اعوان
۱۲۴	۶	اہل اعوان - قرآن
۱۲۵	۷	آفرینش ارض و سماء حدیث الہی - روز حشر
۱۲۶	۸	حضرت نوح
۱۲۷	۹	حضرت ہود
۱۲۸	۱۰	حضرت صالح حضرت لوط
۱۲۸	۱۱	حضرت شعیب
۱۲۹	۱۲	نہیت
۱۳۰	۱۳	حضرت موسیٰ
۱۳۱	۱۴	فرعون - فرعون کے جادوگر
۱۳۲	۱۵	حضرت موسیٰ اور فرعون
۱۳۲	۱۶	قوم فرعون اور حضرت موسیٰ ثیمان - جملین - یثرب - خون غرق دیا بنی اسرائیل
۱۳۳	۱۷	تجلی کو چاہئے ضرور نوریت
۱۳۴	۱۸	گوسال پرستی
۱۳۵	۱۹	دوبارہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے - آنحضرت کی نبوت کی پیشین گوئی -
۱۳۶	۲۰	بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے میں اہل موسیٰ
۱۳۷	۲۱	سینچر کا احترام بھیکل بونہیہ نسخ ہونا - بنی اسرائیل پہاڑوں میں
۱۳۸	۲۲	مسافروں کے لئے اہل علم بن احمد
۱۳۹	۲۳	نہیت - آنحضرت کے غیب دان نہ تھے -

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۱۳۹	۲۴	توالد از ناسل شرک۔ معان کرنا جہل و کفر کثرت
۸	الغفال	۱۴۱	۱	تقسیم مال غنیمت
		۱۴۲	۲	جنگ بدر
		۱۴۳	۳	نصیحت
		۱۴۴	۴	کفار قریش۔ کفار کی نمازین
		۱۴۵	۵	مکہ جہاد۔ تقسیم مال غنیمت
		۱۴۶	۶	مال غنیمت جنگ بدر
		۱۴۷	۷	جنگ بدر۔ قوم فرعون۔ معاہدہ صلح
		۱۴۸	۸	ہجرت جنگ۔ مسلمانوں کا اتفاق باہمی
		۱۴۸	۹	ایک مسلمان دس کفار کو بہت ہے ایک مسلمان دس کفار کو بہت ہے
		۱۴۹	۱۰	جنگ بدر۔ مومن للہا جہنم والا نصار
۹	توبہ	۱۴۹	۱	اعلان جنگ بمقابلہ کفار
		۱۵۰	۲	کفار کی بد عہدیان۔ کفار کی زیادتیان
		۱۵۱	۳	مشکین اور مسکین۔ نصیحت مہاجرین۔
		۱۵۲	۴	غزوہ عین۔ مشرک نجس اور مسجد حرام
		۱۵۳	۵	غزیاں و سوخ۔ جمع مال۔ احرام اور حرام
		۱۵۴	۶	تخلیص جہاد
		۱۵۴	۷	منافقین اور جہاد
		۱۵۶	۸	محل صدقات۔ منافقین۔ احکام دین سے منحرف
		۱۵۷	۹	منافق
		۱۵۷	۱۰	تخلیص جہاد منافقین
		۱۵۸	۱۱	غزوہ تبوک اور منافق
		۱۵۹	۱۲	غزوہ تبوک اور اعراب۔ مشکین اعراب
		۱۶۰	۱۳	مہاجر و انصار۔ منافق۔ منافقوں کی مسجد

نمبر شمار	نام سورت	صفحہ	لکھنؤ	مضامین
		۱۶۱	۱۲	مومنوں کو نصیحت - نذرہ تبرک
		۱۶۳	۱۵	سورت مائدہ میں مختلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کا تذکرہ
		۱۶۳	۱۶	حکم جہاد - منافق
۱۰	یونس	۱۶۴	۱	نصیحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ میں سے تھیں کہ خدا تعالیٰ نے تم کو اپنی رحمت سے نوازا ہے
		۱۶۴	۲	انسان کی حالت نصیحت - کھانا اور مشربین - معجزہ
		۱۶۶	۳	راحت اور تکلیف میں انسانی قلوب کی حالت دنیا جنتی و دوزخی
		۱۶۶	۴	اللہ رب العالم ہے - تقدیر قرآن مجید ہے
		۱۶۸	۵	ذکر دنیا ست
		۱۶۹	۶	غلب قیامت - قرآن - حلت و حرمت امری ہے
		۱۶۹	۷	اللہ حاضر و ناظر ہے - اولیاء اللہ و مشرک کوئی اللہ کا بیا نہیں ہے
		۱۷۰	۸	حضرت نوح - حضرت موسیٰ - جادوگر
		۱۷۱	۹	حضرت موسیٰ کے پیرو معجزین - دوزخ و عذاب دیا ہوا
		۱۷۲	۱۰	توریت - قرآن - قوم یوسف
		۱۷۲	۱۱	ایمان
		۱۷۳	۱	نصیحت - خلقت عالم
		۱۷۴	۲	نصیحت
		۱۷۵	۳	حضرت نوح
		۱۷۶	۴	حضرت نوح - بستی نوح - پسر نوح
		۱۷۷	۵	حضرت ہود
		۱۷۸	۶	حضرت صالح - حضرت صالح کی اہلی
		۱۷۹	۷	حضرت ابراہیم - تجارت - ولادت سخی و یعقوب - قوم لوط کی کہانیاں
		۱۸۰	۸	حضرت شعیب - کم تولد مالک دنیا - حضرت شعیب کے نصائح
		۱۸۱	۹	حضرت موسیٰ - انجام نافرمانی الہی - روز آخرت
		۱۸۲	۱۰	مازہ چنگا نہ

ردیف شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۱۲	یوسف	۱۸۲	۱	تقدیم حضرت یوسفؑ - حضرت یوسفؑ کا خواب
		۱۸۳	۲	حضرت یوسفؑ چاہ میں - حضرت یوسفؑ کی زندگی
		۱۸۴	۳	زینبؓ کی زوجہ حضرت یوسفؑ کی طرف
		۱۸۶	۴	شہادت زناں مہر
		۱۸۶	۵	حضرت یوسفؑ تخلص میں - حضرت یوسفؑ کا وہ خط کہ وہ اپنے چاہ میں
		۱۸۷	۶	شاہ مصر کا خواب
		۱۸۸	۷	حضرت یوسفؑ کو تقریب سلطان فی مائے علی ہوا -
۵		۱۸۹	۸	کھان میں - یوسفؑ کو دعائی مصر میں حضرت یعقوبؑ علم باطنی
		۱۹۰	۹	ابن یاسین مہر میں
		۱۹۲	۱۰	حضرت یوسفؑ کا پتہ لگا -
		۱۹۲	۱۱	حضرت یعقوبؑ مصر میں
		۱۹۳	۱۲	تعلیم اسلام
۱۳	رعد	۱۹۴	۱	قدرت الہی - طلب معجزہ
		۱۹۵	۲	توضیحات انسانی - یعنی سبب ان اظہار حساب قیامت
		۱۹۶	۳	ذکرہ مبین - صلہ رحم
		۱۹۶	۴	طلب معجزہ - فتح مکہ کی پیشین گوئی
		۱۹۷	۵	فکر جنت اور دوزخ - قرآن زبان عربی - اللہ کو نظام عالم کے بدلے کا اختیار ہے - فتوحات اسلامی
۱۴	ابراہیم	۱۹۸	۱	تبلیغ اسلام - حضرت موسیٰ
		۱۹۹	۲	تبلیغ رسالت
		۲۰۰	۳	نصیحت پیرانہ سابق اولیٰ الشیخین حالات دوزخ - قدرت الہی
		۲۰۱	۴	شیطان ہوا و سکے تابعین کی باہمی گفتگو قیامت - جنت - کج روی
		۲۰۱	۵	گفارت قریش کی خدمت پہنچ کرنا - قدرت الہی
		۲۰۲	۶	حضرت ابراہیمؑ اور کعبہ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	تذکرہ	مضامین
		۲۰۲	۷	ہول قیامت - عذاب دوزخ
۱۵	حجر	۲۰۳	۱	تقدیر
		۲۰۴	۲	قدرت الہی -
		۲۰۴	۳	فلقت آدم - الطیس - نیکان خاص
		۲۰۵	۴	جنت - مہمانان ابراہیم
		۲۰۶	۵	حضرت لوط - قوم لوط - تنباہ ہونی - اہل کہ
		۲۰۶	۶	قوم ثمود - سیح مشاق - آنحضرت کی تسلی
۱۶	نحل	۲۰۷	۷	الوہیت - تولد قناسل - احسانات الہی
		۲۰۸	۸	قدرت الہی - تجارت بحری
		۲۰۹	۹	کفار کی مذمت
		۲۰۹	۱۰	پہرہ نگار - قبض روح مؤمنین
		۲۱۰	۱۱	مشکین - خدات رسول - قیامت
		۲۱۰	۱۲	مہاجرین - یسعی
		۲۱۱	۱۳	مشکین
		۲۱۱	۱۴	نفسیت
		۲۱۲	۱۵	قدرت الہی - شہد کی کہانیاں
		۲۱۲	۱۶	غلام - مشکین
		۲۱۳	۱۷	قدرت الہی
		۲۱۳	۱۸	قیامت
		۲۱۴	۱۹	عدل - احسان - صلہ رحم - نقص عہد
		۲۱۵	۲۰	ایک لیت کے بعد دوسری آیت - مرتد - مہاجرین
		۲۱۶	۲۱	کفار کہ - حرام چیزیں
		۲۱۶	۲۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام - شہداء - انعام
۱۷	بنی اسرائیل	۲۱۷	۲۳	سراج حضرت موسیٰ - حضرت نوح - بنی اسرائیل

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۱۸	۲	قدرت الہی - نامہ اعمال
		۲۱۹	۳	واللین تغرب دار - مساکین - پیچ میں اعتدال
		۲۱۹	۴	قل اولاد زنا - قتل امین - قصاص شہم - بغاوت و وعدہ ناپاک - قتل
		۲۲۰	۵	مفسرین قیامت
		۲۲۱	۶	باؤمنان - دارا - مشرکین - لوح محفوظ
		۲۲۲	۷	سورہ آدم - اللہ جبارین یاد آئے
		۲۲۳	۸	نامہ اعمال بدست راست - توفیق کفار کی مخلوق کی تیشگی
		۲۲۳	۹	نارنجیاد بیخ مکہ کی تیشگی
		۲۲۴	۱۰	حقیقت روح - قرآن مجید پر - معجزہ دکھانے سے انکار
		۲۲۴	۱۱	قیامت - دوزخ - جہنم
		۲۲۵	۱۲	معجزات حضرت موسیٰ بہت جگہ کار نما پڑھنا چاہئے
۱۸	کہف	۲۲۶	۱	اصحاب کہف
		۲۲۷	۲	اصحاب کہف غامضین
		۲۲۷	۳	سگ اصحاب کہف - اصحاب کہف بیدار ہو تو تعداد اصحاب
		۲۲۸	۴	انشاء اللہ کو - دوزخ - بہشت
		۲۲۹	۵	السان اپنے آپ کو فارموش نہ کرے
		۲۳۰	۶	مال اور اولاد - نامہ اعمال
		۲۳۱	۷	ابلیس - موبقی
		۲۳۱	۸	صبح
		۲۳۲	۹	حضرت موسیٰ اور حضرت خضرؑ
		۲۳۲	۱۰	حضرت خضرؑ کشفی - قتل طفل - دیوار شکستہ
		۲۳۳	۱۱	ذوالقرنین - یاجوج ماجوج
		۲۳۴	۱۲	کافر مومن - قدرت الہی
۱۹	مکہ	۲۳۵	۱	حضرت زکریا - حضرت یحییٰ

بشمار	نام سورہ	صفحہ	آرکوع	مضامین
		۲۳۶	۲	حضرت پریم - ولادت حضرت عیسیٰ
		۲۳۸	۳	اسحاق اور یوسف
		۲۳۸	۴	حضرت موسیٰ کہ وہ بلو حضرت دادیسیں سورہ جنگ - فرشتے دنیا
		۲۳۹	۵	قیامت - بہیم مشکل
		۲۴۰	۶	شفاعت - اودھ خدا مفلط
۲۰	طہ	۲۴۱	۱	قرآن - آتش طور - عصائے موسیٰ
		۲۴۲	۲	حضرت ہارون - قتل قبطی - فرعون
		۲۴۳	۳	فرعون - جادوگر
		۲۴۵	۴	حضرت موسیٰ مصر سے چلے نزل اور رب - طلالی بھڑا
		۲۴۶	۵	بھائیوں بن بھلا - سامری - قلعہ صور
		۲۴۶	۶	قیامت
		۲۴۷	۷	سجدہ آدم - حضرت آدم بہتیت سے نکلے - قیامت
		۲۴۸	۸	کاذب کا باز
۲۱	انبیاء	۲۴۹	۱	طلب ہجرت
		۲۴۹	۲	نصیحت - فرشتے بند زمین
		۲۵۰	۳	آسمان وزمین - قدرت الہی - موت - انسان جلاوا دیو
		۲۵۱	۴	نصیحت - میزان عدل
		۲۵۲	۵	حضرت ابراہیم اور رب - حضرت لوط
		۲۵۲	۶	حضرت داؤد حضرت سلیمان - حضرت زکریا حضرت یحییٰ
		۲۵۲	۷	عروج حضرت ایوب حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت زکریا حضرت یحییٰ
		۲۵۲	۸	یاجوج ماجوج - بندہ نیک - دولت زمین
۲۲	حج	۲۵۱	۱	دائرہ قیامت - پہلے زمین - قدرت الہی - قیامت
		۲۵۷	۲	نصیحت - فرشتے
		۲۵۸	۳	بہشت کفار کو

پرستار	نام مسودہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۲۵۸	۴	کوچہ طلال و حرام کذب
		۲۵۹	۵	میزبانی
		۲۶۰	۶	اجازت جہاد
		۲۶۰	۷	نصیحت
		۲۶۱	۸	بہا برین و مجاہدین - قدرت الہی
		۲۶۱	۹	قدرت الہی نصیحت
		۲۶۲	۱۰	نصیحت
۲۳	موشوں	۲۶۳	۱	نیکو کار پر حکم مار بین - دودھ
		۲۶۴	۲	حضرت امیر کشتی نوح
		۲۶۵	۳	حضرت صالح - حضرت موسیٰ - حضرت عیسیٰ
		۲۶۶	۴	تکلیف بقدر طاقت - تعلیم
		۲۶۷	۵	نصیحت - دلیل و صابقت
		۲۶۸	۶	عالم برزخ
۲۴	نور	۲۶۹	۱	زنا کی سزا - مذاکرہ بین المسلمین و المشرکین بہت زنا
		۲۷۰	۲	اتہام لگانے سے بچو -
		۲۷۱	۳	اتہام بجا
		۲۷۱	۴	کسی کو کہیں بجا فتنہ نہ جاوے عورت کے مقامات پر وہ بیجا لیکن مذکورہ
		۲۷۲	۵	نور الہی
		۲۷۳	۶	قدرت الہی - منافق
		۲۷۴	۷	رسول پر چین حکم منافق
		۲۷۵	۸	مبالغہ مضامین اجازت انداز کی طلب کریں قرآن دار ذکر احکام اسلامی کو مسموم
		۲۷۶	۹	تعلیم و سکول
۲۵	فرقان	۲۷۶	۱	تقدیر و معبودان باطل کفار
		۲۷۷	۲	دورخ

ترتیب شمار	نام سورہ	صفحہ	رکورع	موضوع
		۲۸۸	۳	کفار
		۲۸۹	۴	حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون حضرت نوح کفار کو
		۲۹۰	۵	قدرت الہی کفار
		۲۹۱	۶	قدرت الہی بندہ نیکو کار خیرج بن اعتدال بہشت
۲۶	شعرا	۲۸۲	۱	لغیبت
		۲۸۲	۲	حضرت موسیٰ فرعون عصائے موسیٰ
		۲۸۳	۳	جادوگر
		۲۸۴	۴	حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل مصر علیہ اہل فرعون غرق ہوئے
		۲۸۴	۵	حضرت ابراہیم لغیبت
		۲۸۵	۶	حضرت نوح
		۲۸۶	۷	حضرت ہود
		۲۸۶	۸	حضرت صالح
		۲۸۷	۹	حضرت لوط
		۲۸۷	۱۰	حضرت شعیب
		۲۸۸	۱۱	قرآن کی پیغمبران لغیبت شاعر
۲۷	نمل	۲۸۹	۱	آتش طور حضرت موسیٰ کی نولشانیان
		۲۹۰	۲	حضرت داؤد حضرت سلیمان چوبی ہدیر بلقیس
		۲۹۱	۳	نحت بلقیس
		۲۹۲	۴	حضرت صالح حضرت لوط
		۲۹۳	۵	لغیبت
		۲۹۴	۶	لغیبت دابة الارض
		۲۹۵	۷	قیامت
۲۸	قصص	۲۹۶	۱	حضرت موسیٰ
		۲۹۶	۲	قتل فہمی

صفحہ	کرو ع	مضامین
۲۹۸	۳	ذکر ان حضرت شعیب
۲۹۹	۴	آتش طور - ایمان
۳۰۰	۵	طلب معجزہ
۳۰۱	۶	مؤمنین اہل کتاب کفار کہ
۳۰۲	۷	روز حساب بصیرت
۳۰۳	۸	قارون
۳۰۴	۹	مجاد
۳۰۴	۱	والدین - بصیرت
۳۰۵	۲	عروج حضرت ابراہیم
۳۰۶	۳	آتش ابراہیم - حضرت لوط
۳۰۷	۴	فرشتے حضرت تہیت حضرت موسیٰ - مری کا گھر
۳۰۸	۵	بصیرت آنحضرت امی معطل تھے - طلب معجزہ
۳۰۹	۶	اتحاد ادا ہے
۳۱۰	۷	اصل زندگی بصیرت
۳۱۰	۱	اہل ایم مذہب کو بصیرت
۳۱۱	۲	قیامت پنج وقتہ نماز
۳۱۱	۳	نہن دشوہر قیامت
۳۱۲	۴	بصیرت اقارب - سود
۳۱۳	۵	بصیرت بھری تجارت - قدرت الہی
۳۱۴	۶	خلقت انسانی - قیامت
۳۱۵	۱	قدت الہی
۳۱۵	۲	نہان بصیرت نہان - اطاعت والدین بصیرت نہان - آواز آخر
۳۱۶	۳	بصیرت
۳۱۷	۴	یاد خدا بحالت خون - خاک گور

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۳۲	سجہ	۳۱۸	۱	فصلت الکی
		۳۱۸	۲	رزقیات - ردائل بچہ لغائے بہت دفعہ پیشگوئی -
		۳۱۹	۳	توبہ موعی -
۳۳	احزاب	۳۲۰	۱	الہدایہ - اہمات مومنین
		۳۲۱	۲	غزوہ خندق -
		۳۲۲	۳	غزوہ خندق
		۳۲۳	۴	اہمات مومنین
		۳۲۴	۵	گوکاری - صلوات رسول حضرت زید - حضرت زینب تقدیر بلہ - ردائل خام النیلین
		۳۲۵	۶	دعوت ملای اہمات مومنین
		۳۲۶	۷	دعوت میں قبل از وقت نجاؤ - اہمات مومنین - حجاب پروردہ
		۳۲۷	۸	عزلان کا پروردہ عزوجل سے پھر چھاؤ
		۳۲۸	۹	حضرت موسیٰ پر تمام - انسانی دوزار بیان
۳۴	سبا	۳۲۸	۱	قیامت - لوح محفوظ - کفار
		۳۲۹	۲	حضرت داؤد - حضرت سلیمان - وفات حضرت سلیمان - ملک سبا
		۳۳۰	۳	کفار
		۳۳۱	۴	قیامت مصالح التسمیٰ رزق
		۳۳۱	۵	نصیحت
		۳۳۲	۶	نصیحت
۳۵	طہ	۳۳۳	۱	قدرت الہی نصیحت
		۳۳۳	۲	نصیحت کلمہ طیبہ - بحری تجارت
		۳۳۳	۳	قیامت نصیحت - امس بائہ
		۳۳۵	۴	قدرت الہی سخاوت - بندگان صالح بہشت - دفعہ
		۳۳۶	۵	نصیحت
۳۶	یس	۳۳۶	۱	آنحضرت رسول برحق ہیں

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	کورع	مضامین
		۳۳۸	۲	خداوند ناناخ
		۳۳۹	۳	قدرت الہی - نصیحت - قیامت -
		۳۴۰	۴	قیامت جنت - دوزخ -
		۳۴۰	۵	درازی عمر - شاعری - قدرت الہی
۳۷	صافات	۳۴۱	۱	للا اعلیٰ قیامت
		۳۴۲	۲	دوزخ جنت - خذاب دوزخ نصیحت
		۳۴۲	۳	حضرت یحییٰ حضرت ابراہیم - آتش بلہ - عیسیٰ - حضرت الیاس - حضرت یونس
		۳۴۵	۴	حضرت موسیٰ حضرت ہارون - حضرت الیاس - حضرت یونس
		۳۴۶	۵	حضرت یونس - دقت قرآن الہی کا ہونا غلط - تفسیر
۳۸	ص	۳۴۷	۱	نصیحت کفار کی ہزیمت کی پیش گوئی -
		۳۴۸	۲	حضرت داؤد - حضرت داؤد کی نصیحت
		۳۴۹	۳	حضرت سلیمان کی نماز قضا ہوئی - حضرت سلیمان کے احقر
		۳۵۰	۴	حضرت الیوب - الیسع - ذوالکفل جنت - دوزخ -
		۳۵۱	۵	اؤم اور شیطان
۳۹	زمر	۳۵۲	۱	نصیحت قدرت الہی نصیحت
		۱۵۲	۲	صبر بہت پرستی - بہشت - قدرت الہی
		۳۵۲	۳	نصیحت
		۳۵۲	۴	نصیحت - ہزیمت کفار کی پیش گوئی
		۳۵۵	۵	خلاف تنازع - شفاعت
		۳۵۶	۶	بخشش الہی - نصیحت
		۳۵۷	۷	نصیحت
		۳۵۷	۸	دوزخ
۴۰	مومن	۳۵۸	۱	نصیحت - نور شہدائے کی دعا -
		۳۵۹	۲	قیامت - آئینہ کی عری

بشمار	نام سورہ	صفحہ	کرو ع	مضامین
		۳۵۹	۲	اہم سابقہ حضرت موسیٰ
		۳۶۰	۲	مومن آل فرعون - محل نزول
		۳۶۱	۵	مومن آل فرعون - دوزخ
		۳۶۱	۶	نوریت نصیحت
		۳۶۲	۷	قدرت الہی - تجربہ پیران
		۳۶۳	۸	نصیحت - رسل المعلوم الاسم
		۳۶۳	۹	چار باب سے - اہم سابقہ
۴۱	سورہ	۳۶۴	۱	نصیحت زکوٰۃ
		۳۶۴	۲	قدرت الہی - کارکنان قضاء و قدر - قوم عاد - قوم ثمود
		۳۶۵	۳	گویا اعضا
		۳۶۶	۴	کفار مکہ - موت مومنین
		۳۶۶	۵	باوٹنمان مدار - قیامت نصیحت
		۳۶۷	۶	نصیحت
۴۲	سورہ	۳۶۸	۱	وحی
		۳۶۹	۲	قیامت
		۳۷۰	۳	نصیحت زرت - منعم
		۳۷۱	۴	مخلوئے اعمال - عفو خدا
		۳۷۲	۵	قیامت انسان ناشکر گزار ہے
۴۳	سورہ	۳۷۳	۱	نصیحت
		۳۷۳	۲	کافرون سے سوال و جواب
		۳۷۴	۳	نصیحت دنیا کے مرنے
		۳۷۵	۴	شیاطین انسان - نبی کی تسلی بخشی
		۳۷۵	۵	حضرت موسیٰ اور فرعون
		۳۷۶	۶	حضرت عیسیٰ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
		۳۷۶	۷	اہل جنت اہل دوزخ - کراکھانیں - شفاعت
۳۴	دخان	۳۷۸	۱	تسب نزل قرآن حضرت موسیٰ اور فرعون
		۳۷۹	۲	قوم تبع - قیامت
		۳۷۹	۳	دشت نرگم دوزخ میں جنت قرآن زبان اہل عرب
۳۵	جاثیہ	۳۸۰	۱	قدرت الہی
		۳۸۱	۲	قدرت الہی - بنی اسرائیل
		۳۸۱	۳	زمانہ
		۳۸۲	۴	نام اعمال
۳۶	احقاف	۳۸۳	۱	انصیت
		۳۸۴	۲	والدین - ایام صل ایام رضاعت خیر نفعی - دوزخ
		۳۸۵	۳	حضرت ہود
		۳۸۵	۴	جن ایان لاسے
۳۷	محمد	۳۸۷	۱	مؤمن اور کافر قتال - جنگ کے قیدی
		۳۸۷	۲	مؤمن اور کافر جنت - مشرکین
		۳۸۸	۳	حکم جہاد - منافقین
		۳۸۹	۴	منافقین
۳۸	فتح	۳۹۰	۱	صلح حدیبیہ - عہد بیت
		۳۹۱	۲	نصر حدیبیہ غزوہ خندق جنگ فاش دم کی شہنائی - حسن و نیکو جہاد
		۳۹۲	۳	بیت تحت حجر عتبت خیمہ صلح حدیبیہ
		۳۹۳	۴	خواب بنی - فتح خندق زندان مجبور
۳۹	حجرات	۳۹۴	۱	توقیر رسول - اوب سے گفتگو کرنا - پیرو رسول خبر و منہ - حق و کذب مسلمانان میں جنگ - مسلمانان میں صلحت
		۳۹۵	۲	کسی پر نہنہ طغہ غلبت شک کرنا عیب جوئی - مسلم اور یمن کافر کوئی مسلمان ہونا ہی تو غیر ہو گیا احسان کرنا ہی

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	رکوع	مضامین
۵۰	ق	۳۹۶	۱	روزِ حشر
		۳۹۶	۲	سکرات موت - فتحِ صمد - دوزخی
		۳۹۷	۳	دوزخِ جنت - اہم سابقہ ذرا نہ تخلیق کائنات - قیامت
۵۱	ذاریہ	۳۹۸	۱	وعدہ قیامت - دوزخِ جنت - ہندگان نیکوکار
		۳۹۹	۲	حضرت ابراہیم کے چھان فرشتے - قوم لوط کی تباہی - حضرت موسیٰ ذرغون غرقاب ہوا - قوم عاد قوم ثمود - قوم نوح -
		۴۰۰	۳	خلقت کائنات - اہم سابقہ
۵۲	طور	۴۰۰	۱	قیامت - دوزخ - جنتی -
		۴۰۱	۲	نصیحت کی باتیں - قرآن خود مجھ رہے - نماز فجر - مغرب - عشا - صبح -
۵۳	نجم	۴۰۲	۱	نصیحت کی باتیں - حضرت جبریل - سات - غری - منات - اشان - مجبور ہے -
		۴۰۳	۲	نصیحت کی باتیں
		۴۰۳	۳	ولیدین - قبیہ کی شان میں - انگلی باتوں کی نصیحتیں
۵۴	قمر	۴۰۴	۱	میدانِ حشر - قوم نوح - کشتی نوح - قوم عاد
		۴۰۵	۲	قوم ثمود حضرت قمل - اومنی - قوم لوط
		۴۰۶	۳	قوم فرعون - ہزرت کفار کی بی نیگوئی - اہل اعمال
۵۵	رحمن	۴۰۶	۱	قلبت کہی
		۴۰۷	۲	دوزخ کا بیان
		۴۰۸	۳	جنت کی صفت -
۵۶	واقہ	۴۰۹	۱	قیامت - داغہ ہاتھ والے - بائیں ہاتھ والے - آگے رہنے والے
		۴۰۹	۲	جنتی دوزخی - کفار خلقت انسان - آب باران - آگ -
		۴۱۰	۳	قرآن - لوح محفوظ میں - حالت نزع روح
۵۷	ہود	۴۱۱	۱	الوہیت - بیخ کنز - ہماجرین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ	کود	مضامین
		۴۱۱	۲	قرین حند و لواحقان - منافقین کا عشرہ صدقہ - قرین حند
		۴۱۲	۳	دنیا چند روزہ ہے - دنیا سراپا فریب ہے جنت - ایچ محفوظ نامہ کرو نہ غرضی کرو مسئلہ خدا و تسلیم معجزات - آپس
		۴۱۳	۴	رہبانیت
۵۸	مجاہد	۴۱۴	۱	ظہر سدا
		۴۱۴	۲	اشعار و ناظر - آنحضرت کے خلاف گمراہان تہذیب و علم و ادب
		۴۱۶	۳	منافقین - ہر گت کفار کی بیعت کوئی - حب نام
۵۹	حشر	۴۱۶	۱	نبوت صلی کی جلا وطنی - مہاجرین
		۴۱۷	۲	منافقین
		۴۱۸	۳	عظمت قرآن - الوہیت
۶۰	مختصر	۴۱۹	۱	مہاجرین اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق رکھیں
		۴۱۹	۲	لیکن اپنے محسن کو نہ بھولیں مہاجر و انصاریین - کفار اور منافقین میں مناکحت جائز نہیں یہود سے الگ رہو۔
۶۱	صف	۴۲۱	۱	ایک مہرے وعدہ - مجاہدین کو لڑائی کی صفیں - بشارت احمد اکبر میں
		۴۲۱	۲	جنت فتح بلا کی بیعت کوئی - حواریان حضرت عیسیٰ
۶۲	جمعہ	۴۲۲	۱	رسالت آنحضرت تمام عالم کی طرف - علم بے عمل
		۴۲۲	۲	اذان جمعہ
۶۳	منافقین	۴۲۳	۱	منافقین
		۴۲۴	۲	ان کو یاد کرو - سخاوت اپنا شعار کرو
۶۴	نہایت	۴۲۴	۱	الوہیت - ام سابتہ - روز قیامت - روز حشر
		۴۲۵	۲	نصیحت کی باتیں
۶۵	طلاق	۴۲۵	۱	طلاق - عدت - رجعت - ایام عدت - رضاعت
		۴۲۶	۲	ام سابتہ - بارع جنت - آسمان وزین
۶۶	تہذیب	۴۲۷	۱	کفار و قسم - اہل ایمان و مومنین

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	آکڑ	مضامین
		۴۲۵	۲	نولائین - ازواجِ نوح و لوط - زنانِ نوح کی دعا
۶۷	ملک	۴۲۶	۱	الوہیت - غلاب و فرخ
		۴۲۶	۲	نصیحت کی باتیں - قیامت
۶۸	قلم	۴۲۷	۱	ولید بن مغیرہ - باغین کی ویرانی
		۴۲۷	۲	روزِ حشر - حضرت یونسؑ کا کفار
۶۹	الحاقہ	۴۲۸	۱	قیامت الفح مہر - نالہ کمال - ہنرے ناچنے - بائیں ہاتھ میں
		۴۲۸	۲	قرآن عین یقین ہے
۷۰	مناج	۴۲۸	۱	یومِ اکس - قیامت - دوزخ - دشتِ نخل اہل جنت کون ہیں؟
		۴۲۹	۲	نصیحت کی باتیں - روزِ آخرت
۷۱	نوح	۴۲۹	۱	حضرت نوح
		۴۲۹	۲	دعا کے نوح
۷۲	جن	۴۳۰	۱	جن مسلمان ہوئے نصیحت کی باتیں
		۴۳۰	۲	خزائنِ رسالت
۷۳	زمر	۴۳۱	۱	ذکرِ الحج و دوزخ - حضرت موسیٰ
		۴۳۱	۲	نارِ تہجد نمازِ پنجگانہ
۷۴	شور	۴۳۱	۱	طہارت
		۴۳۲	۲	دوزخ
۷۵	ممت	۴۳۲	۱	قیامت - جبریل علیہ السلام قرآن - آخرت - موت
		۴۳۲	۲	پوچھنے کے نشان ہیں
۷۶	دھر	۴۳۲	۱	زمانہ قبلِ خلقت - دوزخی جنتی - چشمہٴ سلیمان
		۴۳۳	۲	نصیحت کی باتیں
۷۷	مرسلہ	۴۳۳	۱	قیامت دوزخ
		۴۳۳	۲	خلعتی
۷۸	بناد	۴۳۴	۱	قیامت - دوزخ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	کرو ع	مضامین
		۴۴۶	۲	جنت
۷۹	تازعات	۴۴۶	۱	قیامت ساہرہ (سیدان حضرت حضرت موسیٰ)
		۴۴۷	۲	قدرت الہی - قیامت - موت زندگی -
۸۰	عبس	۴۴۸	۱	عبداللہ بن کثوم - قرآن لوح محفوظ میں - نسخہ مورکک
۸۱	تکویر	۴۴۹	۱	نہاد آخرت - صفہ قرآن
۸۲	انفطار	۴۴۹	۱	آمار و نفا - کرامات تین
۸۳	لطیف	۴۵۰	۱	ناب او ریل میں کمی کرنا - جہن علیین
		۴۵۱	۱	علیین - جنت - آب نسیم - اہل جنت
۸۴	الشقاق	۴۵۱	۱	قیامت طے منزل ہستی
۸۵	بروج	۴۵۲	۱	قیامت - خندق والے - قرآن لوح محفوظ میں
۸۶	طارق	۴۵۳	۱	قیامت
۸۷	اعلیٰ	۴۵۳	۱	نصیحت کی باتیں - آخرت
۸۸	غاشیہ	۴۵۴	۱	غلاب دوزخ - نوائے جنت - قدرت الہی
۸۹	فجر	۴۵۵	۱	جزائے اعمال - در تکریمہ دنیا - نفس مطمئنہ
۹۰	بلد	۴۵۶	۱	الانسان مصیبت میں ہے - راہ بحث
۹۱	شمس	۴۵۶	۱	بدگمان پاک - تکریمہ نفس - قوم شود
۹۲	لیل	۴۵۷	۱	سقاوت - جنت - دوزخ -
۹۳	ضحیٰ	۴۵۸	۱	خطاب بہ آنحضرت
۹۴	الشرح	۴۵۸	۱	مسئلہ کے ساتھ آسانی
۹۵	بن	۴۵۹	۱	پیری - عیب
۹۶	علق	۴۵۹	۱	نہیت بوجہیل
۹۷	قدر	۴۶۰	۱	شب قدر
۹۸	بنیہ	۴۶۰	۱	اہل کتاب کا کفر
۹۹	زلزلہ	۴۶۱	۱	قیامت - نامہ اعمال

سورہ شمار	نام سورہ	صفحہ	آیت	مطالعین
۱۰۰	جادبات	۴۶۱	۱	مجتہدیل
۱۰۱	قارعہ	۴۶۲	۱	قیامت - دوزخ - دوسرے
۱۰۲	مکاشفہ	۴۶۲	۱	نہایت حرص
۱۰۳	عصر	۴۶۲	۱	دینداری بہترین عمل ہے
۱۰۴	ہمزہ	۴۶۳	۱	نجیل عیب جو - حکمہ
۱۰۵	فیل	۴۶۳	۱	اصحاب بیل
۱۰۶	قریش	۴۶۳	۱	قریش اس کے گزراہین
۱۰۷	ماعون	۴۶۴	۱	نجیل نے نماز - ریکارڈ - لیم - ماعون
۱۰۸	کوثر	۴۶۴	۱	آنحضرت کی تسلی
۱۰۹	کافرون	۴۶۵	۱	انسان پناہ دین
۱۱۰	نصر	۴۶۵	۱	مصحح کوثر
۱۱۱	ہلب	۴۶۵	۱	بولہ لب
۱۱۲	اخلاص	۴۶۶	۱	استغاثہ ہے
۱۱۳	فلق	۴۶۶	۱	اللہ سے پناہ مانگنا
۱۱۴	ناس	۴۶۷	۱	اللہ سے پناہ مانگنا -

سورۃ فاتحہ

مکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مہربانی دعا

ع تمام خوبوں کا مزاوار اللہ ہی جو تمام عالموں کا پروردگار ہے نہایت رحم کرنے والا
 مہربان ہے روز جزا کا مالک ہے اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد
 چاہتے ہیں ہم کو سیدھی راہ یعنی اُن لوگوں (انبیاء) کی راہ پر چلا جن پر تیرا فضل رہا ہے
 اُن لوگوں (کفار و مشرکین) کی راہ پر نہ چلا جن پر غضب نازل کیا گیا اور جو گمراہ ہیں

سورۃ فاتحہ اس سورہ کا نام اس رعایت سے رکھا گیا کہ قرآن ہی سورہ سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا نام سورۃ مفتوحہ
 بھی ہو سکتا ہے۔ جسے کفار و مشرکین ماننے پر تیار نہیں۔ یہود و نصاریٰ مراد دینے ہیں۔ دیکھئے ترجمہ سورۃ الاحقاف و سورۃ محمد و سورۃ المائدہ

سورہ بقرہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۱۱ ع الم ۱۱۱ ع الم ۱۱۱ ع الم کہ یہ کتاب در قرآن، حکام الہی اور ان پر ہر گاہ روئے کے لیے رہنما ہو جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ ہمارے پڑھتے ہیں اور جو پوچھتے انہیں دے رکھا ہو اس میں سے فریق کرتے ہیں۔ اور اسی مجاہد کو کتاب بھجوا کر تری اور جو کتاب میں تیرے قبل آتین سب پر ایمان لاتے ہیں اور روز آخرت کا یقین کرتے ہیں وہ یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔ اور جو کافروں کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یہ ایمان نہ لائیں گے۔ ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے پتھر کر دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈرا ہوا ہے۔ ان پر بڑا عذاب ہو گا۔

بقرہ میں

۱۱۱ ع بعض ایسے آدمی ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لائے ہیں۔ ان کے گھبرنے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ اللہ کو اور ایمان والوں کو یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اپنے آپ کو یہ دھوکا دیتے ہیں۔ اور سمجھتے نہیں کہ ان کے دلوں میں کفر کی بنا رہی تھی جس کو اللہ نے قرآن مازل کر کے اور بڑھا دیا۔ چھوٹے بولنے سے ان پر دردناک عذاب ہو گا۔ جب ان سے کہا جائے کہ ”ملک میں فساد نہ پھیلاؤ“ تو کہتے ہیں ”ہم اسلام کرتے ہیں“ دیکھو یہی لوگ (منافقین) مفسد ہیں لیکن نہیں سمجھتے کہ جب ان سے کہا جائے کہ ”اور جو لوگوں کی طرف تم بھی ایمان لاؤ“ تو کہتے ہیں ”کیا مستحقین کی طرح ہم بھی ایمان لائیں؟“ دیکھو۔ یہ خود متفق ہیں اور نہیں سمجھتے کہ جب یہ مومنین سے ملے ہیں تو اپنے آپ کو مومن بتاتے ہیں اور جب اپنے شیطانوں سے تنہا ہیں ملتے ہیں تو کہتے ہیں ”ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو استہزاء کرتے تھے“ اللہ ان پر استہزاء کرتا رہے گا۔

بقرہ میں

۱۱۱ ع بقرہ کے معنی ہیں گائے یا اس میں گائے کی قربانی کا ایک حصہ ہے۔ ایسے اسم کا نام سورہ بقرہ ہوا یہ سورہ مدین میں مازل ہوئی جہاں یہودی تھے۔ ایسے انکی مسلمانوں کی رعایت سے تھیں آدم اور حضرت نوح اور ابراہیم علیہ السلام کے وقت اس میں حکام الہی کے ہیں اور ہر چیز میں احکام شرعیہ مقرر ہیں۔ ۱۱۱ ع یہ حروف متعلمات کہلاتے ہیں اور کثرت رکھتے ہیں کہ انکی معنی ہر چیز کا بیان ہیں۔ ۱۱۱ ع یہ حروف معنی کی کل یہ پڑھے جاتے ہیں کہ بہت سی سورہوں کے شروع میں یہی حروف آتے ہیں۔ ۱۱۱ ع اللہ کو سمجھتے نہیں اور ایمان لاتے ہیں۔ ۱۱۱ ع کہیں کوئی مسلمان ہوتا تھا وہ کچھ غلوں سے ہوتا تھا۔ اور مدین میں مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ وہ تو بعض لوگ نہ تھے کہ مسلمان کہنے لگے لیکن ان کے دلوں میں اسلام سے محبت نہ تھی۔ ۱۱۱ ع ان کے خلاف شرع میں ایسے لوگ متعلق نہ تھے جن کی مخالفت میں یہ بیت اور آیتیں بعد مازل ہوئیں۔ ۱۱۱ ع ان کے خلاف موجود تھا قرآن مجید اور اسے انہوں نے پڑھ کر ان کی تعلمات کا کٹاؤ کیا۔

اور انھیں اس نے چھوڑ رکھا جو کہ برکشتی میں بیٹھتے پھرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ہدایت کے ہلے
گمراہی مول لیتے ہیں۔ نہ انھیں اپنی تجارت ہی سے نفع ہوا اور نہ یہ راہ راست ہی پر قائم رہے۔
ابھی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس نے آگسٹ لگانے اور دب آگ کی روشنی پہیلی تو اللہ نے
اُن لوگوں کی روشنی چشم کے لیے اور تاریکی میں انھیں اندھا بنا کر چھوڑ دیا یہ ہرگز نہیں گئے ہیں
اور اندھے ہیں۔ راہ راست پر نہ آئیں گے۔ یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ گٹھا گرج اور کبھی
کے ساتھ آسمان سے بیٹھ ہوتے اور لوگ بجلی کی کڑک سے موت کے ڈرے کاؤن میں اٹھتے ہیں
وے لین۔ اللہ شکر وہ لوگ گمراہ ہوتے جو کہ قریب ہو کہ بجلی سے ان کی آنکھیں جاتی ہیں۔
جب بجلی جیتی تو وہ آگے بڑھتے۔ یاد رہے جب اُن پر اندھیرا اچھا گیا تو کھڑے رہ گئے۔ اللہ
اگر چاہے تو ان کی سماعت اور بینائی ان سلب کرے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمہ نویسی
اسلام

سبح کو گوا اپنے پروردگار کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تم سے جو پہلے گذرے ہیں اُن کو ہدایت
کیا۔ تاکہ تم پر ہرگز راہ ہوا جو اُسی نے تمھارے لیے زمین کا بیچنا اور آسمان کی جدت بنائی ہے۔
آسمان سے بیٹھ بربسا کر تمھارے کھانے کے لیے میوے پیدا کیے ہیں۔ جان بوجھ کر اللہ کا ساتھی کسی کو
نہ بنا کر ہم نے یہ قرآن جو اپنے بندہ (محمد) پر اتارا ہے۔ اگر تمہیں اس میں کچھ شبہ ہے تو اور تم سمجھو تو
ایسی ہی ایک سورۃ پڑھاؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہا ہو اپنا مددگار بلاؤ۔ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو

اعجاز قرآنی

اللہ یہ منافقین کی مثال ہے کہ فکر کی مشابہت میں مسلمانوں کی تلواریں ڈرتے مگر شہادت کی آگ انھوں نے مسکا لی اور
بے خوف ہو کر زندگی بسر کرنے لگے۔ مرنے پر ایمان کی روشنی ان کے دلوں سے جاتی رہے گی اور راست کے اندھیرے میں خود بخود
اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اسلام کی آگ ان کے لیے روشن ہوئی تو اُس کی روشنی نے انھیں اندھا کر دیا۔ کات اسلام
انھیں نظر نہیں آتے۔ جیسا کہ آگ روشن کرنے والوں کو لوگ دور سے دیکھتے ہیں لیکن جواگ کے قریب ہوتے ہیں وہ دور
کی چیز نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ امر حق نہ سہتے نہ دیکھتے اور نہ کہتے۔ اللہ تعالیٰ منافقین کو ایسے کردہ سے تشبیہ دیتا ہے جو
اندھیرے میں کسی بیان میں چون اور زور سے جھگڑتے ہیں اور راستہ تاریکی کے رہے نظر نہ آتا ہو۔ بجلی
کے جھلنے سے انھیں دوچار قدم راہ نظر آتا ہے اور بجلی کی کڑک سے وہ کاؤن میں اٹھتے ہیں۔ وہ بے ہوش ہونے والے
کی زندگی اسلام سے ہے۔ اس لیے اس کو بیٹھ سے تشبیہ دی۔ مختلف شرعیہ کو اس وجہ سے کہ وہ منافقوں پر شرارتیں
اٹھاتے ہیں تشبیہ دی۔ اور خوف جو خدا دین پیش آئے اسکو گرج سے اور جو نفع لڑائیں میں یا اور طور پر جو خوشی کا
مسلمان نظر آئے اس کو بجلی کی جھک سے۔ منافقین پر جو سختیوں کا تذکرہ آیا ہے اسکو بربق سے تشبیہ دی ہے۔ وہ بدستور
جو بیان ہوئی ہیں ان کے معنی منفسرین کے کئی طرح سے بیان کیے ہیں ان میں سے ایک میں بیان کیے گئے ہیں کہ اس کو
میں اسلام کی طرف لوگوں کو ترغیب دے گا۔ یہ قرآن میں فصاحت و بلاغت ایسی ہے کہ لوگوں نے بہت
کو تشنیں کیں مگر ایسی فصیح و بلیغ ایک آیت علیٰ ذلک ہے کہ یہاں لکھے کا یہ ستارہ کہ خاص فیضان الہی سے قرآن انھیں
جوگی نہان سے نکلتا ہے۔ دیکھو تاریخ اسلام طبع ثانی صفحہ ۵۳ +

اور چنانچہ ہرگز نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جس کے اندر صحن انسان اور تجھ ہو گئے اور جو کافروں کے لیے بنائی گئی ہے۔ اے محمد! مومنین نیکو کار کو تو خوشخبری دے کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں جنکے نیچے نہرین جاری ہیں۔ جب اُن کو اُن میں سے کوئی پھل کھانے کو لے گا تو وہ کہیں گے "یہ وہی ہے جو پہلے بھی ہم کو ملا تھا" یعنی متشابہ میوے اُن کے پاس لائے جائیں گے۔ وہاں انھیں پاک اور صاف پسیان نلین کی اور وہ ہمیشہ اُن باغوں میں رہیں گے۔ اللہ کو مثال بیان کرنے میں کیا غم؟ جہاں ہے پھر کی ہو اُس سے بھی بڑھ کر حقیر چیز کی ہو۔ ایمان والے تو سمجھتے ہیں کہ یہ مثال سچ ہو بلکہ اور ان کے برکت سے ہے۔ اور کفار کہتے ہیں "اللہ کو بھلا اس مثال سے کیا مطلب ہے؟" اللہ انھیں سے کہتا ہے کہ اسی میں چھوڑتا ہوں اور کنہین کو راہ راست پر لاتا ہوں۔ لیکن وہ مکران میں چھوڑتا ہوں تو فاسقوں ہی کو جو اللہ کے ساتھ قول و قرار پر کچا کر کے توڑتے ہیں اور جن تعلقات کی نسبت اللہ نے لائے کا حکم دیا ہے انھیں قطع کرتے ہیں۔ اور دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ گھلائے میں رہیں گے۔ لوگو! اللہ سے تم کیونکر منکر ہو سکتے ہو، تم بے جان تھے اُس نے تمھیں زندہ کیا۔ پھر وہ تم کو مارے گا پھر چلائے گا اور پھر تم اُس کے پاس پہنچاؤ گے یا وہ تم کو بچھوڑے گا۔ دنیا میں ہر سبب اسی نے تھا۔ اُسے لیے پیدا کیا ہے۔ پھر اسی نے آسمان کی تہ کو متوجہ ہو کر ستاروں کو آسمان ہموار بنائے ہیں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

مسدود

سبحان اللہ! عمداً لوگوں سے اُس وقت کا تذکرہ کر۔ جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا "میں اپنا ایک نائب زمین پر بھیجے والا ہوں۔" تو فرشتوں نے کہا "کیا تو اُس میں ایسے شخص کو رکھنا چاہتا ہے جو تمھیں فساد پھیلائے اور فخریزیاں کرے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں؟" اللہ نے کہا "تمھیں جو علم ہو تمھیں نہیں پڑتا۔ پھر اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام بتائے۔ پھر فرشتوں کے سامنے وہ چیزیں پیش کر کے کہا "تم سبے جو تو ان کے نام بتاؤ گے فرشتوں نے کہا "تو پاک ذات ہے ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ حکمت والا اور پورا جاننے والا

تخلیق

سبحان اللہ! کہ یہ وہ موت میں ایک اور لذت میں خلقت ہو گئے۔ یہ وہ استہزائے اللہ ہے کہ اللہ نے قرآن میں حکمت اور نرمی کا ایک ذکر کیا کہ اس پر آیت نازل ہوئی ہے۔ ایسے مثال بیان کرنے سے ہم اللہ سے عمدگی یا تو دوریت اور نہیں کیے۔ حکمت سے نافرمانی ہے یا توحید و ایمان کی عمدگی ہے۔ یہ وہ علم ہے یعنی اقارب سے احسان کرنا اللہ نے ضروری قرار دیا ہے اور لوگ اس کی بے ادبیاں کرتے ہیں۔ اس کو عین خلقت آدم کا بیان ہے۔ یعنی صاف ہیں۔ لیکن دل میں شک کھنے والے۔

الاطلاق دیکھیں اللہ سات آسمانوں کے لیے دیکھو اسلام

خود اپنی خیر نہیں رکھتے کہ کیا تمہیں اتنی بھی بگڑ نہیں ہو جاوے جیسا کہ ان کا سارا بکڑوہیہ منہ بک
و مشاہیر گران غازی کرنے والوں پر دشوار نہیں ہو جن کا یہ خیال ہو کہ اپنے رب سے ان کو
منا ہو اور اس کے پاس انہیں پھر جانا ہو

۱۰۸ اے بنی اسرائیل، میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تمہیں دے رکھی تھی ان تمام عالموں
پر کہ تم کو فضیلت دی تھی، اُس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کام نہ آئے گا۔ نہ کسی
کی سفارش کسی شخص کی طرف سے سنی جائے گی۔ نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا۔ اور نہ کسی کو
مدد پہونچے گی یا دیکھو کہ فرعون کے ساتھیوں سے ہم نے تمہیں بچا یا تھا۔ وہ بدترین آدمین
تر کو دیتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے
تمہارے رب کی طرف سے یہ بڑی آزمائش تھی یا دیکھو کہ ہم نے تمہارے لیے دریا کو بھرا کر
تمہیں بچا یا اور فرعونوں کو تمہارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا یا دیکھو کہ ہم نے موسیٰ سے چالیس
راتوں کا وعدہ کیا اور تم نے اپنے اوپر یہ ظلم کیا کہ اُس کے بعد تم ایک گوسالہ سے بیٹھے تمہیں
شکر کرنا چاہیے تھا کہ ہم نے پھر بھی درگزر کیا یا دیکھو کہ تمہاری ہدایت کے لیے ہم نے موسیٰ کے
پاس کتاب (توریت) اور شریعت بھی بھیجی یا دیکھو کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: لوگو! تمہیں
گوسالہ نے نیچھنے سے اپنے آپ پر ظلم کیا اپنے خالق کے سامنے تو یہ کرو اور آپس میں مقابلہ کرو
تمہارے خالق کو زندہ کیا تمہاری خیر اسی میں ہو۔ پھر اللہ تمہاری توبہ قبول کی۔ وہ بڑا توبہ قبول

بوسیدی
گوسالہ

گوسالہ پریش

گوسالہ پریش

۱۰۹ ایک وہ زمانہ تھا کہ تنہا اور قوم بنی اسرائیل کو تمام دنیا میں فوق تھا ۱۰۸ اور قیامت ہو گئی تھی
اجدا کو کہ ۱۰۸ اُس زمانہ کی طرف اشارہ ہو کہ فرعون کو جنوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہاں ہونے کی خبر دی تھی اور
فرعون کا یہ کوہ عام ہو گیا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اس خیال سے کہ شاید ہی موسیٰ ہوتے کر ڈال جائے دیکھو الاسلام
فصل ۲۰۸ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۰۸ فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب
دیا اور فرعون نے یہ لڑکا یا بانی اللہ کے حکم سے ہٹ گیا اور حضرت موسیٰ مع اپنی قوم کے بار آتے گئے فرعون نے بھی جا ہلکا
اسی زمانہ سے چلے۔ پانی اپنی اصلی حالت پر آ گیا اور وہ ہرق ہو گیا ۱۰۸ جیسا عجب وہ کر کے جب حضرت موسیٰ ان کے پاس
تو چالیس دن کے لیے اپنے ساتھیوں سے علاحدہ ہو کر ایک دھوکہ طور میں چلے گئے اور میں تو تار نازل ہوئی ۱۰۸ یعنی اُسکی
پرستش کرنے لگے ۱۰۸ اس کو عین اور کوح ۱۰۸ میں حضرت موسیٰ کے وقت کے قصوں کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت موسیٰ
اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر جب وہ دھوکہ میں چلے گئے تھے تو ان کی غیبت میں لوگوں نے بل کی برکت بنا کر اُسکی پرستش کی
حضرت موسیٰ جب واپس آئے تو بت پرستی سے نفرت کی اور قاتل کی توبہ آئی حضرت موسیٰ وہ دھوکہ میں آئی طرح حضرت یونس کے
تھے جس طرح آن حضرت محمد رحیمی میں تشریف لے گئے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام فصل ۱۰۸ اور سورہ اعرافہ اور کرمہ ۱۰۸

کرنے والا رحیم ہو کہ تم نے موسیٰ سے کہا: ”جب تک ظاہر طور پر ہم خدا کو نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہ لائیں گے نہ پھر تم سب کو بجلی ملا دے گی اور تم دیکھتے رہے“ بعد ازاں تم کو مدہ سے ہم نے پھر زندہ کیا تاکہ تم شکر کرو۔ ہم نے تم پر بار کا سایہ کیا اور تمہارے لیے من و سلویٰ انکارا اور کہا: ”موسیٰ! پاک چیزیں جو ہم دین اُسے کھاتے جاؤ“ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے آپ پر ظلم کیا۔ یاد کرو کہ ہم نے کہا تھا: ”اس گاؤں میں چلو اور با فراغت جہان سے جی جائے کھاؤ اور سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو اور استغفار کرو۔ تم تمہارے گناہ بخش دین گے اور غم غم رہے۔ ہم اچھون کو زیادہ ثواب دیں گے“ بات جو کہی گئی تھی اُسے غلاموں نے بدل دیا۔ اس لیے ہم نے ان غلاموں پر ان کی نافرمانی کی سزا میں آسمان سے عذاب بھیجا۔

ع جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا۔ تو ہم نے اُس سے کہا: ”تو اپنی لاشیں پھر پرا“۔ یہودیوں کی یہ پھر سے بارہ چٹے جاری ہوئے اور سب آدمیوں نے اپنے اپنے گھاس پھان لیے۔ اذن عام ہو گیا کہ اللہ کے دیے ہوئے رزق کو کھاؤ پیو اور دنیا میں فساد کرتے ہوئے نہ پھرو نہ یاد کرو

اس گستاخی پر اسے ایسا ہی ہو گیا جس سے آسمانیں خروہ ہو گئیں اور سب بے ہوش ہو کر وہ کی طرف گر پڑے اور کئی دن تک پڑے رہے پھر خدا نے اُنھیں بے ہوش سے بیدار کر دیے اور اُن کے سامنے ان کی قوم کی حالت کو دیکھا۔ جنگ میں رہنے کا اتفاق ہوا وہاں ایک سایہ مکان کی چھت کا کام دیتا تھا اور ایک کھانہ کے درختوں کے پتوں پر جم جاتا تھا جسے من کتے تھے اور ایک چڑیا بکرت نکلا رہی تھی جسے سلویٰ کہتے تھے انھیں دو چیزوں پر رعبا تھا: پہلی تھی کہ وہ من و سلویٰ کھانے کے لیے تھانہ نہ کھین کرنے کے لیے جب وہ جمع کر کے لگے تو وہ مفتور ہو گیا تب حضرت موسیٰ نے کہا اب آبادی کی طرف ملک شام میں چلو اور کہتی کر کے کھاؤ۔ حضرت موسیٰ کے ہمراہ بنی اسرائیل پر ایک جنگوں میں رہے کفار سے لڑنے سے راضی نہیں ہوئے۔ بعد حضرت موسیٰ کے حضرت یوشع بن نون ہوئے اور ان کی معیت میں غالب سے وہ لڑنے کو آئے لیکن پہلا ہی شہر انھوں نے فتح کیا تھا کہ حضرت یوشع بن نون سے سرتابی شروع کی کہ وہ بھی استغاثہ کی جگہ وہ لال لال گھوڑے لائے۔ وہاں پہلی اور ملک مفتوحہ رہا جسے من کی جگہ کے معنی میں گناہ دوریوں کا جگہ کے معنی میں گھوڑے بنی اسرائیل جگہ کی جگہ جگہ کے معنی میں گھوڑے بنی اسرائیل کو تمام جگہاں کرنے کی ترغیب دی۔ انھوں نے انکار کیا اور جالیس برس تک وہیں رہے۔ حضرت موسیٰ نے دین القدر کے حکم سے خریدی یا بی بی کے لیے اور کھانے کے لیے لے کر آئے۔ کائنات و بستی کیا۔ من و سلویٰ کھاتے کھاتے وہ لوگ چھوڑ گئے تو حضرت موسیٰ نے کہا جنگ میں تو میں مل سکتا ہوں حضرت موسیٰ کے مرے پر بنی اسرائیل یوں نے کھان پر چھوڑا کہ شکست و فتح شروع ہوئی اور ایک وہ زمانہ آیا کہ بنی اسرائیل دنیا کی مذہب ترین قوم بن گئے جس کا اثناء شروع رکھنا میں ہے۔ یہ کہ کثرت پیش کے ساتھ نہ ناموں اور غم غم رہے انھوں نے بے ادبی شروع کی بنیاد ہو جو اس وقت دیکھا جاتا ہے کہ یہودیوں کے قبضہ میں کہیں بھی زمین نہیں رہی۔

”کیا رنگ ہو“ موسیٰ نے کہا کہ اللہ کہتا ہو گا۔ زرد شوخ رنگ ہو کہ دیکھنے میں ابھی معلوم ہو
 انھوں نے کہا چاہے اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھنے کہ وہ بتائے کہ کیسی گائے ہو ایسی گائین تو بہتیری
 ایک ہی رنگ کی دکھائی دیتی ہیں۔ اب اللہ نے چاہا تو تم کو ہدایت ہوگی پڑھو موسیٰ نے کہا اللہ کتنا ہی
 وہ گائے تخت کش زمین جوتے والی تھو اور نہ کھیتی کی آبپاشی کرنے والی ہو۔ تندرست ہو اور زبید
 ہو پڑھ انھوں نے کہا تو آپ نے اب ٹھیک بات کہی پڑھ بالآخر انھیں ذبح کرنا پڑا گو وہ ذبح کرتا چاہتے
 نہ تھے۔

لکھنے والی
 اور جو لکھی
 سات موجود

یاد کرو کہ تم نے ایک آدمی مار ڈالا تھا اور اُس کے بارے میں جھگڑا کر کے ایک نے
 دوسرے پر الزام لگایا تھا۔ اللہ کو تمھارے راز کا پردہ فاش کرنا تھا۔ ہم نے کہا کہ گاؤں مذکور کے
 گوشت کا ٹکڑا مقبول سے چھوا دو اور دیکھو اسی طرح اللہ مردوں کو جلا تا اور اپنی قدرت کی
 نشانیان دکھاتا ہو تاکہ تم سمجھو پھر بھی تمھارے دل اس کے بعد سخت رہے۔ وہ نسل پتھر کے تھے
 یا اُس سے بھی زیادہ سخت تھے۔ پھر وہ بن تو بعض ایسے بھی ہیں کہ اُن سے نہرین جاری ہوتی
 ہیں اور بعض پتھر جیسے ہیں تو پانی بہ نکلتا ہے۔ اور بعض پتھر تو خوفِ خدا سے گرجتے ہیں۔ اللہ
 تمھارے کام سے غافل نہیں ہو۔ مسلمانو! کیا تمہیں یہ توقع ہے کہ یہ (یہود) تمھاری بات تسلیم
 کریں گے۔ ان میں بعض تو ایسے تھے کہ اللہ کے کلام (توریت) کو سنتے اور سمجھتے تھے اور پھر دست
 اُسے بدل دالتے تھے۔ مومنین سے مل کر یہ منافق اپنے آپ کو مومن بتاتے ہیں اور جہاں میں
 علیہ جو تاجر تو کہتے ہیں اللہ نے جو تم پر ظاہر کیا ہو کیا تم اُسے ان مسلمانوں سے کدیا کرتے ہو کہ اللہ
 کے سامنے یہ تم سے سخت کریں۔ کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں ہے؟ کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے
 کہ اللہ ظاہر اور باطن ان کا جانتا ہے۔ ان میں بعض جھٹلا کر ایسے ہیں جو کتابِ دودیت نہیں جانتے
 صرف امیدوں کو جانتے ہیں اور صرف ظنیات سے ان کو مطلب ہے۔ افسوس اُن پر ہے جو اپنے

۱۵ بار اسوالات و جوابات کا خلاصہ صرف یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کے وقت میں کہ
 خون ہو گیا تھا۔ حضرت موسیٰ حکم سے ایک گائے ذبح کی گئی اور اس کا گوشت مقبول کے پاس لایا گیا۔ خدا کے حکم سے پھر ایسی تاجر نہیں
 بہا ہوتی کہ مقبول کے لیے اپنے قاتل کا نام برائے کے لیے زندہ ہو گیا یا ہوش میں آگیا۔ ۱۶ مقبول کی شہادت پر جس قاتل نے
 اقبال نہ کیا۔ ۱۷ میں چھروں میں بھی ایک قسم کی صلاحیت ہے۔ ۱۸ توریت میں بھی بعض مقامات پر حضرت موسیٰ صفت لکھی تھی۔
 علماء یہودیہ اب اس کا خراب کام کر رہے تھے تو یہ وہاں علماء سے بول کر کہتے تھے کہ ۱۹ میں نے مسلمانوں کو بتائے کہ کاموں میں کہ
 یہ جانو کہ وہاں نہیں لائے تھے۔ ۲۰ اُن کے علماء نے کہا کہ یہ سب حاصل ان کے بزرگوں کے لیے ہے۔ ۲۱
 یعنی اُن کے برگ ہر روز قیامت شفاعت کر کے پھر الین گئے۔

لکھو پیغمبر تمھاری مرضی کے خلاف حکم لانا تھا تو تم سرکشی نہیں کرتے تھے۔ بعض کو تم نے قتل کیا اور بعض کو مار ڈالا یہ یہودی کہتے ہیں کہ ”وہا رسے دلوں پر پردہ پڑا ہے“ یہ پردہ نہیں ہے بلکہ کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار ہو کہ بہت کم ایمان لائے ہیں جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس ایسی کتاب (قرآن) پہنچی جو ان کی کتاب (توریت) کی تصدیق کرتی ہو اور اس سے پہلے یہ مشرکین پر اُسی کی توقع پر فخر پانے کی دعائیں مانگا کرتے تھے تو جب وہ آگیا جسے پہلے سے جانتے تھے تو اسے انکار کرنے لگے۔ ان منکروں پر اللہ کی پھٹکار ہو کہ بری ہو وہ شر جس کے بدلے ان لوگوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا ہے۔ یعنی اللہ کی انکاری ہوئی (کتاب اسے یہ محض اس حسد انکار کرنے ہیں کہ اللہ نے اپنے بندوں میں سے جسے چاہا اُس پر اپنے فضل سے وحی بھیجی اللہ کے دہشتے غضب کے وہ سزا دار ہیں کافروں کے لیے عذاب ذلت ہے۔ ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔ تو کہتے ہیں ”ہم پر جو توریت اتری ہو اُس پر ہم ایمان لائے ہیں“ اور اُس کے سوا یہ اور کچھ نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ قرآن برحق ہو اور ان کی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہے اسی محمدؐ تو ان سے پوچھ ”تم یعنی تمھارے بزرگ ”نومن“ تھے تو نبیوں کو پہلے کیوں قتل کرتے تھے یہودی تو تمھارے سامنے صریح نشانیاں لے کر آیا تھا پھر تم نے یہ ظلم کیا کہ اُس کی غیبت میں گوسالہ پرستی اختیار کی۔ یاد کرو ہم نے جب تم سے یعنی تمھارے بزرگوں سے قول و قرار کیا تھا اور تم نے یہی تمھارے بزرگوں پہ کوٹھڑی کھرا کیا اور کہا تھا ”جہاں جو توریت تھیں وہی ہے اُسے سچ سمجھ کر پڑھو اور سنو تو انھوں نے کہا تھا ”حسن تو کیا؟“ انہیں گے ”نہیں“ کہ کفر کی وجہ سے اُن کے دلوں میں گوسالہ کی حجت سرایت کر گئی تھی یہی محمدؐ تو کہہ ”اگر یہی تمھارا ایمان ہے تو یہ تھیں برسی تعلیم کرتا ہے یہی محمدؐ تو کہہ ”اگر اللہ کے پاس تمھارے یہی لیے دارِ آخرت ہے۔“ دوسروں کے لیے نہیں ہے۔ اور تم سچے ہو تو مرنے کی خواہش کرو۔ وہ یہ اُن اعمال کے جو کہ چیک ہیں موت کبھی نہ چاہیں گے۔ اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ تو انھیں اور دن سے زیادہ جینے پر حریص پائے گا۔ ان شرکین میں سے یہی ہر ایک

یہی ہے آخرت محمدؐ کی جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے ”وہو“ خیرات سے کہنے ہیں۔ کفار دنیوی سے ہونگے اور اللہ سے دھمکائیں لگتے تھے کہ آخرت تمھارے ہونگے تو تمھیں اللہ کی حمد و شکر ہوگی کہ ان کی مرد سے ہم خوب ہوں۔ یہودی جہاں کرتے تھے کہ انھوں نے نبی اسرائیل سے مانگے اور وہ بھی انھیں سے اس لیے نہ وہ انھیں تو سے جان بوجھ کر بھڑکائے۔ حضرت محمدؐ کے تو یہ بڑے ان کے آنے کی خبر ہو کر بھڑکے تھے۔ ایک تو حضرت عیسیٰ کے نہ ماننے سے اور دوسرے آخرت کو ماننے نہ ماننے سے۔ یہودی کہتے تھے کہ ہم بھی مومن ہیں اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی ”وہو“ کہ جو کچھ وہ مانے وہ دیکھتے تھے۔ یہودی کہتے تھے ”نبی میں ہمارے سوا کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا“ اگر ایسا سچا ہوتا تو جانتے ہیں موت سے بچنے کے لیے نہ

ہزار برس جینا چاہتا ہو ایسا جینا بھی تعذاب سے بچا نہیں سکتا۔ اللہ ان کے اعمال دیکھتا ہے۔
۱۲ **ایسا قرآن** اُتاتا ہے جو اپنے سامنے والی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہو اور جس میں نونین کے لیے ہدایت اور بشارت ہو۔ **۱۳** اللہ کے فرشتوں اور پیغمبروں جبریل اور میکائیل کے یہ دشمن ہیں ان کا فروں کا دشمن اللہ ہے۔ میں نے تجھ پر صاف صاف آیتیں بھیجی ہیں۔ فاسقوں کے سوا دوسرا کوئی اُس سے انکار نہ کرے گا۔ یہود جب کوئی عہد کرنے ہیں تو اُن کا ایک گروہ اُسے توڑ دیتا ہے بلکہ زیادہ تر تو اُن میں ایمان ہی نہیں رکھتے۔ جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر آیا جو ان کے پاس کی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہو تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب (توریت) پر پشت پھینک دی۔ گویا کچھ جانتے ہی نہیں۔ اور ان باتوں کی بروی اختیار کی جو یسوعی عہد سلطنت میں مشاطین کرتے تھے۔ سلیمان نوکا فرزند تھا لیکن شیاطین کا فریخہ کہ یسوعی سحر سکھاتے تھے اور وہ چیز بتاتے تھے جو بابل میں باروت اور ماروت فرشتوں پر اتری تھی۔ سکھاتے وقت وہ دونوں کہہ دیا کرتے تھے۔ ”ہم صرف ذریعہ آزمائش ہیں تم کفر نہ کرو“ ان دونوں سے لوگ وہ باتیں سیکھتے تھے جن سے زن و شوہر میں افتراق کرائیں۔ لیکن ان باتوں سے وہ بے حکم اللہ کے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اس سیکھنے سے خود انھیں ضرر پہنچتا تھا نفع نہیں ہوتا تھا۔ وہ خود جانتے تھے کہ ان باتوں کا خریدار آخرت میں بے نصیب ہوگا شیعین کہ کیا مری تھی وہ جس کے ہاتھوں یہ بکے ہوئے ہیں وہ چہا ابراہیمین اللہ سے ملتا اگر یہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے۔ کاش یہ اتنا ہی سمجھتے۔

۱۴ حضرت جبریل سے بعض یہود عداوت رکھتے تھے کہ اسکی بدولت ہمارے بزرگوں پر بار بار عذاب آیا اور بعض یہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے حالات یہ ہیں کہ جبریل سے کد چاہو۔ بعضوں کا عقولہ یہ تھا کہ اللہ رحیمی ہم لوگوں میں سے کسی پر نازل کرتا ہے۔ دوسری قوموں میں سے کسی کو مثل یہی دھمکے تنبیہ کرتا ہے۔ **۱۵** سحر کا چرچا سلمان کے وقت میں تھا سلمان نے اس کو مٹا دیا تھا لیکن قرآن میں یہ کہیں نہیں آیا گیا کہ سحر کیا ہے۔ بعد سلمان کے لوگوں کا یہ خیال ہوا کہ سحر کے ذریعہ سے سلمان کا سارا عروج تھا اب اسے توریت چھوڑ کر کھجے سیکھنے کی طرف لوگوں کی طبیعتیں مائل ہوئیں۔ **۱۶** باروت و ماروت کی نسبت سفر میں گاہ بیان ہو کر ہے۔ دو فرشتہ انسان کے گناہوں پر تعجب کرتے تھے۔ اللہ نے امتحان انسانی قومیں انھیں مطالعین تیرہ مرکب گاہ ہوئے۔ یہ سحر جانتے اور لوگوں کو بھی سکھاتے تھے لیکن یہ بھی کہتے تھے کہ یہ سحر ماکر دم شامہ کبکبہ بعض نے لکھا ہے۔ یہ دونوں معمولی آدمی تھے۔ ایک فرخترہ سرت۔ فائدے۔ تیرہ نامے۔ تیرہ نقش۔ عیلات اور عافرات کے شاخ تھے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بعض مسلمانوں کی حالت ہے کہ قرآن حدیث فتویٰ کی کتابوں کے بے چربن انھیں ذرا کمزور پسند ہیں اور عوام گمراہ ہیں ان کی طرف تو بڑے قرات میں ہیں ان کا لفظ کبیرہ نام۔ جس کے سنی ہونے کو اذیت و ماروت و باروت نامے باہمی سحر بابل مادی جو ایک زمانہ میں بہت بڑا شہر تھا۔

موسینہ
خطاب

سبحانہ یومئذ یوم در اجتناء نہ کمود انظر ماہ لکامرو اور خوب اس میں لیا کرو۔ منکروں کے لیے
در وناک عذاب ہو۔ منکرین اہل کتاب اور شرکین پسند نہیں کرتے کہ تمہارے رب کی طرف سے
کوئی بھلائی (روحی) تم پر آئے۔ اللہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت قاصد بھیجتا ہے۔ اللہ صاحب فضل
عظیم ہے۔ کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا دلوں سے بھلا دیتے ہیں تو اس سے ابھی بڑا دوسرا
ہی دوسری آیت بھیجتے ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تمہیں معلوم
نہیں کہ اللہ نبی کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا اور
حکمی اور اور نہ تھا اور اللہ کا یہ رسول لایا گیا کہ اپنے رسول سے ایسے پیوہہ سوالات کرنا چاہتے
ہو جیسے کہ موسیٰ سے پہلے کہے گئے تھے۔ ایمان کے بدلے جو کفر اختیار کرنا ہو وہ سیدھی راہ بھول جاتا
ہو۔ اکثر اہل کتاب باوجودیکہ ان پر اہم حق ظاہر ہو چکا ہو۔ فی حسد سے یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں مومن
سے پھر کافر بنادیں۔ جب تک اللہ اپنا حکم نازل نہ کرے تم محبت اور درگاہ کرتے رہو۔ بیشک اللہ
ہر چیز پر قادر ہے۔ یاد رکھو کہ وہ اپنے پیوہہ کو بھلائی کیلئے اللہ کے پاس آئے ہوں گے۔ تمہارے
کام کو بیشک اللہ بخشتا ہے۔ ان کی کہ کہ یہود و نصاریٰ کی سو اہم کوئی جنت میں نہ جائے گا۔ یہ ان کی
تسائیں ہیں کہ اگر تمہارا تو ان سے کہہ دو کہ تمہیں یہود کوئی نہ دکھا دے گا۔ یہ کہ جس نے اپنے آپ کو اللہ
کا مطیع بنایا اور نیک کام کیے اسی کو اپنی پیوہہ کے بیان ابرہے گا۔ نہ تو اسے کچھ خوف ہوگا اور نہ بھرم ہوگا۔
سبحانہ یہود کہتے ہیں نصاریٰ راہ بر زمین ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود راہ بر زمین ہیں۔ یہ
دونوں تو کتاب الہی پڑھنے والے ہیں۔ انھیں کی طرح کتنا بھی کہتے ہیں جن کے پاس کوئی علم نہیں
ہو۔ اب اللہ ہی ان کے بھگدن کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔ اس سے پھر کفر کو کون ہوگا
میں نے اللہ کی سجدوں میں اللہ کا ذکر روک دیا اور اس کی بربادی کی فکر کی۔ ایسوں کو تو بہت
دور کر اس میں جانا چاہیے تھا۔ دنیا میں انھیں رسوائی ہو۔ اور آخرت میں ان پر بڑا عذاب ہوگا۔

۱۔ جب نبی صلا مومنوں کو احکام الہی آتھیں کرتے تھے تو بعض بھی الفہم کہتے تھے مگر انہما ہی رعایت کیے یعنی ٹھہرائے انہما کہیں
تو اور فرمائیے کہ مسلمانوں کی زبان سے یہ لفظ منکر یہ دونوں بھی اسی طرح کہنا شروع کر دیا۔ عراقی اور سریانی زبان میں لفظ
برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسے اللہ نے فرمایا کہ دو مئی لفظ چھوڑ کر انھما کہہ کر دو کچھ سوکھو شرم کرو۔ ۳۔ اللہ حضرت موسیٰ
کی امت بہت نافرمان تھی لافاں باتیں بوجھتی تھی اور لغو فرمائشیں کرتی تھی۔ محمد رسول اللہ سے بھی بعض مسلمانوں نے اسی
رنگ کی گفتگو شروع کی۔ اس وقت یہ آیت تنبیہ نازل ہوئی کہ ان سے قتال کیا جائے یا جزیہ لیا جائے۔ غالباً جاکو کہ
یہ آیت آئی ہے۔ یہود نے آپ کو بھی کہتے تھے اور نصاریٰ اپنے آپ کو بھی کہتے تھے۔ ان کے مسلمانوں کو فائدہ کچھ
میں غازی ہے۔ روک دیا جس سے قاتل کبیر کی ویرانی لازم آئی۔ اس کی بہت پہلے نصاریٰ یہودی عداوت سے مرعہ ملا
برطرس رومی کو پڑھا لائے تھے اس لیے غالباً قریش یا نصاریٰ کی طرف اشارہ ہے۔

پورب اور پچھم اندری کا جو۔ جدھر تم منہ کرو وہیں اللہ کا سامنا ہو۔ وہ بڑا گناہش والا فرد ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں "اللہ اولاد والا ہے" وہ پاک ہے۔ بلکہ آسمانوں اور زمین میں مبینی چیزیں ہیں سب اُس کی ملک ہیں اور سب اُس کی مطیع ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا موجود وہی ہے۔ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو صرف "ہو جا" کہتا ہے اور وہ ہوتا ہے اور جملہ کئے ہیں۔ اللہ ہم سے خود کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشان کیوں نہیں آتی؟ ان سے پہلے جو گزر گئے ہیں وہ بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔ ان سب کے دل ایک ہی طرح کے ہیں۔ اہل یقین کے لیے تو ہم نے نشانیاں ظاہر کر رکھی ہیں۔ اسے غور کیا ہم نے تجھے دین حق دے کر بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا ہے جو دوزخ والوں کی باز پرس تجھ سے ہوگی۔ یہود اور نصاریٰ تو تجھ سے جب ہی راضی ہوں گے کہ تو ان کا دین قبول کرے۔ اے محمد! تو کہہ "بیشک راہ وہی ہے جو اللہ نے بتائی ہے" قرآن اُترنے پر بھی اگر تو اُمّی خواہشوں پر چلا تو پھر اللہ سے تیرا بچانے والا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔ ہم نے تعین کتاب (قرآن) دی ہے وہ اسے ٹھیک پڑھتے ہیں۔ اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ جو اُس سے انکار رکھتے ہیں وہی خسارہ میں ہیں۔

۱۱۱ ای بنی اسرائیل! تم میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تعین دے رکھی یقین کے سارے جہان پر تم کو فضیلت دی تھی۔ اُس دن سے ڈرو جب تک کچھ بھی کسی کے کام نہ آئے گا۔ نہ عباد مذہب قبول کیا جائے گا اور نہ سفارش اور مدد سے فائدہ پہونچے گا۔ اے محمد! بنی اسرائیل کو یاد دلا کہ اللہ نے کوئی باتوں میں ابراہیم کو آزمایا اور ابراہیم نے انھیں پورا کر دکھایا۔ اللہ نے اُس (ابراہیم) سے کہا "میں تجھ کو سب لوگوں کا پیشوا کروں گا" ابراہیم نے کہا "میری کسی اولاد کو جی ہوا؟" اللہ نے کہا

۱۱۲ ایک مرتبہ مسلمانوں کا لشکر کسی میدان میں شب تا یک میں گھرا ہوا تھا۔ سمیت نہیں نظر آتی تھی۔ تجوی سے غائب تھی جب صبح ہوئی طلوع ظہر ہوئی۔ دین میں اگر سب نے آنحضرت سے کہا کہ کیونکر نازک پھرے احادیث، اسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تم لوگ ناز سے کوئی چیز نہیں چاہو، لیکن اس شیعہ کا یہ مذہب ہے کہ ہمارے ناز میں ہرگز نہ ہوتا ہے بلکہ ہرگز کو اور نصاریٰ شیعہ کا اللہ کا پیشوا ہے۔ یعنی ان لوگوں کے دل بھی انھیں لوگوں کے لئے ہیں جو ان سے تھکے ہیں اور جن کو یہ نہ تھا۔ یعنی کہ ان کو یہ نشانیاں دینا میں موجود ہیں جن سے صانع مطلق کا کھنکھانے والا کھل کر خوبان معلوم ہوں۔ بلکہ ایک ماحضرت فریخ کے دل میں یہ بات گزری کہ اگر دنیا میں خطاب دوزخ و کھلا دیا جائے تو سب مسلمان جو عین اسوقت یہ آیت نازل ہوئی، شک نہ تھا خطاب پیغمبر کی طرف ہے لیکن معنی ایک کھل کر ہے۔ یعنی اس آیت کو نشان میں جہاں اللہ نے سلام اور ان کے ساتھیوں کی کچھ نہ کہ قرین کا علم ان کو بجا تھا تھا انھوں نے تشریف نہیں لیا تھی اور جہاں جات دیکر آنحضرت کو کافریت میں تھا اسے قائل کر دیا تھا۔ ۱۱۳ حضرت ابراہیم کی صفت اس سے ظاہر ہوتی ہے جو دوسری جہاد کہ آنحضرت نے ہمیشہ اپنے آپ کو ملت ابراہیمی کا پروردگار

مکتبہ

ح ہر ایک نے اپنی توجہ (قبلہ) کے لیے ایک سمت ٹھہرا رکھی ہو۔ مسلمانوں تم داخلات سمت کی پروردگار کے اعمال نیک کی طرف ہلکو۔ جہاں کہیں تم ہو گے قیامت کے دن اللہ تم سب کو جمع کرے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے محمد! تو جہاں کہیں سے چلے نماز کے وقت اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کر۔ یہ (نیا قبلہ) تیرے رب کے نزدیک برحق ہے۔ مسلمانو! تمہارے کام سے اللہ بے خبر نہیں ہے۔ اے محمد! تو جہاں کہیں سے چلے نماز کے وقت اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کر۔ مسلمانو! تم جہاں رہو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف منہ کر لیا کرو۔ ایسا کرو گے تو تم دیوبند کو تم سے محبت کرنے کا موقع نہ رہے گا۔ باسنتا چند ناخوشی کو شون کے جن سے تمہیں ڈرنا نہ چاہیے۔ بلکہ دُعا نجد سے چاہیے۔ اور نیز ہم اپنی نعمت تم پر بوری کریں گے اور تم راہ راست پا جاؤ گے۔ ایسا ہی احسان ہم نے تم پر کیا ہے کہ تمہاری ہی جنس کا ایک رسول ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ جو ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنا تا ہے۔ تمہاری اصلاح کرتا ہے۔ کتاب (قرآن) پڑھاتا ہے۔ حکمت سکھاتا ہے اور ایسی ایسی باتیں بتاتا ہے جس سے تم جانتے نہ تھے۔ تم مجھے یاد رکھو کہ میں تمہیں یاد رکھوں۔ میرا احسان مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

شدہ ہے

ح اے مسلمانو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ بیشک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ کی راہ میں جو مارے جائیں ان کو مدد سے نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں ہے۔ البتہ ہم تمہیں محفوظ سے خوف سے اور بھوک اور مال و جان اور میوہ جات کے نقصان سے آراستہ کریں گے۔ اے محمد! تو بشارت دے صابرون کو جو مصیبت کے وقت اِنَّا لَنُفِیْہِمْ ذٰلِکَ وَاَیُّوْنَہُمْ اَہِمْ اللہ کے ہیں اور اُس کے پاس ہم کو پھر جانا ہے کہ تمہیں انہیں لوگوں پر پرودگار کی شاباش اور مہربانی ہو اور میری لوگ راہ راست پر ہیں۔ بے شک صفا اور مردہ اللہ تمہاری نشانیاں ہیں۔ مٹا نہ کہ جسے کچھ کرنے والا

ادھر وہ
انتہی

اللہ غنی ہے قبلہ نشانیاں تو تھیں وہ کہ قبلہ ارباب دنیا سے دُور ہے قبلہ مسورت پرستان آب و گل ہے قبلہ مسن شاسان جان و دل ہے قبلہ عاشق وصال پر وصال ہے قبلہ غارت جہاں ذوالکمال ہے قبلہ حرص و اس باشد جو ہے قبلہ قانع و کل پر خندہ ہے اس وقت حق و باطل کا امتیاز پائی ہو چلتا ہے۔ معنی جسے مومنین کی طرف خطاب ہے۔ غار کربہ ہے۔ یہود کہتے تھے محمد نے ہمارا قبیلہ ایشیا توہین ہمارا کیوں نہیں اختیار کرتا؟ اور مشرکین عرب کہتے تھے۔ محمد نے باب واداء کیوں قبول کر دیا؟ کہ جسے قبلہ ہو جانے سے پہلے ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اس پر بھی بعض ایوان تھیکہ راہنہیں ہو بعض مشرکین کہتے تھے کہ ہمارے باب واداء کا دین درست تھا یہی تو ان کا قبلہ محمد نے اختیار کیا۔ اور یہود کہتے تھے کہ اپنے باب واداء کے عطاات خیرات اپنا قبلہ جو کبھی کو قرار دینا یا اس وقت یہ آیت ہوئی کہ اے انانوں! کیا تم کو ایمان نہ دیا اور نہ ان سے دُور ہے۔ جنگ بدر کے بعد اللہ کی شان میں ہے بعض لوگ کہتے تھے کہ کچھارے مرنے والے دنیا کی لذتوں سے گئے۔ ان کے دن ابھی مرنے نہ تھے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان جالبیت میں کفار عرب صفا اور مردہ کے دیوان طواف کرتے تھے۔ اسلام کے جاری ہونے پر مسلمانوں کو شہید گذر کر آیا دستور کفار کا مسلمان جاری کہیں یا نہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

یا عجز کرنے والا اگر ان دونوں مقامات کے درمیان طواف کرے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ کوئی شوق سے نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ ان اور عظیم ہرچہ جو لوگ ہماری اتاری ہوئی کھلی ہوئی نشانیں اور راہ نامہ یوں کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ ہم انھیں لوگوں کے لیے کتاب (توریت) میں ظاہر کر چکے ہیں۔ اُن پر اللہ اور بہت سے لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجتے ہیں مگر جنھوں نے توبہ کی۔ اصلاح حال کی وہ صاف صاف کدیامین انھیں صاف کر دیتا ہوں۔ ہم بڑے صاف کرنے والے مہربان ہیں جو جو لوگ منکر تھے اور منکر ہی مر گئے انھیں برائے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ انھیں فرصت ملے گی نہ لوگوں کا اٹھا راجعہ و ایلا معبود ہو۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ وہ بڑا رحیم کرنے والا مہربان ہے۔

قرآن قدرت
اور شہادت
انجیل موعود

جمع آسمانوں اور زمین کا بنانا۔ رات اور دن کا بدنا۔ کشتیوں کا دریا میں انسان کے نفع کی چیزوں کا لے کر چلانا۔ آسمان سے سینہ پر سانا۔ بھر مری ہوئی زمین کا اُس سے زندہ کرنا۔ اور آسمان سب طرح کے جانوروں کا پھیلانا۔ ہواؤں کا پھیرنا۔ آسمان اور زمین کے مچھ میں ابر کا مسخر کرنا۔ بیشک یہ سب قدرت الہی کے نمونے ہیں عقلمندوں کے لیے + بعض آدمی ایسے ہیں جو غیر وں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور اللہ کی سی محبت اُن کے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور ایمان والوں کو سب سے زیادہ نعمت اللہ کی ہوتی ہے جو اے عذاب دیکھنے پر یہ ظالم بھین گئے اے کاش اسی وقت سمجھتے کہ ہر طرح کی قوت اللہ میں ہے اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب اُس وقت گرد اپنے جیلوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور عذاب دیکھ لیں گے اور اُن کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ چیلے کہیں گے کاش ایک بار ہم بھی زندہ ہو جائے تو اُن سے ہم اُسی طرح بھاگتے جیسا کہ یہ ہم سے اب یہاں بھاگتے ہیں + اس طرح اللہ انھیں اُن کے کام انھیں دلانے کو دکھائے گا اور اُن سے اُن کا چھکارا نہ ہوگا۔

عذاب درد
ملاکات ہیں

جمع لوگوں انہیں کی چیزیں میں جو پاک اور مستحری جو اسے کھاؤ۔ شیطان تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اُس کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمھیں برائی اور بے حیائی سکھائے گا اور یہ بتائے گا کہ بے نیکی ہو بھے اللہ پر افترا کرو + جب ان لوگوں سے کہا جائے کہ "اللہ نے جو حکم اتارا ابراہیم پر چلاؤ تو کہتے ہیں "نہیں۔ بلکہ اپنے باپ دادا کو جس پر ہم نے پایا ہم تو اُسی پر چلیں گے" تو ان کے باپ

سلا کہیں دوسرے سے جانا ہوتا ہے ایک تو ایام حج میں ہر بیت حج احوام ہا بعد کس کو حج کرنا کہتے ہیں اور دوسرے بھی تو ایام کہہ کے لیے جاتے ہیں کہ وہ کرنا کہتے ہیں + اللہ اس آیت سے علمائے صحفہ اور مردہ کے دبیان و دوطائست قرار دیا جو از امام حنفیہ و لے واجب سمجھتے +

دوا کو نہ عقل رہی ہو اور نہ وہ راہ راست پر چلتے رہتے ہوں، ہر کاروں کی مثال اس شخص کی ہو جو کسی ایسے کو بکارتے جس میں قوت سامعہ نہ ہو اور اس کا جیلانا محض بے سود بلانا اور بکارنا ہو۔ ان توبہ پر کیا منحصر ہو یہ کفار خود بہرے کو گئے۔ اندھے اور بے عقل ہیں، ایمان والوں پاک حیرین جو ہم نے قصین روزی میں دین کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اُس کی بندگی کا دم بھرتے ہو، صرف مردار، لہو اور سور کا گوشت اور وہ شخص جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا، تم پر ایسی فراہم کی ہو، تعدی اور زیادتی کیے بغیر کوئی بے بس ہو جائے اور انھیں کھالے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اللہ کی آزاری ہوئی کتاب (تویرت) کے احکام جو چھپاتے ہیں اور جو اس معاوضہ اُس کے بدلے حاصل کرتے ہیں وہ اپنے بیٹوں میں لائی بھی بھرتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ ان سے بات کرے گا اور ان کو (گناہوں کی آلائش سے) پاک کرے گا۔ ان پر دردناک عذاب ہو گا۔ یہ وہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور محنتش کے بدلے عذاب خرید لیا۔ یہ کیوں اگ سے اتنا تذکر ہیں، یہ عذاب دردناک اس لیے ہے کہ اللہ کی کتاب ٹھیک ہو اور جو اُس کتاب میں رد و بدل کرتے ہیں وہ ایسی مخالفت میں ہیں جو صواب سے دور ہے۔

مع نماز میں پورے پانچویں کی طرف اپنا منہ کر لینا ہی نہیں ہے بلکہ اہل نیکی یہ ہے کہ اللہ روز آخرت فرشتوں، کتاب (اسمانی) اور نبیوں پر ایمان لائے۔ اور اللہ کی محبت میں مال اپنا مانے والوں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں، مانگنے والوں کو دے۔ اور گردنوں کے چھڑانے میں

وہابی در
چہ ہر کاری

اللہ کفار کو توبہ سے دھابیں لیکن ایسا ہی جیسا کوئی بہرے سے باتیں کرے اور توبہ پر کیا منحصر ہے کہ کفار خود بھی بہرے میں کو اسلام کی دعوت ان کے کان تک نہیں پہنچتی اور کو گئے ہیں کہ اگر تو محمد نہیں کہہ سکتے اور اندھے بھی ہیں کہ انھیں اسلام ان کو نظر نہیں آتے۔ ۱۵۔ یث میں آیا ہے کہ اعلیٰ لایستحق و دان (بیر دوست اور دونوں حلال ہوئے) اللہ انھیں نے بھلی اور شیخ مرہ اور کبد و مال کی نسبت فتویٰ حوازا کا دیا جو اور حدیث کو قرآن کے خلاف نہیں سمجھا ہے۔ وہ کہتے ہیں بھلی اور شیخ مرہ و کبد کا لفظ اور کبد و مال پر خون کا لفظ روزہ کے کفار سے ہیں بولنا نہیں چاہتا۔ ۱۶۔ پہلے طائے یہود انھیں کی نبوت کو تویرت سے ثابت کرے تھے جب آنحضرت اُسے تو ظقت آپ کی طرف رجوع ہوئی اور ان طائے کو تفرک دئی اور تفرک کے ساتھ ان پر ایمان دیا اور مخالفت میں بھی کی ہوئی جو مستحقین سے ملے تھے، اُس وقت انھوں نے تویرت سے آیات متعلق بقت آنحضرت کو ٹوکنا شروع کیا۔ ۱۷۔ اس کے مخاطب اہل کتاب ہیں یہ یہود و نصاریٰ کی بات ہے۔ ۱۸۔ اور عیسائی پورب طرف ۱۹۔ بظاہر اس سے یہ نکلا ہے کہ انوکھا دین کے علاوہ سب سے بہتر ہے، قرآن پر نہیں جیت میں آیا کہ نہ کو گواہ میں کی ضروری صدقے آئے، اس لیے اسے یون چھپا یا ہے کہ یہ حدیث مذکورہ کی تصریح ہے یا ناقص اللہ کا ذکر ہے ۲۰۔ غلاموں کو آزاد کرنا۔ جو جس دین جو تیسہ ہو اُس کو کچھ دینا یا چھڑنا اور اس ۲۱۔

کھانا دیا کریں اور کوئی خورق سے زیادہ نہیں کرسے تو اور اچھا ہی ہے۔ قصہ میں ہر روز کے
 رکھنے میں بھاری بھالی ہے ہر روز کے رکھنے کا تینا رمضان کا مینا ہی جس میں قرآن نازل ہوا
 ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت کی کھلی کھلی نشانی ہے اس میں جو زندہ موجود ہو وہ روزہ رکھے
 اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو اسی روزے اور دنوں میں رکھ لے۔ اللہ بھارے حق میں
 آسانی چاہتا ہے سچی نہیں چاہتا۔ قصہ میں چاہیے کہ گنتی کے دن پورے کرو۔ اللہ نے جو تم کو راہ بتائی
 اس پر اس کی پڑائی کرو اور اس کے شکر گزار ہو۔ ای محبہ ہمارے بندے جب ہماری کیفیت
 پر چھین تو کہیے "میں قریب ہوں۔ جب وہ ہم سے کوئی دعا کرتے ہیں تو ہم اُسے قبول بھی کر لیتے
 ہیں۔ انھیں ہمارا حکم ماننا اور ہم پر ایمان لانا چاہیے۔ اس طرف نیک راہ انھیں لجانے کی ہمارے
 زور ہے گی راتوں میں تم اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال ہے۔ وہ تمھارے لیے اور تم ان کے
 لیے لباس ہو۔ اللہ کو بھاری حیانت نفس معلوم تھی۔ اس نے معاف کیا اور درگزر کی۔
 اب تم ان سے مباحثت کرو۔ اور اللہ نے جو تمھارے لیے اولاد رکھی ہے اُسے حاصل کرو۔
 سیاحی شب پر سپید صبح نو دا ہونے تک کھاؤ پیو۔ پھر اُس وقت سے رات تک روزے رکھو۔
 اور بعد میں جب اشکاف میں میٹھو تو عورتوں سے مباحثت نہ کرو۔ یہ اللہ کی بالخصوص ہوتی حدیں
 ہیں۔ تم ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام کو ان سے بیان کرتا ہے کہ لوگ پرہیزگار۔
 ہو جائیں۔ آپس میں قریب دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اپنے مال کو کام۔ سی کا ذریعہ بناؤ
 اور اس طرف دوسروں کے مال سے کچھ نہ کرنا اللہ تعالیٰ میں لاؤ گے
 یہ سچ ہے تمھارے جاننے والے ہمارے میں بھرت لوگ پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دے یہ لوگوں کے لیے اور سچ کے لیے
 وقت بتانے والا ہے نہ پچھو اور دن سے گھروں میں آنا کچھ نیکی نہیں ہے۔ نیکی یہ ہے کہ معصیت سے بچنا
 رہے۔ عورتوں سے گھروں میں آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم مراد کو پہنچو اللہ کی آیت میں

اور اللہ

اللہ

رشتہ

بہت دن کے

عبداللہ

بہت دن کے

۱۔ ایک قریب نامہ کھائے تو اچھا ہے جس میں اللہ کو ہم کلمی بکار میں اور بعض ہفتا میں نے سوال کیا کہ اللہ
 اور پریازیک کہو یہ اللہ سے ہم سے بکار میں یہ آیت ان سوالوں کا جواب ہے۔ جسے ہم میں کہتے ہیں "کے بعض نے ترجمہ کیا ہے
 "میں نے اللہ سے اس طرح سے ہم سے جو بدلی ہوتی ہے ظہر ہو سکے پھر روزے کی راتوں میں مباحثت نہ دے لیکن لوگ باز نہ کرتے تھے اللہ
 نے اپنے زبان کی آیت انہی اور گناہ سات کے ساتھ اللہ سے سلی کی طرف اشارہ کرتا ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قایت کلمی اور اولاد
 ہوتی ہے اللہ میں بخت و کرم کا حق نہیں ہے حق میں نہ کہ اللہ اللہ ہم جاہلیت میں ایک دوسرے بھی کہنے کے دنوں میں دن وارہ کی راہ سے
 گھروں میں نہیں جاتے تھے اللہ سے دستور کو لایا ہے کہ اللہ میں معاف ہوئی کہ اس میں اس سلطان و اس سلطان و اس سلطان
 آئینہ وہ آئینے کو لایا کہ اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں
 اور سلطان اور آئے کے سلطان کے دل میں یہ ظہر ہوتا ہے کہ اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں

اُن سے لڑو جو تم سے زمین کو زیادتی نہ کرتا۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ **یا اَوَّلَاقِ**
 قتل کرو اور جان نہ کر۔ اسے انھوں نے تم کو کھلا تم بھی اُن کو وہاں سے نکال دو۔ نہ تو قتل سے بھی
 زیادہ سخت ہو۔ سجدہ حرام کے پاس تم اُن سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے
 لڑیں تو انھیں قتل کرو کہ یہی کافروں کی سزا ہے۔ پھر اگر وہ بائائین تو اللہ بخشنے والا نہایت ہی مہربان
 خدا و فرزند ہو۔ دین اللہ کا جاری ہو جائے اُن سے لڑتے رہو۔ پھر اگر وہ بائائین تو کچھ نہ کرنا کہو کہ
 زیادتی ظالموں کے کسی پر نہ چاہیے۔ ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہی۔ اور حرمت میں مساوات چاہیے۔
 جس نے تم پر زیادتی کی تم بھی اُس پر ویسی ہی زیادتی کرو۔ اللہ سے ڈرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ
 بے شک پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود اپنی جان ہلاکتِ بخل میں نہ ڈالو۔
 احسان کرو۔ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ حج اور عمرہ اللہ کے واسطے پورا کرو۔ اور اگر تجھ کو
 ایسے تو جو میرے ہوتو قربانی نہ ہو۔ اور قربانی جب تک اپنے ٹھکانے میں ہی پہنچ نہ جائے سر نہ منڈاؤ۔
 جو کوئی تم میں مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی دھبہ ہو تو اُس کے عوض میں روزے رکھے صدقہ دے
 یا قربانی کرے۔ پھر جب عذر رفع ہو تو جس نے حج اور عمرہ ساتھ کیا ہو وہ جو کچھ میرے قربانی کرے۔
 اور جو نہ کر سکے وہ بین روزے ایامِ حج میں اور سات روزے گھر آکر۔ دس اس طرح پورے کرے۔
 یہ سہولت صرف اُس کے لیے ہے جس کا گھر مکہ میں نہ ہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ کا
 عذاب سخت ہے۔

خداوند
از قتل

احسان کرنا

حکامِ حج و
برکتِ حائض

حج کے مہینے تو مشہور ہیں۔ ان مہینوں میں جو شخص حج کی نیت کرے تو پھر وہ حج میں عورت
 (بقیہ خانہ صفحہ ۲۰۲) جنگ کرے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کفار احرام بکین اور زانیہ آمودھوں تو تم بھی احرام بکین۔ کہو یہ آیت
 ۱۲۹ھ ۱۳۰ھ ۱۳۱ھ ۱۳۲ھ ۱۳۳ھ ۱۳۴ھ ۱۳۵ھ ۱۳۶ھ ۱۳۷ھ ۱۳۸ھ ۱۳۹ھ ۱۴۰ھ ۱۴۱ھ ۱۴۲ھ ۱۴۳ھ ۱۴۴ھ ۱۴۵ھ ۱۴۶ھ ۱۴۷ھ ۱۴۸ھ ۱۴۹ھ ۱۵۰ھ
 اس وقت یہ حکم اللہ کی طرف سے آیا کہ اگر کفار اللہ کے خرچ راہ کا سامان کر دیں + ۵۰۰ دینار - قوتِ قسین یا ناقیق اگر بعد حرام ہاں نہ لے
 مان سفر جو قربانی کا ہوا تو کسی دو سب کے ساتھ کعبہ میں بھیج دیا جائے + ۵۰۰ دینار۔ حرامیت پر نہ آؤ + ۵۰۰ دینار جب کسی بھی عورت
 کوئی شخص سر اپنا قبل از وقت منڈا دے تو اُس پر بطور ذبیہ واجب ہے کہ تین روزے رکھے یا پھر غیر دن کو کھانا دے
 قربانی کرے + روزے اور کھانا دونوں کی یہ تعداد حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ فقہی کتابوں میں حج اور عمرہ کے احکام مفصل
 حدیث میں ہیں + حج و عمرہ دونوں سے ہوتا ہے ایک یہ کہ پہلے حج کی نیت کی جائے اور اُس کے ختم ہونے پر عمرہ کی نیت کی جائے
 عمرہ کرنے کی نیت کرے + دلت و فتنہ میں بیان ہے کہ اس لیے اس نیت کرے کہ وہ مطلقاً شرع میں احرام باندھنا چاہے
 دوسری صورت یہ کہ حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کر لے جائے اور اس طرح ایک ساتھ دونوں انجام پائیں جو شخص کھلی صورت
 اختیار کرے اُسے ایک قربانی کرنے یا بصورت ہے استغاثہ دس روزے رکھے ہوں گے۔ لیکن یہ سہولت میں کھلی صورت کا اختیار
 کرنا صرف یہی وہی کوئی کے لیے جائز رکھا گیا ہے۔ اہل مکہ کو حج اور عمرہ کی نیتیں سمجھانے کے لیے لکھا کرتا جاہلین + لکھنا + لکھنا + لکھنا
 اور دس دن کی ایک کے یعنی دو ماہ و دس روزہ

ہندوؤں پر اس قدر شفقت رکھتا ہے کہ ایمان والوں پر اسے طور پر اسلام میں داخل ہو جائے۔ شیطان کے ہتھیاروں سے وہ بیشک بھاریا صریح دشمن پر ہمسائے صاف احکام ہو گئے ہیں یہی تم پہیلے ہو تو جہاں کھڑے
کہ اللہ بیشک زبردست نکت والا ہے کیا لوگ اسی امر کے منتظر ہیں کہ ان پر اب تک اوستا بن اللہ فرستوں
کو لیے ہوئے آئے اور اگر کا فیصلہ کر دیا جائے۔ سب باتیں اللہ ہی کے حوالہ ہیں۔

تفسیر کلمات
الکلمہ کرمہ

اس کے بعد آتی ہے اسرا ایل سے بوجھ کر میں نے کئی واضح نشانیں ان کے پاس بھیجیں۔ جو کوئی شخص
اللہ کی نعمت یا کر اسے بدل والے کا تو اللہ کی بارگاہی سخت ہے کہ کافر دنیا کی زندگی پر تھکے ہوئے ہیں اور
ایمان والوں سے تھک رہے ہیں۔ حالانکہ قیامت کے دن پر نیز کاران سے بڑھے ہوئے رہیں گے۔ اعتد
جیسے چاہتا ہے ہمارے روزی دینا ہے آدمی پہلے ایک ہی گروہ تھے۔ جب ان میں بھوٹ ہوئی۔ تو اب
خدا تعالیٰ اور درمنا کے لیے میون کو بھیجا اور ان کے ساتھ کئی کتاب بھی اتاری کہ وہ ان کے آپس کے
جھگڑے فیصلہ کر دے۔ جن کے پاس کتاب آتی ہوئی تھی وہی لوگ احکام صریح کے ہوتے ہوئے
آپس کی ضد سے اس کتاب میں اختلاف کرنے لگے۔ بالآخر وہ راہ حق میں وہ اختلاف کرتے
تھے اللہ نے اپنی غایت سے مومنوں کو دکھا دی۔ اللہ جیسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے مسلمان
کہنا تمام مسائل خیال کرتے ہو کہ تم نبی ہو گئے۔ حالانکہ انہوں کی سی حالت ابھی تمہاری کمان ہوئی
گر جب وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے پریشان ہوتے تھے۔ تو کھبر اگر رسول اور اس کے ساتھی
کے تھے۔ اللہ کب مرد کرے گا۔ علم ہوتا تھا۔ اللہ کی مدد نزدیک ہے اسے خدا انھوں سے لوگ
پوچھتے ہیں۔ ہم کیا تمہیں کریں؟ تو بتاؤ۔ خبر کے لیے خرچ کرتے ہو تو ان باب کو۔ نزدیک کے رشتہ دار
کو۔ یتیم بچوں کو۔ محتاجوں کو اور مسافروں کو دو۔ کوئی بھلائی تم کرو گے تو اللہ کو ضرور عطا ہو گا۔
مسلمانوں کو اگر کوئی کا حکم ہوا ہے جو تمہیں ناگوار گذرے گی۔ ممکن ہے کہ ایک شہر تمہارا ہے بہتر ہو
اور وہ تمہیں بری معلوم ہو یا وہ بری ہو اور تمہیں بہتر معلوم ہو۔ اس کا علم اللہ کو ہے نہ کہ تمہیں ہے۔

محل خرچ

محل جاد

یہودی ایمان لائے تھے مگر کچھ اپنے ذریعے کا پاس رکھتے تھے۔ مثلاً اونٹ کو قربانی اور دھنیں کھاتے تھے۔ اللہ نے انہیں کھل کر
مسلمان ہو جاؤ۔ ۵۷ پیغمبر اور قرآن پر مبنی نہیں لائے تو اب یہی باقی رہ گیا کہ اللہ خود اگر کسی کو اس کے عمل کے موافق
جواز دے۔ ۵۸ اللہ نے پورے کیم کی جگہ کعبہ کو تہذیب و شہر کی جگہ جہاد کو درمید قرار دیا ہے۔ شاید اسی کی طرف اشارہ
ہو کہ یہود و عیسائی ان دونوں سے کھلم کھلا ان کا قبلہ اور درمید قائم ہوئے۔ ۵۹ غزوہ احزاب میں جب مسلمان بیت
المکہ آئے اس وقت یہ آیت اتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام باب فصل ۴۸ طبع ثانی ۵۹ عمر بن جراح نام ایک مال دار
آدی تھا اس نے آج تک سب سے بوجھ کر میں اپنا مال کیونکر صرف کر دے کہ اس وقت تک کو کوئی آیت نہیں اتری تھی
لہذا آیت انامی ۵۹ اس سے مراد دشمنان دین سے لڑنا ہے اور اپنے نفس کو کسی سے بڑا سمجھنا جائز ہے۔

۱۷۰ ایچ محمد انجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ "ماہ حرام میں لڑائی کیسی ہو؟" تو کہہ "میں نے بین المذاہب
 گناہ ہو۔ لیکن اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکنا اور اللہ سے کڑکنا اور مسجد حرام کے باشندوں کو مسجد
 حرام سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس لڑائی سے زیادہ بڑا ہے۔ اور فسادِ قتل سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ وہ تو
 تم سے لڑتے رہیں گے اور حتیٰ الوسع تم کو اسلام سے پھیرنے کی فکر میں ہوں۔ تم سے جو شخص اسلام سے پھر جائیگا
 اور کافر ہوگا۔ اُس کی دنیا اور آخرت دونوں خراب ہوگی۔ وہ دو دفعی ہون گے اور بیشک اگلی میں
 رہیں گے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور بخون نے ہجرت کی ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیے ہیں وہ
 اللہ ہی کی رحمت کے اسید وار ہیں۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے محمد انجھ سے لوگ شراب اور
 بوسے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ "ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ فائدے بھی ان میں ہیں لیکن
 نفع سے گناہ بڑھ کر ہے۔" محمد سے پوچھتے ہیں "ہم کتنا خرچ کریں؟" تو کہہ "جو خرچ کرے، اُسے خرچ کر دے۔" اسی طرح
 اللہ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم دنیا اور آخرت پر غور کرو۔ کچھ تمہارے بیٹوں کے
 باپوں پوچھتے ہیں۔ تو کہہ "جس میں ان کی بھلائی ہو وہی بہتر ہے۔ تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے
 بھائی ہیں۔ منف اور متصل کو اللہ جانتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم کو مشکل میں ڈال دیتا ہے۔ بے شک اللہ زیرِ سرِ
 حکمت والا ہے۔ مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں اُن سے نکاح نہ کرو۔ مشرک عورت تعین کیسی ہے
 بھلی معلوم ہو۔ مسلمان فونڈی اُس سے اچھی ہے۔ مرد مشرک کو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے تم اپنی بیوی
 نکاح میں نہ دو۔ گو وہ تم کو کیسا ہی بھلا معلوم ہو۔ مسلمان غلام اُس سے بہتر ہے۔ یہ مشرکینِ دینی کی طرف
 بلاتے ہیں۔ اور اللہ اپنی نعمت سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ اپنے احکام لوگوں کو
 بتاتا ہے تاکہ وہ سوچیں +

جنگ

از قتل

نیز بھاری

قادر

نیم

میں نہیں

مشرک

۱۷۱ مسلمانوں کو کفار عرب سے غارتگری تھا کہ انھوں نے بڑی سختی سے کہہ سے مسلمانوں کو کال دیا تھا۔ چنانچہ
 ہجرت کے درمیان بعد ایک مرتبہ قریش عرب سے اتفاقاً ملاقات ہو جانے پر راستہ میں مسلمانوں نے لڑائی کی وہ مہینہ جب کا
 تھا۔ مسلمانوں نے کفار اس مہینے میں اپنے سے ظلم کرتے تھے۔ کیونکہ اس مہینے میں ان عوامیڑا کھاجا تھا۔ انھیں غنیمت سے
 لوگوں نے استغفار کیا۔ خدا نے یہ آیت بھی جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کفار کے ساتھ کفار کے ساتھ نہ لڑو گے
 تو کونسا ایچ اسلام مغلوثہ طبع ثانی + ۱۷۲ یعنی شراب حرام ہے + ۱۷۳ جو ضرورت سے بچ رہے اُسے خرچ کرنا۔ ان خرچ کر دے
 زحمت میں بڑا اور بیکار بھی کر دے + ۱۷۴ "بیٹوں کا مال کھانا آگ کھانے کے برابر ہے" جب یہ کھانا ملے ہو تو لوگ بیٹوں کا
 کھانا غنیمت نہ کہنے لگے کہ کہیں کھانا کا مال ہمارے صہبائے دین نہ آجائے + اس طرح اور رحمت بڑھ گئی تو لوگوں نے یہ تفسیر
 سے استغفار کیا۔ حکم جو کمال حالت میں مل رہا ہے۔ "ہاتھوں کا جس میں قلمہ مودہ کرو۔ نیت خالص چاہیے جو ضرورت سے
 اور احتیاج نہ چاہیے + ۱۷۵ اللہ ایک بہت عظیم حکم کرے تو سمجھو دین میں اُس کی آدمی مدد فرمائی +

مرد کی بی بی یا بیٹھ کے ساتھ رخصت کر دی جائیں۔ اور تم کو یہ دو نہیں ہو کہ تم نے جو عورتوں کو
 حرام جو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ بجز اس صورت کے کہ تم دونوں کو یہ خوف ہو کہ اللہ کے قاعدوں کو
 تم دونوں قائم نہ رکھ سکو گے بجز اگر تم کو یہ خوف ہو کہ تم اللہ کے قاعدوں کو قائم نہ رکھ سکو گے تو کچھ گناہ
 نہیں ہو اگر عورت کچھ دے کر اپنے آپ کو بچھڑائے یہ اللہ کے بنائے ہوئے قاعدے ہیں۔ اس سے تجاوز
 نہو۔ اور جو لوگ اللہ کے قاعدوں سے متجاوز ہوئے ان کا شمار گنہگاروں میں ہوگا اگر کوئی مرد بی بی
 عورت کو درست زیادہ طلاقیں دے تو بھروسہ عورت جب تک کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے
 اسے حلال نہیں ہو سکتی بجز شوہر ثانی طلاق دیدے تو کچھ گناہ نہیں ہو اگر وہ ایک دوسرے کی طرف
 رجوع کر لیں بشرطیکہ ان دونوں کو توقع ہو کہ اس طرح سے اللہ کے بنائے ہوئے قاعدوں کو وہ ٹھیک
 رکھیں گے۔ یہ اللہ کے قاعدے ہیں جسے سمجھ رکھنے والوں کے لیے اللہ بیان کرتا ہے جب تم عورتوں کو
 رسمی طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب آئے تو ان کو دستور کے مطابق بچھڑا دو
 یا اچھی طرح رخصت کر دو۔ رستانے۔ اور اس طرح زیادتی کرنے کے لیے انھیں نہ رکھو نہ رو جو ایسا
 کرتا ہو اپنے لیے آپ برائی کرنا جو اللہ کے احکام کو منہی نہ سمجھو اور اللہ کا یہ احسان دیکھو کہ تمہارے بھلنے
 کے لیے اس نے کتاب اور حکام کی باتیں تم پر اتاری ہیں۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ص
 بچہ یا ستا ہے

شروع
قلم

طلاق جو

بمع جب تم عورتوں کو تین بار طلاق دیدو اور وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو بچھڑا کر وہ کسی
 سے مطابق دستور کے باہمی رضامندی کے ساتھ نکاح کرنا نہیں تو تم ان کو نہ رو کو۔ تم میں سے جو اللہ
 اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے یہ بیان نصیحت ہے کہ تمہارے لیے یہ بڑی پاکیزگی اور عقلی
 کی بات ہے جو اللہ جانتا ہو اور تم نہیں جانتے اگر کوئی شخص پوری مدت تک دو دفعہ پلانا چاہے
 تو اس کی خاطر ماؤن کو جلیسہ کر اپنے بچوں کو پورے دو برس دو دفعہ جائیں۔ اور کھانا پکڑا عورتوں کا دستور
 کے مطابق شوہر خود جگہ سے باپ کو دینا ہوگا کسی کو ایسی تکلیف نہ دینا چاہیے جو اسکی وسعت سے نازد
 ہو۔ اپنے بچوں کی وجہ سے مائیں نقصان اٹھائیں اور نہ باپ نقصان اٹھائیں۔ باپ کے ارش
 کو بھی ایسا ہی خیال چاہیے اگر وہ ماں باپ آپس کی رضامندی اور مشورہ سے دو دفعہ پلانا چاہیں

طلاق با
رخصت

جب عورت مرد کو کچھ دے کر طلاق حاصل کرتی تو اصطلاح فقہ میں اسے طلاق کہتے ہیں۔ یہ وہ حالت
 ہے کہ میں عورت کو طلاق دی جائے اس کی کو دینا چاہو۔ طلاق جو عورت یا شوہر کے ہر ایک ہاتھ سے
 سمجھی جائے مگر اسے چاہیے کہ وہ دو برس تک اپنے بچے کو دو دفعہ بلاے اور باپ جلد استطاعت رکھتی ہو
 لاؤ نہ دار کر

اس کے پاس دولت و مال بھی تو نہیں ہے۔ نبی نے کہا: اللہ نے اسی کو تم پر حکومت کے لیے پسند کیا ہے اور عقلی اور ذہنی قوت اُسے زیادہ دی ہے۔ اللہ انجائے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اللہ جاس اور عظیم ہے۔ پھر ان کے نبی نے کہا: طاقت کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک صندوق ہو اور صندوق میں شہادت ہو یعنی (توریت، انجیل اور آل موسیٰ اور آل ہارون کی کچھ چھوٹی جوتی جینین بن جنین خشتہ تھا کہ لائے ہیں۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو تمہارے کنبے کے لیے یہ نشانی کافی ہے۔)

سبح طاقت فوجی لیکر بے روانہ ہوا تو اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ”تم کو ایک منہ پر اللہ نے دیا ہے۔ چاہتا ہے جو وہاں بانی بنے گا وہ میرا ساتھی نہیں ہے۔ اور جو نہ ہو گا وہ البتہ میرا ساتھی ہے۔ ہاں ایک آدمی جو کوئی اپنے ہاتھ سے بھرے تو مصلحتاً نہیں ہے۔ چند لوگوں کے سوا اور سب نے دامن پائی یا۔ طاقت اپنے ایمان والے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھا تو اُسکے اور ساتھیوں نے کہا: جاؤ اور اُس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت آج ہم میں نہیں ہے۔ لیکن من کو یہ خیال تھا کہ ان کو اللہ کے پاس جاتا ہو وہ بولے: ”بارہا ایسا ہوا کہ چھوٹی جماعت نے اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح پائی ہے۔ اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ جب یہ سلطان جاؤ اور اُس کے لشکر کے سامنے آئے تو دعا کی دے دے ملے رب باہم کو صبر دے۔ ہمارے قدموں کو جما دے اور کافروں کی جماعت پر جین فتح دے تو اللہ کے حکم سے انھوں نے کافروں کو شکست دی اور داؤد نے جاؤ کو قتل کیا۔ اللہ نے داؤد کو سلطنت اور حکمت عطا کی اور جو علم اُس نے چاہا اُسے سکھایا۔ اللہ اگر ایک آدمی سے دوسرے کو دفع نہ کرتا ہے تو ملک درمیں برہم ہو جائے۔ لیکن دنیا کے لوگوں پر مہربان ہے۔ اے محمد! یہ اللہ کی آیتیں برحق ہیں جو ہم تجھ کو بڑھکھڑکھاتا ہے اور توبہ نکل اللہ کے پیغمبروں میں سے ہے۔

جنگ و طاقت
شاہ جاؤ

(تیسرا پارہ)

یہ رسول جو ہم نے بھیجے ہیں ان میں ہم نے بعض کو بعض پر برتری دی ہے۔ کوئی رسول تو ایسا ہے جس سے اللہ نے ہمت کی ہے۔ اور کسی رسول کا اللہ نے رتبہ بلند کیا ہے۔ عیسیٰ ابن مریم کو ہم نے نشانیاں دیں اور روح پاک کا اُس کو زور دیا جو لوگ ان نبیوں کے بعد ہوئے اللہ چاہتا تو حکم فرما دیتے کہ وہ باہم لڑائی نہ کرتے۔ لیکن انھوں نے باہم اختلاف کیا۔ کوئی اُن میں سے

اللہ نے جو حضرت جبریل کی طرف سے نازل ہوئی کہ اس نے خطاب کیا ہے روح القدس کا ترجمہ ہے روح القدس کا ترجمہ ہے جس نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اسے سیکھا ہے

دیوار بن کر کھڑے رہ گئے تھے۔ وہ بولے اللہ اس اجڑے ہوئے گائون کو گھوم کر آباد کرے گا، خدا نے سو برس تک اس شخص کو مردہ رکھا اور پھر اٹھایا اور اس سے پوچھا کہ تو کتنی دیر یہاں رہا، اُس نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کچھ کم، اُس نے کہا: اتنا نہیں، سو برس سے تو یہاں ہی۔ ایسا کھانا اور پانی دیکھ کہ مڑا نہیں ہے۔ اور اپنے کندھے کو بھی دیکھ، ہم تجھ کو لوگوں کے لیے نوادہ کیا چاہتے ہیں، دیکھ کہ کس طرح بڑیوں کو ابھارتے ہیں اور پھر ان پر کشت بستے ہیں۔ جب اُس پر یہ سب ظاہر ہوا تو وہ کہنے لگا: مجھے معلوم ہے کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اُسے محمدؐ یاد کرنا چاہیے، ابراہیمؑ نے کہا تم میری تو بخیر دکھاؤ، کیونکہ تم دون کو جلاتا ہے، تو اللہ نے کہا: کیا مجھے یقین نہیں آتا؟ ابراہیمؑ نے کہا: کیونکہ میں نے مگر اپنے دل کی شکلیں کے لیے میں نے پوچھا ہے، اللہ نے کہا: چار برس لے اور ان کو اپنے پاس منگا۔ پھر ایک ایک جزیرہ ان کا ہر پہاڑ پر رکھ اور جب ان ان کو بلا۔ تیرے پاس وہ دو برس چلے آئیں گے۔ جان رکھ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

۳۴ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک دانہ بونے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سوداے ہوں۔ اللہ جسے چاہتا ہے برکت دیتا ہے۔ اللہ بکھائے والا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے احسان نہیں جملے اور نایہ ادیتے ہیں انھیں ثواب اُس کا اپنے رب سے ملے گا۔ نہ ان کو ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا، نرم بات کہنا اور دُکھ کرنا اُس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد نایہ ادیکھائے اللہ بے نیاز اور بردبار ہے، مومنوں احسان جتنا کر اور نایہ ادے کہ اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔ ایسا کرنے والا لوگوں کے دکھانے کے لیے دیتا ہے اور اللہ اور وراثت بریقین نہیں رکھتا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے پھر پرستی جرجائے پھر اُس پر زور کا منہ پرے اور اُسے صاف کر دے۔ ایسے لوگوں کو اپنے صدقات سے کچھ ہاتھ نہیں لگے گا اللہ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا، اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی رضا جوئی کے لیے دینی اقتصاد سے بھرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے بلندی پر ایک بلخ ہو، مٹھ پر سا تو وہ بھل آئے

(دعوتِ عالمی صفحہ ۳۲) اٹھالاکھ ہر طرح مردہ تھا، گرد و باقی تھی ایک صلیب نما کار کے کسے ٹکڑے میں کوئی دھڑک رہا تھا، اسی سے دست آنے اور روح فنا ہو گئی، ان کو کھانا ہوا کہ اسے تھوڑے کڑے اور ذرہ ہوا کہ ہندوستان کی برائی رہا، تیوں میں اس قسم کے فتنوں کا وجود تو اس سے سچ مانا گیا ہے، لیکن قرآن کے ماننے والوں کو ان تمام فتنوں سے کیا ملتے ہیں ان کے لیے اتنا کھانا کافی ہے جو کترین میں ہوا اور سچ ہی ہے، ابراہیمؑ نے ایک منبر پر بیٹھ کر فریاد کیا اللہ نے وحی بھیجی اور اُس کے مطابق وہ چند ہندو کو مار کر ہزاروں پریشان کر کے اور پھر کراڈی تو وہ ہندو اڑتے ہوئے ان کے پاس چلے آئے، کوزہ گر کوزہ رابگت، چون چوکا، گوش، اکھڑہ، آگہ دانہ کوزہ، کدہ ان زکشت، چوبچ گرساؤ، شکستہ درخت، دہریوں نے ان کے منہ میں گھونٹ ابراہیمؑ نے ہاتھ جتاؤ تو ان کو فحاشی انوس کے چاٹ کر دکھایا اور لایا تو ہزاروں دن سے چلے آئے اس سے وہ کہنے لگے کہ ہمارے جسم کہیں ہر شے اللہ کے ہاتھ سے بچا ہوا نہیں ہے۔

اور پیچھے نہ رہا تو ششم ہی کافی ہوئی۔ اللہ تمھارے کام کو دیکھتا ہے بھلا تم میں سے کوئی بھی بندہ کسے گا کہ تمھارے عجورون اور گھورون کے کسی باغ میں جس کے نیچے نہ بین جاری ہوں اور پہلے کوئی طرح کے میوے موجود ہوں اور وہ مالک بڈھا ہوا اور اس کے چوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ آگ کے تھلے سے بھری ہوئی ایک آندھی آئے اور وہ باغ جل کر رہ جائے۔ ۹۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام ہی طرح سمجھتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

تنبیہ
عدالت

۱۰۔ سوچو اپنی کمائی میں سے اور جو ہنسنے لگا۔ ۱۱۔ زمین سے نکالا ہی اس میں سے عمدہ چیزیں دیا کرو اور ایسی گندی چیزیں فی کی نیت بھی نہ لےنا۔ جو تعین دی جاتی تو تم نہ لینے کیلئے کہ اس کے لینے میں جبر پڑی کرتے۔ جان رکھو کہ اللہ بے نیاز اور سزاوار مدد ہے شیطان تم سے کہتا ہے کہ خیر کرو گے تو تکلیف ہو جائو گے اور وہ تعین نہ م دخل کی باتیں سلکھاتا ہے۔ اور اللہ اپنی بخشش اور فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اور اللہ گناہیں والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے وہ جسے چاہتا ہے وہ سمجھ دیتا ہے اور جسے سمجھ دیتی ہو اس نے بڑی دولت بانی ہو اسے وہی لوگ سمجھیں گے جو صاحبانِ عقل ہیں۔ تم نے جو مال بطور خیرات خرچ کیا ہے یا کوئی نذر کی ہے وہ اللہ کو معلوم ہے۔ ظالموں کا مددگار کوئی نہیں ہو گا۔ اگر سزاوار ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر چھپ کر محتاجوں کو دے تو تمھارے حق میں زیادہ اچھا ہے۔ ایسا دینا تمھارے گناہوں کا کفارہ ہو گا۔ اللہ تمھارے کاموں سے واقف ہے اسے بخیر ان لوگوں کو راہ راست پر لانا ہے ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر لانا ہے۔ تم لوگ جو مال خرچ کرو گے وہ اپنے لیے خرچ کرو گے۔ تم تو اللہ ہی کے خوش کرنے کے لیے خرچ کرتے ہو۔ تم جو مال خرچ کرو گے وہ تعین پورا ہو اور اقامت میں پس سے گا۔ تم پر ظلم نہ ہو گا۔ ان محتاجوں کو دینا چاہیے جو اللہ کی راہ میں گھرے ہوئے ہیں۔ ملک میں عقل پھر نہیں سکتے۔ بے خبر لوگ ان کو سوال نہ کرنے سے تو انگریختے ہیں۔ اسے غمنا تو ان کی صورتوں سے ان کو بچانا ہے۔ لوگوں سے یہ کہو اگر سوال نہیں کرتے۔ جو کچھ مال تم لوگ خرچ کرو گے اللہ کو معلوم ہے۔

۱۲۔ سوچو لوگ اللہ کی راہ میں رات دن چھپے اور ظاہر اپنے مال خرچ کرتے ہیں وہ اس کا ثواب اپنے

۱۳۔ میں تم پر اپنے اچھے اعمال کو براہیوں کے ملانے سے غراب نہ کر دے کسی کام کو اپنے ذمہ واجب سمجھنا نہ کرنا ہے۔ نذر کی قیاس ہے۔ پورا اور اس کا نازک گنگا رہے لیکن بڑے کام کے لیے نذر کی گئی ہو تو اس کی تعمیل نہ کرنا چاہیے۔ ۱۴۔ مصلیٰ ہے جو کہ دوسروں کو صوفی کی ترغیب دینا ہو تو صوفی کے علاوہ کرنا چاہیے اور پاک فوٹ ہو تو چھپانا مناسب ہے۔ ۱۵۔ عسکر اس خصوص میں نیت پر سارا دار و مدار ہے۔ اور بعضوں نے یہ لکھا ہے کہ حدیث مفرورین کے لیے اعلان اور غیر مفرورین کے لیے انفرادی ہے۔ ۱۶۔ جو لوگ تین تیس ہزار کے پاس کہ سے بروت کر کے آتے تھے ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے یہ لوگ دن کو احکام شریعت کی تعمیل کرتے تھے اور رات کو بھوکے سمہد نوی میں سو رہتے تھے۔

سود خوار

رب سے پابن گے۔ بروز قیامت نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا سود کھانے والے قیامت میں اس طرح اٹھیں گے گویا شیطان نے لپٹ کر ان کے حواس کھو دیے ہیں۔ بیان کے اس مقدمہ کی سزا ہوگی کہ وہ بیع کو مثل سود کے جتاتے تھے۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہو اور سود کو حرام کیا ہو۔ اپنے رب کی نصیحت سنکر جو شخص باز آیا تو اس کے لیے جو بات پہلے ہو چکی وہ حلال ہو۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے۔ اور اگر وہ پھر سود خواری کی طرف راغب ہو تو وہ دوزخی ہو اور ہمیشہ اسکو دوزخ میں رہنا ہوگا اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ ناغہ گنگار کو اللہ پسند نہیں کرتا جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اچھے کام کرتے ہیں۔ نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کو اپنے رب سے ثواب ملے گا۔ نہ ان کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ کچھ غم ہوگا۔ مومن اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑنے کے لیے موشیار ہو جاؤ۔ اور اگر تو بہ کرتے ہو تو تمہارا اس المال تمہارے لیے ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے اگر تمہارا اقرضہ دستگی میں ہو تو اسے نفل دینا چاہیے اس وقت تک کہ وہ فراخ دست ہو جائے اور تم حججو تو بخش دینے میں تمہارے لیے اور بھی بھلائی ہے اس دن سے درو جب اللہ کے پاس تم واپس بلائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

وہ بیع اے مومن! جب تم آدھار کا معاملہ کسی وعدہ مقررہ تک کر دو تو اسے لکھو۔ چاہیے کہ تم میں کوئی انصاف کے ساتھ لکھ دے۔ لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے اللہ نے اسے

لین دین کا
میان میں
تبدیلیات

۱۔ عرب کے خادوہ میں غزوہ ۴ نے کے۔ مین جن کا سر پر چڑھا ہوا لے تھے۔ وہی محاورہ زبان میں استعمال ہوا ہے۔ ہتھکڑی کے سود خوار قیامت کے دن پھوٹا نہیں گے۔ اس کے معنی وہ طور پر سمجھ گئے ہیں ایک تو یہ کہ کتاب اور مومن کے لیے ایام گناہتہ کا سود حلال رہتا ہے اور دوسرے کہ بیگناہ مفلح ہو جائے تو بیعت خیرات دینے میں برکت ہے اور سود خواری کا انجام بھی نہیں ہوتا۔ بیان ایک خیال پیدا ہوتا ہے کہ جس سود خوار بہ نسبت اور پیشہ درون کے زیادہ فائدہ اور خوش حال ہیں۔ اس کی وجہ سود خواری کی بھلائی نہیں ہو کہ ان کو فراخ رزق کی بھلائی ہو جو سود خوار سے بھی بدترین مفلحانیت سرکاری میں رنوت ستانی جاری ہو زمیندار میں تمام دنیا کے چھوٹے اور فساد ہیں۔ سود خوار کو اسلام نے اس لیے منع کیا کہ اس مذہب سے تجارت ہر لوگ مجبور ہوں گے لیکن آج کل کے مسلمان تجارت سے بالکل بے برہہ ہو رہے ہیں اور اس سے منکوب ہیں۔ دیکھو الاسلام بے جب اے اللہ ہی منیرہ معروض تھے ہی عمر کے ہی عمر ہی منیرہ سے کہا کہ ہم سود لین گے لیکن روپیہ ہی دے دو۔ سچی منیرہ نے آنکھ کھلے اپنے نصیحت بیان کی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ تاکہ کوئی شرط ہم نہ دے جائے کیسے حق کم و بیش نہ ہو سکے اور ان معاملہ میں اختلاف نہ واقع ہو اور آئندہ نزاع کا دروازہ نہ کھلے۔

جیسا سکھایا ہو ویسا لکھے۔ اور جس پر دین ہو وہ لکھو آجائے اور اپنے پروردگار اللہ سے
 ڈرتا رہے اور اس دین سے کچھ کم نہ کرے۔ اگر دیندار بے عقل ہو۔ ضعیف ہو یا لکھوانے کے قابل
 نہ ہو تو اس کا دلی اوصاف سے لکھو اے ارحامہ کے وقت جن لوگوں پر لکھا را اطمینان ہو ان میں
 سے دو قسم دون کو گواہ کر لیا کرو۔ دوسرے نہ ہوں تو ایک۔ اور دو غور و تہن کو تحقیق تم کو ہوں میں
 سے پسند کرو کہ ایک عورت بھول جائے گی تو دوسری یاد دلائے گی۔ گواہ جب بلائے جائیں تو بھار
 نہ کریں۔ اور معاملہ میعاد ہی چھوٹا ہو یا بڑا تم لوگ اس کے لکھنے میں کاہلی نہ کیا کرو۔ یہ تحریر اللہ کے
 نزدیک مضائقہ نہ ہو اور اس طرح گواہی بھی درست رہے گی اور پھر کوئی شک باقی نہ رہ جائے گا
 لیکن اگر کین دین لکھی ہو جو اس میں تم ہیر پھیر کیا کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں
 ہو کہ جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لیا کرو۔ نہ کاتب کو ضرر پہنچایا جائے نہ گواہ کو ضرر ہو بخایا
 جائے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو گناہ کی بات ہی۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تم کو سکھاتا ہے۔ اللہ سب کچھ
 جانتا ہے اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا تم کو نہ ملے تو رہن یا قبضہ رکھو۔ اگر ایک شخص دوسرے
 شخص کے پاس امانت رکھے تو جس کے پاس امانت رکھی جائے اُسے چاہیے کہ امانت ادا کر دے
 اور اللہ سے جو پروردگار پروردگار ہے۔ تم گواہی کو نہ چھیناؤ۔ جو اُسے چھینا تو اس کا دل انگار ہی
 اللہ تمہارے کام سے واقف ہو

گواہی

امانت

پہلے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہوا اللہ کا ہے۔ اپنے جی کی بات تم ظاہر کرہ یا چھپائے رہو
 اللہ تم سے اُس کا حساب کرے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخشے گا۔ اور جس پر چاہے گا عذاب کرے گا۔
 اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ رسول اور تمام مومنین اُس کتاب کو مانتے ہیں جو اُس کے رب کی طرف سے
 اُس پر اتاری ہے۔ یہ سب کے سب اللہ۔ اللہ کے فرشتوں۔ اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں پر
 ایمان لائے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے پیغمبروں میں ہم فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہمارے پروردگار را

تذکرہ مومنین

اس طرح کے الفاظ جان آئے ہیں ان سے مراد ہر کس طرح پر امرایہ اور باری پر ویسا کرو۔ اس موقع پر یہ مطلب ہو کہ
 جو طرح لکھتے ہو لکھ لیا کرو۔ پہلے مفعول یا مکمل پہلے جب لکھنے کو غایت بیان کی گئی بھول جو کچھ واقع ہوتا اور دوسرے
 خود پر بھی علیٰ ہر جو علم ہوا کہ کتنا واجب نہیں ہے کہ یہ سب کے سب اللہ کے فرشتوں نے امانت سے دین مراد لیا ہے۔ پیغمبر اور مسلمانوں
 کی طرف سے یہ کیا لیا کہ زیادہ زبان حال سے یہ کہتے ہیں کہ جلی امت سے مسلم ہو کہ دل کے خیالات پر بھی حساب ہو گا۔
 یہ حکم سنا صحابہ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یہ حکم سخت ہے حضرت نے فرمایا کہ جی اسراہیل کی طرح تم لوگ ایسا کرو کہ جو کچھ روکا
 کا ہو قبول کرو اور اللہ سے مدد جاو۔ لوگوں نے یہ سنا کہ ہم ایمان لائے اور قبول کیا۔ اللہ کہ یہ بات پسند آئی تب انہی کے
 بعد دو آیتیں اُن میں جن کا نشانہ ہو کہ جو امر کہ قدرت سے ہی مانہ نہ ہو سکا حساب نہ ہو گا۔

ہوتے سنا اور قبول کیا تیری کشف ہم کو کیا ہے کہ تیرے ہی پاس ہم کو چڑھاتا ہو نہ داتا ہو۔
 منین ڈالتا۔ مگر تھوڑا اُس کی طاقت کے اپنے کام کرتا۔ واسطے کہ اپنے کام کا فیصلہ کرے گا اور
 کام کرنے والے کو ضرر پہنچے گا۔ اسے ہمارے پروردگار ہم پروردگار ہیں تو ہر کوئی بکڑا اور بک
 پروردگار ہم پر ایسا بھاری بوجھ نہ رکھے جیسا ہم سے اٹھوان پر توں رکھا تھا۔ اسے ہمارے پروردگار
 ہم سے اتنا بوجھ نہ اٹھوا جس کی طاقت ہم کو منین ہے۔ اور ہم سے دیکھ کر ہم کو بخش۔ اور ہم پر رحم کر۔
 تو ہمارا مددگار ہو کہافون کی قوم پر تو باری مدد کرے

سورۃ آل عمران

مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ائمہ اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ زندہ ہے اور سب کو قائم رکھے ہوئے
 ہے۔ اے محمد! اُس نے یہی کتاب (قرآن) تجھ پر اتاری۔ جو انہی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی
 ہے۔ اُس کے پہلے اُس نے لوگوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل اتاری تھی، اور اُس نے
 فرقان اُتارا ہے۔ اللہ کی آیتوں سے جو منکر ہیں بے شک اُن کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ زبردست
 بدلہ لینے والا ہے۔ اللہ زمین و آسمان کی کوئی شے ہرگز پوشیدہ نہیں ہے۔ رحیم مہربان ہے۔
 صورتیں جس طرح چاہتا ہے وہی بناتا ہے۔ اُس زبردست حکمت والے کے سوا اور کوئی معبود نہیں
 ہے۔ اے خدا! اُسی نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) اتاری ہے جس میں محمدؐ تیرے ہیں جو اصل کتاب
 ہیں اور دوسری بہم (فصل اعلیٰ) بھی ہیں لیکن جن کے دوش میں کجی ہو وہ فتنہ بڑھانے اور

۱۔ بیان سے آنحضرتؐ کی ذات سے جناب باری میں دعا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نکالنا عمران ۱۱۰۔ میں حضرت مریم اور حضرت
 عیسیٰؑ کا تذکرہ ہے اور پہلے اس پر سورہ کافم آل عمران ۱۰۷۔ قرآن کے میں حق اہل باطن میں فرق کرنے والا بعضوں نے اس سے قرآن
 مراد لیا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ تاکید قرآن کا بعد ذکر کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں اس سے مراد ہیں دیگر پیروں کے مخالف اہل تعظیم مسیحی
 ۱۱۱۔ قرآن میں لفظ "نفاذ" آیا ہے جس کا ترجمہ "بسم" اور "بسم" ہے جس میں لفظ "بسم" اور "بسم" کے بعضوں نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ اس
 ایک ہی مطلب پر لکھا ہے وہ حکم ہے اور میں نے سننے کے نکلنے کی اجازت ہے اور میں نے لکھا ہے کہ یہ عطف ہے
 بعض سورتن کے شروع میں آئے ہیں جن سے وہی مراد ہیں اور ان کے سوا سب علم میں ہے جو عطف سے مختلف ہے
 یہاں کے یہود اور نصاریٰ لوگوں کو گمراہ کرتے تھے یہ آیت انہیں کی شان میں ہے

تھا وہیل کرنے کو کتاب کی ہریم آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کی تاویل اللہ کے سوا دوسرے کو معلوم نہیں ہے۔ اور بڑے بچے علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے کہ اور سمجھانے سے وہی سمجھتے ہیں جن کو دانش ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہدایت کے بعد ہمارے دل نہ پیچھے اور اپنے پاس سے ہمو رحمت عطا کر بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ایک دن لوگوں کو بے شک جمع کرے گا اس میں شبہ نہیں ہے۔ اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

غزوہ بدر

سبحانکون اللہ کے عذاب سے ان کے مال یا ان کی اولاد اور ابھی بچا نہیں سکتی۔ یہ دوزخ کے اندھن بنائے جائیں گے۔ جیسا کہ فرعون والوں اور فرعون سے انگوں کا حال ہوا کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو اللہ نے ان کو بسبب ان کے گناہوں کے پکڑ لیا۔ اللہ کی باربری سخت ہے۔ اے غمناک! تو منکروں سے کہہ دے کہ وہ عنقریب مغلوب ہونگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ جو بڑا ٹھکانا ہے۔ اے منکرو! تم ان دو فوجوں میں جو بھڑی تھیں۔ نشانی دکھ چکے ہو کہ برو زنگا بدر ایک فوج اللہ کی راہ میں لڑتی تھی اور دوسری فوج جو کافروں کی تھی اُسے پہلی فوج انگوں سے صریح دوجندہ کھائی دے رہی تھی۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی مدد کا زور دیتا ہے۔ آنکھ والوں کو اس سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ بیسیان۔ بیٹے۔ سونے جاندی کے بڑے بڑے ڈھیر۔ عمدہ گھوڑے۔ مویشی اور کھیتی۔ یہی مرغوب چیزیں ہیں جو انسان کو کھل معلوم ہوتی ہیں۔ اور یہی دنیا کی زندگی کے فائدے ہیں۔ لیکن اچھا ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہے۔ اے محمد! لوگوں سے کہ ”میں ان سے بھی بڑھکر بھی پرہیز نہیں تمہیں بتاؤں؟ متقیوں کے لیے اللہ کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہروں جاری ہیں اور ان میں

باغ جنت

۱۔ اس آیت کی پہلی اسوقت ہونے کے بعد اللہ پر دقت کیا جائے اور یہی قزاق اہل تہن کے نزدیک صحیح ہو۔ اور اہل تشیع را سخن نے العلم پر دقت کرتے ہیں۔ اسوقت میں یہ ترجمہ چوگا کہ ”حالانکہ اُس کی تاویل اللہ اور اُس کے علم والے (اللہ) کے سوا دوسرے کو معلوم نہیں ہے۔“ مثلاً حضرت عیسیٰ کی نسبت روح اللہ اور اللہ کا کیا ہو۔ اب اہل فرادو اس سے بحث نہ کرنا چاہئے کہ ان نظروں سے کیا مراد ہے؟ کفار اس امر پر ہستے تھے کہ آنحضرتؐ کے کوئی لڑکا نہ تھا ان کی تہیہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی؟ ۲۔ قدرت الہی یا علامت نبوت ۳۔ اللہ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ ایک مومن دو کافروں پر غالب آئے گا (ما یاءتہ بغلبۃ الا تین) جنگ ۴۔ رہیں کفار سمجھتے تھے۔ اللہ کی قدرت سے وہ صرف دو چیز مسلمانوں کو نظر آئے۔ مسلمانوں کو وعدہ خدا یا دیا اور جنت سے لڑکھنوں نے فتح پائی۔ ان دونوں سے اس آیت کا ترجمہ ہر طرح کیا ہو جس سے مفہوم یہ ہو جائے کہ کفار کو مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی اور وہ مغرب ہونگے۔ جنگ بدر میں مسلمان تین سو کے قریب اور کفار نو سو کے قریب تھے یہی ترجمہ بیان اختیار کیا گیا، جو جنگ بدر کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام ص ۱۷۲ صفحہ ۱۷۲ میں ”ابا کاترجمہ صحیحاً تھا کہ“ ۵۔ انزال زکوٰۃ و جنان فتح مناب زندگی فریبی بجا نہ تھی۔ چنگیزی کہ ہمارا جس

وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ نیک صاف پیمانہ ہیں گی اور اللہ کی رضا مندی ملے گی۔ اللہ دیکھ رہا ہے کہ
 ان بندوں کو جو یہ کہتے ہیں کہ: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے۔ ہمارے گناہ بخندے
 اور عذاب دور کر دے۔ جہنم بچاؤ اور صبر کرتے ہیں۔ پیچوستے ہیں۔ بندگی میں لگے رہتے ہیں خراج
 کرتے ہیں۔ اور آخر شب میں مستغفار کرتے ہیں چاہے خود کو اسی دیکھا ہو کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں
 ہے۔ اور فرشتے در علم لے بھی یہی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ انصاف لے ساتھ مدد بخاہے۔ ہمیں برکت
 خلقت والے کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے۔ دین مستحکم اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ جو اس اسلام
 میں جو اختلاف اہل کتاب نے کیا ہے وہ جان بوجھ کر آپس کی کینہ سے کیا ہے۔ اللہ کی آیتوں سے
 جو منکر ہوتے ہیں ان سے اللہ جلد حساب لے گا۔ اے محمد! اگر اس پر بھی تجھ سے اہل کتاب حجت کریں تو
 کہدے: "میں نے اور میرے ساتھیوں نے اللہ کے حکم پر ایمان لیا کر رکھا ہے" اے محمد! تو اہل کتاب راہ
 جانوں سے بچو۔ تم اسلام لاتے ہو۔ پھر اگر وہ بھی اسلام کریں گے تو ہدایت پائیں گے اور نہیں تو
 تجھے نرسن پیغام پہونچا دینا تھا۔ اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

سبح اللہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے والوں اور ایمان کو ناحق مار ڈالنے والوں اور جو
 انصاف کرنے کو کہتے تھے ان کے ارٹوٹالے والوں کو تو عذاب الیم کی خوشخبری دے دے۔ وہ ہیں کہ
 اعمال دنیا و آخرت میں سٹ گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں رہا۔ اے محمد! کیا تو ان لوگوں کو
 نہیں دیکھتا جن کے پاس ایک جملہ کتاب (توریت) کا ہے۔ جب یہ اللہ کی اس کتاب کی حرف بلاتے
 جاتے ہیں کہ یہ جھگڑا اچھا دے تو ان میں سے بعضے تغافل کر کے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ قہر واسوجہ سے ہلکے
 ان کا ستونہ ہے کہ یہ آگ میں پھوٹے ہی دن۔ ہیں گے۔ اپنی بنائی ہوئی باتوں سے یہ دین میں
 بیٹے ہوئے ہیں و قیامت کے دن جس کے آنے میں شبہ نہیں ہے جو جب ہم ان کو جمع کریں گے تو

۱۔ ہماری زبان پر ہر وقت روایت ہے کہ جب تمنا کی گئی کہ ابھی رہتی ہو تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: (انا) اللہ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے
 معصومین کا مفکرانہ دین بادشاہ ہونے سے کوئی سوال کیا ہو تو وہاں ان کو دشمنی چاہتا ہو تو دشمنی دے دے۔ اسی کا خلاصہ انوریت خود
 کر رہا ہو کہ کوئی اللہ سے کہے کہ یہ ذکر ہو کہ اگر اپنی کتاب پر عمل نہیں کرتے اور گناہ پر ولیہ ہوں اس پر غرے ہر کہ ان کے اگلے حقیقت ہمارے
 کہ تھے ہیں کہ ہم میں اگر کوئی بڑا گناہ بھی کرے گا تو سات دن سے زیادہ عذاب دیئے گا۔ اسکی شان نزول میں بعض نے یوں بیان
 کیا ہے کہ آنحضرت نے چند ہمدونوں سے توریت لائی تاکہ اپنی نبوت کا ثبوت اسی کتاب سے دین۔ اہل ہمدون جمع ہوئے بعض نے کہا کہ یہ
 کار اسے دی اور بعض نے اختلاف کیا۔ بعض نے یہ کہہ دیا کہ کوئی شان نزول نظر آیا ہے۔ وہ یہ کہ ہمدون میں کوئی مالک انفس دیکھ رہا تھا
 جو اسکی سزا کی بحث پیش ہوئی۔ توریت میں مذکور اسکی سزا ہے۔ آنحضرت نے وہی تحریر کی۔ شریف ہمدون میں کہ وہ ہمدون آنحضرت سے
 چھپائے گئے۔ لیکن باآزادہ چھاپے گئے۔ دیکھنا تاریخ الاسلام جلد ۱۳ ص ۱۱۳۳ میں ہمدون کی طرف اشارہ ہے لیکن اوصاف افکار اہل
 دہلی کے بیان کے ہیں۔ دہلی کے اہل فطن اور غیر فطن کی برائی بھلائی کو تو جیسے ہر اسی کا یہ تحریر ہے کہ وہ ہمدون میں انکی حکومت تھی
 ۲۔ یہی برائی اور جب اہل فطن احکام توریت کے ہر نکتے میں اسے کو ہمدون ایک جزو توریت ماننے کے پاس پہونچے توریت

ذکر عین

اہل کتاب

ذکر ہمدون

کھانسا۔ اسے میرے رب! میرے بیٹے میں چلا کر جو اسے میں اپنے کام سے آزاد کر کے تیری نذر
 کرتی ہوں۔ تو مجھ سے قبول کر۔ تو سخت جانتا ہو۔ وَلَا تُرْکِیْ جَنَّتَیْ کے بعد اس نے کہا: "اے میرے رب!
 میں تو تیری جنتی"۔ اللہ کو تو اس کے جنت کا علم تھا ہی۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ "مرد اور عورت
 برابر زمین ہوتے۔ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔ اور شیطان مردود کے وسوسوں سے میں سکھ
 اور اس کی نسل کو تیری پناہ میں دیتی ہوں"۔ تو ان کے پروردگار نے مریم کو بخوبی قبول کیا۔
 اور اچھی طرح اس کی پرورش کی۔ اور زکریا کو اس کی کفالت کے لیے مقرر کیا۔ جب زکریا اس
 صوم کے پاس حراب میں جاتا تو کھانے کی چیزیں اس کے سامنے دیکھتا۔ اَلْبَیْکَ دَنَ اس نے پوچھا
 کہ "اے مریم! یہ کیا نامکام سے آیا؟" مریم نے کہا کہ "اللہ نے دیا ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے۔ شہاد
 روزی دیتا ہے"۔ اسی وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا: "اے پروردگار میرے!
 اپنی جنابت سے مجھے اولاد پاک عطا کر۔ تو دعا کا سننے والا ہے۔ وہ حراب میں دعا ہی مانگ رہا تھا
 کہ فرشتوں نے پکار کر کہا: "اللہ تجھ کو بخوبی کی بشارت دیتا ہے جو کلمہ اللہ کی تصدیق کرے گا۔ سرواٹھو گا
 عورتوں سے دور رہے گا۔ اور نبی صالح ہوگا"۔ زکریا نے کہا: "اے میرے رب! میرے لڑکا کیونکر
 ہو سکتا ہے میں تو بڑھا ہوں اور میری بی بی بالکل بچہ ہے۔ اور شاد ہوا کہ اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے
 کرتا ہے"۔ زکریا نے کہا: "اے میرے پروردگار! میرے لیے کوئی نشانی قرار دے"۔ اور شاد ہوا۔
 "نشانی تیری یہ ہو کہ تین دن تک تو بات صرف اشاروں سے کہے گا۔ یعنی تین دن روزے
 رکھنا۔ پھر اللہ کو زیادہ یاد کرنا اور شام و صبح اس کی تسبیح کرنا"۔

۱۰۰) اربعہ مائیدہ ۱۰۰) یا حضرت مریم و حضرت عیسیٰ و علیہما السلام جن کا ہم پر رکھا گیا اور جن سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے
 علیہ علی بیت المقدس کی خدمت کے لیے آئے۔ یہ نسبت لڑکوں کے لئے ترنما ہے۔ یہ ۱۰۰ حضرت عیسیٰ کی ماں مریم کا
 تذکرہ ہے۔ اور افعال سہ ماہ مریم بن آئے گا۔ یہاں حضرت انا ہی مذکور ہے کہ اس زمانہ میں مسجد قدس کی خدمت کے لیے
 بعض لوگ اپنے لڑکے لے کر آتے تھے۔ ان کی بی بی جنتی حامد بھی اس نے ایسی ہی نیت کی۔ لیکن لڑکا پیدا نہ ہوا
 پیدا ہوا۔ نیت رکھ کر بھی اس لیے وہ لڑکی یعنی حضرت مریم کو اجاد بیت المقدس کے چہرہ دکرائی۔ اجاد میں تو
 خوار زکریا کے صدمہ میں حضرت مریم پر آمین۔ زکریا نے اس کی پرورش کی۔ طرح طرح کے ہوسے عیب سے حضرت مریم کے لیے
 آجائے تھے اس پر زکریا کو دستہاب ہوتا تھا۔ ایک روز زکریا نے اللہ کی قدرت کو دیکھا کہ بے سان و بے گمان
 تاکہ جسے بے فصل کر کے ہم اس صوم وین دیر دیکھ کر لے کر آتے ہیں اور اس میں وہ لڑکی متاثر ہے۔ اللہ نے بھی
 دعا قبول کی۔ انکی بڑھاپا کی ابتداء سے حضرت مریم پیدا ہوئے اور انکی رحمتی لڑکی مریم اللہ نے ایک صوم میں پیدا
 کیا۔ صوم میں لڑکے نہ رہ سکتے تھے۔ اور صوم میں لڑکے نہ رہ سکتے تھے۔ اور صوم میں لڑکے نہ رہ سکتے تھے۔

جس کو کہتے ہو۔ تم ایمان والے ہو تو میری سب نشانیاں میں ہوں اس لیے کیا ہوں کہ تو نہایت
 مجھ میرے سامنے ہو اس کی تصدیق کروں اور جو چیز میں تم پہلے سے حرام تھیں ان میں سے بعض
 کو تم نے حلال کر دیا۔ تمہارے رب کی طرف سے نشانی لیکر آیا ہوں۔ اللہ سے ڈرو اور میری آیتیں
 کو تم نے انکار کیا۔ میرا پروردگار بڑا ہی پروردگار ہے۔ اسی کی پرستش کرو۔ یہی سیدھی راہ
 ہے۔ جب عیسیٰ نے لوگوں کو منکربا تو وہ بولا: کوئی بڑا اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے۔
 سو ان لوگوں نے کہا: اللہ کے طرفدار ہم ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ آپ گواہ رہیے کہ ہم مسلم
 ہیں۔ اسے ہمارے پروردگار، ہم پوری انکاری ہوئی دیکھ لیں۔ آپ گواہ رہیے کہ ہم مسلم
 ہیں۔ یہودی اختیار کی۔ ہکو تصدیق کرنے والوں میں کھلے۔ یہود نے داؤن کیا عیسیٰ سے تو اللہ
 نے ان سے داؤن کیا۔ اللہ بہتر داؤن کرنے والا ہے۔

وایضا

سلسلہ صحابہ
 فقہاء کرام

پھر عیسیٰ نے ان میں اللہ کے لئے عیسیٰ! میں تیرے رہنے کی مدت پوری کر دیا گا۔ اور اپنی طرف تجھے
 اٹھا لیا گا اور تجھے کافروں سے پاک کر دیا گا اور تیرے تابعین کو میں قیامت تک منکرین
 دیو و پیر غالب رکھوں گا۔ پھر تم سب میرے پاس آؤ گے تو جس امر میں تم اختلاف کرتے
 تھے اُس کا فیصلہ میں سناؤں گا۔ پھر منکروں کو میں دیتا اور آخرت میں بڑا سخت عذاب دوں گا
 اور کوئی ان کا مددگار نہ ہو گا۔ ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں کو اللہ پوری مدد دے
 گا۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اے محمد! ہم جو تجھے مٹاتے ہیں۔ یہ ہماری آیتیں ہیں اور
 بڑا رحمت تذکرے ہیں۔ اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال ایسی ہے جیسی آدم کی مثال ہے کہ اللہ

نے اسے اور آدم کی جڑی اور اوست کا وقت ہو زمین کھاتے تھے حضرت عیسیٰ نے اسے حلال بنایا۔ بغیر نہ بھی اسے کھے کھا کر وقت
 پہلے نہیں کھا جاتا تھا حضرت عیسیٰ کے وقت سے وہ حلال ہوئے۔ تب تک کہ دن کی خلعت بھی حضرت عیسیٰ کے وقت سے جاتی رہی۔
 بعض کہتے ہیں کہ رب توریت میں قانون الہی اور ان کی بھی قانون الہی تو ایک دوسرے کا نسخہ کیوں ہو جب یہ کہ لکھو سرے کا نسخہ
 نہیں ہوا تو میں سب ایک ہیں بعض جگہ شکل احکام موقع اور ضرورت کے اعتبار سے آسان کر دیتے ہیں نہ تو ان سے اختلاف
 اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ توریت و انجیل جو انھوں نے لکھے ان میں بھی وہ اہل علم و تحقیق و کھوج رہے تھے نہ کہ وہ صرف
 راہ امام حضرت عیسیٰ ہی جو عیسیٰ نے ان کے پاس جو کچھ بتایا وہ اس کی طرح حضرت عیسیٰ کی دشمنی کے باعث لکھے سمجھنے
 نہیں سکتے۔ یہود دشمنوں کا سردار قید خانے میں حضرت عیسیٰ کو قتل کرنے کے لیے پہلے لکھ لکھ کر حضرت عیسیٰ کی خدمت سے غائب ہو گئے اور
 یہودی حکومت میں حضرت عیسیٰ کے معلوم ہوئے اور لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ وہ دینا میں مل و جہاد و زلفیوں کا مذاق و رفاقت میں
 وہ بھی کا عذاب و عذاب نصاریٰ تو حضرت عیسیٰ کو خدا کا رکھتے تھے۔ ان کی بددلتی حال، انھوں نے مسلمانوں سے عیساکر اور ان کی حکومت
 سے ظہور سنا تو قرآن کے نصاریٰ انھیں کو چھوڑ گئے۔ یہ خدا کے کہنے کے مطابق حضرت عیسیٰ پر آدہ ہوئے اور عیسیٰ فاطمہ علیہ السلام کو لکھ
 لکھ کر گئے اور انھیں بتایا کہ عیسیٰ نے دعا مانگ کر تو قرآن کتاب پر نازل ہوئی۔ لکھ لکھ کر آدہ کی سات کے قرآن کے نصاریٰ کو لکھ
 لکھ کر لکھ کر ہو گیا۔ وہ عرب کو لکھ لکھ کر قرآن کی افاعت قبول کر لی۔ دیکھو تاریخ اسلام حقیقی ص ۱۶۱

سکھتے اور نبوت عطا کرے تو وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ یہ اللہ کو چھوڑ کر میری جدی کر دے۔ ہلکا کرے یہ کہنا چاہیے۔ "تم لوگ خود کتاب پڑھتے پڑھاتے رہے ہو۔ تعین خدایہ رحمت رہا چاہیے۔ اللہ تم سے یہ نہیں کہے گا کہ فرشتوں اور نبیوں کو پروردگار بتاؤ۔ کیا وہ یہ کہے گا کہ تم مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جاؤ؟"

ف اے محمد! تو یاد دلا کہ اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیتے وقت کہا تھا: میں نے تو تعین کتاب وحی اور عقل دی۔ اب اس کے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور تمہاری کتاب اتویستہ کی بھی تصدیق کرے تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ اور پوچھا تھا: تم اقرار کرتے ہو اور عہد باندھتے ہو؟ تو پھر نبیوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا تھا: تم شاہد ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ ایک شاہد ہوں۔ پھر اس کے بعد جو کوئی فحش ہو گا وہ نافرمان ہو گا۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں؟ - حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہو طوعاً و کرہاً اسی کے حکم میں ہے۔ اور اسی کی طرف سب کو بھر جاتا ہے۔ اے محمد! تو کہہ دو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اس کتاب پر جو ہم پر اتری اور ان صحیفوں پر جو ابراہیمؑ - اسمعیلؑ - اسحاقؑ - یعقوبؑ اور نسل یعقوب پر اترے تھے۔ اور ان کتابوں پر جو موسیٰؑ - عیسیٰؑ اور دیگر پیغمبروں کو ان کے رب نے دی تھیں۔ ہم ان میں سے ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی ایک رب کے فرمانبردار ہیں، جو شخص اسلام کے سوا دوسرا دین تلاش کرے گا ہرگز اس کا دین مقبول نہ ہو گا اور آخرت میں وہ گھائے میں رہے گا۔ ایمان لالچ اور پیغمبروں کو برحق جاننے اور دیلوں کے پالنے کے بعد جو لوگ کفر کریں گے اللہ ان کو کیونکر راہ راست دکھائے گا؟ - اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ بس ان کی یہی جزا ہے کہ اللہ کی

رسول کو
اتفاق باہمی

پیغمبروں کا حکم

شاہد عالم اور اس کے قول و قرار کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ اللہ نے اور نبیوں سے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ ظلم کی مدد کریں گے اس طرح کہ ان کے دین میں جو مبعوث ہے تو وہ خود ان کے ایمان لائیں گے اور نہیں تو اپنی اس کو ایمان لائیں گے تاکہ ان کے ایمان کے اور نبیوں کے ایمان میں کوئی شک نہ رہے اور یہی سراسر اسلام ہے کہ دین ایک ہی ہے بقا مصلحت وقت کے لیے کہ کچھ اختلاف دکھائی دے۔ چنانچہ پیغمبر کے بعد جو نبی بھی آئے ان کا دین وہی ہے کہ اللہ کی تعین کتاب وحی اور عقل دی۔ اب اس کے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور تمہاری کتاب اتویستہ کی بھی تصدیق کرے تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ اور پوچھا تھا: تم اقرار کرتے ہو اور عہد باندھتے ہو؟ تو پھر نبیوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا تھا: تم شاہد ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ ایک شاہد ہوں۔ پھر اس کے بعد جو کوئی فحش ہو گا وہ نافرمان ہو گا۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں؟ - حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہو طوعاً و کرہاً اسی کے حکم میں ہے۔ اور اسی کی طرف سب کو بھر جاتا ہے۔ اے محمد! تو کہہ دو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اس کتاب پر جو ہم پر اتری اور ان صحیفوں پر جو ابراہیمؑ - اسمعیلؑ - اسحاقؑ - یعقوبؑ اور نسل یعقوب پر اترے تھے۔ اور ان کتابوں پر جو موسیٰؑ - عیسیٰؑ اور دیگر پیغمبروں کو ان کے رب نے دی تھیں۔ ہم ان میں سے ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی ایک رب کے فرمانبردار ہیں، جو شخص اسلام کے سوا دوسرا دین تلاش کرے گا ہرگز اس کا دین مقبول نہ ہو گا اور آخرت میں وہ گھائے میں رہے گا۔ ایمان لالچ اور پیغمبروں کو برحق جاننے اور دیلوں کے پالنے کے بعد جو لوگ کفر کریں گے اللہ ان کو کیونکر راہ راست دکھائے گا؟ - اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ بس ان کی یہی جزا ہے کہ اللہ کی

اعمال کو اللہ دیکھتا ہے۔ اے محمد! تو اہل کتاب سے پوچھو۔ تم دیدہ و دانستہ مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو اور کبھی ڈھونڈتے ہو؟۔ تمہارے کام سے اللہ بے خبر نہیں ہو ایمان والو! اگر تم ایمان لا کر اہل کتاب کے کسی فرقہ کی بات مانو گے تو یہ تمہیں بھر مٹوس سے کافر بنادیں گے۔ تم کفر کیونکر کر دے گے جب کہ اللہ کی آیتیں تمہیں سنائی جاتی ہیں اور اللہ کا رسول تم میں موجود ہے؟ اللہ کو جو شخص مضبوط پکڑے گا وہ سیدھی راہ پائے گا۔

ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا حق پر اُس سے ڈرنے کا۔ اور مسلمان ہی مرو۔ تم سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور آپس میں جھگڑو نہ ڈالو۔ اللہ کا وہ احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اُس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی۔ اور اب اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہو گئے ہو۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے اُس نے تم کو بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تم پر اپنے احکام ظاہر کرتا ہے۔ کہ تم راہ راست پر آ جاؤ۔ تم میں ایک ایسی جماعت ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے۔ اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کرے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے نفع ہے۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو احکام صریح آنے کے بعد متفرق ہو گئے اور فتنان کرنے لگے۔ اُن پر بروز قیامت بڑا عذاب ہو گا۔ اُس دن کسی کے منہ روشن ہوں گے اور کسی کے منہ تاریک ہوں گے۔ تاریک منہ والوں سے کہا جائے گا ایمان لائے گے بعد تم کافر ہو گئے تھے تو اب کفر کی سزا میں عذاب جھگڑو اور روشن منہ والے اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور ہمیشہ اُسی میں رہیں گے۔ اے محمد! یہ اللہ کی آیتیں ہم تجھے ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں۔ دینا

امامت کی ضرورت

مذہب نبوی

اللہ اوس اور غرض دو جنگ جو فرقے مسلمان ہو کر باہم شہر دشمن ہو گئے۔ چند ہودیوں نے انھیں لڑا دیا اُس وقت یہ آیت اُتری یہ اللہ ایمان مسلمانوں کو ایک دل رہنے اور باہم اختلاف نہ کرنے کی تاکید کی گئی جو اور اپنی اپنی راستے علیحدہ قائم کر کے نئے غیاس کی بنیاد لئے گی جسی جتنا مخالفت ہو۔ اور باہم اتفاق رکھنے کو اور انہوں نے بتا دیا کہ لام جاہلیت میں تم آپس میں لڑتے تھے ایمان کی برکت سے تم لوگوں میں مصالحت کا بیج پڑ گیا۔ اب کسے انہارا مسامحتی نہ دہی اور میں اختلاف نہ کرے کہ اختلاف نہ کر دے کہ وہ اللہ جس کام ہے آگ میں جلتا ہے اسکو آگ کا کنارہ ہی کہنا چاہیے۔ اللہ اچھی اور کھلی بات سنو و دشمن کا ترجمہ یہ کہ کتاب و سنت کے موافق جو کام ہو اسے سخت سے سخت میں اور انکی ضد کو شکو اس آیت سے معلوم ہو کہ مسلمانوں کی نصیحت کرنا اگر جیسے بھی ہے تو قرآن کا فرض ہے۔ اور ایسا کرنا قرآن ہی کا فرض ہے اور اگر کسی کی مصلحت یہ ہو کہ ہر گز وہ میں ایک شخص امور دینی کی تعلیم کے لیے مقوی کیا جائے۔ اللہ قوت و اید کیلئے نیکو احکام کے ہوتے ہوئے یہ نہ دیکھوئے نہ آپس میں جھگڑا پید کر کے بہت سے فرقے بنائے تھے۔ اللہ کہتا ہے کہ اُن کی طرح مسلمان جھگڑنا اختیار نہ کریں۔ یہ ایسی مثال ہے جیسے کہ سرخ ردا اور سیاہ ردا اچھے برے کام کرنے والوں کے لیے ہوتے ہیں وہ کچھ بعض نے کھانچ کر اس سے فرقہ مراد میں اور بعض نے کھانچ کر جمیع کفار کا قتل واجب اس میں قاتل ہونے پر نہ کر رہا تھا سب سمجھتے ہیں کہ دوستی عالم کا کوئی صلہ ہو اور پھر یہ سمجھ کر جو کوئی عمل نہیں کرتا وہ اس آیت کا معنی نہیں سمجھتا۔

جہان کے لوگوں پر اللہ ظلم کرتا نہیں چاہتا ۛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہو اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ ہی تک سب کام پہنچتے ہیں ۛ

سبحان اسماء تعالیٰ استین لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو۔ کہ ابھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر اہل کتاب ایمان لائیں تو ان کے لیے بہتر ہو۔ ان میں بعض تو ایمان لائے ہیں۔ لیکن اکثر نافرمان ہیں ۛ یہ تمہارے کچھ نہ بگاڑیں گے صرف ایذا پہنچائیں گے۔ تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پیسرین گے۔ اور پھر کوئی ان کا دھوکا نہ کھاگا ۛ اللہ کی ذمہ داری یا آدمیوں کی چاہ نہوتی تو جہان دیکھو ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ اللہ کے غضب میں یہ گرفتار ہیں اور محتاجی ان پر آپڑی ہے ۛ یہ اس لیے ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں کے منکر تھے اور انہوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اس انکار و قتل کی جرأت انہیں اس لیے ہوئی کہ یہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ گئے تھے ۛ یہ سب یکساں نہیں ہیں۔ اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ باتوں کو کھڑے ہو کر اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں۔ اور سجدے کرتے ہیں۔ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ابھی بات کا حکم دیتے ہیں۔ بُری بات سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں دوڑتے ہیں بس یہی لوگ نیک بندوں میں ہیں اور کار نیک جو کریں گے ہرگز نامقبول نہوگا ۛ اللہ بزرگوار کو خوب جانتا ہے ۛ ان منکروں کے مال اور اولاد اللہ کے آگے کچھ بھی ان کے کام نہ آئیں گے۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۛ کفار جو اس دنیا کی زندگی میں خبیث کرتے ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے اپنے حق میں بُرائی کرنے والوں کی کھیتی کو پالا بھری ہوئی ہوا مار جائے اور اسے تباہ کر دے۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا ہے یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۛ مومنو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ تمہاری خرابی میں وہ کمی نہیں کرتے۔ تمہاری تکلیف میں ان کی خوشی بڑھ دہنی ان کی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور جو کچھ وہ اپنے دل میں رکھتے ہیں وہ اور بھی بڑھ کر ہے۔ ہم نے تمہیں نشانیاں بتا دیں۔ اگر تمہیں عقل ہو تو سمجھو ۛ تم لوگ تو ان کے دوست ہو مگر وہ تو تمہارے دوست نہیں ہیں۔ حالانکہ تم اللہ کی تمام کتابوں کو مانتے ہو۔ وہ جب تم سے ملنے آتے ہیں تو اپنے آپ کو

ۛ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سلسلہ اسباب خدا ہی پر ختم ہوتا ہے سبب اول وہی ہے ۛ اللہ اللہ کی ذمہ داری ترجمہ میں ہے ۛ کافر اور اس سے جو ایمان لائے ۛ آدمیوں کی بناہ ترجمہ میں ہے ۛ اناس کا کفر کفر کی جزئیہ دنیا دہنی ہے کہ یہ مسلمان ہونا یا مسلمانوں کے تابع ہو کر جزیرہ دنیا اور دھوکے توں کے سوا سفر نہیں ہے ۛ جزیرہ کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام ص ۲۵۲ ۛ اللہ اللہ کا نام اور ان کے ساتھ ہی کرتا ہے ۛ ہر ۛ مال دیا لیکن اللہ کی رضا مندی پر نہیں دیا تو دنیا اور نہ دنیا پر رہو ۛ یا جو مال دنیا کی تلاش اور نہ سوری یا خدا اور رسول کی مخالفت اور فسق و فجور میں خرقہ کھا گیا ہو تو اسکی جہی ہی مثال ہے ۛ

مسلمان بتاتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو غصے سے تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں۔ اے محمدؐ
تو ان لوگوں سے کہ: تم اپنے غصہ میں ہیں مرو۔ اللہ کو دنوں کی باتیں معلوم ہیں۔ مسلمانو! اگر
تم کو کوئی فائدہ پہونچا ہو تو ان کو برا معلوم ہوتا ہو اور تم کو نقصان پہونچا ہو تو وہ اُس سے خوش ہوتے
ہیں۔ اگر تم صبر کرو گے اور بپتہ رہو گے تو تمہارا ان کے کمرے کچھ نہ بگڑے گا۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں بس
اللہ کے اختیار میں ہو۔

سبح اے محمدؐ! وہ بھی ایک وقت تھا کہ جب خبر کو اپنے گھر سے نکل کر تو مسلمانوں کو لڑائی کے
موقعوں پر بٹھارہا تھا۔ اللہ سنا جانتا ہو۔ اُس وقت تم میں سے دو فرقوں نے نامردی کرنا چاہی
تھی۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا۔ اللہ ان کا مددگار تھا۔ مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے
بدھ کی لڑائی میں تم بے مقدور تھے اور اللہ نے تمہاری مدد کی تھی۔ تو اب اللہ سے ڈرتے رہو گے
تو عجیب نہیں بھر موقع شکر گزار ہی یاؤ۔ اے محمدؐ! روزِ بدر کا واقعہ ہو۔ کہ تو مسلمانوں سے کہتا تھا
مددِ اسماعیل سے تین ہزار فرشتے تمہاری مدد کو اللہ کے بھیجے ہوئے آئیں تو کیا وہ کفایت نہ کریں گے؟
بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور تا فرمانی ذکر اور دشمنی تم پر اسی دم پڑھ آئیں تو باغی ہزار فرشتے تمہارے
گھوڑے رکھنے والے تمہارا اللہ تمہاری مدد کے لیے بھیجے گا۔ اللہ نے ایسا محض تمہارے خوش
کرنے کو کیا ہو تاکہ تمہارے دل اُس سے مطمئن ہوں ورنہ مدد کرنا تو صرت زبردست مکت و الے
اللہ کے امتیاز کی بات ہو۔ اللہ نے بدر میں تمہاری مدد اس لیے کی کہ کفار کا ایک گروہ قتل کیا
جائے یا وہ ذلیل ہوا اور نامراد ہو کر بھاگ جائے۔ اے محمدؐ! تیرا کچھ اختیار نہیں ہو۔ اللہ چاہے
ان پر رحم کرے یا ان کو سزا دے کہ یہ ظالم ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہو اور جو کچھ زمین میں ہو
اللہ ہی کا ہو جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے۔ اللہ بخشنے والا
مہربان ہو۔

سبح اللہ! حضرت کے کہ سے مدینہ میں چلے آنے کے پچیس سال بعد کافران کہ سے مسلمان موجودگی و شریعتِ نبویؐ کے لئے اس
لڑائی کا کام تھا۔ چنانچہ یہ لڑائی ہی مسلمانوں نے فتح پائی۔ آئندہ سال بدر لڑنے کے لیے جمعیت کثیر کے ساتھ کفار نے مدینہ پر
چڑھائی کی۔ بہت سے آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ فوج کے وقت گھر سے بنی خراچے۔ اسی کی طرف صبح کو گھر سے نکلے کا اشارہ دیا
اور اپنی ایک طرف تھا اُس کے بھگتے و دوڑتے ہنجر کا ساتھ جو بڑھ چلے تھے۔ لیکن سرداروں کے کھانسنے سے بھگتے۔ اسی کو
دو فرقوں کا نام دیا کہ اللہ کتا ہو اس غزوہ کا نام غزوہٴ اُحد ہے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ۱۱۲ھ یعنی جنگِ اُحد میں نہایت
زیا دہ سب سے زبردست مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم نہ کرو اللہ تمہاری مدد فرمے کہ سب سے کہتے تھے اللہ اور ان کے دیوان
جو توں کا کام کی جوتے اصطلاحِ شریعت میں غزوہ کہتے ہیں۔ لیکن زشتوں کی ناپسندیدگی قرآن میں نہیں بیان کی گئی ہے۔ مفسرین کا یہ
خیال ہو کہ ان واقعے سے شریک بلکہ تھے اور معین تھے۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک نہ ہے۔ یہ سب مفسرین کا خیال ہے۔

سورہ

ہے ایمان والوں! دو ناجوگنا سود نہ کھاؤ۔ اللہ سے ڈرو کہ تمہارا جھلا ہوگا اس آگ سے جو کافروں کے لیے مہیا کی گئی ہے جو کہ اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم نافذ نہ کرے تم پر رحم کیا جائے دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض مثل آسمانوں اور زمین کے ہو اور جو ان متقیوں کے لیے بنائی گئی ہے جو تو انگریز اور تہمتی ہر حالت میں خرق کرتے ہیں۔ غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں کی خطائیں معاف کرتے ہیں۔ ان نیکو کاروں کو اللہ مہند کرنا چاہیہ لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی گناہ یا اپنے حق میں کوئی برائی کرتے ہیں۔ تو پھر اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا کون گناہ معاف کر سکتا ہے اور اللہ اپنے افعال پر اصرار نہیں کرتے انھیں لوگوں کو اپنے رب کی طرف سے بدلہ میں مغفرت ملے گی اور اپنے بانی مہین گئے جن کے بچے نہرین بھتی ہیں اور جن میں انھیں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ نیک کام کرنے والوں کو کیسا اچھا اجر ملے گا اے مسلمانو! تم سے پہلے کتنے واقعات ایسے گذر چکے ہیں۔ ملک میں سیر کرو اور دیکھو کہ نبیوں کے جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ لوگوں کے لیے یہ ایک بیان ہے۔ اور یہ نیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے جو تم سے است اور نکلیں ہو۔ تم ایمان والے ہو تو تمہیں غالب ہوگا اگر تم زخمی ہوئے تو کیا؟ اسی طرح وہ لوگ بھی زخمی ہوئے تھے یہ تو زمانہ ہے جسے ہم آدمیوں میں بھیڑا کرتے ہیں تاکہ ایمان والوں کو اللہ جان لے اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت دے۔ ورنہ اللہ ان ظالموں کا دوست نہیں ہے وہ اللہ کو یہ منظور تھا کہ وہ ایمان والوں کو پاک کرے اور کافروں کو مٹائے کیا تم سمجھتے تھے کہ اللہ تمہارا بچا ہوا ہے اور صبر نہ دیکھے گا۔ اور تم کو جنت مل جائے گی؟ اس کے پہلے تو تم اسی موت کی آرزو کرتے تھے جسے اب تم نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔

اے عربین سو در سو کا بہت رواج تھا اصل کا وہ چند جاہل قرضداروں سے دانان وصول کرتے تھے اسی راجعت دو پہلوں بیان کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کم سود لینا حلال ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ سورہ بقرہ ۲۷۵ میں جس سود کی ممانعت کی گئی ہے اس سود کی توضیح بیان کی گئی ہے جو غرضی یعنی غرض مندوں کے مسلمانوں میں صرف زائد سود لینے کی ممانعت ہے اور سود نہ تو قبول و اسلام کی راہ کے خلاف ہوگا اور دیکھا اسلام ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱

ع محمدؐ بھی ایک رسول ہو۔ اس کے پہلے بھی رسول گذرے ہیں۔ پھر اگر وہ مر جائے یا مارا جائے تو کیا تم اپنے باؤن کفر کی طرف پھر جاؤ گے؟ جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کا کچھ بگاڑنے کے کا اور فکر کرنے والوں کو اللہ عنقریب جزا دے گا کہ کوئی شخص بے حکم خدا مر نہیں سکتا۔ وقت حق پر لکھا ہوا ہو۔ جو کوئی دنیا میں بدلہ یا ہتاجی ہم اسے دنیا میں دیتے ہیں۔ اور جو آخرت میں بدلہ چاہتا ہو اسے آخرت میں دیتے ہیں۔ فکر کرنے والوں کو ہم عنقریب جزا دیں گے۔ بہت سے پیغمبروں کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والوں نے کفار سے جنگ کی ہو۔ اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچنے سے نہ وہ لوگ ہمت ہارنے سے نہ رست ہوتے تھے اور نہ دبتے تھے۔ اللہ صابرون کو دوست رکھتا ہے۔ وہ لوگ یہی کہتے تھے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیان ہوئیں انھیں بخش دے۔ ہمیں ثواب قدم رکھ اور اگر وہ کفار یہ یہہ کو فتح دے؟ پھر اللہ نے ان کو دنیا میں بدلہ دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا۔ نیک بندوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

ع اے مومنو! اگر تم کافروں کا کتنا مانو گے تو وہ تم کو اپنے باؤن کفر کی طرف پھر دین گے اور تم شراہ میں آ جاؤ گے۔ وہ نہیں بلکہ اللہ تمہارا بھی خواہ ہو۔ اُس کی مدد بہترین مدد ہے۔ اب ہم کافروں کے دلوں میں تمہاری ہیبت ڈالیں گے۔ کیونکہ جن کے لیے اللہ نے کوئی سند نہیں بنائی ہو انھیں وہ اللہ کا شریک ٹھراتے ہیں۔ دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے۔ ظالموں کے لیے یہ بڑی جگہ ہے۔ اسے مسلمانو! جب تم نے اللہ کے حکم سے کافروں کو قتل کیا تو اللہ اپنا وعدہ سچا کر چکا لیکن بعد اس کے کہ اللہ نے تمہیں تمہاری خاطر خواہ آئنا فتح دکھا دیے تھے تم خود دنا دینا کی

لہ جنگ اللہ میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے پیغمبرؐ بھی زخمی ہوئے۔ لوگوں میں غیر خدا کی شہادت کی خبر سنو ہو گئی۔ منہ پر افتخار مسلمانوں نے ابن ابی کے ولید سے اوسیان سے بناواہلی اور پیغمبرؐ کے استفسار پر ان لوگوں نے کہا کہ جب آپ کی شہادت کی خبر ہم لوگوں نے سنی تو اور کیا سہارا ہم لوگوں کے پاس تھا؟ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کو کچھ عینے اور نے سے اسلام کو کیا قطع ہے۔ اسلام خدا کا دین ہے اور تم لوگ خدا کا پیغمبر ہو۔ لہ جنگ اللہ میں کچھ تو منافق تھے جو اوسیان سے بناواہلی گئے تھے اور کچھ وہ مسلمان تھے جو سچا کئے اور کچھ ایسے تھے جو راز راز تھے۔ انھیں لوگوں کی تعلیم کے لیے رکھے ہیں۔ لہ جنگ اللہ کی ہیبت کی وجہ سے ہوئی کہ وہ دین جو مسلمان کھڑے کیے گئے تھے وہ ہٹ گئے اور اسی راہ سے کفار نے اگر تمہارا اسلام اس لڑائی میں برباد ہوئے۔ ایک چارہ لڑی پر کچھ غیر خدا سے اپنے عقیدوں کے پیچھے۔ اوسیان لشکر کا قریب کا سردار ہمارا ہی ملک گیا لیکن کچھ ایسا رعب اس رطل ہوا کہ وہ مقابلہ کو آئے نہ نہ سکا اور نہ اسے مدد کے طاقت و تاراج کی جرات ہوئی وہ جب وہ فز کی طرف ہوا تو مسلمانوں نے تعاقب کیا۔ زمین منزلیں کو گئے کہ یہ مسلمان قریب کفار کے پہنچے کفار یہ دیکھ کر بدحواس بھاگے۔ اسی واقعہ خدا فرماتا ہے۔ ہم کافروں کے دلوں میں تمہاری ہیبت ڈالیں گے۔ لہ جنگ اللہ میں مسلمانوں کے قلب کے آثار نظر آئے۔ کفار شکست کھانے لگے کہ وہ دلی فوجیں پیر کی واپس کو چھلکا لڑنے پر اور لشکر میں کچھ دیکھ کر کہ لوٹ میں شریک ہونے کو وہ علی آئی۔ اسی کو خدا اکثر مسلمانوں سے کہہ دیا کہ تمہیں کچھ نہ کیا تھا۔ وہ ہم پر راز کچھ پہنچنے کے آثار دکھا دیے اب وہ خود اپنی طاقت اور نافرمانی سے ہات بکاڑوں کو کیا کیا جائے۔

خیالات ایسے کر دیے ہیں تاکہ اُن کے دلوں میں یہ حسرت رہے۔ حالانکہ اللہ جلالتا ہی اور مارتا ہی۔ اور پھر اسے اعمال کو اللہ دیکھتا ہی کہ اللہ کی راہ میں تم مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اس دولت سے کہیں بہتر ہو جو لوگ زندہ ہو کر جمع کر لیتے ہیں تم مرنا مارے جاؤ اللہ ہی کے پاس جمع کیے جاؤ گے۔ ہاں یہ بھی اللہ کی رحمت ہی جو تو اُن کو نرم و دلدار ہی۔ اگر تو یہ قتل اور قتل ہوتا تو وہ تیرے پاس سے منتشر ہو جاتے۔ تو اُن کے قصور و مصلحت کر۔ اُن کے واسطے بخشش انگ اور معاملات میں اُن سے مشورہ لے اور بعد مشورہ کے اگر تیرا قصد مقصود ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کر۔ بھروسہ کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہو۔ مسئلہ لو اگر اللہ نے تمھاری مدد کی تو پھر تم پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ اور اگر اُس نے تم کو ذلیل کیا تو پھر اس کے بعد تمھارا مددگار کون ہو سکتا ہو؟۔ مومنوں کو اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ غفلت کرنا (خیانت کرنا) نبی کی شان نہیں ہے۔ جو کوئی غفلت کرے گا وہ اپنی خیانت کی چیز قیامت کے دن سامنے لائے گا۔ پھر ہر ایک اپنی کائی کا بدلہ پورا پورا پائے گا اور کسی پر ظلم ہوگا کہ کیا اللہ کی مرنی پر پختہ والا مثل ایسے شخص کے ہو جائے گا جو اللہ کے غضب میں آگیا ہوا درجہ کا ٹھکانا جہنم ایسی بڑی جگہ ہے؟۔ اللہ کے نزدیک لوگوں کے درجے ہیں۔ اللہ ہر ایک کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اللہ کا مومنوں پر احسان ہے کہ اُس نے انھیں مین کا ایک رسول اُن کے پاس بھیجا ہے کہ وہ اُس کی آیتیں انھیں پڑھ سکھاتا ہو اُن کو پاک کرتا ہو۔ کتاب (قرآن) اور کام کی باتیں اُن کو سکھاتا ہو۔ ورنہ وہ لوگ پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ جنگ اُمد میں تعین مصیبت پہنچی تو تم کیا پوچھتے ہو؟۔ یہ کہاں سے آگئی؟۔ حالانکہ اس سے دو چنگ مصیبت تم جنگ بدر میں فریق مقابل کو پہنچا چکے ہو۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ کہ یہ مصیبت خود تمھاری لائی ہوئی ہے۔ اللہ ہر شے بقادر ہے کہ وہ فوجوں کے بھڑکنے کے روز جو تم کو مصیبت پہنچی وہ اللہ کے حکم سے تھی تاکہ وہ مومنوں

۱۵ حاصل ہے کہ اکثر کے فضل سے رسول رحمان ہو۔ جنگ مہرین جو کچھ کہو اسے محمول جانا جائیے اور ایک لہر کا ستونہ اور
 صحرایہ کیا جائیے ۱۶ ان نصیحت یا ذکر کو کسی قسم کے قبل براہ خرافات کچھ نہ کہان رنگین غلام نہ لکھا تاہم جس آیت کا مطلب تو ظاہر ہے کہ
 رزاقی حق ہونے کے بعد وہ مال بڑا کٹا و دھبہ کیا منع کیا جائے اور باقاعدہ فوج میں مقیم ہو چنانچہ نزول کے متعلق جہنم کے لوگوں کو کہنا ہے
 کہ اہل بیت جو قسم کے لئے کیا گیا ان میں سے کئی کئی کو کسی بد بطن نے خیال کیا کہ شاید وہ غیر خدا کے پاس بھی جائیں اور سوقت ہے آیت قرآنی
 کہ سیر فلان میں ان کے لئے غلام رکھنا سمیت ہے اور دیکھتے ہیں انھوں نے اپنے بھی کس نہ ہو باقاعدہ کلین جب ہی تو ان کے مسلمانوں نے حیرت انگیز تر قضا
 کی نصیحت ہے ۱۷ آنحضرت محمد رسول اللہ ۱۸ یہ تو جو کچھ جنگ مہرین پر نصیحت کیوں ہوئی۔ اس کی اصل قرآن ہی ہے اور پھر یہ نصیحت ہو چکی کہ
 جنگ مہرین تمھارے شہداء گئے اور جنگ بدین رافضی جاننے کے شکر کرتا ہے اور اس میں ہوس و شہ سے جنگ بدینے کے تہیہ یوں نہ لکھیں
 یہ بیچارہ کو باقاعدہ سمجھ جائے کہ جنگ مہرین ان کے لئے یہ کہ جنگ مہرین بدینے کو کہتے ہیں اور نصیحت لڑائی میں نصیحت اور نصیحت کے باعث ہوس
 فلاں نہ کہ ہمتیاری نصیحت اور حفاظت باعث نصیحت آئی ہے

اور منافقوں کو معلوم کرے۔ ان منافقوں سے کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دشمنوں کے ساتھ دو
تویہ کہتے تھے یہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم تمہارے ساتھ نہیں ہواؤں۔ اُس روز یہ نہایت
ایمان کے کفر سے زیادہ نزدیک ہو گئے تھے اور جو بات دلوں میں نہ تھی اُسے تمہارے کہنے سے اُٹھ کر
جانتا ہوا ہے یہ پھیلتے ہیں یہ وہی لوگ جو جنگ اُحد سے بیٹھ رہے ہیں اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے
ہیں ”اگر وہ ہمارا کنا ملتے تو مارے دیتے۔“ اسے مکر کا تو ان سے کہ ”اگر سچے ہو تو موت کو اپنا دوسرے
ٹال دینا“ اسے مکر جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں اُن کو ہرگز مردہ نہ سمجھو۔ بلکہ وہ اپنے رب
کے پاس زندہ ہیں۔ رزق پاتے ہیں۔ اللہ نے جو اپنے فضل سے انھیں دیا جو اُس پر غور نہیں اور
جو لوگ اُن کے پیچھے ہیں۔ ابھی اُن تک نہیں پہنچے ہیں ان کے لیے وہ خوشیاں شمار ہے ہیں کہ نہ
ان کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ وہ خوشیاں شمار ہے ہیں اللہ کی نعمتوں کی اور اللہ کے فضل کی اور
اس امر کی کہ اللہ ایمان والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

مع زخم کھا کر حیضوں نے اللہ اور رسول کا حکم مانا۔ نیک کام کیے اور یہ سب گاری کی اُن کو بڑا
ثواب ملے گا جب اُن سے لوگوں نے کہا سو تمہارے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہوئے ہیں۔
تم اُن سے دُرو“ تو اُن کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ بولے کہ ”ہم کو اللہ کافی ہو کہ وہ اچھا کارساز ہو گیا
اللہ کے احسان اور فضل سے وہ واپس آئے۔ اُن کو کچھ گزند نہیں پہنچا۔ وہ اللہ کی رضا پر چلے۔
اللہ کے فضل بڑا ہے یہ دُرو لے والے شیطان ہیں اور اپنے ساتھیوں سے تم مسلمانوں کو دُرو اتے
ہیں۔ تم اُن سے دُرو ایمان رکھتے ہو تو مجھ سے دُرو اُسے محمدؐ اور وہ لوگ جو کفر میں رہتے جاتے ہیں
مجھ سے رنج نہیں پہنچا سکتے۔ وہ اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ اللہ جانتا ہے کہ آخرت میں اُن کو کچھ
حصہ دے اور وہ عذابِ عظیم میں گرفتار ہوں گا ایمان کے بدلے کفر خریدنے والے لوگ اللہ کا کچھ

ملہ دل میں تو لڑائی سے پناہ جانتے تھے اور تمہارے کہنے سے کہنا، حبش کی لڑائی سنو گی یہ اُن منافقوں کی طرف اشارہ ہے جو جنگ
اُحد میں شریک نہیں تھے وہ مسلمانوں کے ساتھ تھے مگر اللہ کی راہ میں لڑنے کے خواہش نہ تھے۔ اُن کے خیال کے خلاف اللہ کی قوت ہو گئی
جنگ اُحد کی ہزیمت کے بعد تم خور و مسلمانوں کو آنحضرتؐ نے کفار کے حجاب کا حکم دیا اور انھوں نے ایسا ہی
کیا اور زمین سز تک لڑا کہ کھنگلا۔ اُن کی شان میں یہ آیت جو مکہ و مابین اسلام طبع ثانی ۱۱ھ میں مسلمان جب حجاب
میں جا رہے تھے تو راہ میں کفار کے تعلیم کے لیے جوے عربوں سے ملاقات ہوئی جنہوں نے لشکر کفار کی کثرت سے مسلمانوں کو ڈرایا۔ لیکن
مسلمانوں نے پھر رزادہ کی یہی خبر آئندہ شیطانوں سے تعبیر کی گئی کہ یہ مسلمانوں کا خوف ہے اور یہ ہے جو جن مغربین اسلام کو
پرسوزی سے بناتے ہیں مگر ان اختلافات میں کوئی دینی نہیں جو مکہ و مابین اسلام طبع ثانی ۱۱ھ میں کتاب پہلے بغیر آؤ ایمان
کے سبوت ہونے کے قائل تھے اور آخر میں براہِ حسد اپنے قول سے سخن ہو گئے تو گویا ان کے خلاف فرمایا

نہ بگاڑیں گے۔ بلکہ خود اُن کو عذاب الیم ہو گا۔ مگر یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو انھیں صلت دیتے ہیں اس میں ان کی بھلائی ہے۔ ہم تو اس لیے صلت دیتے ہیں کہ یہ گناہوں میں بڑھتے جائیں۔ آخر کون ان کو ذلت کی مار ہے؟ مقتول! اللہ ایسا مہین ہو کہ وہ مومنوں کو اس حالت پر بھیجے کہ جس پر تم ہو۔ وہ بُرے کو اچھے لوگوں سے جدا کر دے گا۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں ہے کہ تعین غیب کی باتیں بتا دے۔ ہاں اپنے پیغمبروں سے جسے وہ چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور ایمان لا کر تم پر پہنچا رہی کرو گے تو اجر عظیم تعین ہے گا۔ اللہ جن لوگوں کو اپنے فضل سے کچھ دیا ہے اور وہ اُس کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ بخل اُن کے حق میں اچھا ہے۔ بلکہ اُن کے حق میں یہ برا ہے۔ قیامت کے دن وہ شخص جس کے خرچ کرنے میں بخل ہو گا بخل کیا ہو گا اُن کے گلے کا طاق ہو گی۔ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ کے لیے ہے۔ اللہ تمھارے اعمال سے خبردار ہے۔

ذرت بنی

۴۹ اللہ نے سن لیا لوگوں کا یہ کہنا کہ "اللہ محتاج ہے اور ہم اللہ اور اُن کا یہ کہنا ہم دین لکھتے ہیں جہاں اُن کا واقعہ نبیوں کو قتل کرنا ہم لکھ چکے ہیں۔ اور بروز قیامت ہم کہیں گے کہ تم لکھو جہاں اللہ اللہ اب یہی تمھارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ بے شک اللہ اپنے بندوں پر ظلم روا نہیں رکھتا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہ رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں بلکہ وہ ایسی قربانی نہ کرے جسے آگ آکر جلا دے۔ اے محمد! تو اُن سے کہ کہ "تمھارے پہلے بہت سے رسول تمھارے سب کھلی کھلی نشانیاں اور یہ نشانی جو تم بیان کرتے ہو لے کر آئے تھے۔ تم سچے تھے تو تم نے انھیں کیوں قتل کیا؟" اے محمد! اگر وہ تجھے بھلائیں۔ تو تو برا نہ ان تجھے پہلے بھی بہت سے رسول نشانیاں صحیفے اور نورانی کتاب لے کر آئے تھے اور بھلائے گئے تھے۔ موت کا مزہ ہر شخص کو

مکرم بن ابی
میرزا محمد علی

سنو۔ پیغمبر اللہ نے کسی نے پہنچا جو آدمی اچھا ہے۔ جواب ملا "جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔ پھر پوچھا گیا "کون بڑا ہے؟" جواب ملا "جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔" پھر پوچھا گیا "کیسے؟" جواب ملا "پیغمبر اللہ کا یہ ہے۔" پھر پوچھا گیا "اور غیر تابعین میں جہاں گے اور غیر تابعین میں جہاں گے؟" جواب ملا "جہاں آپ عالم الغیب میں تو یہ بھی بتا دیجئے کہ کون آپ کا تابع ہو گا اور کون نہ ہو گا۔" اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ جس کو چاہے غیب کی خبر سے مطلع کر دے۔ جب کہ منافقین کے اہتمام سے پیغمبر کو اپنے مطلع کر دیا۔ ۵۰ "یہ نبیوں کا مال سب بیکار! اس طرح کی اور جو کراں کے گلے میں لپٹے گا۔ ۵۱ "اور تم اللہ کی آیت جو یودے نئی تو کہیں گے۔" اللہ ہم سے قریب لگا ہے تو وہ مخلوق اور ہم قریبی ہیں؟ ۵۲ یہ قیامت فرشتوں کی زبان سے آئے ہو سکتے تھے۔ یہ زمانہ میں سچو تھا کہ قربانی کھدی دیتی تھی اور آسمان سے آگ آکر اُسے جلا دیتی تھی۔ اے محمد! آپ بھی یہ سچو دکھائیے تو ہم ایمان لائیں گے۔" اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

چکھنا ہو۔ تمکو تمھارے افعال کا بدلہ پورا پورا قیامت ہی کے دن ملے گا۔ اُس دن جو اُس کے
دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا اُسی کا کام بنا۔ دنیا کی زندگی تو دھوکے کی بونجلی ہر
مسلمان خواہ جان و مال کے نقصان سے تمھاری آزمائش کی جائے گی۔ اور اگلی کتاب والوں اور
مشرکوں سے تم بہت سی ایذا رسان باتیں سنو گے۔ اگر تم صبر کرو گے اور پرہیز گاری کرو گے
تو یہی بہت کے کام ہیں۔ اے محمد! تو اہل کتاب کو وہ وقت یاد دلادے کہ جب اُن سے اللہ نے قول و
قرار لیا تھا کہ وہ لوگوں سے کتاب کا مطلب صاف صاف بیان کریں گے اور کوئی بات اُس میں
نہ چھپائیں گے لیکن قول کو تو انھوں نے پس پشت پیچھا اور اس کے بدلے میں تمھیں دھوکے
حاصل کیے۔ براہِ رحمت وہ سودا جو خرید رہے ہیں جو لوگ اپنے لیے پرغوش ہیں اور بے کسے
تشریف کے امیدوار ہیں۔ اے محمد! تو ان کو عذاب سے بچا ہوا نہ سمجھ۔ ان کے لیے عذاب الیم
موجود ہے۔ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اسلامی
سنادی

آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں اور رات اور دن کے رد و بدل میں اُن عاقبتوں
کے لیے نشانیاں ہیں۔ جو اللہ کو کھٹے پیٹھے اور لیے ہوئے یاد کیا کرتے ہیں اور آسمانوں اور
زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں ”اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب بے فائدہ
نہیں بنایا جو عیب سے تو پاک ہے عذاب و دوزخ سے ہم کو بچا۔ اے ہمارے رب! جسے تو نے دوزخ
میں ڈالا اُسے تو نے رسوا کیا۔ گنگا روں کا مددگار کوئی بھی نہ ہوگا۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا
کہ ایک منادی کرنے والا ایمان کی منادی کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ ”تم لوگ اپنے رب پر ایمان لاؤ“
تو ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے قصور معاف کر دے اور ہمارے گناہ دور
کر دے۔ اور نیک بندوں کے ساتھ ہمیں موت دے۔ اے ہمارے رب! اپنے رسولوں کی نرمانی
جو وعدے تو نے ہم سے کی ہیں وہ ہمیں دے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر۔ تو وعدہ خلافی
نہیں کرتا۔ اُن کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی اور کہا کہ میں تم میں سے کسی محنت کرنے والے کی
محنت کو۔ مرد ہو یا عورت جو ضائع نہیں کرتا کہ تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو جو جن لوگوں نے

لے ہر مسلمان کو ایمان و فطرت سے آگاہ رہنا چاہیے کہ غیر دنیوی مالی بھی اور نیک فکری اور عبادت دینی
پابندی ترک کر کے دنیاوی عزت اور نفس کی خوشنودی کی فکر کی جو متعلق ظہور و باطن کے ہے جو ہے
تقریب کا خواہان جو ہمارا ہے لے کہ ان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے کہ وہ آپ کو دوزخ کے خدا کی جگہ پر
اس وقت یہ آیت اتری کہ زمین و آسمان اور رات و دن کے کہنے خدا کی قدرت پہچاننے کے لیے کیا کریں۔ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مرتبہ اُن نے لے کہ کیا عورت کا عبادت میں حصہ ہے یا نہیں۔ ۹۰۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی۔

برابر ہو اور اگر عورتین دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ان کا حصہ ترکے کی دو تہائی ہو۔ اور اگر ایک عورت ہو تو اس کا آدھا ہو۔ سیت کے مان باپ میں سے ہر ایک کے لیے اگر اس وصیت کے اولاد ہو ترکے کا چھٹا حصہ ہو گا اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور مان اور باپ دونوں اس کے وارث ہوں تو ان کا ایک تہائی حصہ ہو۔ اور سیت کے کوئی بھائی یا بہن ہوں تو ان کا ایک چھٹا حصہ ہو۔ یہ حصے سیت کی وصیت کی تعمیل اور اسے قرض کے بعد دیے جائیں گے یا تم نہیں جانتے کہ تمھارے باپ اور بیٹوں میں سے کون نصیب زیادہ نفع پہونچائے گا؟ اللہ کی طرف سے حصے بہتر ہیں۔ یہ شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ تمھاری بیویوں کے ترکہ میں اگر وہ اولاد نہ چھوڑیں نصیب تمھارا ہو۔ اور اگر وہ اولاد چھوڑیں تو ان کے ترکہ میں ایک چوتھائی تمھارا حصہ ہو۔ یہ حصے سیت کی وصیت کی تعمیل اور اسے قرض کے بعد دیے جائیں گے اور تمھارے ترکہ میں تمھاری بیویوں کا حصہ اگر تمھاری اولاد نہ ہو تو ایک چوتھائی ہو۔ اور اگر تمھاری اولاد ہو تو تمھارے ترکہ میں تمھاری بیویوں کا آٹھواں حصہ ہو۔ یہ حصے تمھاری وصیت کی تعمیل اور اسے قرض کے بعد دیے جائیں گے یا اگر کوئی مرد یا عورت اپنی اصل اور فرع میں کوئی وارث نہ چھوڑے اور ایک انجانی بھائی یا ایک انجانی بہن چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں گے تو وہ سب ایک تہائی میں شریک رہیں گے۔ یہ حصے سیت کی وصیت کی تعمیل اور اسے قرض کے بعد دیے جائیں گے بشرطیکہ سیت نے کسی کو نقصان نہ پہونچانا چاہا ہو۔ یہ اللہ کی وصیت ہے۔ اللہ انا اور ہر بار ہے۔ اللہ کی یہ حدیں ہیں۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ اسے جنت میں اللہ داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہرین جاری ہیں

علاقہ تین لاکھ تین سو اور ایک لاکھ کے حصہ تو جان مذکور ہوا اور کافر کو نہیں دیا سورہ انفار لکھا ۱۰۰ میں دو سو تین سو حصہ دو سو تیس سو حصہ اس کے اور نیز دیگر قرآن کے کلمات سے متوہم اس پر جو کر لیا ان دو سو میں جب بھی وہ ۱۰۰ تہائی ترکہ میں لگائی رہی ہے ترجمہ میں "وہ" کی عبارت پر عادی ہو گئی جو قرآن کے نفس سے ترجمہ سے عبارت غلط سمجھا ہے۔ وارث نہ ہونے کی بنا پر جو عادی ہو کر ان کو نقصان نہ پہونچا چھوڑا ان اسلام اور اہل دین کی برائے ان کے خلاف ہے۔ بیان باپ کا حصہ نہیں بیان کیا گیا اس لیے کہ قبیلہ بنی نضیر یا ضنا ہوا کہ وہ تو باپ کا بیٹا ہے۔ یعنی بیت کے ال سے پہلے تجزیہ و تفسیر کے قرض ادا کیا جائے اس کے بعد وصیت بقدر ایک تہائی مال کے ادا ہو گی ان سب کے بعد وراثت میں ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ وصیت ایک تہائی ترکہ سے ناممکن بات ناجائز ہے۔ اس لیے کہ اگر وصیت ناممکن نہ ہو تو ایک تہائی ترکہ ہو یا سیت کے کسی کے خواجہ قرض کو داروں کی حق میں کے لیے سکھایا ہو تو اس کے خلاف ہے۔ سیت کے ترکہ کو خلافت زمانہ اسی تفسیر کرنا کسی مقدار کو جو دم کرنا بڑا گنہگار ہو یا اس کو کہتے ہیں وہ بڑا گنہگار ہے خدا کا علم ہے کہ وہ اپنی پرداری کی وجہ سے دنیا میں کوئی مسئلہ نہ طلب نہیں کرے۔ عاقبت میں انھیں دیکھ کر دار کا عوض ملے گا۔ سب سے بڑا شرک اور سیت غرضی قرآن اسی ہے اور اس کی بات بھی ہوتی حد میں اور بہت سے قاعدے ہیں ان کے خلاف کرنے والے خدا کے قاعدے میں دست اندازی کرتے ہیں۔

باپ دادا نے جن عورتوں کے ساتھ نکاح کیا ہے تم ان سے نکاح نہ کرنا۔ مگر جو جو چکا وہ خیر ہو چکا +
یہ شک ہے جیسا کہ تھی۔ لگتا تھا اور یاد ستور تھا۔

عورت
نکاح

۴۴ اے مسلمانو! تمہاری مائیں۔ بیٹیاں۔ بہنیں۔ چھوٹیاں۔ غلامین۔ بھائی کی بیٹیاں۔
بہن کی بیٹیاں۔ رضاعی مائیں۔ رضاعی بہنیں۔ بیبیوں کی مائیں یہ سب تم پر حرام ہیں اور تمہاری
مادرِ حلوٰۃ زکیمان غالباً جو تمہاری گودوں میں تمہاری امی بیبیوں کے ساتھ امین جن سے تم نے
بہم بستی کی ہو۔ یہ بھی تم پر حرام ہیں۔ لیکن اگر ان بیبیوں سے تم نے بہم بستی نہ کی ہو تو نکاح کرنے
میں کوئی گناہ نہیں ہو۔ اور تمہارے صلیبی بیٹوں کی بیٹیاں بھی تم پر حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہیں
کہ دو بیبیوں کو تم ایک ساتھ نکاح میں رکھو۔ مگر جو جو چکا وہ ہو چکا۔ اللہ غفور اور رحیم ہے۔

پانچواں پارہ

حرام ہیں تم پر شوہر اور عورتیں؛ استنا ان کے جو کافروں کی لڑائی میں قید ہو کر تمہارے قبیلہ
میں آئی ہوں۔ یہ اللہ کا تم پر حکم تحریری ہے۔ سو ان کے اور سب تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔
بشرطیکہ ان کا تم سے ان کی طلب گاری کرو۔ اور پاک دامن سے ان کو روکنا مقصود ہو۔
مستی مکان نہ ہو اور جن عورتوں سے تم لطف نکاح اٹھا چکواں کے مقررہ دے ڈالو۔ مقرر
ہو جانے کے بعد اگر تم دونوں آپس کی رضامندی سے کوئی مقدار تمہارا تو اس میں تم پر کوئی
گناہ نہیں ہو۔ اللہ بے شک خبردار ہو اور سب کام حکمت سے کرتا ہے نہ تم میں سے جسے آزماو
مومن سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ ان مسلمان لونڈیوں سے نکاح کرے جو تمہارے

مرد عورتوں کا
اداکار

نکاح

وہ سب ۱۰۰ عدد سے تعبیر کرے ۱۰۰ طلبہ اب سے مراد ہے باقی ادا نہ کرے اور مطلوبہ کو یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری دین و دنیا کے تمام ہونے
جب تک کہ ان کے ساتھ بہ بستی ہو جس کی ان کے ساتھ نکاح کرنا ان کو حرام نہیں قرار دیتا ۱۰۰ یعنی ۱۰۰ ہونے کو ایک ساتھ نکاح
میں لیکر حرام دین و دنیا کے تمام نہیں اور عورتوں سے یہ بھی حرام ثابت ہوا جو کو ایک ہی دین میں جو بھی اور کچھ
یا خاں اور حاجی کے ساتھ نکاح کیا جائے ۱۰۰ صرف ایک ہی عورت کو شوہر زندہ رہے کوئی دوسرا نہ ہو جس میں نہیں کرنا۔ ایک
کوئی شوہر دار عورت جس کو نکاح کیا جائے اور اس کے شوہر دار نکاح میں موجود ہو تو اس سے بابت جائز نہیں ہے شوہر
شوہر دار عورت باقی میں اہل است افتد سے ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتیں تم پر حلال ہیں ۱۰۰ یعنی ہر عورت کو
ان کی نوازش کر کے ۱۰۰ اہل نکاح میں سے جو از نکاح اسے دیکھیں ان کو نکاح کر کے جن اور جن عورتوں سے تم شوہر
جاہوں کے مقررہ دے ڈالو ۱۰۰ یعنی ان سے آپس میں طلب یہ سمجھئے کہ آزاد عورت سے جس کو نکاح کرنا
استطاعت ہو وہ اس سے نکاح میں کر لے اور ابو حنیفہ سے سمجھئے کہ عورتوں کو روکنا اس سے نکاح
مناسب نہیں ہے مگر روکے تو جائز ہے۔

نہرا دیے ہیں۔ جن لوگوں سے تمہارا وعدہ بیان ہوا ان کے حصے بھی ادا کر دے شکرا ست
سہرات کا گواہ ہو

پس مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ انہوں نے مردوں کو عورتوں پر بڑائی دی ہے اور
نیز اس لیے بھی کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ نیک عورتیں اپنے شوہروں کی فراہم کردہ اور سچی
ہیں۔ اور انہی کی حفاظت سے بیٹھ بیٹھے حفاظت کرتی ہیں جن عورتوں کی نافرمانی سے قہر دے
ہو اور ان کو بچھاؤ ان کے ساتھ ہم بشری موقوف کر دو اور ان کو مارو۔ اگر وہ مان جائیں تو الزام
کے پہلوئے ڈھونڈھو بے شک اللہ غالب اور بڑا ہی۔ اگر تمہیں زن و شوہر میں چھوٹ پڑنے کا
ڈر ہو تو ایک بیچ مرد کے کہنے سے اور ایک بیچ عورت کے کہنے سے مقرر کرو۔ اگر یہ دونوں صلاح
پہنچا میں گئے تو اللہ ان میں موافقت کر دے گا۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سب کی خبر رکھتا ہے۔
اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ مان باپ سے۔ قربت والوں سے یمون
اور مساکین سے۔ قربت دانے مساکین سے۔ اجنبی ہمسایوں سے۔ پاس کے بیٹھے والوں سے۔
مسافروں سے اور لوٹریوں اور غلاموں سے سلوک کرتے رہو۔ بے شک اللہ ان اترا نے والوں
اور بڑائی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو خود بخل کریں۔ دوسروں کو بھی بخل سکھائیں اور اللہ
کی دی ہوئی نعمت کو چھپائیں۔ کفرانِ نعمت کرنے والوں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا
ہو۔ اللہ انہیں بھی پسند نہیں کرتا جو لوگوں کے دکھانے کو اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور
روزیہ مت پر ایمان نہیں لاتے۔ شیطان جس کا ساتھی ہوا سمجھو بڑا ساتھی ہوا ان کا کیا بگڑتا
اگر یہ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کا دوا ہو خرچ کرتے ہ اللہ ان کے حال

مردوں کی

حکومت

عورتوں پر

عورتوں کی

خاندانی

زن و شوہر

بچہ بچہ

شرعی سلوک

کے مابین

بھلی

کھانا

دیکھنا

سے زمانہ جاہلیت کا بیان یہ ہے۔ نوت ماہرین۔ ترویج خلاف۔ کئی طرح پر فقرہ والوں نے اس کے معنی بیان کیے ہیں جو ایک ہی راستہ
خلاف ہے۔ کیا یہ تعزیر کی گنجائش نہیں ہے۔ اخوت ماہرین کے یہ دیکھو تاریخ الاسلام علی بن ابی طالبؑ کے احکام و سنہ
کے ایک ایک باب سے عورتوں کو اپنے غلاموں کی اطاعت کرنا چاہیے اور اپنے بھی مردوں کو حق حکومت حاصل ہے کہ وہ
عورتوں کے لیے لڑائی لڑیں اور سلطان قبول یا نہ قبول کرے۔ حضرت عورتوں کو نہایت بظاہر کرتے تھے کہ ابوزریرہؓ میں سے نبیؐ کی بی بی کو مارا۔
پس حضرت نے حضورؐ کی اطلاع کی۔ حضرت علیؓ کو دیکھا کہ سید کی بی بی کے پاس اس آستان میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہی تھی۔ حضرت نے فرمایا
میں نے تم کو کہا تھا کہ اس کے خلاف ایسا نہ کرنا۔ حضرت نے عورتوں کی پاسداری میں نہ دیکھا کہ خبیث نہیں کیا کہ
عورتوں کو مارا۔ یہاں پر تمہارا حکم عام ہے کہ ضروری ہو مگر نہ ہی نہ ہو مگر اس کی مصلحت معلوم ہوئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ
عورت جو حج و عمرہ کا ارادہ رکھتی ہے اور شوہر کی اطاعت کرتی ہو وہ جس حد سے چاہے گی جنت میں
داخل ہو سکے گی۔ لہذا نظام عالم میں زن و شوہر کی مصالحت بہت ضروری ہے ان کے باہمی برتاؤ کو جو حق کے ساتھ قائم
رکھے کہ یہ کہنا عوام قاعدہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عورتوں کو زور سے نہ مارو۔

اولی الامر

فیصلہ کرو تو انسان سے فیصلہ کرو کہ اللہ جو ملک نصیب کرتا تو وہ اچھی ہے۔ اللہ بے شک سزا
اور دیکھا ہے اسے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو حق میں اختیار دے
ہو ان کا حکم مانو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو تو جس امر میں تم اور وہ حکم و سنت
آپ میں جھگڑا کر دے اسے اللہ اور رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ کہ میں بہتر خواہر اسی کا
انجام بخاتم کرد

ہو بہترین
سکھنے

۴۸ اے محمد! کیا تو نے ان منافقوں کے حال پر نظر نہیں کیا کہ وہ دعویٰ تو یہ کر رہے ہیں کہ
اور پھر (کتاب) ان کی جو اور پہلے جو (کتاب) ان کی تھی ان سب پر یہ ایمان لائے ہیں۔ اور
و ادخواہی کے لیے وہ ایک سرکش کی طرف جاتے ہیں حالانکہ اس سے دور رہنے کا انھیں حکم
ہو چکا ہے۔ اور شیطان جانتا ہے کہ وہ راست سے ان کو دور رکھنا چاہتا ہے۔ جب ان سے
کہا جائے کہ اللہ کی انہی ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تو نے دیکھا کہ یہ منافق تھے
بالکل گتے ہیں۔ پھر کیا ہوا۔ جب ان کو مصیبت پہنچی اس کا حکم کی بدولت جو خود انھوں نے
کیے تھے۔ تو پھر تیرے پاس آکر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہم تو صرف مسک اور
مواقت چاہتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے دل کی بات اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ تو پھر پوچھی
کر اور انھیں نصیحت کر اور ایسی باتیں کہ ان کے ذہن نشین ہو جائیں۔ لوگو! ہم نے رسول

مصلحت
زور

۴۹ اولی الامر کا ترجمہ۔ اختیار والا ایسا ہے جو بعض ضروری مصلحتیں سمجھتے ہیں اور بعض مفسرین نے نزدیک کر کے کہا
افسر بالا دست اس کا اولی الامر ہے۔ انتظام عالم قائم رکھنے کے لیے بھی یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ پھر کے بل کر یہ لکھا ہے کہ اگر
حاکم و محکم کسی امر میں اختلاف کریں تو استر اور رسول کی طرف یعنی نص و ہدایت کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اولی الامر کی
اطاعت نا واجب بات میں نہ کرنا چاہیے نہ ان نزول ہونے پر کہ خاندان دین و دہر ایک لشکر کے آہستے اور پھر اس میں ادنیٰ ضرر یا سی
تھے۔ خاندان کے پہنچنے کے قبل کسی مصلحت سے معاملے ان لوگوں کو امن دید یا تھا جن پر یہ لکھا ہے کہ ان کی تھی۔ خاندان سے اس قوم کا
ایک شخص اگر نکال دیا جائے اور اس میں بدعت ہوئی یا بدعت نہ لگے اس سے خفیہ پیش ہوا تو بدعت نہ لگے کہ ہمارے
بزرگ ہیں اور خاندان مافی اسی ہے۔ ایک یہود اور ایک منافق سلطان میں جھگڑا ہوا ہو تو منافق سے کہا جلتا تھا رے
بیٹے کو کہ تو اردن۔ منافق نے کہا۔ نہیں یہ ہر ایک یہودی یا کسی کا بہن کا نام نہیں ہے۔ قرآن میں طاعت لکھ کر اور اس کا
ترجمہ سرکش کرنا کیا ہے۔ اعدائے محمد کے پاس آئے پر وہ منافق رہیں جو آ حضرت محمد نے اس منافق کے خلاف فیصلہ
صادر کیا۔ پھر منافق نے خیر و بد کے پاس یہ سنا کہ جو نے مرے کہا کہ آپ کے پیغمبر کے فیصلہ کو غلط سمجھ کر آپ کے پاس
نہیں کرنا ہے تو آپ جو کہہ دیں گے اسے کرنا ہے اور اگر کسی نے اس سے کہا کہ آپ کے پیغمبر کے فیصلہ کو غلط سمجھ کر آپ کے پاس
نہیں کرنا ہے تو آپ اسے کہہ دیں گے۔ اللہ اسی کو بیان
کرتا ہے

اس لیے بھیجا کہ اللہ کے (یعنی ہمارے) حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے۔ اپنے آپ پر ظلم کرنے کے بعد اگر یہ لوگ - اے محمد! تیرے پاس آتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول یعنی تو بھی ان کے لیے معافی مانگتا تو بے شک یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا ہر مان پاتے ہاے محمد! قسم جو تیرے رب کی کہ یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ تھے آپس کے جھگڑے میں حکم نہ بنائیں اور پھر جو حکم لگا دے اُس سے دل آزدہ نہ ہوں۔ بلکہ پورے طور پر اُسے مان لیں ہا اگر تم ان کو حکم دیتے کہ یہ اپنے آپ کو ہلاک کریں اور اپنے گھروں سے نکل جائیں تو ان میں سے بہت کم لوگ ایسا کرتے جو نصیحت ان کو کی جاتی ہو اگر یہ اُس پر عمل کریں تو ان کے حق میں بہتر ہو اور زمین میں یہ زیادہ مضبوط ہوں۔ اور اس وقت ہر ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب دین اور ان کو سیدھی راہ چلا دین۔ ہا جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم پر جھٹلائے وہ اُن لوگوں کا ساتھی جو جن پر اللہ کی نافرمانی ہو۔ یعنی نیکون - صدیقون - شہداء اور صلحا کا ساتھی ہو۔ اور یہ لوگ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ اللہ کا یہ فضل ہو اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کا ساتھی ہو؟

مفسرین

واع ایما علیہ والوا خوب اپنی ضروری کرلو۔ بھڑک اُجاڑی کی صورت میں کوئی کروا یا کیا ساتھ چلو ہا تم میں وہ لوگ بھی ہیں جو ہر دین جانے سے پہنچتی کرتے ہیں ہا اور کوئی مصیبت پہنچتی ہو۔ تو کتنے ہیں کہ اللہ نے ہم پر فضل کیا کہ ہم ان مجاہدین کے ساتھ موجود نہ تھے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل ہوا تو اس طرح کتنے ہیں یہ گویا تم میں اور ان میں کچھ دوستی جی تھی۔ "کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو مجھے بھی بڑی کامیابی حاصل ہوتی" ہا جو لوگ دنیا کی زندگی کو بعض آخرت

۱۵۔ دین میں مانی جانے کی بات زیرِ غیر خدا کے غنہ اور ایک انصاری میں چھلکا ہوا۔ چھلکا ایہتر خدا کے سامنے پیش ہوا۔ فیصلہ انصاری کے خلاف صادر ہوا انصاری فیصلہ سے بد دل ہو کر بولا کہ عزت کی پاسداری سے یہ فیصلہ کیا گیا ہو۔ اس پر کہنے لڑی ہا ۱۶۔ منافقین کی نسبت لکھا جاتا ہے کہ ان کے ایمان کا کچھ ٹھیک نہیں ہوا یہ نرم احکام کی پابندی میں تو ان کا یہ حال ہے گو ساری باتوں کو حکمِ حق نفس اور اہل تیرہ کو حکمِ ملاطفت ہونے کا دیا گیا تھا اگر ان سے کہا جاتا تو یہ ہرگز نہ مانتے ہا ۱۷۔ یہی اصل سنگر بعض ہونے لگے کہ اگر جس سے قتل نفس کے لیے اور ملاطفت ہونے کو کہا جائے تو ہم قتل کو مستند ہیں۔ ارغنا ہوا کہ جن کا جانا ہو اگر کتنے ہی ہر حال کو تو بہت بچہ لکھ شانِ نبول۔ ایک مردِ پیغمبر خدا کے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ مجھے زن و فرزند سے فدا دینا چاہتے ہیں۔ مجھے اسوس پر کہ جن جنس میں گیا بھی تو آپ کمان میں گئے۔ آپ کہیں ہوئے اور میں کہیں ہوگا ہا ارشاد ہوا کہ رسول کے حکم پر چلنے والے قیامت کے دن رسول کے ساتھ ہونگے ہا ۱۸۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مومن جانے کے قبل ہتھیار و غلو سے خوب مسلح ہو کر ہوا اس کے بعد اختیار ہو جس طرح خاص کچھ دشمن سے زدہ ۱۹۔ منافقین کا ذکر کرنا ان کے وقت جب کہ مجھے نہیں ہے بعد از ان مجاہدین کو ہریت ہوئی ہا تو اپنی جالالی پر غور ہونے پر اور فتح ہوتی ہا وہ اور مالِ غنیمت لاتے ہیں تو مسکاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی غنہ تھا وہ نہ بھی جانتے اور مالِ دارتے ہا ان کے صدمے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے یہ منافقت رکھتے ہیں اہل کامیابی علیہ اہل کامیابی نہیں سمجھتے ہا میں بمقابلہ آخرت کے دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے ہا

دے ڈالنے کو موجود ہیں انھیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں لڑیں اور اللہ کی راہ میں جو لڑے گا چاہے مارا جائے یا غالب آئے ہم ہر حال میں اُسے مقرب بڑا اجر دین گے، مسلمانو! تم کہو گے کہ لڑو گے اللہ کی راہ میں لیکن ان کو مردوں - عورتوں اور بچوں کے لیے جو کہتے ہیں یہ اے ہمارے پروردگار! اس سستی (کہہ دے کہ اس کے رہنے والے ظالم ہیں - ہمیں باہر نکال - اپنی طرف سے کوئی حمایت بھیج اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کسی کو مددگار بنا، ایمان والے راہ خدا میں لڑتے ہیں - اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں، مسلمانو! تم شیطان کے دوستوں سے لڑو جب تک شیطان کی تدبیریں کمزور ہیں +

الح لے محمد! تو نے اُن لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن سے ابتداء کیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روک لو - صریح نازیہ رسول کو قہر دود، پھر جب اُن کو لڑنے کا حکم دیا گیا تو انہیں سے ایک جماعت آدمیوں سے ایسا ڈرنے لگی جیسے کہ کوئی خدا سے ڈرے یا اُس سے بھی بڑھ کر ڈرے - اور کہنے لگی یہ اے اللہ تو نے ہمیں لڑنے کا حکم کیوں دیا ہے - تھوڑے دنوں میں اور کیوں نہ جینے کی ملت دی؟ اے محمد! تو ان سے کہ یہ دنیا کے فائدے تھوڑے ہیں - اور پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا نفع کہیں بہتر ہے، وہاں تانگے برابر بھی تھھاری حق تلفی نہ ہوگی تم کہیں رہو گے، موت تمہیں آئے گی - مضبوط برہنہ میں رہو گے جب بھی آئے گی، اے محمد! ان لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، اور اگر کوئی نقصان پہنچا ہے تو کہتے ہیں یہ اے محمد! یہ آپ کی وجہ سے ہے، اے محمد! تو کہہ دے یہ سب اللہ کی طرف سے ہے، اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ کوئی بات نہیں سمجھتی، اے بندے! تجھے فائدہ پہنچے تو سمجھ کہ اللہ کی طرف سے ہے اور نقصان کوئی نقصان پہنچے تو سمجھ کہ وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے

۱۵ کہہ کے لوگ جو صحت کر کے مدینہ کو چلے گئے تھے کہ میں اُن کے متعلقین پر غلہ ہوتا تھا تو وہ ہر وقت اللہ سے دعا کرتے تھے کہ اسی طرح غازیان اسلام اگر بکھو بھی یہاں سے لے جائیں، اللہ رحمت دلانے کے لیے یوں ارشاد فرماتا ہے کہ ہمارا دامنکونے میں بحالت موجود کیا تا مل ہو سکتا ہے، یہی جہاد فرض ہوا، ۱۶ پیغمبر خدا کی ہمت کے شروع شروع مدینہ کے لوگ بہت ہی ضعیف الاقدار تھے - کوئی ابھی بات ہوتی تو پیغمبر کے قدم کی برکت سے اور کوئی بڑی بات ہوتی تو خود بخود قدم مبارک کی محنت کو سبب ٹھراتے، خدا ایسے خیالات کی مذمت کرتا ہے، ۱۷ پہلی آیت میں یہاں تھا کہ غازیان اور فاعل ہر چیز اور ہر کام کا خدا ہے اور اس آیت میں اسباب توفیق اور آثار شرکایان ہو کہ ٹیکوں کی توفیق اللہ دیتا ہے اور برائیاں ہندوں کے کسب سے ہوتی ہیں +

سورۃ اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقوں کے پاس میں تم دو گروہ ہو رہے ہو ان کو یہ سبب ان کی بد اعمالی کے اللہ نے اونہا کو دیا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ نے سب کے لئے میں چھوڑ دیا ہو اُسے تم راہ پر لاؤ جسے اللہ راہ نہ دکھائے اسے تم میں سے کوئی بھی راہ نہیں دکھا سکتا منافق چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کا فریضہ اُسی طرح تم بھی کا فر ہو جاؤ اور بغیر تم سب برابر ہو جاؤ۔ لیکن جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور اگر وہ ہجرت سے روگردانی کریں تو ان کو پکڑو اور جہان پاؤ ان کو مار ڈالو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔ بائستخوان کے جو ایسی قوم سے ملتے ہیں جن سے تم سے معاہدہ ہو۔ یا تمہارے پاس ایسی حالت میں آئین کہ ان کے دل تم سے یا اپنی قوم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا اور وہ تم سے ضرور لڑتے۔ اگر وہ تم سے کنارہ کریں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہارے ساتھ بصلح پیش آئیں تو اللہ ان کے ساتھ لڑنے کے لیے کوئی راہ تم کو نہیں بتائی اور غفر علیہ ایک اور گروہ تم دیکھو گے جو تم سے اور اپنی قوم دونوں سے امن میں رہنا چاہتا ہے۔ لیکن جب فساد کے لیے یہ لوگ بلائے جاتے ہیں تو تمہارے کھل اُس میں گرے ہیں۔ اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کش ہوں اور نہ تم سے صلح کریں اور نہ اپنے ہاتھ روکیں تو انہیں پکڑو اور جہان پاؤ قتل کرو۔ ہم نے تم کو ان پر حجت ظاہر دی ہے۔

سورۃ مومن کو مومن کا مار ڈالنا روا نہیں ہے۔ مگر غلطی ہو جا تو خیر جس نے مومن کو غلطی سے مار ڈالا وہ ایک مومن بردہ آزاد کرے اور اس (مقتول) کے ورثہ کو خون بہا

۱۱۱ خند عرب مدینہ میں آئے اور مسلمان ہو کر کچھ مکہ میں کفار کے پاس گئے اور وہاں سے مال تجارت لیکر سام کو چلے گئے ان نو مسلموں کی نسبت صحابہ میں اختلاف ہوا بعض انہیں منافی سمجھے اور بعض مسلمان سمجھے ۱۱۲ یعنی اپنا وطن نہ چھوڑیں شروع میں ہجرت واجب تھی لیکن فتح مکہ کے بعد سکا وجوب جاتا رہا ۱۱۳ یعنی جن لوگوں کو تم جانتے ہو کہ تم سے صلح کی گئی اُس پر قائم ہیں۔ نہ تم سے لڑتے اور نہ اپنی قوم کے کفار سے لڑتے تو تم ہی ان سے نہ لڑو اور لوگوں کو ان کے فرمان مسموم ہونے ہیں۔ نہ تم سے لڑتے اور نہ تمہارے مخالف سے لڑتے۔ لیکن وقت کی منتظر رہیں یہیں موقع پا کر کھائے ساتھ بری کرنے سے جو کچھ نہیں تو تم تو ایسوں سے لڑو ان کے کمرے دبو کا نہ کھاؤ ۱۱۴ اسے بے تردد جہاد کرو ۱۱۵ کوئی مؤمن کسی مؤمن کو قتل نہ کرے تو قاتل ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے اور ارثان مقتول کو خون بہا اور اگر کسی جو باختلاف کلمہ موافق یا دس ہزار درہم یا بارہ ہزار درہم ہو لیکن دینہ کو خون بہا مگر نہ کیا اختیلا خون بہا کو عربی میں

اور اُن سے پوچھتے ہیں کہ ”تم کس دین میں تھے؟“ اور وہ کہتے ہیں کہ ”سم اس ملک میں گھوڑ
اور عاجز تھے؟“ تو فرستے جواب میں کہتے ہیں: ”کیا زمین اللہ کی اتنی کٹا دہ نہ تھی کہ تم ہجرت
کریں اور چلے جاتے؟“ ان لوگوں کا ٹھکانا دوتنہ ہی جو بڑی جگہ ہے۔ مگر اُن کمزور مردوں میں
اور بچے جو عیسے سے معذور ہیں اور اُنھیں کوئی راہ نظر نہیں آتی تو امید ہے کہ اللہ اُن کو معاف
کر دے گا۔ ان شرعاً کرنے والا اور نیک والا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا اُسے
ملک میں داخل اور کشادہ جگہ ملے گی۔ جو شخص وطن چھوڑ کر اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اپنے
گھر سے نکلا اور اُسے موت آئی تو اُس کا قراب اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا۔ اللہ نیک والا مہربان ہے۔
۵۱ اے مسلمانو! تم کہیں سفر کرو تو نماز پڑھ کرنا تمہیں گناہ نہیں ہے۔ اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ کافر
تمہیں شامیں گے۔ بے شک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔ اے محمد! جب تو ان مسلمانوں میں ہو
اور نماز کے لیے تو ان کو کھڑا کرے۔ تو جانتے کہ ان کی ایک جماعت تیرے ساتھ ہتھیار لیے ہوئے

نماز جماعت
خوف دشمن

نہام پورہ
جنگ

کھڑی ہو پھر جب وہ سجدہ کرے تو پیچھے ہٹ جائے۔ اور پھر دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں
پڑھی وہ اگر تیرے ساتھ نماز میں شریک ہو۔ اور اپنا بجاؤ اور اپنا ہتھیار ساتھ لیے۔ کافر
تو جانتے ہیں کہ تم کسی طرح اپنے ہتھیاروں اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ دفعہ
تیسرے ٹوٹ پڑیں گے۔ اگر تم کو میمنہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار
کھول دو اور ہتھیار ہو۔ اللہ نے ذلت والا عذاب کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے جب تم نماز پڑھو

سجود
جنگ

۵۲ جو ہجرت کرنے سے معذور تھے اُن ہجرت واجب نہ تھی۔ یہ ہجرت ہی کرنے والے سلطان تھے جو اللہ نے ہجرت کے لیے
برس کے اندر اللہ نام روئے زمین کا حکمران بنا دیا۔ اس طرح کہ ایشیائے مغربی اور افریقہ شمالی میں ان کی حکومت تھی
یورپ میں ان کا اثر تھا۔ مشرقی ایشیا میں ان کی دھماک تھی۔ دیکھو تاریخ الاسلام میں صفحہ ۲۶۶ء میں شروع میں مسلمانوں کو سفر
کرنے میں کافروں کا ہار ڈر رہتا تھا۔ اس لیے صلوات الخوات کا یہ ذکر قرآن میں آیا کہ علاوہ حدیث میں علمِ مسافرت میں بھی تصریح ہے کہ
علم درج ہو اور اس لیے علمائے متفق ہیں کہ فوت نماز مذہب بھی سنوین ضرر جائز ہے۔ پوری تشریح فقہی کتابوں میں درج ہے کہ یعنی نماز
کو چھٹا بندہ چار کھوتوں کے دو ایک پڑھنا بالکل ہی ترک کر دینا اور بعد کو تھپڑ لٹکانا ۵۳ حالت جنگ کی یہ تہذیب کہ فوج کا
ایک گروہ امام کے پیچھے آکر ایک کھنڈی میں اور ایک گروہ دوسرے گروہ کے پیچھے اور اس طرح لڑے کہ ہر گروہ اپنی درگاہ میں
امام کے پیچھے پوری کرجائیں اور لڑائی کا مسئلہ قائم رہے۔ پوری تشریح فقہی کتابوں میں دیکھو۔ ۵۴ یعنی اگر کسی وجہ
سے تم لڑنے سے معذور ہو جاؤ تو ہتھیار کھول ڈالو لیکن ہتھیار کھولنے کے قبل امن کا مقام یعنی قلعہ یا اپنے
لشکر کا ڈھونڈو لو۔ ۵۵ نماز کے بعد ہی ہر وقت اللہ کا وہاں رکھنا چاہیے۔ اور بعض اس کا
مطلب یہ ہے کہ جب جنگ خوف یا مرض تم نماز کا ارادہ کرو تو کھڑے لیٹے بیٹھے جس طرح
ہو سکے پڑو۔ لیکن جب اطمینان کی حالت ہو تو حفظ ارکان کے ساتھ اسے ادا کرو۔

نماز جماعت
مسافرت

تو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہو۔ پھر جب اطمینان ہو جائے تو معمول کے مطابق نماز پڑھو بے شک نماز مومنوں پر بقیہ وقت فرض ہے۔ لوگوں کے پیچھا کرنے میں قہر نہ مارو اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہو تو تمہاری طرح انہیں بھی تکلیف پہنچتی ہو جیسی تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ اور تم کو جو امید اللہ سے ہے ان کو نہیں ہو اللہ وانا اور حکمت والا ہے۔

نہجین ہر
تجدید

۱۶ اے محمد! ہم نے تجھ پر سچی کتاب لکھی اس لیے اتاری ہے کہ اللہ تمہیں جیسا بتایا ہو اس کے مطابق لوگوں کے باہمی جھگڑے فیصلہ کرے۔ تو دعا بازوں کی طرف ڈاری نہ کر۔ اللہ سے معافی چاہ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ اپنی جانوں پر خیانت کرتے ہیں تو ان کی طرف ہو کر دوسروں سے نہ جھگڑے بے شک اللہ دعا باز۔ گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ آدمیوں سے توبہ پردہ کرتے ہیں۔ لیکن اللہ سے پردہ نہیں کرتے۔ جب وہ ان باتوں پر راتوں کو بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں جن سے اللہ راضی نہیں ہو تو اللہ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ ان کے اعمال اللہ کے احاطہ علم میں ہیں۔ مسلمانو! تم ان کی طرف سے دنیاوی زندگی میں تو جھگڑتے ہو قیامت کے دن ان کی طرف سے کون اللہ کے ساتھ جھگڑا کرے گا یا کون ان کا وکیل ہو گا۔ جو کوئی بڑائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے اور پھر اللہ سے بخش مانگے تو وہ اللہ کو غفور و رحیم پاتے گا۔ جو گناہ کرتا ہو اپنی ہی جان کے لیے کرتا ہو۔ اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ جو شخص خطا یا گناہ کر کے کسی بے خطا کو بہتم کرتا ہو اور خود بری ہونا چاہتا ہو تو وہ بے شک بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیتا ہے۔

نفسا انما

انما

۱۷ اے محمد! اگر تجھے اللہ کا فضل اور اس کی رحمت سنو تو ان میں سے ایک جماعت نے تجھے پہچاننے کا قصد کیا ہی تھا۔ یہ لوگ خود اپنے ہی کو بہتاتے ہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے

۱۸ بقیہ وقت رحیم ہر موقوف کا۔ موقوف کے معنی ہیں موت لیکن جو اس کے معنی دے گا وہ وقت کی نماز کو جمع کر کے پڑھ سکتے ہیں اہل تشیع کا یہی مذہب ہے۔ غزوہ حرا الاسدین بن زحیوں اور غزوے مسلمانوں کو کفار مکہ کے تعاقب کا حکم ہوا تھا ان کی شان میں یہ آیت ہو دیکھو تاریخ الاسلام طبع - صفحہ ۱۱۱ ۱۱۲ اس رکوع اور رکوع آئندہ کی شان نزول میں بھی بیان کی گئی ہے کہ لسان کی بات کو صحیح مان کر کسی چوری کے معاملہ میں پیغمبر خدا کے واقعہ کے خلاف غلطی سے اسے قائم کی تو اس آیت سے پیغمبر خدا کی اسے کی اصلاح کی گئی ۱۹ اپنی جان سے خیانت کرنا اشارہ ہے گناہ کرنے پر مینے جو لوگ گناہ کرتے ہیں تو ان کی طرف سے نہ جھگڑو ۲۰ حاصل رکاوٹ کسی قہر کا مظلوم یا غلبہ کا دبا ل کرنے ہی والے پر ہرے کا کسی غریب کا نام لینے سے نفخ نہیں ہوتا بلکہ کدب و بہتان کی مصیبتیں مسترد ہوتی ہیں ۲۱ گذشتہ رکوع کے ذیل میں اس رکوع کی شان نزول میں بیان

۱۸

وہ اپنا دوست اور مددگار نہ پالے گا۔ اور جو نیکیاں کریں گے مردہوں خواہ عورت - ایمان رکھتے ہوئے توجہ میں جائیں گے۔ اُن پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔ کس کا دین اُس شخص سے بہتر ہے جس نے اللہ کی طرف اپنا منہ کیا۔ نیکی کی اور ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کی کہ اُس کو اللہ نے اپنا دوست بنالیا ہے پیر دی کی آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔ اللہ ہر شے کو بخیر سے ہوسے ہے۔

۱۹ اے محمد! عورتوں کے بارے میں لوگ تجھے حکم مانگتے ہیں تو تو ان سے کہہ کہ ان عورتوں کے بارے میں اللہ وہی حکم دیتا ہے جو تمہیں اس کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے بارے میں سنایا گیا ہے کہ اُن کا لکھا ہوا حق تم نہیں دیتے اور جانتے ہو کہ اُن سے نکاح کر لو۔ اور نیز اگر در بچوں کے بارے میں اللہ حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف برقرار نہ رہو تم اُن کے ساتھ جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ اُس کا جاننے والا ہے۔ اگر اسی عورت کو اپنے شوہر کے بھڑے یا بے پروائی کا اندیشہ ہو تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر وہ آپس میں صلح کر لیں۔ صلح خیر ہے۔ بھل تو سب ہی کی طبیعت میں ہوتا ہے۔ اگر تم سلوک کرو اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے، تم جا سو گے یہی تو عورتوں میں پورا پورا عدل نہ کر سکو گے۔ لیکن تم ایک طرف پورے طور سے بھگ کر دو سری کو بیچ ادھر میں لکھا ہوا نہ چھوڑ دو۔ اگر صلح کر لو اور خود تو اللہ بخشنے والا ہر مان ہے۔ اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں گے تو اللہ اپنی کنشائش سے دونوں کو غنی کر دے گا۔ اللہ وسعت دینے والا شکیم ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے۔ مسلمانو! تمہارے پہلے جو اہل کتاب گذرے ہیں اُن سے اور نیز تم سے ہماری بھی نصیحت ہے۔

یتیموں کے
رکبان

بیویوں
عدل

دانِ حلقہ
کی تسلیم

۲۰ اس آیت میں مذہب اسلام کی فضیلت کلیان ہے۔ ۱۱ ایام جاہلیت میں لوگوں کو بلیغ نکاح نہ بناتے تھے اور عورتوں کو میراث دیتے تھے۔ حضرت سے عبد اسلام من استشار کیا گیا تو جواباً ارشاد ہوا کہ ان کے احکام بلیغ نہ رکھو۔ ۱۲ و اتوا لیتانی اموالہم الم سورہ نسا۔ رکوع ۱۱ و انظم القرآن سورہ نسا رکوع ۱۔ اور پھر اس آیت میں بھی آیتیں احکام کی طرف اشارہ کی گئی ہیں۔ ۳ مرد پر واجب ہے کہ جب وہ کسی بیبیان ہوں تو ان میں عدل کرے لیکن کوئی عورت کسی مرد کی عیبت سے باطل ہے معرفت ہو جائے اور خوف طلاق سے وہ جو خوشی حق نہ ناشی کر چھوڑ دے یا اس کی شرط کرے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ ۴ اللہ کہتا ہے کہ عورت میں عدل کرنا دل سے نفی رکھتا ہے اور دلو کا بونین رکھنا مشکل ہے اس لئے لو زیادہ مستعد رہنا چاہئے۔ عدل سے کبھی غافل نہ ہو اور عورت کو صلح چھوڑ دینا کہ نہ تم اس کی پاس جاؤ نہ وہ دوسرے کے پاس جائے اس سے تو طلاق دینے پر تیار ہے۔ اس کہنے سے طلاق کی ترغیب نہیں ہے بلکہ عدل کرنے تاکہ یہ نہ ہو کہ اگر عورت غرضی اور صلح اپنے حق سے گیارہ آئے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ۵ مطلقہ عورتوں کی تسکین کیلئے اللہ کہتا ہے کہ طلاق کے بعد عید نہ ہو کہ اب کوئی عیبت نہ ہو کی اللہ ہر وقت مانتا ہے۔ لیکن منشا یہ نہیں ہے کہ طلاق آگئی چرے بشرط طلاق بدترین مباح سمجھا جاتا ہے۔

لو انہ سو دے رہو ساگر کھر کر دے توجہ کہ آسمان اور زمین میں پر سبب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ ہے پر قادر ہر صفت موصوف
 جو کہ جو انسانوں میں اور زمین میں پر سبب اللہ ہی کا ہے اللہ کا سایہ کافی ہے لے لوگو اگر وہ جاہلو متبعین دنیا کے پر دے کہ
 اللہ کا درجن کو لایے اللہ اس قدر قادر ہے کہ کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہو اسے جانا چاہیے کہ اللہ کے پاس
 دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے ہیں۔ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

درواہ دنیا
 کی فکر
 گواہی

پیغام ایمان والو! انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ خدا لگتی گواہی دو۔ گو وہ گواہی
 خود تمہارے ہاتھ سے ان باب اور رشتہ داروں کے خلاف ہو۔ کوئی غنی ہو یا محتاج ہو اللہ
 تو ان کی پر داخت کرنے والا ہے۔ زیادہ ہو۔ تم حق سے گریز کرنے میں خواہش نفس کی
 پیروی نہ کرو۔ اگر تم دینی زبان سے گواہی دو گے یا پہلو تہی کر دے گے تو اللہ تمہارے کام سے
 واقف ہو۔ ایمان والو! اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے
 رسول پر اتاری ہو اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ۔ اللہ اور اس کے
 فرستے اور اس کی کتابوں۔ اور اس کے رسولوں اور روز آخرت سے جو انکار کرنا ہو وہ بیشک
 راہ راست سے دھربک گیا ہے۔ جو لوگ ایمان لا کر کافر ہوے پھر ایمان لائے پھر کافر
 ہوے اور کفر میں بڑھتے گئے۔ اللہ ان کو نشتے گا اور نہ ان کو راہ راست دکھائے گا اور نہ ان کو
 تو منافقین کو دردناک عذاب کی بشارت دے کہ یہ منافقین مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو
 دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ کفار کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ عزت تو ساری اللہ کی ہے۔
 حالانکہ تم مسلمانوں پر ات کتاب میں حکم نازل کر چکا ہے کہ تم اللہ کی آیتوں پر لوگوں کو کفر کرنے اور
 ہنسنے سنو تو جب تک وہ دوسری باتیں شروع نہ کریں تم ان کے پاس نہ بیٹھو۔ بنیین تو تم
 بھی اس صورت میں ان کے مغن ہو جاؤ گے۔ منافقین اور کافروں سب کو اللہ جہنم میں بھیج
 کرے گا۔ یہ منافق تمہارے منکر ہیں کہ اگر تم کو فتح ملے اللہ کی طرف سے تو کہیں "کیا ہم تمہارے

انصاف اسلام

مرد

منافق

لے اہل عرب سے خطاب ہو کہ اللہ چاہے تو دوسری قوم کو تم پر سلا کر دے اور یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ انسانی خلقت جو دنیا میں ہو اس کے
 علاوہ دوسرے طرح کی خلقت بھی اللہ پیدا کر سکتا ہے۔ تمہارا دنیا اللہ سے طلب کرنا کہ اللہ سے دین اور دنیا دونوں مانگو کہ وہ دونوں ہی کے
 پاس ہیں۔ ہر کسی حالت میں کیسا ہی تمہارا اللہ ہے اور کمال انتقام ہو جو نہ بولے کہ تمہیں اس سے کیا بحث ہے کہ ایک
 فریق مقدس ہے اور ایک تو کفری ہے۔ تم کہو کہ اللہ تم سے بڑھ کر ان کا غیر خواہے۔ یہ گواہی دے کہ تم کو اللہ کے
 زبان و بار کو بات نہ کی گئی اور حاکم دعوہ کے میں آجئے گا تو اللہ دیکھتا ہے کہ میں جسے چاہوں کہ یہ اللہ ہی ہو کہ تمہارے
 پہلے حضرت موسیٰ کی طرف ایمان لائے پھر کو سالہ پرستی سے کہہ کر کیا پھر تو رہتے پر ایمان لاکر پھر حضرت عیسیٰ سے انکار کیا پھر آنحضرت
 محمد سے انکار کیا۔ تو ان کافر اور بڑھکیاں نہ کہ منافق اور کافروں میں جہنمی ہیں۔

ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو فتح نصیب ہو۔ تو ان سے کہیں ”کیا ہم تم پر غالب نہیں
 آگئے تھے اور مسلمانوں سے تمہیں کچا نہیں دیا تھا؟“ مسلمانوں! تمہارے اور منافقین کے درمیان
 قیامت کے دن اللہ فیصلہ کرے گا۔ اللہ کافروں کو ہر مسلمانوں پر غلبہ نہ دے گا۔
 اربع منافقین اللہ سے و غابازی کرتے ہیں اور اللہ ان سے داؤن کرتا ہے۔ جب غزے کے لیے
 منافقین کھڑے ہوتے ہیں تو سست کھڑے ہوتے ہیں۔ آدمیوں کے دکھانے کو اللہ کو وہ تمہارا
 یاد کرتے ہیں۔ یہ مذہب ہیں کفار اور ایمان میں۔ نہ ادھر ہیں نہ ادھر ہیں جسے اللہ تمہاری
 جھوٹ دے پھر تم میں سے کوئی اس کے لیے ٹھکانا نہ پائے گا۔ ایمان والو! مسلمانوں کو جھوٹ کر
 کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح عالمہ کرو؟ منافقین
 دوزخ کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے اور ان کے لئے تم کوئی مددگار نہ پائو گے۔ مگر جنہوں
 تو ہیں۔ اپنی حالت درست کرنی۔ اللہ کو مضبوط پکڑا۔ اور اللہ کے لیے اپنا دین خالص کر لیا۔
 تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ رہیں گے۔ عنقریب اللہ مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔ تم شک کرو
 اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تم پر عذاب کرنے سے کیا غرض ہے؟ اللہ تو قادر دان اور واقف
 حال ہے۔

چھٹا پارہ

چلا کر بڑی بات کہنا اللہ کو بہتہ نہیں ہے۔ مگر جس پر ظلم کیا گیا وہ معذوری۔ اللہ نسا اور عانتا
 ہے یہ تم تک کام ظاہر کرے یا چھپا کر کر دے۔ یا دوسروں کی خطائیں صفا کر دے تو اچھا ہے۔ اللہ تو

اللہ سے جو مسلمان ہونے سے پہلے رکھا، اس طرح اسلام کی برائی سے تم کو بچا لیا۔ یا یہ غلبہ ہے کہ لڑائی میں چکر چلا
 مسلمان لیتے تھے اور جو غلبہ ہو چلا تھا ایسے ہی تمہاری خاطر سے چلوئی کی اور میدان ہمتا کرنا اللہ سے اللہ منافقین
 والوں کو دھوکا دیتے ہیں اللہ کا اڈنے والا نہیں ہے کہ انکو مسلمانوں کی توار سے جو دھوکا ہو ہے یہ منافقین کہتے ہیں کہ تم ان
 رہو۔ حالہ کر کے بر جو بلاؤں پر نائل ہو گی وہ بہت سخت ہو گی۔ اس معلوم ہوا کہ نماز کیلئے نہایت مستعد ہو گیا اور
 جائے اور یہی معلوم ہوا کہ غلبہ نمازی کی راہ کو بہتہ ہیں سے پورے اور ان کی کرنا چاہتے ہو کہ اللہ ہی طرح نہیں بولتے۔
 اللہ کے کھڑے ہو کر کہ کفار تو صحت کفر کرتے ہیں اور منافقین تو کفر کرتے ہیں اور منافقین بھی کرتے ہیں کہ کسی ہے وہ جانا چھوڑنا
 کالی کی نسا ہے لیکن گالی اور لڑائی کے جواب میں کوئی بات کہی جائے حد اعتدال سے بڑھی ہوئی نہ ہو تو مناسب ہے۔ اس سے
 یہ بھی معلوم ہوا کہ برائی کا اعلان کرنا مصیبت کو اور بڑا دوتا ہے جو عیب بھی کرنے کو نہ چاہتے تھے۔ آخر یہ ہے جو جانا اپنے ظلم
 کتنی ظالمین ایک دن میں منہ کیا جائیں۔ ارشاد ہوا خدا ربی اللہ رسول میں ایک تو ان کو اپنے نوکروں کو تاکہ کرنا تاکہ غلبہ ہو
 مسلمانوں کو دھوکہ دے جو یہی نہیں بلکہ اعلان میں بھی جناب ہاں کا ارشاد ہوا کہ ان میں اس کا راز ہے اور دھوکہ دے گا۔

باوجود قدرت رکھنے کے درگزر کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبروں سے برگشتہ ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے پیغمبروں میں تفرقہ ڈالیں۔ اور کہتے ہیں ”ہم بعض پیغمبروں کو ماننے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے۔“ اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے بیچ میں ایک دوسری راہ نکالیں۔ تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں۔ ہم نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں سمجھتے۔ تو ایسے لوگوں کو اللہ عظیم ان کا ثواب دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۲ اے محمد! اہل کتاب! تم سے کہتے ہیں کہ تو کوئی کتاب لکھی لکھائی ان پر آسمان سے نازل ہوئی ہے تو اس سے بھی بڑا سوال ان کا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ”ہمیں حکم کلام اللہ کو دکھا دے“ ان کی شرارت کی وجہ سے ان کو بجلی مار گئی۔ ان کے پاس دلیلین آگئی تھیں پھر بھی اس کے بعد وہ پرستش کے لیے گوسالے میٹھے۔ پھر بے آستہی مان کیا۔ اور موسیٰ کو صریح غلبہ دیا۔ ان لوگوں سے قول واثق لینے کے لیے ہم نے ان پر کوہ طور کھڑا کیا۔ جس نے ان سے کہا کہ سجدہ خضوع کرتے ہو۔ دروازہ شہر میں داخل ہو اور ہم نے ان سے یہ بھی کہا کہ ہفتہ کے دن میں حد سے نہ بڑھنا اور بچا محمد ان سے لیا پھر ان پر اللہ کی چھٹکا رنازل ہوئی۔ اس لیے کہ انھوں نے اپنے عہد توڑ ڈالے۔ خدا کی آیتوں سے کفر کیا۔ نبیوں کو ناق مار ڈالا اور کہنے لگے کہ ”ہمارے دل محفوظ ہیں۔“ ان کے دل محفوظ نہیں ہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر نہر کر دی ہے۔ اور اس لیے وہ کفر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس لیے بھی ان پر چھٹکا رنازل ہوئی کہ وہ کفر کرنے لگے اور یہ بڑا بہتان باندھنے لگے۔ اور کہنے لگے ”ہم نے نبی کے جیسے مسیح عیسیٰ رسول خدا کو قتل کیا“

۱۳ یہودی نصاریٰ اور ہمیں یہودی پیغمبر سے بڑا مسیحی کہتے پھر طلب کرتے۔ ایمان لانے کے لیے نہیں بلکہ باوجود کہ ان کے لیے کتب قرآن اور تورات ایک مرتبہ آسمان سے اتری دیکھی ایک کتاب اور آسمان سے اترنے والا کتاب کہ ان کی باتوں پر دھیان نہ کر حضرت موسیٰ کو بھی ایسی طرح دین کرتے تھے۔ مجھے دیکھنے پر بھی پورا یقین نہیں کرتے تھے۔ یہودی پیغمبر نے ان کی حاکمیت میں۔ بنی اسرائیل و تورات کو ماننے نہ تھے۔ راہ میں سانسے پہاڑ ملا اور وہ جلتے سےڑکے خدا ایمان لانے پر راضی ہوئے اس کے بعد شہر میں جانے کا حکم ہوا کہ سجدہ شکر کا وہ ادا کریں اور اندر جائیں پھر حضرت داؤد کے زمانہ میں حکم ہوا تھا کہ منیجر کے دن شکار نہ کریں لیکن یہودی ہمیشہ نافرمان رہے اللہ یہ سب باتیں یاد دلاتا ہے یہودی کہتے اور یہی سچا ہے کہ حضرت موسیٰ کو اونہوں نے قتل کر ڈالا حالانکہ اونکے ہاتھ سے حضرت موسیٰ قتل نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

ہو، حالانکہ نہ انھوں نے اُسے کھل کیا اور نہ انھوں نے اُسے سولی دی۔ مگر اُن کو یہ معلوم ہوا کہ وہ سولی دے رہے ہیں۔ جو اس میں احتمالات کرتے ہیں وہ اس معاملہ میں شہید ہیں۔ اُن کو اس کی خبر کچھ بھی نہیں ہو۔ مگر وہ صرف اٹھل پر چلتے ہیں۔ انھوں نے اُنکو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اُسے اپنی طرف اٹھالیا۔ اللہ زبردست حکمت والا ہے، مرنے کے پہلے جتنے اہل کتاب ہیں سب اُس پر ایمان لائیں گے۔ قیامت کے دن وہ ان منکروں کے خلاف گواہی دے گا کہ یہودیوں کی شرارتوں کی وجہ سے ہم نے یہودیوں پر وہ یا گھنچین حرام کر دیں جو اُن کو حلال تھیں اور اس لئے بھی حرام کہیں کہ وہ اکثر اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے۔ سو دیتے تھے حالانکہ اُس سے انھیں ممانعت کر دی گئی تھی اور ناحق لوگوں کے ملل کھا جاتے تھے۔ ان میں جو تافران ہیں اُن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن ان یہودیوں میں سے جو لوگ علم پر ثابت ہیں اور ایمان والے ہیں وہ اس کتاب کو جو تجھ اُتری ہے اور اُن کتابوں کو جو تجھ سے پہلے اُتری تھیں سب کو ماننے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ ان سب کو ہم عقوبت بڑا اجر دین گے۔ اے محمد! ہم نے جن طرح فوج اور فوج کے بعد جو پیغمبر آئے اُن کی طرف وحی بھیجی تھی۔ اُسی طرح تیری طرف بھی وحی بھیجی ہے۔ اور اسی طرح ابراہیم۔ اسمعیل۔ اسمٰعیل۔ یعقوب اور اُس کی اولاد اور عیسیٰ۔ ایوب۔ یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف ہم نے وحی بھیجی تھی۔ داؤد کو ہم نے زبور دی تھی۔ اور بھی کتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں جن کا ذکر ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہیں اور کتنے ایسے رسول ہیں جن کا ذکر ہم نے تجھ سے نہیں کیا ہے۔ اللہ نے موسیٰ سے گفتگو کی تھی۔ یہ رسول خوشی سنانے والے اور ڈرنے والے تھے تاکہ لوگوں کو اللہ پر رسولوں کے آنے کے بعد پھر الزام رکھنے کی جگہ نہ رہے۔ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ لیکن اے محمد! اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اُس نے تجھ پر اتارا ہے اُسے سمجھ کر اتارا ہے

پیغمبروں کے نام

ضرورت رسالت

۱۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ قیامت کے قبل ظاہر ہوں گے اور اُس وقت سب اُن کی پیروی کریں گے۔ یہودیوں کے بڑے افعال کا ذکر کر کے عذاب و دوزخ کا تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ مسلمان دین اور یہودیوں کی پیروی میں فرق کر سکیں اور غضبِ حق میں اختیار نہ کریں۔ ۲۔ پیغمبروں کی انتہا معلوم نہیں ہے۔ بہت سے پیغمبر گذرے ہیں۔ مذاہبِ اہل کی انتہا اپنے پیغمبروں کا نام ہیں تو ان پیغمبروں کو برا نہ کہنا چاہیے بلکہ یہ کہ وہ پیغمبرِ خدا ہوں۔ اور اُن کی باتوں کو ادنیٰ امت نے اسی طرح بدل ڈالا ہے جو طرح حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کی پیروی اُن کی امت نے ترک کر دی ہے کہ اللہ تو ہم لوگوں کو کچھ بتاتا ہی نہیں۔

اور فرشتے بھی یہی گواہی دیتے ہیں اور گواہی کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے جو کفر کرتے ہیں اور اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکتے ہیں وہ بہت دور تک گئے ہیں جو لوگ کفر اور ظلم کرتے ہیں اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ اور نہ جہنم کی راہ کے سوا جس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ کوئی دوسری راہ انھیں دکھائے گا۔ اللہ کے نزدیک یہ آسان ہے کہ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک بات لے کر یہ رسول (محمد ﷺ) پاس آیا ہے۔ ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے واسطے اچھا ہے۔ اور اگر انکار کرو گے تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے وہ باخبر حکمت والا ہے اسے اہل کتاب! تم اپنے دین میں سبالتہ نہ کرو۔ اور اللہ کے تخت میں حق ہی کو۔ مریم کا بیٹا مسیح عیسیٰ اللہ کا رسول تھا اور اللہ کا کلمہ تھا جس کو مریم کی طرف اُس نے ڈال دیا تھا۔ اور وہ اللہ کی طرف سے ایک روح تھا۔ تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ تین کا نام نہ لو۔ اس سے باز آؤ کہ تمہارا بھلا ہو۔ اللہ بس ایک معبود واحد ہے۔ وہ اس سے بری ہے کہ اُس کے اولاد ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔ وہ کار سازی کے لیے کافی ہے۔

سوچو اللہ کا بندہ ہونے سے حق کو کبھی عار نہ تھا۔ اور نہ مقرب فرشتوں کو عار ہے۔ جو لوگ اُس کی بندگی سے عار کریں گے اور تکبر کریں گے اُن سب کو اپنے پاس اللہ عتقرب جمع کرے گا۔ ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کو وہ پوری مزدوری اُن کے کام کی دے گا۔ بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ دے گا۔ اور عار رکھنے والوں اور تکبر کرنے والوں کو وہ دردناک عذاب دے گا۔ اور سوا اللہ کے یہ کسی کو دوست یا مددگار یا نایابائیں گے جو لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند پہنچ چکی اور واضح روشنی ہم تمہاری طرف بھیج چکے ہیں جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور اُس کو مضبوط پکڑیں گے اُن کو عتقرب وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور اپنی بارگاہ تک سیدھی راہ پر انھیں پہنچائے گا۔ اسی محمد ﷺ لوگ تجھ سے حکم پوچھتے ہیں۔ تو کہہ "اللہ کا کہہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ کوئی مرد (جس کے

۱۔ یہ کہ کو عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے ۲۔ عیسیٰ تین خدا تھے ہیں۔ اللہ روح القدس عیسیٰ ۳۔ قرآن کے دشمنی نے مسلمانوں پر الزام لگایا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو زندہ خدا لکھ کر اُن کی کسر نشان کرتے ہیں اسوقت یہ آیتیں نازل ہوئیں ۴۔ ملائکہ جو فرستے جتے ہوئے ہیں یعنی عالم اسوقت کے باہر ہیں وہ تو اللہ کے پیچھے ہو ہی نہیں سکتے عیسیٰ جسم خاکی کے ساتھ اللہ کے پیچھے خالاک طرح چل سکتا ہیں ۵۔ قرآن ۶۔ یہ علم انھیں کے مستحق ہے بیان آسانی سے سمجھ دینا مشکل ہے۔ کل قرآن کی آیتوں اور حدیث نبوی کو لے کر

پاپ داد (نہو) لا ولد مہجائے اور ایک بن موجود ہو تو اس کو ترکہ کا نصف پہنچے گا۔ اور
بن مر جائے اور اس کے کوئی لڑکا نہ ہو تو بھائی اس کے کل ترکہ کا وارث ہوگا۔ اگر
بہنیں دو ہوں تو ان کو دو تہائی ترکہ کی ملے گی۔ اگر وہ بھائی بن ہوں یعنی کچھ مرد ہوں اور
کچھ عورتیں ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصوں کے برابر ہوگا۔ اللہ تمہارے پسینے کے خصال
سے کھول کھول کر تم سے بیان کر دیتا ہے۔ اللہ ہر شے سے واقف ہے۔

سورہ مائدہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان والو! اقراون کو پورا کرو۔ تمہارے لیے چار پائے حیوان یا مستثنائے ان کے پنجین
آگے تلے جائیں گے حلال کیے گئے ہیں۔ مگر حلال نہ سمجھو شکار کو جب تم احرام میں ہو۔ بیشک
اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ ایمان والو! احترام کرو اللہ کے مناسک و ارکان۔ ادب والے
مسیحون۔ ہر شے۔ تھلاؤ اور خانہ کعبہ کی طرف آنے والوں کا کہ یہ اپنے پروردگار کا فضل اور اسکی
خوشی دھونڈتے ہیں۔ اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ کوئی قوم تم کو مسجد حرام میں
آنے سے روکے تو اس کی دشمنی تم کو حد سے زیادہ تباہ و تاراج کرنے پر براہ کھینچے دکر سے نیک کام
میں اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور زیادتی میں مدد کرو۔ اللہ

(بعض مائتہ طہ) کا ایک علم فقہ والوں نے مدون کیا ہے اور اس کا نام علم الفرائض رکھا ہے۔ سورہ ہذا کے رکوع ۲ میں بھی ذکر ہے
۱۱۱۱ استقر عبارت جو حفظ الحاقی میں ہے قرآن میں نہیں ہے جو اسلام کے موافق یہ عبارت برہانی تھی کہ کلام کے معنی یہ ہیں کہ
مرنے والا میرے اور اس کے اصل و فرع میں کوئی متواور اسی غلطی سے سورہ ہذا کے رکوع ۱ میں جو یوں کلام کا ترجمہ کیا
گیا ہے۔ اپنی اصل و فرع میں کوئی وارث نہ چھوڑے ۱۱۱۱ مائدہ یعنی خوان۔ اس سورہ میں آسمان سے خوان اترنے کا ذکر ہے
۱۱۱۱ طہ سے یہ مطلب نہیں کہ خواہ مخواہ ان کا کھانا حلال ہے۔ یعنی کھانا جو بھونکھا اور بھونکے سے اور درختوں
جائز رکھے ہیں ۱۱۱۱ دیکھو سورہ مائدہ رکوع ۱۳ ۱۱۱۱ یعنی حرم مکہ یا حالت احرام کا احرام کرو ۱۱۱۱ دیکھو۔ دینی کو
عزم۔ برجیہ یہ چار بیٹے شہر حرام کھاتے ہیں جس کا ترجمہ کیا گیا ہے ”اوب والے بیٹے“ ۱۱۱۱ جب حج کو جاتے تھے تو تھلاؤ
کے آگے کھڑے کھڑے کوٹہ سے چھید کر زخمی کر لیتے تھے اس سے اشارہ تھا کہ یہ قاطع حج کو ممانعت جان تو بانی کی جائے گی اور
جب قاطع سے تو تھلاؤ آگے پہنچنے والے اوت کی گردن میں درخت کی چھال لپیٹ دیتے تھے۔ اول الذکر اوت کو ہدی اور آذکار
کو قائلہ کہتے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کے جنگ و جدال سے حج میں تفرقہ نہ ڈالو اور حج کی حالت احرام میں شکار نہ کرو اور اللہ کی عبادت
وہ حج بھی ذی الجبہ پہلے ہو دیکھو جنگ و جدال نہ کرو اور حج کے سفر میں آنے والے ہاؤزوں سے یا نامائز سے عزمت
نہ کرو ۱۱۱۱ تجارت اور ثواب کے لیے سفر کرتے ہیں ۱۱۱۱

ہکوت مجام

سے ڈرتے رہو کہ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ تم پر ہر حرام ہے مدار۔ سو۔ سو کا گوشت اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور کا نامزد کیا گیا ہو۔ اور وہ بھی حرام ہے جو کھلا کھٹ کر۔ بچت کھا کر۔ گوشت یا سنگ کے مارنے سے یا دندنوں کے پھاٹنے سے مرے اور تم اسے ذبح نہ کر سکو اور جو بتوں پر چڑھا کر ذبح کیا گیا ہو یا تیروں کے پائے والے کر تم میں تقسیم کیا گیا وہ بھی حرام ہے۔ یہ سب گناہ ہیں چہ آج کے دن تمہارے دین سے کا فرنا امتیہ ہو گئے تم اس سے نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر چکا۔ اپنا احسان تم پر پورا کر چکا۔ اور دین اسلام میں نے تمہارے لیے پسند کیا ہے اگر کوئی جھوک میں ناجار ہو جائے۔ گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے محمد! تجھے لوگ بوجھتے ہیں کہ ”اُن کے لیے کیا کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں؟“ تو کہ ”تم کو تمام سُختری چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور شکاری جانور جو غم نے سکھا رکھے ہوں۔ اور جیسا کہ اللہ نے تمہیں سکھایا تم نے انھیں ویسا ہی سکھا دیا ہو تو جو شکار یہ تمہارے لیے پکڑ رکھیں اُسے کھاؤ اور شکار کے لیے انھیں چھوڑ دو اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے آج تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں۔ اہل کتاب کا کھانا بھی تمہیں حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کو حلال ہے۔ اور حلال ہیں تم پر تمہیں جو مومنہ ہوں یا اُن میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ بشرطیکہ تم اُن کا مہر ادا کرو اور اُن کا قید (نکاح) میں لانا مقصود ہو کھم کھلا بدکاری کرنا یا چوری جیسے آشنا بلانا مقصود نہ ہو جس نے ایمان سے انکار کیا اُس کا کام ضائع ہوا اور آخرت میں اُسے

نصرانیہ
سے نکال دیا

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴

مقرر کیے تھے۔ بنی اسرائیل سے اللہ نے کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم مٹاؤ گے
 قائم رکھو گے زکوٰۃ دیتے رہو گے۔ میرے پیغمبروں پر ایمان لاتے۔ جو گے اور ان کی مدد کرتے
 رہو گے۔ اور اللہ کو خوش دلی سے قرض دیتے رہو گے۔ تو میں تم سے تمہارے گناہ دور کر دوں گا
 اور ایسے باخون بین بھینہ داخل کروں گا جن کے نیچے نمرین جاری ہیں۔ پھر اس کے بعد جو تم
 میں سے آخرت کرے گا تو مجھ پر سیدھی راہ سے وہ ہلکا ہے ان کی غمگینی پر ہم نے انھیں نصرت
 کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ غفلتوں کو ان کے مقامات سے بدل ڈالتے ہیں۔ اور
 ان کو جو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک حصہ وہ بھول گئے ہیں۔ اسے محمدؐ ان میں سے چند لوگوں
 کے سوا ہمیشہ تو ان کی چورنگی سے آگاہ ہوتا رہتا ہے۔ تو ان کے قصور معاف کر اور درگزر کر۔

احسان کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے جو لوگ اپنے آپ کو نصارتی کہتے ہیں ان سے بھی
 ہم نے عداوت لیا تھا۔ جو نصیحت ان کو کی گئی تھی اس کا ایک حصہ انھوں نے بھی بھلا دیا ہے۔
 ہم نے ان میں بغض اور عداوت قیامت کے دن تک ڈال دی ہے۔ غنیمت انھیں اللہ تعالیٰ
 کو وہ کیا کرتے تھے؟ اسے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے۔ اور کتاب الہی کی

بہت سی باتیں جو تم چھپاتے تھے وہ کھول کر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے
 تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب ظاہر آگئی ہے جو لوگ اللہ کی رضا مندی کے
 طلبگار ہیں ان کو اللہ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ سے سلامتی کے راستوں پر لاتا ہے۔ اور
 اپنے حکم سے انھیں تباہیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور ان کو سیدھی راہ پر چلاتا
 ہے۔ وہ لوگ بے شک کافر ہیں جن کا مقولہ ہے کہ سب ابن مریم ہی اللہ ہے۔ اسے محمدؐ تو کہہ اگر

اللہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی ماں اور جتنے لوگ زمین پر ہیں ان سب کو ہلاک کرنا چاہے تو
 اللہ کے سلسلے کس کا زور چل سکتا ہے؟ آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں کے درمیان
 ہیں وہ ان سب پر اللہ کی سلطنت ہے۔ جو چاہتا ہے وہ بیدار کرتا ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے یہود
 اور نصاریٰ کہتے ہیں "ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں" اسے محمدؐ تو ان سے کہہ بھڑ

لفظی ترجمہ "وہ کہوں کو ان کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں" یعنی آنحضرتؐ کی بعثت کی پیشینگوئی جو قرابت میں
 ہو اُسے وہ نہیں مانتے۔ جو یہی سے مراد ہے احکام تورات کا چھناؤ۔ مذہبی نفاتی کی وجہ سے جو غیر زبان
 عیسائیوں میں ہوئے تاریخین ان کی شاخ ہیں۔ علاوہ برین جو اپنی اخوت کا پاس مسلمانوں میں تو وہ عیسائیوں میں بھی
 نہیں تھا اور ناب ہے۔ یہ آیت قرآن کی پیشینگوئیوں میں سے ایک پیشینگوئی ہے جو ذات پیغمبر خدا ہے۔
 کتاب ظاہر سے یہاں قرآن مجید مراد ہے۔

ذرا دھاری

بسیار بکلیں

میں پیشینگوئی

لوگوں میں لٹلیٹ

تھارے گناہوں کے سبب سے وہ تم پر عذاب کیوں کرتا ہے؟ منین! بلکہ تم بھی انکی مخلوقات
انسانی میں ہو۔ جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے۔ اسی کو اسانوں اور
زمین اور جو چیزان دونوں کے درمیان میں تیرا ان سب کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف
پھر سب کو جاتا ہے۔“ اے اہل کتاب! احکام دین بتانے کے لیے پیغمبروں کی آمد مدتوں تک
مستطیع رہنے کے بعد ہمارا یہ رسول تمھارے پاس آیا ہے۔ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی
خوشی سنائے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا تھا اس لیے یہ تمھارے پاس خوش خبری اور ڈر
سنانے کے لیے آیا ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

مع اے محمد! تو یہودیوں کو وہ زمانہ یاد دلا کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ لوگو! اللہ
ان کے احسانات جو تم پر ہوے ہیں یاد کرو کہ اُس نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے اور تم میں
بادشاہ بھی بنائے اور جو دنیا میں کسی کو دیا تھا تمھیں دیا۔ تو گواہین متدس (شام) میں
جو تمھارے لیے اللہ نے لکھی تھیں داخل ہو۔ مخالف دشمن میں تم پیچھے نہ پھیرنا ورنہ تمھان میں جاؤ گے
انھوں نے کہا اے موسیٰ! وہاں تو سرکش تو ہیں۔ جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں گی
ہم تو نہ جائیں گے۔ ہاں وہ اُس میں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہوں گے۔ اُن ڈرنے والوں میں
سے دو آدمیوں نے کہ اُن پر اللہ کی نوازش تھی کہا۔ ”بیت المقدس کے دو واہ میں گھس پڑو۔
جب تم سب اُس میں گھس پڑو گے تو بے شک تمھیں غالب رہو گے۔ اگر تم ایسا نہ رکھتے ہو تو اللہ
پر بھروسہ کرو۔“ وہ کہنے لگے۔ ”اے موسیٰ! جب تک وہ وہاں ہیں ہم تو کبھی اُس میں نہ جائیں گے
ہاں آپ اپنا رب لے کر جائیے اور آپ دونوں لڑیے ہم یہیں بیٹھے ہیں۔“ موسیٰ نے دعا کی۔

نبی اسرائیل
کی چوہدری
خانہ بدوشی

۱۰ یہودیوں کو اس قدر تسلیم تھا کہ اُن دنوں گمشمار ہیں اُن کو چالیس روز تک دوشے میں جاتا ہوا دیکھا حضرت
موسیٰ کے قبل گواہ پیغمبروں کی آمد کا ایک سلسلہ قائم تھا۔ یہ پیغمبر کہنے لگے۔ حضرت موسیٰ کے بعد ۵۶ برس تک کوئی
پیغمبر نہیں آتا ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ کا مسل ہونا تو اس نظام کے بدکنے سے تیار کیا گیا جو اس میں من غلط فہمی
وہ زیادہ مراد یہ جو پیغمبروں کے درمیان گونا گونا گئے تھے کہ صورت میں منہردن نے اختلاف کیا ہے۔ یہ ایک کمال
نقص کہ ہے۔ اور من مقدس سے ملک شام مراد ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں یہ ملک بہت آباد تھا اور لوگ یہاں
بہت سرگرم تھے۔ حضرت موسیٰ ایک بڑی طاقت کے ساتھ اس ملک پر داخل کرنے اور یہاں آباد ہو کر اللہ کا ذکر جاری کرنے
آئے۔ حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے شامیوں سے مقابلہ کرنے میں ناکام کیا اور شامیوں کی توانائی سے گھبرائے۔ عربیوں نے
جو ایک مشہور قہرور شاہ گذرا جو میان کیا جاتا ہے کہ وہ اسی زمانہ کے شامیوں میں تھا۔ چالیس برس تک درمستک کے
قریب بیٹھوں میں حضرت موسیٰ کی قوت حیران اور پریشان رہی اُن سب کے معاملے کے بعد اُن کی اولاد نے شامیوں
کا مقابلہ کیا اور فتح پائی۔ شام پر جو کچھ نبی اسرائیل نے بڑا اثر دیا ہے۔

”اے میرے پروردگار! میرے اختیار میں تو صرف میری ذات اور میرا بھائی ہی۔ عزائیاں مل کر تے وقت تو ہم میں اور ان نافرمان برداروں میں امتیاز کیجیو۔“ اللہ نے کہا: ”وہ زمین چالیس برس تک انھیں نصیب ہوگی۔ یہ مصر کے جنگل میں سرماتے پھرن گے تو نافرمان لوگوں پر افسوس نہ کرنا۔“

۵۷ اے محمد! آدم کے دونوں بیٹوں کی غیر تو لوگوں کو سچ سچ سنا۔ جب اُن دونوں نے نیا زمین چڑھائیں تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی۔ دوسرے نے کہا: ”میں تجھے مار ڈالوں گا۔“ تب پہلے نے کہا: ”اللہ پر تیرے گاروں ہی کی نیا زمین قبول کرتا ہوں۔ اگر تو اپنا ہتھ میرے قتل کو بڑھائے گا تو میں اپنا ہتھ تیرے قتل کو نہ اٹھاؤں گا۔“ میں اللہ سے جو تمام عالموں کا پروردگار ہوں ڈرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے آؤ۔ مٹی ہو کہ میں ظالموں کی سزا دوں۔ بھائی کے مار ڈالنے پر اُس کے نفس نے اُسے آدھ کیا اور اُس نے اُسے مار ڈالا۔ اور ضلّہ میں آگیا۔ پھر اللہ نے ایک کو ابھیا جو زمین کر دینے لگا۔ تاکہ اُس کو دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش اُسے کس طرح چھپانا چاہیے۔ وہ بولا: ”افسوس مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کو تے کی طرح میں اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا۔ اور یہ بیان ہوا۔ اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل کو مکہ بحرہری دیا کہ جس نے کسی کو مار ڈالا۔ جان کے بدلے میں منہیں اور نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا کے طور پر۔ تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا۔ اور جس نے ایک مرتے ہوئے کو بچالیا تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو بچالیا۔ بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغمبر علیٰ کھلی دلیلین لے کر آئے۔ پھر بھی اس کے بعد ان میں سے بہت سے لوگ

۵۸ تفسیر ان میں ہو کہ بائبل اور قابیل حضرت آدم کے بیٹے تھے۔ حضرت آدم کے وقت میں بن سے کلج درست تھا مگر اُس بن سے درست نہ تھا تو آدم پیدا ہوئی تھی۔ جو اُن کی قابیل کے ساتھ تو آدم پیدا ہوئی تھی بائبل سے مذہب ہوئی اُن کے مرنے پر قابیل فریفتہ تھا کہ حضرت آدم سے دستور توڑنا پسند نہ کیا۔ قابیل کے اسرار پر حضرت آدم نے یہ تجویز کی کہ دونوں خدا کی نیا زمین جس کی نیا قبول ہوگی۔ اُس کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اُن کے ماننے کے عارہ کے مطابق بائبل کی نیا قبول ہوئی اور قابیل کی نیا قبول نہ ہوئی۔ قابیل نے اس رنج سے بائبل کو مار ڈالا۔ بائبل نے مقت بلہ سے استرا کرنا اور قابیل کے ہاتھ سے وہ شہید ہوا قابیل بھائی کو مار کر اس ناک میں ہوا کہ لاش کو بھونک چھپائی جائے لسنے دیکھا کہ ایک کو کسی بہت ہوسے کو زمین کو دگر دفن کر دیا۔ قابیل نے بھی ایسا ہی کیا اور اُس وقت اسے بخلا ہوا اپنی سرکشی پر اور اُس نے خفا کیا کہ مجھے کسے کے برابر بھی عقل منہیں ہو۔ ۵۹ اس سمیت سے خود اُن کی کا نقصان ہوا۔ دنیا میں انفعال ہوا آخرت میں وہ جہنمی ہوا۔ ۶۰ بنی اسرائیل پیغمبروں کو مار ڈالنے لگے۔ ایلان کو قتل کرنے سے بہت زیادہ ڈرایا گیا تھا کہ جس نے ایک آدمی کو مار ڈالا تو گناہ نہ کر۔ ۶۱ ہر وقت سے ہر گناہ کو قتل نہ تھی دنیا میں ہوتے ہیں ان سب کی سمیت کا ایک عہد قابیل کے نامہ اُن میں لکھا جاتا ہے کہ اُسے قتل کی جاز نہ تھی۔ ۶۲۔

۵۷ اے محمد! آدم کے دونوں بیٹوں کی غیر تو لوگوں کو سچ سچ سنا۔ جب اُن دونوں نے نیا زمین چڑھائیں تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی۔ دوسرے نے کہا: ”میں تجھے مار ڈالوں گا۔“ تب پہلے نے کہا: ”اللہ پر تیرے گاروں ہی کی نیا زمین قبول کرتا ہوں۔ اگر تو اپنا ہتھ میرے قتل کو بڑھائے گا تو میں اپنا ہتھ تیرے قتل کو نہ اٹھاؤں گا۔“ میں اللہ سے جو تمام عالموں کا پروردگار ہوں ڈرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے آؤ۔ مٹی ہو کہ میں ظالموں کی سزا دوں۔ بھائی کے مار ڈالنے پر اُس کے نفس نے اُسے آدھ کیا اور اُس نے اُسے مار ڈالا۔ اور ضلّہ میں آگیا۔ پھر اللہ نے ایک کو ابھیا جو زمین کر دینے لگا۔ تاکہ اُس کو دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش اُسے کس طرح چھپانا چاہیے۔ وہ بولا: ”افسوس مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کو تے کی طرح میں اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا۔ اور یہ بیان ہوا۔ اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل کو مکہ بحرہری دیا کہ جس نے کسی کو مار ڈالا۔ جان کے بدلے میں منہیں اور نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا کے طور پر۔ تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا۔ اور جس نے ایک مرتے ہوئے کو بچالیا تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو بچالیا۔ بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغمبر علیٰ کھلی دلیلین لے کر آئے۔ پھر بھی اس کے بعد ان میں سے بہت سے لوگ

ملک میں زیادتی کرتے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ مار ڈالے جائیں یا انھیں سولی دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں اٹے سیدھے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک سے نکال دیئے جائیں۔ دنیا میں تو ان کے لیے یہ رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔ مگر پھر اسے ہاتھ آنے سے پہلے جنھوں نے توبہ کر لی تو جانے رہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پس اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اللہ تک پہنچنے کے وسیلے ڈھونڈتے رہو۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ جتنا زمین میں ہے۔ وہ سب کافروں کے پاس ہو۔ بلکہ آسمانی اور بھی ہوا اور وہ اُسے روز قیامت کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے دینا چاہیں تو یہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب موجود ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہ نکل نہ سکیں گے۔ ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ جو مرد چوری کرے یا عورت چوری کرے دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ تعزیر ان کی کمائی کی جزا اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ زبردست اور مصلح ہے۔ واقف ہے پھر جو اپنے قصور کے بعد توبہ کرے اور نیک چلن جو پائے تو اللہ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے کہ وہ بے شک غفور رحیم ہے۔ لوگو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے جس پر چاہے وہ عذاب کرے اور مجب جاپے بخشنے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے محمد! تو آزرہ خاطر نہ ہو ان لوگوں سے جو کفر میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ لوگ یا تو منافق ہیں جو تمھ سے کہتے ہیں کہ ”ہم ایمان لائے ہیں اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں“ یا یہود ہیں جو جھوٹی جھوٹی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں اور وہ بھی دوسرے لوگوں کے لیے جو تجھ تک ابھی نہیں آئے ہیں۔ یہ الفاظ توریت بدل ڈالتے ہیں اور

ترجمہ

اور منافقین

ابعد حاشیہ صفحہ ۸۷ قرآن میں جو جس کے سنی ہیں کھلی دلیلیں بخیرے ۱۵ دیکھو الاسلام ۲۰ ۱۱ ۱۵ دنیائیں اس سے رسوائی ہوگی تو دوسرے جہنم پکڑنے کے ۱۵ بعد کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ کوئی ڈاکو گرفتار کرنے کے قبل توبہ کر ڈالے تو وہ اللہ کے موائد سے چھوٹ جاتا ہے۔ مرتد مدعیوں کو اختیار رہا ہے کہ وہ خون یا مال کا دعویٰ پیش کریں یعنی خون کا بدلہ خون چاہیں یا مال پر صلح کر لیں ۱۵ بہترین وسیلہ رسول خدا کی پیروی ہو۔ مومنوں نے وسیلہ سے تنہا کی محبت مراد لی ہے انھوں نے محبت میں خدا یاد کیا ہے ۱۵ یعنی دنیائیں جتنا مال و شغل ہے اس کا وہ چند بھی قیامت کے دن اگر کفار و کفار میں سے کرنا چاہیں گے تو ممکن نہ ہو گا ۱۵ ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم چاندی سے کم کے چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے۔ اور تمہیں سزا میں بھی اعتدال ہے۔ حقیقوں کے نزدیک یہی چوری میں دہانہ ہاتھ اور دوسری میں بائیں ہاتھ کاٹنا جائے تیسری مرتبہ بھی یہی حرکت کرے تو تیسری سزا ہو اور چارٹھین کے نزدیک سبک دو ہاتھ اور دونوں ہاتھوں کاٹ کر جائیں گے۔ سہ ماہی ۲۷ ۱۵ دیکھو الاسلام ۲۰ ۱۱ ۱۵

وہ بے انصاف ہو۔ انہیں پیغمبروں کے قدم بقدم پیچھے سے ہم نے مرہم کے بیٹے جیسی کو چلایا جو
توریت کی جو اس کے پہلے سے تھی، تصدیق کرتا تھا اور انجیل بھی اُسے سننے دی تھی جس میں
ہدایت اور نور ہو اور وہ بھی اُس توریت کی جو اس کے پہلے سے تھی تصدیق کرتی ہو اور پھر ان کے
کے لیے اُس میں رہنمائی اور نصیحت ہو۔ اہل انجیل کو جاسیے تھا کہ اللہ نے جو انجیل ان پر اتاری
تھی اُس کے مطابق وہ حکم دیتے جو کوئی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا
وہی فاسق ہو۔ اُسے محمدؐ پر بھی کتاب برحق اتاری ہو جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہو جو
اُس کے پہلے سے ہیں اور ان کی گنجائی کرتی ہو تو لوگوں کو اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے مطابق
حکم دے۔ اور جو حق بات تیرے پاس آئی ہو اُسے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر۔
تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے شریعت اور طریقت ٹھہرا دی ہو۔ اللہ جانتا تو تم کو ایک ہی
امت کرتا لیکن وہ اپنے دیے ہوئے احکام میں تحقیق آزمایا جاتا ہو۔ پس اے مسلمانو! تم نیک
کامیوں کی طرف سبقت کرو و تم سب کو اللہ ہی کی طرف بھر جائنا ہو۔ تم جن باتوں میں اختلاف
کر رہے ہو وہ تحقیق بتا دے گا۔ اُسے محمدؐ اللہ نے جو کتاب اتاری ہو اسی کے مطابق تو ان لوگوں
میں حکم دے۔ ان کی خواہشوں پر نہ چل۔ ان سے ڈرتا رہ کہ اللہ نے جو حکم تیری طرف اتارا ہو
اسکے کسی حکم پر کچھ کہیں پھر نہ دین، یہ اگر یہ پھر نہ مانیں تو جان لے کہ اللہ نے یہی جایا کہ ان کے بعض
گنہگاروں کی پھر نہ ان کو دے۔ بہت سے لوگ نافرمان ہیں کہ کیا زمانہ جاہلیت کا حکم یہ چھوڑ دیتے
ہیں؟ یا اہل یقین کہیے اللہ نے اچھا حکم دینے والا کوں ہو؟

ترجمہ: مومنو! تم یہ نہ دے اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دھوکے
ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی انہیں دوست بنائے گا وہ انہیں میں سے ہو گا۔ بیشک انھوں
لوگوں کو اللہ براہ راست نہیں دکھاتا کہ اُسے محمدؐ احسن کے دلوں میں بکارتی ہو تو انہیں

۱۔ آنحضرتؐ کی اہانت کی مذمت میں تھی کہ توریت اور انجیل کے احکام جیسے برحق نہ تھے دنیا میں نہاد و جلاوت ایک علیٰ مذہب
ہوئی کہ اللہ یعنی قرآن سے جو حکام آئے کہ توریت اور انجیل میں کیا حکام انہوں نے چھائے ہوئے تھے انکے کاموں سے مراد
اسلام ہے۔ کیونکہ اس میں تمام نیکیاں پھری ہوئی ہیں کہ اللہ شانِ زول۔ جو قرآن اور نبیؐ پر دین کے دو قبیلے تھے
آفرین کر خداوندِ بزرگوار اور مقررِ احوال تھے اس لیے ایام جاہلیت میں ان کے درمیان معاملات دنیا میں مساوات نہ تھی
نبی کریمؐ کی فریاد: آنحضرتؐ نے ان میں مساوات قائم کرنا چاہی جس پر مونیفیر ناخوش ہوئے۔ ۲۔ اہل
اسلام میں دوسرے بعض سوانح پر اپنے رشتہ دار اور دوست یوں کی بکارتی تھی اور اس سے مسلمانوں کا
حکم پڑتا تھا کہ اللہ یعنی نفاق ہے

دیکھئے گا کہ وہ دوڑ کر ان میں مل جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: ہم کو ڈر ہے کہ ہم پر کوئی گردش نہ آجائے؟ قریب ہو کہ اللہ تعالیٰ یا کوئی اور امر اپنی طرف سے بھیجے تو اپنے جی کی بھیجی ہوئی بات پر یہ منافق پشیمان ہوں گے؟ اور مسلمان کہیں گے: کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بتائے کہ اللہ کی قسمیں لکھا کر کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟۔ ان کے عمل خراب گئے اور یہ نقصان میں پڑ گئے پھر مومن تمہیں سے کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو موجود کر دے گا جن کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے۔ مسلمانوں کے ساتھ غم ہوں گے کہ فزون کے ساتھ کٹے ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں لڑیں گے۔ اور کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے وہ دے۔ اللہ کائنات والا باخبر ہے۔ اے مسلمانو! تمہارا دوست ہے اللہ ہی اور اس کا رسول ہے اور وہ مومنین ہیں جو نازیر قائم ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کا دوست ہو کر رہے گا۔ وہ اللہ کا شکر ہے۔ اور غلبے شک اللہ کے لشکر کی ہے۔

۹ مومنو! تم ایسوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جو پہلے سے اہل کتاب ہو کر تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل ٹھہراتے ہیں اور کفار کو بھی دوست نہ بناؤ۔ اور تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔ جب تم نماز کے لیے لوگوں کو بلاتے ہو تو یہ لوگ اُسے ہنسی اور کھیل بتاتے ہیں۔ یہ اس لیے ایسا کرتے ہیں کہ یہ گروہ بے عقل ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ: اے اہل کتاب! تم لوگ ہم میں سوا اسے اور کیا عیب پاتے ہو کہ ہم اللہ پر اور جو کتاب ہم پر اتری ہے یا جو کتابیں ہم سے پہلے اتری تھیں

۱۰ اللہ اے اسلام میں جو لوگ کفر اور ایمان کے درمیان مذہب حالت میں تھے یعنی منافق ان کا یہ بیان ہوا کہنا یہ ہو کہ ایک دن اسلام کو خواہ مخواہ غلبہ ہوگا پھر یہ لوگ سچے مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے بھٹکائیں گے اور سچے مسلمان ان پر طنز کریں گے۔ ۱۱ یعنی اللہ سے بہشت سے جو سبب ایمان کے انھیں متین محروم ہو گئے؟ ۱۲ تین قبیلے بنی نضیر خدا کی حیات میں اور سات بعد آپ کے مرتد ہوئے تھے ان میں سے دو سیغیر خدا کے وقت میں اور آٹھ علیہ اول ابو بکر کے وقت میں مغلوب ہوئے۔ اس آیت سے مرتد لوگوں کے مغلوب ہونے کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ اکثر مسلمان اس آیت سے علیحدہ اول اور ان کے ساتحقین کی تعریف مستنبط کرتے ہیں کہ انھیں کے بعد میں مرتد مغلوب ہوئے دیکھو تا کہ اسلام طبع ثانی صفر ۱۱۰۰ھ اس کی شان نزول کے متعلق کثرت رائے مفسرین یہ ہو کہ زمین سے حضرت علیؓ مراد ہیں۔ لفظ ولی کا ترجمہ دوست کیا گیا ہے اور اہل تنبیح بجائے دوست کے ذما کہ ترجمہ کرتے ہیں اور کہا ہے "اور کوع کرتے ہیں" کے دو حالتوں میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ اہل تنبیح کے نزدیک یہ آیت حضرت علیؓ کی امامت پر دلالت کرتی ہے۔ ۱۳ رفاع بن زید اور سوہ بن حارث منافق تھے انھیں کے حق میں یہ ارشاد ہے: ۱۴ ایمان کی آواز بعض میدان ہنستے تھے ارشاد دہو کہ یہ لوگ بے عقل ہیں۔

اُن پر ہم ایمان لائے ہیں اور تم لوگ اکثر نافرمان ہو۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ میں تمہیں بتاؤں۔ ان فریضی عیب داروں سے بدتر بدلے کے مستوجب اللہ کے نزدیک تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور اپنا غضب نازل کیا۔ بعض کو اُن میں سے بندہ اور سوراخ دیا اور انہوں نے شیطان کی پستش کی یہ لوگ بھی تم درجہ بن برادر سید علی راہ سے گمراہ ہو چکے مسلمانو! منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم مومن ہیں" حالانکہ وہ کافر آتے ہیں اور کافر ہی جاتے ہیں۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے جو غافل وہ چھپائے ہوئے ہیں۔ اے محمد! تو دیکھتا ہے کہ ان میں سے اکثر گناہ زیادتی اور حرام خوری میں جلدی کرتے ہیں بے شک یہ بُرا کرتے ہیں۔ ان کے مشاغل اور علمات جھوٹ بولنے اور لغو حرام کھانے سے انہیں باز کیوں نہیں رکھتے؟ ضرور وہ لوگ بُرا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً دیکھتے ہیں کہ اَجَل اللہ کا ہتھ بندھا ہوا ہے۔ خود ان کے ہاتھ باندھے جائیں۔ اس کفر پر ان پر لعنت کی گئی ہے۔ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اے محمد! میرے رب نے جو حکم تجھے اتارا ہے وہ اُن میں سے بہترین کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دے گا۔ ہر نے اُن میں روز قیامت تک کے لیے عداوت اور بغض ڈال دیا ہے۔ جب یہ لڑائی کے لیے اُٹھ اُٹھاتے ہیں تو اللہ اُسے بکھا دیتا ہے۔ اور زمین میں یہ فساد کرتے پھرتے ہیں۔ اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔ اہل کتاب اگر ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اُن سے اُن کی بُرائیاں اُتار دیتے اور نعمت سے بھر دے۔ ہوس باغون میں اُن کو داخل کرتے۔ اگر وہ توبہ کر اور اَجَل اور اَجَل صحیفوں پر جو اُن کے رب نے اُن پر اُتارے قائم رہتے تو وہ اپنے اوپر اور اپنے شیخے رزق پتی رزق پائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ اعتدال پر ہیں۔ اور اکثر بُرے کام

اہل کتاب

۱۔ خیر جیسے ہیں دیئے ہیں تم ایڈوں کو دیکھو کہ وہ اللہ کے غضب میں بڑا بندہ سورا اور بندہ شیطان ہو گئے تھے کیا اُن لوگوں سے میں تمہیں بدتر جانتے ہو۔ بندہ شیطان سے مراد کو سالہ برہمن ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَکْبَرُ یہ لفظ اللہ سے رخصت ہو۔ اللہ عظیم۔ خیرات۔ خوری۔ اجرت۔ حرام۔ بیور۔ فاسدہ۔ قمار۔ دغا۔ فریب کی آمدنی وغیرہ وغیرہ۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے علاوہ بھی جیسے کہ جاہلون کو براہمنوں سے جبردار کرتے رہیں۔ ۲۔ مسلمانوں سے مخالفت کرنے سے یہود کا حال ایز ہو اور اخلاص نے گھیرا تو وہ کہتے تھے کہ اللہ کا ہتھ بندہ ہو گیا ہے اسی لیے وہ ہر دینے میں نکل کر تباہ شدہ ہو گئے ہیں قرآن و سنت کے لیے کیا ہے لیکن جب لوگ اس سے منکر ہو گئے تو اور ان کی مخالفت پر مسمیٰ ہو گئے اور اس طرح قرآن گویا ان کے کمر اور سرکشی بڑھانے کا ایک سبب ہو گا۔ ۳۔ لڑائی کے لیے عرب رات کو اُگ سکتے تھے۔ آگ بجھا دینا سرد و سامان کا۔ ۴۔ بے کی طرف اشارہ ہے۔ یہ پیشین گوئی تھی صحیح ہے کہ کہیں یہود آزادی کی حالت میں نہیں ہیں۔ ۵۔ یعنی آسمانی برکتیں اور زمینی نعمتیں انہیں حاصل ہوئیں۔

کہنے والے ہیں :

۱۱۱ **ح** اے رسول ! تیرے رب نے جو حکم تجھ پر آ رہا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دے تو نے ایسا کیا تو اس کا پیغام تو نے نہ پہنچایا دیکھئے اللہ آدمیوں سے محفوظ رکھے گا کہ اللہ کا فزون کو راہ دے جائے گا : اے محمد ! تو کہہ : کتاب والو ! جب تک تم تورات اور انجیل اور ان صحیفوں کو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل ہوئے ہیں قائم نہ رکھو گے تب تک تم کسی راہ پر نہیں ہو : اے محمد ! تیرے رب کی طرف سے جو قرآن تجھ پر اترا ہے وہی ان میں سے اکثروں کی سرکشی اور کفر بڑھا دینے کا باعث ہوگا ۔ کافروں پر تو انیسویں نہ کر دے مومن نہ یہود ۔ صابین ۔ نصاریٰ جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے گا اور اچھا کام کرے گا اُسے قیامت کے دن نہ خوف ہوگا اور نہ رنج ہوگا : بنی اسرائیل سے تینے پہلے وعدہ لیا تھا اور ان کی طرف پیغمبر بھیجے تھے : جب کوئی حکم ان کی خواہش نفس کے خلاف رسول لاتے تھے تو کنتون کو مٹلاتے تھے اور کنتون کو مار دالتے تھے : وہ کہتے تھے کہ کوئی خرابی نہوگی بالآخر وہ گویا اندھے اور بہرے ہو گئے تھے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی اور پھر ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے ہو گئے ۔ اللہ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے : جنھوں نے مسیح ابن مریم کو اللہ کہا ۔ وہ کافر ہو گئے ۔ مسیح توبہ کرتا تھا کہ : اے بنی اسرائیل ! تم اللہ کی پرستش کرو کہ وہ میرا اور تمھارا دونوں کا رب ہے : اللہ کے ساتھ جو کسی کو شریک کرے گا اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے ۔ اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہے اور اپنے نیکوں کا کوئی مددگار نہیں ہے : جنھوں نے اللہ کا تین میں کا ایک بنایا وہ ضرور کافر ہوئے ۔ سو اب ایک معبود کے دو سرا کوئی معبود نہیں ہے ۔ اگر اپنے قول سے یہ لوگ باز نہ مٹیں گے تو بے شک ان کافروں کو

اب کتاب

بنی اسرائیل

تین

۱۱۲ **ح** اے شیخ اس آیت سے عطا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ : یہ عید غریبہ اور عید
یہ آیت نازل ہوئی : ۱۱۲ **ح** پیغمبر کہ یہ شان نہیں ہو کہ اللہ کے احکام کا ظاہر کرنے میں خرم و خوف یا سستی کرے ۔ اُسے
ایسا کیا تو گویا افسوس رات ادا نہیں کیے ۔ اس وقت کے علماء جو شکیانی بنی اسرائیل ہیں ذرا سے کہیں : ۱۱۳
یہ بیشکیو کی ہے کہ پیغمبر آخر الزمان شہید نہ ہوں گے اور اپنی موت سے مرین گئے : ۱۱۴ **ح** کہ اللہ کو دعائے عاشرہ و عید و عید
رکوع میں بھی یہ آیت ہے : ۱۱۵ **ح** رسول سے جب اپنی حالت ہوتے کہ وہ ان کی خواہش کے خلاف چھڑتا :
۱۱۶ **ح** اللہ سے بہرے ہونے سے یہ مراد ہو کہ نہ راہ راست دیکھتے تھے اور نہ حق بات سنتے تھے ۔ موسیٰ کے بعد یہ
لوگ بالکل بد دین ہو گئے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو بھیجا لیکن وہ لوگ بھی عیسیٰ کے بعد بھی سب سمجھ ہو گئے :
۱۱۷ **ح** یعنی اللہ مہم اور عیسیٰ یا اللہ روع اللہ اس اور عیسیٰ ان تین قوموں کو اللہ تعالیٰ کر اللہ کو ان تین
میں سے ایک سمجھا :

در دناک عذاب ہو گا۔ کیا یہ اللہ سے توبہ اور اس سے طلب بخشش نہیں کریں گے؟ ہاں ہاں
 جتنے والا ہرمان ہے۔ صبح ابن مومہ میں ایک نغمہ تھا۔ اُس کے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گذرے
 ہیں۔ مان اُس کی صداقت تھی۔ یہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ اے محمد! دیکھ۔ کس طرح ہم ان
 لوگوں کے لیے اپنی دلیلیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور پھر دیکھ کہ یہ کدھر چکے ہوئے چلے
 جا رہے ہیں۔ تو ان سے کہہ: کیا تم سوال اللہ کے اسون کی بندگی کرو گے جو تمہارے صر راہ اور
 نفع کا اختیار نہیں رکھتے؟ اللہ ہی سستا اور جانتا ہے۔ اے محمد! تو کہہ: کتاب والو! اپنے دین
 میں ناحق کا سبب نہ کرو اور دُعاؤں کو ان کی بیروی کرو جو تم سے پہلے بہتروں کو گمراہ کرتے تھے اور
 خود سیدھی راہ بھولے ہوئے تھے۔

نعت

نبی اکرم

ایک کفار بنی اسرائیل برداؤدا اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی تھی یہ اس لیے کہ وہ
 نافرمان تھے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے۔ جو گناہ وہ کرتے تھے اُس سے باز نہ آتے تھے۔ بیشک
 وہ بُرے کام کرتے تھے۔ اے محمد! تو ان پر لعنت کر۔ کافروں کو دوست رکھتے ہیں۔
 انھوں نے اپنے حق میں بُری تمہید قائم کی جو۔ ان سے اللہ ناراض رہے۔ بیشک یہ عذاب میں
 رہیں گے۔ اگر یہ لوگ اللہ کو۔ اپنے نبی (موسیٰ) کو اور جو کتابیں بنی اسرائیل ہی اُس کو مانتے تو
 مشرکوں کو دوست نہ بناتے۔ مگر ان میں اکثر نافرمان ہیں۔ اے محمد! تو یہود اور مشرکین کو
 مسلمانوں کا سخت تردد بنائے گا۔ اور جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں انھیں مسلمانوں کی محبت میں
 نزدیک تر پائے گا۔ یہ اس لیے کہ نصاریٰ میں علماء اور مشائخ ہیں اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

علامہ نصرانی
کامیاب
لانا

(ساتواں پارہ)

جب ان لوگوں نے قرآن کو جو اس رسول (محمد) پر اُتر رہا تھا تو دیکھنا ہی تو کہ ان کی آنکھوں
 سے آنسو جاری ہوئے۔ کیونکہ یہ اُسے برحق سمجھے۔ اور کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے

۱۔ یعنی کچھ فرعون کی بی بی یعنی حضرت موسیٰ کی ماں ماجاں اور حضرت عیسیٰ کی ان حضرت مریم اور حضرت محمد کی بی بی حضرت خدیجہ
 اور لڑکی حضرت فاطمہؑ پر۔ چار عورتیں افضل النساء کہیں جاتی ہیں۔ ۲۔ یہ دونوں مقام مذاقہ اور اللہ کی صفت پر کسی کا تعلق نہ ہوا۔
 ۳۔ اہل اسلام میں یہود اور مشرکین سے مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچتی جو نہ ہمارے روئے نصاریٰ یا دشمنوں نے پہنچانے والے
 اچھی کی بڑی غلطی اور غیبت کی غلطی دل میں رکھی تھیں۔ شاہ ایران شہر کا اُس نے پیغمبر کے اچھے سے پہلے اولیٰ کی ۴۔ شاہ حبشہ نے مسیح
 رسول سے اہت خالی شکر اور حالت چہرہ دریافت کی کہ یہ پیغمبر کیا ہے اور یہ کتاب برحق ہے یا کس سلطنت کے ہے۔ زردکشا تو میں پیغمبر کے
 پاس جتنا اسی واقعہ کی طرف بیان افشا رہی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۲۰

لائے۔ ہمیں اس دین کے ماننے والوں میں لکھوے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم ایمان نہ لائیں
اللہ پر اور اس امر حق پر جو ہمارے پاس آیا ہے۔ اور توقع یہ کریں کہ اچھے لوگوں کے ساتھ ہمارا
رب ہم کو جنت میں رکھے گا۔ اس لئے پران کو اللہ نے ایسی جنتیں دین جن کے نتیجے میں ہم
جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ کہ یہی مزدوری بخشنی کرنے والوں کی ہے اور جنہوں نے
کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں۔

۱۲ مومنو! اللہ نے جو پاک چیزیں تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں تم حرام نہ قرار دو
اور حد سے بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اللہ نے جو
حلال اور پاک ذائقہ متعین دیا ہے اسے کھاؤ۔ اور جس اللہ پر تم ایمان لائے ہو اس سے ڈرتے
رہو۔ تمہاری لغو قسمیں پر تم سے اللہ مواخذہ نہ کرے گا۔ لیکن یہی قسموں کا وہ قسم سے مواخذہ
کرے گا جس کی قسم توڑ کا کفارہ ہے۔ دس مسکینوں کو اور وسط قسم کا کھانا کھلانا جیسا کہ تم اپنے گھر
والوں کو عطا ہو یا کپڑے پہناؤ یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ جسے تم میر نہ آئے اسے تین دن روزہ
رکھنا چاہیے۔ یہی تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھا بیٹھو اور اسے پورا نہ کر سکو تم لوگ
اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار رہو۔
مومنو! شراب، بھوا، بت پانے یہ نجس شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان
تو یہی چاہتا ہے کہ شرابی اور جوئے کے ذریعہ سے تم میں عداوت اور بغض پیدا کرے اللہ کی یاد
اور ناز سے تم کو روکے۔ بھراؤ تو تم بازار آؤ گے؟ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ڈرو۔
اگر تم نہ مانو گے تو جانے رہو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف صاف طہر پر احکام کا پہنچانا دینا
ہو۔ نیک عمل کرنے والے مومنوں نے پہلے جو کچھ کھا پیا ہے اس کا گناہ ان پر نہیں ہے جب وہ
ڈرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرنے لگے۔ پھر تقویٰ کیا اور ایمان لائے۔ پھر تقویٰ کیا
اور اچھا تقویٰ کیا۔ نیک عمل کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

۱۳ یہ بھی بڑا ہے کہ اللہ جس کو لے کہ یہ کھانے کا ہے۔ قرآن کیونکر کھانے کا ہے لائق نہیں ہے انسان کے کھانے کے لائق کیا
کیا چیز ہیں ان اشخاص کا فیصلہ تم سے کہیں کیا کر سکتا ہے؟ جو لوگ ذات دنیوی کو اپنے اوپر مطلقاً حرام کر لیتے ہیں وہ بھی
اس آیت کے مطابق بڑا کرتے ہیں۔ ۱۴ بیان قسموں کے کفارہ کا بیان ہے فقہی کتابوں میں اسی عیسٰی پر مشتمل ۱۵ دس
مسکینوں کو کھانا پہنانا ہے۔ اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے کہ شراب اور بھوا یا بی ضاروی چیز پر شراب کے متعلق سورہ اسراء
۱۷ کو ۱۷ و کھو ۱۵ یعنی ان برائیوں پر نظر ڈال کر بھی تم ان کے قریب جاؤ گے ہنم ۱۶ ترجمہ با علم حرمت سے چھوڑ
جو مسلمان نے کھا پیا اس پر مواخذہ نہیں ہے۔

سبح مومنو! تمہیں اللہ زرا اُس شکار کے بارے میں آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچتے ہیں تاکہ وہ جانے کہ کون اللہ سے بے دیکھے ہوئے ڈرتا ہو۔ پھر اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے گا اُس کے لیے دردناک عذاب ہے جو مومنو! حالت احرام میں تم شکار نہ کرو۔ تم میں سے جو کوئی ایسا قصد کرے گا اُسے بدلہ میں ایسا چارباہ کعبہ میں لپکا کر قربانی کرنا ہوگا جو شکار مقتول کے مثل ہوا اور جسے تم میں سے دو صاحب عدل ٹھہرا دیں۔ یا اُنکی قیمت کے برابر مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔ یا اُن مساکین کی تعداد کے برابر روزے رکھنے ہوں گے تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا پائے۔ جو ہو گیا اُسے تو اللہ نے معاف کر دیا اور جو شخص پھر کرے گا۔ اُس سے اللہ انتقام لے گا نہ اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔ بھری شکار اور اُس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لیے حلال کیا گیا ہے۔ اور جب تک تم احرام میں رہو بری شکار تم پر حرام ہے جو اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم کو جمع ہونا ہے۔ اللہ نے خانہ محترم کعبہ کو حرمت والے سینوں کو قربانی کو اور قلائد کو آدمیوں کے لئی قیام و انتظام کا سبب بنایا ہے یہ اس لیے ہے کہ تمہیں معلوم رہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب جانتا ہے۔ اور بے شک اللہ ہر چیز سے باخبر ہے جو جانے رہو کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔ اور دیکھنے والا ہر جان بھی ہے۔ رسول پر صریح بیقیام رہا ہے کہ تم لوگ جو ظاہر میں کرتے ہو اور چھپا کر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اُسے چھپا تو لوگوں سے کبھی نہ آئیں گی اور پاک چیزیں برابر سنیں گی تو ہندی چیزوں کی کثرت تمہیں بھلی معلوم ہو۔ عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو۔

۱۰ پیغمبر خدا نے جب حدیبیہ میں جا کر احرام باندھا اور وہاں کے وضعی جانور شکار کی ذریعہ آنے لگے ہوتے حکم دیا کہ مومنو! تم شکار نہ کرو یہ منع کرنا محض ایک قسم کی آزمائش تھی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۱۳۔
۱۱ دریا کی بھیلیوں کو اس لیے سستی کیا کہ کشتی بردہ ایک غرق تابل کھانے کے وجود سے قیام ہو سکتی ہو۔
۱۲ سفر اور تبدیلی خیالات میں انسانی فوائد بہت کچھ ہیں۔ اس لیے اللہ نے کعبہ کو زیارت گاہ قرار دے کر حج کا حکم دیا جو پھر چار ماہ تک لڑائی چھڑنے کو منہ کیا کہ یہی حرمت کے جیسے ہیں تا مسافروں کو آمد و رفت میں تامل نہ قربانی کا دستور والا کہ مسافروں کے کھانے کا انتظام ہو۔ قلائد وہ اوتھ ہیں جن کے گون میں کچھ نشان قربانی کے ہوں تا اُن سے راستہ میں کوئی مزاحم نہ ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ یہ سب ہم نے انتظام عالم درست کرنے کو کیا ہے۔
۱۳ ایک مرتبہ پیغمبر خدا شراب پیچنے کی مذمت کرتے تھے ایک اعرابی نے کہا میں نے شراب پیچ کر کھر دیا اور پیچ کیا ہے کچھ تو خیرات کر دوں۔ اگر پیچتے پیچتے بہتر تو اصحاب پیغمبر کو جو غریب تھے فائدہ پہنچتا۔ آپ نے کہا کہ نابالغ ال کی ہوتی کو حاجت نہیں ہے۔ اسی کے ہم معنی یہ آیت اتری۔

مؤمنوں باتین بہت نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تم پر ہی ہر کردیجائیں تو تمہیں بڑی لگین۔ اس وقت
 کہ قرآن اتر رہا ہے تم جو باتیں پوچھو گے بتا دیجائیں گی۔ ان مشفقوں سے اللہ نے تم کو معاف رکھا
 ہے۔ اللہ بخشش والا اور تحمل والا ہے۔ تم سے پہلے بھی لوگوں نے ایسے ہی سوالات کیے تھے۔
 لیکن جواب ملا تو اس کی تمہیل سے انکار کرتے لگے پھر سانبہ۔ و صیلہ یا حام ان میں سے کوئی
 بھی اللہ کی ٹھٹھائی ہوئی چیز نہیں بلکہ ان کافروں نے یہ جھوٹا افتراء اللہ پر کیا جو پڑا ان میں اکثر
 بے عقل ہیں۔ جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی آداری ہوئی کتاب اور رسول
 کی طرف آؤ تو کہتے ہیں۔ "ہم کو وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ گوانکے
 باپ دادا کچھ جانتے تھے ہوں اور نہ راہ راست پر ہوں۔" مؤمنو! تم اپنی خبر رکھو۔ جب تم
 راہ راست پر ہو تو تم کو دوسروں کی ضلالت ضرر نہ پہونچائے گی۔ تم سب کو اللہ کی طرف
 پھر جانا ہے۔ پھر وہ تم کو بتا دے گا کہ تم کیا کرتے تھے۔ مؤمنو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگا اور
 وصیت کرے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو صاحب عدل کی شہادت چاہیے۔ اور اگر کجالت
 سفر پر موت کی مصیبت آئے اور مسلمان گواہ پسر نہ ہوں تو دو گواہ غیر مذہب والے ٹھہرا لو۔
 پھر اگر تمہیں ان کی صداقت میں شک ہو تو نماز عصر کے بعد ان دونوں کو روکا کرو۔ دونوں
 اللہ کی قسم کھائیں اور کہیں۔ "ہم قسم کا معاف نہ ہوں چاہتے کو کوئی ہمارا اقرباوت داری کیون
 نہ ہو۔ اور نہ ہوا اللہ کی گواہی چھپائیں گے۔ ہم ایسا کریں تو گنہگار ہوں۔" پھر اگر معلوم ہو جائے
 کہ وہ دونوں گواہ مرتکب گناہ دروغ علفی ہوئے تو دوسرے دو گواہ ان لوگوں میں سے چلیں
 جن تین پہلے دو گواہ ہوں نے کی ہوائی کی جگہ گواہی دینے کو کھڑے ہوں اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں

اللہ آگفتہ ہو کہ اسے لوگ فضول سوالات کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے تھے تو وہ گویا مذہب ایک جزو جو جانا تھا اور مقصود
 شرع تھا کہ جزئیات میں مؤمنین کو اجتناب کا درجہ حاصل رہے ایسے سوالات سے منع کیا گیا اور پھر یہ بھی کیا گیا کہ بالفضل جو ہم
 سوالات کرنا چاہو جواب مل سکتا ہے لیکن اس شفقت سے اللہ نے عقین معاف رکھا۔ اللہ گذشتہ پیغمبروں کی امتیں سوالات
 تو کرتی تھیں لیکن اپنے پیغمبر کے جواب کے مطابق وہ ان کے بعد والے غی میں نہیں کرتے تھے۔ مثلاً ہندوستان کے سب
 میں بھی لوگ بتاؤ پھر پڑتے تھے ہندوستان کے سب سے تو سب بھلے کا کام نہ تھا۔ عرب کے یہ جانور اس کام کے بھی نہ تھے
 کیونکہ سانبہ وغیرہ ان کی قسمیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب کریم میں حیات سے یہ سودا کام کیا جاتا ہے۔ اللہ ایک مسلمان سفر میں
 مر گیا۔ مرنے وقت دو نصرانیوں کو وہ مقرر کیا کہ اس کے وارثوں تک وہ اسکا مال جو چاہوں نصرانیوں نے حیات
 کی اور وارثوں کو خیرہ گذرا۔ وارثوں کے کہنے پر پیغمبر خدا نے ان نصرانیوں سے قسم لی۔ اس کے بعد وارثانہ سونی سے
 قسم لی۔ آخر میں مال مسروقہ برآمد ہوا اور نصرانی شرمندہ ہوئے۔ ہاں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے یہ خلافت اور
 شہادت کے متعلق فقہی مسائل بھی اس سے اخذ کیے ہیں۔ ہاں ان کے بیان کی تائید نہیں ہے۔

ہماری شہادت اُن کی شہادت سے زیادہ معتبر ہو گئی تھی۔ زیادتی نہیں کی ہو۔ زیادتی کی ہو تو ہم ظالم ہوں۔“ اس طرح یہ قرین قیاس ہو کر جیسی چاہیے ویسے ہی گواہی دے گا کہ وہ بخیرت دینگے۔ یا دُرین گے کہ فریق ثانی کی قسموں کے بعد۔ اُن کی یہ قسمیں کہیں رد نہ کر دی جائیں گے۔ مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سُنو۔ نافرمان لوگوں کو وہ ہدایت نہیں کرتا۔

۵۴ لوگو! وہ دن یاد کرو جب رسولوں کو جمع کر کے اللہ پوچھے گا تم کو اتنے سوچا ہوا اب ملا تھا؟ رسول کہیں گے۔ ہمیں خبر نہیں۔ غیبیوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ اُس دن اللہ کہے گا۔ ”اے عیسیٰ ابن مریم! یاد کر میرا احسان جو تجھ پر اور تیری ماں پر تھا کہ روح القدس سے میں نے تیری مدد کی تھی۔ لڑکپن میں اور ادھر عمر میں تو آدمیوں سے باتیں کرتا تھا۔ میں نے لکھا۔ یہ عطا۔ حکمت۔ توحید اور انجیل یہ سب باتیں تجھے سکھائی تھیں۔ میرے حکم سے توحی سے جڑیا کی صورت بناتا تھا پھر اُس میں دم پھونکتا تھا۔ اور وہ میرے حکم سے جڑیا ہو جاتی تھی۔ میرے حکم سے تو مادرِ زاد اندھے اور کورمھی کو اچھا کرتا تھا۔ میرے حکم سے تو مردے کو قبر سے نکال کر کھڑا کرتا تھا جب بنی اسرائیل کے ساتھ تو معین لایا تھا۔ اور ہو کا فرمان میں تھے وہ کہتے تھے۔ ”یہ تو سرخ جوار ہو۔“ تو میں نے اُن کو تیرے قتل سے روکا تھا جب میں نے حواریوں کو پایا کیا کہ وہ معجزہ اور میرے رسول پر ایمان لائیں تو انھوں نے کہا تھا کہ ”ہم ایمان لائے اور گواہ رہے کہ ہم مومن ہیں۔“ اُسے ٹھکرا تو لوگوں کو یاد دلا کہ جب حواریوں نے کہا۔ ”اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرا رب قادر ہے کہ آسمان سے کھانے کا ایک ٹکڑا ہم پر اتار دے؟“ تو وہ بولا۔ ”اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔“ انھوں نے کہا۔ ”ہم جانتے ہیں کہ ہم اُس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم جاہلین

عزیز
حضرت
عیسیٰ

ہیں۔ کسی کو فائدہ پہنچا رہے تھے۔ یہ ہیں۔“ تو یہی ہوگی۔ ۵۵ جب قیامت کے دن اللہ پیغمبروں سے پوچھے گا کہ بنی اسرائیل پر تم سب عتوت ہوئے تھے وہ فقاری بات کا کیا جواب دیتی تھیں تو پیغمبر پھر کہیں گے۔ یہ ہیں خبر نہیں ہو کہ ہمارے بعد وہ لوگ کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ جو وہ کہتے تھے۔ ان کہاں والے کہتے تھے۔ اس سے تنبیہ ہو۔ اُن لوگوں کی جو پیغمبروں کی شفاعت پر مغرور ہیں۔ ۵۶ حضرت عیسیٰ کی امت حضرت عیسیٰ کی ان کو کبھی تھی اس نے تفصیل بتایا کہ عیسیٰ سے کیا سوال خدا کرے گا۔ ۵۷ جو سب ان حضرت عیسیٰ سے ظاہر ہوئے تھے اُن کو یاد دلا کر خدا کا شکر کہ یہ سب ہمارے حکم سے ہوا تھا۔ ۵۸ جب حضرت عیسیٰ کو کافروں نے جادو کر سمجھ کر قتل کرنا چاہا تھا تو ان کو اللہ نے اُن کے ہاتھ سے بچا تھا۔ ۵۹ حضرت عیسیٰ سے اُن کی امت نے فرما کر قتل کی تھی کہ کھانا پس کر آسان سے اتر کر پس مفسرین کہتے ہیں کہ کھانا پکا ہوا اُترا۔ لوگوں نے پھر بھی جادو کر مان کیا۔ اس کے بعد اللہ نے انی نے عذاب بھیجا جس سے چند آدمیوں کی صورت سور کی سی ہو گئی اور وہ بھڑکے اور بیٹھے۔ کتنے ہیں کہ اللہ نے کھانا نہیں بھیجا بلکہ جواب ملا کہ کھانا آرا اور پھر کھا رہا جانے والا تو غضب ہو جائے گا۔

کہ تو نے ہم سے کچھ گناہا اور اس پر ہم کو اور میں نے عیسیٰ ابن مریم سے کہا "اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ ہمارے لیے یعنی انگوٹھ اور بچھون سب کے لیے وہ دن عید ہو اور بتری طرف سے یہ ایک قدرت کی نشانی ہے۔ ہم کو رزق دے کہ تو بہتر رزق دینے والا ہو" اللہ نے کہا "میں تم پر خوان اُتاروں تو بھراؤں کے بعد تم میں سے جو کچھ کرے گا میں اُسے ایسا عذاب کروں گا کہ عالم میں کسی پر میں نے نہ کیا ہو گا"۔

۱۶ قیامت کے دن اللہ پہنچے گا کہ اس عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا کچھ اور میری مان کو بھی معبود فخر وافر ہے؟ وہ جواب دے گا "سبحان اللہ! جیسے یہ کوئی ذکر ہو سکتا تھا کہ میں ایسی بات مکتا جو میرے لائق نہ تھی؟ میں اگر مکتا تو خود باتا ہے میرے درجہ کی بات تو باتا ہے۔ البتہ میں نہیں جانتا کہ میرے دلی میں کیا ہے۔ بے شک تو غیب دان کو میرے پیچہ ان سے وہی گناہ تھا جیسا کہ تو نے مجھے بتایا تھا کہ اللہ جو میرا اور مختار اور ہر اس کی پیش کرو جب تک میں ان میں قصاؤں کا اثران رہا۔ جب مجھے تو نے اپنے پاس بلایا تو خود ان کا ناظر ہوا تو ہر چیزت باخبر ہو کہ تو ان پر عذاب کرے تو وہ میرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو بڑے دست و ملت والا ہو" یہ شکر اللہ کے لیے کہ اس کا وہ دن ہے کہ پتے بندوں کو ان کا حق نفع دیتا ہے ان کے لیے وہ بلاؤں میں جن کے پتے نہرین باری ہیں اور ان میں وہ ہمیشہ ہیں اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے کہ آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ ان میں ہے۔ سب پر اللہ ہی کی مملکت ہے۔ اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

سورۃ انعام

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ سب تعریف اُس اللہ کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور انہیں ہر اور اُجا لا پیدا کیا۔ پھر یہ کفار اور چیزوں کو اپنے رب کے ساتھ برابر کر کے درجہ میں رکھتے ہیں۔

۲ یعنی اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنے والوں کے لیے ۳ سورۃ النبی کی مرتبہ کی سب کچھ میں نازل ہوئی۔ لیکن چند آیتیں مکی ہیں اُس میں شانِ کریم لکھی ہیں۔ اس میں انعام یعنی جو بایوں کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام سورۃ انعام ہے ۴ توحید اور قدرت الہی کا بیان ہے

لوگو! اسی نے کوئی شے سے بنایا ہے اور پھر زندگی کی ایک میعاد مقرر کر دی ہے۔ ایک میعاد
قباحت کی بھی ہے جو اسی کے نزدیک تعین ہے۔ اور پھر بھی تم اللہ کے بارے میں شک کرتے ہو
وہی اللہ آسمانوں اور زمین میں معبود ہے وہ تمہاری جیسی کئی سلاطین جانتا ہے۔ اور تمہارے
افعال سے بھی وہ مطلع ہے۔ ان لوگوں کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی جب ان کے
پاس آتی ہے تو یہ نہ درددل کر دیتی ہے۔ چنانچہ ان کے پاس قرآن برحق آیا تو انہوں نے
اسے بھی جھٹلایا۔ جس خبر سے یہ دل لگی کرتے ہیں اس کی حقیقت انہیں آگے چل کر معلوم ہو جائیگی
کیا انہوں نے خیال نہیں کیا کہ ان کے پہلے ہم نے کتنی جماعتیں ایسی ہلاک کر ڈالیں جن کو ملک
میں۔ اے منکر! اسی جگہ دی گئی تھی کہ تم کو سنیں دی گئی ہے آسمان سے پانی اُن کے اوپر
بہنے پر سہا تھا اور اُن کے چنے نہ رہیں باری کر دی تھیں۔ پھر اُن کے گناہوں کی سزا میں ہم نے
اُن کو ہلاک کیا اور اُن کے پیچھے دوسری جماعتیں پیدا کیں۔ اے محمد! اگر تم تجھ پر کاغذ لکھ کر
کتاب بناتے اور کتب میں اُسے اپنے ہاتھوں سے پھیلے جب بھی کہتے کہ یہ صریح جادو ہے وہ
کہتے ہیں کہ رسول پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ اگر ہم فرشتہ بھیجے تو جھگڑا ہی ہو جاتا
اور پھر انہیں ملت زدہی جاتی۔ اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو اُسے آدمی ہی کی
صورت میں بھیجتے۔ اور وہی شے ہم اُن میں طاری کرتے جو اس وقت وہ خود پیدا کرتے ہیں
اے محمد! تیرے پہلے بھی رسولوں سے تم کو کیا گیا تھا۔ اور اُن سے تم کو کتنے والوں پر وہ چیز
وٹ پڑی جس کے بارے میں وہ تم کو کرتے تھے۔

اے محمد! تو لوگوں سے کہہ "ملک میں جلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام
کیسا ہوا" اے محمد! تو بوجھو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟ تو خود ہی جانو

سلاطین کی عادت ہے کہ پیغمبروں کو یہ حرور جھٹلاتے ہیں مگر کبھی انہوں نے جھٹلایا۔ قریب، دیکھو! اسلام زور پکڑے
اور اُس وقت حقیقت معلوم ہوئی کہ ان کو معلوم نہیں ہے کہ ان کے پہلے کتنی جماعتیں ہلاک کر دی گئیں۔ انہیں کہ
اجب راہ تھانے والوں سے اُن کو نفرت ہوئی اور جنات نے انہیں نچا دکھایا۔ سلاطین گمراہ کہتے ہیں کہ خدا نے کوئی
قریبی طاقتور بنا کر فرشتہ کے ساتھ ہم لوگوں کے پاس کیوں نہ بھیجا۔ آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجے کیا ضرورت تھی؟ اس کا جواب
تین چیزوں پر دیا ہے (۱) اگر کتاب مجلہ آرتی جب بھی کاغذ لکھ سکتے تھے کہ یہ جادو ہے (۲) فرشتہ آتا اور یہ لوگ نہ مانے پھر تو
حقہ ہی الٹ دیا جاتا (۳) فرشتہ آتا بھی تو کس شکل میں آتا؟ شکل انسانی میں آتا تو جس طرح پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں فرشتوں
کو بھی جھٹلاتے۔ سلاطین فرشتہ کو ہم مشکل انسان نہاتے تو گویا ہم خود وہ پیدا کرتے کہ لوگ فرشتہ کو انسان سمجھیں۔
ہوئی اُن کا تم کو خداؤں پر وٹ پڑا اور وہ نبیہ ہو گئے یا جس عذاب سے وہ سزا کرتے تھے وہ اُن پر نازل ہوا۔

کہ یہ سب اللہ کا ہے۔ اُس نے مہربانی کرنا اپنے ذمے لے لیا ہے یہ وہ تم کو ضرور قیامت میں جمع کرے گا۔ اس میں شک نہیں ہے۔ جو لوگ آپ اپنا نقصان کر رہے ہیں وہ ایمان نہ لائیں گے رات اور دن میں جو کچھ رہے زمین پر بیٹھا ہے سب اُسی اللہ کا ہے اور وہی سب کو پست و بالا جانتا ہے اے محمد! تو کہہ دے اللہ جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔ کیا اُس کے سوا میں کسی دوسرے کو کار ساز بناؤں؟ وہ سب کو روزی دیتا ہے اور اُسے کوئی روزی نہیں دیتا۔ اچھا تو کہہ دیجئے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اُس کا حکم افون۔ اور پھر سے کہا گیا ہے کہ خیر داروں کو میں شامل نہ کرنا۔ اے محمد! تو کہہ دے اگر میں اپنے رب کا حکم نہ افون تو ایک برس کے عذاب سے میں ڈرتا ہوں؟ اُس دن جس سے عذاب ملا اُس پر اللہ نے رحم کیا اور صحیح کامیابی ہوگی۔ اے بندے! اگر اللہ تجھے کچھ ضرر پہونچائے تو اُس کا ہتھکڑیاں لگا دے گا۔ اُس کے کوئی اور نہیں ہے اور اگر وہ تجھ کو بھلائی پہونچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اپنے بندوں پر وہ مہربان ہے اور وہی حکمت والا خبر ہے۔ اے محمد! تو بوجھ دے سب سے بڑا گواہ کون ہے؟ تو خود ہی کہدے یہ میرے اور تمہارے درمیان میں اللہ گواہ ہے محمد پر اُس نے یہ قرآن اتارا ہے کہ اُس کے ذریعے سے میں تمہیں اور جسے اُس کی خبر پہونچے اُسے ڈراؤں کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں؟ اے محمد! تو کہہ دے میں تو ایسی گواہی نہ دوں گا کہ اے محمد! تو کہہ دے معبود ایک ہی ہے۔ جو تم شرک کرتے ہو میں اُس سے بری ہوں۔ اہل کتاب تو محمد کو کلمہ رسول جانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ مگر جو اپنا آپ نقصان کر رہے ہیں وہ ایمان نہ لائیں گے۔

سبح جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اُس کی آیتوں کو بھلا یا اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا؟ ہر ظالم کون کا بھلا نہیں ہوتا۔ ایک دن ہر ان سب کو جمع کریں گے پھر شرک کرنے والوں سے کہیں گے۔ تمہارے شرک رکمان میں جنہیں تم ہمارا شرک سمجھتے تھے؟ پھر ان کی قسم سے اللہ گواہ اللہ کا کام ہے کہ وہ مہربانی کرے۔ رات اور دن میں جتنی چیزیں نظر آتی ہیں سب اللہ کی ہیں۔ یہی اللہ کی قسم ہے کہ آپ کے پیغمبر ہونے کا کون گواہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس سے بڑھ کر اور شہادت کیا ہوگی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہی اُترتی ہے وہ جناب اللہ اُترتی ہے یعنی قرآن احکام آگیا ہے جو پیغمبر کے ذریعے سے بندوں پر اترا ہے۔ قرآن صحت اسماں پر بھی آیا اللہ کا ہے جب یہ زمین اُترے بلکہ جان پر قرآن پہونچے سمجھنا چاہیے کہ وہ ان پیغمبر بھی حکم خدا پہونچانے کو پہونچے۔ عالموں کا ہر قرآن کے قارئین سب پر ہوا خدا کی ہر قسم کی نعمت کسی طرح کوئی نہیں پہونچا جاسکتا۔ بیشک اس پر زبان میں سب کا ترجمہ دیکھا جائے ہر ایک کو خود کچھ لکھا جائے۔ لکھنا باوجود قرآن کے جو یہاں تک خود لکھ لکھ رہے ہیں اہل کتاب کلمہ سے کہیں نہ لکھیں مگر وہ اپنی کتابوں سے آنحضرت کی رسالت کو جی بوجھ جانتے ہیں۔

باقی نہ رہے گی۔ مگر یہ کہیں گے۔ ”قسم ہو اُس اللہ کی جو ہمارا رب ہو کہ ہم شرک نہین کرتے تھے ہاں اُسے ٹھہرا دیکھ تو کس طرح یہ اپنے اوپر آپ جھوٹ بولنے لگے اور ان کی افراطِ دانیان کو گواہ بنائے۔ اُسے ٹھہرا بعض ان میں سے تیری طرف کان لگاتے ہیں۔ لیکن ہم نے اُن کے دلوں پر غفلت کے پردے ڈال دیے ہیں اور ان کے کانوں میں گرائی ڈال دی ہے کہ یہ سمجھ نہ سکیں ہاں اگر یہ ساری نشانیاں دیکھیں گے جب بھی اُن پر یقین نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ جب تیرے پاس یہ کتاب چھڑنے کو آئے ہیں تو کہتے ہیں۔ ”بس یہ قرآن تو انگوٹھ کی کمانیاں ہیں؟ یہ دوسروں کو بھی اس سے باز رکھتے ہیں اور خود تو جھگڑتے ہی ہیں۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں اور یہ کہتے نہیں ہاں اُسے ٹھہرا کہیں تو انھیں اسوقت دیکھتا جب یہ آگ پر ٹھہرائے جائیں گے اور یہ کہیں گے۔ ”یہ کاش کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاتے اور اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھگڑاتے اور ایمان لاتے۔“ اُس وقت وہ بے ایمانی جسے یہ پہلے چھڑاتے تھے ظاہر ہوگی ہاں اگر یہ دنیا میں پھر بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس کے کرنے سے یہ منع کیے گئے تھے۔ کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں ہاں کفار کہتے ہیں۔ ”تم کہیں اسی دنیا کی زندگی ہو۔“ ہم پھر اٹھائے نہ جائیں گے ہاں اُسے ٹھہرا کاش کہ تو ان میں اُس وقت دیکھتے جب یہ اپنے رب کے پاس کھڑے کیے جائیں گے اور وہ پوچھے گا۔ ”کیا یہ سچ نہیں ہو کہ تم پھر اٹھائے گئے؟“ یہ بولیں گے۔ ”ہم قسم ہو اپنے پروردگار کی سوچ ہو“ اللہ کے کلیجہ اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔

سبح نقصان میں ہیں وہ لوگ جو اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کو جھوٹ جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنا تک قیامت آجائے گی اور وہ کہنے لگیں گے۔ ”انسوس ہم نے قیامت کے سمجھنے میں کوتاہی کی تھی اور گناہوں کے بوجھ ان کی پیٹھوں پر لدے ہوئے ہوں گے دیکھو کیسا بُرا بوجھ وہ لادے ہوئے ہوں گے۔“ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ ہے البتہ آخرت کا گھر بہتر گاروں کے لیے

نہیں

۱۔ دنیا میں تو مشرکین شرک ہو کر رہتے ہیں مگر روزِ آخر خدا کی قوت دیکھ کر وہ شرک سے منکر ہوں گے اور کہیں گے کہ وہ دنیا میں بھی ہم شرک نہ تھے۔ ۲۔ مشرکین کا یہ کہنا کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے بھلاک شا جاتے گا وہ آگ کے پاس لڑکر آتے ہیں تو اسے جانے نہ پتہ کھڑے کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ اگر اب ہم دنیا میں جائیں تو شرک نہ کریں مادہ کما بھی وہ کہہ چکے تھے کہ دنیا میں ہم مشرک نہ تھے ایک ہی وقت گھر ہوا ہے جن وہ دوسری بات کہیں گے۔ ۳۔ اکثر مقام پر یہ ظاہر کیا گیا کہ قیامت میں عذاب دوزخ دیکھ کر گھبرا جائیں گے لیکن اُن کو پچھتاہٹ نہ ہوگا۔ ۴۔ گناہوں کے بوجھ کو مفسرِ غفلت طور پر سمجھئے۔ خلاصہ یہ کہ اُن لوگوں کا گناہوں کے بوجھ سے قیامت کے دن وہاں ہے گا۔

کہیں اچھا ہو کیا تم لوگ اسے نہیں سمجھتے؟ اے محمد! یہ جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی باتیں تجھے سن دیتی ہیں۔ یہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ میرے پیلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے وہ لوگوں کے جھٹلانے پر اور ان کی ابتداء ہی پر صبر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس پہنچی۔ اللہ کی باتوں کا کوئی بھی بدلنے والا نہیں رہا۔ اور رسولوں کے حالات بھی تجھ تک پہنچ چکے ہیں۔ اگر ان سنگدلوں کی سرکشی تجھے گراں گذرتی ہو۔ تو تجھ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سنگ یا آسمان کا کوئی زینہ ڈھونڈ کر نکال اور پھران کو کوئی معجزہ لا دکھا۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو راہ راست پر متعین کر دیتا۔ تو کہیں نادانوں میں شامل نہ ہو جانا۔ تیرا کہنا تو وہی مایہ ناز ہے جو سب سے گئے۔ یہ کہنا گویا دم دے دین۔ قیامت کے دن اللہ انھیں اٹھائے گا۔ تو یہ اللہ کے پاس بائیں گئے۔ یہ کہنا کہنے نہیں محمد! کوئی نشان (معجزہ) اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں آتا؟ اے محمد! تو کہہ۔ اللہ کی یہ قدرت ہے کہ اپنی نشانی اُتارے لیکن اکثر کفار مصلحت اُنی نہیں جانتے۔ زمین پر چلنے والے اور دیہروں سے اُڑنے والے جانور بھی مثل تمھارے مخلوقات ہیں۔ ہم نے لوح محفوظ میں لکھنے سے کوئی شے چھوڑی نہیں ہے۔ یہ سب بروز قیامت اپنے رب کے پاس حاضر کیا جائیں گے۔ ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے ایسے ہیں جیسے کہ اندھیرے میں ہتھلکے اور گولے ہوں۔ اللہ جسے چاہے گمراہی میں چھوڑ دے۔ اور جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ۔ جھٹلا دیکھو تو کسی اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت آجائے تو تم اگر اپنے بھائی شکر

انھیں نہ
پہنچا کر
تو ان کا کیا

جانور دن
کو حاضر

اللہ کوئی بات مقول ہی جائے اور سننے والے خیال نہ کریں تو کہنے والے کو ضرور سچ ہوتا ہے اللہ اپنے پیغمبر کو وحی دیتا ہے۔ کہ تیری بات لوگ نہ مانتے تو منہم نہ ہو۔ پیغمبروں کو یہ نصیحت اٹھانا ہی پڑتی ہے کہ اللہ پیغمبر خدا کو کہتا ہے۔ میں نے یہاں تمھارا اٹھنا کہ کوئی ایسا امتزا ہر ہوتا کہ لوگ عاجز ہو کر دھنڈے مسلمان ہو جائے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو زمین یا آسمان سے کوئی بات پیدا کر دیکھیں تم سے ہو سکے گا۔ اللہ کے اختیار میں تمام باتیں ہیں گھبرانے سے کچھ نہ بڑا اور پیغمبروں کے حالات تو معلوم ہی ہیں۔ تعین بھی شروع شروع زحمت ہوگی پھر اسلام کو غلبہ ہوگا۔ یہی دستور آسمانی ہے اس میں (حق نہیں ہو سکتا) میں اللہ کی رحمت یا ہدایت فرمانبرداروں کے لیے ہے اس وقت یہ نہیں سننے تو قیامت میں سزا ہے۔ لیکن اللہ کا سنا ہے سود ہو گا۔ اللہ جتنے بھی کفار اللہ کو نہیں پہچان سکتے اور نہ تیرا کہنا قبول کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ کے دیکھنے کے لیے مشاقق تھے اللہ کہتا ہے کہ لوگوں سے کہ دو اللہ تو قادر ہے کہ کوئی نشانی (معجزہ) اُتارے لیکن تم نہیں جانتے کہ نشانی اُترنے پر اگر تم لوگ ایمان نہ لائے تو غضب ہو جائے گا۔ لوح محفوظ میں سب لکھا ہوا ہے اور یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ قرآن میں تمام باتیں جملہ درجوں + اللہ بعض اس سے باخبر ہیں کہ اللہ کی قیامت کرتے ہیں + اللہ کافر ایسے ہیں جیسے کہ کوئی گونا گوارا دی اندھیرے میں ہو تو نہ دوسرے کی رہ نہ سیکے نہ اپنی کہنے کا پھر سے راہ نہ لے نہ لایا ہو کر نہ لگا۔

میں سے ہو تو کیا تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارو گے؟ ہدینین بلکہ اُسی کو پکارو گے۔ اور وہ جانے گا تو دُفع کر دے گا اُسے جس کے دُفع کرنے کے لیے تم اُسے پکارو گے اور تم بھول جاؤ گے۔
اُنھیں جنھیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو؟

بوضاحت
 نفرت

بوسايت

ع اے محمد! ہم نے تجھ سے پہلے بھی لوگوں پر رسول بھیجے تھے اور سختی اور تکلیف میں اُن کو ڈالا تھا کہ وہ لوگ گمراہ تھے۔ ہمارا عذاب آیا تو وہ گمراہ نہ رہے کیونکہ ہم نے اُن کے دل سخت ہو گئے تھے اور اُنھیں شیطان نے اُن کے اعمال کو ابھاد کھایا تھا۔ پھر جب وہ اُس نصیحت کو جو اُن کو کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے بھی تمام نعمتوں کے دروازے ان پر مغل دیے یہاں تک کہ جب وہ نہینیں پاکر غم و غم ہوئے تو اُنھیں پکا پک سے عذاب میں مبتلا کیا۔ اور وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔ اس طرح ظالموں کی جڑ کاٹ گئی۔ شکر ہے اللہ کا جو مالک ہے۔ ہمارے جہان کا ہمارے محمد! تو ان لوگوں سے بوجھ۔ بھلا دیکھو تو کسی اگر اللہ تمھارے کان اور اُنھیں چھین لے اور تمھارے دلوں پر ٹھہر کر کے تمھیں نافرمانی بخش بنا دے تو پھر اللہ کے سوا وہ کون مبدو دہی جو یہ چیزیں تمھیں لا دے گا؟ اے محمد! تو دیکھ ہم کیسی کیسی دلیلین بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ بھرے جاتے ہیں۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے بوجھ۔ بھلا دیکھو تو کسی اگر اللہ کا عذاب تم پر ناگمان یا حکم مطلق آجائے تو کیا نافرمانوں کے سوا کوئی دوسرا ہلاک کیا جائے گا؟ ہم تمھیں قہری اور ڈر سننے کے لیے رسول بھیجتے ہیں۔ پھر جو ایمان لائیں گے اور اچھے کام کریں گے اُن پر رزق قیامت نہ خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ اور جو ہماری یتیم کو جھٹلائیں گے اُنھیں عذابِ عظمیٰ کی سزا میں عذاب ملے گا۔ اے محمد! تو کہہ۔ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب دان ہوں۔ اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اُسی حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ تو کہہ۔ کیا اللہ نے اور اُنکھ واسے برابر ہو سکتے

ضمیم

لہ اللہ کو قدرت ہے کہ تم سے مدد یا ہو تو وہ مردے۔ اصل یہ کہ تم لوگ بت کو تو پوجتے ہو لیکن معصیت کے وقت اللہ سے مدد مانگتے ہو اُن یوں سے مدد نہیں مانگتے جن کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ اے محمد! جن لوگوں پر اللہ کے عذاب بھیجا یا اپنی اور سختی ڈالی وہ لوگ بھی پورے طور پر اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوئے۔ ورنہ وہ بچا لیتے مگر اُسے کفار قرار کرتے ہیں مگر دنیاوی فائدہ۔ اُن سے تم کہیں کی جانی عیش و مزہ رہتے ہیں کہ فرشتہ موت کے عہد میں پچھتائیں۔ اُن کے تعلق میں اور اپنے اعمال کے تعلق میں بوجھتے ہیں۔ اے محمد! فرشتہ یا کیا فرشتہ نہیں ہوتا۔ نام لوگوں سے اور پیغمبر سے اللہ ہی فرق ہوتا ہے کہ پیغمبر اُنکھ والا ہوتا ہے۔ اور دوسرے لوگ اللہ سے ہوتے ہیں جن کو وہ راہ بتاتا ہے۔ پیغمبر کا کام صرف خدا کے حکم پر چلنا ہے۔

ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے؟

جمع اے محمد! تو اس قرآن کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو ڈرا لیجی جن پر یہ خوف ہو کہ یہ روز قیامت جب وہ اپنے رب کے پاس حاضر لائے جائیں گے تو سوا اُس کے کوئی بھی ان کا دوست اور سفارشی نہ ہوگا۔ عجب نہیں کہ یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں؟ اے محمد! تو اپنے پاس سے اُن لوگوں کو نہ نکال جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اُس کی رضا طلب کرتے ہیں؟ نہ تو اُن کے اعمال کی جواب دہی کسی طرح تیرے ذمہ ہو اور نہ تیرے اعمال کی جواب دہی کسی طرح اُن کے ذمہ ہو۔ پھر اگر تو اُن کو نکال دے گا تو ظالم ٹھہرے گا۔ اسی طرح ہم لوگوں کو یکے با دیگرے آزماتے ہیں تاکہ ذی مقدور کہیں ”کیا ہم میں سے انھیں ذلیل لوگوں پر اللہ نے احسان کیا ہو؟ کیا شکر کرنے والوں کو اللہ نہیں جانتا؟ چاہے محمد! ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے جب تیرے پاس آئیں تو تو کہہ دے سلامتی ہو تم پر۔ تمھارے پروردگار نے رحمت اپنے اوپر واجب کر لی ہو یعنی تم میں سے کسی نے جہالت سے کوئی گناہ بھی کر لیا اور پھر بعد کو توبہ کر لی اور اصلاح حالت کر لی تو اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہوگا۔ اسی طرح ہم اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کے طریقے سب پر ظاہر ہو جائیں؟

جمع اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دیجئے ممانعت ہو ان معبودوں کی پرستش کرنے کی جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ اور یہ بھی کہہ دیجئے ”میں تمھاری خواہشوں کی تبتیت نہ کروں گا۔ ایسا کروں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا گمراہ پر نہ رہوں گا۔“ توبہ بھی کہہ دیجئے ”میں اپنے رب کے کلمے ہوسے راستہ پر ہوں۔ اور تم اسے جھٹلاتے ہو یہ وہ عذاب جس کی تم جلدی کر رہے ہو میرے قبضہ میں نہیں ہوگا۔ اللہ کے سوا کسی کا اختیار نہیں ہوگا۔ امر حق اللہ بیان کرتا ہو اور وہی اچھا فیصلہ کرتے ہو الا یہ؟“ توبہ بھی کہہ دیجئے وہ عذاب جس کی تم جلدی کر رہے ہو اگر میرے اختیار میں ہوتا

۱۷ جو اپنی خلقت میں مکرر واقع ہوئے ہیں وہ بھلا کیا ڈرین گے؟ **۱۸** سرداران عرب نے آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ کے پاس امر اکس طرح آئیں آپ کے پاس تو روز اکل جمع رہتے ہیں یعنی انھوں نے غریب مسلمانوں کو روز اکل سے فقیر کیا۔ اُس پریرہ آئے کہ میری کہ جو لوگ اللہ کے ذکر میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں اُن کا وہ سب سے بڑھ کر ہوگا۔ **۱۹** امر اسے عرب غریب مسلمانوں کو دیکھ کر قہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام نشت ہوئی تو اُس کے مسخ کیا یہی لوگ ہوتے یہ اللہ کی آزمائش ہو کہ اس طرح کئے کا موقع اُن کو ملتا ہو؟ **۲۰** تاکہ لوگ اسے غضب کر سکیں؟ **۲۱** یعنی تم کفار جو بار بار کہتے ہو کہ ”ہم اگر تم سے ہو اور ہم لوگ گمراہ ہیں تو اللہ سے غضب منگواؤ پھر“ **۲۲** آگ برساؤ؟ تمھارا کتنا فضل ہو میرے قبضہ میں عذاب نہیں ہو اور نہ میں نے کبھی کہا کہ میرے قبضہ میں عذاب ہوگا۔

مُن خلاق

توبہ

نصیحت

تو میرا اور تمھارا ٹھکانا اب کاٹ ہو گیا ہوتا جا اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اُس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنھیں اُس کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ خشکی اور تری میں جو کچھ ہے مجھے بھی وہی جانتا ہے۔ کوئی جی ایسی نہیں گرتی جسے وہ نہ جانتا ہو۔ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ یا دانا میں کوئی تر یا خشک چیز ایسی نہیں ہے جو کتاب میں (روح محفوظ) میں نہ ہو۔ وہی رات کو تھیں ۱۵ سلا دیتا ہے اور دن کو جو تم نے کیا تھا اُسے جانتا ہے۔ پھر تھیں دن کو اٹھاتا ہے کہ حیات کی مدت مینہ پوری ہو۔ پھر اُس کے پاس تم واپس جاؤ گے اور پھر اُس وقت وہ تھیں بتا دے گا کہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

۱۶ وہی اللہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔ اور تم لوگوں پر وہی مگربان (فرشتے) تھینا ۱۷ رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اُس کی روح قبض کرتے ہیں۔ اور کوٹنا ہی نہیں کرتے۔ اور اسی طرح سب لوگ اللہ کی طرف جو مالک حقیقی ہے بلایے جاتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ حکم اُسی کا ہے اور وہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔ اُسے محمدؐ تو ان لوگوں سے جو چھ ۱۸ خشکی اور خری کی تاریکیوں سے ٹھک کون بجاتا ہے؟ جب تم عاجزی سے جیکے جیکے دعائیں مانگتے ہو کہ اگر خدا اس سے ہم کو بچائے تو ہم ضرور شکر گزار ہونگے۔ اُسے محمدؐ تو کہہ ۱۹ اللہ تم کو ان تاریکیوں سے اور ہر طرح کی سختی سے بجاتا ہے۔ پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔ اُسے محمدؐ تو کہہ ۲۰ وہ اللہ قادر ہے کہ تمھارے اوپر سے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تم کو گرہ گرہ کر کے ایک دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ کھائے ۲۱ اُسے محمدؐ دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر انھیں اپنی آیتیں بتاتے ہیں تاکہ یہ سمجھیں ۲۲ اُسے محمدؐ تیری قوم اس قرآن برحق کو جھٹلاتی ہے۔ تو ان سے کہہ دے ۲۳ میں تمھارا

موت

باداگی
بکات
خوف

۲۴ اللہ کی قدرتوں کا بیان ہو کہ یہ سب باتیں نبوت الوہیت کے لیے کافی ہیں۔ عذاب نیر کو نسی حجت ناقم ۲۵ رچی ہو ۲۶ سنا بھی ایک موت کا نمونہ ہے۔ رات کو اللہ مٹاتا ہے اور دن کو جگاتا ہے اور اسلئے موت کے آنے تک وہ ایسا ہی کرتا رہتا ہے۔ ۲۷ انسان جب تک زندہ رہتا ہے طاقت کے فرشتے اُس کی گنجائش کرتے رہتے ہیں جب موت کا وقت آتا ہے خدا کا بھیجا ہوا فرشتہ موت روح قبض کر لیتا ہے اور سرور کو نہیں کرتا۔ ۲۸ فرشتے قبض روح کے بعد باخود زمین حید اُٹھائی جھوڑنے کے بعد حق سجاد حقانی کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ۲۹ خدا و قوتوں میں خوب یاد آتا ہے۔ ایک تو جب کوئی تنا جھل میں راہ بھول جائے اور آندھیری رات ہو جائے یا دریا کے سفر میں کہن کشی تک جائے اور تاریکی میں بھون بھونے لگے ۳۰ اللہ مٹاتا ہے ایسے وقت میں تو تم اللہ کی گواہی دے کر تم اور وہی تم کو بجاتا ہے لیکن پھر بھول جاتے ہو اور شرک و کفر کرنے لگتے ہو۔

وکیل (محافظ) متین ہوں، ہر خبر کا ایک وقت معلوم ہے۔ تم غریب آپ ہی جان لو گے۔
 اے محمد! جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں سے سخر کرتے ہوں تو ان سے کنارہ
 کر جائیام تک کہ وہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائیں، اور اگر شیطان یہ طاعت تجھے بخلا دے
 تو یاد آئے کہ بعد ان بے انصافوں کے ساقی نہ بیٹھا، ستیوں پر اگرچہ ایسے لوگوں کے حساب
 کی کسی طرح کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی نصیحت کر دینا چاہیے تاکہ یہ دوسرے لکین جنہوں نے
 اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا، اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہو، انکو
 تو ان ہی کے حال پر جھوڑ دے۔ اور موقع ملجائے تو قرآن کے ذریعہ سے انہیں سمجھا دیا کر کہ جو
 کوئی اپنے اعمال کے بدلے قیامت میں گرفتار عذاب ہوگا تو اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور سفارشی
 اس کا نہ ہوگا۔ اور کتنا ہی بدلہ وہ دینا چاہے گا لیکن اس سے نہ لیا جائے گا۔ ایسے لوگ اپنے اعمال
 کے سبب سے جہنم آفت رہیں گے کفر کی وجہ سے انہیں کھنکھانی پینے کو ملے گا اور ان پر
 عذاب دردناک ہوگا۔

۹۱ اے محمد! تو ان لوگوں سے بوجھ "کیا ہم لوگ اللہ کے سوا کسی ایسے معبود کو پوجا کرتے ہیں جو
 ہم کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر پہنچا سکتا ہے؟ اور اللہ نے جو راہ ہمیں بتائی ہے ہم اس کے بعد
 بھی اس سے اٹھے باتوں بھر جائیں؟ اور ہماری وہ مثال پر جیسے کسی شخص کو شایین جنگل میں
 راہ بھلا دین اور وہ حیران پھر رہا ہو اور اس کے دوست راہ راست کی طرف بلاتے اور
 کہیں کہ "آہمارے پاس" یا اے محمد! تو ہی جواب بھی دے دے "اللہ نے جو راہ بتائی ہے وہی راہ
 راست ہے" اور ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے تابع رہیں اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ
 "تم نماز کو قائم رکھو اور اس سے دُور رہو اللہ وہی جو جس کے پاس تم سب پروردگار قیامت
 حاضر کیے جاؤ گے، اُسی نے آسمانوں اور زمین کو مسافت سے بنایا ہے۔ اور جس روز وہ کے گا
 "ہو" خضر ہو جائے گا یا اُس کا منہ سچا ہو جس روز صور پھونکا جائے گا۔ اُسی کی سلطنت ہوگی

۹۲ جب احکام نہ تو کرے گا نہ لوگ تو کرتے ہوں تو ان پٹھان بھائیے اور اگر کوئی کھول کر پوچھ جائے اور بعد از انصاف دے تو پھر فراموش
 جانا چاہیے وہ صوفیوں کی بات نہ سمجھو کہ کلام اللہ میں جو کچھ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ "اور خدا ہر اچھے کام
 سے کام لے گا" یہی کلمات ہیں جن پر تم کو حکم دیا گیا ہے اور خدا تمہیں لکھنے لکھنے کی کتابیں بھی دے گا جو تمہارے سامنے
 ہیں۔ تم کو یہ بھی نصیحت ہے کہ بعد اسلام کے پھر ایمان نہ چھوڑو اور جو راہ بتائی ہے اس سے
 ساقی نہ کرنا۔ یہ بھی نصیحت ہے کہ اللہ کتنا قیامت ضرور آئے گی کہ وہ تو ہر وقت اُسی کی سلطنت پر ہوگا
 چوہے کے بعد جب علاقے اور اسباب نفع سے ہو جائیں گے تو سب جائیں گے اللہ کے دوسرے کام میں چل سکتا ہے۔

غائب اور حاضر سب وہی جانتا ہو۔ اور وہی تدبیر والا باخبر ہو۔ اسے محمدؐ تو لوگوں کو وہ وقت یاد دلایا جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ (بچا) آزر سے کہا: ”کیا آپ بتوں کو معبود ٹھہراتے ہیں۔ میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔“ اسی طرح ہم نے ابراہیمؑ کو عجائبات آسمانوں اور زمین کے دکھائے تھے۔ تاکہ وہ یقین والوں میں ہو جائے۔ تو جب اُس پر اندھیری رات آئی تو اُس نے تارا دیکھ کر کہا: ”یہ میرا رب ہو“ جب وہ چھپ گیا تو بولا: ”میں چھپنے والوں کو دست نہیں رکھ سکتا۔“ پھر جب چاند کو روشن دیکھا تو کہنے لگا: ”یہ میرا رب اور دگر ہو“ جب وہ بھی چھپا تو ابراہیمؑ نے کہا: ”اگر میرا رب اور دگر اچھے راہ نہ بنائے گا تو میں گمراہ رہوں گا۔“ پھر جب ابراہیمؑ نے سورج کو چلتے ہوئے دیکھا تو کہا: ”یہ میرا رب ہو“ یہ سب سے بڑا ہو۔ جب وہ بھی غروب ہو گیا تو وہ کہنے لگا: ”لوگو! جن چیزیں کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں تو اُن سے بری ہوتا ہوں۔ اور اُسی ذات کی طرف اپنا منہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہو۔ میں تو ایک طرف کا ہو کر رہوں گا۔ میں شترکون میں نہیں ہوں۔“ اُس کی قوم جب اُس سے جھگڑنے لگی تو وہ بولا: ”کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ اُس نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا۔ اور تم جن بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں اُن سے نہیں ڈرتا۔ مگر ہاں جو میرا رب ہی کچھ چاہے تو اُس کی مرضی ہو، میرے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہو۔ کیا تم خیال نہیں کرتے؟ میں اُن چیزوں سے کیوں ڈروں جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو؟ جب کہ تم کو یہ ڈر نہیں ہو کہ اللہ کے ساتھ تم اُن چیزوں کو شریک کرتے ہو جن کے لیے اُس نے تم پر کوئی حجت نہیں اُتاری ہو؟ تعین سمجھو تو بتاؤ کہ ہم دونوں میں کون زیادہ تر اس کا حقدار ہو؟ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان میں بے انصافی کی آمیزش نہیں کی ہو انھیں کے لیے اس کو اور وہی راہ راست پر ہیں۔“

عجیب باری دیکھتے تھے جو ہم نے ابراہیمؑ کو اُس کی قوم کے مقابلہ میں بتائی تھی۔ ہم جسے چاہتے ہیں اُس کے درجے بلند کرتے ہیں۔ اسے محمدؐ! میرا رب تدبیر والا اور باخبر ہو۔ ابراہیمؑ کو ہم نے آسمان اور یعقوب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی تھی۔ ان سے پہلے نوحؑ کو ہم نے ہدایت دی تھی۔ اور اُس کی اولاد میں داؤدؑ و سلیمانؑ۔ ایوبؑ۔ یوسفؑ۔ موسیٰؑ اور سلمہ حضرت ابراہیمؑ کا سب سے بڑا اور دگر کے ذریعہ سے مجھے کہ خالق کوئی اور پرانے بتوں میں کیا ہو؟ ۱۵۷ آیا مومن اس میں ہیں یا مشرکین؟ ۱۵۸ میں اور میں جن پر ابراہیمؑ نے غر کے بت پرستی سے انکار کیا اور آخر میں اسے خالق کی کہ دنیا کی کوئی زیر دست چیز کا ملی پرستش نہیں ہو۔ قابل پرستش وہی ذات ہو جو ان تمام چیزوں کے وجود کا سبب ہو۔

حضرت ابراہیمؑ کے دلائل و نمبہ

پیروں کے نام

ہمارے ہونے کو ہدایت دی تھی۔ اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ ہم نے ذکر کیا۔
 یحییٰ - عیسیٰ - اور ایسا کو بھی ہدایت دی تھی یہ سب نیک بندے تھے + اسمعیل - الیسع -
 یونس اور لوط کو بھی ہم نے ہدایت دی تھی + اور ان سب کو ہم نے تمام جہان کے لوگوں پر بزرگی
 دی تھی + اور ان کے آباء ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو بھی بزرگی دی تھی۔ ان کو
 ہم نے پسند کیا تھا۔ اور سیدھی راہ پر چلایا تھا + یہ اللہ کی ہدایت تھی۔ اپنے بندوں میں سے جسے
 چاہے وہ ہدایت دے۔ اگر یہ شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی نشان ہو جاتے + یہ وہ پیغمبر تھے جنکو
 ہم نے کتاب - حکومت اور نبوت دی تھی۔ پھر اگر یہ کفار کہیں نعمت یا انکار کریں تو ہم فراموش
 لوگ مقرر کیے ہیں جو منکر نہیں ہیں + یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی۔ اے محمد!
 تو ان کے طریقہ پر چل۔ اے محمد! تو کہہ: میں اس قرآن کے نشانے پر تم سے کچھ مزدوری نہیں
 مانگتا + یہ تو تمھیں نصیحت ہے، جہان کے لوگوں کو +

الح یودنے پر سے طور پر اللہ کی قدر نہیں کی کہ وہ کہتے ہیں اللہ نے کسی انسان پر کوئی کتاب
 نہیں اتاری، جو اے محمد! تو کہہ: وہ کتاب (توریت) کس نے اناری تھی جو موسیٰ لایا تھا اور جو
 لوگوں کے واسطے روشنی اور ہدایت ہو۔ اور جسے تم ورق ورق کر کے دکھاتے ہو اور اکثر حصہ
 اُس کا چھپا رکھتے ہو + تم اور تمھارے آباء جو جانتے تھے وہ تمھیں اس میں بتایا گیا ہے + اے محمد!
 تو کہہ: اللہ نے وہ کتاب اناری تھی + اور پھر چھوڑ دے انھیں کہ وہ اپنی بک بک میں
 کیستے رہیں + یہ (قرآن) ایک کتاب بابرکت اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے + اے محمد!
 ہی۔ تاکہ تو اہل مکہ اور اُس کے گرد کے آدمیوں کو ڈرائے۔ آخرت پر اعتقاد رکھنے والے اس
 قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں + اُس شخص سے بڑھ کر
 ظالم کوئی نہ ہو جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ ”مجھ پر وحی آئی ہو“ حالانکہ اُس کی طرف
 وحی کچھ بھی نہ آئی ہو + اور نیز اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو یہ کہے کہ ”اللہ نے جیسا
 قرآن اتارا ہے وہی اسی میں بھی اتار سکتا ہوں“۔ اے محمد! کاش کہ تو ان ظالموں کو اسوقت
 دیکھے جب کہ یہ موت کی بیوشی میں ہوں اور ملائکہ اُن پر دست درازیاں کر رہے ہوں

۱۱۰ کفار ان پیغمبروں کی غفلت کے قائل تھے لیکن جانتے نہ تھے کہ وہ کس عقیدے کے تھے اس لیے یہ کہا گیا +
 ۱۱۱ ان لوگوں سے انبیاء ملائکہ یا جابر اور انصار وغیرہ مراد ہیں + ۱۱۲ جیسے سید کذاب اور اسود وغیرہ کہ یہ
 نبی بن بیٹھے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام جلد ثانی ص ۱۱۱ +

اور کہتے ہوں کہ یہ نکالو اپنی جانوں کو۔ کج تم کو عذاب رسوائی دیا جائے گا کہ تم اللہ کی نسبت جھوٹ باتیں کہتے تھے اور اُس کی آیتوں سے تمکبر کرتے تھے۔“ بروز قیامت ہم ان منکرین سے کہیں گے۔ ”یہ شک تم ہمارے پاس دے دیے ہی تھا اُن جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو اسباب ہم نے تمہیں دیے تھے وہ تم اپنی بیٹھتی پیچھے چھوڑ آئے۔ تمہارے ساتھ ہم تمہارے اُن شعارش کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کو تم اپنی خلقت میں اللہ کا شریک سمجھتے تھے۔ تمہارے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے اور تمہارے دلوں جاتے رہے۔“

۱۲ الشہری دانے اور گھلی کو پھوڑ کر درخت نکالتا ہے وہی مُردے سے نکلے زندہ اور زلف سے مردہ پیدا کرتا ہے لوگو! وہی تو مختار الشہر پھر تم کو کھربکے ہوے جا رہے ہو ۴ وہی پیدا کرتا ہے صبح کی روشنی کو۔ اُسی نے آرام کے لیے رات بنائی ہے۔ اور صاب کے لیے سورج اور چاند بنائے ہیں۔ زبردست دانے کے باندھے ہوئے یہ اندازے ہیں ۴ اُسی نے تمہارے لیے تیار کیا ہے فصل بنائے ہیں کہ خشکی اور ترگی کی تاریکیوں میں اُن سے راہ پاؤ پند سمجھ دار لوگوں کے لیے ہم نے فصل نشانیاں بیان کر دی ہیں ۴ اُسی نے تم سب کو ایک تن و فدا سے پیدا کیا۔ پھر جائے قرار ہوا اور امانت گاہ ہے۔ سمجھ دار لوگوں کے لیے ہم نے مفصل نشانیاں بیان کر دی ہیں ۴ وہی آسمان سے پانی برساتا ہے۔ پھر ہم نے اُس سے تمام اُگنے والی چیزیں نکالیں پھر اُس میں سبز کو پلین پیدا کیں اور اُن میں جڑے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے درختوں کے گاجھون میں سے اُچھے نکالے جو نیچے ٹٹک رہے ہیں۔ اور انگور کے بلخ۔ زیتون اور انار پیدا کیے جو بظاہر ایک دوسرے سے متحد الصورت ہیں اور مزے میں مختلف ہیں ۴ ان کے بھلیوں کو دیکھو جب وہ پھلتے ہیں اور پکتے ہیں۔ یقین لانے والوں کے لیے ان میں نشانیاں ہیں ۴ مشرکین جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہرتے ہیں ۴ حالانکہ اللہ ہی نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور بے سمجھے ہوئے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں قائم کرتے ہیں ۴ وہ پاک ہے اور بالاتر ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں ۴

۱۵ انسان جس طرح تہنہ آنا کر و سیاسی شمار تھو دنیا کی چیزیں بجز نیکی اور بدی کے اُس کے ساتھ نہیں جاتیں ۱۶ عمر
سے اٹھارہ روٹے سے مرے نو ۱۷ سال اور سینے کا صاحب انھیں سے کیا جانے ۱۸ حجازی میں اور بیابان کی مسافت
میں شادوں ہی سے بہت کا تہ لگتا تھا ۱۹ عقب نا تو بے ایجا و بوجہ ۲۰ ایک دم سے اتنے انسان ڈرتے ۲۱ عمر و
کوثر اگر گاہ اور صلب پر گواہ گاہ کھجائی گاہ اور بعض مضربوں سے اس کے برعکس بھی بیان کیا جود بعض کے تین قرار گاہ سے
دینا اور امانت گاہ سے آٹھن دراجہ ۲۲ اور بعض کے نزدیک قرار گاہ سے قرقر و امانت گاہ سے دنیا مراد ہے ۲۳ انا صورت میں
سب کسان ہوتے ہیں اور مے میں کوئی ترش اور کوئی شیریں ہوتا ہے ۲۴ برگ درختان نیز در نظر پوشیا ۲۵ ہر درخت
و فطرت معرفت کر دہ ۲۶ کتا کر کے لالہ کو اللہ کی عیادت کرتے تھے ۲۷

فہرست نامی

جی

اللہ واحد ہے

سبح وہی اللہ سمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اُس کے اولاد کیونکر ہوئی؟ اُن اُس کے بی بی تو
 تھی ہی نہیں۔ وہ ہر شے کا خالق اور ہر شے سے واقف ہے۔ وہی اللہ تھا۔ ابرہہ اور دگ رہے۔
 اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے۔ تم اُن کی بندگی کرو۔ کہ وہ ہر شے کا
 نگہبان ہے۔ اُس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ تمام آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ اور وہ لطیف
 اور باخبر ہے۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہیں بقیہ عین جو پہنچ چکی ہیں۔ اب جو دیکھ گے
 وہ اپنے لیے دیکھ گے اور جو اندھا ہو جائے گا وہ اپنا آپ بڑا کرے گا۔ اے محمد! تو کہہ دینے پر
 نگہبان نہیں ہوں۔ اسی طرح پتھر پتھر کر ہم آئین بیان کرتے ہیں کہ جملہ قائل ہوں کہ تو نے
 انھیں بڑھ کر سنایا ہے۔ اور علم والوں کو اس طرح ہم ابھی طرح سمجھا دین۔ اے محمد! تیرے رب
 کا جو حکم (قرآن) تیرے پاس آیا ہے تو اُس پر چل۔ سو اُس کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اور مشرکوں
 سے اعراض کرو۔ اللہ جانتا ہے یہ شرک نہ کرتے۔ ہم نے تجھے ان کا نگہبان نہیں بنایا ہے۔ اور نہ
 تو ان پر وکیل ہے۔ مسلمانو! اللہ کے سوا یہ جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں۔ تم ان کو برا
 نہ کہو کہ یہ لوگ نافع اللہ کو بے سمجھے بوجھے بڑا کہہ دیں گے۔ اسی طرح ہم ہر فرقے کے لوگوں کو اُنکے
 اعمال اچھے دکھاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے رب کے پاس آئیں گے تو وہ انھیں جفا دے گا
 کہ وہ کیا کرتے تھے؟ کفار بتا کیدا اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ”اگر کوئی نشانی (معجزہ) ان کے
 سامنے آئے تو وہ ضرور اُس پر ایمان لائیں گے“ اے محمد! تو مسلمانوں سے کہے کہ ”نشانیان
 تو اللہ ہی کے پاس ہیں۔ لیکن مسلمانو! تمہیں کیا خبر ہے؟ یہ لوگ نشانیان گنے پر بھی ایمان
 نہ لائیں گے؟ ہم ان کے دل اور آنکھیں اٹھ دین گے تو یہ ایمان نہ لائیں گے جیسا کہ

یہی ہے
نہ کروسورہ کہف سے
آنحضرت نے
اکھا کیا۔

۱۔ دنیا میں اُسے کوئی نہیں دیکھتا اور وہ سب کو دیکھتا ہے اور اہل شیعہ کے نزدیک دنیا اور آخرت دونوں
 میں رویت نامکن ہے۔ ۲۔ عقل و دانش کی باتیں۔ قرآن۔ نشانے بغیر۔ عجائبات عالم۔ ۳۔ اللہ کی کلام سازیوں
 کو دیکھ کر جتنا کھد والوں کا سام کرے گا جیسی اللہ پر ایمان لائے گا اسی کو نفع ملے گا اور جو کوئی خیال نہ کرے گا وہ خود
 بھٹکے گا۔ ۴۔ خدا کا کلام کہ اے محمد! ہم تو ہر طرح سے سمجھا دیتے ہیں لیکن اسے سمجھ داری سمجھتے ہیں جہاں تو سمجھ سے
 کہتے ہیں کہ تو اُنکی نہیں ہے۔ گذشتہ کن بین بڑھ کر تو باتیں بنانا سیکھتا ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہم ہر
 بار ایک ہی بات کو مختلف پیرائے میں بیان کرتے ہیں کہ سننے والوں کو انکار کا موقع نہ ہے اور وہ قائل ہوں کہ تو نے انکو
 بڑھ کر سنایا اور اس حالت میں ترجمہ بجائے ”تو نے بڑھا ہے“ کے ”تو نے بڑھ کر سنایا“ ”ہر گاہ ۵۔ امر حق کو کھانا تو امر
 آخری ملک کی کے دیوتا کو ترہے الفاظ سے مھن اُس کا دل دکھانے کی غرض سے یاد کرو تو یہ اچھا نہیں ہے۔ اس کے بدلے میں
 تمہارے خدا کو کوئی جیسے گا تو کیا ہو گا۔ جس شخص اپنے بندہ میں اپنے کام کو سب سے اچھا سمجھتا ہے لیکن اچھا نہ لکھتا ہے تمہارے بندے کو

اُس سے پہلے یہ قرآنِ برائیان نہیں لائے اور ہم انہیں گمراہی میں جھٹکتا ہوا جھوڑ دین گے۔

آنکھوانِ پارہ

اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیتے۔ مردے بھی ان سے بولنے لگیں۔ ان کے سامنے تمام چیزیں ہم لاکر کھڑی کر دین جب بھی یہ بے مشیت الہی ایمان نہ لائیں گے لیکن ان میں اکثر نادان ہیں۔ اے محمد! اسی طرح ہم نے ہر نبی کی دشمنی کے لیے شر برآدمی اور جن مقرر کیے تھے جو ایک دوسرے کو جگہ جگہ پھرتے بائیں فریب کی سکھاتے تھے۔ اے محمد! تیرا رب چاہتا تو ایسا

قوم کے لیے
نہ کر دیتا۔

نہ کرتے تو ان کو اور ان کی افترا پر دازیوں کو اللہ پر جھوٹ دے۔ یہ لوگ اس لیے ایسا کرتے

ہیں کہ ان کی طرف آخرت پر یقین نہ لسنے والوں کے دل مائل ہوں۔ ان کو وہ پسند کریں اور جو غلط کام پر کرسے ہیں وہ بھی کریں۔ تو ان سے بوجھ۔ کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کو

منصف ٹھہراؤں؟۔ اُس نے تو مفصل کتاب (قرآن) تمہاری طرف بھیج دی ہے، اے محمد! جن کو ہم نے کتاب اللہ (توریت یا انجیل) دی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ تیرے رب نے اس (قرآن)

کو برحق اتارا ہے۔ کہیں تو شک نہ ہو جانا۔ سچائی اور انصاف کے ساتھ تیرے رب کا ارشاد پورا ہوا۔ اُس کے احکام کا بدلنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ سب کچھ مستنا اور جانتا ہے۔

اگر تو دنیا کے اکثر لوگوں کا کہنا مانے گا تو وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے۔ یہ لوگ کس خیالات ذہنی پر چلتے ہیں۔ اور اکل کی باتیں بناتے ہیں۔ تیرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ

اُس کی راہ سے کون بھرتا ہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے کہ کون راہِ راست پر چلے سکتا ہے۔ اگر تمہیں اللہ کے احکام کا یقین ہو تو جس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا اُسے کھاؤ۔ جب اللہ

ذبیحہ

کفار نے کہا۔ جیسا کہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلمان و غیرہ پیغمبروں کے پاس پہنچے تھے جب ہی لوگوں یا ان لائے تھے۔ اس پر ہماری کوسوں کا دلچسپی ہم سب بھی ایمان لائیں گے۔ جنابِ باری سے ارشاد ہوا ہے کہ جو کچھ بھی ایمان لائے

سعدہ و کھیر دل اور آئینوں کی گواہی لائیں گے جیسا کہ قرآن سے منکران جب بھی ایسے ہی منکر ہیں گے۔ کفار کہتے تھے کہ مسلمان جیسا ہے ہاتھ سے دیکھ کرے ہیں تو کہتے ہیں اور خدا ہم مائور کو موت دیتا ہے۔ نہیں کھاتے گونا اپنے خل کو اللہ کے خل سے افضل جانتے ہیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ جن و انس میں جیسے شرے لوگ پہلے پیغمبروں کے وقت

میں تھے کہ جو دل سے ایمان لائے کہ لوگوں کو یہ ان کا کہتے تھے اب بھی دیکھیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے پیغمبر اللہ کی بشارت سے جو لوگوں نے ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ ہیں۔ اور اب بھی اسی باتوں کے کہہ رہے ہیں

نے مفصل بتا دیا کہ سوا حالاتِ اضطرار کے تم پر کیا حرام ہو تو پھر جس پر اللہ کا نام لیا گیا تم اسے کیوں نہ کھاؤ گے ؟ بہت سے آدمی بے کچھے ہو چکے اپنی خواہشوں کے مطابق دوسروں کو بہکانے میں ، اسے عموماً حد سے بڑھنے والوں کو تیرا رب خوب جانتا ہے ، لوگو! ظاہری اور مخفی سب گناہوں سے الگ رہو۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں اپنے کیے کی سزا جلد پائیں گے ، مسلمانو! جس فیجہ پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے نہ کھاؤ۔ اُس کا کھانا فرمائی جو بیعتنا طہین اپنے رفیقوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تسے جھگڑتے رہیں۔ اگر تم نے اُن کا کھانا تو مشرک ہو جاؤ گے ۔

ہا ایک شخص مُردہ تھا جسے پہننے زندہ کیا اور روشنی دی کہ اُس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں جلتا بھڑتا ہے۔ کیا یہ ایسے شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ایسی تاریکیوں میں ہے کہ جن سے وہ مکمل نہیں نکلتا ؟ اسی طرح ان کافروں کو اپنا کیا ہوا بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہے ، اسی طرح ہم نے ہر سچی بین گندگاروں کے سامنے دارِ مقرر کیے کہ وہ ان فتنہ انگیزانِ کیا کرین ، وہ اپنے ہی حق میں فتنہ انگیزانِ کرتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے ، جب اُن کے پاس کوئی آیتِ قرآنی آتھی تو کہتے ہیں یہ اللہ کے رسولوں کو جو نبوت دی گئی ہو ویسی ہی نبوت جب تک کہ ہم نہ پائیں گے ہم تو ہر گز ایمان نہ لائیں گے ، اللہ اپنی پیغمبری کا محلِ خوب جانتا ہے وہ ان فتنہ انگیزوں کے صلہ میں ان مجرموں کو اللہ کے یہاں عقرب رسوائی ہوگی اور سخت عذاب دیا جائے گا ، جسے اللہ ہر ایسا دینا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔ اور جسے وہ مگر اسی میں چھوڑنا چاہتا ہے اُس کا سینہ تنگ اور بند کر دیتا ہے۔ گویا اسے آسمان پر چڑھنا پڑنا ہو اسی طرح ایمان نہ لانے والوں پر اللہ کی جھڑکا رہتی ہے ، اسے محمد ! یہ دین اسلام تیرے

زلیقہ حاشیہ نمبر ۱۱۲ زیادہ صحیح ہوئے ہیں ، دیکھو سورہ ائمہ کا وہ ۱۱۲ جی کافروں کے بکھڑے سے نہ ظاہر میں علی بد کرد اور نہ دل میں شہرہ کھائے ، سو میں ان کا کفر کا فرق دکھائی گا ، بعض نے حضرت حمزہؓ اور بعض حضرت عمرؓ کی طرف اس کا اشارہ قصداً کیا ہے اور دونوں حالتوں میں ان کو جس سے عقاب کیا گیا ہے جو کہ یہی میں دیکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ، ۱۱۳ میں طرح ان کو جس کے میں فتنہ انگیزوں کا سردار ہے اور جی طرح وہ بڑے سستہ دہم کے سردار موجود ہیں ، ۱۱۴ کیونکہ وہاں انھیں پریشان ہوئے ، یعنی جس طرح حضرت جبریلؑ پر کبریا سے آتے ہیں اسی طرح ہمارے پاس اگر کیوں نہ ہوں وہ دیکھا جلتا ہے اور ہم کیونکہ ان کیوں نہیں لگتا ، اللہ ہی جانتا ہے کہ پیغمبری کے بارگاہِ انسانی کی قابلیت میں ہے ، ۱۱۵ نئی گراہ حق ہے ، اس طرح بھانپتے ہیں کہ اگر راستہ بائیں تو سازد پر طرح بائیں یا نہ کہ گراہوں کا سینہ تنگ ہوتا ہے ، اگر میں ۱۱۶ اللہ کے ہاتھ دھواں ہو شکر ہی عسا آسمان پر ایسا حال ہو ؟

رب کی سیدھی راہ ہو دھیان کرنے والوں کے لیے ہم نے کھول کھول کر آیتیں بیان کر دی ہیں
 اُن کے رب کے یہاں اُن کے واسطے سلامتی کا گھر (جنت) تیار ہو۔ اور وہ اُن کے حسنِ اعمال
 کی وجہ سے اُن کا خیر گیران ہوگا۔ جس دن اللہ سب کو جن کرے گا تو شیاطین سے کہے گا کہ اس
 گروہ خیر! تم نے تو انسان کی ایک بڑی جماعت اپنی طرف کھینچ کر لی تھی۔ اور ان کے دوست انسان
 کہیں گے۔ "اے ہمارے پروردگار! ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کام نکالا۔ اور ہم اُس مدت
 تک پہنچے ہو تو نے ہم لوگوں کے لیے مقرر کی تھی؟" اللہ کے گا۔ "آگ تھار اگھر تو اُس میں ہمیشہ
 رہو گے۔ آگے اللہ کی (یعنی میری) مرضی ہو؟" اے محمد! تیرا رب حکمت والا اور باخبر ہو یہ طریق
 ہم بعض ظالموں کو اُن کی کمائی کے بدلے میں بعض ظالموں کے ساتھ ملا دیں گے۔

مشر

۶۶ پھر ہم دیکھیں گے۔ "اے گروہ جن وانس! کیا میرے احکام سنانے اور آج کے دن کے
 آنے سے ڈرانے کے لیے تمھارے جنس کے بغیر تمھارے پاس نہیں پہنچتے تھے؟" وہ کہیں گے
 "ہم اپنے اوپر آپ کو اہی دیتے ہیں یعنی اقرار جرم کرتے ہیں" فی الواقع دنیا کی زندگی نے
 دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور اب وہ خود ہی اپنے خلاف اپنے کفر کا اقرار کریں گے۔ اے محمد!
 رسولوں کا بھیجنا اس لیے ہو کہ تیرا رب کسی بستی کو جب اُس کے رہنے والے بغیر ہوں ظلم سے پاک
 نہیں کرتا۔ ہر ایک کے عمل کے درجے مختلف ہیں کسی کے اعمال سے تیرا رب غافل نہیں ہو۔
 تیرا رب بے پروا اور رحم والا ہو۔ وہ اگر چاہے تو تم سب کو مار ڈالے اور جسے چاہے نکالے۔

مشر

۱۔ شیاطین مراد وہ ہیں کہ انہوں نے دنیا میں گمراہ راہ میں آگے بڑھ کر اپنے لیے اپنے نفع کے لیے ہم ایسا کرتے تھے اور جب تیرے پاس آنے کا وقت آیا حاضر ہوئے بیٹھنے سے
 پہلے سب کچھ کر لیا ہے کیا غلطی؟ لیکن جواب مقبول نہ ہوگا۔ شیاطین کا جواب دوسرے مقام پر مذکور
 ہے کہ ہم نے آدمیوں پر زبردستی نہیں کی تھی۔ ۲۔ بعضوں نے اس کا مطلب یہ سمجھا ہے کہ جو جیسا ہوگا
 ویسے ہی لوگوں کا ساتھ دوزخ میں اسے نصیب ہوگا۔ ۳۔ قیامت میں بھلا خدا کے سامنے کیونکر امر حق
 کے خلاف کدے سکیں گے۔ اپنے کفر کا مات اقرار کریں گے۔ ۴۔ یقین پختہ نتیجہ ہوتی ہے ہر گونہ غمناکی
 ۵۔ کسی کی عبادت کی اُسے پروا نہیں ہو۔ ۶۔ مکہ والوں سے خطاب ہے کہ تم کو اپنی قومیت
 پر محبت ناز ہو۔ اللہ قادر ہے وہ تمھاری قومیت سے جیسا دوسری قوموں کو مٹا کر اُس نے تمہیں مکہ
 میں قائم کیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۳۹۰۔

تھارا جانئیں کرے۔ جیسا کہ تم کو دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے تم سے روز قیامت کا
 جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آئے گا۔ تم اللہ کو اس کے خلاف مجبور نہ کر سکو گے۔ اے محمد! تو ان
 لوگوں سے کہہ دو بھائیو! تم اپنی جگہ کام کرتے رہو۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان لو گے
 کہ آخر انجام بخیر ہے۔ بے انصافوں کا تو ہرگز جھلنا ہو گا یہ کفار چارہا یوں میں اور کھیت کرک
 میں جو پیدا ہوتا ہے۔ اللہ کا ایک حصہ ٹھراتے ہیں۔ اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں یہ اللہ کا ہے
 اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے۔ اور جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتا اور جو اللہ
 کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے۔ کیا برا انصاف یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسی طرح
 بہت سے شریکوں کو ان کے شریکوں نے اولاد کا مار ڈالا جھلا دکھایا ہے کہ ان کو ہلاکت الہی
 میں ڈال دیں اور ان کا دین غلط کر دیں۔ اللہ جانتا تو وہ ایسا کام نہ کرتے۔ اے محمد! تو ان کو
 اور ان کی افواہ داز یوں کو اللہ پر جو دس + یہ کہتے ہیں یہ چارہا ہے اور یہ کھیتی انھوں نے
 اسے وہی کھائے جسے ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں۔ لیکن مواشی کو کہتے ہیں کہ ان کی پیچیدہ
 چڑھنا منع ہے۔ اور بہت سے مواشی ایسے ہیں کہ ان کے ذبح کے وقت یہ اللہ پر انفرار کے اللہ
 کا نام نہیں لیتے + اللہ عنقریب ان کی افواہ داز یوں کا انھیں بدلہ دے گا یہ کہتے ہیں ان
 مواشی کے پیٹ کا بچہ صرف ہم دونوں کے لیے ہو اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر بچہ مردہ
 ہو تو اس میں شریک ہو سکتے ہیں + اللہ ان کو ان قریبوں کی سزا دے گا۔ وہ حکمت والا
 اور باخبر ہے وہ خراب ہوے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو بے سمجھے نادانی سے مار ڈالا اور
 اللہ پر بتان کر کے اللہ کے دیے ہوئے رزق کو اپنے اوپر حرام کر لیا + بے شک یہ لوگ

سے ہیں اس مہود کا ہے جسے ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں + اللہ کفار کھیتی یا مواشی میں سے کچھ اللہ کی راہ پر اور کچھ
 بتوں کی راہ پر علحدہ کر دیتے تھے۔ خراب جنس یا خراب مواشی اگر بتوں کے نام کی ہوتی تو انھیں اللہ کے نام والی
 عدہ جنس یا عدہ مواشی سے بدل لیتے تھے۔ اللہ کتا ہے کہ یہ بے انصاف کسی انٹی سمجھے کہ ہیں + اللہ کفار کھیتی
 کو ڈالتے تھے کہ خرگ کی زہری سے ہمیں گے اور کبھی کبھی اپنے رگوں کو دوتاؤں کی قربانی میں ذبح
 کر ڈالتے تھے۔ خدا کتا ہے کہ ان کے دل کی کڑوی کانتیجہ جو شریک کرنے سے پیدا ہوتی ہے خدا کو رزق مطلق
 اور قادر برحق سمجھتے تو ایسا نہ کرتے + اللہ اپنے عزیزین نہ کھائیں صرف مرد کھائیں۔ اب بھی بعض مسلمانوں
 سے سنا جاتا ہے کہ بعض کھانے خاتمہ کے مرد کھائیں۔ ناظرین خود تمہیں یہ کہان تک بے جا ہے + اللہ اپنی برکت
 میں کہ اللہ کا حکم ہے کہ بغیر برکت نام لیے ہوئے ذبح کیے جانے + اللہ بچہ اور ویدک نسبت کفار کہتے تھے
 کہ وہ بچہ پیت سے ملے تو مرد اور عورت سب کھاتے ہیں لیکن زندہ نکلے تو صرف مرد کھائیں +

بیک گئے تھے اور راہ راست پر آنے والے نہ تھے۔

۵۷ اسی الشتر نے گھنے اور چھترے بارغ پیدا کیے ہیں۔ اور مختلف رنگ کے گھوڑے اور کمبیت

پیدا کیے ہیں۔ اور زیتون اور انار پیدا کیے ہیں جو بظاہر یکساں اور مزے میں مختلف ہوتے

ہیں۔ یہ بھیلین تو ان کے پھل کھاؤ اور کٹنے اور توڑنے کے دن الشتر کا حق ادا کرو۔ اس شرٹ

نکر وہ الشتر مسرفوں کو پسند نہیں کرتا۔ اسی الشتر نے پیدا کیے ہیں سوانسی جو بوجھ اٹھاتے ہیں۔

اور زمین پر رزق ہونے کے لیے فرستے ہو جاتے ہیں۔ لوگو! الشتر کے دیے ہوئے رزق کو

کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ بے شک تمہارا صریح دشمن ہے۔ اسی الشتر نے

آٹھ قسم کے جوہرے پیدا کیے ہیں۔ پھیرتوں میں سے زروادہ دو۔ بکروں میں سے زروادہ

دو۔ اسے ٹھکا تو ان لوگوں سے بچو۔ الشتر نے ان دونوں کے نرون کو حرام کر دیا ہے۔ اور ان

مادینوں کو حرام کر دیا ہے۔ یا ان بچوں کو حرام کر دیا ہے جو مادینوں کے ارحام میں ہیں۔ پھر بھی

سند کھاؤ اگر تم تجھے ہو۔ اسی الشتر نے پیدا کیے ہیں اونٹوں میں سے زروادہ دو۔ اور

گائے کی قسم میں سے زروادہ دو۔ اسے ٹھکا تو بچو ان لوگوں سے۔ یہ دونوں نرون کو

اُس نے حرام کر دیا ہے۔ یا دونوں مادینوں کو حرام کر دیا ہے۔ یا ان بچوں کو حرام کر دیا ہے جو اونٹوں

کے ارحام میں ہیں۔ کیا تم جانہ تھے جب الشتر نے ان چیزوں کے حرام کر دینے کا حکم دیا تھا؟

لوگو! کو بہکالے کے لیے جو لوگ بلا تحقیق کیے ہوئے الشتر پر بہتان بانٹتے ہیں۔ ان سے

بڑھ کر ظالم کون ہوگا جب بے شک ظالموں کو الشتر راہ راست نہیں دکھاتا۔

۵۸ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ: میرے پاس جو وحی آئی ہے اُس میں تو کھانے والے

پر اسی چیز کا کھانا میں حرام پاتا ہوں جو مردار ہو۔ تمہا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ یہ

چیزیں بے شک نجس ہیں۔ یا وہ جانور موجب فخر مانی ہو جو الشتر کے سوا کسی دوسرے کے لیے

سلا زیتون کے درخت دو قسم کے ہوتے ہیں ایک توش انار کے اور دوسرا مختلف صورت کا۔ ۵۹

شکر خدا ادا کرو یا زکوٰۃ دو۔ ۶۰ نعل خرمی۔ ۶۱ الشتر نے ایسے سوانسی پیدا کیے جو بوجھ لادین اور

ایسے سوانسی بھی پیدا کیے جو صرف غذا کام دین۔ ۶۲ الشتر نے ان جانوروں کو بلا تہد اور شرط حلال

کیا ہے۔ اب تم جو شرطیں اس میں لگاتے ہو اور کہتے ہو کہ الشتر کا یہ حکم ہے تو کیا یہ تم تسلیم نہیں کرتے؟

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات کو عموماً یا کسی حیوان کو خصوصاً اپنے اوپر حرام کر لینا اچھا نہیں ہے۔ ۶۳

”دم مسفوح“ کا ترجمہ ہے۔ یعنی نے رگوں کا خون دم مسفوح کا ترجمہ کیا ہے۔

ذبح اور نہ مزد کیا گیا ہو۔ پھر بھی جو کوئی بھوک سے عاجز ہو۔ نافرمانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔
 اور نہ حصے سے جدا کرنے والا ہو۔ تو تیرا رب معاف کرنے والا نہایت ہے + یہودیوں پر
 ہمارے کل نافع نیکو والے جاؤر حرام کیے تھے اور گائے اور بکری کی چربی یا شحم اُس کے
 جو اُن کی پیٹھ یا شریکوں پر ہو یا بڑی سے ملی ہوئی ہو ہم نے اُن پر حرام کی تھی۔ یہ اُن کی
 سرشت کی سزا ہم نے اُنھیں دی تھی۔ ہم سچ کہتے ہیں + پھر اگر وہ اسے محمد ﷺ کے لئے
 کہہ دو تھارے رب کی رحمت میں بڑی گنجائش ہے اس لئے تیرا عذاب نہیں آتا۔ مگر جب تک
 گنہگاروں سے تو اُس کا عذاب ملنے والا نہیں ہے + اب مشرکین یہ کہیں گے کہ اللہ چاہتا تو
 ہمارا اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہم کوئی شراذ خود حرام کر لیتے + اسی طرح اُن سے
 انگوٹے بننے والوں کو بھی بھٹلایا تھا۔ یہاں تک کہ اُنھوں نے ہمارا عذاب جکھا ہاے محمد
 تو ان لوگوں سے کہہ دو تھارے پاس کوئی دکانی (سند متوا سے ہمارے پاس لاؤ + تم صرف
 گمان اور اٹکل پر چلتے ہو + اے محمد! تو کہہ دو پھر اللہ ہی کی محبت غائب رہی۔ وہ ہاتھ پاؤں
 سب کو ہدایت کرتا + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دو تم اپنے گواہوں کو لاؤ جو کہتے ہیں کہ اللہ
 نے یہ حرام کیا ہے + پھر اگر وہ کہیں بھی تو تو اُن کے ساتھ معرفت نہ مانو۔ اور نہ اُن لوگوں کی
 خواہشوں کی پیروی کرنا جو ہماری آیتوں کو بھٹلاتے ہیں آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور
 اپنے رب کی ساتھ غرک کہتے ہیں +

۱۱۷ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دو آؤ۔ میں پرھکر سناؤں کہ تھارے رب نے تم پر
 کیا کیا چیزیں حرام کی ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ مان بپ کے ساتھ
 سلوک کرتے رہو۔ مفلسی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو + تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور
 اُن کو بھی رزق دیتے ہیں۔ کھلی باپھیں بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ۔ جس جان کا مارنا
 اللہ نے حرام کیا ہے اُس کو تاشق قتل نہ کرو۔ اُنھیں یا تو ان کا تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے تاکہ

اور اللہ کے ساتھ
 سلوک کرنا
 قتل اولاد

قتل ناسی

۱۱۸ جو شخص بھوک یا کسی فردستی سے سفر ہو یا جان کا درد لگتا ہو اور نافرمانی داری طلب لذت یا دھڑکی سے
 گزر جانا اُس کا مقصد نہ ہو تو ضرور کھالے لاشع غفور و رحیم ہے + ۱۱۹ اس سے مراد اذیت اور شتم مرنا ہو یعنی
 بڑا کوئی شتم کہتے ہیں + ۱۲۰ یعنی اُنھوں نے اپنی ہٹ دھرمی سے خود اپنے اوپر یہ چیزیں حرام کر لی تھیں اور بھول
 گئے تھے کہ اُن کا نہ کھانا بیوقوف کی سنت ہے پھر اُن کے بھول کا بدلہ یہ ملا کہ وہ چیزیں سب حرام کی طرح اُن کی قوم میں
 بھی جانے لگیں + ۱۲۱ ہم نے گواہ اُن کی سزا یہ کی کہ اُن کا دار و رزق کم کر دیا + ۱۲۲ دیکھو سزا جو برا بھلا نہ مل
 ۱۲۳ الاسلام + ۱۲۴ یعنی قصاص وغیرہ کے سوا کسی کا قتل جائز نہیں +

ہوگی جیسے محمدؐ تو کہہ "تم مقرر ہو رہے ہو بھی منظر میں" جنھوں نے اپنے دین میں تفرقے ڈالے ہیں اور کئی فرقے ہو گئے ہیں تھے اُن سے کچھ کام نہیں جو ماُن کا کام اللہ کے والے ہی۔ پھر وہ انھیں بتا دے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے + بروز قیامت جو نیکی بیکارائے گا اسے اُس کا دین ملنے کا اور جو بدی لے کر آئے گا وہ اُمتی ہی سزا پائے گا۔ کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اے محمدؐ تو کہہ جو جھگڑا تو میرے رب نے سیدھی راہ بتائی ہے کہ وہی مضبوط دین ہے یعنی ابراہیم کا طریقہ بتایا ہے جو ایک طرف کا تھا اور شرک نہ تھا۔ تو کہہ میری نماز میرے تمام عبادات - میرا جینا - میرا مرنّا - سب اللہ کے لیے ہے جو پروردگار عالمین ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہی جھگڑا حکم ہوا ہے۔ اور میں پہلا فرمانبردار ہوں + تو کہہ دیکھ میں سوا اللہ کے جو ہر شے کا پروردگار ہے کوئی دوسرا پروردگار تلاش کروں - جو شخص بُرا کام کرے گا اُس کا وبال اُسی پر پڑے گا۔ کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہ کا جو نبی نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے پاس واپس جانا ہے۔ اُس وقت متعین وہ باتیں بتا دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو + اُسی نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا ہے۔ اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا ہے تاکہ اپنی دی ہوئی نعمتوں کی شکر گزاری کے بارے میں وہ تمھاری آزمائش کرے۔ اے محمدؐ اتیرا اب جلد عذاب کرنے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے +

سورۃ اعراف

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اقصٰ - اے محمدؐ یہ کتاب (قرآن) تیری طرف اُماری گئی ہے کہ اُس کے ذریعے سے

لے بعض نے یہود و نصاریٰ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اُن میں بہت سے فرقے ہو گئے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دین میں نیکی باقوت کی فرض ہے ملامت کی کسی چیز کہ اس سے جدا جواز ہے پیدا ہوتے ہیں + ہر حال مسلمانوں کے لیے اہل سنت و باعت اہل صحیح اہل حدیث و اسنی فہم کا تقابل تھا کر کے جدا جدا فرقے قائم کرنا اس کتاب کے بموجب شبہ سے خالی نہیں ہے جو مسلمان وہی جو اپنے آپ کو محمدی کہتے ہیں۔ اللہ ان کے بیان کی نیکی دینے والوں کے ہر ایک کلمے کی نیکی دے گی کہ وہی کہہ رہے ہیں کہ اللہ کے فضل سے یہ ساری باتیں اللہ کے فضل سے ہیں۔ چنانچہ کسی سے عبادت و عبادت اور نہ صدق کی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ وہ اللہ کے فضل سے کہہ رہے ہیں۔ اللہ کا فضل کو ہر حال میں اُن کا فضل ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ اُن کو اللہ کا فضل ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ اُن کو اللہ کا فضل ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ اُن کو اللہ کا فضل ہے۔

نصیحت

تو کافروں کو ڈرائے اور ایمان والوں کو یہ نصیحت ہو۔ اس کتاب کی وجہ سے تجھے دل تنگ نہ ہونا چاہیے۔ لوگو! تمھارے رب نے یہ قرآن تم پر اتارا اور اس کی پیروی کرو۔ اُس کے سوا اپنے کا رسا رکھنے کی پیروی نہ کرو۔ تم لوگ غور کر سکتے ہو کہ کتنی بستیان ہم نے ہلاک کیں کہ اُن پر ہمارا عذاب راتوں رات یا دو پہر کو سوتے ہوئے پہونچا۔ پھر جب اُن پر ہمارا عذاب نازل ہوا تو اُن کے باشندوں کی پکار سوا اس کے نہ تھی کہ وہ کہنے لگے کہ ہم نے غلہ گھرا رکھا تھا۔ پھر ہر روز قیامت مَکمل الہم (امتون) اور پیغمبروں دونوں سے پوچھیں گے۔ پھر اُن پر اپنا علم ظاہر کریں گے کہ ہم غائب نہ تھے۔ اُس دن اعمال کا متنابر حق ہو۔ جن کے اعمال ٹھیک کا وزن بھاری ہوگا اُنھیں کا کھلا ہوگا اور جن کا وزن ہلکا ہوگا وہی اپنے حق میں نقصان کرنے والے ٹھہریں گے۔ اس لیے کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اُسے بنی آدم! ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی، ہوا اور اُس میں تمھارے لیے اسبابِ معیشت مہیا کیے ہیں۔ تم بہت کم فکرم کرتے ہو۔

قیامت

خلقت آدم

ہم نے حقین پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت بنائی۔ پھر فرشتوں کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا۔ سوا ابلیس کے سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔ اُس نے اُس سے پوچھا کہ میرے حکم کے بعد تجھے کس نے سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ وہ بولا: میں اس آدم سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اُسے خاک سے بنایا۔ اُس نے کہا: بہشت سے نیچے اترا، کہ بہشت میں رہ کر تجھے کب کر ناز نہ چاہیے۔ نکل تو بے خاک ذلیل ہو گا وہ بولا: لوگوں کے جی ٹھننے تک مجھے ملت دے گا۔ اُس نے کہا: تجھے ملت ہو گا ابلیس نے کہا: جیسا تو نے مجھے براہ کیا ہے۔ میں بھی بنی آدم کی ناک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا اور اُن کے پاس آگے اور پیچھے۔ اپنے اہلِ بائیں سے آؤں گا اور تو اُن میں سے اکثر لوگوں کو نکر گزار پائے گا۔ اُس نے کہا:

ابلیس

(تفسیر سورہ ۱۱۹) ہم نے یہ اللہ اس سورہ میں اعلان اور اُس کے تعلقات کا ذکر ہے اس میں صرف ایک آیت مدنی ہے زمین میں والوں کا ذکر ہے۔ اُس کا خیال نہ کرنا چاہیے جو مانگیں گے یہ کہ پاس لیے آری کہ تو لوگوں کو اس سے ڈرائے اور سونے اس سے نصیحت کی باتیں کیجیں۔ اللہ سب کو دان ہلا کی اللہ یعنی قیامت کے دن اللہ میں ہم امتون سے پوچھے گا کہ تجھے پیغمبروں کی نصیحت منکر کیا؟ اور پیغمبروں سے پوچھے گا کہ تم نے تبلیغ رسالت کس طرح کی؟ اللہ میں پوچھے گا کہ بعد میں نے بتائیں گے کہ ہم کو سب کچھ معلوم ہو گیا کہ ہم تو ہر وقت حاضر و ناظر تھے۔ اللہ میں تمھارے باپ آدم۔ اللہ سورہ ۲۰ بقہ ۲۰ رکوع ۲۰ اللہ یعنی شیطان الشیطان کو ہم کا گھبراہٹ کی باتوں سے خوف کر دے گا۔

درخت منوع

بہشت سے بد حال اور مردود ہو کر اعلیٰ آدمیوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے
 تو ہم تم سب سے دوزخ بھریں گے۔ اللہ نے پھر آدم سے کہا: اے آدم! ابنی بن
 کے ساتھ بہشت میں رہ اور تو دونوں جان سے چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے
 نزدیک نہ جانا ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ پھر ابلیس نے ان دونوں کو ان کی شرمگاہ میں جو
 اُن سے مخزنِ کینہ گول کر دکھانے کے لیے اُن کو بھلا یا۔ اور کہا: "تھارے پروردگار نے
 تم کو اس درخت سے صرف اس لیے منع کر دیا کہ کہیں تم دونوں فرشتے یا ہمیشہ کے لیے
 بہشت میں رہنے والے نہ ہو جاؤ۔" اور تم کہا کرتے ہو کہ: "میں تمھارا اخیر خواہ ہوں۔"
 اور فریب سے ان کو بھلا لیا۔ جب اُس درخت کا پھل اُن دونوں نے چکھا تو بے شرم گاہیں
 وہ دیکھنے لگے اور جنت کے پتوں سے اپنے جسم چھپانے لگے۔ اللہ نے ان سے پکار کر کہا کہ:
 "کیا تم نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور یہ زمین کہدیا تھا کہ شیطان تمھارا
 صریح دشمن ہے؟" وہ دونوں بولے: "اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر آپ مظلوم
 کیا ہے۔ اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر مہربانی نہ کی تو ہم ضرور خسارہ میں رہیں گے۔" اللہ
 نے کہا: "جیسے اترو۔" تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہو گا اور زمین پر تم کو ایک مدت
 تک رہنا اور فائدہ حاصل کرنا ہو گا۔ اللہ نے پھر کہا: زمین ہی میں تم لوگ زندگی بسر
 کرو گے اور وہیں مرو گے اور وہیں سے بروز قیامت نکالے جاؤ گے۔

سبح اے آدم کے لڑکوں! ہم نے تمھیں پوشاک دی ہے کہ وہ تمھاری شرمگاہ میں
 چھپائے۔ اور تمھاری زینت بڑھائے۔ اور برہنہ کاری کا لباس یہ سب سے بہتر چھپائے۔
 بھی اللہ کی قدرت کی نشانوں میں سے ہے تاکہ لوگ اس میں غور کریں۔ اے آدم کے
 لڑکوں! کہیں شیطان تمھیں نہ بھلائے جیسا کہ تمھارے مان باپ کو اس نے بہشت سے نکالا
 اُن کے کپڑے اتر دیا۔ تاکہ اُن کی شرمگاہیں انھیں دکھا دے۔ وہ اور اس کی اولاد
 تمھیں اس طرح دیکھتے ہیں کہ تم انھیں نہیں دیکھ سکتے جو ایمان نہیں لائے ہیں ہم نے
 شیطان کو ان کا دوست بنا دیا جو جب وہ کوئی عیب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا

اللہ میں جو ایمان تھا اور شیطان دوزخ میں ڈالے جائیگا۔ یہ سب کچھ اللہ نے اپنے بندوں سے
 پامال حالت میں جاوایا۔ دوسرے عقولوں میں انھوں نے زمین میں جلوہ جہان تمھاری اصل کو تبت
 تک پایا کہ موت کے آنے تک رہنا نہ گا۔

باب داد کو بھی کرتے ہوئے دیکھا ہو۔ اور اللہ نے ہم کو اسی کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اے محمدؐ
تو کہ: اللہ تعویب کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر بے جاٹے ہوئے چھوٹ بولتے ہو؟
اے محمدؐ تو کہ: میرا پروردگار تو انصاف کا حکم دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہر نماز کے وقت اللہ
کی طرف متوجہ ہو جائے اور خالص اُسی کی تاجدار ہی مد نظر رکھ کر اُسی کو پکارا کر وہی طرح
اُس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا تم دوبارہ بھی (پیدا) ہو گے۔ ایک گروہ کو اللہ نے راہ دکھائی
ہو اور ایک گروہ پر ظلمات غابت ہوئی ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر انھوں نے شیطانوں کو دوست
بنایا جو اور سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔ اے آدم کے لڑکوں! ہر نماز کے وقت اپنے کپڑے
پن لیا کر وارکھا دو۔ لیکن صرف بچانہ کر دنا اللہ صرف تمہارا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔
سبح اے محمدؐ تو ان لوگوں سے پوچھو: اللہ نے جو زینت اپنے بندوں کے لیے بنائی ہے
اور جو اچھے رزق اُس نے پیدا کیے ہیں کس نے اُن کو حرام کر دیا ہے؟ اے محمدؐ تو کہ: دنیا
کی زندگی میں جو ایمان لائے ہیں اُن کے لیے یہ نعمتیں قیامت کے دن نقص ہوں گی۔ سمجھا
لوگوں کے لیے ہم اسی طرح اپنے احکام مفصل بیان کرتے ہیں۔ اے محمدؐ تو ان لوگوں سے
کہ: میرے رب نے صرف تمہاری کے کاسوں کو وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں حرام کر دیا ہے۔
گناہ اور ناحق کی سرکشی کو بھی حرام کیا ہے اور یہ بھی حرام کر دیا ہے کہ کسی سند کے تم کسی کو
اقتال اور ادا اللہ کا شریک ٹھہراؤ اور جانے ہوئے اللہ کے حق میں جھوٹ کہو ہر ایک قوم کے سنے کا
ایک وقت ہے جب وہ وقت آگیا تو ہر ایک ساعت کے لیے بھی تائید و تقدیم نہو گی۔ اے
آدم کے لڑکوں! تمہارے پاس جب کبھی تم میں سے ہمارے پیغمبر آئیں اور ہمارے احکام تم کو
بڑھ کر سنائیں تو تم مان لیا کرو۔ جو لوگ دُورین گئے اور نیک عمل کریں گے اُن پر کچھ خوف
اور رنج نہ ہوگا۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو ٹھٹھلائیں گے اور اُن سے تکبر کریں گے وہی
دوزخی ہوں گے۔ اور وہی دوزخ میں بیستہ رہیں گے۔ جس نے اللہ پر جھوٹا نافر کیا
اسے قدر ہو کر ناپسند ہو گا۔ جو چیزیں شرعاً حلال ہیں اُن کو مکروہ جانا اچھا نہیں ہے۔ وہ دنیا میں
آرام کے اعتبار سے مومن اور کفار میں فرق نہیں ہے۔ فرق صرف بروز آخر ہوگا کہ مومن اللہ کے لطف
میں ہوں گے اور کفار عاقبت تکلیف میں ہوں گے۔ اللہ عمدہ کھلنے اور عمدہ پوشاک سے مسلمانوں کو آخرت میں
حاجت ہے۔ دنیا میں یہ نعمتیں مومنین اور کافران سب کے لیے ہیں۔ البتہ آخرت میں یہ نعمتیں مومنین کے ساتھ
مختص ہوں گی۔ اے محمدؐ یہ اہل حرام ہے کہ کبھی کبھی لوگ اُن کو کون کی دیکھا دیں یا اپنی حالت سے کسی کو کوئی
اللہ کا شریک ٹھہرا لیں۔ اے محمدؐ کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ کھڑک شریک ٹھہرا دے۔ ہر جگہ یہ کہ کوئی جو کہے گا تو
شریک ہی نہ ٹھہرے گا۔ نہ تری اور نزل کا وقت گھبراہٹ سے اور جینے کا

نہی وقت
اس میں
نہی وقت

نہی وقت

ان کے چہرے ہر وہن جلائی رہیں گی۔ اور یہ لوگ کہیں گے: ”سب قرآن پڑھ کر آئے ہیں۔“
 ہم کو اس نصبت کی راہ بتائی جو راستہ یہ راہ نہ جاتا تو ہم کو راہ نہ ملتی۔“ یہاں سے پروردگار
 کے رسول دین حق کے گمراہ کئے۔ ان سے بکار کر کہا جائے گا کہ: ”یہ تمہارے اعمال کا بدلہ
 ہو کہ تم جنت کے وارث ہوئے ہو۔“ جنت والے و ذریعہ سے بکار کر کہیں گے: ”ہم نے تو
 اپنے پروردگار کے واسطے کو بچایا۔ کیا تم نے بھی اپنے پروردگار کے واسطے کو بچایا؟“ وہ
 کہیں گے: ”ہاں“ یہ ایک بکارنے والا ان میں بکار کر کہے گا: ”ان ظالموں پر اللہ کی لعنت
 ہو جو اللہ کی راہ سے لوٹ کر آئے تھے۔“ نیز بھی راہ دھونڈتے تھے اور آخرت سے انکار
 کرتے تھے۔ جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک پر وہ ہوگا جس کا نام اعراف ہے اور اسی
 اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے۔ سب جنتیوں اور دوزخیوں کو ان کے جہروں سے پہچان لیتے
 اور جنتیوں سے کہ ابھی یہ دوزخ میں داخل نہ ہوئے ہوں گے۔ وہ امیدوار گھڑے
 ہوں گے۔ بکار کر کہیں گے: ”سلامتی ہو تم پر۔“ اور جب یہ اعراف والے دوزخیوں کی طرف
 دیکھیں گے تو کہیں گے: ”اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کا ساقی نہ بنانا۔“

پھر اعراف والے ان دوزخیوں کو بکار کر کہیں گے جن کو وہ میدان سے پہچانتے
 ہوں گے۔ یہ تم کو تمہاری جمعیت اور تمہارا لشکر کام نہ آیا؟ کیا (جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے)
 انہیں لوگوں کی نسبت تمہیں کھاتے تھے کہ ان پر اللہ کی رحمت نہ ہوگی؟“ پھر ان سے
 کہا جائے گا: ”جنت میں داخل ہوا جاؤ جہاں تم کو کچھ خوف اور وحشت نہ ہوگا۔“ دوزخ والے
 جنتیوں سے بھڑک کر کہیں گے: ”اللہ نے جو تم کو بانی اور ذوق دیا جو اس میں سے کچھ نہیں مٹی وہ
 تو وہ کہیں گے: ”کافروں پر جو سبھی اور کھیل اپنا دین سمجھتے تھے اور دنیاوی زندگی کے
 دعوے میں تھے بے شک یہ جہنم اللہ نے حرام کی ہیں۔“ اللہ کے گاہ: ”آج ہم ان کو اسی طرح

اہل عذاب

سزا فرمائیں گے۔“ یہی ہے ہم لعنت میں ہیں دے ہی کر بے طعن ہو؟ وہ جنت اور دوزخ کے
 میں ایک مقام اعراف نامی جو دونوں کے درمیان میں جاتی ہے۔ یہاں وہ مومن ہوں گے جن کی پہلی اور دوسری
 سزا ہو اور اسی جگہ وہ دونوں مقاموں کے بیچ میں رہیں گے اور ان کو سب سے کم ہونے والے ہوں گے
 ان کو کہیں ان میں اعراف نامی جنت میں جائیں گے۔ اللہ ان کو جو بھی چاہے۔ تمہاری نصبت اور تمہوں نے
 جو کیا۔ تمہارا لشکر کام نہ آیا؟ کیا (جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے) انہیں لوگوں کی نسبت
 تمہیں کھاتے تھے کہ ان پر اللہ کی رحمت نہ ہوگی؟“ پھر ان سے کہا جائے گا: ”جنت میں
 داخل ہوا جاؤ جہاں تم کو کچھ خوف اور وحشت نہ ہوگا۔“ دوزخ والے جنتیوں سے
 بھڑک کر کہیں گے: ”اللہ نے جو تم کو بانی اور ذوق دیا جو اس میں سے کچھ نہیں مٹی وہ
 تو وہ کہیں گے: ”کافروں پر جو سبھی اور کھیل اپنا دین سمجھتے تھے اور دنیاوی زندگی کے
 دعوے میں تھے بے شک یہ جہنم اللہ نے حرام کی ہیں۔“ اللہ کے گاہ: ”آج ہم ان کو اسی طرح

تھلا دین کے جس طرح یا اس دن کے پیش آنے کو بھولے ہوئے تھے اور ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے پھر اس میں شبہ نہیں کہ ہم نے ان کفار کو کاتب قرآن دیا ہو اور سمجھ بوجھ کر انہیں ہر طرح کی تفصیل کر دی ہو۔ مومنوں کے واسطے وہ ہدایت و رحمت ہو۔ کفار کیا اسی کا انتظار کرتے ہیں کہ جو کھلا ہو اور وہ موحی ہو اور جب ایسا ہو گا تو جو لوگ اسے پہلے سے بھولے ہوئے تھے وہ انکار کریں گے اور کہیں گے: بیشک ہمارے رسول برحق آئے تھے۔ آج کوئی سفارش کرنے والا ہو کہ ہماری سفارش کرے یا ہم بھی دنیا میں بھیجے جائیں اور جو ٹیم کر لے تھے وہ اس کے برخلاف اب اچھے کام کریں گا انھوں نے خود اپنا نقصان کیا۔ اور جو انکار پر دانا تھا وہ کرنے سے سب جاتی رہیں۔

لوگو! تمھارا رب اللہ ہی جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پھر ہر شے کی طرف متوجہ ہوا۔ وہی دن کو رات سے ڈھانک لیتا ہے جو اسے سرعت و صحت دیتی رہتی ہے۔ اسی نے سورج، چاند اور تاروں کو اپنے حکم کا تابع پیدا کیا ہے۔ لوگو! جان کھو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ بابرکت ہو اللہ جو پالنے والا ہے عالم کا۔ لوگو! اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارتے رہو۔ حد سے بڑھتے والو کو وہ پستہ نشین کرتا۔ ملک میں اصلاح ہونے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اور اللہ کو ڈراؤ تو قے سے بچا رہو۔ بیشک خلوص دیننے والوں سے اللہ کی رحمت قریب ہوتی ہے۔ وہی ہواؤں کو اپنی رحمت کا لوگو آگے

لے قرآن شریف میں سب بائیں سات درجہ ہیں اب کفار سے مانتے نہیں صرف مذکور کیا گیا ہے کہ ان کو وہی آیت پر آجائے گا اور اس وقت وہ بچ جائیں گے اور بچنا نہ کہ نہ آئے گا۔ اسی مضمون کی حدیثیں بھی ہیں۔ لیکن ان کی تعداد کہیں زیادہ نہیں ہوتی جو معرفت آفتاب کا وجود نہ تھا کہ وہ ہوا شمار ہوتا۔ مضمون نے لکھا ہے کہ اٹھلے کے دونوں برقیاس کر کے مقدار وقت کا تعین کیا گیا ہو۔ لیکن نے کہا ہے کہ قبل خلقت کے ایک ہزار برس کا ایک دن جتنا تھا ہر حال طرح غنیمت آدم پر سے بیان کرتے ہیں اس طرح اس پر بھی بیان کرتے ہیں کہ دونوں میں زمین و آسمان نے ایک دوسرے سے قیاس کیا ہو کہ خدا تعالیٰ ہوا اور خلق ہو گیا ہو۔ دونوں میں کون کون سے چیزیں ہیں۔ اور ان کا شمار ہو کہ ان کے کائنات رفتہ رفتہ وجود و حالت پر قابل بود و باشی قائم ہوئی اور ذات ہو کر ملک ہو گئے ہیں۔ پھر ان کے بعد آسمان کی خلقت کے مرتب ہونے پر ایک بڑی مدت تھی۔ لیکن اس موقع پر بیان کرنا کہ آسمان کی تخلیق کے بعد اللہ کے لیے حیران کیا نسبت نہیں جو وہ ہر جگہ ہو اور کہیں بھی نہیں ہے۔ لیکن اس موقع پر بیان کرنا کہ آسمان و زمین بنانے کے بعد اللہ سے سب سے اونچے عرش پر اپنی جگہ قرار دی ہے۔ حالانکہ وقت لوگ ہاتھ بھی دھو رہے ہیں۔ اسی کے بعد اس کو مانتا ہے کہ اللہ سب سے اعلیٰ ہے تو کہیں شے کے لیے سب سے اعلیٰ مقدر ہو گا۔ چنانچہ اللہ ہی رات کو ہوا و صبح میں رہتا ہے۔ زمین پر کہ ہوائے عرش چلتی ہے۔ زمین پر وہی ہے۔

قدیم
مفسر

اور آدمی ان کی ہنارت دینے کو بھیجتا ہے۔ بیان تک کہ جب ہوا میں ابرئیل کو اٹھاتی ہیں تو ہم اسے مٹی زمین کی طرح ہانکتے ہیں اور پھر اس سے پانی برساکر ہر قسم کے پھل اٹھا کر ہیں ہاں اسی طرح ہم دون کو بھی نکالیں گے تاکہ تم لوگ خود گردہ عمدہ زمین دہلی بستی میں اس کے پڑھ کا کے حکم سے پیدا اور بھی عمدہ ہوتی ہو اور ناقص زمین والی بستی میں پیداوار ناقص ہی پیدا ہوتی ہو اسی طرح ہم شکر گزاروں کے لئے اپنی قدرت کے دلائل طرح طرح سے بیان کرتے ہیں۔

۴۸۔ تم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف سے بغیر بنا کر بھیجا تو اس نے کہا: "لوگو! اللہ کی ہدایت کرو۔ اس کے سوا کوئی دوسرا معبود تھا را نہیں ہو۔ تمہارے لئے قیامت ایسے بڑے دن کے عذاب کا مجھے خوف ہے" اس کی قوم کے سرداروں نے کہا: "ہم تو تمہیں کو صریح گمراہہ پاتے ہیں" نوح نے جواب دیا: "لو! میں گمراہ نہیں ہوں بلکہ پروردگار عالم کا پیغامبر ہوں" اپنے پروردگار کے پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی بات جتنی میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے کیا تم کو یہ تعجب ہوا کہ تمہارے پروردگار کا ذکر تم ہی لوگوں سے ایک شخص کی معرفت تم تک اس لئے پہنچا ہے کہ وہ تم کو ڈرائے اور تم کو اور تاکہ اس طرح تم پر رحم کیا جائے پتہ لوگوں نے اسے جھٹلایا اور میں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو جو کشتی میں تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں ڈبو دیا وہ سب کفر کی وجہ سے اندھے ہو رہے تھے۔

۴۹۔ قوم عاد کی طرف سے ہم نے اس کے بھائی ہود کو بھیجا تھا۔ اس نے کہا: "لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تھا را کوئی دوسرا معبود نہیں ہو کیا تم ڈرتے نہیں؟" اس کی

معرفت ہو

۵۰۔ جس طرح خشک زمین سے پانی پا کر گناہی کسی طرح خشکے دن و رات جو کچھ ملے جس طرح باران رحمت کا اثر تمام مکیوں پر یکساں نہیں ہوتا اسی طرح قرآن سے مومن اور کافر کو یکساں فائدہ نہیں ہوتا ہے حضرت نوح حضرت آدم کے پوتے نہیں رہے ہیں تھے یہ اپنی قوم کی ہدایت کو سمجھتے ہوئے انھوں نے بہت نصیحتیں کیں کسی نے کچھ خیال نہ کیا کہ ناپاک لوگوں سے دنیا کا آباد رہنا ہی تعالیٰ کو تاں بندہ ہر سلاطین یا حضرت نوح کی تمام قوم غارت ہو گئی بہت نصیحت نوح نے اپنے لئے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے لئے کی تھیں اسے ایک کشتی تیار کی تھی اس کشتی کے ذریعے لوگ بچے۔ دیکھو! اسلام صحت مند ہے۔ قوم عاد وہ جن کا دال اور عاد وہ نہ عادل بن کے شلون پر رہتے تھے یہ لوگ بڑے فدا اور ذرا ہمت تھے اور جن کی بڑی قربانی کی تھی۔ ۵۱۔ بعد قوم نوح کے بنی نوح انسانی میں بھی زائد تر قابلِ فکارت اور گویا قوم نوح کے جانشین تھے ان میں بہت پرستی و عجلالت میں مبتلا ہوئے حضرت ہود پر ہجران کی ہدایت کے لیے مرس ہوئے حضرت ہود کو کہتے تھے کہ: "اور اللہ کو جو جنہیں تو عذاب کا نازل کرنا تو مجھے تو معلوم تھا کہ یہ عذاب کمان پر ہم دیکھیں" وہ عذاب ایک روز آئے گا جسے نہ تو ان کی ہود اور ان کے سب پیروں کے علاوہ اور سب پر ہود ہو گئے۔ مکانات منہدم ہو گئے اور لوگ رستے۔

قوم کے کان پر دارون نے کہا: ہم تو تجھے حاقیت میں گھرا ہوا پائے ہیں اور ہم گمان کہتے ہیں کہ تو جھوٹا ہے۔ ہونے کہا: بھائیو! میں احمق نہیں ہوں۔ بلکہ پروردگار عالم کا پیغمبر ہوں۔ اسے پروردگار کے احکام تم تک پہنچاتا ہوں اور تمہارا اسبابِ خیر خواہ ہوں کہ کیا تم کو یہ گیب ہو کہ تمہارے پروردگار کا ذکر تم ہی لوگوں میں سے ایک شخص کی معرفت تم تک اس لئے پہنچا ہے کہ وہ تمہیں ڈرائے؟ امد کا یہ احسان یاد کرو کہ قوم نوح کے بعد اُس نے نصیحتیں اُن کا جانشین بنایا اور تن و قوش کا پہلا و نصیحتیں زیادہ دیا کہ تم اللہ کی نصیحتیں یاد کرو تاکہ رشکاری پاؤ۔ انھوں نے کہا: کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم تمہارا اللہ کی پرستش کریں اور ہمارے آباء نصیحتیں پوجتے تھے ہم انھیں چھوڑ دیں؟ اگر تو سچا ہے تو ہم سے جس عذاب کا تو وعدہ کرتا ہے اُسے تو پورا کر دکھا۔ ہونے کہا: بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب اور غضب تم پر نازل ہوگا۔ کیا تم مجھ سے ان بتوں کے فرضی ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے آباء نے رکھے ہیں؟ اور اللہ نے ان کے لیے کوئی مدد نہیں تیار ہی کی۔ اچھا عذاب کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ بالآخر ہم نے ہود کو اور اُس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے پالیا اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ایمان لانے والے نہ تھے اُن کی جڑ کاٹ دی۔

حضرت

جمع قوم بنو نبط کی طرف ہم نے اُن کے نبی صالح کو بھیجا کہ صالح نے کہا: بھائیو! اللہ کی بندی کرو۔ اُس کے سوا تمہارا معبود کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تمہارے رب کی ایک دلیل واضح بھی تمہارے پاس آگئی ہے۔ تمہارے لیے یہ اللہ کی قیمتی مومن اور نبی ایک نشانی (سجڑہ) ہے۔ اسے تم چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ لیکن بُرائی کی نیت سے اسے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تم لوگ مددناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ تم اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ عادی کے بعد نصیحتیں اللہ نے زمین میں عادی کا جانشین کیا اور زمین میں تم کو اس طرح جگہ دی ہے کہ نرم زمین میں تم محل بناتے ہو اور پہاڑ تراش کر گھر بناتے ہو۔ اللہ کی یہ نصیحتیں یاد کرو اور ملک میں فساد

۱۵ خود ایک قوم مجاز میں تھی۔ وادی قریین یہ لوگ رہتے تھے اُن کی ہدایت کو حضرت علیؑ پیغمبر ہوا ہونے انھوں نے تم کو اسے سمجھو طلب کیا۔ ایک آدمی چار سے نعلی اس کے دو دھڑے نام گمان سے ہوجاتے تھے کہ کھانے اور پینے کو ملا وہ ان کی نافرمانیوں پر خدا نے عذاب نازل کیا۔ ان لوگوں کے مکانات بہت بڑے اور مضبوط تھے اور ان کے گھر دار تھا۔ اللہ کے حکم سے زلزلہ آیا۔ تمام مکانات سہم ہو گئے اور لوگ مر گئے۔

بھیلاتے نہ پھرو۔ اُس کی قوم کے متکبر سرداروں نے بن مکرور کو گون سے جوہن بھیجے تھے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے پروردگار کا بھیجا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا: بیشک تمہاری احوال پر ہم ایمان لائے ہیں۔ اُن متکبروں نے کہا: جس پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اُس سے انکار کرتے ہیں۔ پھر اُن لوگوں نے ناقہ کے پاتوں کاٹ ڈالے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے: "اے صالح! اگر کوئی غیر ہے تو وہ عذابِ لا جس سے تو ہم لوگوں کو ڈراتا ہے۔" اُس کے بعد ان پر زلزلہ آیا اور وہ اپنے گردن میں شے کے بیٹھے رہ گئے۔ پھر صلح نے اُن سے مسخ پھر اور کہا: لوگو! ہم نے اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا اور تمہاری غیر خواہی کی تھی لیکن تم غیر خواہوں کو دوست نہیں سمجھتے تھے؟ اُسے کھلا حالات لوٹا یاد کر جب اُس نے اپنی قوم سے کہا: "کیا تم ایسی بیانی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے جہان میں نہیں کی یعنی تم عورتوں کے سوا مردوں کی طرف بہت مائل ہوتے ہو؟ تم لوگ فضول کار ہو؟ اُس کی قوم نے اُس کے جواب میں یہی کہا: بھائیو! ان کو اپنی ہستی سے نکالو یہ لوگ بڑی پاک بائیتے ہیں۔ پھر ہم نے لوٹ کر اُس کے ساتھیوں کو بائشنا اُس کی عورت کے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں تھی بچا لیا اور پھر اُس قوم پر ہم نے تھوڑے دن کا میٹھ برسیا یہ دیکھو گنہگاروں کا انجام کیسا ہوا؟" **الح مدین** والوں کی طرف ہم نے اُن کے بھائی غیب کو بھیجا تھا۔ اُس نے کہا: "لوگو! اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ تمہارا رب کی طرف سے دلیل واضح تمہارے پاس آگئی ہے؟ قول اور ناپ کو پورا رکھو؟ آدمیوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور ملک میں بعد اصلاح کے فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم مومن ہو تو تمہارے لیے اس میں بھلائی ہو؟ تم براہوں پر اس لیے نہ بیٹھو کہ مومنوں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے اُن کو روکو اور اللہ کی راہ میں جی ڈھونڈو۔ یاد کرو کہ تم شمار میں قلیل تھے اور اُس نے تمہاری

حضرت

حضرت

لوٹ حضرت ابراہیم کے پیچھے تھے۔ ان کی امت بڑی گمراہ اور بہت تھی۔ مردوں سے وہ لوگ عورتوں کا کام لیتے تھے۔ ان پر میٹھ کا عذاب آیا۔ بانی آسمانِ برسا کہ یہ لوگ تباہ ہو گئے۔ اللہ کے ساتھ غیر بھی ہر سے تھے۔ **لوٹ** کی عورت مسلمانوں سے پیچھے رہ گئی اور کفار کے شریک ہوئی اس لیے عذاب میں وہ بھی مبتلا ہوئی۔ **شیع** شعیب پیغمبر مدین میں ہدایت کے واسطے مرسل ہوئے تھے۔ وہاں کے لوگ بہت پرست اور بدعنوان ہونے کے علاوہ بے ایمان اور غاباز بھی تھے۔ تاب اور تول میں لوگوں کو مناظر دیتے تھے۔ **یونس** یونس پیغمبر کے آنے کے بعد ملک کی اصلاح ہوئی۔ اب تم مہلت میں رہو۔

زمرہ

نسل بڑھ کر تم کو کثیر کر دیا اور دیکھو کہ مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔ اگر تم میں سے کچھ لوگ میری رسالت پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں تو اچھا صبر کرو کہ اللہ ہائے اور تمہارے درمیان میں فیصلہ کر دے وہ نہایت اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

نوان پارہ

اُس کی قوم کے مشکرسرداروں نے کہا: "اے شعیب! ہم تجھے اور قیرے ساتھ کے مؤمنوں کو اپنے گائون سے نکال دین گے۔" سنیں تو ہمارے مذہب کی طرف رجوع کر۔" شعیب نے کہا: "کیا ہم کو نفرت ہو جب بھی ایسا کریں؟" اللہ نے ہمیں تمہارے دین سے نجات دی۔ اور ہم پھر اُسی میں آئیں۔ تو گویا ہم اللہ پر جھوٹا فزاکرین۔ جب تک ہمارا روبرو دکان اللہ نہ چاہے۔ ہم تو تمہارے دین میں سنیں آسکتے۔ ہمارا رب ہر شے کو اپنے علم میں گھیرے ہوئے ہے۔ ہم کو اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر۔ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔" اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "اگر تم شعیب کی پیروی کرو گے تو خسارہ میں رہو گے۔" پھر ان پر زلزلہ آیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے بیٹھے رہ گئے۔ گویا شعیب کے جھٹلانے والے اُس بستی میں تھے ہی نہیں۔ شعیب کے جھٹلانے والے ہی برباد ہوئے۔ پھر شعیب نے اُسے اُٹھ پھیر لیا اور کہا: "لوگو! میں نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے تھے اور تمہیں نصیحت کر دی تھی۔ تو اب میں نہ ملنے والوں پر بیون افسوس کروں۔"

نہیں

۱۲۰ ہم نے بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ اُس کے رہنے والوں کو سخی اور تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ گمراہ آئیں۔ اور پھر ہم نے سخی کی جگہ انھیں آسانی دی سخی کو

۱۲۱ گزشتہ تو میں جو اپنے کفر اور ضلالت سے برباد ہوئے ان کی عزت اشارہ ہزد ۱۲۲ فیصلہ سے عذاب دنیا مراد ہوا فیصلہ آخرت مراد ہزد ۱۲۳ میں تمہارے دین سے بکو نفرت ہو جب بھی ہم اُس کو بشارت کریں ۱۲۴ حضرت شعیب کی امت پر عذاب زلزلہ کی صورت میں آیا ۱۲۵ اُنہی کی حضرت شعیب سے لوگ اُسے دور آج کوئی بھی نظر نہیں آتا تو گویا اُن سے اُسے والا کوئی تھا ہی نہیں ۱۲۶ عذاب آیا تو حضرت شعیب نے اُن سے گزارہ کیا اور کہا: "وہ کہ نصیحت تم نے سنیں مانی تو تمہیں تم سے کیا پھر دی گئی؟" ۱۲۷ قوی اصلاح زین ابند ۱۲۸ وقت ہوتی ہو پھر راست ہوتی ہو۔ کثرت راحت سے لوگ بھر گراہ ہو جاتے ہیں اور خدا کو بھول جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ ریح و راحت کا کون خیال کرے۔ تو بونامی رہتا ہے۔

خبر پتہ ہو کر اور کہنے لگے : ہمارے باپ دادا کو بھی یغیان اور راجین پہنچی تھیں۔ پھر ہم نے انھیں دفعہ پہلے لایا اور وہ بے خبر تھے : اگر بستی کے لوگ ایمان لاتے اور دوتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انھوں نے ہمارے پیغمبروں کو ٹھٹھلایا تو ہم نے ان کی شامت اعمال کی سزا دی : کیا بستی کے رہنے والے دُور سے نہیں۔ کہ وہ سوئے رہیں اور اُن پر رات کو ہمارا عذاب آجائے : کیا بستی کے رہنے والے خوف نہیں کرتے کہ وہ دن کو کھیلنے رہیں اور اُن پر ہمارا عذاب آجائے : کیا اللہ کے داؤن سے وہ نڈر ہو گئے ہیں : اللہ کے داؤن سے تو وہی نڈر رہتے ہیں جو ربا دہونے والے ہیں :

سبحان کیا ان لوگوں کو جو اہل زمین کے بعد زمین کے مالک ہوئے ہیں اتنی بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کے گناہوں کے بدلے اُن پر بھی مصیبتیں نازل کریں : ان کے دل پر ہم نمر کر دیتے ہیں تو یہ نصیحت کی باتیں نہیں سنتے : اُسے محمدؐ یہ جذباتیان ہیں جن کے حالات ہم سمجھ سکتے ہیں۔ ان کے پیغمبران کے پاس دلیلیں لائے تھے مگر یہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جسے وہ سنے ٹھٹھلا چکے ہوں تو اُس پر دلیلیں دیکھ کر پھر ایمان لائیں : اسی طرح اللہ کا فزون کے دل پر نمر کر دیتا ہے اُن میں سے اکثر وہ کہہ نہ سکتے تھے کہ جو پاپا اور اکثر وہ کہہ نہ سکتے تھے کہ جو پاپا : یا یہ پھر ان تمام پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ کو مجھے دے کر فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف بھیجا تھا پھر اُن معجزوں کے ساتھ اُن لوگوں نے گستاخانہ کیا : اُسے محمدؐ : تو دیکھ کہ ان مفسدون کا انجام کیا ہوا : موسیٰ نے کہا : افرعون ! میں پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ میرا فرض یہ کہ اللہ کی شان میں سچ ہی کہوں : تھا : رب کی طرف سے مجھے لیکر میں تھا : پاس آیا ہوں۔ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جلتے دو گئے فرعون نے کہا : اگر کوئی معجزہ تو لایا :

سبحان چاک مذاق جانے اور وہ کوئی تبریز نہ چاہا : کہیں : اللہ ہی لگے لوگ تو لے لے ہوئے (ص ۸۱) لے لے گئے ہیں) اب جو خود ہیں اُن سے کہا : تاہم اگر تم سے پہلے جیسا اور لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا : ساتھ نہیں کیا جاسکتا : اللہ شخص نظرۃ اللہ کو اٹھا جو نبی ہر ایک کی نظرت پرستی جو کہ وہ اللہ کو مانے گا : اسی اللہ کو ہوا۔ لیکن اگر اسباب اعلیٰ و اعلیٰ نے خود کر دیے ہیں : اللہ معین دو قیامتیں قیامی اور بنی اسرائیل : قوم قبیل سے فرعون بادشاہ مصر تھا اور بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے : بنی اسرائیل سے قبیل دیا : یہ بتاؤ کہ تھے جیسا کہ چاروں سے ہیں اور بھری ہندوستان میں تھے : بنی اسرائیل سے بھی اتر : ایک مرتبہ کسی قبیل نے کسی نبی بنی اسرائیل کے ساتھ سخت زیادتی کی۔ موسیٰ سے دیکھا گیا آپ نے قبیل کو مارا اور وہ اتھا قیر مگیا : آپ مصر سے بھاگ کر بنی شعیب بنیمہ کے پاس آئے اور یہاں سے واپس جاتے ہی تھے کہ پیغمبر علیؑ آپ نے فرعون سے درخواست کی کہ : تم ہماری قوم بنی اسرائیل کو آزاد کر کے ہمارے ساتھ کر دو : تاہم اُن سب کے ساتھ ٹھیک کر لیا : تاہم اللہ ہمیں ٹھٹھلا : فرعون نے اسے سطر زکریا اور محمدؐ شروع ہو گیا۔ دیکھو الاسلام ص ۱۳۵ فص ۴

اور تو سچا ہو تو لا دھکا۔ موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا اور وہ یکایک صریح اثر دیا نظر آیا۔ اور پھر اپنا ہاتھ نکالا تو یکایک وہ دھینے والوں کو روشن نظر آیا۔

فرعون کی قوم کے سرداروں نے آپس میں کہا۔ بے شک یہ ماہر جادوگر ہے، تم کو ہتھکڑیاں لگا کر اس سے یہ نکالنا چاہتا ہے۔ بتاؤ۔ تم لوگوں کی کیا مرضی ہو؟ وہ ان لوگوں نے فرعون سے کہا۔ اس کو اور اس کے بھائی کو اس وقت تالیے اور نصیبات میں ہر کار سے بھیجے کہ ماہر جادوگروں کو وہ آپ کے پاس بلا لائیں۔ فرعون کے پاس جادوگر آئے اور کہنے لگے۔ اگر ہم غالب رہیں تو ہمیں انعام ملنا چاہیے۔ فرعون نے کہا۔ ہاں بے شک۔ تم لوگ مقرب بارگاہ

ہو جاؤ گے۔ جادوگر ٹھکانے لگے۔ اور موسیٰ آیا تو تم ڈالو یا ہم ہی ڈالتے ہیں؟ موسیٰ نے کہا۔ تم ہی ڈالو۔ جب ان جادوگروں نے ڈالا۔ تو انھوں نے آدمیوں کی آنکھوں پر پتھر کر دیا اور سب کو خوف میں ڈال دیا۔ اور بہت برا جادو ظاہر کیا۔ ہم نے موسیٰ کے پاس حکم بھیجا کہ تو بھی اپنا عصا ڈال دے۔ ناگمان پھر وہ عصا نکلنے لگا ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو۔ غرض کہ امر حق ظاہر ہوا اور ان کا عمل باطل ہو گیا۔ وہ لوگ وہاں مغلوب ہوئے۔ اور ذلیل تھے۔ اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے۔ ہم پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہو ایمان لائے۔ فرعون نے کہا۔ قبل اس کے کہ میں تم کو حکم دوں تم موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔ یہ بے شک تم لوگوں کا مکر ہے کہ تم اس شہر میں مکر کر کے ایمان کے باشندے بنی اسرائیل کو نکال لیجانا چاہتے ہو۔ اچھا تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم نے کیا کیا ہے۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاتوں اٹے سیدھے لٹکوا کر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا۔ جادوگروں نے کہا۔ ہم کو اپنے رب کی طرف بھرجانا ہو۔ ہم میں تو نے یہی غیب پایا کہ ہم اپنے رب کے معجزوں پر جب وہ

۱۵ ہارون اپنے بھائی موسیٰ کی پیغمبری میں شریک تھے۔ ۱۶ حضرت موسیٰ کے پاس دو بھائی تھے ایک عصا موسیٰ جو اژدہا بن جاتا تھا دوسرا یہ بیٹا بنی آپ کی متعینی روشن رہتی تھی۔ ۱۷ جادوگروں نے اپنے اپنے سانپ زمین میں ڈالے جو اژدہ کی طرح لوگوں کو ڈرانے لگے۔ ۱۸ موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جو ان جادوگروں کے تمام سانپوں کو کھس گیا جادوگروں کے وجود سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ۱۹ رات نہ حال کی سجدہ کے مطابق جادوگر سریزم کے لفظ سے باسائی بھاگتے ہیں۔ ۲۰ جادوگر یہ حالت دیکھ کر فوراً موسیٰ پر ایمان لائے فرعون نے موسیٰ کے ساتھ جادوگروں پر بھی عتاب کیا اور کہا کہ تم لوگ سازش کر کے کئے تھے۔ ۲۱ جادوگروں نے جواب میں کہے تھے کہ اگر وہ ہمارے مسلمان ہونے سے تو جلتا ہو اور سازش کا ہم پر ہتھان لگتا ہے۔

ہمارے سامنے واقع ہوئے ایمان لائے + اے ہمارے پروردگار! ہم کو صبر عطا کر اور ہم کو
دنیا سے مسلمان اٹھا۔

۵۴ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا: ”کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو
چھوڑ دے گا کہ یہ لوگ ملک میں فساد پھیلائیں۔ موسیٰ تو تجھ سے اور تیرے بیٹوں سے
بہتر تہا کرتا ہو + فرعون نے کہا: ”ہم ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ
رہنے دیں گے۔ ہم ان سے زبردست ہیں“ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: ”اللہ سے مدد مانگو
اور صبر کرو + ملک تو اللہ کا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے وہ چاہتا ہو اس کا مالک بناتا ہو۔
اچھا انجام پر نیرگاروں ہی کا ہو گا۔ وہ لوگ کہنے لگے: ”آپ کے آگے کے پہلے اور آپ کے بعد
ہم کو تو اذیت ہی اذیت فرعون سے پہونچتی ہو“ موسیٰ نے کہا: ”وہ وقت قریب ہے کہ تمہارا رب
تمہارے دشمنوں کو ہلاک کرے اور ملک میں تمہیں ان کا جانشین بنائے اور پھر دیکھ کہ تم
کیسے عمل کرتے ہو“

۵۵ ہم نے فرعون والوں پر خشک سالی ڈالی اور ان کے میوؤں کو نقصان پہونچایا
تاکہ وہ لوگ تنہا ہوں + جب ان کو کوئی فائدہ پہونچتا تھا تو کہتے تھے یہ ہمارا حق ہو۔ اور
اگر ان کو کوئی بُرائی پہونچتی تھی تو اُسے وہ موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست سمجھتے تھے +
جان رکھو کہ ان کی نحوست اللہ کے بیان مقدر ہو چکی تھی۔ لیکن ان میں سے اکثر اسے جانتے
نہ تھے + وہ موسیٰ سے کہتے تھے: ”ہم پر عباد و کرنے کے لیے تو کوئی نشانی لائے جب بھی ہم تجھے
ایمان نہ لائیں گے + اس کے بعد ہم نے ان پر طوفان۔ مَکِّیَان۔ جو مین۔ مینڈکین اور خون
عُذْ اُجْدِ اِجْعَلْ جَعْلے بھیجے + انھوں نے تکبر کیا اور نافرمان تو وہ تھے ہی + جب ان پر عذاب آتا
تھا تو وہ کہتے تھے: ”اے موسیٰ! اپنے رب سے جیسا کہ اُس نے تجھ سے وعدہ قبول دعا کر رکھا
ہو ہمارے حق میں دعا کر اگر تو ہم سے غم اس سال دے گا تو ہم تجھ پر ضرور ایمان لائیں گے۔“

۵۶ فرعون کے مذہبیوں نے موسیٰ کے خلاف فرعون کو ابھارا + ۵۷ بنی اسرائیل کہنے لگے کہ ہم کو ہوشہ افوت
ہو رہی۔ موسیٰ کے بیٹے اور ان کے آگے کے بعد بھی ۵۸ موسیٰ کے آگے کے بعد قطیہ بنو نبط کی بیعتیں آئیں لیکن
تنہا نہیں ہوئے۔ وہ جیسوں کو حضرت موسیٰ کے تذکرے کی نحوست سمجھتے تھے اور جیسے عیسیٰ علی نبی تو کہتے تھے کہ یہ لوگوں کی کسی
سے بہتر نہایت ہی اچھا فیصلوں کے ثابت ہونے کے لیے طرح طرح کے عذاب آئے طوفان۔ مَکِّیَان۔ مینڈکین۔ جو مین۔ مینڈک اور خون ان کے تانگوں نے پیئے کی چیزوں میں اس کثرت سے ہوئے کہ وہ کچھ کھا پانی نہ پکے
تھے سخت بلا میں گرفتار تھے لیکن مدد کی وجہ سے ایمان نہ لائے تھے +

اور تیسرے ساتھ بنی اسرائیل کو رخصت کر دیں گے، تاکہ جب ہم اُن سے عذاب اٹھاتے تھے
ایک وقت خاص کے لیے جس تک اُن کو عذاب پہنچنا تھا تو وہ فوراً بدعہدی کرنے لگتے
تھے، پھر ہم نے اُن سے بدلہ لیا اور اُن کو دریا میں ڈبو دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو مٹھلاتے
تھے اور اُن سے بے پروائی کرتے تھے، اور اُن لوگوں کو جو گمراہ تھے جاتے تھے ہم نے اُس
ملک شام کے یورپ اور قبحم کا مالک کر دیا۔ جس میں ہم نے برکت دے رکھی تھی، وہ اُن کی
تیسرے رب کا وعدہ ایک بنی اسرائیل کے ساتھ تھا، یہ سبب اُن کے صبر کے پورا ہوا،
اور جو کچھ فرعون اور اُس کی قوم کے لوگ کرتے تھے اور جو بلند عارین وہ بناتے تھے
ہم نے سب برباد کر دیں، بنی اسرائیل کو ہم نے سندسے پا کر دیا تو وہ ایسی قوم کے پاس
آگے جو اپنے بتوں کو بوجھتے تھے، بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا کہ جیسے بُت ان کی عین
میں ویسے ہی ہمیں بنا دیجیے، تاکہ موسیٰ نے کہا: ”تم لوگ جاہل ہو، یہ لوگ جس دین میں
ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور اُن کے اعمال باطل ہیں“، موسیٰ نے یہ بھی کہا: ”کیا اللہ
کے سوا میں دوسرا سبوت تمہارے لیے لا دوں؟“۔ اللہ نے تو تم کو سب جہان کے لوگوں
پر نصیحت دی، لوگو! یاد کرو کہ ہم نے نجات دی تم کو فرعون و انون سے جو تم کو مری
تھیں، دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری خورتوں کو جینا چھوڑتے
تھے، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی، تاکہ
ہم نے موسیٰ سے تیس قانون کا وعدہ کیا اور پورا کیا، ہم نے اُن کو دس اور نیا کر

۱۰ زمین قبطیوں نے بنی اسرائیل سے زمینا چاہا، لوگ بھاگے اور قبطیوں نے تعاقب کیا، وہ اس سے
بنی اسرائیل پار ہو گئے، فرعون و انون نے بھی دیر سے جوڑ کرنا چاہا، لیکن یہاں میں سب فرق ہو گئے، اس
سفر اور شام وغیرہ زمین مصر پر بنی اسرائیل قانع ہوئے، ۵۰ فرعون کے تادم نشانات مٹ گئے، ۵۰ بنی اسرائیل
جب دوسری جگہ کے بت پرستوں کا طریقہ پسند کیا اور موسیٰ نے اُن کو نصیحت کی کہ ۵۵ فرعون کے شان
اٹھنے کے بعد بنی اسرائیل کے لیے ایک نیا بت قانون کی ضرورت ہوئی، جسے اللہ نے موسیٰ پر ایک مرتبہ ہمارا (۱۰) قانون کی طرح
دفعہ دے کر کہیں اُتارا، اور نام اس قانون کا تو یہ تھا کہ وہ ہر پر موسیٰ کو اپنے کا حکم ہوا۔ ۵۰ بنی اسرائیل
۵۰ موسیٰ نے روز رکھا بعد ۵۰ دن کے پہاڑ پر اُن کو نزدیک نفس سے دیکھا، یہاں پر اُن کی حالت
خدا رحمت پر غیر آخر الزمان کو حاصل ہوا، اس سے کچھ مختلف طریقہ، موسیٰ نے عالمی عین خدا کو دیکھنا چاہا، خدا
کہ جب تک تو عالم ناموساتی میں رہے دیکھ نہیں سکتا، اچھا یہاں کی طرف دیکھو اگر وہ شہادت تو تھی تو دیکھ سکتے، پھر
پر تھی ہوئی اور بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر گئے اور موسیٰ بدعہدی ہو گئے جب پوش میں آئے تو آیتوں کو چاہا

تب اُس کے رب کا وعدہ چاہئیں راؤن کا پورا ہوا۔ موسیٰ نے (کوہ طور پر جاتے ہوئے) اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تو میری قوم میں میرا جانشین ہو کر اصلاحِ حال کرنا اور مقصدِ ان کی راہ پر نہ چلنا۔ جب موسیٰ ہمارے وعدہ کے مطابق (کوہ طور پر) آیا اور اُس کے پروردگار یعنی میں نے اُس سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا یہ اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا دے کہ میں تجھے دیکھ سکوں، اللہ نے کہا یہ تو مجھے ہرگز دیکھ نہ سکے گا۔ لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ پر بٹھرا ہوا تو مجھے دیکھ سکے گا۔ جب اُس کے پروردگار نے پہاڑ پر تھکی کی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ میسوس ہو کر گر پڑا جب ہوش میں آیا تو لاہو اللہ تبارک و تعالیٰ ذاتِ پاک سے۔ میں تیری طرف تو بہ کرتا ہوں اور میں سب کے پہلے بیان لانے والا ہوں پھر اللہ نے کہا وہ اے موسیٰ! میں نے تجھے اپنی رسالت اور ہم کلامی کی وجہ سے اور لوگوں پر امتیاز دیا ہے میں نے جو تجھے رسالت اور توحید دی ہے اور شکر گزار ہوئے ہم نے موسیٰ کے لیے توحید کی تختیوں پر ہر طرح کی نصیحت اور ہر طرح کی تفصیل لکھ دی تھی۔ میں نے اُس سے کہا کہ یہ کتاب منبہ و پاکیزہ اور اپنی قوم سے کہہ کہ ابھی ابھی باتیں جو اس میں ہیں وہ نیا کریم اور اُن کو سمجھا دے کہ ہم عنقریب تم لوگوں کو نافرمانوں کے گھر بھی دکھا دیں گے کہ کس طرح اُجڑتے ہیں جب لوگ ناحق زمین میں تلک کرتے ہیں اُن کو اپنی آیتوں سے برگشتہ دیکھیں گے کیلک نشانیاں دیکھیں جب بھی ایات نہ لائیں اور گمراہ راست دیکھیں جب بھی اُسے اختیار نہ کریں۔ اُن گمراہی کی راہ دیکھیں تو اُسے اختیار کریں۔ یہ اس لیے ہے کہ یہ لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور اُس سے غافل ہیں۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کے ملنے کو جھوٹ جانا اُن کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ وہ جیسا عمل کرتے رہیں گے ویسا ہی بدلہ پائیں گے۔

نزلت توحید

وہ موسیٰ کی قوم نے موسیٰ کے بعد اپنے زیورون سے ایک پتھر کے پتلا بنایا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی۔ کیا اُن کو یہ بھی نہ سوجھا کہ وہ پتھر اُن سے کچھ بولتا نہ تھا اور نہ اُن کی

نزلت

ملہ میں تیرے دیکھنے کی خواہش سے تو بہ کرتا ہوں اور اب میں خوب سمجھ گیا کہ دنیا میں جھکو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ یہ توحید کہ ۱۴ توحید کے مطابق تم لوگ چلو۔ اور ہر کار بند ہو کہ وہ ابھی باقی ہیں لدنوا کی سے ہو کہ بُری باتوں کو نہ جلیسے۔ ایمان وہی لائے ہیں جن کی قسمت میں سعادت ہو۔ ۱۵ موسیٰ طور پر تھے کہ اس امت میں بس گمراہوں نے سونے کا پتھر بنایا اور اُنکی بہت شرمندہ کردی۔ دیکھو سورہ قمر۔ ۱۶

رہنمائی کرتا تھا۔ انھوں نے اسے اپنا مسعود ٹھہرایا اور حکم کیا کہ جب وہ تادم ہوئے اور سیکھے کہ ہم بہت گئے تھے تو کہنے لگے یہ ہمارا رب گم پر رحم نہ کرے گا اور ہم کو تھمتے لگاتو ہم خراب ہون گے بلکہ جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج سے بھرا ہوا واپس آیا تو اسے کہنے لگا: تم نے میرے بعد کیا بُری نیابت کی ہو۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم کا انتظار نہ کیا اور جبلت کی؟ یہ کہنے موسیٰ نے توریت کی تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی ہارون کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور ہارون نے کہا: بھائی! لوگ مجھے کمزور سمجھے اور نزدیک تھا کہ وہ مجھے مار ڈالیں۔ پھر برہنہ کی کا موقع آپ دشمنوں کو نہ دیجئے اور نگارون میں مجھے شامل نہ کیجئے۔ موسیٰ نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور اپنی رحمت میں ہمیں داخل کر کہ تو سب سے بڑا رحم والا ہو۔

۱۹ اللہ نے موسیٰ سے کہا: جنھوں نے پچھلے کو مسعود قرار دیا جو اُن پر مغرب اُن کے پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہوگا۔ اور دنیا کی زندگی میں اُن کو ذلت پہنچے گی، اس طرح ہم انہیں کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں، جنھوں نے میرے کام کیے اور پھر اُس کے بعد توبہ کر ڈالی اور ایمان لائے تو میرا رب اسے موسیٰ کے بعد توبہ کے سچے والا قرار دیا جو جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو موسیٰ نے توریت کی تختیوں کو اکٹھا کیا اور توریت کے نسخے اُن لوگوں کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھے، پھر موسیٰ نے ہماری وعدہ گاہ پر لانے کے لیے اپنی قوم کے ستر آدمی چنے، جب اُن پر نازلہ آیا۔ تو موسیٰ نے کہا: اے میرے پروردگار! اگر تو چاہتا تو اُن کو اور جھکوا تو پہلے ہی ہلاک کر دیتا، ہم میں سے احمقوں نے جو کچھ کیا۔ اُس کی بادشاہت میں کیا تو ہم کو ہلاک کرے گا؟ یہ سب میرے کرتے ہیں، ان سے توبہ چاہے مگر ابھی میں چھوڑ دے اور جسے چاہے راہِ راست بتائے، تو ہمارا کارساز ہو۔ ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر کہ تو سب سے بہتر شخصے والا ہو، اس دنیا میں اور آخرت میں بھی ہمارے لیے نیکی لکھ دے۔ ہم تیری طرف رجوع ہوئے، اللہ نے کہا: میں جسے چاہتا ہوں اپنے عذاب

دوبارہ
کو دہرایا
حضرت
موسیٰ علیہ السلام

سے بھی غصہ میں حضرت موسیٰ کو توریت کا خیال دیا۔ بلکہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اُن ہی لوگوں کو توریت سنائے جیسا کہ اُن کا ارادہ تھا اُنھیں ایک دوسرا ہی مرحلہ طرزا بڑا، موسیٰ جب طرہ پر پھر گئے تو ستر آدمی اور ساتھ لیتے گئے، ان لوگوں نے وہی خواہش ظاہر کی جو موسیٰ نے کسی وقت ظاہر کی تھی یعنی وہ بدو و نادانہ لفظوں کرنے کی خواہش ظاہر کی، ستر آدمی نازل آیا حضرت موسیٰ سمجھ گئے کہ یہ وہی باری ہوا کہ جسے اللہ نے اُنھیں کی وجہ سے سب پر اب نہ بھیجے۔

اُن میں شرہ تھے انھوں نے اُس نفل کو بدل دیا جو انھیں سکھایا گیا تھا۔ پھر ہم نے اُن کی نافرمانی کے بدلے اُن پر آسمان سے عذاب بھیجا۔

اسے عمران تو بنی اسرائیل سے اُس سبق کا حال تو بوجھ جو دریا کے کنارے واقع تھی۔

اور ہمان پر اُن کے آباؤ اجداد کے حکم میں تاجاؤ کرتے تھے کہ جب اُن کا سپر ہوتا تو پھیلان پانی کے اور کھلے آئین اور اُن کا سپر نہ ہوتا تو نہ آئین۔ اسی طرح ہم اُن فاسقوں کو مبتلا سے

آزمائش رکھتے تھے۔ یاد کر جب اُن میں سے چند لوگوں نے دوسروں سے جو شکار سے منی کرتے تھے کیا تم کیوں اُن لوگوں کو نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تبارک کرتا یا اُن پر سخت عذاب

نازل کرنا چاہتا ہو؟ اُنھوں نے جواب میں کیا اس لیے کہ ہر وردگار کے پاس مجھے عذر کا

موقع رہے اور شاید باز آئیں۔ جب اُن نافرمانوں نے نصیحتیں جو اُن کوئی گئی تھیں صلاہین

تو بڑے کام سے جو لوگ نصیحت کرتے تھے اُن کو تو ہم نے بچا لیا اور گنگا رن کو اُن کے منی کی وجہ

سے عذاب سخت میں مبتلا کیا۔ جب ممنوعات سے وہ باز نہ آئے تو ہم نے اُن سے کیا ذلیل بنا

ہو جاؤ۔ اُسے عمران یاد کر جب انھوں نے بنی اسرائیل کو خبردار کر دیا تھا کہ قیامت نیک وہ

اُن پر ایسے حاکم مسلط کرے گا جو اُن کو بڑی مار دیتے رہیں گے۔ اُسے عمران تیرا پروردگار جلد

سزا دیتا جو اور بخشش اور مہربانی بھی رکھتا ہو۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ملک میں گروہ گروہ کر کے

متفرق کر دیا۔ اُن میں بعض نیک تھے اور بعض نیک نہیں تھے۔ ہم نے اُن کو لغتوں

سے اور مشقتوں سے دو لون طرح آزمایا تاکہ وہ رجوع ہوں۔ پھر اُن کے بعد ایسے منافقین

لوگ اگر کتاب کے وارث ہوئے کہ اس اونی زندگی کے اسباب کو وہ اختیار کر لیتے ہیں اور کہتے

ہیں کہ ہماری بخشش تو ہو ہی جائے گی اور اگر ویسا ہی دینا وی اسباب اُن کے پاس اور

آجائے تو اُن سے بھی لے لیں۔ کیا ان لوگوں سے وہ حمد نہیں لیا گیا تھا جو کتاب تورت میں

۱۵ داؤد نبی کی اسے میں ایک قوم کے لئے ادا تھی سب کے دن اُن کو کھرا کا کھنڈا دیا کہ اسے چلے اور کھلے جو

سب کو زبردستی تھی کہ وہ کھلے کھاتے خورے اور کچھ ملک نصیحت پر آدا دے اور بنی سب تھے کہ نہ فرنگ نہ کرتے اور نہ

دوسروں کو نصیحت کرتے تھے۔ آخر میں عذاب نازل ہوا اُن لوگوں کی جنہیں ہم نے کھلیا اور تیران کے بندہ ہوئے

۱۶ آخر میں کے جنہیں ہم یودی منسوب کرے تو پھر اُن کو ایک ملک بنیہ بنیہ ۱۷ اجابت پر برسر کرتے ہیں اور جہان میں حکم

ہم ۱۸ انقلاب دینا بھی ادا دیتا جو ممکن اُن پر اسکا بھی افرنا ۱۹ سوداں مرزا کا نہ کرے کہ نہ کرنا غفلت

مالک تورت ہوے ہیں تو اعلیٰ مع سے اُن کی خاطر اسب مذکی غرض سے تورت کو بدل داتے ہیں اور اسکا بھی جب

فائدہ دیکھیں گے تو بدتے ہیں گے

پائے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے تو وہی گمراہی میں رہے + ہم نے دوزخ کے واسطے
 مرث سے عین اور آدمی پیدا کر رکھے ہیں۔ اُن کے دل تو ہیں لیکن وہ اُن سے مجھے کا کام نہیں
 لیتے۔ اُن کے آنکھیں بھی ہیں لیکن وہ اُن سے دیکھتے نہیں۔ اُن کے کان ہیں لیکن وہ اُن سے
 سنتے نہیں۔ وہ لوگ جو یا یون کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو
 دین سے غافل ہیں + اللہ کے سب اچھے نام ہیں۔ اُن سے اُتے بکار و اور جو بگ اس کے ناموں
 میں بھی کرتے ہیں اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دے + حضرت یسٰیؑ اپنے لیے کام لے رہا ہیں گے۔
 ہماری مخلوقات میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ یہی راہ بتاتے ہیں اور اُنھی کے مطابق چلا اٹھان سکتے ہیں
 ۴۳ جو لوگ ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اُن کو ہم آہستہ آہستہ جہنم کی طرف اس طرح بھیجیں گے
 کہ اُنھیں خبر بھی نہ ہوگی + میں اُن کو ہلکتا بھی دیکھتا ہوں گا + میرا دُعا اُن کے لیے ہے کہ وہ تو صریح
 اُن لوگوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ ان کا صاحب (محمدؐ) مجنوں تو نہیں ہے + وہ تو صریح
 دُراستے والا ہے + کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام پر نگاہ نہیں کی؟ اور اللہ
 نے جو کچھ پیدا کر رکھا ہے اُسے بھی نہیں دیکھا؟ کیا یہ بھی نہیں سوچا کہ شاید اُن کی موت
 قریب آگئی ہو؟ + اب اس کے بعد وہ کونسی بات ہو جسے منکر یا ایمان لائیں گے؟ + اللہ
 جسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے پھر اُسے کوئی بھی راہ بتا نہیں سکتا + اللہ ہی نے ان کو فریاد
 شرارت میں مبتلا کر رکھا ہے + اُسے چھوڑ کر رکھا ہے + اُسے چھوڑ کر رکھا ہے + اُسے چھوڑ کر رکھا ہے +
 ہوگی؟ + تو کہہ یہ اُس کا علم میرے رب ہی کو ہے۔ اُس کے وقت پر وہی اُسے ظاہر کرے گا +
 زمین اور آسمانوں میں وہ ایک بھاری بات ہے۔ تم پر وہ نالگمان آئے گی نہ تجھ سے لوگ
 اس طرح سوال کرتے ہیں گویا تو اُس کو جانتا ہے؟ + تو کہہ یہ اُس کی خبر نہ ہے + لیکن اکثر
 لوگ نہیں سمجھتے + اُسے چھوڑ کر رکھا ہے + اُسے چھوڑ کر رکھا ہے + اُسے چھوڑ کر رکھا ہے +
 لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے + اگر عین عیب دان ہوتا تو بہت سا فائدہ دے دیتا اور جسے کبھی
 کو زندہ نہ ہوتا + میں تو ایمان لائے والوں کے لیے صرف دُراستے والا اور غنی بنانے والا ہوں +
 ۴۴ لوگو! اسی اللہ نے تم کو فطرت سے پیدا کیا اور اُس کی جنس کا پس کا جوڑا بنایا
 کہ وہ اُس کے ساتھ آرام کرے + جب مرد و عورت کے ساتھ نکلے کر رہا ہے تو عورت کو حمل خفیف

۱۳۹ سزا + اُن میں سے جو مرد و عورت ساتھ ساتھ ہو کر رہا ہے وہ اللہ کے فضل سے ہے + وہ اللہ کے فضل سے ہے + وہ اللہ کے فضل سے ہے +
 سزا + اُن میں سے جو مرد و عورت ساتھ ساتھ ہو کر رہا ہے وہ اللہ کے فضل سے ہے + وہ اللہ کے فضل سے ہے + وہ اللہ کے فضل سے ہے +

ظاہر ہوتا ہے اور وہ اس محل کو لیے ہوئے پہنچ جاتی ہے، جب عورت کو محل سے نکال دیا جائے تو وہ دونوں
 انہیں کو پکارتے ہیں کہ پروردگار! اگر تو ہمیں یہ دیکھ دے گا تو ضرور ہم تیرے منکر کریں گے۔
 جب انہیں پورا پورا پتہ چلا تو وہ اس چیز میں جو ان کو دیکھائی دی انہیں کا شریک ٹھہرائے
 ہیں، ان کے شریک سے انہیں بہت پرتر ہو گیا وہ ایسوں کو انہیں کا شریک ٹھہراتے ہیں جو پیدا
 نہیں کر سکتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں، نہ اپنے ماننے والوں کی وہ مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود
 اپنی مدد کر سکتے ہیں، اگر تم بت پرستوں کو راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی
 نہ کریں گے، تم ان کو پکارو یا نہ پکارو تمہارے لیے دونوں باتیں برابر ہیں، شرک کہتے تم
 انہیں کے سوا جلاتے ہو وہ بھی مثل تمہارے بندے ہیں تم انہیں پکارو۔ اگر تم سب سے ہو تو وہ
 تمہاری فریاد کو نہ سمجھیں گے، کیا ان کے پاس چلنے کے لیے پاؤں، بڑھنے کے لیے ہاتھ، دیکھنے
 کے لیے آنکھیں، سننے کے لیے کان ہیں؟ اسے عقلاً تو ان مشرکوں سے کہہ دو تم جنہیں شریک
 ٹھہراتے ہو ان کو بلاؤ اور پھر میرے ساتھ برائی کرو اور مجھے ہمت نہ دو، میرا کارساز وہی ہے
 اللہ ہے جس نے یہ کتاب (قرآن) اتاری ہے اور وہی تنگ بندوں کی حمایت کرتا ہے، یہ جو ان
 کو تم انہیں کے سوا پکارتے ہو۔ ان کو یہ استطاعت نہیں کہ تمہاری مدد کریں یا خود اپنی مدد کریں
 اگر تم بت پرستوں کو راہ راست کی طرف بلاؤ گے تو وہ نہ سنیں گے، اسے مخاطب، تو ان کو
 اپنی طرف مائل ہوا دیکھتا ہے۔ لیکن وہ دیکھتے نہیں ہیں، اسے عقلاً سمجھانے کا خواہر ہو اور
 تنگ کام کا حکم کر اور جاہلین سے کنارہ کش رہو، اگر کبھی تجھے انتقام کے لیے دوسرے شیطان
 ابھارے تو تو اللہ سے پناہ مانگ، وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے، پر ہرگز گاروں پر جب شیطان کا
 دوسرے پڑتا ہے تو وہ شہتہ ہو جاتے ہیں اور گویا راہ صواب دیکھنے لگتے ہیں۔ اور جو شیطان
 کے بھائی ہیں ان کو شاپیلین لڑائی میں بھیجے جاتے ہیں۔ پھر کسی نہیں کرتے، اسے عقلاً جیسے
 یا تو کوئی آیت نہیں لانا۔ تو کہتے ہیں تو خود کیوں نہیں مڑو گیتا، تو کہہ دو میرے

اللہ بھلے، پورا پورا ہے کہ جنہوں نے یہ فرزند تنگ لڑ بھرا کیا ہے، اللہ اولاد کے ساتھ میں تو جات
 اور شریک جو جی جاتے ہیں، اللہ جان مشرکوں اور کافروں کی جو قوتی کا شریک ہے اور نیز پیغمبر خدا کو راست پر
 قائم ہے اور کافروں سے ڈرنے کی حاجت ہے، اللہ بت پرست مشرکوں کے لایق نہیں ہیں جیروں دیکھنے پر لیکن
 ان میں ان کو تو ان کو نظر نہیں آتا۔ اور نہ یہ کلمات ان سے بھی نہ ہتے، تو ان کا کام ہے کہ ہاں ہاں کہہ دے
 اور نہ یہ کلمات ان سے بھی نہ ہتے، تو ان کا کام ہے کہ ہاں ہاں کہہ دے
 اور نہ یہ کلمات ان سے بھی نہ ہتے، تو ان کا کام ہے کہ ہاں ہاں کہہ دے

رب کی طرف سے جو وحی آئی جو میں اسی کا اہل کرتا ہوں۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی باتیں ہیں اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہو۔ لوگو! جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سناؤ اور خاموش رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے محمد! اپنے رب کو اپنے ہی میں پڑھو اگر۔ ذکر اہم دیکھی آواز سے صبح اور شام یاد کرو اور غافل نہ رہو جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ اُس کی عبادت سے سر تابی نہیں کرتے۔ اسی پانچ بات کو یاد کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں +

سورہ انفال

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر

اے محمد! مجاہدین اسلام تمہارے مال غنیمت کے احکام پوچھتے ہیں + تو کہہ "مال غنیمت اللہ اور اللہ کے رسول کا جو اللہ سے دُرو اور آپس کے معاملات میں ٹھیک رہو + اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو + مومن تو وہی ہیں جن کے دل اللہ کے ذکر سے مَد جاتے ہیں اور اللہ کی آیتیں اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان بڑھ جاتے ہیں اور اپنے یورو و گاہر پر وہ بھروسہ کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور ہاری دی ہوئی روزی کو خرچ کرتے ہیں + بس یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کو پورا گوارے پاس اُن کے لیے درجے ہیں۔ مغفرت ہو اور عزت کی روزی ہو + اے محمد! جس طرح حق (ہجاد)

سورہ انفال کا ترجمہ سورہ فاتحہ پڑھنے کو اسی بات سے ملے یعنی اللہ کرتے ہیں اور بعض اہل کفر میں کہ ان نازوں سے یہ کہتے ہیں کہ میں نہیں ہو سکتا میں انہم ہر سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا سورہ کے لیے جلا ضرور نہیں ہو سکتا سورہ کے گناہ اور اچھا ہے سورہ بعض مفسر "خشتہ پاس ہیں" کی جگہ "خدا رسیدہ" ترجمہ کرتے ہیں اور "مستجاب" کی جگہ "بڑا" رکھتے ہیں + اس حالت میں معنی یہ ہوتا ہے کہ خدا رسیدہ لوگ عبادت پر کبر نہیں کرتے + سورہ انفال یعنی مال غنیمت اس سورہ میں تقسیم مال غنیمت کے احکامات ہیں + وہ وہ بدر کے بعد کہتے ہیں کہ وہ وہ بدر کے لیے دیکھتا تاریخ الاسلام میں ثانی ص ۱۰۷ + سورہ انفال میں غنیمت میں کچھ بتا کر ہے۔ ارشاد ہوا کہ تم کو یہ بتا کر ہے جو مال غنیمت خدا کا جو تم کو اپنی کے صلہ میں جنت کی جگہ + جب وہ لوگ ان کا سونے کو لے لیا ہو کہ مجاہدون کو چار حصہ مال کا دیرا جتنے مہیا کر کے مذکور ہے + یعنی مسلمانوں نے جہلم گھر سے لے کر انصاریا تک کسی ملک تقسیم مال غنیمت میں حصہ لیا کرتے ہیں اور بعضوں نے تقسیم مال غنیمت کے متعلق یہ آیت نہیں لکھی کہ اور اس میں ان میں حصہ ہوتا ہو + اور انہم جو حق انجام دے لیے تھے تو اسے دینے سے گریز نہ کیا اور مومنوں کو ان کے بارے سے یہ نہ بتا کر تھا۔ اسی میں وہ یہ جہاد کے نام سے نہ لکھا کہ کچھ مسلمان

کے لیے بھگو تیرے رب نے تیرے گھر سے ٹھیک نکالا تھا اور مومنوں کا ایک گروہ اسے پیغمبر
 کرتا تھا۔ اسی طرح امر حق ظاہر ہونے کے بعد بھی وہ حق بات (یعنی تقسیم مال غنیمت) میں ٹھوسے
 ہون لڑتے ہیں گویا وہ دیکھ رہے ہیں کہ موت کی طرف چلائے جاتے ہیں + مسلمانو! یہ وہ وقت
 تھا کہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ مشرکین مکہ کی دو جامعوں (قافلہ تجارت یا لشکر قریش)
 میں سے ایک تمھارے لیے ہو۔ تم چاہتے تھے کہ جس میں لڑنے والے نہ ہوں وہ (یعنی قافلہ تجارت)
 تم کو ملے اور اللہ کی مرضی یہ تھی کہ وہ اپنے حکم سے دین حق قائم کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ
 دے۔ تاکہ حق ثابت ہو اور ناق باطل ہو۔ گویہ کافروں کو بڑا لگے + اُس وقت تم نے اپنے رب
 سے فریاد کی تو اُس نے تمھاری دعا قبول کر لی اور کہا یہ میں لگاتار ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد
 کروں گا + اللہ نے یہ محض تمھارے خوش کرنے کے لیے اور تمھارے قلوب مطمئن کرنے کے لیے کیا
 ورنہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہو + اللہ نے شک زدور اور حکمت والا ہو +

سج اس وقت اپنی طرف سے تم مسلمانوں کی تسکین کے لیے تم پر اللہ نے اونگھ طاری کی تھی۔
 اور تم پر آسمان سے پانی برسایا تھا کہ تم کو اُس کے ذریعہ سے پاک کرے۔ شیطانی نجاست تم سے
 دور کرے۔ تمھارے دل مضبوط کر دے۔ اور اسی پانی کے ذریعہ سے تمھارے قدم جمائے رکھے +
 اسے مُؤْمِن اس وقت اللہ فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ یہ میں تمھارے ساتھ ہوں مومنوں کو
 تم ثابت قدم رکھو۔ میں غریب کافروں کے دلوں میں خوف ڈال دیتا ہوں۔ (بھان کی گردنوں پر
 مارو اور ان کی بوجھ پور کاٹو۔ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی جڑ کاٹ

(الحق حاشیہ نمبر ۱۴۱) حق ایسی جگہ کے اختیار کرنے میں مجھ سے ہون لڑتے ہیں + ۱۴۱ جنگ بدر میں آنحضرت نے اللہ کے حکم سے مومنوں کو
 مطلع کر دیا تھا کہ قافلہ تجارت قریش یا لشکر کربان دوزین سے ایک کا مال مزد غنیمت میں لے گا وہ لوگوں کو پنجاب ہونا اپنا معلوم تھا لیکن یہ
 خیال ہو کہ قافلہ کا مقابلہ ہوتا تو مال بے قیمت تھا جو بالکل کہتمی رہتی تھا اور مصیبت لڑی رہتی کہ لشکر کربان سے مقابلہ ہو کر خیر حاصل
 ہوئی تو شریک اسلام بڑھ جائے گی + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی نمبر ۱۴۱ جنگ بدر میں آنحضرت انصرت کی دعا مانگتے
 تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی نمبر ۱۴۱ + ۱۴۱ جنگ بدر میں ایک خلیفہ نیک مسلمانوں پر
 طاری ہو گئی تھی جس سے بالکل ٹکان جاتی رہی اور پھر وہ خوب لڑے + ۱۴۱ نیند میں اکثر مسلمانوں کو قحطام
 ہو گیا تھا۔ ان کے شانے کے لیے پانی برسا اور پانی برسا اس لیے بھی مفید ہوا کہ مسلمان ریتیں زمین میں تھے پانی
 برسنے سے مٹی سخت ہو گئی جس سے دڑنے میں ان کو آسانی ہوئے گی اور کفار ایسی زمین میں تھے جہاں پانی
 برسنے سے پتھر پیدا ہوئی اور کافروں کو لڑنے میں دقت ہوئی + ۱۴۱ لڑائی کے وقت دو ان گھات سے چھوڑا
 چلانے کی طرف اشارہ ہو +

اور آدمی کے طلب کے درمیان حاصل رہتا ہو اور اُسی کے پاس تم حاضر کیے جاؤ گے۔ اُس سے بلا سے
دُور رہو جو مخصوص تنوگی انھیں لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے سر تابی کرتے ہیں۔ اور جانے
رہو کہ اللہ نے شک سخت عذاب کرنے والا ہو، یا ذکر وجہ تم مسلمان ملک میں تھوڑے تھے
اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔ تم دُور سے تھے کہ لوگ انھیں اچک نہ لیا جائیں۔ پھر اللہ نے تم کو مدینہ میں
جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو قوت دی۔ اور ابھی ابھی چیزیں تھیں کھانے کو دین تاکہ تم
شکر گزاری کرو، مومنو تم اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو۔ اور نہ جان بوجھ کر آپس کی امانتوں
میں خیانت کرو۔ اور جانے رہو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد فتنہ ہیں۔ اللہ ہی وہ ہے جس کے
پاس بڑا ثواب ہو۔

ع مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں وہ بشارت کرے گا۔ تمہاری بڑیاں تم سے دور کر دے گا۔ تم کو بخشے گا۔ اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اے محمدؐ! کافروں نے تیرے ساتھ دلوں کر کے چاہا کہ تجھے مجھوس۔ مقتول یا جلا وطن کریں، وہ داؤن کر رہے تھے کہ اللہ نے بھی داؤن کیا، وہ سب سے اچھا داؤن کرنے والا ہے۔ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ کہتے تھے وہ ان ہم نے سنا۔ ہم چاہیں تو ایسا ہی قرآن خود کہ لین فیہ تو صرف انگوں کے قصبے ہیں، اے محمدؐ! وہ وقت یاد کر کہ جب وہ کفار کہتے تھے مدیا اللہ اگر یہ (قرآن) تیرے پاس سے برحق آیا تو ہم یہ آسمان سے پتھر پر سایا دینا عذاب ہم پر نازل کر، اے محمدؐ! اللہ انبیا

[illegible]

نہیں تو کہ تو ان میں سے جو کہ اپنے رب سے ڈرتا ہے اور وہ ان پر عذاب کرے۔ اور ان کے پاس نہیں ہے کہ بعض لوگ
خوش ہو سکیں۔ اور ان کے پاس نہیں ہے کہ وہ ان کے پاس سے روکتے ہیں حالانکہ یہ اس کے متولی نہیں
ہیں۔ اس کے متولی تو متقی لوگ ہیں لیکن اکثر کفار اسے نہیں سمجھتے کہ کفار کی نافرمانی کیسے
پاس میں نہیں ہے کہ وہ سیماں دستہ ہیں اور تالیان بجاتے ہیں۔ اسے کافر و اب اپنے کفر کے
بجائے عذاب کیجئے۔ کفار ان کی راہ سے لوگوں کو روکنے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ وہ
مال خرچ تو کریں گے لیکن بچتا میں گے بھر مغلوب بھی ہوں گے۔ کفار دوزخ کی طرف ہانکتے
ہو جائیں گے۔ تاکہ ان کے پاس طرح ناپاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے جدا کرے۔ اور ناپاک لوگوں کو
ایک دوسرے پر رکھ کر سب کو دھیر کرے اور پھر دوزخ میں ڈال دے۔ نقصان پہلے سے
نہی لوگ ہیں۔

۵۷ اے محمد! تو کافروں سے کہدے کہ "اگر وہ باز آئیں گے تو ان کی گذشتہ خطائیں
معاف کر دی جائیں گی اور اگر پھر وہی کریں گے تو ان کوں کی روش پر چلی ہو۔ ان کا بھی وہی
انجام ہوگا جو ان کا ہوا۔ مسلمانو! تم کافروں سے رشتے رہو یہاں تک کہ قہر باقی نہ رہے اور
دین کی انتہا نہ ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو ان کے اعمال دیکھنے والا ہے اور اگر وہ
نہ آئیں۔ تو مسلمانو! تم یہاں لو کہ بے شک انہی کا حکم ہو۔ وہ کیا خوب حکم ہو اور کیا خوب
مددگار ہو۔

دسواں پارہ

اور جان رکھو کہ مال غنیمت میں پانچواں حصہ اللہ کا۔ رسول کا۔ رسول کے خزانہ دار کا۔
کا۔ یہیوں کا۔ نوابوں کا اور مسافروں کا ہو۔ اور تھیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر تم اللہ
پر ایمان رکھتے ہو اور اس میں مدد پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے کے لئے رکھا ہے۔ یہ فیصلہ
لے لے کر رکھنے کا ہے جو اب تھا کہ جب تم اسی قوم میں ہو اور اپنی قوم کے لیے وہ استغفار کرتا ہو تو عذاب
کو نہ پہنچاؤں۔ یہی اللہ کا رسول ہے۔ رسول کی جوت اس آیت میں خطاب کرتا ہو۔ اور بعضوں کے نزدیک ہے تو
میں کافر نہیں کہ وہ عذاب آگئے اور پھر یہ بھی کہ جب تک حکم میں ہیں تو عذاب دینے کا ہر وقت
میں ملتا ہے۔ دستور یہ کہ غاص اور باقی شایعہ جانتے ہیں۔ یہ ان کے لئے ہے کہ ان کے لئے ہے کہ ان کے لئے ہے
کی جاتی ہو۔

کے دن جنگ بدر میں نازل کی تھی جب کہ دونوں لشکر کھٹے ہوئے تھے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے یہ وہ وقت تھا کہ تم اس سرے پر تھے اور کینا اس سرے پر تھے اور قافلہ تم سے پچھتے کی طرف تھا، اگر تم وقت جنگ مقرر کر رکھتے تو وقت میں ضرور اختلاف پڑتا۔ لیکن اچانک اللہ نے مقابلہ کرادیا کہ جو اللہ کو کرنا تھا وہ کر دکھائے تاکہ بے مزاجی وہ حجت تمام ہونے کے بعد مرے اور جسے زندہ رہتا ہو وہ حجت تمام ہونے کے بعد زندہ رہے، اللہ بے شک سنتا اور جانتا ہے، اے محمدؐ اسی وقت کا یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے تجھے خواہش میں کفار حقوڑے دکھائے تھے۔ اگر وہ زیادہ دکھاتا تو تم مسلمان ہمت ہار جاتے اور لڑائی کے بارے میں باہم جھگڑنے لگتے۔ لیکن اللہ نے تمہیں بچایا وہ بے شک خیالات دلی سے واقف ہے، اور جب تم ایک دوسرے سے بھرپورے کفار کو کفار ہی آنکھوں میں اُس نے حقوڑا دکھایا اور تمہیں بھی ان کی آنکھوں میں حقوڑا دکھایا تاکہ اللہ کو جو کچھ کرنا تھا اُسے پورا کر دکھائے، تمام کاموں کا مدار اللہ ہی پر ٹھہرتا ہے۔

پہلے مومنوں کو کسی فوج کا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ تم ہمت ہار دو گے اور تمہاری جوا کھڑ جائے گی یعنی تمہاری دولت و قوت ہاتی رہے گی۔ اور ہر کدھیکل اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، تم اُن لوگوں (کمدوالوں) کی طرح نہ ہو جاؤ جو اترتے ہوئے لوگوں کے دکھانے کے لیے اپنے گھروں سے نکلے تھے۔ اللہ کی راہ سے روکتے تھے، اللہ سے اُن کے اعمال مخفی نہیں تھے، اُس وقت شیطان نے اُن کافروں کے حرکات اُن کو عمدہ کر دکھائے اور کہا کہ کج کوئی آدمی ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے۔ میں تمہارا پشت و پناہ ہوں، پھر جب دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا۔ تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولا۔ ”میں تم سے کوئی سروکار نہیں رکھتا۔“

سے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۱۱، ۱۱۲ میں اس لیے حقوڑا دکھایا کہ تمہاری ہمت بڑھے اور تمہیں بے حقوڑا دکھایا کہ وہ جہاں نہ جاہل نہ جاہل نہ تو شکار گرا تمہارے ہاتھ سے نکل جاتا اور غلبہ اسلام کی یہ صورت قائم نہ ہوتی، ۱۱۳ میں جب بدر مسلمانوں سے کہا گیا کہ فتح کے لمحہ میں اطاعت رسولؐ سے غرت نہ ہونا اور نہ باہمی بغض میں فرق آئے دنیا ہے اور ہرچیز ہی کہا گیا کہ کبھی وہ مسلمان جس غرور اور غرت سے آئے تھے ظاہر ہے۔ گوشہ نشینوں میں شکست دی کہ اگر وہ نصرت حاصل کرنا چاہتے، ۱۱۴ میں حضورؐ نے کہا ہے کہ اگر تم ایک نامی کافر جنگ میں ہوں گے اور اسکی صورت میں شیطان فوج کے ساتھ تھا اور یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ شیطان سے وہ نفسِ شیطانی ہے جو برے کام کے وقت موجود رہتا ہے۔

میں وہ کو دیکھ رہا ہوں جو تعین نظر نہیں آتی۔ میں اشر سے ڈرتا ہوں + اشر کی بارگاہی گت

کے

مع یہ وہ وقت تھا کہ منافق اور مریض القلب کہتے تھے کہ "ان مسلمانوں کو ان کے دین

نے ضرور کر دیا ہو" + اشر جو ہمیں دسار کھتا ہے وہ قوی دل ہو ہی جاتا ہے بے شک اشر زبردست

حکمت والا ہے + اسے چھڑکا کر خود دیکھتا۔ جب کفار کی رو میں فرشتے قبض کر لے تھے۔ ان کے

سنہوں اور بیٹھوں پر مارتے تھے اور کہتے تھے "نذاب دوزخ کے مرنے بلکہ یہ تمہارے لیے کی

سزا ہے" + اشر اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا + کافر و انصاری بھی وہی گت ہوئی جیسی مسلمان

فرعون والوں اور ان کے قابل والوں کی ہوئی + اشر کی آیتوں سے انھوں نے انکار کیا تو

اشر نے انھیں اُنکے گناہوں کے بدلے مار ڈالا + اشر بے شک زبردست سزا دہاں کی ہر

سخت ہے + یہ اس لیے ہوا کہ اشر جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے اسے رد و بدل نہیں کرتا جب تک

وہ قوم آپ ہی اپنی صلاحیت نہ بدل ڈالے۔ اشر سب کچھ مٹاتا اور جانتا ہے + کا خواہتا ہے جی

وہی گت ہوئی جیسی گت فرعون والوں اور ان کے قابل والوں کی ہوئی۔ انھوں نے اپنے

بروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انھیں بسبب ان کے گناہوں کے ہلاک کیا۔ اور فرعون والوں

کو ہم نے ڈبو دیا۔ کہ یہ سب سرکش تھے + اشر کے نزدیک کفار بدترین حیوانات ہیں وہ کسی طرح

ایمان لانے والے نہیں ہیں + اسے چھڑکا جن سے تو نے معاہدہ صلہ کیا ہے وہ اپنے معاہدہ کو برابر

توڑتے ہیں اور ڈرتے نہیں ہیں + اگر وہ لڑائی میں مجاہدین تو ان پر سختی کر کے ان کے درمیان

سے ان کے مددگاروں کو منتشر کرتا کہ وہ اس طرح سوچیں + اگر کسی قوم سے مجھے فریب کا خوف

ہو تو میں کوئی سداوت تو بھی عہد توڑ ڈال + اشر دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا

۱۵۰ فرعون کی مدد مسلمانوں کی طرف یا تمہارے شکست کے لیے + ۱۵۱ وہ لوگ جن کے دلوں میں کفر اور

غنا ہے جیسے جنگ ۱۵۲ میں میں طرح غلات اشد کفار کہ کو فریت ہوئی اسی طرح فرعون کی جماعت گرا ڈالتا ہ

ہوئی تھی + ۱۵۳ کیسا سچا قول ہے کہ جیسی پر ادبار آتا ہے تو پہلے اُس کی عقل اسی جاتی ہے + کفار کہ اور فرعونوں

و فرعون کی تباہی کا سبب یہ تھا کہ ان میں صلاحیت باقی نہیں رہی تھی + ۱۵۴ ان پر عہد دینا پر ایسی سختی کر کہ دوسرے

جوانوں کے مددگار ہونے والے ہوں تعین جہودین + ۱۵۵ مدینہ کے اطراف کی قوموں نے آنحضرت سے معاہدہ

صلح دیکھ دی کیا تمہارے اس پر قائم نہیں رہتے تھے + ان کے ساتھ بدمدی کرنے کی اجازت ہاں مخطو ہو گیا کہ بدمدی

بن سداوت چاہتے ہیں کھٹے بدمدی کا ہو تو اولاً فریق مقابل کو اطلاع دینا چاہیے کہ ہم تم سے بدگمان نہیں اب

عہد دیا ان کو تھے جن

آپ بچ

ع کفار یہ نہ سمجھیں کہ وہ نکل گئے گوہ ہرگز ہم کو ہر انہیں کہتے + مسلمانوں! جان ملک ممکن ہوئی
وقت سے اور گھوڑوں کے باندھنے سے کافروں کے مقابلہ کے لیے ساز و سامان مہیا رکھو۔ طرح
تر اندک دشمن۔ اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر اپنی دعا کا بھائے رکھو گے +
تم ان دوسروں کو نہیں جانتے۔ اللہ تو ان کو جانتا ہے + اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے
اُس کا ثواب پورے گا۔ تمہاری حق تلفی نہ ہوگی + اے محمد! اگر کفار صلح کے لیے بھیجیں تو تو بھی
بھیج اور اللہ پر مہر و سار رکھ + وہ سب کچھ سننا اور جانتا ہے + اور اگر وہ تجھ سے دعا کرنا چاہیں
تو اللہ تیرے لیے کافی ہے + اُسی اللہ نے اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے تجھے قوت دی ہے۔ اور
مسلمانوں میں اُلھت قلبی پیدا کی ہے + تمام دنیا کے خزانے تو خرچ کرتا جب بھی اُلھت قلبی تو
پیدا کر سکتا۔ مگر وہ اللہ ہی تھا جس نے اُن لوگوں میں اُلھت پیدا کی ہے نیک و دہرہ رست
صاحب تیسرے ہے +

مسلمانوں
الفاق

ع اے نبی! تجھے اللہ اور مومنین جو تیرے تابع ہیں بہت ہیں + اے نبی! تو مومنین کو
طرائی پر آمادہ کر + تم مسلمانوں میں سے اگر بیس بھی ثابت قدم رہیں گے تو وہ دونوں کافروں
پر غالب آئیں گے اور تم مسلمانوں میں سے اگر سو رہیں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آئیں گے
اے نبی! کہ یہ لوگ کفار اجر عاقبت نہیں سمجھتے + مسلمانو! اب اللہ نے تخفیف کر دی۔ اُس نے دیکھا کہ
تم میں کمزوری بھجوا دی اگر تم میں سے ایک سو ثابت قدم رہیں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے
اور اگر تم میں ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اللہ صابرون
کے ساتھ ہے + نبی کے پاس اُس وقت تک قیدیوں کا رہنا مناسب نہیں ہے جب تک کہ ملک
میں ابھی طرح خونریزی نہ کرے + تم دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا ثواب دیتا ہے +

ایک سلاطین
دعائے
کویت

ایک سلمان
دو کافروں
پر بہت ہے

قیدیان
۴

۱۵ مذہب بدست جو کفار کی کھیل گئے تھے اُن کی طرف اشارہ ہو کہ وہ پھر گرفتار ہوں گے + ۱۶ سہا بہا ملہ زندگی
رکتی کی تکیہ اس سے ظاہر ہے ۱۷ دوسروں سے مراد منافقین ہیں اور بعض یہود بنو قریظہ اور کفار عارس و غنمہ
سمجھتے ہیں ۱۸ گوشتہ آیت کے اعتبار سے آنحضرت نے حضرت حمزہ کو قیس آدھ میوں کے ساتھ ابو جہل کے قاتل پر چھاپا
میں میں سو آدمی تھے اصحاب اس قتل پر مضطرب ہوئے اس لیے یہ آیت اُتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع
ثانی ص ۱۶۷ ۱۹ اعتبار جنگ بدر کے وقت کثرت رست سے جب قیدی چھوڑے گئے تھے اس وقت یہ آیت اُتری تھی کہ ذہیر کچھ لوگ
ظلمی ہوئے ہیں ہر حالت کا ایک متفقہ ہوتا ہے جو حالت کفار کی ظنی اُس کے لحاظ سے قیدیان بدر کو تین گروہی مناسب تھا
اُن سے یہ امید رکھنا کہ اب وہ نہ لڑیں گے ظلمی قبی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۶۷ ۲۰ جنگ خندق میں ان لوگوں نے پھر
مسلمانوں پر حملہ کیا اور کثرت عرصہ کیا دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۶۷

اور اللہ نبردست کلیم ہو + اور اگر اللہ کا حکم تحریر ہی پہلے سے نہ ہوتا تو جو قوم نے فدیہ میں لیا
ان کے بدلہ میں تم پر عذاب عظیم ہوتا + مال غنیمت جو تم نے پایا + جو اُسے حلال پاک کچھ کرکھا + اور
اللہ سے ڈرتے رہو + وہ ہے ملک مغنور و رحیم ہو +

وہ اسے نبی! جو قیدی تم مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں ان کو تو سمجھا دے کہ "اگر اللہ تمہارے قلوب میں خیر (ایمان) پاتے گا تو جو کچھ تم سے چھینا گیا ہو اُس سے بہتر تم کو دے گا اور تمہارے قصور معاف کرے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر اور اسے بخلا اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ دغا کار اور ادھر رکھیں گے تو اس سے پہلے بھی یہ اللہ سے دغا کر چکے ہیں اور اُسی کی منزل میں ان کو اُس نے گرفتار کر دیا ہے۔ اللہ واقف حال اور صاحب تدبیر ہے ایمان لانے والے

وراثت من المهاجرين
والانصار

ہجرت کرنے والے۔ اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔ ان صحابین کو جگہ دینے والے اور ان کی مدد کرنے والے۔ یہی لوگ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جن مومنوں نے ہجرت نہیں کی جو تم مسلمانوں کو ان کی وارثت سے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں اگر دین میں وہ تم سے طالب مدد ہوں تو تم کو ان کی مدد کرنا لازم ہے۔ مگر اس قوم کے مقابلہ میں نہیں جن سے تم سے عہد صلہ ہوا اللہ تمہارے اعمال دیکھتا ہے کہ تم ایک دوسرے کے وارث ہیں + تم اگر اس پر عمل کر دے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا + جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے ہجرت کی ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کیے ہیں۔ اور جن کو لوگوں نے صحابین کو جگہ دی ہے اور ان کی مدد کی ہے یہی لوگ اپنے مومن ہیں + ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے + اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے ہجرت کی ہے اور تم مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کیے ہیں وہ بھی تم میں داخل ہیں + اور ان میں سے رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ ترحق دار ہیں + بے شک اللہ ہر شے کے مصالح جانتا ہے +

سورۃ توبہ
(مدنی)

اعلان خب
بقابلہ مختار

ع جن مشرکوں سے تم مسلمانوں نے صلح کے عہد و پیمان کیے تھے اب اللہ اور اس کا رسول

۱۵۰ فی اہل بدر کشتی ہونا یقینی نہ ہوتا ۱۵۱ جان لایت کا ترجمہ وراثت اور ولی کا ترجمہ ارشاد کیا گیا کہ بعض بیعت وراثت اور وراثت کے
درو اور درو کا ترجمہ ہے۔ اس کے بعد کہیں میں حکم ہو گیا تو ان کے وراثت عامر سلطانوں جاری ہو اور کیونکہ سورہ احزاب ۳۳ کو یہ ہے ۱۵۲ اس کے بعد

اُن سے بیزار ہو + اے مشرک! چار مہینے ملک میں بھر لو اور سمجھے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے
 اللہ کا فرون کو رسوا کرے گا + اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب سے تمام آدمیوں کی طرف سے ابر
 کے دن اعلان عام ہو کہ اللہ اور اُس کا رسول مشرکوں سے بری ہو + اے مشرک! تم تو یہ کہو کہ تو
 تمھارے حق میں اچھا ہو اور اگر تمھیں پھیر دے تو سمجھے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے + اے محمد
 تو کافروں کو دردناک عذاب کی بشارت دے + ہاں وہ مشرکین جن کے ساتھ تم مسلمانوں
 نے عہد صلح کیا تھا اور پھر انھوں نے کچھ عہد شکنی نہ کی اور نہ کسی کو تمھارے مقابلہ میں مدد دی + اُنکے
 ساتھ مدت محدود تک تم عہد بر قائم رہو + بد عہدی سے بچنے والوں کو اللہ بے شک پسند کرتا ہو +
 جب اہ ہلے حرام ختم ہو جائیں تو جہان باؤ مشرکین کو قتل کرو - اُن کو بکرو - گھیرو اور اُن کی تاک
 میں کیٹنگا ہوں میں بیٹھو پھر اگر وہ لوگ تو یہ کریں - ناز پر تھیں زکوٰۃ دین - تو اُن سے تعرض نہ کرو
 اللہ بے شک غفور و رحیم ہو + اے محمد! اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے - تو اُس کو یہاں تک پناہ
 دے - کہ وہ کلام اللہ سن لے - پھر اُس کے جاے امن میں اُسے پہنچا دے + اس لیے کہ یہ لوگ
 موقت اسلام سے واقف نہیں ہیں +

سبح اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کا معاہدہ کیونکر معتبر ہو سکتا ہو؟ - لیکن وہ لوگ
 جن سے تم نے مسجد حرام کے قریب عہد کیے تھے جب تک وہ تم سے عہد میں ہیں تم بھی اُن سے سیدھے

کہا کہ
 یہ جہان

(مترجمہ: سورہ ۹: ۱۰) نام سورہ توبہ اور اسے سورہ برات بھی کہتے ہیں + قرآن بنا کر سننے کے وقت یہ چند آیتیں متفرق پر چون پڑھیں تو یہ
 مستقل سورہ کہ نورت میں یقین اور نہ پہلوم ہو + فقہا کس سورہ کی یہ آیتیں ہیں + اعتبار منہم سورہ انفال کہتے ہیں + آیتیں بھی کہی
 آئیں - لیکن ہم اللہ تعالیٰ میں یقین لگا لیا کہ کوئی کوشش طے نہ ہو کہ کوئی مستقل سورہ نہ تھا + بلکہ فتح مکہ کے بعد پہلی مرتبہ جو کور صدیق کی سیادت میں
 آج کرنا تو مسلمان مدینہ سے پہنچے تھے + اُسے اقبل + اُسے بعد ہی یا بیت اتری تو اسے پھر مکہ لے کر یہ حضرت علیؓ کی قیادت ہوئے + آپ نے اس
 حج میں مشرکوں سے نہ اس کا چار مہینے پہلی سال کسی میں تدارک شریک ہو تو آئندہ مشرکوں کو شریعت میں نہ رہے گی + بلکہ اگر سے راہ دوم
 ہو دوم خود ہندوستان میں بھی اگر اسے نہ ہیں تو تیرہ دن دانے ہو اسکی اصلیت کہ کچھ میں اپنی نہیں جاتی + مشرکین بہت اور یہ سیدھے
 کے ساتھ حج پر غیر کرتے تھے آخرت نے اعلان کر دیا کہ اگر آؤ مشرکین + ذریعہ چلے یعنی جو نہیں کہنے جو ساتھ صلہ ہوا تھا اسی
 مدت میں تو بھی جاتی تھے اور کوئی یہی دانتے ہوئی تھی + اُن سے جو یہ نفقہ و کراہت چاہے اس سے صوم جو کہ ہمدی کسی سے عقاب نہیں جائز نہیں
 ہوئے + جب یہ دیکھ - ذی الحجہ + حرم ان چار مہینوں میں اُن کے دس سفر نہ تھا + اس سفر کا کھانا رکھا گیا + ۵۰۰ تدارک زکوٰۃ سے راہی ہو کہ وہی مال
 خیرے احکام قرآن میں انکی پابندی نظر کریں یہ نہیں کہ تھیں بلکہ ہر حکم مسلمانوں کو دیا دینا چاہیں + مسلمانوں کو بے وجہ کفر + کفر سے
 کمال دیا تھا + یہ وجہ کفر کا تھا کہ کفر ہو تو پھر اس وقت جو رہی جاری کیا گیا + دیکھو تاہم الاسلام میں ذی الحجہ ۱۰ + ۵۰ کوئی مشرک
 اسلام کی حقیقت نہ آدرا اُس پر فوراً کسی ملت جاے تو ملت دینا جائے + ۵۰ مع حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کے ہم عہد بنی
 پر جو خواہش کی حمایت میں قریش نے ملا لیا تو مسلمانوں کو قریش سے لڑنا جائز ہو گیا + اسی مجاز کی طرٹ پر

اشارہ ہو

بے شک اللہ بہترین گزاردن کو دوست رکھتا ہے + مشرکوں کا عہد کیونکر لائق اعتبار ہو سکتا ہے؟
 اگر یہ تم پر غالب ہوتے ہیں تو تمھارے قرابت و عہدی پر دانہیں کرتے۔ اپنی زبانی باتوں سے
 یہ تمھیں خوش کر دیتے ہیں اور ان کے دل پھرتے رہتے ہیں۔ ان میں اکثر فاسق ہیں + اور جو
 آیات الہی مائل تھیں قبول کر کے اللہ کی راہ سے روکتے ہیں + انکے اعمال بُرے ہیں + تمہیں کی
 قرابت اور عہد کا یہ پاس نہیں کرتے اور یہی لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں + یہ ان کے لوگ
 توبہ کر کے نماز پر عین زکوٰۃ دین تو تمھارے دینی بھائی ہو جائیں گے + دانہیں دین کے لیے ہم
 صاف صاف اپنی آیتیں سناتے ہیں + عہد کے بعد اگر یہ لوگ اپنی تسخیر توڑتے ہیں اور تمھارے
 دین میں ظلم کرتے ہیں تو ان سرداران کفر سے لڑو۔ ان کی تسخیر قابل اعتبار نہیں ہیں تاکہ
 اس طرح یہ باز آئیں + مسلمان کیا تم اُس قوم سے نہ لڑو گے جس نے اپنا عہد توڑ ڈالا؟ رسول
 کے نکلنے کا قصد انھوں نے کیا اور ابتدا انھیں کی طرف سے ہوئی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟
 تم مومن ہو تو اللہ کا یہ حق ہو کہ تم اللہ سے زیادہ ڈرو + تم ان کفار سے لڑو۔ تمھارے ہاتھوں
 سے اللہ انھیں سزا دے گا۔ رسوا کرے گا۔ اُن پر یقین فتح دے کر مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا
 اور مومنوں کے دلوں کا غصہ دور کرے گا + اللہ جسے چاہے تو یقین توبہ دے اللہ واقف حال
 اور حکمت والا ہے + مسلمان کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جھوڑ دیے جاؤ گے اور اللہ ان لوگوں کو نہ جانے گا جو
 تم میں سے جہاد کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دوست نہیں
 بناتے؟ + اللہ تمھارے اعمال سے خبردار ہے +

کفار کی
زبانمکمل اور
سچی

سچ مشرکوں کو یہ حق نہیں ہو کہ اللہ کی سجدہ آبا و اجداد میں در آکھا بلکہ شہادت کفران کے
 دلوں میں ہو + ان کے نیک کام مٹ گئے ہیں اور آگ میں ان کو ہمیشہ رہنا ہو + اللہ کی سجدہ
 وہی آبا و اجداد رکھ سکتا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانا ہو۔ نماز پر عطا ہو زکوٰۃ دیتا ہو اور اللہ
 کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ قریب ہے کہ ایسے لوگ راہ جانے والے ہو جائیں گے + کیا تم لوگوں نے

سید ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی قحطافہ نے اپنے رسول کے لیے رسول کے ہم عہد دن کو حضور اٹھا مال دیکر انھیں طوفان لایا تھا اسی طوفان پر اشارہ ہو دیکھو تاریخ اسلام
 میں تا فی ص ۱۱۱ اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ بعض کفار کو بھی عین کھانے پینے کے لالچ سے ایمان کے ساتھ تھے اور قرآن سے سوخت
 تھے جبکہ ہجرت مدینہ کے بعد کفار کی زیادتیوں کا ذکر جنگ کی قریب و بجائی ہے + عباد اور غریب جو کہ وہ بھانپتا ہو + اللہ کا کلمہ کے
 سہارہ اور ظلم ہونے کا حق رکھتے ہیں + بعض کے نزدیک کفار کا خطاب یہاں دوسرے کے نزدیک مسلمان خطاب ہیں + بعض حالات میں یہی
 کہے جاتے ہیں کہ حضرت عباس (ع) نے کوفی بلایا اور حضرت طلحہ (ع) کیلئے کھانے سے حضرت علی (ع) کے برابر نہیں ہو سکتے جنھوں نے عباد میں کافران کہا
 جب حکومت میں یہ مٹی ہوں گے کہ کفار قریش نے یہودیوں سے بوجھ کر خدمت کبیر اور خدمت حاجیان ہم لوگ کرتے ہیں + اصحاب کلمہ

عاجیوں کے پانی پلانے والوں اور مسجد حرام کی خدمت کرنے والوں کو ان لوگوں کے برابر تصور کیا جنہوں نے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاکر اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے اللہ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے مظلوم لوگوں کو اللہ راہ راست نہیں دکھاتا یہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیے ہیں۔ اللہ کے نزدیک بڑے درجہ والے ہیں اور یہی کامیاب ہیں ان کا رب ان کو اپنی رحمت اور اپنی خوشنودی اور ایسے باغوں کی بشارت دیتا ہے جن میں انھیں دائمی آسائش ملے گی اور جن میں یہ ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے جو مومنوں کو اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو اگر وہ بمقابلہ ایمان کفر کو پسند کریں دوست نہ بناؤ نہ تم میں سے کوئی ان کو دوست بنائے وہ منافقان ہیں اے محمد! تو مسلمانوں کو بھادے کہو تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیویاں تمہارے رشتہ دار مال جو تم نے کما لے ہیں عجات جس کی سرد بازاری سے تم ڈرتے ہو مکانات جنہیں تم دوست رکھتے ہو اگر یہ چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ پیاری ہیں تو اللہ کے حکم کرنے تک انتظار کرو اللہ منافقانوں کو راہ راست نہیں دکھاتا

نفیلت
مابین

مع اے مسلمانو! اللہ نے تمہاری مدد بہت مواقع پر کی اور حسین کے دن بھی کی۔ جب تم اپنی کثرت پر ناز ان تھے لیکن وہ کچھ بھی تمہارے کام نہ آئی اور زمین باوجود وسعت کے تم پر تنگ ہو گئی اور پھر پھوٹ پھوٹ کر تلوار جھگڑ چلی پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسلی نازل کی اور ایسا لشکر بھیجا جسے تم دیکھ نہ سکتے تھے اور کافروں کو سخت اردو و مار کا فروں کی یہی سزا بھی تھی بعد اس کے جسے چاہے اللہ توفیق تو بہ دے کہ وہ غور و رجیم ہے مومنو! اللہ تمہیں عین اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئیں اگر تم غلطی کا اندیشہ کرتے ہو تو اگر اللہ چاہے گا تو غفر رب اپنے فضل سے تمہیں عین کر دے گا اللہ دانائے اور حکمت والا ہے اہل کتاب جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں

غزوہ حسین

شریکین
اور جہاد

(بعض حاشیہ صفحہ ۱۵۱) ہم سے کوئی کفر نہیں ہو سکتا یہی اگلی تفسیر کا جواب ہے کہ مسلمان پورا خدا میں جان فیض ہیں اہل کفر سے انھیں اللہ روزِ قیامت تک دنیا میں نفس فیصلہ ہونے تک غزوہ مدینہ کے لیے دیکھو تاریخ تالیف الامام طبرانی ص ۲۷۰ تا ۲۷۱ میں ہے صفحہ ۱۵۱ کے نزدیک کاذب بن عباس نہیں ہے اور بعض ائمہ کاذب کو کبھی الین سمجھتے ہیں شافعی اور اہل کافروں کو سیدہ بنائے نہیں دیتے اور حنفی صرف حج اور طواف سے منع کرتے ہیں ۱۵۲ یہ نہ سمجھو کہ ان کے کوئی کفر نہیں ہے تو کفر سے نقصان پہونچتا ہے

لاتے۔ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام نہیں جانتے اور دین حق کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان لوگوں سے بھی جب تک یہ غوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ نہیں تمڑتے یہ **ہج** بیوہ وغیرہ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں اور نصاریٰ مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ اس کے پہلے بھی کافروں کی ایسی ہی باتیں ہوتی تھیں اللہ انھیں ہلاک کرے یہ کہ عرب کے غار سے ہیں یہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور اپنے مشائخ کو اور مریم کے بیٹے کو ان لوگوں نے اپنا رب بنالیا ہے۔ حالانکہ سوائے معبود واحد کے دوسرے کی عبادت کا ان کو حکم نہ تھا۔ سوائے ان کے کوئی دوسرا معبود نہیں ہے وہ ان کے شرک سے پاک ہے یہ جانتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور (دین) بچھا دیں۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ اپنا نور پور کرے گو کافروں کو بُرا لگے اسی اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ اپنا رسول بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے گویہ مشرکوں کو بُرا معلوم ہو وہ مومنوں اہل کتاب کے بہت سے علماء اور مشائخ تاحق لوگوں کے مال کھلتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں یہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسلحہ جمع نہیں کرتے ان کو تو اسے محمدؐ اور دناک عذاب کی خوشخبری سننا جب کہ وہ سونا اور چاندی جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور پھر ان کی بیٹیایمان ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں اس سے داعی جائیں گی اس وقت ان سے کہا جائے گا یہی تو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو یہ آسمانوں اور زمین کی خلقت کے دن سے اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) میں سینے شمار میں بارہ ہیں۔ جن میں پانچ ہیں اللہ کے ہیں یہی ٹھیک بات ہے۔ مسلمانوں! تم ان مینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ لیکن تم سب مشرکوں سے اسی طرح باہم مل کر بڑا جس طرح وہ تم سے باہم ملکر لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ زندقہ سے بچنے والوں کے ساتھ جو نہی یعنی مینیوں کا رد و بدل بھی کفر مزید ہے۔ اس کے ذریعے سے انہیں گمراہ ہوتے ہیں یہ ایک مینیے کو وہ ایک سال حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال اسی کو حرام ٹھہرا لیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کہے ہوئے مینیوں کا تطابق کر لیں اور پھر اس طرح اللہ کی حرام کی ہو جائے جیز کو وہ حلال کر لیتے ہیں۔ اپنے بڑے اعمال انھیں بھلے معلوم ہوتے ہیں اللہ کا فرماں کی زبان

۱۵۴ دیکھو تفسیر سورہ بقرہ ۲۰۵ رکوع ۲۵ رب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم چھ مینوں ماہ حرام (ادب کے لیے) کہتے ہیں ۱۵۵ لکن جب ان کو ضرورت ہوتی تو وہ حرام کو سال کسی کے شمار سے بھلا کر حلالی جان کر لیتے تھے

نہیں کرتا +

ح ایمان والو! یہ کیا ہو کہ جب تم سے اللہ کی راہ میں نکلنے کو کہا جاتا ہو تو تم زمین میں جھول ہو جاتے ہو + کیا تم دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ پسند کرتے ہو + مباحلہ آخرت کے دنیا کی زندگی کے فائدے بہت قلیل ہیں + اگر تم اپنے لیے نہ نکلو گے تو اللہ تعالٰیٰ بڑی دردناک مار دے گا۔ اور تمہارے سوا اور سری قوم کو تمہاری جگہ پر بدل دے گا اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے اللہ ہر شے پر قادر ہے + اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو کیا اللہ ہی نے اس کی مدد اس وقت بھی کی تھی کہ جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا۔ ایک یہ تھا اور دوسرا اس کا ساتھی تھا۔ دونوں غار میں تھے۔ اور یہ (حج) اپنے ساتھی سے کہتا تھا: تو رنج نہ کر۔ اللہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اپنی طرف سے تسلی نازل کی اور ایسے لشکر بھیجے اسے مدد دی جسے تم دیکھتے نہ تھے اور کافروں کی بات سچی کر دی + اللہ ہی کی بات اویچی رہی + اللہ بڑا حکمت والا ہے + مسلمانوں! تم بلکہ ہو یا جو بھل ہو (یعنی غیر مسلح ہو یا مسلح) نکل کھڑے ہو۔ اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرو + تم سمجھو تو اسی میں تمہاری بھلائی ہے + اے محمد! اگر مال غنیمت نزدیک ہوتا اور سفر متوسط ہوتا تو یہ منافقین تیرے ساتھ جلتے۔ لیکن مشقت سفر ان پر گراں ہو + اگر تو بوجھے گا تو یہ تین کھا کر کہیں گے کہ "اگر ہم میں قوت ہوتی تو ہم ضرور تم لوگوں کے ساتھ جلتے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ یہ بھولے ہیں +

ح اے محمد! اللہ تجھے معاف کرے۔ چونکہ کی حالت ظاہر ہوے بغیر اور بھوٹوں کو سمجھنے بغیر تو نے ان کو لڑائی میں نہ جانے کی اجازت کیوں دیدی + اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے اپنے مال اور جان سے جہاد نہ کرنے کی اجازت تجھ سے نہیں مانگتے۔ اللہ پر بیزار گاروں کو خوب جانتا ہے + تجھ سے ایسی اجازت وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں شک ہے اور اپنے شک میں یہ متردد ہیں + اگر یہ گھر سے نکلے گا

۱۔ غزوہ تبوک کے لیے مسلمانوں کو ناکارہ کرنا کہ یہ یہ نہیں دیکھتے ہیں اتری یقین + دیکھتا ہے اسلام میں نئی امت + ۲۔ اپنے تم اپنے سے ڈر گے تو نسخہ لادیں گے کہ کوئی دوسری قوم تم پر حکمران ہو جائے گی + ۳۔ کہ تم نے ان کی دیت اور بکریوں کے ساتھ بیٹھے اور غاروں میں بیٹھے اسی کی طرف اشارہ ہو دیکھو تو ریح الاسلام میں تاننا ص ۱۷۰ + ۴۔ جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے + ۵۔ تبوک غلامین غبار کی طرف اشارہ ہے + ۶۔ انصاری سے چند لوگوں نے جو شامہ کے جہاد میں شریک ہونے سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کر لیا تھا۔ اس پر یہ حکم آیا ہے

ارادہ رکھتے تو کچھ سامان سونگرتے۔ لیکن اللہ ہی نے ان منافقوں کا جانا پسند نہیں کیا ان کو باز رکھا اور ان سے گویا کھدیا گیا۔ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ یہ تمھارے ساتھ جلتے تو تمھارے لیے خرابیاں ہی پیدا کرتے۔ جیلے کرتے تم میں فساد پھیلاتے۔ تم میں ایسے بھی ہیں جو ان کی سُن لیتے ہیں۔ اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اے محمد! منافقوں نے پہلے بھی فساد پھیلایا تھا اور تیرے کام آت دیے تھے۔ لیکن اللہ کا وعدہ حق آپہونچا اور اللہ کا حکم ظاہر ہو گیا۔ گو منافقین نے آگے بھی انھیں منافقین میں سے وہ بھی ہو گئے ہیں۔ مجھے کھڑے بیٹھ رہنے کی اجازت دیجیے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیے۔ آگاہ ہو کہ یہ لوگ فتنے میں پڑ چکے اور بنم کافروں کو ضرور گھیرے ہوئے ہیں۔ اے محمد! اگر تمھیں کوئی بھلائی پہونچی، تو ان کو بُری لگتی ہے اور اگر تمھیں کوئی مصیبت پہونچی تو یہ کہتے ہیں۔ ہم نے تو اسی لیے پہلے سے اپنی تدبیر کر لی تھی۔ اور خوش خوش واپس چلے جاتے ہیں۔ اے محمد! تو کہہ۔ ہمیں وہی مصیبت پہونچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھی ہے۔ وہ ہمارا سولہا ہے اور موسیٰ اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے محمد! تو منافقوں سے کہہ۔ تم ہمارے حق میں جس امر کے منتظر ہو وہ دونوں میں سے ایک کی ضرورت ہے اور ہمیں یہ انتظار ہے کہ اللہ اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے تم پر عذاب بھیجے۔ تم انتظار کرو اور تمھارے ساتھ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ اے محمد! تو ان منافقوں سے کہہ۔ خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے خرچ کرو۔ تم سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا۔ تم لوگ نافرمان ہو۔ ان کی خیرات مقبول نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہہ رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے آتے ہیں تو کابلی کے ساتھ آتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں تو ناخوشی سے خرچ کرتے ہیں۔ اے محمد! تو ان کے مال اور اولاد پر تعجب نہ کرو۔ اللہ کو یہ منظور ہے کہ وہ حیات دنیاوی میں انھیں مال و اولاد کی وجہ سے قبلانے عذاب رکھے اور کفر کی حالت میں ان کی جان نکالے۔ یہ منافق اللہ کی قسمیں کھا کر مسلمانوں سے کہتے ہیں۔ ہم تمھارے ساتھی ہیں۔ مسلمانو! یہ تمھارے ساتھی نہیں ہیں بلکہ دُروہک ہیں مگر یہ کوئی

۱۔ جنگ اُمد سے ابن ابی منافق مع اپنے ملیکوں کے واپس چلا گیا تھا۔ ۲۔ منافقین شروع سے یہ خواہ میں لیکن اسلام کو برابر رونی ہوتی جا رہی تھی۔ ۳۔ مسلمان خیرات قبول نہ کیا۔ ۴۔ وہ دونوں صورتیں ہیں انہی بھلائی جو منافقین اگر سمجھتے ہیں کہ مسلمان جنگ میں مارے جائیں گے تو وہ بھی ان کے لیے اچھا ہے۔ ۵۔ جن میں قیس نے کہا تھا کہ مال مدد کر دینا اور جنگ میں شریک نہ ہونا اس پر یہ کہتے تھے کہ کافروں کی دولت پر تعجب نہ کرنا چاہیے۔ ۶۔ جو دشمن کے ان پر غلطی تھی۔ بلکہ یوں سمجھا جائے کہ دولت ان کے لیے وبال جان ہے۔ ۷۔ یعنی منافقین یہ کہہ دے کہ ہم تمھارے ساتھی ہیں۔ ۸۔ دوسرا سارا بابا ہے تو تمھ سے سخن نہ جائیں۔

جسے پناہ کوئی عاریتاً نہ ملے کی کوئی عجلت بائیں تو بھلتا اُدھر چلے جائیں + ان میں بعض ایسے ہیں جو تقسیم صدقات میں تھوڑے حصے پر راضی ہوتے ہیں - اگر ان کو صدقات میں سے دیا جائے تو راضی رہتے ہیں اور نہ دیا جائے تو فوراً گرجا پھرتے ہیں + اگر اللہ اور اللہ کے رسول کے دینے پر یہ راضی ہوتے اور کہتے "اللہ رحم کو کافی ہو آئندہ ہمیں اللہ اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی دے گا - ہم تو اللہ ہی کی طرف راغب ہیں + تو یہ ان کے حق میں کین اچھا ہوتا +

۸ صدقات کا مال تو صرف فزاسا کین - غاٹین صدقہ اور سلفہ قلوب (یعنی نوسلموں کے سالیق قلوب) کے لیے ہو - اور نیز گردن آزاد کرنے - کسی کا قرض ادا کرنے - اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مسافروں کے دینے کے لیے ہو + یہ اللہ کے ٹھکانے ہیں حقوق ہیں + اللہ دانہ اور حکیم ہو + ان منافقوں میں بعض ایسے ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو کان ہی کان رکھتا ہو + اے محمد! تو کہہ "کانکھ ٹھکانے حق میں بہتر ہو - وہ اللہ کا یقین رکھتا ہو اور مومنوں پر یقین رکھتا ہو اور تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے رحمت ہو + اللہ کے رسول کو ایذا دینے والوں پر دردناک عذاب ہو گا + مسلمانوں! تمہیں خوش کرنے کے لیے یہ منافقین اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں - اگر یہ مومن ہیں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو انہیں خوش کرنا چاہیے + کیا انہیں مظلوم نہیں ہو کہ اللہ اور اللہ کے رسول سے مخالفت کرنے والوں کے لیے دوزخ کی آگ ہو جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے + یہ بڑی رسوائی ہو + منافق ڈرتے ہیں کہیں مسلمانوں پر ایسی سورت نہ اُترے جو ان کے دلوں کی بات ظاہر کر دے + اے محمد! تو ان سے کہہ "اچھا بیٹھے جاؤ جس سے تم ڈرتے ہو اللہ تو اسے ظاہر ہی کرے گا + اے محمد! اگر تو ان سے پوچھو گے تو یہ یہی کہیں گے کہ ہم تو صرف بائیں کرتے تھے جی بھلاتے تھے + اے محمد! تو ان سے پوچھو "کیا تم اللہ اور اللہ کی آیتوں اور اللہ کے رسول سے تم کو کرتے ہو + تمہیں عذاب کا موقع نہیں ہو - ایمان کے بعد تم کفر کر چکے ہو اگر تم میں سے بعضوں کو ہم معاف

۹ لہذا: والی جگہ ایک روایتی نے تقسیم صدقہ پر کچھ ذکر کیا تھا - اسی کی روایت اشارہ ہے ۱۰ بعض منافقین یہ بھی رسول کو بُرائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول سید ہیں وہ بات ہم بتا دیں گے وہ ان میں گئے ان کے پاس کان ہیں اور انہیں تو نہیں - اللہ کہتا ہو کہ کبھی غلطی سے یہ بہتر ہو گا جب شکر اسلام ہو کہ سے واپس آیا تو منافقوں نے بائیں ہاتھ مسلمانوں کو راضی کرنا چاہا کہ ہم ان کا راضی کرنا مقدم تھا جس سے انہوں نے پہلو تھما کی + ۱۱ ابن عباس سے مروی ہو کہ مشرک منافقوں کے نام وہی کے ذریعہ سے آنحضرت کو بتائے گئے تھے - لیکن یہ ان کا اظہار رخصت نہیں کیا گیا کہ اس سے ان منافقوں کو ادا نہ ملے کہ نہ اس وقت ہوتی + ۱۲ منافقوں نے مسلمانوں کے ساتھ بُرائی کی اور نہ کچھ کرنا سمجھا کرتے تھے - ول سے یہ کہتے تھے "معلوم ہو کہ دین اسلام سے استغناء ہو کر کفر ہو گیا یعنی سرگرداں ہو کر کفر ہو گیا

بھی کر دین گے تو دوسروں کو ضرور سزا دیں گے۔ اس لیے کہ وہ مجرم ہیں +

۱۱ منافق مرد اور منافق عورتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ بُرے کاموں کی یہ منافق
 صلاح دیتے ہیں اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں اور خیر کے مواقع پر اپنے ہاتھ روک لیتے ہیں +
 یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ بھی ان کو بھول گیا + منافق ضرور نافرمان بردار ہیں + منافق مرد اور
 منافق عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا جو جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے +
 یہی ان کو کافی ہے۔ اللہ نے ان پر لعنت کی جو اور ان کے لیے ہر ذرا عذاب مقرر کیا ہے + منافقو!
 تم انھیں لوگوں کی طرح بھول گئے ہو تم سے پہلے تم سے قوی تر تھے اور مال اور اولاد زیادہ رکھتے تھے
 وہ اپنے حصہ کے دنیاوی نفع اٹھا گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے بعد اپنے حصوں کے نفع
 حاصل کیے تھے اُسی طرح تم نے بھی اپنے حصوں سے نفع حاصل کیے۔ اور جس طرح انھوں نے
 باتیں بنائی تھیں اُسی طرح تم بھی باتیں بنانے لگے + ان لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں سُٹ گئے
 اور وہ لوگ نقصان میں رہے + ان منافقوں سے پہلے جو قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم
 اور اصحاب مدین اور اُن کی بیوی بستیوں (دریات قوم لوط) کے رہنے والے گذرے ہیں کیا انکی
 خبریں ان تک نہیں پہنچیں ہاں ان کے پیغمبر ان کے پاس نشانیاں لائے تھے۔ اللہ نے ان پر
 ظلم نہیں کیا۔ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تھا + مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں یہاں ایک دوسرے
 کے دوست ہیں نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور بُرے کام سے منع کرتے ہیں۔ نمازین پڑھتے ہیں
 زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں + انھیں لوگوں پر اللہ رحم
 کرے گا جیسا کہ بڑا حکمت والا ہے + مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے اللہ نے ایسی جنتوں
 کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاک مکانات
 انھیں جنت عدن (نہشت دائمی) میں ملیں گے اور اللہ کی رضا لے گی جو سب سے بڑھ کر ہے
 یہی بُری کامیابی ہے +

۱۲ اے نبی! کفار اور منافقین سے تو بھاڑ کر اور ان پر سختی کر + ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو
 بہت بُری جگہ ہے + یہ منافقین تین تین لکھتے ہیں کہ ہم نے کوئی نامناسب کلمہ نہیں کہہ حالانکہ
 منافقین

۱۳ یہ تین بڑے اور اپنی رشتی اعمال سے تباہ ہیں + ۱۴ کفار سے تباہی کے ذریعے اور منافقین سے
 زبان کے ذریعے + منافقین غیبت میں مسلمانوں کو اور کفار کو بُرائی سے اور جو کچھ پر نکار کرتے تھے۔
 یہی بیان آیت میں جو خان نزول کے متعلق مفسرون میں اختلاف ہے +

انھوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لا کر کافر ہو گئے اور قصد کیا ایسے ام کا جس میں کامیابی سنوئی۔
 مسلمانوں کے دشمن یہ اس لیے ہوئے کہ ان کو اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے معنی
 کر دیا ہے یہ تو بہ کرین تو ان کے لیے اچھا ہے اور اگر روگردانی کرین گے تو دنیا اور آخرت
 میں اللہ ان کو دردناک عذاب دے گا اور رو سے زمین پر کوئی ان کا یار اور مددگار نہ ہوگا
 ان میں بعض ایسے ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ ”اگر اللہ اپنے فضل سے ہم کو دے گا
 تو ہم صدقہ دین گے اور نیکو کار ہو جائیں گے“ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا تو
 بخل کرنے لگے اور سرتابی کر کے اپنے قول سے پھر گئے پھر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں
 میں نفاق ڈال دیا جو اللہ سے ملنے کے دن تک قائم رہے گا۔ یہ اللہ سے وعدہ خلافی کرنے اور
 بیعت بدلنے کی سزا ہے کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے راز اور مشورے کو جانتا ہے؟ وہ
 بھی ہوئی باتوں کا جاننے والا ہے یہ منافقین بخوشی تمام صدقہ دینے والوں پر طعن کرتے
 ہیں اور جو اپنی محنت کے سوا زیادہ کا مقدور نہیں رکھتے اور پھر بھی صدقہ دیتے ہیں ان پر
 سختی ہیں۔ اللہ ان منافقوں پر ہنستا ہے اور ان پر دردناک عذاب ہوگا۔ اسے ٹھیکہ تو ان
 کے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے دونوں برابر ہیں۔ اگر ان کے لیے تو ستر مرتبہ بھی بخشش مانگے گا
 تو اللہ ان کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا کیونکہ انھوں نے اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی ہے
 اور اللہ نافرمانوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔

اع غزوہ تبوک میں نہ جانے والے رسول اللہ کی رضی کے خلاف اپنے گھر بٹھ رہے پر غرض
 ہوئے اور انھوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتا ہوا جانا اور دوسروں
 سے کہنا ”تم گرمی میں سفر نہ کرو“ اے محمد! تو ان سے کہدے کہ جنم کی آگ میں اگر یہ سمجھیں
 تو اس سے زیادہ تر حرارت ہے ایک دن وہ آئے گا کہ یہ کم نہیں گئے اور زیادہ روئیں گے
 ان کی کمائی کا یہی بدلہ ہوگا۔ اے محمد! جب مجھے اللہ ان منافقوں کے گروہ کی طرف واپس
 لائے اور یہ منافق پھر تیرے ساتھ جہاد کو جانا چاہیں تو کہدینا ”تم کبھی ہرگز ہرگز میرے ساتھ

غزوہ تبوک
اور منافق

سلا فتح ایک مخلص مسلمان تھا۔ آنحضرت نے اس کے لیے دعا کی۔ جب دولت اس کی بڑی توفیق دینے سے نہ ہوتی
 ہو گیا۔ اسی کی شان میں یہ آیت اتاری کہ غزوہ تبوک کے تہیہ سفر کے لیے حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان نے بیت
 کھودیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عوف نے اسی دولت دی یہی اس منافق نے لے لے کہ عبد الرحمن نے لایق کے لیے دی ہے۔
 اور انھوں نے غزوہ کی ایک سیر فرمے دیے تو منافق منع کر کے لے۔ اس آیت سے ان منافقوں کی توبہ اور ان
 مسلمانوں کی اپنی نافرمانی کی سزا ہے کہ وہ جب کوئی جہاد سے واپس آئے تو نہ جہاد میں نہ لیں نہ کسی اور جہاد میں نہ لیں نہ کسی اور جہاد میں نہ لیں۔

نہ چلو گے اور کسی دشمن سے میرے ساتھ ہو کر لڑو گے + تم نے پہلی مرتبہ گھر بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب ان پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے ہی رہو + اسے محمد! ان منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو تو کبھی اُس کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر گھرے ہونا۔ ان لوگوں نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور یہ فسق میں مر گئے + ان کے مال اور اولاد تیرے لیے باعثِ تعجب نہ ہوں + اللہ کو یہی منظور ہو کہ وہ دنیا میں مال اور اولاد کے ذریعہ سے ان پر عذاب کرے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں بھکیں + جب الشہر اربابان لانے اور اللہ کے رسول کی میت میں جہاد کرنے کے لیے سورت نازل ہوئی تو قافلہ فتنوں میں سے اصحابِ مقدرت نے تجھ سے گھر بیٹھ رہنے کی اجازت طلب کی اور کہنے لگے کہ ”ہم کو گھر بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ چھوڑ جائے + ان لوگوں نے گھر بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہنا پسند کیا۔ ان کے دلوں پر مڑ کر دی گئی تھی۔ یہ لوگ مصلحِ جہاد نہیں سمجھتے + لیکن رسول اور اُس کے ساتھی مومنوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیے + انھیں کے لیے یطمان ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں + اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہرین جاری ہیں اور یہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے + یہی بڑی کامیابی ہو +

۱۴۱ اے محمد! چند دیہاتی بھی معذرت کرتے ہوئے آئے کہ تو انھیں گھر بیٹھ رہنے کی اجازت دیدے۔ اور اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلانے والے بھی چند ایسے تھے جو بیٹھ رہے تھے + ان میں سے جنھوں نے کفر کیا اُن کو دردناک عذاب پہنچے گا + نا تو ان اور پیاروں اور تنگ دستوں پر کچھ گناہ نہیں ہو اگر وہ اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں + دیکو کاروں پر کوئی الزام نہیں ہو + اللہ بخشنے والا مہربان ہو + اے محمد! اُن پر بھی کوئی الزام نہیں ہو جو تیرے پاس اس لیے آئے کہ تو اُن کے لیے سواری ہم پہنچائے اور تو نے کہا ”میرے پاس تمھارے لیے کوئی سواری نہیں ہو + تو وہ واپس گئے اور اس غم میں کہ اُن کے پاس کچھ خرچ نہ تھا اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے + الزام انھیں پر ہو جو والدہ ہو کر تجھ سے بیٹھ رہنے کی اجازت مانگتے تھے اور پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنے میں خوش تھے۔ اللہ اُن کے دلوں پر مڑ کر دی ہو اور وہ مصلحِ جہاد نہیں سمجھتے +

غزوہ بنی

اور عوہ

گیا رھوان پارہ

مسلمانو! جب تم اُن کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ معذرت کریں گے + اے محمد! تو اُن سے کہہ دینا کہ تم معذرت نہ کرو۔ ہم ہرگز ہرگز تمہارا اعتبار نہ کریں گے۔ اللہ نے تمہارے حالات سے ہمیں خبر دیدی ہو + عنقریب اللہ اور اُس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر تم غائب و حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے۔ تب اللہ تم کو جتا دے گا کہ تم کیا کرتے تھے + مسلمانو! جب تم اُن کی طرف واپس جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے وہ لکڑی نہ لے سکو اُن سے منہ پھیر لینا + وہ بے شک نہیں ہیں اور دوزخ اُن کا ٹھکانا ہے۔ اور یہی اُن کی کمائی کا عوض ہو + وہ تم سے قسمیں کھائیں گے کہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ۔ تو اگر تم اُن سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ اُن نافرمانوں سے راضی نہ ہوگا + دہائی کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں اور اللہ نے جو احکام اپنے رسول پر آمارے ہیں اُن کے مصلح سمجھنے کے قابل نہیں ہیں + اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہو + بعض دہائی خراج کرنا تو انہیں سمجھتے ہیں اور تمہارا انقلاب چاہتے ہیں + اُن بد خود انقلاب کا اثر بد پڑے + اللہ سننا اور جانتا ہو + بعض دہائی ایسے بھی ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے ہیں اور خرچ کرنے کو اللہ اللہ ثواب جانتے ہیں اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں ہاں گاہ رہو یہ اُن کے لیے موجب ثواب ہے + اللہ اُن کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ غفور و رحیم ہے +

۱۱۱ اول اول قبول اسلام میں سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار اور غلوصہ میں سے اُن کی طبیعت کرنے والے مسلمانوں سے اللہ راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ نے اُن کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہو + مسلمانو! تمہارے گرد اگر دھتتے دہائی ہیں ان میں سے بعض منافق ہیں + اور بعض اہل مدینہ بھی نفاق میں سرکشی کرتے ہیں۔ اے محمد! تو انہیں نہیں جانتا + ہم ان کو جانتے ہیں + عنقریب ہم ان کو دو مرتبہ دنیا میں سزا دیں گے پھر یہ قیامت میں بڑے

۱۱۲ مدینہ میں اتنی منافق ایسے تھے جن سے مسلمانوں نے اس اہمیت کے مطابق راہ و رسم ترک کر دی تھی + ۱۱۳ ابن ابی نعیم نے قسم کھائی تھی کہ وہ مسلمانوں کا ساتھ کبھی نہ چھوڑے گا + ۱۱۴ زنا۔ سرت و فرہ کے حدود (شرعیہ) جو قرآن میں مذکور ہیں دہائی عرب اُن کی مصنفین نہیں سمجھتے + ۱۱۵ صدقہ زکوٰۃ قربانی وغیرہ + ۱۱۶ دنیا میں انکی دو سزاؤں ہوئی تھیں ایک تو یہ کہ وہ مسلمانوں کا آغاز و غیرہ میں ملے ہوئے دوسرے یہ کہ ان کا اللہ سے جھگڑا ہو + ۱۱۷ اور جبکہ بعد از موت یہ سزا ان کے لیے نہیں تھی

مکمل

ماہر اور انصار

منافق

عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ بعض ایسے بن جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور
 عمل نیک اور عمل بد سے بدلے کیے ہیں۔ عجب نہیں کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔ **مَنْ عَمِلْ**
 اے محمد! تو ان کے اموال سے صدقہ زکوٰۃ لے۔ اور اس طرح تو ان کو پاک اور صاف کر اور ان پر
 دعا سے خیر کر۔ قیری دعا ان کے لیے بے شک موجب تسکین ہو۔ اللہ رستہ اور جانتا ہو کہ کیا نہیں
 جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہو اور وہی صدقہ قبول کرتا ہو۔ اللہ بڑا توبہ
 قبول کرنے والا مہربان ہو۔ اے محمد! تو ان سے کہے کہ ”اب تم عمل کرتے رہو۔ مغرب تمہارے
 اعمال کو اللہ اُس کا رسول اور مومنین دیکھیں گے اور تم مغرب بھیجی اور ظاہر باتوں کے
 جانتے والے اللہ کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے“
 کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے حکم کے امیدوار ہیں۔ وہ چاہے ان پر عذاب کرے یا ان کی توبہ
 قبول کرے۔ اللہ دانا حکیم ہو۔ وہ بھی منافقین جنہوں نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کا کفر بھلائے
 اور مومنین میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اللہ کے سابق دشمنوں کو بٹانا دینے کے لیے ایک متحدہ بنائی
 ہو۔ یہ قسین کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ نیک تھا اور اللہ گواہی دیتا ہو کہ یہ جھوٹے ہیں۔ اے اللہ!
 تو اس سید میں کبھی نہ کھڑا ہو۔ ہاں وہ تجھ جو پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہو تیرا اُس میں کفر اہونا
 زیادہ تر مزاوار ہو۔ اُس میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک
 رہنے والوں کو پسند کرتا ہو۔ بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور اُس کو راضی رکھنے
 پر رکھی ہو وہ اچھا ہو یا وہ اچھا ہو جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسے گڑھے کے کنارے پر رکھی ہو
 جو گر اچھا ہو اور بچہ و زرع کی آگ میں اُسے لے کرے گا۔ اللہ ظالموں کو راہ راست نہیں بتاتا
 یہ عمارت جو ان لوگوں نے بنائی ہو ان کے دلوں میں خلک پیدا کرنے والی رہے گی۔ یہاں تک
 کہ ان کے دل عمارت کے گرنے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اللہ دانا حکیم ہو۔

مومنین کی
 بشارت

۱۱ بعض مسلمان عدم شرکت غزوہ تبوک سے شرکت نام نہ ہوئے اور ایسے کو سوتیلے بھائیوں یا باندھ دیا۔ اللہ کو کون ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام
 ۱۲ حج میں نہ ۱۳ ابو عامر فاروقی نے ایک مسجد کو مسجد حضرت ادریس علیہ السلام بنائی تھی کہ وہاں بغیر خاکے عمارت
 سازش کرنے والے منافق چھ ہو کر ان اور ظاہر کیا کہ ان پادروں اور ضیفوں کے لیے جو مسجد بنائی ہوگی ضیفین یہ کہتے
 کہ مسجد کو اس مسجد میں جہنم سے حفاظت کی گئی ۱۴ مسجد قبا مراد جو مدینہ سے دو میل پر سب کے پہلے بنی تھی۔
 یا مسجد نبوی مراد جو مدینہ کے اندر تھی ۱۵ یعنی انصار ۱۶ مسجد مزار بنائے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کا
 فناء اور فساد ان کے دم کے ساتھ ہو۔

یہ لڑنے ہیں + مارنے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔ تو ریت۔ ایل اور قرآن میں اللہ کا وعدہ حق
 ورج ہو + اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کا پورا کرنے والا کون ہو؟ مسلمان تو ہم اس سوچ پر جو
 تمہنے اللہ کے ساتھ کیا ہو خوشیاں کرو یہ بڑی کامیابی ہو + توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے
 حمد کرنے والے۔ اللہ کی راہ میں تلنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدے کرنے والے۔ نیک باتوں
 کا حکم دینے والے۔ بُرائیوں سے روکنے والے اور اللہ کے احکام کی مخالفت کرنے والے یہی
مومن کہلاتے ہیں۔ اے محمد! تو مومنوں کو خوشخبری سنادے + جب یہ معلوم ہو گیا کہ مشرک لوگ
 جہنمی ہیں تو ان کے لیے رسول کو اور مومنوں کو طلب آفریں، مگر تا چاہیے گو وہ ان کے قربت والے
 ہی کیون نہ ہوں + ابراہیم نے اپنے باپ (ہچام) کے لیے طلب آفریں اس لیے کہ تھی کہ وہ باپ
 (ہچام) سے وعدہ کر چکا تھا۔ لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ اس کا باپ (ہچام) اللہ کا دشمن ہو تو وہ اپنے
 باپ (ہچام) سے دست بردار ہو گیا + ابراہیم نے شک نرم دل اور بڑوار تھا + اللہ ایسا نہیں کرتا
 کہ ایک قوم کو ہدایت دے کہ پھر اسے گمراہ قرار دے تا وہ تمہارے وہ اُسے وہ چیزیں بتا دے جسے
 اُسے پہچاننا چاہیے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہو + اللہ ہی کے لیے اس کا نون اور زمین کی بادشاہت
 اور وہی پھلتا ہو اور وہی مارتا ہو + اُس کے سوا کوئی دوسرا تبار و جماعتی اور مددگار نہیں ہو +
 اللہ کا فضل ہو۔ بنی اور صاحبزین اور ان انصار پر جنہوں نے عسرت میں نبی کا اُس وقت ساتھ دیا
 کہ ان میں سے ایک گروہ کے قلوب میں دوسو سے پیدا ہو چکے تھے۔ پھر اللہ نے ان پر بھی فضل کیا
 بے شک اللہ مرمان اور رحم والا ہو + ان تین حصوں پر بھی اللہ کا فضل ہو جن کی توبہ کا قبول
 ہونا التوا میں رکھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ ان پر نرمی باوجود دینی دست کے شک ہو گئی اور

نور ہو

سلطنت المقدس قبل از ما اور شراب حرام ہو گئی لیکن جنہما ان اس سے نہ بے طمع نہیں ہوئے اللہ ان کو مشکین قرار
 کرنا وہاں فیت ہیں انھوں نے جو کچھ ان کا حق ہو سکا غزوہ بنوک فراغت تھا کی شدت تھی مدد کا سہ تھا۔ دین میں
 فضیل تبار ہیں۔ ایک تو انھوں نے ذات بھی جو اس غزوہ کی جنگ تھی دوسرے وہ صاحبان انصار تھے جو انصار
 یا تھے ہی تیار ہوئے۔ تیسرے وہ مسلمان تھے جو پس و پیش کے بعد شریک مرفہ ہوئے جو تھے وہ تین اشخاص تھے جو طوائف
 میں شریک نہیں ہوئے لیکن ان کا عدم شرکت بخت نام تھے۔ جب انھوں نے واپس آئے تو اپنے آپ کو ان لوگوں نے سون میں
 بانڈو مارا اور قبول توبہ کی اللہ عاکی۔ قول توبہ تو ہم تک حیرت تو امین رہی اور توبہ کرنے والے اس دشمن میں تھے کہ
 بنوک پاس سے مر جائیں گے لیکن جب تک توبہ قبول ہوئی نہ دے رہیں گے۔ بالاخر یہ آیت اتری جس میں نبی سے لے کر
 ان تینوں اشخاص تک کا فضل ظاہر کیا گیا۔ اکی توبہ قبول ہوئی تبار ان کا اقبال بنا۔ گشتہ رکوع میں بھی ان ہر سہ اشخاص کی
 طرف اشارہ ہو۔ بن تینوں اشخاص کے نام کتب۔ طلال اور رازہ بیان کیے ہیں۔ ان سب کے علاوہ جو لوگ بوجہ غزوہ قبول
 شریک نہیں ہوئے وہ مدد و رکھے گئے اور جو لوگ بے عذر شرکت سے سرفراز ہوئے۔ ان تینوں میں شمار کیے گئے +

اُن کہ جان پر آمینی۔ اور انھوں نے خیال کیا کہ اگر اللہ سے چاہے تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ اُن نے اُن پر توبہ کی کہ وہ توبہ کریں۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

۵۱۱ ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔ اہل عہدہ اور مدینہ کے معیت مانتین

گرد و نواح کے دیہاتیوں کو جائزہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے رہ جائیں اور رسول اللہ کو چھوڑ کر اپنے نفس کی فکر کریں۔ اس لیے کہ ان جہاد کرنے والوں کو راہِ خدا میں پیاس رہنا یا بھوک

کچھ نہ معلوم ہوئی اور نہ ایسی جگہ ان کو جانا ہوا۔ اچانک کفار کو غیظ آتا۔ اور دشمنوں سے انھیں کوئی صدمہ نہ ہوتا۔ مگر عمل صالح ان کے لیے لکھ لایا دینے کے لیے والوں کا ثواب بے شک اللہ

ضلع نہیں کرتا۔ کم و بیش جو کچھ یہ فریخت کرتے ہیں یا راہِ خدا میں کوئی سہارا نہ ملے۔ یہ کہتے ہیں تو اسکا ثواب ان کے لیے لکھ لایا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے اچھے اعمال کی ان کو جزا دے۔ یہ مناسب نہیں

ہے کہ ایک ساتھ تمام مومن مل کر ٹہرے ہوں ہر گز دستِ حلیک جماعت کیوں نہیں دینے میں آتی کہ دین کیلئے اور پھر واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرائے غماید وہ اس طرح برے کاموں سے بچیں۔

۵۱۲ مومنو! تم کفارِ قریب و دور کو مارو تاکہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ زیادتی سے ہم جہاد

کے والوں کے ساتھ ہے۔ جب کوئی سورت اُترتی ہے تو بعض منافق باہم پوچھتے ہیں اس سورت منافق

نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا؟ جان رکھو کہ اسٹل نے مومنوں کا ایمان بڑھایا اور وہ خوش ہیں۔ لیکن جن کے دلوں میں مرضِ نفاق ہے ان کی خجاست پر یہ سورت اور خجاست بڑھادی

ہے اور وہ کافر ہی مرتے ہیں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہر سال وہ دو ایک مرتبہ مصیبت میں ڈالے جاتے ہیں؟ پھر بھی وہ توبہ کرتے اور نصیحت لاتے ہیں؟ جب کوئی سورت اُترتی ہے تو ایک

منافق دوسرے منافق کو دیکھتا ہے اور یہ کہہ کر کوئی مسلمان تو تمھیں نہیں دیکھتا؟ مسیحا سے وہ

مکمل جاتے ہیں۔ ہاں اللہ ان کے دل پھیر دے ہیں کہ وہ ڈال دیں؟ لوگو! تمھارے پاس تم میں

سے ایک رسول آیا ہے۔ شاق ہے اس پر تمھارا رخ اور تمھاری ہجو کا وہ حریف ہے اور

مومنوں کا شفیق اور مہربان ہے۔ اسے پکارو اس پر بھی لوگ تمھارے ساتھ پھیریں تو کہہ دے۔

نعم اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں نے انہی پر غم و ساد کیا ہے اور

وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

۵۱۳ بہت آسانی سے مومنوں کا ایمان بڑھا دیا اور کافروں کے کفر میں بوجھان کے کفار کے زہر و زونی ہوئی ہے۔

سورہ یونس

(۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ع الا۔ یہ استوار کتاب کی آیتیں ہیں۔ کیا لوگوں کو اس پر تعجب ہو کہ ہم نے انھیں میں سے ایک آدمی کی نظر بھی دیکھی تھی کہ وہ لوگوں کو ڈرائے اور ایمان والوں کو بشارت دے کہ ان کے لیے اللہ کے نزدیک بڑی ہلکا ہوا ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ شخص صریح جادوگر ہے۔ لوگو! تمھارا رب وہی اللہ ہے جو وہ دونوں میں آسمان اور زمین بنا کر عرش کی طرف متوجہ ہو گیا اور وہی تمام کائنات کا تدبیر کرنے والا ہے۔ اُس کے حکم کے کوئی اُس کے پاس سفارش نہیں کر سکتا۔ لوگو! یہی اللہ تمھارا رب ہے۔ تم اُس کی عبادت کرو۔ تم غور نہیں کرتے ہو کہ تم سب کو اُس کی نظر پر چلانا ہے۔ اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے۔ وہی مخلوقات کو ابتداء پیدا کرتا ہے پھر ان کو قیامت میں دوبارہ زندہ کرے گا۔ تاکہ مومنین کو کار کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور کافروں کو ان کے گنہگار بدلے کھاتا ہے۔ پانی پینے کو اور دردناک عذاب دے۔ اُسی اللہ نے سورج میں چمک دیا ہے۔ اور چاند میں روشنی پیدا کی ہے۔ اور اُس کے لیے منزلیں معین کر دی ہیں۔ تاکہ تم لوگ برہمنوں کی گنتی اور صاب جانو۔ اللہ نے یہ سب صفت ہی سے پیدا کیا ہے۔ داناؤں کے لیے اللہ کا تفصیل و دلیلین بیان کرتا ہے۔ رات اور دن کے اختلاف میں اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے ان سب میں ڈرنے والوں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے۔ حیات دنیاوی میں خوش ہیں۔ اطمینان سے بہہ جاتے ہیں اور ہماری نشانیاں سے غافل ہیں۔ ان کی کمائی کا بدلہ یہی ہے کہ دوزخ ان کا ٹھکانا ہو گا۔ مومنین کو کار کو ان کے ایمان کی برکت سے اللہ راہ راست دکھائے گا۔ اور وہ مرنے کے بعد ایسے آسمان کے باغوں میں رہیں گے جن کے نیچے نہرین جاری ہوں گی۔ جنت میں وہ کہیں گے۔ اے اللہ! تو پاک ہے۔ اور ان کی باہمی دعا و بان "سلام" ہوگی اور آخری بات ان کی یہ ہوگی کہ تمام تعریف کا مستحق اور اللہ ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔

ع میں عجلت سے لوگ اپنے فائدے طلب کرتے ہیں۔ اگر اللہ انہی کی عجلت

لے جس وقت پھر اس میں ڈکھو۔ اس لیے امر کا ہم سرور یونس ہے۔

نشانِ بات
مسیب

کفارِ دور
شریعت

ان کو نقصان پہنچانے میں کرے تو ان کی موت آجائے۔ جو لوگ مرنے کے بعد ہمارے لئے کی امید نہیں رکھتے ہم ان کو سرکشی میں بہکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں + جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لپٹے بیٹھے اور اٹھتے ہیں کہ کیا دیکھتا ہوں اور جب ہم اُس کی تکلیف دغ کر دیتے ہیں تو ایسا جیل دیتا ہوں گویا اُس نے ہم کو کسی تکلیف کے لاحق ہونے پر بچا رہا ہی نہ تھا۔ مفسر کا روئے کو پہنچانے کے اعمال اچھے دکھائے جاتے ہیں + لوگو! تم سے پہلے ہم نے اُن لوگوں کو ہلاک کیا جو ظلم کرتے تھے اور اُن کے پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو وہ ایمان نہیں لائے + اسی طرح ہم گنہگاروں کو سزا دیتے ہیں + اُن کے بعد ہم نے تمہیں اُن کا قائم مقام کیا۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو + اے محمد! جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان لوگوں کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو ہماری ملاقات کی امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں: "اس کے حوا کوئی دوسرا قرآن لایا اسی کو بدل دے۔ اے محمد! تو ان سے کہ: "میری مجال نہیں کہ میں اسے اپنے جی سے بدل دوں۔ میں تو اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی اُترتی ہو۔ میں اپنے رب کی نافرمانی کرنے میں بُرے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ: "اگر اللہ چاہتا تو میں تم کو یہ قرآن پڑھ کر دیتا اور نہ تم کو اللہ اس سے آگاہ کرتا۔ تم انٹانہیں سمجھتے کہ میں اس کے پہلے مدتوں سے تمہارے ساتھ ہوں۔ لیکن کبھی تم سے وحی کا نام لیا تھا + اللہ پر جھوٹ ٹھمت لگانے والوں یا اُس کی آیتوں کو جھٹلاسنے والوں سے پڑھ کر ظالم کون ہو + گنہگاروں کو اللہ فلاح نہ دے گا۔" شریکین اللہ کے سوالیسی چیزوں کو پوچھتے ہیں جو ان کو نہ تو نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع پہنچا سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں: "اللہ کے نزدیک یہ مسبود ہماری سفارش کرتے ہیں + اے محمد! تو ان سے پوچھ: "کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود نہ وہ آسمانوں میں پاتا ہو اور نہ زمین میں پاتا ہو + وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہو + تمام آدمی پہلے ایک ہی طریقہ پر تھے پھر اختلاف پیدا ہوا + اے محمد! اگر تیرے رب کی طرف سے وعدہ قیامت پہلے سے سنوتا تو انہیں اختلافی اب تک طے ہو گئے ہوتے + اہل مکہ کہتے ہیں: "محمد پر کوئی نشان اُس کے رب کے پاس سے نہیں آیا۔" ثبوت نبوت میں دل آسان سے عذابِ بہت کی زائنین کرتے تھے۔ علمِ ہدایت میں تہمید کی ضرورت تھی۔ ان کی آواز کی اگر آسمان سے عذاب آجائے گا۔ اللہ عذاب بھیجنے میں جلدی نہیں کرتا + قومِ عاد۔ قومِ ثمود۔ غرغون۔ فردود۔ وغیرہ۔ قرآنِ انفسرت پر ۴۰ برس کی عمر میں نازل ہوا۔ اگر انفسرت کو اور خود قرآن چنانچہ بتا دیتے ہیں نہ نیا ہوتا + اللہ ایک مذہب چاہے بقا + تمام امور کا فیصلہ قیامت میں ہونا مسدود ہو چکا ہو اگر ایسا پہلے سے عین ہو گیا ہوتا تو ہر ایک اپنے اعمال کی جزا دینا میں پاتا اور امور امتحانی میں طے ہو جاتے +

کیونکہ نہیں آئی ۔ اسے خدا بات کہہ کر غیب شد ہی جانتا ہو ۔ تم منتظر رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ لفظ یونس

معجم حسب تکلیف پہنچنے کے بعد کوئی راحت آدمیوں کو پہنچاتے ہیں تو وہ ہماری نشانہ یوں کی مخالفت میں نیلے کرنے لگتے ہیں ۔ اسے خدا تو ان لوگوں سے کہہ کر ان کے جیلوں میں زیادہ تر سرسبز ہو وہ کہتا ہوں کہ ہم نے فرستے تھے ایلے لکھ لیتے ہیں ۔ لوگو! یہی اللہ تم کو بخشی اور تری میں جلتا ہو ۔ اور جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور باد و موافق سے وہ لوگوں کو لے جاتی ہیں اور وہ خوش ہو جاتے ہیں تو پھر باد مخالفت پہنچتی ہو اور ہر طرف سے موہیں جاتی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ان دن گھر گئے تو اللہ ہی کو خالص ان کر جاتے ہیں ۔ اسے اللہ تو ہم کو اس سے بچائے گا تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے ۔ جب اللہ ان کو بچا لیتا ہو تو وہ بخشی ہو پھر پھر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں ۔ لوگو! تمھاری سرکشی تمھاری ہی جانوں کے لیے وبال ہو ۔ دنیاوی زندگی کے یہ تیلیں فائدے میں پھرتے ہمارے پاس آؤ گے اور اس وقت ہم تم کو بتا دیں گے کہ تم کیا کرتے تھے ۔ دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی سی ہو کہ آسمان سے بہنے اسے برسیا پھر زمین کی سبزی سے آدمی اور جانور کھاتے ہیں اس میں مل گئی ۔ پھر جب زمین نے اپنی شادابی حاصل کر لی اور آراستہ ہو گئی اور اپنی زمین سمجھے کہ وہ اس پر قادر ہو گئے تو ناگاہ ہمارا حکم رات یوں میں آ پہنچا اور ہم نے اسے ایسا برباد کر دیا ۔ گویا کل کچھ تھا ہی نہیں ۔ اسی طرح سوچنے والوں کے لیے ہم اپنی دلیلین بیان کرتے ہیں ۔ اللہ لوگوں کو دار السلام (بہشت) کی طرف بلاتا تھا اور جسے چاہتا ہو اسے راہ راست دکھاتا ہو ۔ بھلائی کرنے والوں کے لیے آخرت میں بھلائی اور زیادہ بھلائی ہو ۔ تاریکی یا دولت ان کے منہ کو دھچکائے گی ۔ یہ جتنی ہوں گے اور جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ بُرائی کرنے والوں کے لیے بھلائی کا بدلہ وہی ہو بُرائی جو اور دولت ان پر چھائی ہوئی رہے گی ۔ ہاں اللہ ان کا بچانے والا کوئی سنو گا ۔ وہ ایسے رو سیاہ ہونگے گویا شب تاریک کے ٹکڑوں سے ان کے منہ ڈھانک دیے گئے ہیں ۔ یہ دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ اسے خدا تو لوگوں کو یوم حشر سے ڈرا ۔

۱۔ اہل کفر جو کہتے تھے کہ ہم برسہا برسین تو یہ یہ خدا کے لئے نشانہ نہ جانتے تھے ۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں ۔ جواب فرما دو گا دنیا میں یہ باتیں ہیں جو کہ اللہ جہد خدا کے لئے ہے ۔ یہ دوزخی ہیں ۔ اہل کفر کی تادمی آئی ۔

جب ہم اس سب کو جمع کریں گے اور شرکوں سے کہیں گے کہ تم میں ان کے جھینٹے تمہارے شرک بنایا تھا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان میں اختلاف ڈال دیں گے تو ان کے شرک ان سے کہیں گے۔ تم تو ہم کو بوجہ نہ تھے ہمارے اور تمہارے درمیان خدا ہی شاہد ہے کہ تو تمہاری پرستش کی ذرا خبر ہی نہیں ہو۔ وہاں ہر ایک اپنے اعمال سابقہ کو یاد دہانی کے لیے گاہ اور اپنے حقیقی مالک کی طرف سب واپس بلانے جائیں گے اور سب اپنی افترا پر دایاں چھوٹ جائیں گے۔

پھر اے محمد! تو ان لوگوں سے پوچھو کہ کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟۔ اللہ مدبر تمہارے کانون اور آنکھوں کا کون مالک ہے؟۔ مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو کون نکالتا ہے؟۔ کون استقام جلاتا ہے؟۔ وہ کہیں گے اللہ۔ تو کہہ دو پھر تم اس اللہ سے دُرتے کیون نہیں؟۔ یہی اللہ سچا تمہارا پروردگار ہے۔ حق بات معلوم کر کے پھر اس کا نہ ماننا گمراہی نہیں ہو تو کیا ہے؟۔ تم لوگ کہہ دو پھر سے جارہے ہو؟۔ اے محمد! اسی طرح میرے رب کے کلمات ان نافرمانوں پر صادق آئے کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے ہاں محمد! تو ان لوگوں سے پوچھو۔

تمہارے شرک کا طریق کوئی ایسا بھی ہے جو خلقت کی ابتدا کرے اور مار کر پھر بدلے؟۔ تو کہہ دو اللہ خلق کو پیدا کرتا ہے اور پھر مار کر بٹلاتا ہے۔ تم کہاں پھر سے چلے جاتے ہو؟۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے پوچھو کیا تمہارے شرک میں سے کوئی دین حق کی طرف ہدایت کرتا ہے؟ تو کہہ دو اللہ دین حق کی طرف ہدایت کرتا ہے تو دین حق کی طرف ہدایت کرنے والے کی پیروی کرنا، چاہے یا کسی پیروی کرنا چاہے جو اس کے کوئی راستہ بنائے خود ہی راغبین بنائے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیا حکم کرتے ہو؟۔ ان میں اکثر صرف دہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں + دہم و گمان بمقابلہ حق کے کچھ نہیں ہے + اللہ تمہارے انحال بیدار نشی کو غیب جانتا ہے + یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے بن سکے۔ بلکہ یہ تصدیق کرتا ہے ان کتابوں کی جو اس کے پہلے سے ہیں اور ان کی تفصیل کرتا ہے۔ کہیں شک نہیں ہے کہ یہ قرآن پروردگار عالم کی طرف سے آگیا ہے + کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کو محمد نے بنالیا ہے؟ تو کہہ دو اچھا ایسی ہی ایک سورہ آگیا ہے تم بھی بنالو اور سچے ہو تو سوائے اللہ کے جسے تم جانتے ہو مدد کے لیے بلاؤ۔ یہ جو بات یہ لوگ سمجھتے ہیں

یہ میں جوں کی توہین اللہ ایمان لانا نہیں لگھاری دکھی طرح ایمان نہیں لائیں گے یہ میں نہیں سمجھتا کہ شرک بن کر اپنے ہوا میں + اللہ پرور قیامت + اللہ حالات بد و گمراہی کے لیے اسے آزمائش لوگوں کی کھینچ نہیں آتے تو اسے بھٹلاتے ہیں۔ یہی حالت گذشتہ امتوں کے گمراہوں کی بھی تھی +

رجس کی تاویل ان کو نہیں آتی اُسے یہ جھٹلاتے ہیں اسی طرح انھوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ ان کے پہلے گزرے ہیں۔ اے محمد! تو دیکھ اُن ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو قرآن پر ایمان لائیں گے اور بعض ایسے ہیں جو کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ اے محمد! تیرا رب مفسدون کو خوب جانتا ہے۔

ع اے محمد! یہ لوگ تجھے جھٹلائیں تو کہے۔ ”میرا کام میرے لیے ہے اور تمھارا کام تمھارے لیے ہے۔“ میرے اعمال سے تم بری ہو اور تمھارے اعمال سے میں بری ہوں۔“ ان میں بعض ایسے ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں۔ لیکن کیا یہ عقل ہرے ہوں گے جب بھی تو ان کو سنائے گا؟۔ ان میں بعض تیری طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن کیا تو بے عمل اندھوں کو کبھی راہ بتائے گا؟۔ اللہ! آدمیوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن آدمی آپ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ جب روز قیامت میں وہ آدمیوں کو جمع کرے گا تو ایسا معلوم ہوگا گویا دنیا میں وہ دن میں ایک گھڑی ٹھہرے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو دہان پہنچائیں گے۔ اللہ کے ملنے کو جنھوں نے جھٹلایا تھا وہ نقصان میں رہیں گے اور راہ ہانے والے نہ ہونگے۔ اے محمد! جو عذاب ہم نے اُن کے لیے مقرر کیا ہے ہم دینا ہی میں دکھا دیں اور تو بھی دیکھ لے یا ہم تجھے وفات دین اور پھر تو دیکھے۔

ہر حال یہ سب ہماری طرف بھراؤں گے۔ اللہ ان کے افعال دیکھ رہا ہے۔ ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا ہے۔ جب اُن کے رسول ہمارے پاس آئیں گے تو انصاف کے ساتھ اُن میں فیصلے کر دیے جائیں گے۔ اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ مسلمانو! یہ تم سے بچتے رہن۔ تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ خدا کا ہے۔ کب پورا ہوگا۔“ اے محمد! تو کہہ۔ ”میں اپنی ذات کے لیے بھی ضرر یا نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔ ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آگیا ہے تو بچاؤ تو ایک دم کے لیے بھی تاخیر و تقویٰ نہیں ہوتی۔“ اے محمد! تو کہہ۔ ”یہ تو بتاؤ اُس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا دن کو آئے۔“ ہوگا تو وہ عذاب ہی؟ گنہگار لوگ اُس کے لیے جلدی کیوں بچا رہے ہیں؟۔ کیا جب عذاب آجائے گا تب ہی اُس پر ایمان لاؤ گے؟“ اُس وقت تمھیں کہا جائے گا۔ ”اب تم قائل ہوے۔“ تم تو اُس کے لیے بڑی جلدی بچا رہے تھے۔ اُس وقت ظالموں سے یہ بھی کہا جائے گا۔ ”وای عذاب مجھ کو۔ تمھاری ہی کمائی کا یہ بدلہ ہے۔“ اے محمد!

لے ان میں بعض بڑے ایمان سے تیری باتیں سنتے ہیں یا تیری طرف دیکھتے ہیں تو اس سے پہلے کہ یہ بھڑک اٹھیں بھی لائیں گے۔ اللہ کا ارہانے کا بدلہ ضرور پائیں گے۔ دنیا میں جن میں وقاحت میں عروہ پائیں گے۔

یہ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں۔ کیا یہ سب باتیں سچ ہیں، ہاں تو کہہ دیجئے کہ قسم پر میرے پروردگار کی۔
 لیے شک سچ ہیں ہم اللہ کو عاجز کر نہ سکو گے ہاں

قرآن

سچ اگر گنکاروں کی اس زمین کی تمام چیزیں قیامت میں ہوں تو وہ اپنی جان کے
 بدلے میں دینے کو تیار ہو جائیں گے وہ عذاب دیکھیں گے تو بچھٹا ہوں گے۔ ان میں قصداً انسان
 کے ساتھ ہوگا۔ اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ جان رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہو اللہ ہی کا ہی ہاں اور
 کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اسی کی طرف
 تم سب بھر جاؤ گے، لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ہے جو تمھارا دلوں سے
 روک کی دو اور مومنوں کے لیے باعثِ ہدایت و رحمت ہے اے محمد! تو لوگوں کو یاد دلاؤ کہ یہ قرآن

قرآن

اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت ہے۔ جیسے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ جو کچھ وہ نفع دینا کے
 لیے جمع کر رہے ہیں اُس سے یہ کہیں اچھا ہے کہ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دو بھلا دیکھو تو
 اللہ نے تمھارے لیے روزی و اناری تو تم نے اُس میں سے کچھ وافر اور کچھ حلال ٹھہرایا۔ اے محمد!
 تو ان سے بچھڑا لیا اللہ نے ایسا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر جھوٹ افرا کرتے ہو یا اللہ پر جھوٹ افرا
 کرنے والے روز قیامت کو کیا سمجھتے ہو؟ ہاں اللہ تو آدمیوں پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ
 اُس کا فکر نہیں کرتے۔

اللہ رحمت
 امر شریف

اللہ مہربان
 نافرمان

سچ اے محمد! تو کسی حال میں ہو۔ کوئی آیت قرآنی تو لوگوں کو سنا رہا ہو۔ اور لوگو! تم دنیا
 کا کوئی کام کر رہے ہو۔ جب تم اُس میں مشغول رہتے ہو ہم تمہیں دیکھتے رہتے ہیں اے محمد! میرے
 رب سے زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر بھی غائب نہیں رہ سکتا۔ ذرے سے چھوٹی یا بڑی
 کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کتابِ سین (لوح محفوظ) میں نہیں ہو۔ آگاہ ہو کہ اولیاء اللہ
 (فاضل خدا) کو روز قیامت کچھ خوف یا غم نہ ہوگا۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور پرہیزگاری
 کرتے ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اُن کی باتیں اللہ کی باتوں میں فرق نہیں
 آتا۔ یہی بڑی کامیابی ہے اے محمد! تو ان کفار کی باتوں سے غم نہ کھا۔ یورثہ اللہ کو ہو۔ وہ
 منتہا جاتا رہے لوگو! یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہو اللہ کا ہے کچھ مسلمانوں کے کہ اللہ کے

اولیاء اللہ

میں

اللہ نے عہد کیا ہے کہ جو لوگ اللہ کے لیے ہر شے قربان کر دیں اور قیامت میں
 حاضر ہوں گے وہ سب اللہ کے لیے دنیا کوک ستارے کر دیں گے۔ اے ایمان! اللہ رحمت
 اور رحمت ہے۔

یہ لوگ دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں + وہ محض گمان پر چلتے ہیں اور محض اٹھتے ہیں + اسی اللہ نے تمہارے لیے آرام کرنے کو رات اور دیکھنے کے لیے دن بنایا ہے + بے شک اس میں سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں + یہ لوگ کہتے ہیں "اللہ نے کوئی بیٹا نہ رکھا رکھا ہو"۔ وہ اس سے پاک ہے اور کوئی نیا نہ ہو + آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہو اسی کا ہے + تمہارے باپ کی کوئی سند نہیں جو تم کو اللہ پر بے جانے ہو سے جھوٹ بولتے ہو + اے محمد! تو کہہ دے "اللہ جھوٹ افرا کرنے والے نجات نہ پائیں گے" + دینا میں ان کے لیے کچھ فائدے ہیں لیکن ہمارے پاس پورا نصیب آنا ہے۔ جان ہم ان کے کفر کے بدلے میں سخت عذاب انہیں دکھائیں گے۔

کوئی
نہ ہو
بیٹا نہیں

ج اے محمد! تو نوح کی خبر ان لوگوں کو سنا + جب نوح نے اپنی قوم سے کہا "لوگو میرا رہنا اور اللہ کی آیتوں کا پڑھنا سیکھنا تمہیں گراں گذرنا ہے۔ تو میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں + تم اپنے کام کو اور اپنے شریکوں کو ٹھیک کر دے + تمہارا کام تم پر بھیجا ہوا نہ ہے۔ پھر جو کرنا ہو کئے ساتھ کرو اور مجھے ملت نہ دو + اگر تم مجھ سے منہ پھیر لو گے تو میں کچھ مزدوری تو تم سے مانگتا ہوں + میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہے اور مجھے فرمانبردار رہنے کا حکم ہوا ہے + پھر لوگوں نے اُسے ٹھکرایا تو پہنے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو جو کشتی میں تھے بچالیا اور اپنی آیتوں کے ٹھکانے والوں کو ڈبو کر انہیں لوگوں کو ان کا جائز ٹھکانہ کیا۔ اے محمد! تو دیکھ عذاب طوفان سے جو ڈرائے جاتے تھے ان کا انجام کیا ہوا۔ طوفان کے بعد ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے جو اپنی قوم کے پاس نشانیاں لے کر آئے تھے۔ لیکن پہلے سے جسے ان لوگوں نے ٹھکانا شروع کر دیا پھر اُس پر وہ ایمان نہیں لائے + اسی طرح ہم مدت سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر ٹھکر کرتے ہیں + ان پیغمبروں کے بعد فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف ہم نے اپنی نشانوں کے ساتھ موسیٰ اور ہرون کو بھیجا تو ان نافرمانوں نے تکبر کیا + جب ہماری طرف سے ان کے پاس سچی بات پہنچی تو وہ کہنے لگے "یہ تو صحرانہ جادو ہے" + موسیٰ نے کہا "جب تمہارے پاس سچی بات آئی تو کیا تم اُس کی نسبت ایسا کہتے ہو؟" کیا یہ جادو ہے + جادو کرنے والوں کو تو کامیابی نہیں ہوتی + وہ بولے "کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ جس دین پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے

حج
نوح

سند نہیں

اللہ نوح کی امت جب بہ گمراہ ہوئی تو طوفان کے عذاب سے وہ ہلاک ہو گئی اور جو کشتی میں تھے انہیں کی نسل بچ گئی + لکھو سورہ اعراف، ترجمہ ۸۸ + ۸۹ نوح کے بعد پھر فرعون گمراہ ہو گیا تو پھر موسیٰ اور ہرون کی ضرورت ہوئی۔ **س** صفحہ ۱۰۷ سورہ نوح، رکوع ۳۳ + ۳۴

اُس سے تو یمن پھر دے۔ اور ملک میں قوم دونوں (بھائیوں) کی برائی ہو، ہم قوم دونوں پر ایمان نہ لائیں گے۔“ فرعون نے حکم دیا، تمام ہوشیار جادوگر میرے پاس بلائے جائیں، جب جادوگر جمع ہوئے تو موسیٰ نے اُن سے کہا، ”ڈالو کیا ڈالتے ہو؟ جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا، ”تم جو لائے ہو وہ جادو ہوا اللہ اس کو خفیہ بنا دے گا۔ اللہ مفسدون کا جادوگر۔“

کام نہیں سنوارتا اللہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ گناہگار، برا مین۔“

فرعون اور اُس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ سادہ سببت میں دالین موسیٰ کی قوم کے چند لوگ موسیٰ پر ایمان لائے۔ فرعون بے شک اُس ملک میں سرکش اور بے باک تھا، موسیٰ نے ایمان لانے والوں سے کہا، ”لوگو! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اُس کی فرمانبرداری کرتے ہو تو اُس پر بھروسہ کرو، وہ لوگ بولے، ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! اس قوم ظالم کا زور ہم پر نہ چلے دے اور ہمیں اپنی رحمت سے ان کا فرد سے نجات دے۔“ ہم نے موسیٰ اور اُس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ تم اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بنا دو اور اپنے گھروں کو مسجدیں قرار دو اور نمازین پڑھو اور موسیٰ سے کہا کہ تو مومنوں کو بشارت دے کہ تمہاری رہائی کا وقت قریب آگیا۔ موسیٰ نے کہا، ”اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون کو اور اُس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور مال دے رکھا ہے۔ اے پروردگار ہمارے! وہ اُس کے ذریعہ سے دوسروں کو تیری راہ سے ہکاتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ان کے مال پر باد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ جب تک وہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیں ایمان نہ لائیں۔“ اللہ نے کہا، ”تم دونوں بھائیوں کی دعائیں قبول کی گئیں تم ثابت قدم رہنا اور ان جاہلوں کی بیرومی نہ کرنا۔“ ہم نے بنی اسرائیل کو دیا کہ پاد کر دیا اور فرعون اور اُس کے لشکر نے سرکشی اور شرارت سے اُن کا تعاقب کیا، میان ملک کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو بولا، ”یمن نے یقین کیا کہ میں پروردگار اسرائیل ایمان لائے ہیں اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہو۔ اور میں مسلم (فرمانبردار) ہوتا ہوں۔“ ارشاد ہوا، ”اب تو ایمان لا جاؤ پہلے تو نافرمانبردار اور مفسد تھا۔“ کج ہم تیرا جسم بجا دین گے تاکہ تیرے بعد جو آئیں اُن کے لیے عبرت ہو۔ اکثر لوگ ہماری نشانیں پر غور نہیں کرتے۔“

فرعون نے کاظم بنی اسرائیل پر دیکھ کر اور انکی مشائخ اور گراہی پر نظر ڈال کر حضرت موسیٰ نے بددعا کی کہ فرعون کو دعویٰ خدا کا تھا۔ مرنے پہنچ گئی لاش کالی ہوئی اور نہ دیکھی گئی تو لوگوں کو عبرت ہوئی۔

ج ہم نے نبی اسرائیل کو ملک شام میں ایک اجمعی ملک دی اور کھانے کے لیے عہد عہد

جزیرین دین دے جب تک علم کتاب اُن کے پاس نہیں آیا تھا انھوں نے اختلاف نہیں

کیا تھا۔ اے محمد! نبی اسرائیل کے اختلافات کا فیصلہ قیامت کے دن تیرا رب کر دے گا۔ اے محمد!

ہم نے جو قرآن تجھے ہمارا رہنما کرنا میں تجھے نیک رہنا اور اُن سے بوجھ جو تجھ سے پہلے کر سکے

پرستے ہیں۔ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھے کتاب برحق آئی ہو تو شک میں نہ پڑنا اور نہ ان

لوگوں کی طرح جو جانا بھولنے والے تھے۔ درہ تو نقصان اٹھائے گا۔ اے محمد!

جو لوگ تیرے رب کے حکم عذاب سے مستوجب ہو چکے ہیں وہ جب تک دردناک عذاب دیکھیں گے

ایمان نہ لائیں گے۔ گو اُن کے پاس تمام معجزے آجائیں بس قوم یونس کے اور کوئی بستی ایسی

کیون نہ ہوئی کہ اُس کے باندے عذاب دیکھنے کے پہلے ایمان لائے اور ان کا ایمان لانا انھیں

منفع پہنچا تا جب قوم یونس ایمان لائی تو ہم نے اُس سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا

اور ایک مدت تک اُن کو عین سے رکھا۔ اے محمد! تیرا رب چاہتا تو دنیا کے سب لوگ مؤمن

ہو جاتے۔ کیا تو لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کر سکتا ہو؟ کوئی شخص بے حکم اللہ کے ایمان نہیں

لا سکتا۔ جو لوگ دلائل وحدانیت نہیں سمجھتے اللہ انھیں پرکھ کر گمراہ کرنا چاہتا ہو گا

تو لوگوں سے کہہ دو آسمان اور زمین کی چیزیں دیکھو جو ایمان نہیں لاتے اُن کے لیے نشانیاں

اور دروازے والے (پیغمبر) بے سود ہیں۔ ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں کیا انھیں کسی گروہوں

کے یہ لوگ بھی نظر ہیں؟ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دو اچھا تم انتظار کرو دین بھی تمھارے

ساتھ نظر ہوں۔ جب عذاب آتا ہے تو ہم اپنے پیغمبروں کو اور مومنوں کو بچا لیتے ہیں۔ ہم پر ضرور

ہو کہ ہم مومنوں کو بچا لیا کریں۔

اع اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دے۔ لوگو! تمہیں میرے دین میں کچھ شک ہو تو

صاف صاف سن لو میں تو ان کی پرستش کرتا نہیں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ میں اُسی

کو چھوڑ دیتا ہوں۔ نبی اسرائیل میرے دین سے بچ رہے ہیں جب ان کے لیے علم تو ریت آیا اور ان کی مہر دی کی زیادہ اس میں

تو ان میں اختلافات شروع ہوئے۔ دیکھ سورہ قمرہ اور سورہ ابراہیم اور سورہ اعراس سے جو تعلقات چھوڑے

اور قرآن ان کا شروع ہوا تو شان بشارت سے انھیں کو ہریت ہوئی۔ ارشاد ہوا کہ تمہیں ہریت کے بعد شک کا درجہ پہنچا ہوا

جو کہ اہل کتاب ہیں ان کو قرآن سنا تو وہ تصدیق کریں گے کہ تو ریت اور ارجل کے مطابق اسے احکام میں اور پھر تری جت ریت

پر چلے گی۔ سورہ ازل میں جو سنی کلمہ ہے اُن وہ سنی ہی رہیں گے۔ سورہ یوسف میں کہ امت کی نافرمانی حد سے نہیں

تو عذاب نازل ہوا۔ اور ظاہر ہوتے ہی قوم نے تو یہ کہی اور عذاب ہٹ گیا۔ سورہ قمرہ اور سورہ اعراس کی نسبت

کا تمنا دیکھو اگر اللہ چاہتا تو یہ کوئی کا فر نہ ہوتا۔

اللہ کی پرستش کرتا ہوں جو تم سب کو موت دیتا ہو۔ اور مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سونے ہوں اور نہ مجھے حکم دیا گیا ہو کہ "تو اسی دین کی طرف اپنا منہ کر کے سیدھا جلا جا۔ اور مشرکین میں شامل نہ ہو۔ اور اللہ کے سوا تو اسے نہ پکار جو تجھے نفع یا ضرر نہ پہنچا سکے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو ظالم ٹھہرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو کوئی اس کا دفع کرنے والا اس کے سوا نہیں ہو گا۔ اگر وہ تجھے نادمہ پہنچانا چاہے تو اس کا فضل کوئی تال نہیں سکتا۔ اپنے بندوں میں سے وہ جسے چاہے نادمہ پہنچائے۔ وہ غفور رحیم ہے۔" اسے تمہارا تو یوں سے کہے "لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق (قرآن) آگیا ہے۔ جو شخص اس پر راست برائے گا وہ اپنے لیے رستہ راست برائے گا اور جو شخص بیکے گا وہ اپنے لیے بیکہ گامہ بین تم پر دار و مذہب ہیں ہوں۔" اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھیجا ہے۔ اور اللہ کا فیصلہ عاد ہونے تک معبر کر۔ وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورہ ہود

(مکی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الح آلا۔ یہ قرآن ایک کتاب حکمت والے بانجرا اللہ کی طرف سے ہے۔ اس کے صفائیں تکمیل میں اور تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں کہ لوگو! اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔ میں تم کو اس کی طرف سے ڈراتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں۔ اپنے پروردگار سے استغفار کرو دھیرا کی طرف رجوع کرو وہ تم کو ایک وقت ستر تک دنیا میں اچھا نادمہ دے گا اور ہر نیکی کرنے والے کو اس کی نیکی کا ثواب دے گا۔ اور اگر تم تمہارے پیروں کے تو میں بُرے دن کے عذاب سے تمہارے لیے ڈرتا ہوں۔ اللہ کی طرف تم سب کو جاناؤ اور وہ ہر شخص پر قادر ہے۔ اسے عذاب آگاہ ہو کہ کتنا اسے بخیر و نیکار کرتے ہیں یعنی رازائے دل چھپاتے ہیں کہ اللہ سے چھپے رہیں۔ جان رکھو کہ جو وقت خواب اپنے کمرے اور گھر سے باہر جاتے ہیں اور ظاہری باتیں اللہ کو معلوم رہتی ہیں وہ دونوں کے راز تک

۱۵ حضرت یونس کا اس میں ذکر ہے کہ جب کوئی ناصح کی بات نہیں دیتا تو اس سے نفرت آگاہ اور اس کی مجلس میں جانا ہوتا ہے۔ بن پڑے ہوئے رہتا ہے۔ یہی کیفیت بعض کفار کی تھی۔ ارشاد ہوا کہ یہ لوگ آنحضرت کی مجلس میں دن جراتے ہوئے آتے ہیں تو کیا کہتے ہیں کہ وہ اللہ سے چھپے رہیں گے! اللہ ان کی خواب گاہ کی باتوں سے بھی واقف ہے۔

کا جاننے والا ہو +

بارشھوان پارہ

زمین میں کوئی چلنے والا (جاندار) ایسا نہیں ہے جس کا ذوق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ وہی ہر ایک (جاندار) کا ٹھکانا اور جلے امانت جانتا ہو + کتاب میں (الح محفوظ) میں سب کچھ درج ہے + اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اس کا عرش بانی برحق۔ اس نے دنیا کو اس میں سے پیدا کیا کہ تعین آزمائے کہ تم میں بہتر عمل کرنے والے کون ہیں + اسے محمد! تو ان لوگوں سے کہے گا۔ "تم لوگ مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے؟ تو منکرین کہیں گے کہ یہ صریح جابو دگہی بانی ہیں ہم نے ایک عین زمانہ تک ان سے عذاب روک رکھا تو یہ کہنے لگے کہ "عذاب کیوں رک گیا ہوا ہے؟" جب ان پر عذاب آئے گا تو رگ نہ سکے گا۔ اور وہ عذاب جس سے یہ سخر ہیں کرتے ہیں ان کو گھر لگا دیا + جب ہم انسان کو اپنی نعمت کا مزہ چکھا کر اسے چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید اور ناشکر گزار ہو جاتا ہے اور جب تکلیف لافتح کے بعد ہم اسے نعمتوں کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ کہتا ہے "برایان مجھے دے دو کہ میں" اور خوش ہوتا ہے اور اتر آتا ہے + لیکن مغفرت اور بڑا ثواب انھیں کے لیے ہے جو نہہ کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں + اسے محمد! شاید تو بعض حصہ کلمہ کو چھوڑ دینا چاہے۔ اور کفار کے اس کہنے سے کہ "اس نبی پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اترے۔ یا کوئی فرشتہ اس کے ساتھ کیوں نہیں آیا؟" تو تنگ دل ہو + تو محض ڈرانے والا ہو + ہر چیز تو اللہ کے اختیار میں ہے + اسے محمد! کیا یہ تجھے کہتے ہیں؟ کہ اس نے قرآن دل سے گڑھ لیا ہو + تو کہہ یہ ایسی دس ہی سورتیں تم بھی گڑھ لاؤ۔ اور سچے ہو تو اللہ کے سوا جسے نہ دیکھ لے بلا سکو بلا لہو اگر تمہارے مددگار تھا + کہا نہ کر سکتا تو جان لو کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اتار دیا گیا ہو اور سوا اللہ کے دوسرا معبود نہیں ہو + کیا تم اسلام لاتے ہو یا نہیں؟ جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ایمان کے اعمال کے بدلے دنیا ہی میں پورے کر دیتے ہیں۔ دنیا میں ان کو خسارہ نہیں ہوتا + لیکن آخرت میں ان کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دنیا میں وہ جو کچھ بھلا بیان کرتے ہیں وہ مٹ جائیں گی

خفت عالم

نہیں

۱۔ وہ جہ جہان مرنے کے بعد وہ رہے گا + ۲۔ نعمتات میں میں جہان مانا گیا ہو کہ یہ بالی یا اللہ ۳۔ خسارہ دنیا کی باتوں سے کفار متوجہ ہوتے ہیں + ۴۔ کفار سب کو طلب کرتے تھے اور سب کو تھے تو یہ نہ تھا کہ مال ہوتا تھا ربح مال کے لیے یہ آیت بڑی +

اور ان کے اعمال باطل ہو جائیں گے۔ جو لوگ اپنے رب کے کھلے ہوئے راستے پر ہیں اور ان کی عقل سلیم گویا انھیں مین کا ایک گواہ اُن کے ساتھ ہو اور پہلے سے موسیٰ کی کتاب تو ریت امام اور تمث کے طور پر اُن کے پاس موجود ہو۔ کیا وہ اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے؟ ہود تو یہاں ضرور لائیں گے۔ اور دوسرے فرشتے کے لوگ جو اس سے منکر ہوں گے ورنہ اُن کا بھگنا ہو گا۔ اے محمد! تو قرآن کی طرف سے شک نہ کرنا۔ اس میں شک نہیں ہو کہ وہ برحق تیرے رب کی طرف سے ہو۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ جو لوگ الشریعہ بھٹا ہوتا ہوا ہے ان سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے؟ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے بروہ قیامت پیش کیے۔ طین گئے اور گواہ کہیں گے۔ ”یہی ہیں وہ جو جھوٹ بولتے تھے اپنے رب پر“ آگاہ ہو کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔ جو اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکتے ہیں اور اُس میں کجی ڈھونڈتے ہیں۔ یہ آخرت سے بھی منکر ہیں۔ اللہ کو دنیا میں ہر آنہ سکین گے۔ اور نہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا ان کا حامی ہو گا۔ قیامت میں ان پر عذاب دو جہد ہو گا۔ نہ یہ نصیحت سُن سکتے ہیں اور نہ راہ راست دیکھ سکتے ہیں۔ انھوں نے اپنی ذات کو نقصان میں ڈال رکھا ہو اور یہ جھوٹا افشاں کرتے ہیں یہ سب آخرت میں جاتا رہے گا۔ آخرت میں یہ ضرور بہت بُرا نقصان اٹھائیں گے۔ ایمان لانے والے جو نیک کام کرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے عاجزی کرتے ہیں جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ فریقین (کافروں اور مسلمانوں) کی مثال اندھے اور بہرے اور بنیالوں شنو کی سی ہو گیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے جو یہ کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے تھے۔

سبح ہم نے نوحؑ کو کئی قوم کی طرف بھیجا تو نوحؑ نے کہا ”میں تمھیں صاف صاف ڈرانے کے لیے حضرت نوحؑ آیا ہوں اللہ کے سوا دوسرے کسی کو نہ پوجو۔ دردناک عذاب کے دن سے میں تمھارے لیے ڈرتا ہوں“ اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا ”ہم تو تجھے اپنا ہی سا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو ہم میں کہیں ہیں وہی تیری بری وی سرسری نظر کرتے ہیں۔ تم لوگوں میں ہم کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں باتے بلکہ تم لوگوں کو ہم جھوٹا دیکھتے ہیں“ نوحؑ نے کہا ”لوگو! دیکھو تو سہی اگر میں اپنے رب کے کھلے راستے پر ہوں اور اُس نے مجھے

۱۷۵ کناری طرف مخاطب ہو کر کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ لیکن اہل کتاب جو عقل سلیم رکھتے ہیں اور تورات میں دین محمدؐ کی تصدیق پاتے ہیں وہ تو قرآن پر ضرور ایمان لائیں گے۔ اس آیت کے ترجمے مختلف طور پر کیے گئے ہیں۔ ایک ترجمہ یہ بھی ہے

نعت نبوت دی ہو اور وہ تعین نظر نہیں آتی اور تم اللہ کی نعمت سے ناخوش ہو۔ تو کیا میں اسے
تھارے گھر سے نکال دوں گا؟ لوگو! میں اس ہدایت کے صلہ میں تم سے کچھ مال نہیں مانگتا میری
مزدوری تو اللہ سے ملے گی۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان میں اُنھیں نکال نہیں دے سکتا +
بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم جہالت کرتے ہو + لوگو! اگر
میں اُن غریب مومن کو نکال دوں تو اللہ سے کتنا کون بجائے؟ ہم اتنا بھی نہیں سوچتے
میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں غیب
جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تمھاری
نظر دُن میں جو حقیر ہیں اُن پر اللہ اپنا فضل دے گا + اللہ ہی اُن کے دلوں کی بات خوب
جانتا ہو۔ میں ایسی باتیں کروں تو ظالم ٹھہر دُن گا + اُن لوگوں نے کہا: "اے نوح! تو جسے
لڑا اور خوب لڑا۔ اب تو سچا ہو تو وہ عذابِ لا جس سے تو ہمیں ڈراتا ہو + نوح نے کہا: اللہ
چاہے گا تو وہ تم پر عذاب نازل کرے گا اور پھر تم بچ نہ سکو گے + اللہ تم کو بگاڑنا چاہے تو پھر میں
کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں میری نصیحت تم کو نفع نہیں دے سکتی + وہ تمھارا رب ہو اور اسی
کی طرف تم کو پھر جانا ہو + اے محمد! کیا کفار مکہ بھی ایسی ہی کہتے ہیں کہ اس نے (یعنی نوح) قرآن کو
خود بنالیا ہو؟ تو کہہ: "اگر میں نے خود بنالیا ہو تو میرا گناہ مجھ پر ہی لیکن تمھارے گناہوں سے
میں بری ہوں +"

ہم نوح کی طرف دی بھیجی گئی تھی کہ: "تیری قوم میں جو ایمان لانے والے تھے وہ ایمان
لا چکے۔ ان کے اعمال پر تو نوح ذکر کہ ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق تو کشتی بنا۔
نا فرمانوں کی نسبت تو مجھ سے کچھ دیکھنا یہ لوگ ڈوبنے والے ہیں + نوح کشتی بنانا تھا اور اُس کی
قوم کے سردار جب اُس کے پاس سے گذرتے تھے تو اُس سے تمسخر کرتے تھے + نوح کہتا تھا: "تم
میرے پر ہنستے ہو تو اچھا۔ جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو اسی طرح ہم بھی تم پر ہنیں گے + مگر یہ تم جان
لو گے کہ زور اکر کے والا عذاب دینا میں کس پر آتا ہو اور کس پر دائمی عذاب قیامت میں
ہوتا ہو + یہ سب ہوتا رہا ایمان تک کہ ہمارا حکم عذاب آیا اور تمور نے جوش مارا۔ ہم نے کہا:
"اے نوح! تو اس کشتی میں جانداروں کے دو دو جوڑے اور اپنے زوجہ والوں کو
باستثنا اُس کے جس کا نسبت چارزارت دو جوڑے ہر گز نہ ملے گا + اور اپنے

نوح
کشتی

ملے ہوں بھی ترجیح کیا گاؤ + مگر یہی میں چھوڑ دینا چاہیے۔"

پڑھا ہے۔ اس کے ساتھ جو ایمان لائے تھے وہ کہتے تھے کہ فوج نے ان لوگوں سے کہا کہ اس
 سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ اور غمناک اس کا اللہ کے نام سے پوچھ بنگ میرا پروردگار غفور رحیم ہے کہ کتنی
 انھیں پہلاڑی سی بلند موجوں میں لے چلی۔ اور فوج نے اپنے بیٹے کو جو ایک کینارے پہلے تھا پھار
 دیا ہمارے ساتھ حصار ہو گیا۔ کافروں کے ساتھ نہ رہ بیٹے و کمایہ کسی پیار پر یا نہ لوگ جو تھے پانی
 سے چلبے گا؟ فوج نے کہا کہ اللہ کے غضب سے بچانے والا ان کوئی نہیں ہو۔ وہی بچے گا جس پر
 اللہ مہربان ہو گا تو پھر دونوں کے درمیان میں سوچ جائے ہوگی اور وہ (روح کا پناہ اور پناہ
 کے ساتھ) ہو دیا گیا پھر کہا گیا اے زمین تو اپنا پانی چوب کر لے اور اے آسمان تو غصہ جا
 پانی سوکھ گیا اور اسی نام ہو گیا۔ اور کشتی کو جو دی پر پھری اور کہا گیا کہ ظالموں پر لعنت ہو
 فوج نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا "میرے پروردگار! میرا بیٹا بھی میرے اہل میں داخل
 ہے۔ تیرا وعدہ میرے اہل کے نجات دینے کا سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے تو اللہ نے کہا کہ ان لوگوں
 وہ تیرے اہل سے نہیں ہو اس کے عمل اچھے نہیں ہیں۔ تجھے جس کا علم نہ ہو تو اس کا سوال نہ کر
 ہیں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہیں تو بھی جاہل نہ ہو جائے فوج نے کہا کہ اے میرے پروردگار! بے
 سمجھے ہوئے سوال کرنے پر میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اگر تو تجھے نہ بخشے گا اور پھر رقم نہ کرے گا
 تو میں خسارہ میں رہوں گا نہ تو مجھ سے کہا گیا کہ اے فوج! تجھ سے اگر ہماری طرف سے تجھ
 اور تیرے ساتھیوں پر سلامتی اور برکتیں ہیں کہ آگے چل کر پھر لوگ اسے بھی ہو گئے جو کہ وہ پناہ
 میں فائدہ دین گے اور پھر آخرت میں ان کو ہم سے دردناک عذاب پہنچے گا کہ اے محمد! یہ
 ان خبریں ہیں جن سے ہم تجھے بڑا پیار دیتی آگاہ کرتے ہیں۔ ان خبروں سے تو اور تیری قوم پہلے سے

پڑھ

واقعہ نہ تھی کہ تم میرا کہ انجام کار پر ہر کاروں کا بخیر ہو

۱۷۷ **تیم** قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو ہم نے نبی بنا کر بھیجا تھا وہ نے کہا بھائیو!
 اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا اعتبار دوسرا کوئی معبود نہیں ہے تم کسی کو اس کا شریک نہ کرنا
 تو جنھن تحت باندھے ہوئے بھائیو! میں اس کام کی تم سے مزدوری نہیں چاہتا۔ میری مزدوری
 اسی کے ذمہ جو میں نے تجھے پیدا کیا ہے کہ تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ بھائیو! اپنے رب سے

۱۷۸ اب بھی دیکھاؤ ان کی زمین میں جتنے جن توڑے ہیں "سیرا اللہ پر یا ورسا" چکر ترچہ ہو چلا اور پھر اس کا اللہ کے نام سے
 جو کہ اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے
 اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے
 سلاسی ہو اور پھر ان کے لیے عذاب ہو

بخشش مانگو۔ اور اُس کے معذورینِ تبرکہ کو کہ تم پر وہ خوب برسنے والا بدل بھیجے۔ اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے۔ تم سرکشی کر کے روگردانی نہ کرو۔ اُن لوگوں نے کہا: یہ اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لایا جو۔ جسے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو نہ جھوٹیں گے اور نہ تجھ پر ایمان لائیں گے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ ہمارے کسی معبود نے تجھے برا سیب پہنچایا ہو؟ ہود نے کہا: اللہ کو میں گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم جو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہو میں اُس سے بیزار ہوں۔ تم سب مجھ پر داؤن کو اور مجھے ملت نہ دو۔ میں نے اُس اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمہارا رب ہو جو کوئی چلنے والا ایسا نہیں ہے جس کی چوٹی اُس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ شک میرا بدردگار اُنصاف کے ساتھ راہِ راست پر ہے اگر تم اُس سے منہ پھرتے ہو تو مجھے کیا؟ جو حکم دے کہ میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ تو میں نے تم تک پہنچا دیا میرا بدردگار دوسری قوم کو تمہارا جانشین کرے گا اور تم اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ بے شک میرا بدردگار ہر شے پر نگہبان ہے؟ جب ہمارا حکم عذاب پہنچا تو ہم نے ہود کو اور اُس کے ساتھی مسنون کو اپنی رحمت سے نجات دی اور عذابِ سخت سے انہیں بچا لیا۔ اُجڑے ہوئے کھنڈر اُنکی قوم عاد کے ہیں جس نے اپنے رب کے حکموں سے انکار کیا تھا اور اُس کے رسول کا کمانہ مانا تھا اور اللہ کے حکم سخت و دشمنوں کے حکم کے پیرو ہوئے تھے۔ اس دنیا میں اور قیامت کے دن بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ہے۔ اگاہ ہو کہ قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا تھا۔ اگاہ ہو کہ رحمتِ الہی سے عاد جو قوم ہود کے لوگ تھے دور ہوئے۔

۱۱۔ قوم ثمود کی طرف اُس کے بھائی صالح کو بھیجنا تھا۔ صلح نے کہا: اے قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ تمہارے لیے اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ اُنہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور زمین میں تم کو آباد کیا ہے۔ اُس سے بخشش مانگو اور اُنکی طرفِ تبرکہ کرو۔ میرا بدردگار بے شک ہر ایک کے قریب ہے اور دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ وہ لوگ ہلے۔ اے صالح! پہلے تو ہم تجھ سے بڑی بڑی امیدیں رکھتے تھے۔ کیا تو ہمیں روکتا ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کی پرستش نہ کریں؟ اور تو جس طرف ہمیں بلاتا ہے ہم کو اُس کی نسبتِ شک اور حیرت پہنچا۔ صالح نے کہا: لوگو! تم نے یہ بھی سوچا کہ جب میں اپنے رب کے کھٹے ہوئے راستہ پر ہوں اور اُس نے مجھے اپنی رحمت دی ہے اور میں اُس کی عدول بھی کروں تو مجھے اُس سے کوئی پچاسکے گا۔ تم اپنی

صلح یعنی تیری صلح باری گئی ہے۔ ۱۲۔ اس وقت ہمارا احاطہ میں نشانہاتِ قوم عاد کے موجود ہیں۔

حضرت صالح
کی اہلی

صالح پر سے کبھے نقصان پہونچا رہے ہو چلو گویا اللہ کی اونٹنی تمھارے لیے ایک نشانی ہو۔
تم اسے چھوڑے رہو۔ اللہ کی زمین میں یہ جرتی پھرے تم اسے نہ سنا۔ نہین تو فورا عذاب
آئے گا۔ اُن لوگوں نے اُس کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ تو صلح کرنے کا یہ اپنے گھر دن میں
چم تین دن تک اور کبابی لایا پھر تم پر عذاب آئے گا۔ یہ وعدہ جو ما نہین ہو سکتا ہے پھر جب ہمارا
حکم عذاب آیا تو ہم نے منزل کو اور اُس کے ساتھ کے مومنوں کو اپنی رحمت سے اُس دن کی
رسوائی سے بچایا۔ اے محمد! تیرا رب بے شک قوی اور غالب ہے اور غالموں کو تیرے میل کے
میمہ (پیچ) نے اس طرح مار ڈالا کہ وہ اپنے گھر دن میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے اور اپنے منہ کو
وہ اُس میں سے ہی نہ تھے۔ اگاہ ہو کہ قوم خود نے اپنے رب سے کفر کیا تھا اور اگاہ ہو کہ قوم
خود سے اللہ کی رحمت دور ہو گئی۔

حضرت ابراہیم

ع جب ہمارے فرشتے اولاد کی بشارت لے کر ابراہیم کے پاس آئے تو انھوں نے
ابراہیم کو سلام کیا۔ ابراہیم نے بھی اُن کو سلام کیا۔ اور بے وقت گو سال کا برہان گوشت
پیش کیا۔ جب ابراہیم نے دیکھا کہ وہ فرشتے کھانے کو ہاتھ نہین لگاتے تو وہ اُن سے بدگمان ہوا
اور جی میں اُن سے ڈرا۔ فرشتوں نے کہا یہ درود نہ ہم فرشتے ہیں اور قوم لوط کی طرف بھیجے
گئے ہیں نہ اُس وقت ابراہیم کی بی بی وہین کھڑی تھی وہ یہ سُن کر ہنسی۔ اور ہم نے اُس کو
انھیں فرشتوں کے ذریعہ سے اسحق اور اسحق کے بعد یعقوب کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔
وہ بولی: "براہو میرا کیا میرے اولاد ہوگی؟ میں تو برصیا ہوں اور میرا شوہر بدستار ہے۔
عجیب بات ہے۔" فرشتے ہوئے: "کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اے اہل بیت نبوت!
تم پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں۔ بے شک وہ حمید اور مجید ہے۔ جب ابراہیم کا در
جانتا رہا اور اُس کو خوشخبری سیونچ گئی تو وہ قوم لوط کی نسبت ہم سے جھگڑا کرنے لگا۔ بیشک
ابراہیم بردہ ہار نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ ارشاد ہوا: اے ابراہیم!
تو اس سفارش سے باز آتیرے پروردگار کا حکم آگیا جان پر عذاب سزا دے گا جس نے اسے گناہ۔
جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ غمگین اور تنگدل ہوا اور بولا کہ آج کا دن سخت ہے۔

بشارت اولاد

اس سے ذرا دل والی بہت بڑی اہل ہونا بہت دامن سبک کرنے ہیں۔ فرشتے تو لوط کو کائنات کے ہاتھ سے راستہ میں مارا
زور ابراہیم کو دے گا کہ خوشخبری دینے چلے۔ پھر ابراہیم کو سلام ہوا اور وہ بھٹکے رحمت لوط کے لیے سفارش میں سے راستہ ہوئے۔
ہاں سفارش کو چھوڑنے سے نہیر کیا ہو سکتا۔ لیکن ہونے کی وجہ یہ تھی کہ فرشتے جہاں ہو کر جو جان نراکون کی صورت میں
آئے حضرت لوط کو اندیشہ ہوا کہ اس کے ہاں تو ایسے آدمی کی قوم یہ صلو کی کہتے کی۔

اُس کی قوم کے لوگ اُس کے پاس دوڑے ہوئے تھے کچھ بچے کام کرنے کے یہ لوگ طوفانی تھے
 لوٹے گئے۔ لوگوں پر میری لڑکیاں موجود ہیں جو تمھارے لیے پاک ہیں۔ اکثر سے دوڑو میرے
 ہاتھوں کے متعلق مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ہے؟ وہ لوگ بڑے
 توجہ نام کی تیری لڑکیوں سے ہیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ اور تو یہ بھی جانتا ہو کہ ہم کیسا ڈراؤ
 رکھتے ہیں؟ لوٹے گئے کیا یہ اسے کا ش مجھ میں تمھارے مقابلے کا دور ہوتا یا میں کسی ستم مقام میں
 بنا ہوا ہوں ہوتا؟ فرستوں نے کیا یہ اسے لوٹا؟ ہم لوگ تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔
 یہ لوگ تمھارے نہ پہنچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے سے نکال لے جاؤ۔ کوئی
 مرکز دے دیے۔ باشقا تیری بیٹی کے اُس پر وہی عذاب آئے گا۔ اور وہی برائے والا ہے۔
 ان کے عذاب کا وقت مقرر ہے۔ یہ کیا صبح نزدیک نہیں ہو؟ جب ہلاؤ حکم عذاب آیا تو پہلے
 اُس جی کے اوپر کے حصے کو بچنے کا معذکرہ دیا (یعنی اُسے اکٹ پلٹ دیا) اور بچے جسے سختی
 کے پتھر پر مائے جن پر تیرے رب کی طرف سے "نشان" کیے ہوئے تھے۔ ان ظالموں (کفار) کو
 سے یہ جگہ بھی دور نہیں ہے۔

زم لوگ
مکریان

صبح مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجنا۔ شعیب نے کہا: بھائیو! اُن
 کی بندگی کرو۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا تمھارا معبود نہیں ہے۔ ناپ اور تول میں بھی کمی نہ کرو۔
 میں تمھیں آسودہ مال پاتا ہوں اور تمھارے لیے اُس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تمھیں
 آگھیرنے والا ہے۔ بھائیو! انصاف کے ساتھ پورا پورا بناؤ اور تولو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں
 کم نہ دیا کرو اور نہ ملک میں فساد پھیلاتے پھر وہ تم کو سن ہو تو اسٹر کا دیا ہوا جوئی رہے وہی تمھارے
 لیے بہتر ہے۔ میں تم پر نگہبان تو ہوں نہیں مگر اُن لوگوں نے کہا: "اے شعیب! کیا تیری ناز
 نے تجھے یہی سکھا یا ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبود کو چھوڑ دین یا اپنی مرضی کے مطابق اپنے
 مال میں تعریف نہ کریں؟ تو بڑا حلیم اور راستہ ہو؟" شعیب نے کہا: "بھائیو! دیکھو تو اگر
 میں اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہوں اور وہ اپنی طرف سے مجھے اچھا رزق دیتا ہے تو کیا تمھاری
 بات سنوں؟ اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے میں تعین منع کرتا ہوں، خود بھی اسے نہ چھوڑے
 برعکس کہنے لگوں اور چلن تک ہو سکتا ہے میں اسلحہ ہی چاہتا ہوں۔ اور میری کیا سیاحتی تو

ص شعیب

کو نہ پاتا
ناپنا

ص شعیب
نفس

اسے میری لڑکیوں سے بھی کوئی ملان کوئی نہ کرنا۔ شعیب کی مرمت نے وہاں کا ساتھ دیا اور نہ کے ساتھ پاک ہوئی۔ اسے تولو اور
 صبح کو عذاب آیا طبقہ ارض اٹھ لوگ اور سے تیرے پاس ہیں۔ میں کہنے کے ساتھ تم ملایا میں قوم کے کہ شعیب نے یہ کہہ دیا ہے۔

اگر ہی سچا ہو غلامی پر زمین سے بھر دیا گیا ہو اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں یہ بھائیو
 کہیں عیسیٰ خلافت میں آیا جو ہم دکرنا کہ قوم نوح قوم ہو دیا قوم صالح برہو عیسیٰ بی بی عقی
 امیسی ہی حق پر مبنی پڑے قوم لوط کے کھنڈر بھی حق سے دور زمین میں ہا پنے رب سے مٹھٹا طلب
 کرو اور توبہ کرو میرا رب بے شک جہان اور جزا محبت کو سننے والا ہے انھوں نے کہا یہ اسے
 شعیب! ہم تیری بہت سی باتیں تو سمجھتے نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ تو ہم میں کمزور ہے میرے
 بھائی بندہ ہوتے تو ہم تجھ کو سنگسار کر دالتے ہم پر کچھ تیرا دیا و نہیں ہے شعیب نے کہا لوگو!
 کیا تم میرے بھائی بندوں کا دباؤ اشد سے بڑھ کر ہو ہمارا کہ تو کم لوگوں نے بس پشت ڈال دی ہے
 بے شک تمہارے اعلیٰ میرے رب کے احاطہ علم میں ہیں لوگو! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے ہو میں
 اپنی جگہ پر عمل کرتا ہوں تم غریب معلوم کرو گے کہ رسوا کرنے کو عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھٹلا
 کر ہے غمخوار ہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں جب ہمارا حکم عذاب آیا تو شعیب کو اور
 اس کے ساتھی نو سنون کو چھنے اپنی رحمت سے بچالیا اور ظالموں کو عذاب کی آواز سخت سے پکارا
 اور وہ اپنے گھر وں میں بیٹھے کے ٹھہرے گویا کبھی وہاں تھے ہی نہیں آگاہ ہو کہ قوم
 ثمود کی طرح زمین کے رہنے والے بھی رمت الہی سے دور ہوئے

فتح اپنی نشانیں اور دلیل واضح کے ساتھ ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے سرداروں
 کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی اور فرعون کا حکم درست نہ تھا +
 قیامت کے دن فرعون اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور آگ میں اُن کو بیو بچائے گا۔ جو
 بڑی فرو دگا ہو + اس دنیا میں اور قیامت کے دن بھی اُن کے پیچھے لعنت لگی ہوئی ہو +
 یہ کیسا بُرا انجام اُن کو ملا ہو + اے علماء ابن بستیوں کی خبریں جو ہم چٹکھو سنا تے ہیں ان میں سے
 بعض موجود ہیں اور بعض معدوم ہو گئیں۔ ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا انھوں نے خود اپنے آپ پر
 ظلم کیا + جب تیرے رب کا حکم آیا تو اُن کے مسجود جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے یکدم بھی انکے
 کلام نہ آئے + اور اُن کی تاباںی کے باعث ہوئے + اے علماء جب بستیوں کے باشندے افغانی
 کرتے ہیں اور تیرا رب انھیں پکڑتا ہو تو اسی طرح پکڑتا ہو + اُس کی گرفت دردناک اور سخت
 ہوتی ہو + آخرت کے عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے (ان باتوں میں ایک عبرت ہو + یہ آخرت کا
 دن وہ دن ہوگا جب سب لوگ جمع کیے جائیں گے اور سب سامنے کیے جائیں گے + روزِ آخرت

ہم ایک سیاح و چنڈ روزہ کے لیے ملتوی کیے ہوئے ہیں + جب وہ دن آئے گا تو کوئی بھی ہے
 اُس کے حکم کے بل بوتے پر گا۔ اُس وقت لوگوں میں کوئی بدبخت ہوگا اور کوئی نیک نعت
 ہوگا + بدبخت جتنے ہیں سب دوزخ میں ہوں گے وہاں وہ جلائیں گے اور نالے کریں گے
 جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ مگر تیرا رب جو چاہے گا وہ ہر
 چیز کو جو چاہتا ہو وہ کرتا ہے + لیکن نیک نعت لوگ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں ہمیشہ
 جنت میں رہیں گے۔ مگر تیرا رب جو چاہے گا وہ ہوگا۔ اُس کی اطاعت غیر محدود و بے پناہ ہے
 یہ سفر کین جو بوجھتے ہیں۔ اُس کی نسبت تو شبہ میں کبھی نہ رہنا ان کے باپ دادا جیسے پہلے جتے
 تھے فیسے پیسے بھی بوجھتے ہیں + ہم ان کو ان کا حصہ عذاب اور اپنا قیامت کے دن دین گے۔
 ۱۰۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تو اُس میں اختلاف کیا گیا + اسے محمدؐ اگر ترسے
 رب کا کلمہ پہلے سے معین نہوا ہوتا تو اُن میں فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ یہ کفار کہ بھی قرآن کی نسبت
 ایسے ہی شک میں پڑے ہیں جو انھیں حیران کر رہا ہے + یہ شک تیرا رب ان کے اعمال کو اور
 عوف دے گا + اُسے ان کے اعمال کی ضرورت نہیں۔ اُسے محمدؐ جیسے حکم دیا گیا ہے تو سیدھا چلا جائے
 اور ہرے ساتھ توبہ کرنے والے بھی سیدھے چلے جائیں۔ تم لوگ حد سے نہ بڑھو + اللہ تمھارے
 اعمال کو دیکھتا ہے۔ تم نا فرمانوں کی طرف نہ ٹھکنا ورنہ تم کو بھی دوزخ کی آگ آگے گی + اکثر کے
 سوا تمھارا کوئی مددگار نہیں ہے۔ تم اُن کی طرف ٹھک لو گے تو بھر کین مدد نہ پاؤ گے + اسے محمدؐ
 دن کے دونوں جانب (یعنی صبح اور شام) اور اوائل شب میں نماز پڑھو + نیکان بے شک
 گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ ذکر الہی کرنے والوں کے لیے یہ یاد دہانی ہے + اُسے محمدؐ مہر کہ نیکی
 کرنے والوں کا اجر اللہ منافع نہیں کرتا + تم لوگوں سے پہلے زمانہ میں ایسے صاحب عقل کیوں نہ ہو
 جو زمین میں نہا دھیلانے سے لوگوں کو منع کرتے۔ ایسے لوگ تھے مگر کھتے۔ اور اُن کو ہم نے
 عذاب سے بچا لیا تھا + اور نا فرمانوں نے اُن لذات دنیا کی پیروی کی تھی جو انھیں دی گئی تھیں
 اور وہ خطا کار تھے + تیرا رب ایسی ہیبتوں کو جس کے رہنے والے نیک ہوں ناحق بنا نہیں
 کرتا + تیرا رب جانتا تو سب آدمیوں کو آگاہ کر دیتا۔ لیکن لوگ ہمیشہ باہم اختلاف کرتے
 رہیں گے۔ مگر جب تیرا رب حکم کرے وہ اس سے محفوظ رہیں گے + اور اسی واسطے تو اس نے

عذاب

۱۱۔ اختلاف کے علاوہ میں نے آگاہ کیا ہے + مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ عذاب تو بالکل وقت و مقرر ہو چکا ہے
 لیکن میں نے اس آیت میں ذکر کیا ہے کہ اللہ عذاب کو جس کے رہنے والے نیک ہوں ناحق بنا نہیں کرتا +

اُن کو پیدا کیا ہے۔ ہرے رب کا قول پورا ہو کر رہے گا۔ وہ کہہ چکا ہے کہ ہم ضرور جنم کو جنون اور آدمیت سے بھر دیں گے۔ اے محمد! پیغمبروں کے تمام حالات ہم تجھ سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ تیرے دل کو تسلی ہو اور اس طرح حق بات تجھ تک پہنچے اور مومنین کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہو۔ اے محمد! ایمان نہ لانے والوں سے کہدے یہ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ہم مسلمان اپنی جگہ کام کر رہے ہیں۔ تم بھی حکم الہی کا انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی جیسی باتوں کا علم اللہ کے پاس ہے۔ اسی کی طرف تمام امور کا مرجع ہے۔ اے محمد! اسی کی بندگی کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ تیرا رب اُن اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو غافل نہیں ہے۔

سورۃ یوسف

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر یوسف

۱۱ اُکرا۔ یہ سورۃ کتاب (قرآن) و اسخ کی آیتیں ہیں۔ ہم نے عربی زبان میں یہ قرآن اُتارا ہے کہ تم عرب کے باشندے سمجھ سکو۔ اے محمد! ہم تجھ سے بہت ہی اچھا قصہ اُسنی میں بیان کریں گے کہ یہ قرآن بذریعہ وحی ہم تیرے پاس بھیجتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تجھے اسکی خبر نہ تھی۔ ایک وقت تھا کہ یوسف نے اپنے باپ سے کہا: ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھے جگہ کرتے ہیں؟ یعقوب نے کہا: بیٹا! اپنے بھائیوں سے اپنے خواب کا تذکرہ نہ کرنا۔ ورنہ وہ تجھ تجھ سے فریب کریں گے۔ بے شک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے، جیسا کہ تو نے خواب میں دیکھا ہے۔ اسی طرح تیرا برادر و گارتجھے بزرگ کر دے کرے گا۔ اور خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس طرح تجھے باپ ابراہیم اور اسخ پر اس نے اپنی نعمت پوری کی تھی اسی طرح تجھ پر اور نسل یعقوب پر وہ اپنی نعمت پوری کرے گا۔ یہی شک تیرا رب و اتنا اور حکمت والا ہے۔

۱۲ اے محمد! یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصے میں سوال کرنے والوں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ یوسف کے علانی بھائی باہم کہنے لگے کہ یوسف اور

۱۳ اس میں حضرت یوسف پیغمبر کا قصہ مذکور ہے۔ حضرت یعقوب نے یوسف سے کہا کہ یہ خواب تمہارے لیے بہت اچھا ہے لیکن بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ تمہارے گھر سے

حضرت یوسف کا خواب

اُس کا حقیقی بھائی ابن یاسین یہ دونوں ہمارے باپ کے نزدیک ہم سے زیادہ پیارے
 ہیں۔ حالانکہ ہم لوگ گرد زور آمدین + ہمارا باپ صریح غلطی میں ہر دو کشتی نے انھیں
صلح دی کہ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں بھینک آؤ۔ تاکہ ہمارے باپ کی توجہ تم کو لوگوں پر ہو۔
 اسکو بعد بھرتہ نیکو کار ہو جانا۔ ان میں سے ایک نے کہا: اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہو تو یوسف کو
 قتل نہ کرو۔ اندھے کنوین میں بھینک دو۔ کوئی راہ چلتا اسے نکال لے جائے گا۔ انھوں نے
 باپ سے کہا: ہم تو یوسف کے خیر خواہ ہیں اُس کے بارے میں آپ ہمارا اعتبار کیوں نہیں
 کرتے؟ ہم اُسے ہمارے ساتھ جانے دیتے کہ وہ کھائے اور کھیلے۔ ہم اُس کی محافظت کریں گے
 باپ نے کہا: تو اُسے لے جاؤ گے تو مجھے غم ہوگا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم نجات کرو اور
 اُسے بھڑپا کھا جائے؟ وہ بولے: ہم اتنے لوگ موجود ہیں اور اُسے بھڑپا کھا جائے تو ہم
 گویا محض نیکے ہیں نہ جب وہ لوگ یوسف کو لے گئے اور اندھے کنوین میں اُسے ڈالنے کے
 لیے متفق ہوئے تو دیا ہی کیا؟ ہم نے یوسف کے پاس وحی بھیجی کہ چھپ کر رہو۔ وہ وقت
 آئے گا کہ تو ان کو ان کے اس کام سے متنبہ کرے گا اور وہ نہ سمجھیں گے۔ وہ لوگ اپنے باپ کے
 پاس رات کے وقت روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: ابا جان! ہم لوگ یوسف کو اپنے
 اسباب کے پاس چھوڑ کر دوڑنے چلے گئے تھے کہ دیکھیں زیادہ کون دوڑ سکتا ہو۔ بھڑپا کر اُسے
 کھا گیا۔ ہم سمجھے چون جب بھی آپ کو یقین نہ آئے گا۔ یوسف کا تیس بھی وہ جھوٹے خون میں
 آلودہ کر لائے تھے۔ یقوت نے کہا: نہیں۔ بلکہ تم نے اپنے جی سے یہ بات بنائی۔ فیض میر
 ہی اچھا ہو۔ اور ہمارے بیان پر میں اللہ سے مدد چاہتا ہوں۔ ایک قافلہ وہاں آیا اور
 اُس نے اپنے آپ کش کو وہاں بھیجا۔ جس نے کنوین میں اپنا دُل ڈالا اور حضرت
 یوسف کو دُل میں دیکھ کر وہ چلایا: آگیا یہ تو ایک لڑکا ہو۔ پھر قافلہ والوں نے ہمالیہ طرح
 یوسف کو چھپا کر رکھا۔ لیکن اللہ تو جانتا تھا کہ انھوں نے کیا کیا ہو۔ بالآخر ایک قافلہ نے

حضرت یوسف
عزیزحضرت یوسف
عزیز

سہ حضرت یعقوب کے دربار میں یوسف اور اس کا بھائی یاسین آئے۔ بعض کہتے ہیں کہ یاسین نے یوسف کو پہچان لیا
 دس لاکھ دوسری بی بی سے تھے اُس وقت یاسین کو یوسف کا حال معلوم ہوا تو یاسین نے یوسف کو پہچان لیا
 چاہتے تھے اور یوسف پر تو جان ہی دیتے تھے۔ خواب کا حال معلوم ہوا تو یاسین نے یوسف کو پہچان لیا
 اور وہ درجے آگے بڑھے۔ یوسف نے کہا کہ صلاحتیہ والا شیطان تھا۔ یوسف نے کہا کہ یوسف
 اشارہ ہوا کہ یوسف کو حضرت یوسف نے آئندہ جلی کر مندر میں بچاؤ اور شاہ کتایہ سے بائیں بھی کہیں
 لیکن بھائیوں نے حضرت یوسف کو نہ پہچانا۔

یوسف کو کم داموں چند درہمیں پر خرید لیا کیونکہ بیچنے والے جو یوسف کے بھائی تھے وہ تو
یوسف سے بیزاری ہی تھے۔

سبع آخر کار عزیز مصر نے جس نے یوسف کو مصر میں خرید لیا تھا اپنی بی بی سے کہا: "اسے
اکبر دست رکھو شاید یہ ہمارے کام آئے۔" یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنا لیں گے اس طرح ہم نے یوسف
کو ملک مصر میں جگہ دی تاکہ ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں حالانکہ اپنے ارادے کے بغیر
ہی لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے کہ جب یوسف اپنی جوانی پر پہنچا تو ہم نے اسے دانائی اور
علم دیا۔ نیکو کاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں کہ جس عورت (زلیخا) کے گھر میں یوسف
تھا اس نے یوسف سے اپنی خواہش بظاہر کی اور دروازے بند کر لیے اور کہنے لگی: "یوسف! میرا
یوسف نے کہا: "معاذ اللہ۔ تیرا شوہر عزیز میرا آقا ہے اور وہ مجھے اچھی طرح رکھتا ہے۔" ملک حرام
تخلع سنیں باتے: "زلیخا تو یوسف کی طرف مائل ہی تھی یوسف بھی زلیخا کی طرف مائل ہو جاتا
اگر اُسے اپنے پروردگار کی دلیل نہ سمجھ گئی ہوتی کہ آقا کے ساتھ ملک حرامی کیونکر کروں ہم نے
اسے اس طرح بچا لیا تاکہ ہم اس سے بُرائی اور بیزاری کے کام دور رکھیں۔ وہ ہمارے رگزیدہ

زلیخا کی ترجمہ
حضرت یوسف
کی طرف

بندوں میں سے تھا۔ وہ دونوں دروازے تک دوڑتے ہوئے پہنچے۔ زلیخا نے یوسف کا
تمیص پیچھے سے پھاڑ ڈالا۔ اور دونوں سے زلیخا کا شوہر دروازے کے پاس ملا۔ زلیخا نے لپٹا
شوہر سے کہا: "جو شخص تیری بی بی کی طرف بُری نیت کرے اسکی سزا یہی ہے کہ وہ قید کیا
جائے یا اسے خدا جلالیم پہنچایا جائے۔" یوسف نے کہا: "اس (زلیخا) نے خود میری خوش
کی تھی" اور زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک نے بیٹور گواہ یہ کہا کہ: "اگر یوسف کا تمیص

سے مفسر نے لکھا ہے کہ بھائیوں نے جب جاکر کو ان غالی یا تو ان سے دیا تھا۔ ایک صاحب نے ہم دہار
بھائیوں سے یوسف کو خریدا تاکہ رنج شرم اور بھائیوں نے یہ سخت کم دام پر یوسف کو بیچ دیا کہ ان کی اصلی زوجہ
حضرت یوسف کو دور رکھتی تھی۔ اور دونوں نے لکھا ہے کہ "اگر تو اب میں زلیخا ایک مصری خزانہ (حضرت یوسف) کے
میں پر عاشق ہوئی اور خواب ہی میں اُسے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف عزیز ہیں۔ زلیخا کی خواہش کے مطابق
شادی ہوئی تو یہ مصر قلعے ایک غیر محسوس تھا اور زلیخا آئندہ وہی نہ تھی کہ حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان
اور زلیخا کی ترغیب سے انہوں نے یوسف کو خرید لیا اور بی بی سے یوسف کو ہوا اس کے زلیخا ایک اور دروازے
پر ایک حضرت یوسف سے ہر دم کی عاشق ہوئی۔ حضرت یوسف نے کہا تیرے شوہر عزیز نے میری پرورش
کی تو میں تجھ سے کسی رحمت نہیں کر سکتا جب تک تیرا شوہر موجود ہے اور تو مطلقہ نہیں ہو سکتی حضرت یوسف
بھائی تو زلیخا نے کہا کہ اب اور حضرت یوسف کا راسخ پیچھے سے منگش میں بہت کیا۔ اور یہ کہ زلیخا کا کہم
موجود تھا۔ زلیخا نے اپنی بی بی سے کہا کہ: "اگر یوسف کا تمیص لکھا ہے۔"

آگے سے پہنچا ہوا ہو تو نہ لپٹا جی ہو اور یوسف جھوٹا ہو اور اگر تھیں بیچھے سے پہنچا ہوا ہو تو نہ لپٹا جھوٹی ہو اور یوسف سچا ہو جب شوہر نے دیکھا کہ تھیں بیچھے سے پہنچا ہوا ہو تو اس نے زینت سے کہا: یہ تم عورتوں کا کمر ہو سبے شک عورتوں کا کمر بڑے غنیمت کا ہوتا ہو اور یوسف سے کہا: یہ اے یوسف! تو اس بات سے درگزر کرو اور پھر زینت سے کہا: تو اپنے گناہوں کی معافی مانگ تو ہی خطا کا ارتقا ہے۔

نہایت نام

جمع شہر کی چند عورتیں کھین گئیں معزز مصر کی بی بی اپنے غلام پر فریفتہ ہو وہ اُس کے دل میں لکب گیا جو اُس کے نزدیک زینت صریح غلطی میں ہو جب زینت نے اُن کے لہجے سے تو اُن کو بلا بھیجا اور اُن کے لیے مسندیں میزائیں اور ہر ایک کے ہاتھ میں بھل کھانے کے لیے ایک ایک جھری دیدی اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے آ۔ جب ان عورتوں نے اُسے دیکھا تو اُنکی بڑائی کی اور بجائے بھلن کے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور کھین گئیں حاش بشیر بشر نہیں ہو ہونے کو یہ معزز فرشتہ ہو نہ زینت نے کہا یہ میں وہ جو جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں بے شک میں نے اس کی خواستگاری کی لیکن اس نے اپنے آپ کو دور رکھا۔ اُن کے لیے میرے حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو یہ قید کیا جائے گا اور خوار ہو گا۔ یوسف نے کہا: یہ ضرور دیکار یہ عورتیں مجھے ایسی جگہ ملائی ہیں کہ وہاں سے زندان کھین اچھا ہو۔ اگر تو نے ان کے کمر کو مجھ سے دور نہ رکھا تو میں ان کی طرف جھجک جاؤں گا۔ اور نادان ہو جاؤں گا۔ اللہ نے اُنکی سن لی اور عورتوں کا کمر اُس سے دور کر دیا۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہو۔ یوسف کی پاکدامنی کی نشانیان دیکھنے کے بعد بھی اُن لوگوں کی یہی رائے ہوئی کہ ایک وقت تک یوسف قید کیا جائے۔

جمع دو جوان آدمی اور بھی جنس میں یوسف کے ساتھ داخل کیے گئے تھے۔ اُن میں سے

حزینہ

جلس

یوسف نے عورتوں کی حالت سنی تو اُن کو بلا بھیجا اور انھیں بین کر کے ان کے ہاتھوں میں لپی اور بیون دیے اور اس آستان میں یوسف کو بلا بھیجا۔ یوسف کے حُسن سے اُن پر ایسی توجہ طاری ہوئی کہ کنبول بگڑ وہ انھیں کانٹے لگیں۔ اور ولیم یہ آدمی نہیں جو فرشتہ اور ۱۵۰ ان عورتوں کے سامنے زینت تھیں شروع کی اور ان عورتوں بھی زینت کے لئے سفارش شروع کی۔ اُنس قول میں حضرت یوسف نے اپنے اعدال کو نہ برب میں دیکھا کہ اللہ باریک اس محبت سے زندان بچا ہے۔ کہیں ایسا ہو کہ شہل ان فخر صاحب آئے انسان ضعیف البیان کی حقیقت ہی کیا ہے۔ نہ زینت کی بدنامی شک کے لیے یوسف کو قید کیا جاتا تو اُن میں صلیو کیا گیا۔ ۱۵۰ عزیز مصر کے دو غلام بھی کسی جرم میں قید ہوئے ایک عربی گاساقی تھا اور دوسرا خزان بردار تھا۔ ان دونوں نے اُسے کا اتفاق دیکھ کر دل سے خواب بنایا اور نظر باستر اقبیر دریافت کی۔

ایک سالے کہا " میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب کے لیے انگور دان کو بچھڑتے ہوئے
 دیکھا جو " اور دوسرے نے کہا میں نے یہ دیکھا جو کہ " میں اپنے سر پر روٹیاں لیے ہو جا رہا ہوں
 اور برزخ میں لکھا رہے ہیں " یوسف اہم گراس کی تعبیر بتا۔ ہم تجھے نیکو کار دیکھتے ہیں +
یوسف نے کہا " تھیں جو کھانا ملتا ہو وہ اُسے گاسنیں کہ میں تھیں اُس کے آنے سے پہلے تعبیر
 بتا دوں گا + میرے رب نے مجھے یہ بھی سکھایا جو + اشد پر ایمان نہ لائے والوں کا اور آخرت
 سے انکار کرنے والوں کا مذہب میں نے چھوڑ دیا جو + اور اپنے باپ دادا + ابراہیم + اسحق اور یعقوب
 کے مذہب کی میں نے پیروی کی ہو + اشد کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا میں مناسب نہیں سمجھتا
 یہ عقیدہ اشد کا فضل ہو۔ جو اُس نے ہم پر اور دیگر آدمیوں پر کیا ہے لیکن اکثر آدمی شکر نہیں
 کرتے + اسے یا ان قید خانہ کیا جدا جدا مہبودا چھتے ہیں یا ایک زبردست امتداد چھاتی ہے
 کے سوا تم جیسے پاوتے ہو وہ سرت نام تھا نام ہیں جو تم نے اور تھا اسے باپ دادا نے ٹھہرا
 رکھے ہیں + اشد نے ان کے مہبود ہونے کی کوئی دلیل نہیں اٹھاری ہو + حکومت تو اشد ہی کی
 ہو + اشد نے حکم دیا کہ اسی کی پرستش کرو + یہی سیدھا دین ہو۔ لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے
 اسے یا ان قید خانہ + تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلانے کا لیکن دوسرے کو سولی
 دی جاسے گی اور برزخ اُس کے سر سے نوح نوح کرکھا میں گے دم جو ام پر چھتے تھے اُس کے
 بارے میں یہی فیصلہ ہو چکا ہو + یوسف نے جسے بچنے والا سمجھا تھا اُس سے کہا " اپنے آئند کے بارے
 میں اذکر کرنا + شیطان نے اُسے آقا سے یہ کٹنا بھلا دیا اور یوسف کی برس تک زندان میں رہا
یوسف بادشاہ مصر نے کہا " میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھی ہیں کہ ان کو سات دہلی
 گائیں کھا رہی ہیں۔ اور دیکھا جو کہ سات بالیلان سبز ہیں اور باقی سات خشک ہیں + سردار و
 میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو + ان لوگوں نے کہا " یہ خواہاں ہے پریشان
 ہیں۔ ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے + ان دو قیدیوں میں سے جس نے رہائی پائی تھی

یوسف کا خواب
 اور اس کا

ملہ یوسف نے تعبیر کرنے کے لیے کچھ بہت لیکر حفظ و بندھن دیا کہ وہی + یوسف نے تعبیر خواب بیان کی کہ جس نے
 اپنے کو شراب پونے سے دیکھا جو وہ قوبر بادشاہ کا ساتھی ہے گا لیکن دوسرا جیسا میں نے کہا اور وہ اُس کا معنی
 کھائیں گے + ان قیدیوں نے کہا " ہم نے تو خواب دل سے بتایا تھا + حضرت یوسف نے بڑے دل سے صبح پر چلے گئے
 انھوں نے کہا کہ یہی ہو لیکن ایسا ہی ہو گا + یوسف نے ساتھی سے کہا کہ جب تم قیامت کرانے آگے جاؤ تو
 چلو اپنے ساتھی کو بتاؤ لیکن ساتھی بول گیا اور حضرت یوسف کو صبح زندان میں رہے + حضرت یوسف کو خدا کو زیادہ
 قلم زندان میں گذرانا بادشاہ مصر ولید بن ریان نے ایک مرتبہ خواب دیا

خزانے پہنچ کر دیکھ کہ جین اُس کی حفاظت بخوبی کر سکتا ہوں اور مساب کتاب سے خوب اقامت ہوں کی غرض کہ ہم نے اس طرح یوسف کو ملک مصر میں جگہ دی کہ وہاں جہان پائے وہ رہے +
 ہر جیسے جلتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کرتے ہیں اور نیکو کاروں کے اجر کو ہم نہ مانع نہیں ہونے دیتے + مومنان اور تقویٰوں کے لیے آخرت کا اجر اس سے کہیں زیادہ +

۸ کنعان میں قحط پڑا تو یوسف سے پاس اُس کے دتلون بھائی آئے اور اُس تک پہنچے تو یوسف نے اُن کو پہچان لیا۔ لیکن وہ یوسف کو پہچان نہ سکے + جب یوسف نے اُن کا سامان غلہ درست کر دیا تو کہا + تمھارے باپ کا ایک لڑکا اور غیبی تو خواب آتا تو اسے بھی لانا۔ تم دیکھتے نہیں کہ ہم غلہ وزن میں پورا دیتے ہیں اور اچھی عمارت داری بھی کرتے ہیں + اگر تم اسے نہ لاؤ گے تو تمھارے بھائی تم غلہ نہ پاؤ گے اور تمھارے پاس نہ آنا + اُن لوگوں نے کہا + اُس کے باپ سے ہم اسے مانگین گے اور ضرور لائیں گے + یوسف نے اپنے خادموں سے کہا کہ ان کی پونجی بھی ان کی پوریون میں رکھ دینا کہ یہ اپنے گھر پہنچے + بھائی اور بھیر بیان آئیں + جب وہ لوگ اپنے باپ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے + ابا جان! ہمیں غلہ کی حفاظت کر دی گئی ہے۔ تمھارے ساتھ ہم سے بھائی ابن یاسین کو بھی بھیج دیجیے کہ ہم غلہ لائیں اور اُس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہوتے ہیں + یعقوب نے کہا + میں تم لوگوں کا اعتبار اس کے بارہ میں نہیں کرتا مگر جیسا کہ پہلے میں نے اس کے بھائی (یوسف) کے بارے میں تمھارا اعتبار کیا تھا + خیر۔ اُس طرح امانت ہو اور وہی سب سے ابراہیم بن ہو + جیسا غلہ نے مساب کھولا اور دیکھا کہ ان کی پونجی بھی انھیں واپس کر دی گئی ہے۔ تو دہوے + ابا جان! لڑکے ہمیں اور کیا چاہتا ہے؟ یہ ہماری پونجی تو ہون واپس کر دی گئی ہے۔ ہم جا کر پھر والوں کیلئے غلہ لائیں گے اور اپنی بیویاں (ابن یاسین) کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بارہم اسکے حصہ کا اور لین گے۔ یہ غلہ جو ہم کی لاؤں تو راجہ + بیوقوف کہا + یہ جیسا کہ تم لکھ کر چاقول نہ دیکر کہ باشتا اُس حالت کو کہ تم کہیں خود ہی غلہ جساؤ

۹ رفتہ رفتہ حضرت یوسف کا سرخ ادا تھا اور بڑھا اور وہ وزیر خزانہ مقرر ہوا + ۱۰ نام ملک میں قحط مالی پڑی تو حضرت یوسف نے اندونہ نامہ دیا کی یہودی کے لیے فروخت کرنا شروع کیا + حضرت یعقوب کے ملک کنعان بھی زیر سلطنت مصر تھا اُن کے دسویں اور کے غلہ خریدنے کی غرض سے مصر آئے + غلہ دیا گیا اور اُس کے ساتھ ہی اس کی قیمت بھی بھجوا دی گئی اور کہا گیا کہ کیا تمھیں بھائی ابن یاسین کو جو حضرت یوسف کا بیوی بھیج دے؟ اُن نے حضرت یعقوب سے پہلے ابن یاسین کے تحفے میں شامل کیا لیکن پھر مٹا سندھی ظاہر کہ ۱۱ مٹھوں نے پونجی دیا + ۱۲ ابا جان! تمھارے بیٹے یہ ظلمان نہیں کر کہ ہماری بیعتا ہمیں واپس کر دی جائے +

اُسے منور واپس لاؤ گے۔ میں تمہارے ساتھ اُسے ہرگز جانے نہ دینگا جب انھوں نے قسم کھائی۔ تو یعقوب نے کہا یہ اللہ ہمارے اور تمہارے قول و قرار کا شاہد ہے؟ یعقوب نے اپنے چلتے وقت کہا ”بیٹو! تم ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ متفرق دروازوں سے داخل ہو گزرتی ہو ان چیلوں سے تم کو شہیت الہی سے بچا نہیں سکتا۔ اللہ ہی کا حکم ملتا ہے۔“ میں نے اُسی پر بھروسہ کیا کہ اور اُسی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے؟ اپنے باپ کی بات کے مطابق جب وہ مصر میں داخل ہوئے۔ تو یہ احتیاط جو انھوں نے کئی قصبی اللہ سے انھیں بچا نہیں سکتی تھی۔ صرف یعقوب کے بی کا ایک ارمان تھا جسے اُس نے یوں پورا کیا مابین یقوب کے پاس ایک علم تھا جسے ہم نے سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ اُس سے واقف نہ تھے۔

حضرت یعقوب کا
عالمی ہستی

ع جب وہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے بھائی ابن یامین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا ”میں تیرا بھائی یوسف ہوں۔ ان لوگوں کی بدسلوکیوں پر تو غم نہ کھا۔ جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو اُن کا سامان ہم پہنچا دیا تو اپنے بیٹی بھائی ابن یامین کی بوری میں بانی پینے کا پیالہ رکھوا دیا۔ پھر ایک بیکار نے والے نے آواز دی ”قافلے والو بھڑو! تم پورے پورے پیکارنے والوں کی طرف رخ کر کے انھوں نے پوچھا ”تمہاری کیا چیز کھو گئی؟ جو پیکارنے والے بولے ”باد شاہی بیانا کھو گیا ہے۔ اُسے جو دھونڈھ لائے گا ایک اونٹ کا بار اٹھام پائے گا۔ ہم اس کے فرائض ہوتے ہیں؟“ وہ لوگ بولے ”بخدا تم کو خوب سلوم ہے۔ کہ تم تمہارے ملک میں فساد پھیلانے کی غرض سے نہیں آئے ہیں۔ اور نہ ہم جو رہیں؟“ بیکار نے والے بولے ”اگر تم جھوٹے ٹھہرو تو جو رکھی کیا سزا ہے؟“ وہ بولے کہ ”یہی سزا ہے کہ جس شخص کی بوری میں پیالہ پھلے وہ آپ اپنی سزا میں لے لیا جائے۔ ہم لوگ ایسے ظالموں کی نیکی سزا کرتے ہیں؟“ یوسف نے اپنے بھائی ابن یامین کے برتنوں کے پہلے دوسرے بھائیوں کی تلاشی کرانی اور پھر اپنے بھائی

بن یامین
مصر میں

سے ترکہ نفس یا امام سے جو ایک کیفیت متغیر ہون پر جاری ہوئی تو اُس کے ذریعے حضرت یعقوب کو معلوم ہوا کہ ابن یامین کے لیے غلو ہو اور وہ ایک ظور پر بھی تھا جس کا آئندہ ذکر ہو گا۔ اُن کا یہ نظریہ اور انھوں نے اجازت دی۔ لیکن یہ خیال کیا کہ گنہگاروں ایک ساتھ درخیز ہیں داخل ہوتے تو کین نظر دے اور اُس کے ساتھ یہ بھی خیال کیا کہ شہیت ایزد یا ص ب پر غالب ہے۔ انا علم احمی سے حضرت یعقوب کو حضرت یوسف کے ملک ہونے کا یقین نہیں ہوا اور ابن یامین کے مقدمہ ہو جانے کا خدشہ ہوا اور منزلوں سے حضرت یوسف کے قبضے کی پوائی ایک ایک بیوی جیسا کہ آئندہ ذکر ہے۔ حضرت یوسف کو ابن یامین کا روک کر لینا اور دیکھے بھائیوں پر اپنے آپ کو ظاہر کرنا نظر ہوا اُس لیے ابن یامین کے بار میں پناہ مانا کہ وہاں کہ جب ابن یامین ہر ذات ہو گا تو اس ملت میں وہ روک رکھا جائے گا اور اُس کے بھائی عزیز کو سکھیں گے۔ افسوس وقت پوری کی سزائیں ہر ظالم پر لائیے جاتے تھے۔

ابن یامین کے برتنوں سے وہ بیلہ برآمد کر آیا اور ہاتھ یوسف کو یہ تدبیر کو بھائی تھی، اللہ نے جانتا
تو بادشاہ مصفٰی کا قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں لے سکتا تھا، ہمیں کا درجہ جانے
ہیں حسن نہ ہر سے بلند کر دیتے ہیں۔ دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر دانا ہو، وہ کہنے لگے اس نے
جوڑی کی تو اس کے حقیقی بھائی یوسف نے بھی پہلے جوڑی کی تھی، یوسف نے ہاتھ کو جی میں
رکھا۔ کچھ اُن پر ظاہر نہیں کیا اور کہا: تم بڑے غافل خراب ہو۔ اللہ ہی تمہارے بیان کو خوب
جانتا ہو گا، وہ بولے: اے عزیز! اس ابن یامین کا آپ بہت بدعبارت ہے۔ اس کی حکمت ہم میں سے
کسی ایک کو آپ نے نیچے۔ آپ ہم کو بڑے نیک معلوم ہوتے ہیں، یوسف نے کہا: بسعدا اللہ

جس کے پاس ہمارا مال نکلا، اُسے جوڑ کر کسی دوسرے کو ہم پر یمن تو ہم ظالم نہیں گئے۔

حقیقت یہ تھی
کہ

عجب وہ یوسف سے ناامید ہوئے۔ کوشورہ کرنے کے لیے علیحدہ ٹھکانے پر چلے گئے بھائی نے
کہا: تم لوگ کیا جانتے نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کی قسم لی ہے؟ اور اس کے پہلے
تم نے یوسف کے بارے میں تصور کیا ہی ہے۔ جب تک مجھے اباجات اذن نہ دیں گے یا اللہ
کوئی صورت نہ نکالے گا۔ کہ وہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ میں تو اس جگہ سے نہ ہٹوں گا، تم لوگ
اباجان کے پاس جاؤ اور کہو: اباجان! آپ کے لڑکے نے جوڑی کی ہے۔ ہم کو جو معلوم ہوا ہے
وہ غرض کرنا ہیں۔ غیب کی تو ہمیں خبر نہ تھی، آپ اُس لڑکی کے رہنے والوں سے دریافت
کیجئے جہاں ہم تھے اور اُس قافلہ سے پوچھیے جس میں ہم آئے ہیں، ہم بالکل سچے ہیں، یوسف
نے کہا: نہیں بلکہ تم لوگوں نے ایک بات مجھ سے بنالی ہے۔ خبر صبر اچھا ہے مجھے تو امید ہے کہ
اللہ میرے سب لرگوں کو میرے پاس لائے گا، وہ دانا اور حکیم ہے، یوسف نے اُن سے الگ ہو کر
گیا، اسے یوسف اور اُس کی آنکھیں غم سے بند ہو گئی تھیں اور وہ بہت غمگین رہتا تھا۔

۵۰ شاہ مصفٰی کا قانون میں جو کچھ غلام نہیں بناتے تھے اس لیے حضرت یوسف کے اہل گھر سے پہلے نہ لے کر گئے تھے، اُن کا
کا انکار کر دیا، بلکہ معاہدہ کر لیا کہ وہاں پر غلام بنایا جائے، ۵۱ وہ یوسف کے دوسروں نے کہا: اس کو جوڑی کرنا
مستحب نہیں، اس کے بھائی کو یوسف نے بھی جوڑی کی تھی، حضرت یوسف کی انکی بیوی بھی نہ ہر دوش کی تھی
۵۲ وہ یہ کہہ کر حضرت یوسف کے اہل گھر سے لپک کر چلا گیا، یوسف نے انکی کمر بستہ ہونا دیکھا اور وہی کا اہتمام کر
اُس وقت کی ضرورت کے مطابق ایک عیالہ تشریف لایا اور حضرت یوسف کو اپنے پاس رکھ کر ۵۳ اللہ کا نسب
۵۴ حضرت یوسف اب شاہ مصفٰی کے وزیر بنے، ۵۵ عیالہ یوسف نے کوشورہ کی کہ یہاں سے ابن یامین سے کسی اور کو
۵۶ میں دے کر ابن یامین کو یوسف کے پاس بوجہ یامین لیکن کا بیان نہیں ہوئی، ۵۷ برا بھلائی میرے نہ لگیا
اور اپنی تو بھائی یوسف کے پاس تھے، ۵۸ ابن یامین کے بھائی نے یوسف کو کوشورہ کر دیا، ۵۹ اور
۶۰ روئے روئے آنکھوں کی پانی جانی، ۶۱

وہ کہنے لگے: "بھلا آپ ہمیشہ نالہ و دراری میں رہتے ہیں جب تک آپ محنت یا ریا کارانہ کرنا چاہیں
یوسف کا ذکر کیے جائیں گے"۔ یعقوب نے کہا: "ابنی بے چینی اور رنج کی فریاد میں کرتا ہوں
تو اللہ سے کرتا ہوں۔ اور اللہ کی باتیں جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔" لڑکھائو اور
یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو۔ اللہ کی رحمت سے یوسف ہنوا۔ اللہ کی رحمت سے کفار ہی
مایوس ہوتے ہیں؟ جب وہ لوگ پھر یوسف کے پاس آئے تو کہنے لگے: "اے عزیز! ہم کو
اور ہمارے گھر والوں کو تکلیف پہونچ رہی ہے اور تھوڑی سی پونجی لے کر ہم آئے ہیں۔ ہمیں
یور اور غلہ دلوا دیجیے بلکہ صدقہ دیدیجیے اللہ صدقہ دینے والوں کو اچھا عوض دیتا ہے"۔ یوسف
نے کہا: "جب تم مجاہد پر آ رہے تو تم لوگوں نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ جو کچھ
کیا وہ تمہیں یاد دہی ہے؟" وہ بولے: "کیا آپ ہی یوسف ہیں؟" یوسف نے کہا: "ہاں میں
یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے"۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ جو اللہ سے ڈرتے اور نصرت کرتے
ہیں تو اللہ ایسے نیکو کاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔ انھوں نے کہا: "بھلا اللہ نے بے شک
آپ کو ہم پر فضیلت دی اور ہم خطا کا رشتہ؟" یوسف نے کہا: "آج تم کچھ سرزنش نہیں
ہو۔ اللہ تعالیٰ کہنے کہ وہ سب سے برا دم کرنے والا ہے۔ میرا یہ قصص لے کر جاؤ اور اسے
آبا جان کے منہ پر رکھو وہ مینا ہو جائیں گے اور تم سبکے سب میرے پاس چلے آؤ"۔

الح جب قافلہ مصر سے چلا تو ان کے باپ یعقوب نے کہا: "مجھ کو ہکا بکا ہوا نہ سمجھو۔ تو یوسف
کی بولنے معلوم ہوتی ہے؟" لوگوں نے کہا: "بھلا یہ آپ کا پرانا خطبہ؟" جب خوشخبری دینے والا
آیا اور یوسف کو اس کے منہ پر رکھا تو وہ مینا ہو گیا اور کہنے لگا: "کیا میں تم سے کتنا بھلا کہنے
الہ کے رہا، یقین معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے؟" وہ بولے: "ابا جان! ہمارے گناہ اللہ سے
معاف کیا ہے ہم نے بے شک خطا کا رشتہ کیا تو توبہ ہے کیا؟" عقریب میں بھارے لیے اپنے
رب سے بخشش مانگنا لگا۔ وہ غفور و رحیم ہے؟ جب وہ دیکھ یوسف کے پاس آئے تو یوسف
نے اپنے والدین کو اپنے پاس بلگے دی اور کہا: "شہر مصر میں آپ داخل ہوں اللہ چاہے گا
تو سب امن سے رہیں گے؟" یوسف نے اپنے والدین کو تخت پر اور بچا بچایا اور رب کے سبب یوسف کی

مصر بھائی
مصر میں

یوسف کو جہیز دینے چاہا اور بولے: "اپنے تمام گناہوں کو معاف کر دو"۔ اللہ میں مسرور
ہے۔ گناہوں کو معاف کر دینا یوسف کی مان لہذا تعالیٰ۔ اور میں نے کہا کہ میں سے مراد جہیز غلامی اور باپ
اور بیوی کا ہونا ہے۔ اللہ میں والدین اور گناہوں کو معاف کر دے گا۔

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

(مکی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے آفرین! اے رحیم! یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔ تیرے رب نے جو یہ قرآن تیری طرف بھیجا ہے، ٹھیک ہے لیکن اکثر آدمی اُسے نہیں مانتے، اللہ وہ ہے جس نے بے ستون کے آسمانوں کو کھڑا کیا جیسا کہ تم کو دکھائی دیتا ہے۔ اور پھر عرش پر متوجہ ہوا اور آفتاب و رات تیار و سرخ کیا، بوقت معین تک جاری رہتے ہیں، وہ کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔ اور اپنی قدرت کی نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔ تاکہ تم اپنے رب کے بننے کا یقین کرو، اُسی نے زمین پھیلائی اور کھن بہاڑا اور نہریں بنائیں اور تمام پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں۔ وہی دن کورات سے چھٹانا ہے، بے شک ان باتوں میں غور کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں، زمین میں قریب قریب کئی قطعے ہوتے ہیں۔ انگور کے باغ۔ کھیت۔ خرے کے درخت کھین گجائن اور کھین چھترے ہوتے ہوتے ہیں۔ سب ایک ہی پانی سے پہنچے جاتے ہیں لیکن خرے میں ہم ایک کو دوسرے پر بڑی دیریت ہیں، بے شک دانشمندوں کے لیے ان میں قدرت الہی کی نشانیاں ہیں، اے محمد! اگر تجھے کسی تعجب ہو تو ان کا فروں کے اس کتنے پر تعجب ہونا چاہیے کہ ”جب ہم ٹی ہو جائیں گے تو کیا پھرنے سے پیدا ہونگے؟“ یہی لوگ اپنے رب کی قدرت سے انکار کرنے والے ہیں۔ انھیں کی گردنوں میں بروز قیامت طوق ہوں گے اور یہی لوگ دوزخی ہوں گے اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے، اے محمد! بھلائی کے پہلے یہ لوگ بُرائی طلب کرنے میں غلبت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پہلے لوگوں پر عذاب ہو چکے ہیں، تیرا رب بے شک لوگوں پر باوجود ان کی شرارتوں کے بخشش کرنے والا ہے اور بے شک تیرا رب سخت عذاب کرنے والا بھی ہے، کفار تیرے بارے میں کہتے ہیں: ”اُس پر اُس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟“ تو محض ڈرانے والا ہے۔ مثل تیرے ہر قوم کے لیے ایک ذلیک ہدایت کرنے والا گذرا ہے۔

قدرت الہی

سب سے پہلے

۱۔ اس سورہ میں رحیم کا ذکر جو باہل کی گویا کو رحیم کہتے ہیں، جیسے سُرخ اور سفید ہنر اور زرد و چھوٹا اور تھپکا اور کھٹکا ۲۔ اللہ کو رحیم کہنا چاہیے کہ رحیم اللہ کی باتیں سکھانے اور نبوت و ہدایت پر یقین رکھنے کے اللہ کو ایک حاکمین۔ لیکن وہ بجائے اس کے بار بار یہی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو نہیں مانتے تو اللہ ہم پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا ہے؟

ہر مادہ کے محل کو اللہ ہی جانتا ہے اور بیٹ کے گھسنے اور بڑھنے کو بھی وہی جانتا ہے۔
 ہر شے کا اُس کے پاس ایک اندازہ مقرر ہے۔ وہ باطن اور ظاہر کو جانتا ہے وہ بزرگ اور بچہ۔
 تم لوگوں میں سے جو کوئی شخص چپکے سے بات کرے یا بچار کر لے۔ رات میں جھپا رہے یا دل میں
 چلا جا رہا ہو۔ اُس کے نزدیک سب برابر ہیں۔ اللہ کی طرف سے فرشتے انسان کے آگے اور پیچھے
 باری باری سے لگے رہتے ہیں جو اللہ کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ کسی قوم کی
 حالت میں بد تھا جب تک وہ خود اپنی صلاحیت کو نہ بدلے۔ جب اللہ کسی قوم پر مصیبت ڈال
 جاتا ہے تو کوئی بھی اسے ٹال نہیں سکتا اور نہ اُس کے سوا کوئی حمایتی ہو سکتا ہے۔ دیکھو اللہ کون
 بحالت بیم و رشتا بھی دکھاتا ہے اور بوجھل بادل پیدا کرتا ہے۔ بادل کی گرج اُس کی حمد میں تسبیح
 کرتی ہے اور فرشتے بھی بحالت خوت اُس کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ وہی بچلیاں بچتا ہے اور جبر
 چاہتا ہے اُس کے ذریعہ سے مصیبت ڈالتا ہے۔ یہ منکرین اللہ کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں۔
 حالانکہ اُس کا داؤن سخت ہے۔ اللہ ہی کو پکارتا برحق ہے۔ جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے سجدوں
 کو پکارتے ہیں تو وہ معبودان باطل ان کی کچھ نہیں سمجھتے۔ اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی
 شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے کہ وہ پانی اُس کے سمجھ میں آئے۔ چلا آئے حالانکہ
 وہ ہرگز نہ آئے گا۔ کافروں کی دعا بھٹکتی پھرتی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں غصے ہیں چاروں طرف
 اللہ کے سامنے ستر سجود ہیں۔ اور اُن کے سامنے بھی صبح اور شام سجدہ کرتے ہیں۔ اے محمدؐ
 تو ان لوگوں سے پوچھو "آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟" اور پھر توبی بتا دے کہ
 "اللہ ہے" پوچھو "کیا تم نے اُس کے سوا ایسے حمایتی ٹھہرا رکھے ہیں جو اپنے ذاتی نفع اور نقصان
 پر بھی قادر نہیں ہیں؟" یہ بھی پوچھو "کیا اندھے اور آنکھ والے برابر ہیں؟ کیا تاریکی اور روشنی
 برابر ہے؟ کیا تم نے اللہ کے لیے ایسے شرکار ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اُسی اللہ کے مثل مخلوق پیدا
 کی ہے اور اب تم کو شبہہ واقع ہو گیا ہے کہ کون مخلوق کس کی ہے؟" اے محمدؐ! تو کہو کہ "اللہ
 ہر شے کا خالق ہے اور وہی اکیلا غالب ہے" اُسی نے آسمان سے پانی برسایا تو نالے لپٹے انداز
 سے بہ چلے اور سیلاب نے اُبھرے ہوئے جھاگ اُٹھائے۔ اور ایسے ہی جھاگ لُن چیزوں میں سے

سلاہ بجلی چمکنے سے بجلی کرنے کا ڈر رہتا ہے اور پانی برسنے کی بھی امید پیدا ہوتی ہے۔ قانون قدرت نے جسے
 جس کام کے لیے بنایا ہے وہ کام وہ کرنا ہے۔ یہاں تک کہ ہر شے کے سامنے بھی صبح و شام مقدار مقررہ تک کم از بیش
 نکلے۔ ہر شے کا قانون قدرت کے مطابق خدمات کا انتظام دینا گویا عہدہ کرنا ہے۔

نقص حالت شافی

بجلی

ہر زمانہ نکل

سجدہ

میں تکتے ہیں مضمین لوگ آگ میں زیر یا اسباب بنانے کے لیے تپاتے ہیں + اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ کت تو کٹتا ہو کر جاتا رہتا ہے۔ اور جو شیخ آدمیوں کو فسخ دینے والی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے + اسد اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے + جو لوگ اپنے رب کا حکم ملتے ہیں ان کے لیے بھلائی ہو + اور جو اُسے نہیں مانتے قیامت کے دن اُن کا حال یہ ہوگا کہ دنیا میں جتنا مال ہو سب اُن کا ہو جائے تو وہ اُسے اور ممکن ہو تو اتنا ہی اور ملا کر اپنے چھٹکارے کے لیے دنیا قبول کریں گے جب بھی بُری طرح اُن کا حساب ہوگا اور دوزخ نکالے گا ہوگا۔ جو بُری جگہ ہو +

حاصلیات

سبح اے محمد! تیرے رب کی طرف سے جو قرآن اُتر آئے سچ جاننے والا بھلا اُس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہو + بات وہی سمجھتے ہیں جو ذی عقل ہیں اور اللہ کے ساتھ جو عہد عہدیت ہے اُسے پورا کرتے ہیں اور اپنے اقرار کو نہیں توڑتے۔ اللہ نے جن باہمی تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اُسے قائم رکھتے ہیں۔ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور قیامت کے دن بُری طرح سبب لیے جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں + جو لوگ اپنے رب کی رضا مندی کے لیے صبر کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ ہماری دی ہوئی روزی میں سے پوشیدہ اور ظاہر طور پر خرچ کرتے ہیں۔ اور بُرائی کے مقابلہ میں نیکی کرتے ہیں۔ انھیں کے لیے وہ بچھلا گھر ہے جس میں ہمیشہ رہنے کے بلخ ہیں۔ انہیں وہ داخل ہون گے اور اُن کے باپ دادا۔ ازواج اور ذریات میں سے جو صالح ہوں گے وہ بھی داخل ہوں گے + ہر دروازے سے فرشتے اُن کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔

ذکر مبین

مذہب

”سلام علیکم تمھارے صبر کے صلہ میں یہ ملا ہے۔ یہ تمھارا بچھلا گھر کیسا اچھا ہے + جو لوگ اللہ کے ساتھ پکا اقرار کر کے پھر توڑ دالتے ہیں۔ اللہ نے جن باہمی تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم دیا انھیں قطع کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ انھیں پر اللہ کی لعنت ہے اور اُن کے لیے بُرا انجام ہو + اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو وسیع کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے + کفار دنیا کی زندگی پر خوش ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی بمقابلہ آخرت کے بے حقیقت چیز ہے +

سبح اے محمد! تمھارا رکھتے ہیں کہ یہ اس پیغمبر پر کوئی نشانی (از قلم پیغمبر) اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں آتی + تو کہدے۔ ”اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں پھیر دیتا ہے اور جو اُس کی طرف رجوع ہوتا ہے اُسے اپنی راہ دکھاتا ہے + اللہ پر جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہیں اُن کے لیے یہی قرآن مجید ہے + آگاہ رہو کہ اللہ کے ذکر سے دلونکو

اہل بیت علیہم السلام کو نہیں دیکھا کہ اس نے اپنے آخرت میں خوشحالی اور اچھا ٹھکانہ بنا لیا۔
 اے محمد! ہم نے تجھے جن شکر میں رحمت (اللہ) کے پاس پہنچی تھی وہی شکر کی غرض سے
 بھیجا جو ایسے ہی لوگ ان کے پہلے بھی گذرے ہیں اور ان کے پاس دوسرے پیغمبر آئے تھے۔
 تو ان سے کہے۔ ”وہ میرا پروردگار ہو اُس کے سوا کوئی دوسرا محبوب نہیں ہے۔ اسی پر میں
 توکل کیا ہوں اور اُسی کی طرف مجھے پھر جانا ہو گا۔ اگر قرآن ایسا نازل ہوتا کہ اس کے ذریعہ سے
 بہاڑ چلنے لگتے یا اس سے مسافت زمین طر ہو جایا کرتی۔ یا اس کی برکت سے مردے بولنے لگتے۔
 جب بھی یہ لوگ زمین سے اٹھ رہی کرتے۔ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ کیا ایمان الے
 خاطر جمع نہیں ہوئے کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت کر دیتا۔ کفار کہہ کو ان کے اعمال
 کی سزا میں مصیبت پہنچتی ہی رہے گی یا ان کے گھر کے قریب مصیبت نازل ہوگی۔ بیان تک کہ
 اللہ کا وعدہ فتح نہ کر پورا ہو گا۔ بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

فتح مکہ
 پیشگی

۱۱۱۔ اے محمد! تجھ سے پہلے بھی رسولوں سے شکر کیا گیا تھا۔ میں نے کافروں کو نہایت دی بھرا کر
 پکڑ لیا۔ میرا خدا کیسا سخت تھا۔ بھلا وہ اللہ جو ہر ایک کے اعمال کی خبر رکھتا ہے۔ انہیں سزا
 دے گا۔ ضرور سزا دے گا۔ ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرکار ٹھہرائے ہیں۔ اب تو ان سے

کہہ۔ ”اللہ کے شرکار کے نام تو بتاؤ۔ کیا تم اللہ کو ایسے شرکار کی خبر دو گے جنہیں وہ جانتا بھی
 نہیں کہ زمین میں کہاں ہیں۔ یا اوپر ہی اوپر بائیں بناتے ہو۔“ کافروں کو اپنی بالالیاں بھلی
 معلوم ہوتی ہیں اور وہ راہ راست سے رُکے ہوئے ہیں جسے اللہ مگر اہی میں پہچان دیتا ہے اُس
 رہنما کوئی نہیں ہوتا۔ حیات دنیا میں ان کے لیے عذاب ہو اور آخرت کا عذاب تو کہیں سخت تر
 ہو گا۔ اللہ کے غضب سے ان کو کوئی بھی بچاؤ سکے گا۔ مستحقین کے لیے جو جنت موجود ہو اُس کی
 صفت یہ ہو کہ اُس کے درخت بہرین جاری ہوں گی۔ اُس کے میوے اور اُس کے سائے ہمیشہ رہیں گے۔
 پرہیزگاروں کا یہ انجام ہو اور کافروں کا انجام دوزخ ہو۔ اے محمد! اہل کتاب تجھ پر قرآن

جنت اور دوزخ

۱۱۲۔ صلح حدیبیہ میں مسلمانوں نے صلح نامہ کے پہلے پتھر (الحجر) کو لٹکا دیا اور کہا کہ تم کہہ دو کہ ہم رحمت کو نہیں جانتے
 اسی طرف اس ایت کا اشارہ ہو۔ دیکھ تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ کفار کہہ آؤ حضرت! تم مجھے طلب
 کرتے تھے حکم ہو کہ اگر قرآن میں یہ سب سبغات ہوں تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے جن کو ایمان لانا نہیں چاہتے۔
 فتح مکہ کی پیشین گوئی ہو کہ ایک دن مسلمانوں کا زور ہو گا اور کفار پر بلا نازل ہوگی۔ ۱۱۴۔ کفار پر عذاب پہنچا
 دیا لیکن جیسا سخت آیا سب کو معلوم ہو گا۔ فرعون۔ قوم لوط۔ قوم صالح۔ اور قوم نوح پر جیسا
 گذری سب پر دشمن ہو گا۔

کے اترنے سے خوش ہیں اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو بعض احکام قرآنی سے منکر ہیں۔
 اے محمد! تو منکر ہیں سے کہہ دے مجھے یہی حکم ہوا کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو نہ
 شریک نہ فخر اداں، اُمّی کی طرف تم سب کو میں بلاتا ہوں اور اُسی کی طرف ہر اہل دین جمع کرنا ہوتا
 ہے قرآن کو زبان عربی قرار ہے کہ اہل عرب سمجھیں۔ اے محمد! اگر تو نے جان بوجھ کر انکی خوشنود
 کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلہ میں تیرا کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا + ہم نے تیرے پیچھے
 رسول بھیجے تھے اور انھیں یہ بیان دی تھیں اور اولاد بھی دی تھی، کوئی پیغمبر بغیر اللہ کے
 حکم کے کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا تھا ہر ایک وقت ہر جگہ کے لیے ایک تھمر رہتی ہے + اللہ
 سے جسے چاہتا ہو مٹا دیتا ہو اور جسے چاہتا ہو قائم رکھتا ہو۔ اصل کتاب (لوح محفوظ) اُس کے پاس
 ہے جس میں سب کچھ لکھا ہوا ہے + اے محمد! کفار مکہ سے ہم جو وعدہ عذاب کرتے ہیں اُس میں سے
 کچھ ہم تجھے دکھا دیں یا دکھانے کے قبل ہم تجھے دنیا سے اٹھالیں۔ ہر حال تیرے ذمہ صرف پیغامبری
 ہوا در حساب لینا ہمارا کام ہے + کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ کفار کا ملک چاروں طرف سے اسلامی
 فتوحات سے کم کرتے جاتے ہیں۔ اللہ ہی حکم دینے والا ہے۔ کوئی بھی اس کا حکم ٹال نہیں سکتا +
 وہ جلدی ساب لینے والا ہے۔ ان کفار کے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انھوں نے بھی پیغمبروں
 کے خلاف تدبیریں کی تھیں لیکن اللہ ہی کی سب تدبیریں غالب رہیں + وہ شخص کے اعمال کو
 جانتا ہے + اور عنقریب کفار بھی جان لیں گے کہ انھیں کچھ کس کا ہوا + اے محمد! منکر لوگ کہتے ہیں
 کہ وہ تو پیغمبر نہیں ہے + تو کہ ”میسرے اور ہمارے درمیان اللہ کی گواہی اور اُن لوگوں کی گواہی
 جن کے پاس آسمانی کتابوں کا علم ہو کافی ہے“

قرآن مجید
عربیاللہ کا حکم
عام کے لیے
کا اختیار ہے

قرآن مجید

سورہ ابراہیم

(۱۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اے محمد! اے قرآن ایک کتاب جو ہے ہم نے تجھے انکار اچھا تاکہ تو لوگوں کو اُن کے
 لئے دینی بیوی دے اُس قدر قرآن کے منکر ہیں جو اُن کے نزدیک توریت کے خلاف ہے + ہر ایک کام کے لیے وقت مقرر ہے
 جس کے پہلے وہ نہیں ہوتا + اللہ کفار کی شکست اور مسلمانوں کی فتح کی طرف اشارہ ہے + اللہ جو اہل کتاب پر عذاب و کتب
 آسمانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پیشین گوئی دیتے ہیں اور اُس پر یقین رکھتے ہیں + اللہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس میں ذکر ہے

ترجمہ

رب کے حکم سے تاریکیوں سے روشنی میں لائے۔ یعنی جو ذات سب سے فرہر دست اور ترغیب کے لائق ہو اُس کے راستہ پر لائے۔ وہ اندھ سی۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہو اسی کا ہو۔ کھدو دنیاوی زندگی کو آخرت پر مقیم سمجھتے ہیں اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور میری راہ اختیار کرتے ہیں۔ افسوس کہ ان پر عذاب سخت ہو گا۔ یہ لوگ گمراہی میں دور جا پڑے ہیں۔ جتنے جب کوئی پیغمبر بھیجے گا تو اسی کی قوم کی زبان میں گنگو کرنے والا بھیجے گا کہ وہ لوگوں کو اچھی طرح سمجھائے اس پر بھی اللہ شبہ جاتا ہو گا اُن میں چھوڑ دیتا ہو اور سب جاتا ہو راہ راست دکھاتا ہو اور زبردست حکمت والا ہو۔ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں کے ساتھ بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو اندھیرے سے اُجالے میں لا اور اُن کو اللہ کے دلائل دکھاؤ کہ اُن واقعات میں نبی اور شاکرین کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ اُس وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اللہ کے احسانات یاد کرو کہ اُس نے تم کو آل فرعون کے ظلم سے بچایا۔ وہ تم پر بُری طرح عذاب کرتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو ہلاک کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ ان معصیتوں میں اللہ کی طرف سے تمہارا برا امتحان تھا۔

صلیٰ علیہ وسلم

اُس وقت تمہارے رب نے صاف کہہ دیا تھا کہ تم اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں دربار عبادت اور اگر کفر کرو گے تو میرا عذاب بے شک سخت ہو گا۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم اور تمہارے ساتھ دنیا کے تمام لوگ کفر کریں جب بھی اللہ بے پروا اور سزاوار ہو گا۔ تم سے پہلے جو فوج عباد اور بنو دی قومین گذرین اور جو لوگ اُن کے بعد آئے اور جن کو اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا ہو۔ کیا اُن کے حالات تمہیں معلوم نہیں ہیں؟ جب اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیاں لے کر آتے تھے تو وہ لوگ اُن کے ہاتھوں کو انھیں کے منہ پر اٹھا مار دیتے تھے اور کہتے تھے۔ تم تمہاری رسالت کے منکر ہیں اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہمیں اُس کے بارے میں شک اور تردد ہے؟ اُن کے پیغمبر کہتے تھے یہ کیا آسمانوں اور زمین کے بننے والے اللہ کے وجود میں تمہیں شک ہے؟ وہ تمہیں بلاتا ہو کہ تمہارے گناہ بخشے اور ایک مدت معینہ تک تمہیں دنیا میں آرام سے رہنے دے؟ یہ سنکر وہ لوگ کہتے تھے۔ تم بھی ہماری ہی طرح آدمی ہو۔ تم ہمیں اُن مبیودوں کی عبادت سے روکتے ہو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں تو ہمیں کوئی صریح دلیل (معجزہ) دکھاؤ۔ اُن سے اُن کے پیغمبر کہتے تھے بے شک

اللہ اللہ کی شہادت اور عذاب

ہم بھی تمھاری ہی طرح کے آدمی ہیں لیکن اللہ کو تو اختیار ہی کہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے
 انسان کیسے بے حکم اللہ کے تمھارے سامنے ہم کوئی دلیل (منجڑہ) پیش نہیں کر سکتے تاہم
 ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے کہ اللہ پر ہم کیوں نہ بھروسہ سا کرین اسی نے ہمیں
 ہمارے طریقے بتائے ہیں + تم ہمیں ایذا پہنچاؤ گے تو ہم اُس پر صبر کریں گے + بھروسہ سا کرنے
 والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ سا کرین +

سبح کفار نے اپنے پیغمبروں سے کہا تمھارے یا تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم
 ہمارے مذہب میں پھراؤ گے + اللہ نے اُن کی طرف دیکھی تھی کہ ”ہم ظالموں کو ہلاک
 کریں گے اور اُن کے بعد ہم تم کو ملک میں بسائیں گے + یہ صلہ ہو گا اُن لوگوں کے لیے جو
 جو میری جوادی کے لیے کلمے بولنے سے اور میرے وعدہ عذاب سے ڈرتے ہیں + جب

ہر طرح بایوس ہو کر انبیاء نے اللہ سے فتح طلب کی تو ہر جھگڑا سرکش ہلاک ہوا + اب اس کے
 بعد اُس کے لیے دوزخ ہے۔ جہاں اُس کو پکڑا جائے گا + گھونٹ تو ذہ لے گا لیکن
 گلے سے شے آئے آثار نہ سکے گا۔ ہر طرف سے موت ہی موت کا سامان ہو گا لیکن اُس کی جان
 نہ کھلی گا + اور عذاب سخت اُس کے سامنے رہے گا + اپنے پروردگار سے جو کفر کرتے ہیں اُن کے
 اعمال ایسے ہیں جیسے رکھو۔ کہ آندھی کے دن میں تیز ہوا اُسے اُڑائے جائے اُن کی کمائی کچھ بھی
 اُن کے کام نہ آئے گی + یہ بڑی ناکامیابی ہو + اسے آدم زاد! کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ
 نے کسی سلطنت سے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں + وہ چاہے تو تم سب کو معدوم کر کے نئی مخلقت
 بنا دے + ایسا کرنا اللہ پر دشوار نہیں ہے + قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب حاضر
 ہوں گے اور ضعیف کفار شکیر کفار سے کہیں گے + یہ ہم تو تمھارے پیرو تھے۔ آج تم کچھ بھی
 اللہ کا عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہو + وہ جواب دین گے + اللہ ہم کو راہ راست دکھانا تو ہم
 بھی تمھیں راہ راست دکھاتے + اب ہم بے صبری کریں یا صبر کریں + دونوں حالتیں برابر ہیں
 عذاب سے ہلکے ہو گا یا نہیں ہو گا +

سہ یعنی دنیا کی حکومت سے لوگوں کے قبضہ میں نہ رہے جو ہم تک نہیں رہ سکتی + جب کسی قوم میں موت
 آئی تو وہ غارت ہوئی + انبیاء کے سمجھانے سے جب کام نہ چلا تو قوم غارت ہوئی + یہ تو دنیا
 میں ہوا اور طاقت میں دوزخ نصیب ہو گا + دوزخ میں گمراہ اپنے سرداروں سے یوں
 کہیں گے +

نصیت

پیغمبرِ جان
اور ان کی امتیں

دوزخ

دردِ آبی

پہلے یہ نہیں کہا کرتے تھے کہ تم بزدل نہ آئے گا۔ کیا تم ان لوگوں کے گھر میں نہیں رہے۔
جنہوں نے اپنے آپ پر غرور کیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور تم کو
ستائیں جسے کہہ کر ہم نے سمجھا بھی دیا تھا۔ وہ لوگ اپنی پالیں چلتے رہے اور ان کی پالیں اللہ
کی نظر میں تھیں گو ان کی پالیں ایسی تھیں کہ پھر بھی ان سے نکل جائے۔ مگر ان کی پالیں میری پیش
نہ گئی۔ اے محمد! تو یہ دیکھ کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کیسے کاہلے شک اللہ بڑا درست
بدل لینے والا ہے۔ یہ بدلہ اُس دن لیا جائے گا جب کہ زمین اور آسمان بدل جائیں گے۔ اور اللہ
واحد قہار کے سامنے لوگ حاضر ہوں گے۔ اے محمد! تو اُس دن خبر مومن کو نہ خبر مومن بکرا ہوا
دیکھے گا۔ ان کے کُتے قطر ان کے ہون گے اور آگ ان کے ستھ میں لگی ہوئی ہوگی۔ یہ اس لیے
ہوگا کہ ہر ایک اپنی کمائی کا بدلہ پاسے۔ ہے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ قرآن آدمیوں
کے لیے گویا ایک اطلاع نامہ ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ سے ڈریں اور جانیں
کہ وہی اکبلا مہبود اور عقیل والوں کو چاہیے کہ وہ نصیحت بکریں۔

سورہ حجر

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الح الراب کتاب قرآن کی یہ چند آیتیں ہیں۔ جس کے مطالب واضح ہیں۔

(پہلو دھوان پارہ)

اکثر اوقات کفار اندر دکرین گے کہ "کاش ہم مسلمان ہوتے" اے محمد! تو ان کو چھوڑ دے
کہ یہ کھائیں۔ خاندہ اٹھائیں اور اپنی امیدوں پر بھروسے رہیں۔ پھر قیامت میں تو انہیں معلوم
ہی ہو جائے گا کہ ہم نے کوئی جیسی تباہ نہیں کی مگر اُس کی تباہی کا حکم لکھا ہوا معلوم تھا کہ کوئی امت
۱۵ روز حشر میں لوگ اسی طرح ہوں گے۔ ۱۵ قوم بلا اور شہر کے کھنڈر کے سے قریب تھے ابی کہ وہ
۱۵ سے گزرتے تھے اور جانتے تھے کہ ان کو سن کر اللہ نے غارت کر دیا۔ ۱۵ اور شہر اور کھنڈر کے کناہ ۱۵
قیامت کے دن معلوم ہوگا کہ کافروں پر عذاب کسے کا وہ عذاب دے گا کہ انہیں کیا تھا۔ ۱۵
۱۵ میں ذکر ہے۔ ایک قسم کا دھن بکریا سیاہ پر وہ عذاب صریح الاستعمال دی جیت۔

اے صوفیہ سے نہ آگے جاسکتی ہو اور نہ پیچھے روکتی ہو۔ اے محمد! کئی کچھ صلیبیوں نے قرآن والے انوجونوں کو دیکھا تو سچا ہو تو ہمارے سامنے فرستے کیوں نہیں لاتا؟ ہمارے ہمارے ہم غلطی کے لیے فرستے بھیجتے ہیں اور پھر اس وقت غلط نہیں کرتے۔ ہمارے غلطیوں کا کارہو اور ہم خود اس کے گنہگار ہیں۔ اے محمد! تجھ سے پہلے ایسے لوگ نہ تھے جنہیں ہم نے نکل کھینچے تھے۔ اور جب کوئی رسول آتا تھا تو لوگ اس سے سخری کرتے تھے۔ ان گنہگاروں کے دلوں میں بھی جو قرآن پر ایمان نہیں لاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان پہنچانے سے ہوا کیسے کر رہا ہے۔ اگر ہم ان پر ایمان نہ لگاتے تو ان کو دیکھ لیتے کہ ان کے دل میں کتنا نور ہے۔ لیکن جب بھی یہ کہیں گے ہمارے گناہیں بندھ گئی ہیں۔ ہم پر کسی نے جلد و گرفتاری نہ کی۔

سبح ہم نے آسمان میں بروج بنائے ہیں اور زمین کے لیے اے زمین! سوئی ہو اور ہر شیطان مردود سے اس کو محفوظ رکھا ہے۔ لیکن اگر وہ جو کسی نیچے کچھ نہ لیتا ہو تو پکڑا ہوا شعلہ اس کو بجھا کر تار دے۔ ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ قائم کیے اور تمام جزیرے و جزیرے اس میں اگائی ہیں۔ ہم نے ہمارے لیے اس میں سہاگن سپاس اور ایسے حیوانات پیدا کیے جن کے روزی رسان تم نہیں ہو۔ تاکہ چیزوں کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔ مگر تمہارا معلوم ہم انھیں اتارتے رہتے ہیں۔ ہم بار بار دہرائیں بھیج کر آسمان سے پانی برساتے ہیں۔ پھر تم کو اس سے سیراب کرتے ہیں۔ تم تو اس کے جمع کرنے والے نہیں ہو۔ ہم ہی جلاتے اور اترتے ہیں اور ہم ہی ہر شے کے وارث ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کون کاغذ پرین آگے رہتا ہو اور کون پیچھے رہتا ہو۔ اے محمد! تیرا رب ان سب کو روزِ حشر ضرور جمع کرے گا۔ وہ حکیم و دانہ ہے۔

نورانی

سبح ہم نے انسان کو لکھنوار گار کی شکل میں ہی سے بنا دیا اور اس کے پہلے ہم نے جنوں کو آتش گرم سے بنایا تھا۔ اے محمد! وہ وقت یاد کرو کہ جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا تھا

نورانی

اے جبارِ شادباری ہوا۔ کہ ہم فرستے بھیجتے ہیں تو عذاب ہی لے کر بھیجتے ہیں۔ اے محمد! یہ کسی ہی غیر رسولی بات ان کو دکھائی جائے کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ انھوں نے دیکھا کہ شیطان مردود آسمان کی باتیں دریافت کرنے کو اوپر فرستاد ہو تو شاہد ثابت ہے فرشتے ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور اگر ان کو سمجھانے کے لیے آیت ہم معنی ہو سہی کے اس شعر کی۔ اگر ایک سرور سے برتر ہو۔ فرشتے بھی سمجھ رہے ہیں۔ لیکن عام نااہل کے متعلق اس کی دوسری کار شہادت ہے۔ اور کوئی ایسا کار جو وہ بالآخر کھل ہوتا ہو۔ پیغمبروں نے جو تعلیم کی ہے اس سے زائد کوئی نہیں دے گا۔ اس کا ترجمہ یوں ہی ہو سکتا ہو۔ جو تم سے پہلے گذرے ہیں اور تمہارے بعد آئیں گے۔ ہم سب کو یاد دلاتے ہیں۔

اس میں تسلسلہ اگر گارے کی کھٹکائی مٹھی سے بھر پیدا کرنے والا ہوں + میر جب میں اُسے
 تو اتنا کر لہی روح اُس میں بھونک دوں تو اُس کے سامنے تم سجدہ کرنا + ابلیس کے سوا
 سب فرشتوں نے سجدہ کیا + ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا + اللہ نے کہا "ابلیس! تو نے
 سجدہ کیوں نہ کیا؟" ابلیس نے جواب دیا "میں اُس بشر کو سجدہ نہیں کرنے کا جسے تو نے تسلسلہ
 کا جسے کی کھٹکائی مٹی سے بنایا ہے" اللہ نے کہا "تو بہشت سے نکل جا۔ تو راندہ ہو گیا اچھ
 طور پر جزیرہ تک تھو برکت رہے گی + ابلیس نے کہا "پروردگار میرے! اچھا مجھے اُس دن
 تک کی جلت جسے کر دے قیامت میں اٹھائے جائیں + اللہ نے کہا "وہ قیامت کے دن
 معلوم تک تھے جلت دی گئی + ابلیس نے کہا "میرے پروردگار! تو نے مجھے بکریا تو میں بھی
 مان کو دنیا میں بہا رہا + دکھاؤں گا سوائے خاص بندوں کے + اللہ نے کہا "یہی خاص
 بندگی کا تو ایک سیدھی شرک ہو جو مجھ تک پہنچتی ہے + میرے خاص بندوں پر تو جو کچھ تو قابو نہ ہوگا
 ان کو سبک کر دے پرورد ہوں گے ان پر تیرا زور چلے گا اور ان سب کے لیے جہنم دندہ گاہ ہے +
 جہنم کے سات دروازے ہیں۔ اور ہر دروازے میں داخل ہونے کے لیے دوزخیوں کے جدا جدا
 دروازے ہوں گے +

ابلیس

بہشتی خاص

سبح پر میرے گارے شک باغوں اور چشموں میں رہیں گے + ان سے کہا جائے گا "اس میں
 سلامتی سے خاطر جمع ہو کر داخل ہو + ان کے دلوں کی رنجش ہم نکال دابین گے + آپس میں
 وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے اور آئے سامنے تختوں پر بیٹھے رہیں گے ان میں ان کو جو تکلیف
 ہوگی اور نہ ان میں سے وہ ٹکے جائیں گے + اسے محمد! تو میرے بندوں کو آگاہ کر دے کہ
 بے شک ہم تھکتے دے مہربان ہیں اور ہمارا عذاب بھی دردناک ہے + اسے محمد! تو ان کو
 ابراہیم کے مہمانوں کا حال سنا دے کہ جب ابراہیم کے پاس وہ آئے تو انھوں نے سلام کیا +
 ابراہیم نے کہا "ہم تم سے ڈرتے ہیں + ان مہمانوں نے کہا "نہ دوہرہ تمھیں ایک دانا فرزند کی
 خوشخبری سناتے ہیں + ابراہیم نے کہا "تم مجھے خوشخبری سناتے ہو مالا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں کہ
 میرا کہیے خوشخبری سناتے ہو + فرشتوں نے کہا "ہم نے تجھے کئی خوشخبری سنائی ہے نا امید نہ ہو +
 ابراہیم نے کہا "اپنے پروردگار کی رحمت سے گرا ہوں کے سوا اور کون نا امید ہو سکتا ہے +

مہمانانِ ابراہیم

۱۔ غفلت کو ہم کا تذکرہ ہے + دیکھو سورہ بقرہ ۲ رکوع ۲ + ۳۰ فرشتے مہمان ہوئے تھے + یہ فرشتے قوم لوط کو
 نارت کرنے جاتے تھے + اس کی تفصیل سورہ اعراف ۷۰ رکوع ۱۰ میں ہے

کچھ چیزیں لکے اور بہاروں میں مگر تراش تراش کر امین کے ساتھ رہتے تھے ۵۴ میں جوتے جوتے
 مسجد میں اپنے انھیں مار ڈالا اور اپنی مخالفت کے لیے جو تبرین وہ کرتے تھے ان کے کام
 کو زمین ہندہ نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں مصلحت ہی سے بنائی ہیں ۵۵
 زمین مصلحت ضرور آئے گی اسے خدا کو ان کافروں سے عداوت کے ساتھ رکھ کر یہ تبار رب ظلال
 اور علیہ ہو رہے ہیں تھے سچ سنائی اور قرآن عظیم دیا جو دے گا ان کافروں میں سے کسی قسم کے
 لوگوں کو جو ہم نے دنیاوی فائدے دیے ہیں ان پر تو نظر نہ ڈال۔ اور نہ ان کے کفر پر
 افسوس کر۔ مسلمانوں سے تو منع پیش آئے اور ان کافروں سے کہہ دیں تو کھٹے طور پر ڈرائے
 والا ہوں ۵۶ اس طرح اسی طرح ہم نے تجھ پر یہ قرآن نازل کیا جس طرح ان لوگوں (۵۷)
 پر کتاب نازل کی تھی جنھوں نے اپنے قرآن (توریت) کو بانٹ کر ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالے تھے ۵۸
 جو تیرے رب کی کہ ہم ان سب سے ان کے اعمال کی باز پرس کریں گے ۵۹ تجھے جو حکم دیا گیا ہو
 اُسے کھول کر سنا دے اور مشرکین کی پروا نہ کر ۶۰ تجھ سے جو لوگ سحر پڑھتے ہیں اور اللہ کے
 ساتھ دوسرے کو معبود قرار دیتے ہیں ان کے لیے ہم تیری طرف سے کافی بین ۶۱ انھیں آگے
 چل کر معلوم ہو جائے گا ۶۲ ہمیں معلوم ہو کہ ان کافروں کی باتوں سے تو تنگ دل ہوتا ہو تو اپنے
 رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ کچھ اور موت کے آنے تک اپنے پروردگار کی عبادت کرنا رہ ۶۳

شیخ

تفہیم کی
 تسلی

سورۃ النحل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ اے کفار کہ! اللہ کا حکم (روز قیامت) آئے گا۔ اُس میں عجلت نہ کرو ۲ اے محمد! ان کے
 مشرک سے اللہ پاک اور بالاتر ہو ۳ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہو اُس کی طرف اپنے
 حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہو۔ کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ ہمارے سوا
 کوئی معبود نہیں ۴ ہم سے ڈرتے رہو ۵ اُس نے مصلحت آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۶ وہ
 پروردگار مشرک جو اُس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ۷ باہرین ہمہ انسان اسی سے تھمے ۸ خدا تعالیٰ

ابیت

تو اور مثال

۹ یہ تمہارا رب ہے ۱۰ اور وہ یہاں نہیں گئے ۱۱ اکثر انھوں نے سورۃ فاتحہ (الحمد للہ رب العالمین) کو سب سے بڑی تعویذ قرار دیا ۱۲
 میں بعض احکام کو بھیجتے تھا اور بعض کو نہیں مانتے تھے ۱۳ اس سورۃ میں شدت کی کمی کا بیان یونان عرب میں سے ملے ہیں ۱۴

اُسی نے جو پائے پیدا کیے ہیں اور تمہارے لیے اُن میں لباس گرم اور دیگر فراہم کیا ہے۔ اُن میں سے بعض کو تم کھاتے ہو، اور جب تم انھیں ختم کر دینے لگے ہو یا صبح چرانے لگاتے ہو تو تمہاری رونق بڑھتی ہے، وہ تمہارے بوجھ اُن شہروں میں اُٹھ کر لے جاتے ہیں جہاں تم بے مشقت نفس نشین ہو سکتے ہو۔ تمہارا رب بے شک شفیق اور رحیم ہوگا۔ اُسی نے تمہاری سواری اور زمین کے نیچے گہوارے بھرا دیے۔ پھر اگر گدھے پیدا کیے ہیں اور نیز بہت سی ایسی چیزیں وہ پیدا کرتا رہتا ہے جنھیں تم نہیں جانتے، دین کا سیدھا راستہ تو اللہ تک پہنچا دینا چاہیے۔ اُسے کچھ ہیں، وہ چاہتا تو سیدھی راہ تم کو دکھاتا۔

احد علی

جمع اُسی اللہ نے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسا یا جسے تم پیتے ہو اور جس سے وہ درخت قائم ہوئے جو تمہاری چراگاہیں ہیں، اُسی پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی زمینوں، کھجور، انگور اور ہر طرح کے سیوے پیدا کرتا ہے۔ سوچئے، انھوں نے اُس میں بے شک قدرت الہی کی نشانی ہے، اُسی نے رات، دن، سورج اور چاند کو تمہارے لیے مقرر کر رکھا ہے اور تمہارے بھی اُسی کے طے سے تابع فرمان ہیں، انھوں نے اُسے بے شک اس میں قدرت الہی کی نشانیوں ہیں، اور کبھی مختلف رنگ کی چیزیں تمہارے لیے اُس نے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں، اُس میں بھی نصیحت پذیروں کے لیے قدرت الہی کی نشانی ہے، اُسی نے دریا بھی مقرر کر دیا ہے کہ اُن سے تازہ گوشت چھین لیں، کھانا اور زیور (جو بہرات) اُس سے نکال کر پہنیں، اُسے مخاطب، تو کہتا ہے کہ پانی بھارتی ہوئی دریا میں کشتیاں چلی جاتی ہیں، دریا اُس لیے بھی تمہارے لیے تابع

حدیث علی

زمان ہو کہ تم اُس کے ذریعہ سے اللہ کا فضل بذریعہ تجارت تلاش کرو۔ تمہیں چاہیے کہ اللہ کا شکر کرو، اُسی نے زمین میں پیدا کیا ہے کہ وہ زمین تاکہ زمین کسی طرف نہیں لے کر جھک دجائے۔ نہرین اور راہیں بنا دی ہیں تاکہ تم راستہ پاؤ، اور بھی علامات اُس نے قائم کیے ہیں تاکہ راہیں سے لوگ راہ پاتے ہیں، کیا جس نے اتنی چیزیں پیدا کیں وہ برابر ہوں گے جنھوں نے کچھ نہیں پیدا کیا ہے، کیا تم اتنی بھی نہیں سوچتے؟ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہا ہو تو شمار نہ کر سکو گے، اللہ بے شک غفور و رحیم ہوگا، وہ تمہارے باطن اور ظاہر سے واقف ہے، جو اللہ کے سوا جسے لوگ معبود سمجھ کر پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے، وہ خود مخلوق ہیں، وہ خود مرنے والے ہیں، زندہ نہیں ہیں، انھیں یہ بھی خبر نہیں کہ مرنے کے بعد اُٹھائے جائیں گے؟

نجات بوی

اللہ و کبریا و اخبار الاسلام، کہ تم ناشکری کرتے ہو اور وہ اپنی نعمتیں موتوں میں بھی نہایت ہی

سبح لوگو! تمہارا اللہ ایک ہی ہے آخرت پر ایمان نہ لائے والوں کے دل سنگین ہیں اور وہ
 منکر ہیں + ضرور اللہ اُن کے باطن و ظاہر سے واقف ہے + وہ منکر دن کا دوست نہیں ہے
 جب ان کا فروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے تم پر کیا انعام دیا ہے؟ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن
 انگوں کے نصیب ہیں + اس کہتے ہیں اپنے گناہوں کے پورے پورے جو بھروسہ قیامت انھیں گے
 اور اُن لوگوں کے پوچھ بھی انھیں گے جن کو یہ نہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنے رب سے بڑا
 پوچھ اپنے اوپر لا رہے ہیں +

سبح ان کے پہلے بھی لوگوں نے اللہ کے خلاف تہ پرہیز کی تھیں۔ اللہ نے اُن کی عمارتیں
 بننا دے ڈھا دیں۔ بھت اُن پر اور سے بھٹ پڑی۔ اور اُن پر عذاب اس طرح آیا کہ وہ سمجھ
 بھی نہ سکے + پھر وہ قیامت اور بھی اللہ انھیں رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہ تم میرے حکم کا کمان
 ہیں جن کے بارے میں تم مومنین سے جھگڑتے تھے؟ اُس وقت وہ لوگ جن کو دنیا میں سمجھ
 دی گئی تھی کہیں گے کہ آج رسوائی اور بُرائی اُن کا فروں پر ہے۔ جو دنیا میں بھی اُس وقت اپنے
 آپ پر ظلم کر رہے تھے جب فرشتے اُن کی جان نکالتے تھے + اُس پر وہ کہتا تھا کہ میں کہیں گے
 کہ ہم تو بُرائی نہیں کرتے تھے + فرشتے اُن سے کہیں گے کہ ہاں! اللہ کو معلوم ہے کہ تم کیا کرتے تھے
 اور زک کے دروازوں میں داخل ہو اور اُس میں ہمیشہ رہو + حکم میں کا بُرا ٹھکانا ہے + پھر یہ لوگ
 سے قرآن کے بارے میں پوچھا جاتا ہے + یہ تمہارے رب نے تم پر کیا انعام دیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں
 کہ اچھا قرآن انکار ہے۔ نیکی کرنے والوں کے لیے اس دنیا میں نیکی ہے۔ اور اُن کا آخری ٹھکانا
 تو کہیں بہتر ہے۔ پھر یہ لوگ روئے کا کیا اچھا گھر ہے ہمیشہ رہنے کے بلغم میں وہ داخل ہوں گے
 جن کے پیچھے نہ رہیں جاری ہوگی۔ جو جان گے پائیں گے + اللہ پر ہر گاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتا
 ہے کہ کجالت پاکیزگی فرشتے اُن کی جان نکالتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں یہ سلام علیکم جنت میں ملے
 تمہارے عمل کا یہ بدلہ ہے + اے محمد! کیا تمہارے اعتبار ہے کہ اُن کے پاس فرشتے قیامت میں روح کے لیے
 امین یا ترے رب کا حکم عذاب آئے گا۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اللہ نے
 اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے + اپنے کاموں کے بُرے نتائج انھیں ملے اور
 اُس عذاب نے انھیں گھیر لیا جسے وہ ہنسی سمجھتے تھے +

اللہ ایسا سے رونے والے بھی نصیحت نہ سننے والے اور خدا اور رسول کو کھیل کر اپنی عقل پر ناز کرنے والے
 ہیئتہ زیادہ ہونے ہیں + اللہ پیغمبر اور صلحا +

کفار کی خدمت

مومنین

عشکین

نجات رسول

نجات

وہ

نجات

وہ عشکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اُس کے سوا دوسرے کی پرستش نہ کرتے۔
 ہمارے آپ داد الیہ کرتے اور تم اُس کے سوا کسی چیز کو نہ کہتے۔ اُن کے پہلے بھی لوگ ایسا
 کہتے تھے۔ پیغمبروں پر صرف احکام کا ماتن طور پر ہو چکا دینا ہی نہ ہوتا۔ راست میں رسول بھیجے
 تھے کہ وہ اللہ کی عبادت اور شیطان سے اجتناب کی تعلیم دیں۔ پھر لڑائیوں سے بعض کو اپنے
 راہ راست دکھائی۔ اور بعض پر گراہی ثابت ہوئی۔ لہذا کورس زمین پر طوفان اور دیکھو
 جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ اُسے عذاب اگر تو چاہتا ہو کہ یہ لوگ راہ راست پر آئیں تو اُس
 پر ان کو بھیڑ۔ اللہ جسے گراہی میں چھوڑنا چاہتا تھا اسے ہدایت نہیں کرتا اور نہ کوئی اس کا مددگار
 ہو گا۔ تو مشرکین اللہ کی قسمیں کھا کھا کر اصرار کرتے ہیں کہ یہ مردے کو اللہ دوبارہ اُٹھائے گا۔
 اُسے عذاب لڑائی سے کہہ "مرد اُٹھائے گا" اللہ کا یہ وعدہ سچا ہو۔ لیکن اکثر آدمیوں کی سمجھ میں
 نہیں آتا کہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا تاکہ اللہ حقیقت اُس کی جی میں وہ اختلاں کرتے تھے
 اُن پر ظاہر کر دے اور کہنا کہ معلوم ہو جائے کہ وہ بھولے تھے وہم جس کی شو کاہ اور نہ کرتے ہیں
 تو صرف اتنا ہی کہتے ہیں یہ ہو جائے اور وہ غر ہو جاتی رہے۔

عین لوگوں پر ظہر ہوے اور سبہ کلم کے انھوں نے اللہ کے لیے ہجرت کی انھیں ہم دنیا میں
 مقرر در بھیجے مگر دین گئے۔ اور آخرت میں تو اُن سے کہیں بڑا اجر ملے گا۔ اُسے کاوش یہ ہے کہ
 کہنے والے اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے آخرت کو مفصل جانتے ہاے لکھا ہے کہ
 پہلے ہی جنتے پیغمبر سے وہ سبب خود تھے اور ہم نے دیکھا ان اور کابوئی کے ساتھ ان کی طرف
 دی جاتی تھی۔ تو ان مشرکین سے کہہ یہ لوگ تحقیق نہیں معلوم ہو تو لفظ والوں اہل کتاب آتے ہیں
 اُسے عذاب تم نے یہ طرف یہ قرآن مانا کیا ہو تاکہ تو لوگوں کو بتا دے کہ اُن کی طرف کیا اثر
 اور تاکہ وہ سمجھیں کہ جہنم نے گناہوں کے لیے پہلے بنا رکھے ہیں وہ دُستے نہیں کیا اللہ تعالیٰ
 زمین میں دھنسا دے تاکہ کوئی عذاب اُن پر اس طرح آئے کہ وہ کچھ بھی نہ سکیں۔ یا وہ دوبار
 میں ہوں اور اللہ اُن کو ہلاک کرے اور وہ اللہ کو عاجز نہ کر سکیں۔ یا وہ بتا دے انھیں جہنم
 کرے۔ لوگو! تمھارا رب مہربان اور رحیم ہے کہ یہ لوگ اللہ کی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں
 دیکھتے کہ اُس کے بدلے کبھی وہ اپنی طرف کو اور کبھی بائیں طرف کو پھٹکے ہوئے ہیں گویا اللہ کے آگے
 سر بسجود ہیں اور تامل کر رہے ہیں آسمانوں اور زمین میں جہنم جاندہ ہیں وہ سب اور

کھار کو دناک خدا پ ہو گا۔ اے محمد! ہم نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) اس لیے اتاری ہے کہ
 ابن کفار کو جن باتوں میں تردد ہو انھیں تو کھادے اور علاوہ برین یہ قرآن مومنوں کے
 لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسا کر زمین مردہ کو اس سے زندہ کیا
 سینے والوں کے لیے بے شک اس میں قدرت الہی کی نشانی ہو۔
 ۹۷ چار بارین میں بھی تمہارے لیے عبرت ہو۔ اُن کی بیٹیوں میں سے گور اور خون کے حیران
 سے قاص دو دھو نکال کر جو آسانی پیدا ہو اس کے ہم نہیں جانتے ہیں۔ مجبور اور انکس کے بھلائی
 سے تم نشے کی چیزیں اور بھلائی بناتے ہو۔ قوم دنا کے لیے اس میں قدرت الہی کی نشانی ہو۔
 ۹۸ محمد! ہم نے (نہیہ رب نے) شہد کی کئی کول میں ڈال دیا کہ وہ پہاڑوں۔ درختوں اور بندھنوں
 بگھرنا کے پھر تمام بھون کے حق چوسے اور مطیع ہو کر اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ پر چلے
 ان بھون کے پیٹ سے تختہ رنگ کے شربت نکلتے ہیں جس میں آدمیوں کی بہت سی بیماریاں
 کی شفا ہے۔ بے شک خور کرنے والوں کے لیے اس میں قدرت الہی کی نشانی ہو۔ لوگو! اللہ ہی
 نے تم کو بنایا ہے۔ وہ تمہیں وفات دے گا۔ اور تم میں سے بھی لوگ بدترین عمر تک پہنچائے
 جائیں گے کہ اُن کی سب معلومات معدوم ہو جائیں گی۔ یہ بے شک اندیشہ ہے والا اور قدرت والا ہے
 ۹۹ اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں فضیلت دی ہو۔ جنہیں زیادہ
 روزی عطا ہوئی ہو وہ اپنے مال اپنے غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ غلام بھی اُن کے برابر
 ہو جائیں۔ کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں؟ اللہ نے تمہارے لیے تمہاری
 جنس سے بیبیاں پیدا کیں اور اُن بیبیوں سے بیٹے اور پوتے تمہارے واسطے پیدا کیے اور
 اور بھی (یعنی بیبیوں جنہیں کھانے کو دین) کیا یہ لوگ جھوٹے مہبودوں کا یقین کرتے ہیں؟
 اور اللہ کی نعمت کی ناسمجھی کرتے ہیں؟ اور اللہ کے سوا ایسے مہبودوں کو بوجھے ہیں جو
 اُن کے لیے آسمانوں اور زمین میں سے کچھ بھی رزق متیار کرنے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ
 ایسے اختیار پر دسترس پاسکتے ہیں؟ اللہ کے لیے بادشاہوں پر قیاس کر کے مثالیں نہ کرو
 اللہ جانتا ہو اور تم نہیں جانتے۔ اللہ شل بیان کرتا ہو کہ ایک غلام وہ ہو جو غیر ملک بیکار

تھان

شدی
کشان

غلام

۱۰۰ اگر سے خرابی ہی ناپاک چیز میں تم بناتے ہو اور اسے کھاتے ہیں کہ وہ بہترین میوہ ہو۔ ملک لوگ کہتے تھے
 کہ جس طرح بادشاہ کے دربار میں نقیب جو ہار عاج وزیر و خیر و خیر کے اختیارات ہوتے ہیں اسی طرح اللہ کے
 پاس دیکر مہبود ہیں۔ اختیار میں۔ لفظ اس خیال کی مذمت کرتا ہو۔

کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہا جسے پہنچا اپنی اچھی روزی دیا تو وہا جس نے فری
مین سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتا ہو۔ کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ سب تصریح
اللہ کے لیے ہو، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے، اللہ مثل بیان کرتا ہو۔ دو آدمی ہیں ایک
اُن میں کوئی غلام مجبور محض ہو اور اپنے مالک پر گران بار ہو کہ وہ جان اسے سمجھا ہو یہ چھٹک
کلام کر کے نہیں آتا۔ کیا یہ برابر ہو گا اُس شخص کے جو لوگوں کو عداوت ال پر قائم رہنے کے لیے
حکم دیتا ہو اور خود بھی سیدھی راہ پر چلتا ہو؟

تعبیہ آئی

۱۱ آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی باتیں اللہ کو معلوم ہیں اور قیامت کا حکم تو خیم ذون
کا معاملہ ہے اس سے بھی قریب تر ہو، بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہو، اللہ نے تعین تمھاری
ماؤں کے پیٹ سے نکالا تو تم کچھ جانتے نہ تھے، پھر تعین اُس نے کان۔ آنکھیں اور دل لیے
تاکہ تم خلکو کو دیکھا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ پرند کس طرح وسط زمین و آسمان میں سفر میں، اللہ
بھی انھیں روکے رہتا ہو، اس میں بھی مومنوں کے لیے قدرت الہی کی نشان دہی ہے، اللہ
نے تمھارے گھر تمھارے رہنے کو بندے اور بیا بیویوں کی کھلونوں سے تمھارے لیے خیمے تیار کیے۔
جنھیں تم سفر اور حضر میں سبک پاتے ہو اور اُس نے برین کے صوت اور ادواتوں کے مال
اور دیگر چار بیویوں کی ان سے ایک وقت تک کے لیے سلطان اور بکار آمد چیزیں بنائیں، اللہ
ہی نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمھارے لیے سہلے بنائے۔ ہاتھوں میں تمھارے
لیے جپ رہنے کی جگہ بنائیں۔ تمھارے لیے کرتے ایسے بنائے کہ تمھیں گرمی سے بچائیں اور
زردی بنائیں کہ لڑائیوں میں تمھاری حفاظت کریں، اس طرح اللہ اپنی نعمتیں تر پر پوری
کرتا ہے تاکہ تم اُس کے مطیع رہو، اے محمد! پھر بھی اگر لوگ رد گردانی کرتے ہیں تو تجھ پر عین
کھٹے طور پر پیغام رسائی ہو، یہ لوگ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں اور پھر اُس سے انکار کرتے ہیں
اھان میں انھیں شکر گزار ہیں؟

قیامت

۱۲ بروز قیامت جب ہم ہر گروہ سے پیغمبروں کو گواہ جا کر اٹھائیں گے تو پھر کفار کو نہ گھٹو
کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ ان کا عذر قبول کیا جائے گا، جب ظالم عذاب دیکھیں گے تو پھر
عذاب ان سے کم نہ کیا جائے گا اور نہ انھیں صلت دیا جائے گی، جب قیامت میں مشرکین

۱۳ پہلی مثال تو ان کی اور دوسری مثال اچھے لوگوں کی پیغمبروں کی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں اور
مسلمان ہونے سے تو ان کی عزت کو نشانہ بنائیں ہو

اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو کہیں گے یہ اسے ہمارے رب! یہی ہمارے شرکاء ہیں جنہیں ہم
 پہلے بھول چکے تھے وہ شرکاء ان کی طرف مخاطب ہو کر کہیں گے تم سب بھولے ہو گے
تقارر اس دن اللہ سے معاف نہیں کریں گے اور اپنی افراتفراد انبیان بحول جائیں گے ہم
 کفار پر اور اللہ کی راہ و کھنہ و اون پر عذاب پر عذاب ان کے فساد کے بدلے میں بھارتے
 جائیں گے ایک دن وہ ہو گا جب ہر امت میں ہم اٹھیں میں کا ایک گواہ (بنی اسرائیل) کے
 مقابلے میں کھڑا کریں گے۔ اور اسے خود بخود اس زمانے کے کافروں کے مقابلے میں گواہ
 بنا کر لائیں گے یہ ہم نے تمہارے کتاب (قرآن) نازل کی جو جو بات کو سمجھاتی ہو اور الہی سلام
 کے لیے اس میں ہدایت رحمت اور بشارت ہو۔

سورۃ عد احسان اور صلہ رحمی اور اکرے کا اللہ حکم دیتا ہو اور بیگمائی۔ یہ کاری اور
 سرکشی سے منع کرتا ہو۔ اللہ تم کو نصیحتیں کرتا ہو تاکہ تم جو خود جب تم لوگ عہد کو تو اللہ کی
 قسم کو پورا کرو۔ اور قسموں کو مستحکم کرنے کے بعد جب کہ اللہ کو ان پر عذاب میں کر چکے نہ تو وہ اللہ
 تعالیٰ انہماک متعلقہ نفس عہد سے باخبر ہو کہ تم لوگ تمہارے کے توڑنے میں مثل اس عہد
 کے جو جاوے جو موت کا تھی ہو اور پھر اسے توڑ توڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا ہو۔ تم اپنی قسموں کو
 باہم کار ساز یوں کا ذریعہ ٹھہرتے ہو اس لیے کہ گروہ مومنین سے گروہ کفار زبردست بھلا اللہ
 تعالیٰ اس ایذا سے عہد میں اس آزمائش کو قیامت کے دن وہ تعین امور اختلافی کی حقیقت
 بتا دے گا یہ اعتبار چاہتا ہو کہ تم سب کو ایک ہی گروہ بناتا۔ لیکن وہ سب چاہتا ہو کہ ان میں سے جو
 ہو اور جسے چاہتا ہو راہ راست دکھاتا ہو۔ اعمال کی بازی میں ضرور ہوگی یہ تم اپنی
 قسموں کو آئیں میں کار ساز یوں کا ذریعہ بناؤ کہ لوگوں کے قدم جم کر اسلام سے اٹھ جائیں
 اور تم کو اللہ کی راہ روکنے کے عوض میں عذاب کا جزا چکھنا پڑے اور تم پر عذاب سخت ہو۔
 اللہ کی قسم کہ بدلے ٹھوڑے فائدے حاصل نہ کرو۔ اگر تم سمجھو تو ایسا عہد کا اجر جو اللہ
 نے پاس ہو وہ تمہارے لیے بہتر ہو کہ تمہارے پاس ہی ختم ہو جائے گا اور جو اجر اللہ
 نے مومنوں کو دیا ہے وہ تم پر بھی دیا جائے گا کیونکہ تمہارے دن سب استون کے حساب سے ہوا ہوگا
 اور ہر امت کے پیغمبر اپنی امتوں کے ساتھ اس امر کی گواہی دینے کو موجود ہیں گے کہ دنیا پر وہ اللہ کا
 حکم ان کو سن دیا تھا عہد قربت دارون سے واسطہ قیامت کا تھا کہ عہد کفار کو دوزخ کے
 لیے تیار کر دے گا کہ کفار قریب کا ساتھ نہ دیں گے لیکن کفار قریب کا زور دیکھو وہ نفس صبر پائل
 ہوئے ان کو تیار کیا تھا عہد و یحییٰ مسیح جبر و اختیار اسلام ت ۴۵۲

عد احسان
عد احسان

نقص

اللہ نے مُردہ کی ہر اور بھی دُک عاقل میں یہ آخرت میں ضرور نقصان اُصا میں گئے +
اسے عطا کیے تنگ تیراب اُن لوگوں کا ساتھی ہو جنہوں نے بھلائیے معصیت دیکھ کر ہجرت کی ہو
جہاد کیے اور صبر کیا۔ تیراب اس اسماعیل کے بعد تھے والا مہمان ہو + لوگ زیادہ دن یاد کر جب
ہر شخص کو اپنی ہی جان کے لالے پڑے ہوں گے اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ
دیا جائے گا کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا +

ماہرین

لکھنؤ

۵۱۱ اللہ مثال بیان کرتا ہے کہ ایک گاؤں کے رہنے والے خوف اور مطمئن تھے۔ اُن کی
روزی پر ہر گز سے بغاوت اُن کے پاس آتی تھی۔ پھر انہوں نے اللہ کی نعمتوں سے کفر کیا تو
اللہ نے انہیں بھوک اور خون کا مزہ چکھایا۔ یہ اُن کے فعل کی سزا تھی + انہیں میں سے جب
ایک رسول اُن کے پاس آیا تو انہوں نے اُسے بھلایا۔ پھر اُن ظالموں کو عذاب نے گھیر لیا
اللہ نے جو رزق حلال اور پاک حسین دیا ہو اُسے کھا + اور اللہ کی ہندگی کرتے ہو تو اُس کی نعمت
کا شکر بھی کرو اللہ نے تم پر حرام نہیں کیا ہو گرم دار کو۔ خون کو۔ سور کے گوشت کو اور اُس جانور
کو جو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نازل کیا جائے + جو شخص بھوک سے بقرار ہو سرتابی کرنے والا اور
حد سے تجاوز کرنے والا ہو اُس کے لیے اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہو + تم اپنی زبان سے
جھوٹ نہ کہو ورنہ یہ حلال ہو اور یہ حرام ہو۔ اور نہ اللہ پر جھوٹا فترا کرو + اللہ پر جھوٹا فترا کرنا اُسے
ظلم نہ پائیں گے + نفع دینا قلیل ہو اور بالآخر اُن کے لیے عذاب دردناک ہو + اُسے عذاب
یہودیوں پر ہم نے اتنا ہی حرام کیا تھا جتنا ہم نے پہلے ذکر کیا ہو ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا تھا
انہوں نے خود اپنے اور پر ظلم کیا تیراب انہیں بخشنے کا جنہوں نے جہالت سے عمل کیا پھر
اُس کے بعد تو یہ کی اور اصلاح حالت کی۔ بے شک تیراب اس کے بعد بخشنے والا رحیم ہو +

حاجہ عزیز

صوفیہ اہم

۵۱۲ ابراہیم صاب گروہ تھا۔ اللہ کا مطیع تھا اور اُس کا جانب حق تھا۔ مشرک نہ تھا۔ اللہ
کی نعمتوں کا شکر گزار تھا۔ اللہ نے اُسے عجب کیا تھا اور اُسے راہ راست دکھائی تھی + اچھے
دلیلین میں نے اُس کے ساتھ بھلائی کی۔ اہد آخرت میں بھی عطا ہو گیا ہندون میں ہو گا + پھر
ہم نے تیری طرف وحی بھی کہ تو ملت ابراہیم کی بحالت حق پسندی پیروی کر وہ مشرک نہ تھا
یہود نہیں کی تعظیم تو انہیں لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس کے بارے میں طرح طرح کے

۵۱۳ اللہ کی طرف اشارہ ہو۔ ابتدائے رسالت، آخرت میں سات برس تک کہ میں تمہارا مخلص بنی ہوں
انہم میں دیکھو سورہ انعام ۱۰۷ کو + اللہ تعالیٰ دیکھو سورہ بقرہ ۱۲۸

اختلاف کیے بغیر رب قیامت کے دین اُن کے اختلافات کا فیصلہ کرے گا اے محمد!
 تو جو لوگوں کو اپنے رب کی لکھنے کی طرف مکت سے اور اچھی نصیحت سے بلا۔ اور بطریق احسن اُن سے
 متاخر ہو کہ تیرا رب اُسے بخوبی جانتا ہو جو اُس کی راہ سے ہٹا دیا اور اُسے بھی جانتا ہو کہ اُس کی
 راہ پر ہو۔ اگر تم چاہو کہ لوگوں کو اپنا ہی بتائی کہ تمہیں ایذا پہنچی ہو۔ اور مبرا کر سکو تو صبر کرنے والوں کے
 لیے صبر بہتر ہو کہ اُسے تمہارا مبرا کہ تیرا مبرا اللہ کی مدد سے ہو۔ اور ان مخالفوں کے حال پر نہیں
 نہ کہ وہ اُن کی تدبیر ان سے تنگ دل نہ ہو۔ اللہ پر ہر گاروں اور احسان کرنے والوں کا ساتھ ہو

(پندرہواں پارہ)

سورہ نبی اسرائیل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ع پاک ہو وہ اللہ جو نے کیا اپنے بندے (محمد) کو گناہوں سے بچا دیا (فاداکعبہ) ہے
 اُس مسجد میں (بیت المقدس) تک جس کے گرد اگر وہم نے (یعنی اُس نے) دین اور دنیا کی کترین
 دے رکھی ہیں۔ تاکہ اُسے اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے۔ ورنہ اصل سینے والا اور دینے
 والا تو اللہ ہی ہے جو موسیٰ کو ہم نے کتاب (توریت) دی اور اُسے بنی اسرائیل کی ہدایت
 کا دستور اعلیٰ ٹھہرایا اور اُس نے کدیا ہے ہمارے سوا کسی دوسرے کو کار ساز نہ بننا تھا تم
 لوگ اُن لوگوں کی نسل ہو جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کر لیا تھا نوح ایک بندہ
 شکر گذار تھا کتاب میں ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ تم دو درختوں میں جو خدا کے درخت
 ہیں حضرت عزمہ ملک اُحد میں شہید ہے امدان کا شہر کیا گیا کہ انحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے وہاں سترہ کفار کے ساتھ
 ایسا ہی کیا جائے گا اس وقت یہ کثرت اُتری یہ شہادت عزمہ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ۱۱۹۹ھ اس سورہ کی
 سورہ انعام میں لکھتے ہیں۔ اس میں بنی اسرائیل کا ذکر ہے کہ اللہ نے صبران کا یہ تذکرہ کیا۔ کہ انہوں نے کھیل کے لیے دیکھو
 تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۹۷۷ھ بنی اسرائیل دنیا کے بہترین مذہب و رسولوں میں سے ہے جو دوسرے دینوں
 پر مبنی کے لیے جوڑنے میں بعض وحشت کی وہ سے دوسری قوموں کی زیادتیوں کے شکار ہوئے یہ مفسرین نے
 طبع مبنی کے لیے بن ایک یہ چھوڑا ہوا آئی نکتہ نظر ہمارا ثانی مسلمانوں کی جو حالی سے جو حقیقت بنی اسرائیل بنیت اللہ
 بنی اسرائیل اُن کی طرف اشارہ ہے کہ کتاب سے تو ریت یا لوح محفوظ دونوں میں لکھ جائے ہیں یہ

مرا

حضرت عزمہ

حضرت عزمہ

نی ابرار

اور پوری یاد دہان کر کے غم بھلی مرتبہ کھینچا وقت آتا تو ہم نے تھکے ہوئے حال میں اپنے
ایسے نوبت بھیجے جو بڑے سخت گہر تھے اور وہی تھکے ہوئے گھوڑوں میں گھس گئے، آخر کا وہ
تو بڑا ہی ہوتا تو ہم پھر ان پر ہم نے نصین غلبہ دیا اور ان اور اولاد سے تمھاری مدد کی اور تمھاری
تعداد بڑھا دی۔ اور نصین تباہ دیا کہ تم بھلائی کرو گے تو اپنے لیے کرو گے اور بڑائی کرو گے
تو اپنے لیے کرو گے، جب دو مہرے فساد کا وقت آیا تو ہم نے ایسے لوگ بھیجے جنھوں نے
مٹا کرے مٹا دیا اور اول مرتبہ کی طرح مسجد میں گھس گئے اور جس چیز کو بلا سکا مٹا دیا
کر دیا، اسے بنی اسرائیل! قریب ہی کہ تمھارا ایب تم پر ہم کرے۔ اور اگر تم پھر پہلی ہی شرارتیں
کرو گے تو پھر پھر وہی شرارتیں گے۔ کفار کے لیے ہم نے دوزخ جگہ بنائی جو یہ یہ قرآن نہایت
سیدھی راہ بتاتا ہے اور مومنین جن کے عمل صالح ہیں انھیں بڑے ثواب کی بشارت دیتا ہے اور
یہ بھی بتاتا ہے کہ آخرت پر جو ایمان نصین لاتے ان کے لیے عذاب الیم ہے ہمارا رکھا ہے۔

سح انسان بھلائی کی دعا کی طرح بڑائی کی دعا بھی دلیکر ہو کر مانگے لگتا ہے، انسان بڑا جلد باز
ہو، رات اور دن ہم نے اپنی قدرت کی دو نشانیاں قرار دی ہیں۔ رات کی نشانی کو تو
ماند بنایا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے پروردگار کے فضل (معاشر) کی تلاش
کرو اور برسوں کی گنتی اور حساب کو یاد نہ ہو، ہر شے کو ہم نے قرآن میں مفصل بیان کر دیا ہے، ہر انسان
کی بھلائی بڑائی ہم نے اس کے لیے مین باندھ دی ہے، قیامت کے دن ہم ہر ایک کے
نامہ اعمال نکال کر ہر ایک کے سامنے پیش کر دیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا، اور ہم ہر ایک کے
بن نامہ اعمال پڑھ۔ آج تو آپ ہی اپنا حساب لینے کے لیے لائی ہے، جو سیدھی

قدرت الہی

نامہ اعمال

اپنے لیے سیدھی راہ چلتا ہے اور جو بھکتا ہے خود اپنے لیے بھکتا ہے، ایک دو مہرے کا جو
نہیں اٹھاتا، ہم بغیر رسول بھیج کر سمجھائے ہوئے سزا نہیں دیتے، جب زمین کی بستی کا بے باک و کفر
منظور ہوتا ہے تو ہم اس کے مالہ اور دن کو حکم دیتے ہیں۔ اور دنا فرمایا کرتے ہیں اور وہ جتنی
حکم عذاب کی سختی ہو جاتی ہے اور پھر ہم اسے مار کر قہار کر دیتے ہیں، فوج کے چہرے کتنی
استیں برباد کیں اسے پھر پھر ارب اپنے بدوں کے گناہوں کا کافی خیردار اور کھلا ہے۔
اسے نصرت کرتا ہے، قرآن میں ہے تو یہی کہ وہ کفار کہتے تھے یہود و نصاریٰ جن تو یہود و نصاریٰ
نصرت ہے ہر ایک کی تقدیر ہر ایک کے ساتھ ہے، یوں بھیجیں کہ نامہ اعمال ہر ایک کے ساتھ ہے، ہر ایک کے
ساتھ ہے، اسے مالہ اور دن کے اعمال سے برباد ہوئی ہے، ہر ایک کے ساتھ ہے، ہر ایک کے ساتھ ہے، ہر ایک کے ساتھ ہے
اور اس کے نامہ اعمال میں ہیں انھیں کہہ رہے ہیں، ہر ایک کے ساتھ ہے، ہر ایک کے ساتھ ہے، ہر ایک کے ساتھ ہے

دینا کے طالب کہ جسے ہم چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں وہنا میں ملتی دے میں پھر ایک
 لے دوہنے میں تھرا رکھا جو میں وہ دے ملوں راندہ ہو کر داخل ہو گا۔ جو شخص قرآن
 طلب کرے اور جیسا کہ چاہیے اس کے لیے کو شخص کرے اور ایمان رکھتا ہو تو اس کو بخش
 مقبول ہوگی۔ اے محمد، طالب دنیا اور طالب آخرت دونوں کو تیرے پروردگار کی امداد
 پہنچتی ہو۔ تیرے پروردگار کی بخشش روکی ہوئی نہیں جو اے محمد دیکھ ہم نے دنیا میں
 ایک کو دوسرے سے کیسا بڑھایا ہے؟ ضرور آخرت میں اس سے کہیں بڑھ کر دے اور اسی میں
 میں + اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ قرار دینا ورنہ تو نہ ہوم اور غار ہو کر بیٹھا رہ جائے گا۔
 سچ اپنے محمد تیرے رب کا حکم قطعی ہو کہ لوگو! اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہراؤ
 اور والدین کے ساتھ احسان کرو + اے مخاطب! ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تیرے
 سامنے عالم بینی کو پہنچن تو ات نہ کر اور نہ ان سے ذات کربات کر۔ ادیسے یا تم کہ اور
 محبت سے خاکساری کا پہلو ان کے سامنے ٹھکانے ہوئے رہ اور کہہ اے رب میرے اچھے
 نعمتوں سے جس طرح چاہتے ہیں وہ مجھ کے ساتھ بالائی ایک طرح تو ہی ان پر رحم کر + لوگو! تمہارا رب
 تمہارے دلوں کے حال سے بخوبی واقف تھا اگر تم ہمداد تشریف ہو اور غلطی سے تیرے کوئی نیکو
 کہ تو تو میرے کوئے والوں کے گناہ وہ بخش دیتا ہے۔ اے غافل! قریب جا رہا ہوں۔ سب کو سنت اور
 مسافروں کے حقوق ادا کرتا رہ۔ اور جیسے فرج نہ کر دے فلک بجا غریب کرنے والے خفا میں
 کے بھائی ہیں + اور شیطان اپنے رب کا بڑا لشکر گزار ہے + اگر چاہے اتنا ہر مرتبہ مردار
 میں جس کا تو متوقع ہو ان غلامے روگو وانی کرنا تیرے تو بہت اچھے سمجھا دے + نہ تو پنا
 کا تھک چکے گردن میں باوجود اوردہ بالکل بھلا دے کہ مجھے ملاست زدہ اور جی دست ہو کر
 بیٹھا ہے + اے محمد تیرا رب جس کہ روزی یا تہمت کشا دہ کرتا ہو اور جس کی روزی
 چاہتا ہو تنگ کرنا ہو وہ اپنے بندوں سے باخبر ہو اور ان کا گمان حال ہو +
 سچ ہو گا! افلاس کے درست اپنی اولاد کو قتل نہ کر + ہمیں ملن کو اودہ تم کو روزی دیتے
 ہیں۔ اولاد کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے + نہ لے کے پاس نہ ہوا کہ بے شک کے جانی ہو
 اور رومی راہ ہو + کسی جان کو جس کا ماننا اللہ نے پرہم کیا ہو نامتی قتل نہ کر + کوئی شخص

والدین

سایکس

نہا حق

سچ فرماتے ہیں نہ تو قتل کرادہ سے اور نہ قتل کرادہ سے اور نہ قتل کرادہ سے

سج

ظلم سے ملنا چاہئے تو اس کے دل (دعا) کو تھام لیتے گا ہم نے اختیار دیا ہے۔ اور وارث کو عطا ہے کہ خون کا بدلہ لینے میں نہ باقی دے کہ کسی جیت تو واجب بدلہ لینے میں بھی وہ جیت تک پیچھا نہ کرے نہ پیچھے اوس کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس طرح سے کہ چشم کے حق میں بہتر ہو۔ وعدہ پورا کر دو کہ قیامت میں وعدہ کی باز پرس ہوگی جب جاؤ تو پورا نایاب اور دُندھی سی بھی لکھ کر تو لو بھی بہتر ہے اور اسکا احتساب بھی اچھا ہے۔ اے مخاطب! اس امر کی پیروی نہ کر جس کا نتیجہ علم نہیں ہے کیونکہ کان۔ آنکھ اور دل ان سب سے قیامت میں باز پرس ہوگی۔ زمین میں اگر تازہ چل۔ نہ تو زمین کو پھاڑ سکے گا نہ طول میں پہاڑوں تک پہنچ سکے گا پھر اگر تازہ کس آب کا پانی پئے پھر ایسی پانی تیرے رب کو ناپسند ہیں۔ چکو تیرے رب کی حکمت سے تیری طرف بھی کیا ہے اللہ کے ساتھ تو کوئی دوسرا معبود قرار نہ دینا ورنہ تو دوزخ میں ملزم اور مردود بنا کر ڈالا جائے گا۔ لے مشرکین! کیا تمہارے رب نے تمہارے لئے بیشمار خفصہ کیے اور خود اپنے لئے فرسوق کو بھینچا نہ پایا؟ یہ تو بڑی ہی سخت بات تم کہتے ہو۔

ایضاً ۷۷
۱۱ اور تو

۱۱ اس قرآن میں بیشمار طرح سے ان لوگوں کو سمجھایا کہ یہ نصیحت بکرین مگر اس سے انکی نفرت ابھی بڑھتی گئی۔ اے محمد! تو ان سے کہہ کہ اللہ کے ساتھ اگر اور بھی معبود بول ان کے ہوتے تو وہ اس صورت میں مالک عرش تک پہنچنے کا راستہ نکال لیتے۔ اللہ تو ان باتوں سے جو یہ لوگ اللہ کی نسبت کہتے ہیں پاک ہے اور بالاتر ہے۔ ساتوں آفون اور زمین اور آسمان میں ہیں سب اس کی تسبیح کہتے ہیں۔ کوئی شکر ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کی تسبیح کرے لیکن قرآن کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ وہ عمل کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے اور پھر

مشرکین

جب تو قرآن پڑھاؤ تو تیرے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان میں ہم ایک جہاں پورہ ڈال دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ قرآن سمجھ نہ سکیں اور ان کے کافون میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں تاکہ وہ مومن نہ سکیں۔ جب تو قرآن میں تنصحا اپنے رب کا ذکر کرتا ہے تو کاتھم بے پروا کہہ کر نفرت بھگتے ہیں۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ جب تیری طرف یہ کان لگاتے ہیں تو کس نیت سے یہ کان لگاتے ہیں۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ ظالم سرگوشیاں کرتے وقت آپس میں کہتے ہیں کہ تم ایک مرد مسخو کی پیروی کرتے ہو۔ اے محمد! دیکھ

۱۱ وہ انقتول خون مایہ خون صاف کرتے ہیں۔ خون میں زیادہ طلب کرنا اچھا نہیں سہ تجارت میں راستہ باز سے روٹی جوتی ہے سہ مشکون کہتے ہیں کہ نہ سننے اللہ کی بیاں ہیں سہ حاصل یہ ہے کہ ناہل کہ تو ان سے فائدہ نہیں پہنچتا سہ اور ان کے بتو عا کہ نہیں کرنا سہ گوارا نصرت کو مجنون دسور کہتے ہیں۔

میری نسبت کسی کسی باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں۔ یہ گمراہ ہیں اور راہ حق نہ پائیں گے۔ یہ کہتے ہیں: کیا جب ہماری ہڈیاں رہ جائیں گی۔ اور ہم ریزہ ریزہ ہو جائیں گے توئے سر سے پیدا کیے جائیں گے؟ تو کہہ: اگر تم پتھر لو یا اور کوئی شیخو بجاؤ جسے تم ہرشی سخت چیز سمجھتے ہو جب بھی تم پیدا کیے جاؤ گے۔ اگر یہ بوجھیں۔ "ہمیں کون زندہ کرے گا؟ تو کہنا: وہی اللہ جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا" اس پر یہ لوگ تیرے سامنے سر ٹکا کر بوجھیں گے۔ "قیامت کب آئے گی؟" تو کہنا: مجب سنیں کہ قریب ہی ہوگا جب اللہ تعالیٰ بلائے گا تو تم اُن کی حمد نے جو تمہیں حکم کر دے یعنی قبروں سے نکلو گے اور خصال کر دے کہ تمہارے ہی دنوں حالت مرگ میں رہے۔

قیامت

باہشتان عار

۱۰ اے محمد! میرے مسلمان بندوں سے کہہ کہ وہ غافلین سے اسطرح باتیں کریں کہ باعتبار اخلات اچھی معلوم ہوں: شیطان سخت کلامی کر اگر لوگوں میں فساد ڈلواتا ہے وہ انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ لوگو! اتھار ابرو درگاہ سے بخوبی واقف ہو کہ جیسے تو تم پر رحم کرے یا اگر جیسے تم پر عذاب کرے؟ اے محمد! کہتے تھے ان لوگوں کا ٹھیکہ دار بنا کر نہیں بھیجا اور پتلا رب آسمانوں اور زمین کی باتیں بخوبی جانتا ہے: ہر ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دی ہو۔ ہم ہی نے داؤد کو زبور عطا کیا تھی۔ تو ان لوگوں سے کہہ: اللہ کے سوا جنکا تمہیں زعم ہو انہیں بلاؤ وہ تمہاری تکلیف و درد نہ کر سکیں گے اور نہ اُسے بدل سکیں گے۔ جن کو مشرکین حاجت روائی کے لیے بلاتے ہیں ان میں سے جو زیادہ مقرب ہیں وہ بھی اللہ ہی کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں تاہم اُن کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اُن ہی کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ تیرے رب کا عذاب خوفناک ہے۔ کوئی بستی نافرمانوں کی ایسی نہیں جو جسے ہم قیامت کے پہلے پر باد نہ کر دیں یا عذاب شدید اُسے نہ دیں۔ کتاب (دور بخیر نظر) میں یہ لکھ گیا ہے: ہم کو متجردوں کے پیچھے سے صرف یہ امر منع کرتا ہے کہ اس کے پہلے لوگوں نے اُسے ماننا تھا تو ہم خود کو کہتے اور دشمنی کا معجزہ دیا لیکن لوگوں نے اُسے ستایا۔ ہم صرف تو صرف ڈرانے کی غرض سے

مشرکین

اور غلو

۱۱ کہانی کہ میں نہیں آتا کہ میری قیامت زندہ ہوئے ۱۲ یعنی مردوں سے قیامت میں اللہ کے زندہ اللہ کو پہلے زندہ اللہ کہے ہوئے ۱۳ یعنی در بیان مرگ و قیامت زیادہ دفعہ نہیں معلوم ہو گا ۱۴ پیغمبر کو کوئی حق اسطرح ملے ۱۵ اللہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں کچھ کھانے کے لیے بھیجا ہے ٹھیکہ دار نہیں بنایا ۱۶ آخست منہو کہانے سے اجتناب کرتے تھے بابت کم دکھاتے تھے کوئی فراموش برکت تھے کہ اگلے پیغمبروں کے سوا کہ کب دین کیا گیا ۱۷

بیچے ہیں + اسے ٹھانگے یا دیو۔ جب ہم نے تجھ کو مٹا دیا تو تیرے رب نے لوگوں کو گھمبیر
 ہو جانے سے روک رکھا جو "میں نے جو تجھے خواب دکھایا یا خبر ملو نہ کہ قرآن میں ذکر کیا تو
 اس سے لوگوں میں صرف فتنہ پھیلا + ہم ان کو ڈرتے ہیں لیکن اس سے ان کی سرکشی اور نفاذ
 ہوتی ہے۔

سج ایک وقت وہ تھا جب ہم نے فرشتوں کو سجدہ آدم کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے
 سجدہ کیا + ابلیس نے کہا "کیا میں نے مخلوق کو میں سجدہ کروں؟" اور پھر آدم کی طرف اشارہ
 کر کے بولا "دیکھ تو۔ ایسے شخص کو تو مجھ پر بزرگی دیتا جو اگر روز قیامت تک تمہیں مہلت دے
 تو باشتنا ہے چند۔ اس کی تمام نسل کی بڑکائے کو رہوں گا؟ اللہ نے کہا جہاں جو شخص ان میں کا
 تیری پیروی کرے گا تو جہنم تم سب کے لیے پوری سزا ہو + ان میں سے جو جسے چاہے اپنی باتوں
 سے بھگا + اور اپنے سوار اور پیادے ان پر لا اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا سا بھگلا
 اور اولاد کے پیچھے وعدے کرے + شیطان کے وعدے سب ان سے فریب کئے ہوتے ہیں +
 اسے شیطان اسیر ہے خاص بندوں پر نیز نابالغ ہو گا۔ اسے ٹھکانا تیرا رب کا سازشی کو کالی
 لوگو! تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لیے جہاز سمندر میں بھلاتا ہے کہ تم اس کے نخل (اپنی مماش)
 تلاش کرو۔ بیشک وہ تمہارے ساتھ مہربان ہو + جب سمندر میں تم کو تکلیف پہنچتی ہو تو
 قبول جاتے ہیں تمہیں سوا اللہ کے اور منبہد۔ پھر وہ جب تمہیں بھاکر خشکی پر اتارتا ہے تو پھر تم
 اللہ سے اعراض کرنے لگتے ہو۔ انسان بڑا ہی ناشکر گذار ہو + کیا تم دوتے نہیں کہ وہ تمہیں
 خشکی میں دھنسا دے یا کوئی آدمی تم پر بھیجے۔ پھر اس وقت تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ گے +
 یا تمہیں یہ خوف نہیں تھا کہ وہ پھر تمہیں دوبارہ سمندر میں لے جائے اور تم پر ہوا کا ایک جھونکا
 بھیجے کہ تمہیں ناشکری میں تم کو خرق کر دے۔ پھر اس وقت تو کوئی ایسا نہ پاؤ گے جو تمہارے لیے
 بھیجا کرے + سمجھو بنی آدم کو عزت دی ہو اور خشکی اور درمی میں تمہیں جانور دیں اور

سجدہ کر کے

اللہ جل جلالہ

اسے خیر و نفع دے + ہر آدمی مقہور کا درخت سلسلہ سخن ہوں ہے کہ سچوہ تو محض ڈرانے کے لئے ہوتا ہے پھر پھر
 جب جنگ بد میں کفار کا مقتول ہونا خواب میں دیکھ کر پہلے ہی بیان کیا تو کچھ خوف کفار کے دل پر نہ ہوا اور
 نہ وہ جنگ باز نہ آئے + اس طرح جتنے ان میں ذکر کیا کہ کائنات کو مقہور کا درخت و درخت میں طبعاً تو کفار نہیں
 کہ ان میں بلا درخت کیسے الگ + خدا کہتا ہے کہ سچوات ہے وہ کیا تو میں نے جب ان باتوں سے تم پر ہے
 ۲۲ دیکھو سورہ بقرہ ۲۷ کوع ۳۷ شیطان انسان ہر طرح طرح سے لشکر کشی کرتا ہے اور مال اور اولاد پر
 ڈالتا ہے + اللہ کے وعدوں پر لوگ اعتماد نہیں کرتے۔ مگر شیطان سے اپنی کامیابی تصور کرتے ہیں + لہذا ہر بار

کشتیوں کی سواری دسی کہانے کو محمد عزیز نے ہی بنایا اور اکثر مخلوق تیار ہوئے ہیں یہ ایک نیا نیا جنم ہے جس کی دسی ہو

۸۔ ایک دن ہم تمام آدمیوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے غیبی نامہ پڑھائی جائے گی۔ ہاتھ میں ہون گے وہ اسے نامہ اعلیٰ برقعین گے اور سوت برابر بھی ان پر ظلم نہ ہو گا۔

جو اس دنیا میں اٹھنا بارہ آخرت میں بھی اٹھنا ہوگا اور دور از راہ ہوگا۔ اے محمدؐ

ہماری طبیعتی ہوئی وحی سے تجھ کو بہکا کر اس قرآن کے غلامانِ محمد سے ہم پر افر کرنا چاہتے تھے تو

ایسا کرتا ہے وہ دوست بنالیتے اگر ہم سے ثابت قدم نہ رہے تو پھر پھر لوگوں کی طرف

اور تو بمقابلہ ہمارے کسی کو مددگار نہ پاتا، قریب ہو کہ کفار تجھے زمین (مکہ) سے دل برداشتہ

کر کے نکال دین۔ پھر توبہ بعد یہ بھی تھوڑے ہی دن الطینان سے رہیں گے + میرے بیٹے جو رسول

اپنے منہ سے بھیجے تھے اُن کا بھی یہی دستور رہا ہے۔ تو ہمارے دستور میں رد و بدل نہ پائے گا۔

فصل اسے محمد اناب کے دھننے سے رات کے اندھے نے نکال کر پڑھا اور کازج بھی پڑھا۔
 فانی نے حضرت کا وقت و مکان بتا کر فرمایا کہ اگر تم کو نظر ہے محض نہیں کرتا۔

رسائے مقام محمد دین مہونجائے + اور یہ دعا مانگا کر کہ: اے میرے رب! مجھے کھانا تو

ایسی جگہ تھے یہو پناہ اور اچھی طرح کمر سے نکالنا۔ اور اپنے یہاں سے نجات دہنے کے

دشمنوں پر غلبہ دینا، اے محمد! تو لوگوں سے کہدے کہ ”آگیا دین حق اور مٹا دین جان

دین باطل تو بنے والا سی تھا کہ ہم قرآن میں مومنین نے امر افسر روحانی کہیے تھا اور

نعمت دے گا۔ تودہ منہ نہ لیتا ہوا اور ہلوتا کرتا ہوا۔ اور اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو

ملا اُمید ہو جاتا ہو + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ کہ ہر ایک اپنے طور پر کام کرتا ہو اور تمہارا غیب

۱۔ اہل حق اور بالین تیز نہیں کرتے بلکہ یقین نے آنحضرتؐ سے کہا کہ ہمارے سوا کسی کچھ وحی دکان میں از خود

ہمارا اندازہ ہوتا ہے کہ تو ہم بھی مسلمان ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے سکوت کیا اسوقت یہ وہی ماذل ہو رہا تھا اس سے یہ
 لے نکلا کہ اس کی مخالفت سے اپنا مقصود ان کے لئے سیاسی ہوا و بخت کے لئے تھوڑے ہی دنوں کے بعد حکومت

کہ کچھ لکھ کر کے باقی بچے جاتی رہی اور مسلمانوں کے ہاتھ آگئی۔ دیکھو تاریخ اسلام طبع ثانی مرقعہ چھ مسلمان قوم

یہ سب اس کے بعد کی بات ہے۔ غرض کہ چونکہ ہزاروں سالوں کی دیگر آیتوں اور حدیث نبوی سے اس طرح

چند اور سلطنت اسلامی کی بنیاد پڑی۔

رہزہ ہو جائیں گے تو کیا اوسر فو مخلوق ہو کر اٹھائے جائیں گے؟ کیا ان کی سمجھ میں نہ نہیں آتا؟ کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس امر پر بھی قادر ہے کہ ان لوگوں کا مثل دوبارہ پیدا کرے۔ اور اس دوبارہ پیدا کرنے کے لیے اُس نے ایک وقت مقرر کر رکھا جو اس میں زرا شک نہیں ہو + اس پر بھی یہ ظالم انکار کیے بغیر نہیں رہتے + اے محمد! تو کہہ دو اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے پاس ہوتے تو تم فریق ہو جانے کے قیاس میں انہیں بند کر رکھتے + انسان بڑا ہی ٹکدل ہے +

سجود حضرت بنی

سبحان منہ موسیٰ کو کھلی کھلی فاشا پٹان (سجڑے) دی تھیں۔ اے محمد! تو بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھ کہ جب بنی اسرائیل کے پاس موسیٰ آیا تو فرعون نے کہا: ”موسیٰ! انہیں تو میں سمجھتا ہوں“ + موسیٰ نے جواب دیا: ”تھکوا ضرور معلوم ہو گیا ہو کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار ہی نے یہ نشانیاں لوگوں کی بصیرت کے لیے بھیجی ہیں۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اے فرعون! تیری شامت آگئی ہو“ پھر فرعون نے بنی اسرائیل کو ملک سے نکال دینے کا ارادہ کیا۔ تو پہنے فرعون کو مع اس کے تمام ساتھیوں کے ڈبو دیا + اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا: ”اس ملک میں تم بسو۔ جب وعدہ آخرت (روز قیامت) آئے گا تو ہم تمہیں سیٹ کر اپنے سلتے لاکھڑا کریں گے۔“ اے محمد! یہ قرآن پہنے سچائی سے انرا جو اور وہ سچائی سے آکر آہو + ہم نے تجھے صرت خوشخبری اور در کی باتیں سنانے کے لیے بھیجا ہے + قرآن ہم نے تمہارا تھوڑا اور رفتہ رفتہ انکار کہ مہلت کے ساتھ تو لوگوں کو بڑھک سنائے + تو لوگوں سے کہہ کہ تم قرآن کو مانو + نہ مانو لیکن پہلے سے جن کے پاس علم ہو جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہو تو وہ ٹھڈیوں کے جھل جھد میں گر پڑتے ہیں + اور کہتے ہیں: ”پاک ہے پروردگار ہمارا بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہوا ہے + وہ ٹھڈیوں کے جھل کر گر روتے ہیں اور ان کی عاجزی برصحت جاتی ہو + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ کہ یہ اللہ کو بکارو + ہمارے رب کو بکارو + جس طرح

۱) معاد (۲) یہیضا (۳) باوجود بھلانے کے فرعون سے مناظر کرنا (۴) طوفان (۵) ٹنڈوان (۶) جو یوں (۷) چنڈک (۸) فرعون (۹) سندریہ معلمان (۱۰) یعنی قیامت کے دن اٹھائیں گے + یہ قرآن ایک دفعہ پڑا کہ پڑا نازل نہیں ہوا + یہی اہل کتاب + یہ اہل کتاب کی کتاب کی کتاب میں آخرت کی نیت کی پیشگوئی ہو رہی ہے + صحت ایک دن ذوق شوق میں بار بار اللہ را تعالیٰ کہتے تھے + اور جس کینہ نگاہ کو تو منع کرتے ہیں اور خود منع ہو رہے ہیں کہ اس وقت یہ کیت نازل ہوئی + قرآن اور حدیثوں سے اللہ کے حکام نام باعتبار اس کی صفات کے ثابت ہو رہے ہیں +

ہوا جو بکارت و افس کے سب نام اچھے ہیں۔ اسے محمدؐ نے جلا کر اپنی نماز پڑھا اور نہایت بالکل کچے کچے پڑھ کر میانی راہ اختیار کر دیا اور کہہ کر تعریف کا سنوارا اور اللہ ہی جو نہ اولاد رکھتا ہو۔ نہ سلطنت میں کوئی اُسکا شریک ہو اور نہ وہ کمزور ہو کہ کوئی اُسکا مددگار ہو۔ اور اُس کی بڑائی ان میں کرتا رہے

بیت جلا کر نماز
نہ پڑھنا چاہئے

سورہ کہف

(۱۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج ہر طرح کی تعریف کا اللہ سزاوار ہے جس نے اپنے بندے محمدؐ پر قرآن اُتارا اور اُس کے لیے اسے موجب کجی نہ بنایا بلکہ یہ بات ہو کہ اللہ کی طرف سے جو عذاب کا فروغ ہوئے والا ہو اُس سے یہ قرآن توڑا تا ہے اور زمین کو جن کے عمل صالح ہیں محمدؐ (ہشت) کی بنسارت دیتا ہے جس میں انکو ہمیشہ رہنا ہے۔ اور اُن لوگوں کو ڈرتا ہے جو اللہ کو صاحب اولاد کہتے ہیں۔ نہ انھیں اس کی حقیقت ہے اور نہ ان کے بڑوں کو کبھی نہ نجات سخت بات ہے جو اُن کے منہ سے نکلتی ہے۔ یہ بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔ اسے محمدؐ اگر یہ لوگ اس بات (قرآن) کو نہ مانیں تو شاید تو انکے پیچھے غایت افسوس سے اپنی جان ہلاک کرنے والا ہو۔ جو کچھ زمین میں ہے اُسے زمین کی زینت کے لیے ہم نے بنایا ہے تاکہ ہم اُنہاں کو سکین کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔ ایک دن تو اسے ہم پھیل میدان بنایا دیں گے۔ اسے محمدؐ کیا تو سمجھتا ہے کہ اصحاب کہف و فریقہ ہماری اور نشانیاں میں سے نہایت تر تعجب چیز تھے؟ ایک وقت تھا کہ چند جوان غار میں جا لیٹے اور دعا کی۔ اسے ہلے رب اپنے پاس سے ہم پر رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے ارا سے کی کامیابی کا سامان کر دے۔ اس کے بعد کئی برس کے لیے ہم نے انھیں غار میں سُلا دیا۔ پھر ہم نے انھیں اُٹھایا تاکہ ہم دیکھیں کہ ان کے دو گرو ٹھہوں میں سے کسے غار میں ٹھہرنے کی مدت خوب یا بد ہو۔

اصحاب کہف

مسئلہ اس سورہ میں اصحاب کہف کی ذکر کی دیکھو لا سلسلہ ۱۴۰۰ھ کے لیے قرآن موجب کی جو حدیث کا ترجمہ مذکور ہے۔ اگر اس سلسلہ کی یہ بات کرنا اور گراہوں کی گراہی پڑھا دیتا ہے۔ مسئلہ ان کے ایمان نہ لانے پر تو زیادہ افسوس نہ کیا کر سکتے۔ وہ کی زینت کرتا نہیں ہے۔ ۵۵ بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ تہمت وہ کتبہ راوی جو اصحاب کہف کے غار پر بطور یادگار لکھا گیا تھا اور کہتے تھے کہ یہ تہمت درہ کوہ ۵۵ سب ہی نشانیاں ہماری تعجب چیز ہیں اگر غور کیا جائے۔ ۵۶ یعنی اُن کو بظاہر جس حرکت کر دیا ۵۷ ۵۸ گئے یہ وہ دور وہ ہوئے۔ ایک نے لکھا کہ یہ لوگ ایک دن سوسے عیساکہ قرآن میں آئندہ مذکور ہو۔ اور دوسرے نے مقدار وقت کچھ اور بتائی جس کا قرآن میں ذکر نہیں ہے۔

سبح اسے غلامانِ ان کا حال تجھ سے ٹھیکہ بیان کرتے ہیں سو وہ چند جوان تھے جو اپنے رب
پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انھیں زیادہ ہدایت دی تھی اور ہم نے ان کے دلوں کو
مضبوط کر دیا تھا کہ شاہِ وقت نے انھیں بت پرستی پر مجبور کیا تو وہ اٹھ کر کہنے لگے ہمارا رب
آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا دوسرے کو معبود نہ کہیں گے ہم ایسا کہیں تو
یہ بڑی سچ بات ہے ہمارے قوم کے لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرا معبود اختیار کیا ہوا ہے اپنے
معبود کے لیے کوئی کھلی ہوئی سند یہ کیوں نہیں پیش کرتے ۶۹ اللہ پر جھوٹ بھانا باندھنے
والے سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا انھوں نے آپس میں کہا جب تم نے اپنی قوم سے
اور اللہ کے سوا جو ان کا معبود ہے اس سے کنارہ کیا تو دورہ کوہِ مین جلو ہمارا اپنی
رحمت کا سایہ ہم پر پھیلانے لگا اور ہمارے ارادہ میں سامانِ سہولت بہم پہنچانے لگا
اسے مخاطب ہو وہ ایسی جگہ جا کر چھے کہ جب آفتاب اٹھتا تو ان کے منار سے دانتی جانب
ٹھکا ہوا اگر تو دیکھتا تو تجھے نظر آتا اور جب غروب ہوتا تو ان سے بائیں جانب کترا جاتا
اور وہ غار میں بڑے کشادہ مقام میں تھے یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے
جسے اللہ ہدایت دیتا ہے وہ سیدھی راہ پر ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اس کے
پے تو لے چکا کوئی کارساز راہ دکھانے والا نہ پائے گا ۷۰

اصحابِ کعبہ
غلامان

سبح اسے مخاطب ہو وہ اس غار میں اس طرح تھے کہ تو انھیں اگر دیکھتا تو جاگتا ہوا سمجھتا
حالانکہ وہ سو رہے تھے اور داہنی جانب اور بائیں جانب ہم انھیں کر دینے پر لاتے جاتے
تھے ان کا کٹنا غار کے کنارہ پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے بیٹھا تھا اگر تو انھیں
جھانک کر دیکھتا تو ضرور وہاں سے اٹے پاؤں بھاگتا اور تجھ پر ان کا عرب طاری ہو جاتا ہے
ہم نے انھیں سلا یا تھا اسی طرح ہم نے انھیں اٹھایا کہ وہ آپس میں پوچھیں ان میں سے
ایک نے کہا یہ جھلاتم یہاں کتنی دیر ٹھہرے ہو گے ان لوگوں نے کہا یہ ہم لوگ ایک دن
یا اس سے بھی کم ٹھہرے ہوں گے اور پھر کہا یہ غار سے پروردگار بھی کو خوب علم ہے کہ

غلامانِ کعبہ

اصحابِ کعبہ
پروردگار

۷۱ تفسیر یہ ہیں کہ وہ غار شمالِ مدینہ تھا اس لیے وہ عرب غار میں نہیں ہو سکتی تھی صلاب کعبہ
بہت پرست بادشاہ کے خوف سے غار میں چھپے تھے دینِ سو فوریس کے بعد وہ بائیں تو عیب کا شرمین کھانے
کے لیے جانا چاہا وضع بدل گئی لب و لہجہ بدل گیا اللہ ہی کی شان کے لوگوں نے انھیں دیکھ کر حیرت کی
اب کھ حالات سے واقف ہوئے وہاں شہر کی یہ کیفیت تھی کہ یہاں بہت پرست بادشاہ کے ایک عیسائی
بادشاہ کی سلامتی تھی اور قوم عیسائی کی بھی تھی

تم تفتی دیر تک ٹھہرے، اب تم میں سے کوئی یہ روپیہ کر شرکی طرف ہلے اور دیکھے کہ کمان اچھا کھانا ہو۔ اور اسے لے کر چٹیکے سے جلا آئے اور کسی کو تنہا ہی خبر سنو نہ۔ اگر تنہا ہی قوم کے لوگ تنہا ہی خبر پائیں گے تو یقین سنگسار کر دین گے یا انسا اپنے دین میں یقین کر لیں گے اور پھر اسوقت تم کو کبھی فلاح نہوگی، بہن طرح ہم نے ان کو سلا با اور جگایا اسی طرح ہم نے ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حال پر مطلع بھی کر دیا تاکہ وہ اللہ کے وعدہ کو سچ جانیں اور سمجھیں کہ قیامت میں شبہ نہین ہوگا جب خبر ہوئی تو لوگ ان کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے: خواب گاہ اصحاب کعب پر نظر پڑا دگا، ایک عمارت قائم کر رکھا ہے۔ اور زیادہ تفتیش حال نہ کرنا چاہیے، ان کے حال کو ان کا رب ہی بہتر جانتا ہوگا جن کی رائے اس بارے میں غالب رہی وہ بولے: ہم بیان پر ایک سجدہ پڑا دیں بعض کہتے ہیں وہ تین تھے جو تھا ان کا گنا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے۔ چھٹا ان کا گنا تھا۔ غیب کی باتوں میں یہ اٹکل بھی باتیں کرتے ہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا گنا تھا، اے محمد! تو کہہ میرا پروردگار ان کی تعداد بہتر جانتا ہو اور لوگ کہ جاتے ہیں؟ اے محمد! تو اصحاب کعب کے بارے میں مباحثہ نہ کر، ان امور ظاہری میں مباحثہ کر۔ اور اصحاب کعب کے بارے میں تو ان میں سے کسی سے پوچھ لے، یہ بھی نہ کر۔

مع اے محمد! کسی شرکی نسبت بے انشاء اللہ کے ہوئے یہ نہ کہہ کہ میں اسے کل کروں گا۔ اگر انشاء اللہ کہنا تو بھول جائے تو جب یاد آئے انشاء اللہ کہہ کر اپنے رب کو یاد کرو کہ میرے یہ جو کہ میرا رب مجھے رہنمائی کی راہ اس سے قریب تر دکھائے، اصحاب کعب اپنے غلامین کو جو بر تین سو برس ہے، اے محمد! لوگ اسے تسلیم نہ کریں گے۔ تو کہہ: اللہ بہتر جانتا ہو کہ کب تک وہ غلامین رہے، آسمانوں اور زمین کا علم غیب اسی کو ہوگا، وہ کیا ہی دیکھنے والا اور سننے والا

نزلہ اصحاب کعب

انشاء اللہ کہو

۱۵ اس غیب و غریب واقعہ سے ان عیسائیوں کے فرمان کو اور ترقی ہوئی اور گویا اللہ نے اس خبر سے انھیں خوب تنہا کر رکھا، انہی دنوں میں کہ سلا کر چٹکانا جس کے اختیار میں جو وہ قیامت میں دجاہ زندہ بھی کرے گا، ۱۵ اصحاب کعب کا قصہ مشہور تھا لوگوں نے اس کے بارے میں استفسار کیا وہی کے ذریعہ سے بظاہر بیان ہوا اور غریب یہ حکم پیش کر دیا کہ لوگ زیادہ یقین تو کند و کردہ دست جو وحی سے معلوم ہوا اس پر کفایت کر دے گا، لوگوں نے آنحضرت سے حالات اصحاب کعب دریافت کیے اور آپ نے کہا: کل جواب دوں گا۔ انشاء اللہ نہیں کہا۔ انشاء اللہ کہ معنی ہیں اگر اللہ چاہے، اس مطلب پر کئی روز تک وحی نہیں آئی، اس کے بعد یہ آیت اتری، ۱۵ یعنی لوگوں سے کہہ دے اصحاب کعب کے بارے میں ابھی اسی قدر وحی آئی اور امید ہو کہ اللہ اس سے زیادہ باتیں ہدایت کی معلوم ہوں گا

اُس کے سوا اور کوئی کارساز لوگوں کا نہیں ہو اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو خیر یک کو مانتا ہے
 اسے محمد! تیرے رب کی کتاب میں جو وحی تجھ پر اُتری ہو اُسے پڑھنا وہ اُس کی باتیں
 کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور نہ اُس کے سوا تو کہیں پناہ پائے گا۔ صبح و شام جو لوگ اپنے
 رب کی یاد کرتے ہیں اور اُس کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ اُن کے ساتھ رہتے ہیں اپنے
 نفس کو مجبور کر اور اپنی آنکھیں اُن سے پھیر کر دنیا کی زندگی کی زینت کا پاس کر۔ اور جسکا
 قلب اپنے ذکر سے ہم نے غافل کر دیا ہو اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہو اور اُس کا کام حد سے
 بڑھ گیا ہو اُس کی پیروی ہرگز نہ کرے اور لوگوں سے کہہ۔ ”یہ قرآن برحق تمھارے پروردگار
 کی طرف سے ہو جو چاہے اسے مانے اور جو چاہے نہ مانے“ منکر و نکیلے تو ہم نے ایسی آگ
 متیا کی جس کی تین آغیں گھیر لیں گی۔ وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے اُن کی فریاد سی
 ہوگی جو پھٹے ہوئے نلکے کی طرح ہوگا اور منہ کو بھون ڈالے گا۔ بُرا پانی ہوگا اور آسائش
 کے لحاظ سے دوزخ کیسی بُری جگہ ہوگا جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے تو ہم
 نیک کام کرنے والوں کے اجر کو متاع نہیں کریں گے۔ انھیں لوگوں کے رہنے کے لیے
 بہشتی کے باغ ہیں جن کے پتے نہ ہیں ہن + سونے کے لگن انھیں وہاں بہنائے
 جائیں گے۔ اور سبز باریک اور دبیر ریشمی کپڑے پہنے ہوئے یہ تختوں پر تلے لگائے بیٹھے
 ہوں گے + کیا اچھا ثواب ہو۔ اور آسائش کے لحاظ سے بہشت کیسی عمدہ جگہ ہوگا +
 اُسے محمد! تو ان لوگوں سے مثل بیان کر کہ دو مخصوص مین سے ایک کو انگوڑے
 دو باغ ہم نے دیے اور اُس کے گرد بھجور کے درخت ہم نے لگا دیے اور دونوں کے
 بیج بیج مین ملتی کرادی + دونوں باغوں میں بھل خوب آئے۔ کھو کی نہیں ہوئی۔ دونوں
 کے بیج مین ہم نے نہر بھی جاری کر دی۔ اور مالک باغ کے پاس ہر وقت پھل رہتے لگا +
 ایک دن مالک باغ اپنے دوست سے جو اُس سے باتیں کرتا تھا بلا مین مالی مین جسے
 برصکھ بون اور آدمی میرے پاس زائد ہیں + بھر یہ ظالم اپنے باغ میں گیا وہ مالک و ملنے
 غور کی وجہ سے اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا۔ اور کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی پرہیزگار
 اور نہ مین یہ سمجھتا ہوں کہ قیامت آئے گی اور اگر آئی بھی اور مین اپنے رب کے پاس گیا بھی

ملہ ایک زمینی بیان ذکر کیا گیا ہو اور اللہ کی قدرت کا پان کیا گیا ہو اور نوح کی برائیاں دکھائی گئی ہیں اور
 بعض مفسرین نے لکھا ہو کہ فی الواقع وہ شخص یا دو شخص ایسے تھے جن کے یہ حالات ہیں +

آسان اپنے آپکو
 خاموش کرے

دوزخ

بہشت

تو اس سے بہتر بازگشت ہوگی۔ پھر اسے کلام میں اس کا دوست بولا۔ جس نے مجھے
 سٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر مجھے یور آدمی بنایا کیا تو اس سے انکار کرتا ہو؟ لیکن
 میرا تو عقیدہ یہ ہو کہ وہ اللہ میرا رب ہو اور میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں سمجھتا۔
 اور جب تو اپنے باغ میں آیا تو تو نے یوں کیوں نہ کہا؟ خدا کی یہ شیت ہو اللہ کے سوا
 کسی میں قوت نہیں ہو؟ تو مجھے اپنے سے مال اور اولاد میں کم سمجھا تو عجب نہیں تیرے باغ
 میں بہتر باغ میرا رب مجھے عطا کرے اور تیرے باغ پر بلاے آسمانی نازل کرے کہ وہ ٹیبل میلان
 ہو جائے یا اس کی نہر کا پانی خشک ہو جائے اور تو اسے پانہ کئے؟ اس کے بعد پھر اس باغ
 کی پیداوار ہلائے آسمانی کے پیچھے میں آگئی اور وہ اپنے دونوں ہاتھ انہوس سے اس
 مال پر جو اس نے باغ میں لگایا تھا ملتا رہ گیا اور باغ کی یہ حالت ہوئی کہ وہ اپنے ٹیون
 پر گرا ہوا پڑا تھا اور مالک باغ کہنے لگا: ”اے کاش میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کرتا؟ کوئی
 جماعت ایسی نہ تھی کہ اللہ کے خلاف اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکا۔ اس سے
 ثابت ہو کہ حکومت خدا کی سب سے زیادہ قواب دینے میں اور عوض دینے میں وہی بہتر ہو۔

پس اے محمد! تو ان لوگوں سے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کر کہ وہ مثل اس بانی
 کے ہو جسے ہم نے آسمان سے اتارا اور اس میں زمین کی روئیدگی ملی۔ وہ خوب پھولی
 مٹی اور پھر جوڑ جوڑ ہو گئی۔ اور اسے ہوا میں اڑائے پھرتی ہیں۔ ”۱۰“ اللہ ہر چیز پر قادر
 ہو مال اور اولاد سے حیات دنیا کی لذت ہو۔ اور بلحاظ ثواب اور امید کے تیرے رب کے
 نزدیک اعمال صالح بہتر ہیں جو باقی رہنے والے ہیں۔ لوگو! وہ دن یاد کرو جب ہم پہاڑوں
 کو ہلا دیں گے اور اسے ٹکڑا کر زمین کو عذاب میدان دیں گے اور لوگوں کو ہم جمع کریں گے۔
 کسی کو بھی اُنی میں سے نہ چھوڑیں گے۔ صفت بھٹ وہ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے
 ہم کہیں گے یہ بیشک۔ جیسا ہم نے تعین اول مرتبہ پیدا کیا تھا ویسے ہی آخر تم ہلکے پاس
 آئے۔ لیکن تم کو یہ خیال تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدہ گاہ نہیں بھرائی ہو؟ اس وقت
 لوگوں کے اعمال کی کتاب رکھی جائے گی۔ اور تو اسے مجھ! مجرموں کو دیکھے گا کہ جو کچھ اس
 کتاب میں ہے اس سے وہ ڈر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں ”ہلے یہ کتاب کسی ہو کہ یہ قلمبند
 کیے ہوئے اس نے نہ چھوئے گناہ چھوڑے ہیں اور نہ بڑے گناہ چھوڑے ہیں۔ جو کچھ
 لوگوں نے دنیا میں کیا تھا اُسے وہ وہاں لکھا ہوا پایا کریں گے۔ میرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔

مل اور اولاد

ناتوا

بھین

ع وہ بھی ایک وقت شاجب ہم نے فرشتوں کو سجدہ آدم کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا
 سب نے سجدہ کیا۔ یہ ابلیس قسم جن سے تھا۔ اپنے رب کے حکم سے سخت ہو گیا۔ تو گویا
 تم سے سوا ابلیس کو اور اس کی ذریت کو دوست بناتے ہو؟ حالانکہ وہ تمہارے دشمن
 قدیم بن ظالموں نے جو اللہ کے بدلے شیطان کو اختیار کیا جو تو یہ بڑا کیا ہو میں نے تو
 آسمانوں اور زمین پیدا کرنے کے وقت یا خود شیاطین کو پیدا کرنے کے وقت بھی شیاطین کو
 مرد کے لیے نہیں بنایا۔ میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا قوت بازو بنانے والا نہ تھا۔ لوگو
 وہ دن یاد رکھو جب اللہ مشرکین سے کہے گا: بلاؤ انھیں جنہیں تم میرا شریک سمجھتے تھے
 تب وہ انھیں بلائیں گے مگر وہ ان کا جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان میں ہوئیں
 گویا کہ وہ ان کے دشمن آگ دیکھیں گے اور جانیں گے کہ وہ اُس میں گرنے والے ہیں اور
 وہ اُس سے کوئی راہ گزیر نہ پائیں گے۔

نہیں

ع ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں۔ مگر انسان
 تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑا لہو کہ بھر بھی وہ شبہ میں رہتا ہے وہ جب لوگوں کے پاس ہوتا
 (قرآن) آگئی تو ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے میں ان کے لیے سوا اس کے
 اور کون امر مانع ہو کہ انھوں کا سارے ان سے کیا جائے یا عذاب ان کے سامنے آئے۔
 ہم پیغمبروں کو محض خوشخبری سناتے اور ڈرانے کو بھیجتے ہیں۔ کفار حق جھگڑتے ہیں اور
 چاہتے ہیں کہ اس حق کو مٹا دیں اور میری آیتوں کو اور ڈرانے کی باتوں (میرے عذاب) کو مستحق
 قرار دیتے ہیں۔ اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اُس کے رب کی آیتیں تباہی
 جائیں تو وہ اُن سے روگردانی کرے اور اپنی جگہ افعال کو بھول جائے؟ ہم نے اُن کے دلوں
 پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ نہ سمجھیں اور اُن کے کانوں میں گرائی پیدا کر دی کہ نہ سنیں
 اسے چھو اگر تو انھیں ہدایت کی طرف بلائے جب بھی یہ کبھی راہ برائے والے نہیں ہیں؟
 تیرا رب بخشنے والا اور رحم والا ہے۔ اگر وہ بادا شعل میں ان کو پھنسا چاہتا تو عذاب فوراً نازل
 کر دیتا۔ لیکن ان کے لیے ایک سیعاد روز قیامت کی مقرر ہے۔ سوائے اللہ کے دوسرے سے یہ
 پناہ نہ پائیں گے۔ یہ بستیٰ نادار و نمود کی ہیں جنھیں سرکشی پر ہم نے تباہ کر دیا تھا اور ان کی
 تباہی کی سیعاد بھی ہم نے مقرر کر دی تھی۔

ع خلق آدم و اس میں ہر آدمی کو اللہ کا یہ عذاب ہے کہ وہ حق ہم کی ایک واحد یا اللہ کی ایک شریک نہ ہو۔
 جس میں ترجمہ کیا ہو کہ جس سے پہلے وہ نہیں پناہ نہ پائیں گے۔ عذاب اور خود کے کشمکش کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت
عزیز

وہ بھی ایک وقت تھا۔ جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا: جب تک میں
 جمع الجہین تک نہ پہنچوں گا اپنے ارادے سے باز نہ آؤں گا اسی طرح سالہا سال چلتے
 رہوں گا۔ جب وہ دونوں بحرین کے سننے کی جگہ پہنچے تو اپنی بھیلی دین بھول گئے۔
 اور بھیلی نے سمندر میں سرنگ کی طرح کا اپنے لیے راستہ بنالیا۔ پھر جب دونوں آگے بڑھے
 تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا: ہمارا مشقہ دو اس مغربین تو ہمیں بڑی مکان ہوئی۔ خادم نے
 کہا: آپ نے دیکھا؟ جب ہم اُس تھکے پاس ٹھہرے تھے تو بھیلی میں دین بھول گیا اور
 شیطان ہی نے مجھے بھلایا کہ میں نے اُس کا ذکر بھی آپ سے نہ کیا اور بھیلی نے عجیب طریقے سے
 اپنا راستہ دریا میں لیا۔ موسیٰ نے کہا: وہی جگہ تو ہم تلاش کرتے ہیں۔ پھر وہ دونوں اپنے
 بارون کے نشاؤن کا کھوج لگاتے ہوئے واپس ہوئے اور ہمارے بندوں میں سے ایک
 بندہ خضر کو پایا جس پر ہماری رحمت تھی اور جسے ہم نے اپنی طرف سے ایک خاص علم سکھایا تھا۔
 موسیٰ نے خضر سے کہا: کیا اس امید پر میں آپ کے ساتھ رہوں کہ جو علم آپ کو سکھایا گیا ہے
 اُس میں سے کچھ مجھے بھی تعلیم کر دیجیے؟ اُس نے کہا: میرے ساتھ تم ہرگز صبر نہ کر سکو گے اور
 تم کیونکر صبر کر سکتے ہو ایسی چیز پر جو تمہاری آگاہی کے اعلیٰ سے باہر ہو؟ موسیٰ نے کہا:
 آپ انشاء اللہ مجھے ضابطہ پائیں گے اور آپ کے کسی حکم کے خلاف میں نہ کروں گا؟ خضر
 نے کہا: اگر تمہیں میرے ساتھ رہنا ہو تو جب تک میں تم سے کسی بات کا تذکرہ نہ کروں تم
 اُنکی بابت سوال نہ کرنا۔

حضرت
عزیز

پھر وہ دونوں چلے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں کشتی میں بیٹھے۔ خضر نے کشتی کو بھاڑ دیا۔ بھیلی
 نے کہا: اہل کشتی کو ڈوبنے کے لیے آپ نے کشتی توڑی۔ ضرور یہ ایک بڑی خطرناک بات آپ نے
 کی۔ خضر نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے؟۔ موسیٰ
 نے کہا: میری بھول پر آپ مجھ سے سوا خدہ نہ کریں اور نہ میرے معاملہ میں ایسا سختی کیجئے
 پھر وہ دونوں آگے بڑھے۔ یہاں تک کہ ایک بڑے سے دونوں ملے اور خضر نے اُسے مار ڈالا۔
 موسیٰ نے کہا: کیا ایک بے گناہ شخص کو بغیر کسی خون کے ہلے کے آپ نے ہلاک کیا؟ یہ بہت ہی

تقرض

۱۔ حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ اس کو کہہ من اور آئندہ کو کہہ من حضرت موسیٰ اور حضرت عزرا علیہ السلام کی ملاقات کا قصہ۔
 حضرت خضر کا نام قرآن میں نہیں ہے لیکن احادیث میں ہے۔ اس بیان میں ثابت ہوئی ہے کہ یہ کھایا گیا ہو کہ اس کا کوئی شریک نہ تھا
 نہیں جو ان کے لئے کچھ نہیں کہتا۔ حضرت موسیٰ کو خضر علیہ السلام ہوا تھا کہ سدا کے تپ حضرت خضر سے ملاقات ہو سکتی ہے اور
 انہیں سے ملنے کے لیے وہ چلتے رہتا ہے۔ یہاں لکھا تھا کہ چنانچہ کشتی بھلی سمندر میں چلی جائے گی وہ ان حضرت خضر سے ملاقات ہوگی۔

یجا حرکت آپ نے کی؟

(سوطوان پارہ)

خضر نے کہا: کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے ساتھ تحقیق طاقت صبر نہ ہوگی؟ موسیٰ نے

کہا: اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیے گا اور آپ میری طرف سے

معدور سمجھے جائیں گے۔ پھر دونوں جیلے بہانہ تک کہ ایک گاؤں کے باشندوں کے پاس

پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا تو ان لوگوں نے ان دونوں کی عیافت سے انکار

کیا۔ پھر ان دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گر چلا جاتی تھی۔ خضر نے اُسے

سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کرنے کی مزدوری سے کتنے تھے؟ خضر

نے کہا: اب مجھ میں اور تم میں جدائی ہو۔ جن باتوں پر تم صبر نہ کر سکے ان کی حقیقت اب میں

تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔ کشتی کے کھنڈوں کی تھی جو دریا میں چلاتے تھے۔ میں نے اُسے عیب دار کرنا

چاہا۔ کیونکہ ان کے سامنے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اور لڑکے کے

ہاتھ بابت مومن تھے ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ سرکشی اور کفر سے انھیں ایذا دے گا۔ اس لیے

میں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مار ڈالا جائے اور ان کا رب اس کے بدلے میں ان کو ایسا لڑکے

جو پاکیزگی اور صلہ رحمی اور امانت میں اس سے بہتر ہو دیوار۔ سو وہ شہر کے دو نیم لڑکوں

کی تھی اور اُس کے بچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ ایک مرد صالح تھا۔ اے موسیٰ! اٹھ اٹھ

رب نے ارادہ کیا کہ وہ جوانی کو پوچھیں تب اپنا خزانہ نکالیں۔ ان پر تیرے رب کی ہدایتی

تھی۔ میں نے اپنے اختیار سے ایسا نہیں کیا۔ یہ حقیقت ہو ان واقعات کی جن پر تجھ سے صبر نہ ہو

اے نبی! تجھ سے لوگ دو القرنین کا حال دریافت کرتے ہیں تو کہہ کہ میں اُس کا

تذکرہ حضور اسرافیل پر رکھتا ہوں۔ انہیں کتا ہے۔ ہم نے اُسے روئے زمین پر با اقتدار

کیا اور ہر طرح کے سامان اُسے دیے۔ اُس نے ایک سامان سفر مغرب کا ارادہ کیا۔ یہاں تک

کہ مقام مغرب آفتاب تک پہنچا اور دیکھا کہ وہ گویا کچھ کے گند میں ڈوب رہا تھا اور اُس کے

قریب ایک قوم دیکھی۔ ہم نے کہا: اے دو القرنین! تو ان لوگوں پر زخمی کر یا ان کے ساتھ

مفسدون نے سکندر دو القرنین روی اُسے تھوڑا کر دیا اور یہ مفسدون کے نزدیک وہ کوئی بڑا بادشاہ نہ تھا۔ یہی

ہیں مفسدون کے خلاف کھڑا اسلام۔ اے نبی! یہ اسود میں غروب ہوتا ہے

حسن سلوک کرے ذوالقرنین نے کھانا ان میں سے جو کوئی سرکشی کرے گا اُسے تو ہم سزا دیں گے۔ اور پھر جب وہ قیامت کے دن اپنے رب کے پاس واپس بلایا جائے گا تو وہ اُسے اور بھی سخت عذاب دے گا۔ لیکن ایمان لانے والے اور نیک کام کرنے والے کو اچھا بدلہ ملے گا اور ہم بھی اُس سے اپنے آسان کام انجام دینے کو کہیں گے۔ پھر اُس نے ایک اور سامان سفر مشرقی کاراواہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ جاسٹے طلوع آفتاب تک پہنچا تو اُسے معلوم ہوا کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہو جس کے لیے جتنے سو آفتاب کے اور کوئی پردہ نہیں رکھا ہو۔ اور واقعہ میں بھی ایسا ہی تھا۔ اُس نے پورب والوں کے ساتھ ویشا ہی سلوک کیا تھا۔ یہاں تک کہ ویشا کے ساتھ گیا تھا اُس کے پاس جو کچھ فکر تھا اُس سے ہمیں پوری آگاہی ہو۔ پھر اُس نے سامان سفر ختمی کاراواہ کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے بیچ میں پہنچا تو دیکھا کہ اُن پہاڑوں کے اُردھ ایک قوم جو جوبات تک نہیں سمجھتی، اُن لوگوں نے ذوالقرنین سے اپنے طار پر کہا: ”اے ذوالقرنین! یا چون دما جوج ہمارے ملک میں اگر خدا کرتے ہیں۔ ہم آپ کے لیے جہز جمع کریں اس شرط پر کہ ہمارے اور اُن کے درمیان آپ ایک دیوار بنا دیں۔ ذوالقرنین نے کہا: میرے رب نے جو کچھ ماں مجھے دے رکھا ہو وہ کافی ہو۔ تم میری مدد قوت بازو سے کرو تو میں تمہارے اور اُن کے درمیان میں ایک دیوار اٹھا دوں گا۔ (پسہ کی سلین مجھے لا دو) یہاں تک کہ جب ذوالقرنین نے دونوں پہاڑوں کا وسط بھر دیا تو لوگوں کی کما کر اسے دھوکہ دیا حتیٰ کہ جب اُس دیوار کو گرم منہ آگ کے کر دیا تو کما یہ سانبہ لا کر ہم اُسے بھولا کر اس دیوار پر ڈال دیں۔ پھر یا چون دما جوج نہ اس پر بڑھ سکے اور نہ اُس میں نقب لگا سکے۔ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی ہدایت سے کام ختم ہوا۔ لیکن جب میرے رب کا وعدہ قیامت آپہنچا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ میرے رب کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔ اُس دن ہم یہ حال کر دیں گے کہ لوگ موج ہریا کی طرح ایک دوسرے میں لجا دیں گے۔ صور پھونکا جائے گا اور سب کو ہم جمع کر سکیں گے۔ اُس دن جہنم کو ہم اُن کافروں کے سامنے پیش کریں گے جنکی

یا جوج

سلا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذوالقرنین کی میت تہذیب ایمان سلطانی کی تھی۔ چنانچہ وصی قوم تھی جس کے پاس نہ گھر تھا نہ کپڑا جس سے وہ اپنے آپ کو آفتاب سے بچاتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے پیچھے رخ پھاڑنا تھا کہ وہ بچے کے بعد تو دھوپ سے اٹھیں بچاوا۔ اور اس تقریر پر ترجمہ میں بجائے بردہ کے روک یا اثر ہونا چاہیے۔ ذوالقرنین تہذیب سلطانی اور حق شناس کی تھی۔ دی ویشا یعنی وہ لوگ وصی تھے مگر بنائے کا سلیقہ نہیں رکھتے تھے اور دھوپ سے بچنے کے لیے اُن کے پاس کوئی چادر نہ تھی۔ قوم کا نام یہاں

آطمینن ہمارے ذکر (قرآن) سے پر وہ غفلت میں نھین اور ان کے کانوں میں گرائی گئی کہ وہ کچھ سماعت نہ کرتے تھے۔

ع۔ کیا کفار یہ جانتے ہیں کہ ہمارے سوا وہ ہمارے بندوں کو کار ساز بنائیں ہم نے کافروں کی تمنا کی ہے لیے جہنم میں رکھا اور اسے ٹھکرا تو کفار سے کہدے "کیا ہم تمھیں ایسے لوگ بتائیں جو باعتبار اعمال بے نقصان میں ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنکی کوشش حیات دنیا میں برباد گئی اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اچھے کام کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں سے اور اس کی ملاقا ت روز قیامت سے منکر تھے۔ اور ان کے اعمال مٹ گئے پر قیامت ہم ان کے اعمال کا کچھ بھی وزن قائم نہ کریں گے۔ یہ جہنم بدل ہوگا ان کے ٹھکانے اور ہماری آیتوں اور ہمارے رسولوں سے منکر کرنے کا کابے شک ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کی تمنا کی ہے لیے فردوس کے بلع ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ان سے پہنچنا نہ چاہیں گے۔ اسے ٹھکرا تو ان لوگوں سے کہدے "اگر میرے رب کی باتوں کے لیے سمندر بھی روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے کے قبل سمندر ختم ہو جائیگا اگرچہ ہم لوگ مدد کے لیے دینا بھی ایک اور سمندر لائیں۔" اسے ٹھکرا تو ان لوگوں سے کہدے "میں بھی تو تمھاری طرح ایک بشر ہوں۔ مجھ پر وحی اتری ہے کہ سوا ایک معبود کے اور کوئی معبود تم لوگوں کا نہیں ہو۔ چہر جس کسی کو اپنے رب کے لینے کی تمنا ہو وہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک کرے۔"

سورہ مریم

(مکی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ع کہیں ۱۔ اسے ٹھکرا یہ تیرے رب کی رحمت کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔ جب اس نے اپنے رب کو غیبی آواز سے پکارا، اس نے دعا کی تھی "اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور سرکش پیری سے مشتعل ہو گیا۔ لینے بال سفید ہو گئے اے میرے رب! میں تجھ سے دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں اپنے بھائی بندوں سے

۱۔ اس سورہ میں حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریم کا ذکر ہے اور دیگر پیغمبروں کے بھی حالات ہیں۔

خوف ہو کہ میرے بعد وہ یوں رخصت نہ ڈالیں۔ میری بی بی باجھ ہو گئی اپنی طہ سے ایک
 جانشین میرے جواسرورہی میں میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی وارث ہو اور اسے
 تو اسے میرے پردہ دگار مقبول انام بننا۔ اشرے لکھا اسے ذکر کیا ابہم چھے ایک لڑکے کی بشارت
 دیتے ہیں جس کا نام بھی ہوگا۔ اس کے پہلے ہم نے اسی نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ ذکر کیا
 نے لکھا اسے میرے رب! میرے بیان لڑکا کمان سے ہوگا جبکہ میری بی بی باجھ ہو اور
 ایں غایت کبر سنی کو پہنچ چکا ہوں؟ اشرے لکھا۔ ایسا ہی ہوگا۔ تیرا اب کتنا ہو یعنی من
 کتنا ہوں کہ میرے لیے ایسا کرنا آسان ہو۔ پہلے جو میں نے چھے پیدا کیا تو کچھ بھی نہ تھا ہند کرنا
 نے لکھا اسے میرے رب! کوئی نشانی اس امر کی کہ میرے لڑکا ہوگا مجھے بتا۔ اشرے لکھا تیری
 نشانی یہ ہو کہ تو آدمیوں سے برابر تین رات دن تک بات نہ کرے۔ پھر ذکر کیا پھر سے ٹھکر
 اپنی قوم کے پاس کیا اور ان کو اشرے سے بتایا کہ صبح اور شام عبادت کیا کرو و ہر غلہ کھجلی پیدا
 ہو اور ہم نے اسے حکم دیا۔ اسے کھلی کتاب (توریت) کو خوب سفوطی سے لیے رہنا ابہم وہ
 لڑکا ہی تھا کہ ہم نے اسے نبوت دی اور اپنے پاس سے رحمدلی اور پاکیزگی عطا کی وہ پھر
 تھا اور اپنے والدین کا خدمت گزار تھا۔ جبار اور نافرمان بردار نہ تھا۔ امان اس کے
 لیے خیالات شیطانی سے بوقت ولادت عذاب قبر سے بوقت موت اور بارز میں سے ہر خوف
 سے اے محمد! کتاب (قرآن) میں مریم کا ذکر بیان کر۔ کہ جب وہ اپنے گھر والوں سے
 الگ ہو کر مکان شری میں چلی گئی اور لوگوں سے پردہ کر لیا۔ تو ہم نے اپنی روح جبریل کو
 اس کی طرف بھیجا جو خاصہ آدمی کی صورت بنکر اس کے سامنے آکر احوال مریم سے اس سے کہا
 اگر تو پرہیزگار ہو تو میں تجھ سے خدا کی بناہ مانگتی ہوں اب اس نے کہا میں تیرے رب کا
 فرستادہ ہوں۔ اگر تجھے ایک پاک طہیت لڑکا دوں ۴۴ مرم ہوئی یہ لڑکا میرے کمان سے ہوگا
 تالا کہ تجھے تو کسی بشر نہ چھو اور نہ زمین نہیں بدکار ہی۔ وہ بولا تیرے لڑکا پیدا ہوگا تیرا رب
 اس میں تین دن کے لیے زبان نکرانی نہ ہوگی اشرے سے وہ بابتیں کرتے تھے۔ یہی نشانی گواہان کوئی تھی کہ حضرت علی کا
 نبی ملا وہ اشرے زدہ نہ ہو۔ دنیاوی تعلقات ان کے پاس بہت کچھ وہ موت اور احوال ماجر و یاد کے
 اکثر دیکھتا تھا اور جو اس پر تھی لڑکا باپ لڑکا سامنے اس قسم کا ذکر نہ کرنا تھا شاد وقت نے انہیں قتل کیا اس
 تصور پر کہ یہ غلام مزاج شاد کے غلط کہتے تھے اب اس قسم کے تصور پر جس پر حضرت موسیٰ کو بھی قیود ناغیب
 ہوا تھا وہ اب اس باب سے مختلف ہیں زبان کے بعد ان کے باب حضرت نوح کا ہے سے جیسے گئے۔ بعد ازاں خدا کا
 غضب نازل ہوا نبوت افراتے اب اسے اگر بیت المقدس میں ایسی غریبی کی جا کہ ان میں سے نہ دیکھا ہو

حضرت مریم

کتاب ہو۔ میرے لیے باب کے لڑکا پیدا کرنا آسان ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ اوس لڑکے کو آدمیوں کے لیے اپنی قدرت کی نشانی قرار دیں اور لوگوں کے لیے اُسے دنیا میں اپنی رحمت کا ذریعہ قرار دیں۔ یہ امر اسے بیان طے ہو چکا ہو۔ اور پھر مریم حاملہ ہوئی اور حمل لیے ہوئے کسی صحرانے جگہ جا بیٹھی۔ پھر دروزہ اُسے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کے پاس لے گیا اور وہ کہنے لگی۔ اے کاش میں پہلے ہی مرگئی ہوتی اور نیشا نیشا ہو گئی ہوتی۔ پھر جبرئیل نے اُسے پنجہ سے آواز دی۔ ”غیر نہ کھاتیرے رب نے تیرے پنجے ایک چشمہ بہا دیا ہو۔ کھجور کی جڑ کو اپنی طرف ہلا۔ کبھی اور تازہ کھجوریں تجھ پر گر پڑیں گی۔ پھر کھادی اور دیدارِ فرزند سے آنکھیں منڈی کر اور اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو اُس سے کہنا کہ میں نے اللہ کے روزے کی نیت کی ہو۔ کہ میں کسی سے بات نہیں کر سکتی۔ پھر مریم لڑکے کو گو دین کے کر اپنی قوم کے پاس آئی۔ وہ لوگ کہنے لگے۔ ”اے مریم عجیب بات تو نے کی۔ اے ارون کی بہن! تیرا باب تو بڑا آدمی نہ تھا اور نہ تیری مان بدکار تھی۔“ مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا۔ ”گو دے بچے سے ہم کیونکر باتیں کریں؟“ پھر بولا۔ ”میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب انجیل دی ہو اور مجھے بنی بنایا ہو۔ میں کہیں بہوں مجھے اُس نے برکت دی ہو۔ اور مجھے حکم دیا ہو کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ مجھے اُس نے اپنی مان کا فرما پڑھا بنایا ہو۔ مجھے جبار اور شقی نہیں پیدا کیا ہو۔ مجھے اللہ کی امان ہو بروز پیدائش بروز موت اور اُس دن جب میں دوبارہ حشر میں زندہ کیا جاؤں گا۔ عیسیٰ بن مریم کی یہ حقیقت ہو۔ جو سچی بات ہو جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ اللہ کے شایان نہیں ہو کہ وہ کسی کو بیابانے وہ ذات پاک ہو۔ جب وہ کوئی کام کرتا ہو تو اُس کام کی نسبت وہ سرت یہ کہتا ہو کہ ”ہو جا اور وہ کام ہو جانا ہو۔“ لوگو! بیشک اللہ میرا رب ہو اور تمہارا بھی رب ہو۔ اُس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہو۔ پھر یہود اور نصاریٰ کے فرقوں میں باہم اختلاف پیدا ہوا انہوں نے اُن لوگوں پر جو بڑے دن (قیامت) کی حاضری سے منکر ہیں۔ جب یہ ہمارے پاس آئیں گے تو خوب سنیں گے اور دیکھیں گے۔ لیکن یہ ظالم آج تو کھلے گمراہ ہیں۔ اُسے محمدؐ ڈرانے کو یومِ حسرت قیامت سے جب فیصلہ کیا جائے گا۔ اس وقت تو یہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ ہم ہی زمین کے اور زمین والوں کے وارث ہیں اور ہمارے ہی طرف

ولادت حضرت عیسیٰ

اپنے سب کو واپس آنا چاہو گا

جمع اے محمد! کتاب قرآن میں ابراہیم کا ذکر لوگوں سے بیان کر۔ وہ سچا بنی تھا۔ اپنے
 باپ سے اُس نے کہا: ابا جان! آپ اللہ بنوں کی پرورش کیوں کرتے ہیں جو نہ سنہین نہ بیکین ہیں اور
 آپ کی کچھ مدد کرتے ہیں۔ ابا جان! مجھے وہ علم حاصل ہوا جو آپ کو نہیں ہے۔ آپ میرا اتباع
 کیجیے میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ ابا جان! شیطان کی عبادت چھوڑ لیے۔ شیطان
 اللہ کا باغی ہے۔ ابا جان! مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ کا عذاب آپ پر آئے اور آپ جہنم میں شیطان
 کے ساتھی بن جائیں۔ **باب** نے جواب میں کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے
 متحرف ہو؟ اپنے خیال سے اگر تو باز نہ آئے گا تو میں ضرور تجھے جلا کر روں گا۔ میرے سامنے
 آئے دو رہو: ابراہیم نے کہا: سلام علیک۔ میں اپنے رب سے آپ کے لیے دملے مغفرت
 کروں گا۔ وہ مجھ پر مہربان ہو۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کے نبیوں کو جنہیں آپ لوگ اللہ کے
 سوا پکارتے ہیں چھوڑنا ہوں۔ اور اپنے رب کو پکارتا ہوں۔ میں اپنے رب سے دعا مانگتا ہوں
 امید ہے کہ بد نصیب نہ رہوں گا پھر جب ابراہیم نے ان نبی پرستوں اور ان کے معبودوں کو
 جو اللہ کے سوا تھے چھوڑا تو اُس کو ہم نے اسحاق اور یعقوب عنایت کیا اور ان سب کو نبی
 بھی بنایا اور اپنی رست اُن کو دی۔ اور اُن کے لیے سچائی کی زبانیں ہم نے بلند کی۔
جمع اے محمد! کتاب قرآن میں موسیٰ کا ذکر لوگوں سے بیان کر۔ وہ بندہ خاص اور
 رسول اور نبی تھا۔ ہم نے اُسے طور کے داہنی طرف سے آواز دی اور اُذاری کے لیے اُسے
 مقرب بنایا۔ اور اپنی مہربانی سے اُس کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر اُس کے ساتھ کر دیا۔
 اے محمد! اسمعیل کا ذکر بھی کتاب قرآن میں بیان کر۔ وہ دوسرے کا سچا تھا اور رسول و نبی تھا
 اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا وہ حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک مقبول تھا۔ کتاب
 قرآن میں ادریس کا بھی ذکر بیان کر۔ وہ بڑا سچا بنی تھا۔ ہم نے اُس کا درجہ بلند کیا تھا۔ یہ انبیا
 ہیں پر اللہ کا فضل تھا نسل آدم سے ہیں، اور اُن لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں نوح کے ساتھ
 ہم نے نشتی میں سوار کر لیا تھا۔ اور ابراہیم اور اسماعیل (یعقوب) کی نسل سے ہیں اور اُن
 لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت دی اور پسند کیا۔ جب ان کو اللہ کی آیمیں بڑھ کر سنائی
 ۱۵۰ یعنی جو بات وہ کہتے تھے سچے تھے اور جو مانگتے تھے مقبول ہوتی تھی۔ بصورتِ ان میں بھی ترجمہ کیا
 ہے اور ان کے لیے اسی حد کا ذکر خیر دیا میں ہم نے نبی رکھا۔ حضرت ادریس کا نام حضور بھی تھا یہ حضرت ذوالکفل
 ابراہیم ہیں تھے۔ دیکھو کتاب تاریخ الاسامیٰ صفحہ ۲۰۸۔ یہ فن کتابت کے سوجھتے۔ یہیں کہتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر
 اٹھادیے گئے اور اس تقدیر پر وہ ترجمہ لوں کرتے ہیں اور ہم نے اُسے زمین سے اٹھا کر قریٰ اپنی جگہ پہنچا دیا ہے۔

امام یعقوب

حضرت موسیٰ

کوہ طور

حضرت ادریس

جانی تھیں تو یہ بندے یں گرجتے تھے اور روتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوئے۔ جنہوں نے سارے چھوڑی فضا کی خواہشوں کی پیروی کی۔ یہ خسارہ بین رہیں گے۔ مگر ان جس نے توبہ کی ایمان لایا نیک کام کیے تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ابھی ان کی حق تلفی نہ ہوگی۔ جنت کیا ہے؟ ہمیشہ رہنے کے بلغمین جن کا وعدہ اپنے بندوں کے ساتھ اللہ نے فیج ہے۔ بیشک اس کا وعدہ پورا ہوگا۔ اس میں وہ لغوبات نہ سنیں گے۔ سلام ہی سلام سنیں گے۔ اُن کو ان کا کھانا وہاں سے و شام جب چاہیں گے نئے گا۔ یہ وہ جنت ہے جس کا رات ہم اپنے پرہیزگار بندوں کو بنائیں گے۔ اے تڑا ستم درشت! مہرین آپ کے رب کے حکم سے دنیا میں آتے ہیں۔ جو کچھ ہمارے آگے ہونے والا ہے یا بھیجے ہوگا جو ایمان دونوں کے درمیان بین ہے۔ سب اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ آپ کا رب بھولتا ہے۔ اللہ نہیں تو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان دونوں کی درمیان میں جو ان سب کا وہ رب جو اسکی جہاں اور اسکی عبادت میں کمال ہے۔ ہر داشت کیجئے۔ ہر ملائکہ کا سا اور بھی کوئی آپ کے علم میں ہے؟

[illegible]

۱۔ مرنے والے کو آخر تک ننگ دل ہوتے تھے ایک رتبہ زخمتوں کی جانب سے اٹھنے کے
 لیے یہ کہتے تھے کہ ستن نازل ہوئی ہیں اپنے لیے خود اپنی قسم لیں

مکان بڑا ہے اور کس کی جماعت کمزور ہو۔ اللہ ہدایت پانے والوں کو زیادہ ہدایت دیتا رہتا ہے اسے محمد! نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ تیرے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہترین ہیں: اے محمد! میری آیتوں سے کفر کرنے والے کو تو نے دیکھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے قیامت میں ضرور مال ملے گا اور اولاد بھی ملے گی۔ کیا وہ غیب دان ہے یا اللہ سے اس نے وعدہ کر لیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جو کچھ یہ کہتا ہے ہم لکھ لیتے ہیں اور عذاب اس کے لیے بڑھاتے جائیں گے اور یہ جو کچھ کہتا ہے اس کے وارث ہم ہوں گے اور یہ تنہا ہارے پاس آئے گا؟ مشرکوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لیے قیامت میں مددگار ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ معبود ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ یہاں اے محمد! کیا تو نے دیکھا نہیں؟ ہم نے شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو کافروں کو تیز کرتے رہتے ہیں۔ تو نزول عذاب کی ان پر جلدی نہ کر۔ ہم ان کے لیے قیامت کے دن گن رہے ہیں۔ اس دن ہم پر ہمیز گاروں کو اللہ کے (یعنی اپنے) سامنے بطور جہان جمع کیجئے اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیسا ہسم ہاسکین گے۔ شفاعت کا اختیار کسی کو نہ ہوگا۔ مگر ان جس نے اللہ سے وعدہ لے لیا ہے وہ وعدہ اس کا شفیع ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ عطا رکھتا ہے اسے محمد! تو ان سے کہہ کہ تم میری سخت بات کہتے ہو۔ عجب نہیں کہ اس سے آسمان بھٹ پڑیں اور زمین شمس ہو جائے اور پہاڑ کباب لگ کر پڑیں اس امر پر کہ لوگوں نے اللہ کے لیے بیٹا قرار دیا۔ اللہ کے لیے کسی کو لینا بیٹا بنانا سزاوار نہیں ہے۔ آسمان اور زمین میں جتنے مخلوقات ہیں سب ہی اللہ کے سامنے غلامان کی طرح حاضر ہوں گے۔ اللہ سب کو گیرے ہوئے ہے اور سب کو اس نے گن رکھا ہے۔ یہ سب جدا جدا اس کے پاس قیامت کے دن حاضر ہوں گے۔ ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کی جھٹکے غفور رب اللہ کو ان کے دلوں میں پیدا کر دے گا۔ اے محمد! میں نے تیری زبان میں اس لیے یہ قرآن آسمان کو دیا ہے کہ تو اس کے ذریعے سے ہر ہیز گاروں کو خوشخبری دے اور مجھکے الو قوم عرب کو ڈال دے

مشرک

شفاعت
الانوار علیہ

اللہ ایک تعالیٰ ہے کہ ہر کارے مزدوری ملے۔ بطور سزا اس کا فرمان ہے: "قیامت میں تو قبول مسلمانوں کے دولت مان۔ اولاد سب ہی ہے۔ وہ ان میں کریم ہے۔ لینا جلدی کیا ہے؟" نیک عمل کا بدلہ جنت ہے جو جاہل قرآن میں نہ ہو۔ جن خدا کا وعدہ ہوا اور ان کے وعدے سے مومن جنت میں جائیں گے گو یا یہ وعدہ ان کی شفاعت ہے۔ گناہوں سے ہم گناہ کرنے والوں سے لوگ خود بخود بچ کر رہتے ہیں۔

ان کے پہلے بننے کو کئی جاعنین ہلاک کی ہیں۔ ان میں سے اب موسیٰ کو دیکھتا ہو یا ان کی
آہٹ سنتا ہو۔

سورہ طہ

(مکی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ۔ اے محمد! ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہیں اُتارا کہ تو شفقت اُٹھائے۔ ہاں
یہ قرآن اللہ سے اُترنے والوں کے لیے نصیحت ہے اور زمین اور آسمان کے بندوں کے پیدا کرنے
والے کا آثار اہوا ہے۔ نام اُس کا رحمان ہے اور وہ عرض پر مستولی ہے۔ آسمانوں میں زمین
میں اور ان دونوں کے درمیان میں اور خاک کے نیچے جو کچھ ہو اسی کا ہے۔ اے مخاطب! تو
زور سے بولے تو اُسے اس کی اعتیاج نہیں ہے وہ تو آسمان اور زیادہ مخفی بات کو بھی جانتا ہے۔
وہی اللہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اسی کے لیے اچھے نام ہیں۔ اے خدا! کیا تیرے
باس موسیٰ کی خبر پہونچی ہے۔ جب اُس نے آگ کی بھی تو اپنی بی بی سے اُس نے کہا "خبر رو بھیجے
آگ دکھائی دی اور شاید اُس آگ سے میں ایک چمکاری بھارے لیے اسلحوں یا آگ پر کوئی
دھیرا بڑوں جو جب موسیٰ وہاں پہونچا تو آواز آئی "اے موسیٰ! میں تیرا رب ہوں۔ اپنے جوتے
اُتار ڈال۔ تو طوی کے میدان پاک میں جا اور ہم نے تجھے پیغمبر کے لیے پسند کیا ہے۔ اب جو
ارشاد ہوتا ہے اُسے کان لگا کر سن۔ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میری
عبادت کرو میری یاد میں نماز پڑھا کر عیادت ضرور آنے والی ہے۔ ہم اُسے پوشیدہ رکھتے ہیں
تاکہ ہر ایک کو اُس کی کوشش کا بدلہ قیامت میں ملے۔ جو شخص کہ قیامت پر ایمان نہیں رکھتا
اور اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتا ہے ایسا نہ ہو وہ تجھے قدر قیامت سے باز رکھے اور توجاہ
ہو جائے۔ اے موسیٰ! تیرے دانتے ہاتھ میں کیا ہے؟" موسیٰ نے کہا "یہ میرا عصا ہے میں
اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اسی سے اپنی کبریائی کے لیے جتنی چھڑاتا ہوں اور میرے دیگر غرض
میں اسی سے متعلق ہیں؟" اللہ نے کہا "اے موسیٰ! اُسے گرائے؟" جب اُس نے اُسے گرایا

۱۵۔ یہ سورہ حود متعلقانہ لڑنے شروع ہوتا ہے اسکا سورہ طہ ۱۵۔ قبل اسلام میں آنحضرت پر ان جہاد
کیا کرتے تھے اور ان جہاد میں اس کے ساتھ تھے کہ دین اسلام کی کھلی صورت پر آیت نازل ہوئی۔

تو وہ سانپ ہو کر دوڑنے لگا۔ اٹھنے لگا۔ اسے پکڑے خوف نہ کر ہم اسے اسکی حالت سابق پر کیے دیتے ہیں اور اپنا ہاتھ سکوڑ کر اپنی نعل میں رکھ تو وہ بے روگ سپید ہو کر نکلا اور یہ دوسری نشانہ ہوگی۔ اور ہم تجھے اپنی نشانہوں سے بڑی بڑی نشانہیں دکھائیں گے تو فرعون مجھے پاس یا وہ سرکش ہو رہا ہوگا۔

۷۷ موسیٰ نے کہا: "اے میرے پروردگار! میرا دل کھول دے۔ اور میرے کام میرے لیے آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گڑھ (گلت) بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھیں۔ میرے گھروالوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر کر دے اور اُس سے میری قوت کو مستحکم کر۔ میرے کام میں اُسے شریک کرتا کہ ہم دونوں بہتر تیری بھیج کریں اور بہتر تجھے یاد کریں تو ہمارے حال کا مگران ہوگا۔ اٹھنے لگا۔ اے موسیٰ! تیری درخواست منظور کی گئی ہے۔ ہم نے تجھ پر اہل تہاد اور احسان کیا تھا۔ جب ہم نے تیری مان کی طرف اس امر کی وحی بھیجی تھی کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ اور صندوق کو دیا میں ڈال کہ دیا صندوق کو کنارے پر لگا دے۔ موسیٰ کو میرا دشمن اور نیز موسیٰ کا دشمن فرعون پائے گا۔ اے موسیٰ! ہم نے تجھ پر اپنے فضل سے محبت کا ایسا پر تو ڈال دیا تھا کہ جو شخص تجھے دیکھتا تھا تجھ سے محبت کرتا تھا تاکہ تو ہماری نگرانی میں پالا جائے۔ اُس وقت تیری بہن فرعون کے لوگوں کے ساتھ ساتھ کئی جلی۔ کیا میں تم کو ایسی دایہ بتا دوں جو اس بچے کی کفیل ہوگا پھر ہم نے

معتبرین

۷۸ یہاں تک حضرت موسیٰ کے آخری حالات ہیں۔ یہاں سے ابتدائی حالات شروع ہوتے ہیں تو ان کو بالترتیب بیان کیجئے۔ فرعون مصر کے قبطیوں کا بادشاہ تھا مصر میں بنی اسرائیل حالت غلامی میں آگئے تھے۔ فرعون کے خیال میں پیدا ہوا کوئی بڑا آدمی میرا دشمن پیدا ہوگا اس نے مردوں کو شہید کر دیا لیکن کسی طرح مریم اپنے شوہر سے ملی۔ محل قرار پڑا۔ حضرت موسیٰ پیدا ہوئے۔ اس بچے کو اُسے صندوق میں لگا کر دیا میں بہا دیا نہرت ہوتا ہوا فرعون کے بلان میں صندوق بیوٹھا۔ اُس کی بی بی سارہ نے بچہ نکالا حضرت موسیٰ کی بہن نے پاس موسیٰ کی اور مان کو دو دعویدار نے کے لیے مقرر کروا دیا غل شاہی میں فرعون کے اس طرح رسائی ہوئی۔ جب یہ سن شعور کو پہنچے تو اتفاقاً ایک قتل ان سے سرزد ہوا۔ ایک ایک ایک بنی اسرائیل بزرگ کر رہا تھا حضرت موسیٰ نے اُسے ایسا ارادہ رکھا کہ وہ اسکا حضرت موسیٰ پھر دے اور مصر سے بھاگ کر مدین پہنچے اور حضرت شعیب چننے کی لڑکی سے بیاہ لیا۔ ایک مدت کے بعد بنی بی بی کی کوئے کر لیا۔ اُس کے سرے نے ایک صا جس سے بڑی کلاٹ نکلا ہوئی انھیں ٹپکنے کے لیے دیا تھا انھیں راستہ میں پیٹری بی بی فرعون کو اگر انھوں نے مگر اسی سے بچانا ملا۔ بعد دو کھ کے یہ تمام بنی اسرائیل مصر کو ساتھ لیے واپس مصر سے گئے۔ فرعون نے ان کو بیچا کیا اللہ تعالیٰ نے لپٹے ساتھیوں کے رد و نیل میں ڈوب کر مر گیا۔ اس کے بسے حالات اور سورتوں میں

پڑھو اور نیز دیکھو لا سلام علیہ

تھے تیری جان کے پاس پہنچا یا کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رخ نہ کرے جہاں تیری
 ٹوٹے ایک شخص (قطعی) کو مار ڈالا تھا تو ہم نے تھے اس غم سے بھی نجات دی تھی اور نوبت تھی
 آرزو تھا بھر تو کئی برس اہل مدین کے ساتھ رہا پھر اسے موسیٰ تو ایک خدا (بھنگی غم) تک
 پہنچا۔ یہی پیغمبری کے لیے ہم نے تھے برگزیدہ کیا ہمارے نشانیاں لیکر تو اپنے بھائی کے ساتھ
 جا۔ ہمارے یا مدین تم دونوں سُستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جانا کہ وہ سرکش ہو گیا
 ہو نہ تری سے اُس سے باتیں کرنا شاید وہ سمجھے یا ڈرے نہ دونوں نے کہا۔ اے ہمارے بھائی
 ہم ڈرتے ہیں وہ ہم پر زیادتی یا سرکشی نہ کرے نہ اس نے کہا "نہ ڈرو۔ میں تو تم دونوں کے
 ساتھ ہوں۔ منتا ہوں اور دیکھتا ہوں ہ اُس کے پاس تم دونوں جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے
 رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دیجیے انھیں ایذا نہ دیجیے ہ ہم
 آپ کے رب کی نشانی لے کر آپ کے پاس آئے ہیں ہ سلامتی اُسی کی ہے جو راہ راست کا اتباع
 کرے ہ ہم یہ وہی اُتری ہے کہ آیات الہی کے بھٹلانے والوں اور اُس کے احکام سے منع
 سونے والوں پر عذاب الہی ہو گا" فرعون نے کہا۔ "تمھارا رب کون ہو گا؟" موسیٰ نے کہا ہزار
 رب وہ ہے جس نے ہر شے کو اُس کی خلقت عطا کی ہے۔ اور پھر موانع اُس خلقت کے اُسے راہ
 دکھائی ہے فرعون نے پوچھا ہ بھلا انگوٹ کا کیا حال ہوا ہ؟ موسیٰ نے جواب دیا ہ اس کا
 علم میرے رب کے پاس کتاب ہے (روح محفوظ) میں ہ میرا رب نہ بھٹکتا ہو اور نہ بھولتا ہو ہ
 اُسی نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور تمھارے لیے اُس میں اُس نے رستے نکالے
 ہیں۔ اُس نے آسمان سے پانی برسا کر اُس سے روئید گیوں کے تختے جوڑے پیدا کیے ہیں
 تاکہ تم کھاؤ اور اپنے چار پائے بھی چراؤ عقل والوں کے لیے اس میں بیشک نشانیاں ہیں ہ
سبح لوگو! اسی زمین سے ہم نے تمھیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمھیں بعد موت واپس
 لے جائیں گے اور اسی سے تمھیں بروز قیامت دوبارہ نکال کر کھڑا کریں گے ہ ہم نے فرعون کو
 اپنی سب نشانیاں دکھائیں لیکن وہ نہ بھٹلا تا اور انکار کرتا رہا ہ اور اُس نے کہا ہ میں تو
 کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ملک بدر کر دے ہ؟ ہم بھی تیرے
 سامنے ایسا ہی جادو پیش کریں گے۔ ایک وقت ہمارے اور اپنے درمیان میں مقرر کر دے ہ
 اے زمین کے سفر اور غربت کی گائیوں میں تو بھلا ہوا تھا ہ اس وقت تک نوبت اُتری نہ تھی
 اس لیے روح محفوظ کا حال دیکھا

اُس سے نہ ہم فلاح کریں اور نہ تو فلاح کرے۔ کھلا ہوا میدان بود موسیٰ نے کہا میں
 چار اور تھا مارا وعدہ یوم زینت (عید) ہے۔ لوگ دن چڑھے جمع ہوں ہے فرعون واپس
 گیا اور اپنا کمر (وازمِ حرب) جمع کر کے آیا بود موسیٰ نے فرعونین سے کہا یہ تمہاری شامت آئی
 ہے۔ اللہ پر جھوٹی ہمت نہ لگاؤ ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کرے گا۔ اور مفسری بیگم
 بیداد ہوتے ہیں پھر ان میں اس امر پر یقین اور چیلے چلے سرگوشیاں ہوئیں ہر سب نے
 کہا یہ دونوں بھائی جادوگر ہیں۔ ملک سے ہمیں یہ جادو کے زور سے نکلنا چاہتے ہیں
 اور ہمارے عہدہ مذہب کو مٹانا چاہتے ہیں ہاے ملک کے جادوگر دامت بھی اپنی تیریر کو
 اور صفِ بھفت آئیٹھو۔ جو آج غالب ہوگا اُسی کی فلاح ہے جادوگروں نے کہا یہ اسے موسیٰ یا
 یا تو تم ڈالو یا پہلے ہم ہی ڈالیں بود موسیٰ نے کہا یہ نہیں بلکہ پہلے تم ہی ڈالو بود موسیٰ کو ان کے
 جادو سے بیکایک ایسا معلوم ہوا کہ ان کی رسیاں اور لائییاں دور رہی ہیں ہاں موسیٰ کے
 دل میں درد معلوم ہوا ہاں نے موسیٰ سے کہا یہ زور تو ہی غالب ہے گا ہاں سے دہانے ہاتھ
 میں جو لالھی ہو اسے میدان میں ڈال دے۔ یہ ان کی صنعتوں کو کھل جائے گی ہاں کچھ انھوں نے
 کیا ہاں وہ جادوگروں کے کرب ہیں ہاں جادوگر کہیں جائے فلاح نہیں پاتا ہاں غرض ملک جادوگر جو ہے
 میں گریے اور بولے ہاں اور موسیٰ کے رب پر ہم ایمان لائے ہاں فرعون نے کہا کہ قبل
 اس کے کہ ہم تمہیں اذن دین تم اس پر ایمان لائے ہاں یہ تمہارا استاد ہے اسی نے تم کو جادو
 سکھایا ہے ہاں میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اٹے سپدے کاٹ کر تم کو کھجوروں کے ٹوبہ
 سولی پر بٹھاؤں گا اور تم کو معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کس کی بابرکت اور دیرپا ہے ہاں جادوگر بولے
 ہم تم سے ترجیح نہیں دے سکتے ان ہجرات پر جو پیش آئے اور اُس استر بر جس نے ہمیں پیدا
 کیا ہے تمہے جو کرنا ہے کہ اس حیات دنیا ہی میں تو حکم جلا سکتا ہے ہاں ہم اپنے رب پر ایمان لائے
 تاکہ وہ ہمارے گناہ بخشے۔ اور جو تو نے ہم سے مجبور کر لیا اسے بھی بخشے اللہ کا دین ہرگز اور
 زیادہ دیرپا ہے اس میں شک نہیں کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم کو پہنچائے گا اُس کے لیے
 جہنم ہے۔ جس میں وہ نہ رہے گا اور نہ جیسے گا اور جو ایمان اور عمل صلح لیکر اُس کے پاس جائے گا
 اُس کے لیے بڑے بڑے جہنم کے دے ہیں اور رہنے کے بارے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں

جادوگر

۱۰۰۔ یہ جن عید کا دن ہے کہ یعنی دہانہ ہاتھ تو ایمان پاؤں۔ یہی صنعتوں سورہ اعوات رکوع ۱۰۰ میں مجبور
 ۱۰۱۔ میں ہی عذاب سے مٹا کر دے ہیں دہکت ہوئے عذاب کتبہ ہر جو میں کرنا ہاں ہاں

ہمیشہ رہنا ہوگا۔ **مَنْ يَدْعُنَا إِلَى الْغِيَةِ** جو اس کے لیے یہ صلہ ہوگا
 پہلے ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ”ہمارے بندوں کو بوقت شب **مَعْرِضَاتُ** باہر لے جا
 اور درمیان ان کے لیے موسیٰ شرک بنا۔ دیکھتے خوف تعاقب ہوگا اور نہ خوف غرق ہوگا۔“
 فرعون نے اپنا لشکر لے کر ان کا تعاقب کیا پھر سوچا دریائے فرعونوں کے لیے لہا فرعون نے
 اپنی قوم کو گمراہ کیا تھا انھیں یہ دعا راستہ نہیں دکھایا تھا اے بنی اسرائیل! ہم نے تمکو
 تمھارے دشمن (فرعون) سے بچایا اور طرح کے داہنے جانب کا تم سے دیکھا گیا۔ ہم نے تم بڑے
 سن اور سنی آگاہ اور کیا یہ عمدہ روزی جو ہم نے تمھیں دی جو اسے کھاؤ اور سرگئی نہ کرو
 ورنہ میرا غضب تم پر نازل ہوگا اور میں میرا غضب نازل ہوا اسے سمجھو کہ جہنم کے گوشے میں
 وہ گراؤ جو شخص تو یہ کرے ایمان لائے اور نیک کام کرے اور راہ راست پر رہے تو ہم اسے
 بخش دیتے ہیں۔ **وَمَنْ يَدْعُنَا إِلَى الْغِيَةِ** جو اسے کہے کہ ”اے موسیٰ! تو جلدی
 کر کے اپنی قوم سے پہلے کیسے آگاہ ہوگا۔“ وہ بھی میرے پیچھے آ رہا ہے۔ میں نے اسے
 پروردگار جلدی اس لیے کی کہ تو مجھ سے راستی رہے۔ **وَمَنْ يَدْعُنَا إِلَى الْغِيَةِ** تیرے پیچھے ہم نے تیری
 قوم کی آزمائش کی۔ سامری نے ان کو گمراہ کر دیا جو پہلے موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور
 افسوس کے ساتھ واپس آیا اور کہنے لگا ”لوگو! کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا
 تھا؟ کیا یہ مدت تمھیں بہت طویل معلوم ہوئی؟ یا تم نے یہ جانا کہ تمھارے رب کا غضب تم پر
 نازل ہوگا۔ اور میرے عدل کے خلاف تم نے کیا کیا؟ وہ لوگ کہنے لگے ”ہم نے اپنے اختیار سے
 خلاف وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ ہر چاروں قوم کے زور و دھم کا بوجھ لدا ہوا تھا۔ ہم نے انھیں بچا دیا
 اور سامری نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر اس نے **ابن زبور** سے ایک جگہ انجیل کے لیے
 بنایا جس کی آواز گنگ کی سی تھی۔ اور سامری اور سامری کے ساتھیوں نے ہم لوگوں سے
 کہا کہ یہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے اور وہ سامری اللہ کو بتیو گیا تھا کہ وہ لوگ آتے
 بھی نہیں سمجھتے تھے کہ وہ جگہ ان کی بات کا جواب تک تو دیتا نہ تھا اور نہ کوئی نیک یا متقصان
 انھیں بچا سکتا تھا۔“

صلہ موسیٰ سے کہنا کہ اپنے ساتھ شہزادی لے کر کہ طور پر انھیں توبہ دے گا کہ اسے دیکھ کر مرے گا۔ ۲۰ کو ۲۰ سے
 تو اس کے لیے کہ حضرت موسیٰ نے تو جلدی میں سے آگے بڑھ گئے اس وقت یہ خطاب ہوا کہ **وَمَنْ يَدْعُنَا إِلَى الْغِيَةِ**
 وہ زور دینے کا جملہ معصومانے اس جملہ کلاموں ترجمہ کیا کہ **مَنْ يَدْعُنَا إِلَى الْغِيَةِ** کہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود
 میں نے بھول گیا کہ اسے چھوڑ کر کہ طور پر گیا ہے کہ کوئی نہ دیکھ کر گئے۔“

ع ہارون نے اُنہیں پہلے سمجھایا تھا کہ بھائیو! میں کچھ عیسائی عقائد سے آشنا ہوں۔
 کی مانی جو۔ تمہارا رب اللہ رحمن ہے۔ میرا اتباع کرو اور میرا حکم مانو۔ وہ کہنے لگے یہ تم تو
 اسی کچھڑے پر ہمارے متعلق رہیں گے اُس وقت تک کہ موسیٰ ہمارے پاس واپس آئیں۔
 واپسی کے موسیٰ نے ظاہر ہو کر ہارون سے کہا کہ اے ہارون! جب تو نے دیکھا تھا کہ یہ گمراہ
 ہو گئے تو میری ہدایت کی پیروی کرنے سے کیا امر تجھے ملے ہوا تھا تو نے بھی میرے حکم کی
 نافرمانی کی؟ ہارون نے کہا کہ اے بھائی! میری ڈاڑھی اور سر نہ پکڑے۔ میں ڈرا کر
 آپ کہیں یہ نہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے قول کا انتظار نہ کیا
 موسیٰ نے سامری سے پوچھا کہ اے سامری! تیرا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں نے
 جو شیئر دیکھی وہ اوروں نے نہیں دیکھی۔ میں نے جبریل کا گھوڑا دیکھا اور ایک مسند خاک
 نقش قدم اس پر رسول (جبریل) سے اٹھائی اور کسے گو سالہ زمین کے بیٹ میں ڈھلی دیکھی
 نفس نے مجھے ایسا ہی بتایا کہ موسیٰ نے کیا یہ کل تھا۔ زندگی میں تو میرے لیے یہ سزا ہے کہ تو
 کبھی بھڑے گا کہ جو تیرے جانا، اور علاوہ برین تیرے لیے عذاب قیامت کا ایک وعدہ اور بھی ہے
 جو تجھ سے مل نہیں سکتا۔ اپنے مہبود کو دیکھ جس پر تو براہ متکف تھا ہم کسے حملاتے ہیں اور کچھ
 دریا میں اُس کی خاک اُڑا دیتے ہیں۔ لوگو! تمہارا مہبود اس اندر ہے۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا
 مہبود نہیں ہے۔ اُس کا علم ہر شے پر حاوی ہے۔ اے محمد! اسی طرح حالات ماضی ہم تجھے سزا
 دیں۔ ہم نے تجھے اپنے پاس سے قرآن عطا فرمایا ہے جو اس سے مستفید ہوں گے وہ قیامت کے دن
 اعمال بد کے وجود سے لے ہوئے ہوں گے اور ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے۔ وہ روز قیامت
 یہ جو تیرے لیے بُرا ہوگا۔ اُس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اُس دن مومن کو نبی علی
 بنے نور آسمان کے ساتھ جمع کریں گے اور وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ وہ دینا میں کیا
 عشرہ گیسے زیادہ ہم نہ ٹھہرے ہوں گے؟ ہم بخوبی واقف ہیں کہ وہ کیا کہیں گے۔ جو ان میں
 زیادہ ہو شہر ہو گا وہ کہے گا یہ تم بھی ایک ہی دن ٹھہرے ہو گے۔

جانیوں
میں چھکنا

سامری

عصر

ع اے محمد! تجھ سے ہمارے دن کی نسبت لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ قیامت میں کیا ہونگے؟
 اس میں تو میری نیابت کیون۔ کیا اور لوگوں پر جس کو سارے باز کریں نہ رکھنا۔ سامری جب تک زندہ رہا اور دوسرے
 لوگ بھی اسے قتل نہ کر سکتے تھے۔ کہنا تو عدل و انصاف کے آلام ہوتے۔ جب کوئی طاقت و جب آثار وہ کتنا مدد دے رہا تھا۔
 کہانی میں نے تو ان کو ان کے پاس سے مکرمل آگاہ کیا، یعنی کہ جو کہنے میں، ان دن جب دنیا سے گزرتے گئے ان کا
 کہنا اور آئندہ زمانہ کے دنیا کا کیا ہمارے ہی حکم معلوم ہو گا۔

اسے تنبیہ قرآن سے کہہ۔ ”سب ہی انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو۔ غریب تم جان لو گے کہ کون لوگ
راست پر چنے والے ہیں اور روبراہ ہیں؟“

(ستر ضوال پارہ)

سورۃ انبیاء

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ لوگوں کا وقت حساب قریب آیا پھر بھی وہ غفلت میں روگردان ہیں۔ ان کے رب کا
نہا حکم جان کے پس آنا ہوا اسے ایسا سنتے ہیں گویا فیصل رہے ہیں۔ ان کے دل مطلق متوجہ نہیں ہوتے اور نہ
چپکے چپکے مشورہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ”مجھ کو بھی تمہاری ایک آدی ہے۔ تو کیا وہ وہ وادفہ تم سہی بائیں
سننے آئے ہو؟“ چمچہ بنے بہ سرگوشیاں معلوم کر کے کہا۔ ”مبارک آسمان اور زمین کی تمام باتیں جانتا ہوں وہ
سننے والا اور جاننے والا ہے بخلاف ان کے جو کہنے پر بھی اتنا فائدہ کی بلکہ کہنے لگے کہ یہ تعصبات پریشان کا
مجموعہ ہے بلکہ اس شخص نے اسے خود جھوٹ بنالیا ہے بلکہ بے فائدہ اگر چہ چمچہ جو طرح اگلے نبیوں کے ساتھ
میں نے آئے تھے یہ بھی ویسا ہی مجھ کو دکھائے۔“ ہم نے اس کے پہلے جن نبیوں کو ہلاک کیا ان کے باشندے
میں سے دیکھا بھی ایمان نہ لائے تھے۔ تو کیا یہ ایمان لائیں گے؟ محمد اہم نے تیرے قبل بھی آدمی رسول بنا کر
بھیجے تھے اور ان کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ لوگو! اگر تمہیں معلوم نہیں ہے تو ان کتاب سے پوچھو۔ ان رسولوں کے
جسم ایسے نہ تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں یا ہمیشہ زندہ ہیں۔ پھر ہم نے رسولوں سے اپنے وعدے پچھے کئے۔ انکو
اور ان کے ساتھ اور جیسے چاہا پھرایا اور ہم نے فصول کار کو ہلاک کیا۔ ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب (قرآن مجید)
ہے اس میں تمہارے لئے نصیحت ہے۔ کیا تمہاری سمجھ میں (نا بھی نہیں آتا؟)

۲۔ ہم نے بہت سی امتیازات جن کے باشندے کبرکش تھے برباد کیں اور ان کے مدد دہرے لوگ پیدا کئے۔
ہلاک ہوئے لوگوں نے جب ہمارے عذاب کی آہستہ پائی تو سب سے بھاگنے لگے۔ ان سے کہا گیا۔ ”بھاگو اور اپنے
عیش گاہوں اور اپنے گھروں کو واپس جاؤ ورنہ تمہاری ماحول پر کسی کچا لگی۔“ وہ بولے۔ ”ہم تمہاری

۱۔ اس میں ستر انبیاء کا ذکر ہے

۲۔ خیانت پریشان کی جگہ پر غلبہ پریشان بھی ترجمہ کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ بسن نمونہ کی کہہ کر یہ کہ تمہارے متصل حضور ایک غلامی و ملاکت ہے اللہ کو جو کہ تمہارے اپنے نبی کا نصیحتیں نہیں سنتے تھے۔ خود غریب

کبھی بیشک ہم غمناک رہے۔ وہ ہی کہہ رہے تھے کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی گھاس کی طرح کر دیا اور فردہ کر دیا ہم نے آسمان وزمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو کھیل کے لئے نہیں بنایا اگر کچھ کھیل بنانا منظور ہوتا تو ہم اپنی تجویز سے کوئی کھیل ہی بناتے۔ لیکن ہمیں ایسا کرنا منظور نہ تھا بلکہ ہم چاہتے تھے کہ باطل پرارستہ ہیں اور حق باطل کو کھیل دینا ہے اور باطل اسی دم نابود ہو جائے۔ لوگو! افسوس ہے کہ تم ایسی باتیں بناتے ہو جو آسمان اور زمین میں جتنے فرشتے اور انسان ہیں اسی اللہ کے بند ہیں اور جو اس کے پاس ہیں اس کی عبادت سے نکل کر تمہیں اور تمہارے رات دن وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ کمالی نہیں کرتے کیا یہ لوگ اپنے معبود خود اور خدا کو افسی سے بناتے ہیں؟ اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو آسمان اور زمین دونوں برباد ہو جاتے۔ اللہ الملک عرش ان ہیں۔ ان سے پاک ہے جو لوگ بیان کرتے ہیں اس سے اس کے افعال کی پرستش نہیں کی۔ اور لوگو! ان سے ان کے افعال کی پرستش ہوگی کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ اسے محمد اور لوگوں سے کہہ ”تم اپنی دلیل تو پیش کرو جو لوگ میرے ساتھ ہیں ان کی کتاب تو یہ قرآن ہے اور جو میرے قبل گزرے ہیں ان کی

کتاب میں اوریت اور دلیل ہیں“ کیا ان میں سے اکثر تو احمق سمجھتے ہی نہیں اور نہ بھیہ لیتے ہیں اسے محمد! ہم نے کچھ سیکھ لیا ہے جب کوئی رسول کا نواس پر بھی وحی نازل کی کہ ”میرے سوا اور معبود نہیں ہے“ لوگو! میری عبادت کرو۔ یہ کفار کہتے ہیں کہ فرشتے دشمن اللہ کی بنیاد ہیں۔ وہ اس سے پاک ہے۔ فرشتے بنیاد نہیں ہیں بلکہ اس کے مغربند ہیں۔ اس کے سامنے گفتگو میں سماعت نہیں کر سکتے اور اسی کے حکم پر نہیں۔ اسے ان کا اگلا پچھلا سب معلوم ہے۔ یہ پرفاعت نہیں کر سکتے لڑائی کے حق میں جس کے لئے اللہ کی مرضی ہے وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ان فرشتوں میں سے کوئی کہے کہ اللہ نہیں میں معبود ہوں“ تو اسے ہم ہمہ کی نذر دیتے ہیں۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

یہ کیا انسان ہیں جن کو دیکھتے کہ آسمان وزمین بے ہوش تھے۔ ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا اور اپنی سے نام جدا کر دیا۔ انہیں کیا اس پر بھی ایمان نہیں ملتا ہے؟ ہم نے زمین میں بھاری پبار کر کے کہ زمین لوگوں کو کیا جھگڑ جائے۔ اور اس میں کشادہ راستے بنائے۔ اور لوگ راہ پائیں۔ آسمان کو ہم نے محفوظ رکھا۔ بنایا۔ اور لوگ آسمانی نشانیوں کی سزا نہیں کرتے۔ اسی اللہ نے رات دن آفتاب اور چاند

ایسی صورت میں جو تمہاری نظر سے چھپ جائے اور ان کو برباد کیا۔

مسئلہ دنیا کو کھیل بنانا جو تو نظام عالم ایسا مسلسل اور باقاعدہ ہے تو اس پر اگر کوئی مسئلہ دوہرائے تو اسے تو ہم انسان ہونا کوئی کام درست نہ ہونا ذلہ و رویش اور غمی بخشد و دوداد شاہ و دشمنی کندہ مسئلہ حق و باطلات آسمانی و دنیوی

بنایا ہے تمام اجرام فلکی اپنے اپنے فلک پر پیوستہ ہیں۔ اے محمد! ہم نے تیرے پہلے بھی کسی نبی کے لئے حدیث رہنما نہیں عین کیا۔ تو تم جانتے ہو کہ کیا لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ ہاں جہاں رزق موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لوگو! ہم تعین فرماتے ہیں اور پہلی حالتوں میں آگیا ہے۔ تم آخر کار ہمارے پاس واپس آؤ گے۔ ہاں سے محمد! احب منکرین۔ تم دیکھتے ہیں تو جیسے سے اتر کر کے اہم کہتے ہیں کہ کیا بھی صاحب بن جو ہمارے مہبودوں کا ذکر کرے؟ میں یا رسول اللہ! اللہ کے ذکر سے ان لوگوں کو نفرت ہے۔ انسان گویا محبت کا چلنا بنا پا گیا ہو۔ لوگو! عنقریب ہم تمہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے جو محبت نہ کرو، یہ کھارو چتے ہیں۔ دوسرے اقلیت کہیں آئے گا اگر تم بڑے ہو تو بڑا ہو؟ یہ کفار کا شی اس وقت کا ضیال ہیں جب یہ آگ کی دھواں سے روک سکیں گے۔ اور کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہو گا بلکہ اقلیت ایک مہم سے آئے گی اور انہیں مہلوت کر دے گی۔ نہ اسے یہ ہٹا سکیں گے اور نہ انہیں مہلت ملیگی۔ اسے خدا پر سے پہلے بھی پیروں سے لوگ ہشتے تھے۔ پھر پھر اپنے دلوں پر وہ عذاب آیا جسے وہ نہ سہتے تھے۔

۱۔ اے رسول! لوگو! ان سے پوچھو عزت اور دن جن (اللہ) کے عذاب سے کون بچھڑی یا اسرار کر سکتا ہے؟ کیا بلکہ ان کو دنا اپنے رب سے ذکر سے بھی گزرتے؟ کیا ان کے کوئی بے موقوفہ عام سے سوا ہیں جو انہیں بچا لیکن؟ خود اپنی بدعتوں پر مہبودان باطل کہہ سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی انکار ساتھ دے گا بلکہ ہم نے ان کو دوران کے نزدیک لوگوں کو دنیا میں لغو ہو چکا یہاں تک کہ ان کی عین دراز میں ان کو سوچنا نہیں کہ ہم ایک کو جانوں طرف سے کم کرتے آئے ہیں کیا اب یہ غائب نہ کہتے ہیں؟ اے محمد! ان لوگوں کے کہہ رہے ہیں تمہیں منہ مطابق وحی عذاب سے ڈرا ہوں۔ لیکن پھر سے ڈرا رہے ہیں تو وہ چار ہی سنتے نہیں؟ اے محمد! ان کو تر سے اب کے عذاب کی ہوا بھی در لگ جائے تو یہ کہیں گے یہاں سے ہماری کفایتی جہاں ہی قصور تھا کہ قیامت کے دن ہم بچے تراز و اعمال تو لے کے لئے کیسے کریں گے کسی بڑا عالم نہ ہو گا۔ اگر مانی کے دالے برابر بھی عمل ہو گا

تو ہم اسے تو لے کے لئے موجود کریں گے۔ حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں۔ موسیٰ اور ہارون کو فرقان (ورث) دی تھی اور روشنی اور ہنوت دی تھی مگر انہیں پہنچا کر دیا کہ وہ اپنے لئے ملک سے ملادے۔ یہاں تک کہ اسلام افضل ہو۔

۵۔ کفار کہتے تھے کہ مسلمانوں کی ہی کو طہارت آئے کہ ہر گز تھک سے نہیں آتی کہ جواب میں وحی نازل ہو کہ اس سے یہ بات طہارت آخری حسب کفار پر سلمان غالب ہو جائے جسے اور موقع ہو کہ مسلمانوں کے نوحاب دیکھ کر کفار اسلام کی صداقت پر غور کریں گے۔

انسان جہاں کے انسان کے

میزان عدل

ہم نے انہیں بلندیٰ بنا کیا کہ ہمارے حکم سے وہ لوگوں کی رہنمائی کریں۔ ان کی طرف ہم نے نیک کام کرنے کا راہ دکھائی تھی اور ان کو دینے کا حکم بھی یہ سب ہماری عبادت کرنے والے تھے اور لوگوں نے اختیارات نبوت اور علم اور اس بیستی سے اسے الگ کیا جہاں کے لوگ تجسّس کام کرتے تھے وہ برسے اور بدکاریوں کے تھے۔

۱۔ کوفلان کی بڑی مصیبت ہے بھات دی اور قبائل اس قوم کے جو ہماری آیتوں سے منکر تھی اسکی مدد کی شبیہ

وہ بڑی قوم تھی ان سب کو ہم نے غرق کر دیا۔ وادو اور سلیمان جب اس کہیت کا فیصلہ کر رہے تھے تو

ہم نے دو لوگوں کو فیصلہ کا سلیقہ اور علم دے رکھا تھا۔ اور ہم نے بھارتوں اور پیر لندن کو داؤد کا نامی کر دیا تھا کہ اس کے ساتھ وہ اتنی کی جمع کرتے تھے۔ ہم نے ایسا ہی کیا تھا۔ ہم نے اسے ایک بلبلوں (زیر)

بنانا سیکھایا تھا جو یقیناً آپس کی زد سے بچائے گیا تم ہمارے لشکر گز ار میں ہو رہے ہیں ہوا سے تنادو
مسلمان کا آئینہ کر دیا تھا اسکے حکم سے وہ اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکاتیں دی یقیناً ہم سب

چیزوں سے آگاہ تھے، لیکن شاہین سلیمان کے لئے غوطے لگاتے تھے۔ اور دوسرے کام بھی کرتے تھے۔
 سمران کو تھامے ہوئے تھے کہ وہ ہانگ نہ جائیں، اور جب اپنے رب کو پہچانا اور کہا، "مجھے ماری

گئی ہے تو سب زیادہ رحم کرنے والا ہے، ہم نے اسکی فرما دی سنی اور اس کا دکھ دود کر دیا اور اسکو اسکے اہل

و عیبل دے بلکاس لے ساٹھ اسے ہی اور پچی رکت سے اسے دے کھار پڑیو کھوٹے یہ دھو دھو

گاہا سمیلا - ادرس - ذوالکفاح صبر صبر کرنے والے تھے۔ ان سب کو ہم نے اپنی رحمت میں لیا۔ یہ نیک

اے کبریا سورہ ہود اگر آیت ۴۷ کے کبر سورہ ہود کی رقم ستھ قریب میں ہو کہ ایک حکمت دینے سے کہ بیان میں حضرت داؤد نے فیصلہ کیا کہ حکمت والے کو سزا و فتنہ میں کیا جائے یا جن حضرت سلیمان نے اس وجہ سے ترمیم پیش کی وہ یہ کہ بیان میں آیت

سال کر لئے دی، مہینہ اس آٹا میں جب تک دوسری کھیتی قرار د ہوئی وہ ان بکریوں سے لٹا اٹھا، ہر گھنٹہ مفسرین کے لئے

حضرت سلمانؓ کو تخت ہوا، جلالتہا، حضرت سلمانؓ کے وقت میں صنعت اور صنعت کی ترقی ہوئی تھی۔

۱۰ حضرت سلیمان کا تخت ہوا چلیا تھا ، حضرت سلیمان کے تخت پرین مسکت اور عورت کی بجائی سنی ہوئی تھی۔

ہر ایک سے کہہ کام ہوا ان میں ہر ایک نے حضرت سلیمانؑ کی جہیز سے یہ کام بھی لے لیا۔ جہیزوں کے اچانک اٹھنے سے وہ لوگ اس جہیز سے بے خبر رہ گئے۔

[illegible]

حضرت
ادریس
حضرت
ذوالکفل
حضرت
ذوالکفل
حضرت
مریم

بند تھے۔ ذوالنون جب غما ہو کر ہوا تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس بے نیکی نہ کر سکیں گے۔ پھر اندر سے اس نے پکارا۔ اے اٹھا جبر سے سو کوئی معبود نہیں ہے تو ایک ہے میں نے ظلم کیا، مٹنے اس کی فریاد سن لی اور غم سے اسے نہات دی ہم اسی طرح مومنوں کو نہات دیے۔ یہ کہنا ہے جب ان پر لوگ پکارا، اے ادریس رب تھے تمہارا بے اولاد بھڑپون تو قوسب سے بہتر وارث ہے، ہم نے اس کی فریاد سنی اور اسے سخی عنایت کیا اور اس کے لئے اس کی بی بی کی اصلاح کر دی۔ یہ لوگ نیک کاموں میں در پڑے تھے۔ رحما اور خوف میں بہن بکار نے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کرتے تھے۔ وہ بی بی مریم جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی۔ ہم نے اپنی رعب اس میں بھونکی اور اس کو اور اس کے بیٹے علی کو جہان میں اپنی قدرت کی نشانی قرار دیا۔ مسلمانو! یہ سب لوگ باعتبار مذہب ہمارے ہی گروہ سے ہیں۔ اور قوسب کا ایک ہی گروہ ہے۔ اور میں تمہارا رب ہوں تم میری عبادت کرو۔ لوگوں نے اختلاف کر کے اپنے دین کے لئے کھڑے ہیں۔ لیکن سب کو ہمارے پاس واپس آنا ہوگا۔

جمعہ کو نیک کام کرنا ہے اور ایمان رکھنا ہے اس کی کوشش بیکار نہ جائے گی۔ ہم اس کے اعمال نیک لکھتے رہتے ہیں۔ سچے سچے والوں کو ملک ہونا مقدر ہے۔ وہ اس وقت تک ملائمت کی طرف رجوع نہ ہوں گے کہ باوجود اوج کو ملے جائیں اور وہ ہر ملے سے بھلتے ہوئے چلے آئیں اور وعدہ قیامت قریب آج پہنچے۔ کافر کی ان کمینوں کا کیا کھلی کی کھلی بھی یوں اور وہ کہنے لگیں، "افسوس کہ ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہمارا ہی قصور تھا۔ اس دن کہا جا سکا کہ وہ اب تم اور تمہارے معبود جو اللہ کے سوا تھے دوزخ کا ایندھن بنو۔ تم کو دوزخ میں جانا ہے۔ تمہارے معبود اگر سچے معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے۔ اب تم سب کو اسی میں ہمیشہ رہنا ہے۔ دوزخ میں وہ گدھے کی آواز بلیر گے

۱۔ حضرت ذوالنون پیغمبر تھے خدمت نبوت سے گھر کر چلے دریا میں ایک محل میں گئی۔ پھل کے پٹ میں انہیں اپنی فطرت کا تنہا ہوا سننے کے طور پر ملا۔ یہی صحیح و سالم محل کے پٹ سے نکلتے ان کا نام تھا یونس محل کے واقعہ سے ذوالنون مشہور تھے جس کے معنی ہیں مچھلی۔ ۲۔ حضرت زکریا کی بی بی بنی و باجہ ہونے کا مرض تھا اسے اللہ نے زائل کر دیا اور ان کے لہجے سے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے دیکھو وہ مریم ۹ رکوع ۱۰

۳۔ یونس بھی تیرہ کیا گیا جو "میں سچی کہم نے اس کی باشندگی انسانی کی وجہ سے ہلاک کیا مگر نہیں کہ وہ باشندے ہمارے ہیں واپس آؤ لیکن اتنا تو فتن ہو گا کہ باوجود اوج و اوج الخ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ پر دیکھو)

اور کچھ سماعت نہ ہوگی۔ بیشک جن کے لئے بھلائی ہماری طرف سے پہلے مقدر ہو چکی وہ دفع سے دودر رکھے جائیں گے اس کی آواز بھی وہ نہ سنیں گے اور اس لطف میں جسے وہ خود چاہیں گے ہمیشہ رہیں گے۔ مصلحین قیامت کا بل غوث بھی پریشان نہیں کریگا فرشتے اُن سے ملین گے اور کہیں گے۔ ”وہی وہ دن ہے جس کا وعدہ تم سے دنیا میں کیا جاتا تھا“ اُس دن آسمان کو ہم اس طرح لبثیں گے جیسے کہ مکنبوں کا کاغذ لپٹا جاتا ہے جس طرح پہلے ہم نے غیبتات پیدا کئے تھے اسی طرح پھر دوبارہ انھیں پیدا کریں گے یہ وعدہ پورا کرنا ہمارے ذمے ہے۔ ہم ایسا ضرور کریں گے کہ ربوبین جو نصیحت کے ہم سے لکھ دیا ہے کہ ہمارے نیک بندے زمین کے وارث سلطنت ہوں گے، اس میں بیشک پیغام رسائی ہے عبادت کرنے والوں کے لئے، اے محمد! ہم نے تجھے تمام عالم کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تو کہہ ”لوگو! میرے پاس تو یہی وحی آئی ہے کہ سوا اللہ واحد کے اور کوئی تمھارا معبود نہیں ہے۔ تو کیا تم اس پر ایمان لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ نہ یمن تو یمن سے کہہ ”یمن نے تم کو پورے طور پر خرد سے دی۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا بعید ہے۔ وہ اللہ کھلی ہوئی باتوں اور تمھارے چھپے ہوئے راز کو جانتا ہے۔ یمن نہیں جانتا۔ شاید قیامت سے تمھاری لاعلمی اس لئے ہو کہ اللہ کو تمھاری آزمائش منظور ہے اور ایک وقت تک وہ تمھیں فائدہ پہونچانا

(ایضاً نوٹ صفحہ ۲۵۴)

۴۵ یہ آثار قیامت سے ہے کہ قوم باجوج اور باجوج کی روکنے والی دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہ دیوار کے اس پار چلے یمن گئے یعنی وہ لوگ جو شرقی ازیلی یمن اور ان کی تقدیر میں عذاب ہے قیامت تک اسلام اور توہم کی طرف اُٹل نہ ہونگے۔ باجوج اور باجوج کے لئے دیکھو سورہ کہف ۱۸۔

کوع ۲۶

۴۵ یمن بھی ترجمہ ہو سکتا ہے ”دفعی وٹان چلاتے رہیں گے اور وٹان دوسرے کی آواز بھی نہ سن سکیں گے“

۴۵ دیکھو سلسلہ خبر و اختار الاسلام بفضلہ

۴۵ زمین میں ایسا اس لئے لکھا کہ لوگ خدا کی عبادت کریں یعنی نیک کردار بنیں اور یمن کنیا کردار ہو نصیحت ان کو نصیب ہوگی۔

چاہتا رہے "پیغمبر نے کہا۔ "اے میرے رب! ہمارے اور کفار کے درمیان میں حق حق فیصلہ کر دے لوگو! میرا رب رحمن ہے جس سے ہم مقابلہ ان باتوں کو جو ہم بیان کرتے ہو وہ دانتے ہیں۔"

سورہ یحج

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبح لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ زلزلہ قیامت طبری سخت بات ہوگی اس دن! اسے دیکھیں گی تو دودھ پلانے والیان دودھ پینے والے بچوں کو بھول جائیں گی اور محل والین کے محل گر جائیں گے لوگ متواری نظر آئیں گے۔ حالانکہ وہ متواری نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا جلال ہی الباسخت ہو گا + ایسے لوگ بھی ہیں جو بغیر جانے ہوئے اللہ کے بارے میں گھڑنے میں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو جاتے ہیں اسکی نسبت حکم لکھا جا چکا ہے کہ جو شیطان کا ساتھ دے گا اسے وہ گمراہ لڑکا اور عذاب نزع اسکی پہنچا بیگا۔ لوگو! تم کو کہہ دیتا ہوں کہ تم نے تمہیں مٹا دیں گے۔

۱۔ اس میں احکام حج کے بھی بیانات ہیں +

سے پھر خون کے قطرے سے پھر لاری اور ادا عوروی ہوئی سے پیدا کیا تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت ظاہر کریں۔ ماؤن کے بیٹوں میں ہم جس شخص کو چاہتے ہیں ایک وقت مقرر تک ٹھہراتے ہیں اور پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں تاکہ تم پھر جوانی کو پہنچو۔ تم میں سے کوئی چھٹا ہوا اور تم میں سے کوئی زیادہ علمی عمر تک واپس لایا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جان کر پھر چھ نہ جائے۔ اے مخاطب! تو زمین کو دیکھتا ہو کہ بے حس و حرکت ہو پھر جب ہم اُس پر پانی برساتے ہیں تو وہ اٹھانے اور اُٹھنے لگتی ہو اور ہر قسم کی خوشنماؤں و میندگی پیدا کرتی ہو۔ یہ دلیل ہے اللہ کے برحق ہونے کی اور اس بات کی کہ وہ مردوں کو پھر حیات کا ایسا ہر شے پر قدرت ہے۔ قیامت کو آنا ہو۔ اس میں شک نہیں اور جو ترقی میں ہیں انھیں اللہ اُٹھائے گا۔ جو کوئی شخص بے سمجھے ہوے بغیر کسی ہدایت اور کتابِ سنہ کے جانبِ حق سے اپنا شاہِ مجیر کر اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہو تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے ہٹائے دینا میں اُسے رسوائی ہو اور قیامت کے دن ہم اُسے عذاب و دوزخ جکھلائیں گے۔ ہلے نہ کرنا یہ بدلہ ہو اُن کا جو اِن اِنالیرے دونوں ہاتھوں نے پہلے سے کر رکھے تھے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

آدمیوں میں بعض ایسا بھی ہی جو اللہ کی عبادت سے اطمینان سے کرتا ہو اگر اسے فائدہ ہو یا نہ ہو تو مطمئن ہو گیا اور اگر مصیبت میں پڑا تو رگزدان ہو گیا۔ دنیا کھولی اور آخرت بھی کھولی، یہی صریح نقصان کہا جاتا ہے۔ اللہ کے سوا وہ اُن چیزوں کو بلاتا ہی جو وہ اُسے نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتی ہیں، یہی گمراہی بید کی جاتی ہے وہ اُن چیزوں کو وہ بلاتا ہی جن کے نقصان نفع سے نزدیک تر ہیں، ایسا کارساز نہیں ہوا اور ایسا مصاحب بھی بُرا، اللہ کو نہیں نیکو کار کو ایسے باغون میں داخل کرے گا جن کے نیچے سرین جاری ہیں بیشک اللہ جو چاہتا ہو کر آج جو گوشت رکھتا ہو کہ اللہ دینا لو۔

۱۵ جب آدمی بیت وڑما ہوا جانا ہو تو مثل چھوٹے اکن کے حواس غصہ میں نقص آجاتا ہے۔
 ۱۶ اگر تیرے "بے اطمینانی سے" بعض نے "اکھرا اکھرا" یعنی نے (ملک کنادہ) بعض نے (رواۃ) غصہ پر
 کیا ہے۔ ۱۷ اگر تیرے جیسے امید رکھنے چاہیے وہ بدی ہو جاتا ہو۔ کسی کی خواہش کے خلاف کچھ نہ
 میں آئے تو اُسے کچھ چاہیے کہ معلوم اسی میں تھی۔ اور ایسا اعتقاد نہیں رکھا تو اسے چاہیے کہ
 بن بیاہن لگا کر مرے اور دیکھ کہ اس کی شکایت رفع ہوگی اور اس طرح ہر شکایت رفع ہوگی۔
 شکایت قویٰ ہی رفع ہوگی کہ وہ مرض مولا ازہرہ ادلی تھے گا۔

۱۔ حرکت میں اسکا مددگار نہ ہو گا تو اسے چاہیے کہ اوزر کی طرف اپنی رہائی ماننے اور دنیا سے قطع تعلوق کر کے ہجر دیکھے کو آیا اس سے وہ شکایت اُس کی رہ چوتی ہو جو موجب نافرمانی تھی۔ اسی طرح ہم نے قرآن میں کھلی کھلی دلیلین دکھائی ہیں۔ اللہ شے جانتا ہے چاہے وہ ایدہ دیتا ہو یا نہ دیتا ہو۔ یہودی صابین۔ نصاریٰ۔ مجوس اور مشرکین۔ ان سب کے درمیان ہر دور قیامت بیشک اللہ فیصلہ کر دے گا۔ اللہ سب باتیں دیکھتا ہے اور کھاتا ہے۔ تجھے نظر نہیں آتا کہ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ ستارے۔ پہاڑ۔ درخت۔ جہاں اور بہت سے آدمی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں، ایسے لوگ بھی بہت سے ہیں جو سر اور عذاب ہیں۔ جسے اللہ ذلیل کرتا ہو اسے اور کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو فریق مخالف باہم اپنے نب کے بارے میں لڑتے ہیں۔ ان میں سے کافروں نے لے لی ان کے کپڑے قطع کر لئے گئے ہیں، ان کے سروں پرست آت گرم ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں اعضاء اندرونی کے ساتھ جل جائیں گی، ان کے لہنے کے لیے لہسے کے گڑ ہیں۔ جب وہ گہرا کر دوزخ سے نکلتا چاہیں گے تو اسی میں داخل نہیں ہوں گے اور کہا جائے گا: "عذاب دوزخ کے فرے چکھو"۔

دوزخ

۲۔ اللہ سب باتیں دیکھتا ہے اور اسے چاہیے باغون میں داخل کرے گا جن کے نیچے سر نہیں ماری ہیں وہ ان اٹھیں سونے کے لنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ لباس ان کا وہاں ریشمی ہو گا۔ دنیا میں انھیں اچھی بات دکھائی تھی (کی بات) وہی تھی اور عید (اللہ) کا راستہ دکھایا گیا تھا۔ کافر لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور سجدہ حرام میں کہ وہ وہاں کے بہتے ڈالوں گے لیے اور باہر سے آنے والوں کے لیے یکساں بنائی گئی جو آنے سے روکتے ہیں اور جو سجدہ حرام میں شرارت سے گھر کرنا چاہتے ہیں ان سب کو ہم آخرت میں دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

بش

کہا

۳۔ اے محمد! تم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی اور اسے حکم دیا کہ ہمارے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف بنجام نہ کر اور اللہ دیکھتا ہے کہ وہ ۲۰ راتوں میں شان نزول میں مختلف اقوال ہیں۔ یہ بھی ہے کہ حضرت حمزہ حضرت علی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ مسلمانوں کی طرف سے تھے اور دوسری طرف سے تھے اور جب بدر میں پہنچے تھے۔ دیکھتا ہے اللہ اسلام طبعی صفا اور یہ بھی کہ ان کا کہنا کہ ابلیس اور ابلیس سلام کی مہمی نرا خون کی طرف اشارہ ہے۔

تھا کہ جس میں کہ دیا جو تاکہ تم اللہ کی بڑائی کر دو اس نے تم کو جو چیزیں تمہارے احکام میں رکھی ہیں
 دکھائی + اے محمدؐ تو نیک کام کوئے والوں کو جنت کی بشارت دے + بیشک اللہ ان
 والوں کو ان کے دشمنوں سے بچاتا ہو۔ اللہ کسی دغا باز یا شکر گزار کو پسند نہیں کرتا +
 ص ۱۰۰ کفار جو مسلمانوں سے لڑنے بن لڑنے کی ساتھ لڑنے کی مسلمانوں کو اجازت دی گئی
 کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہو + بیشک اللہ ان لوگوں کی مدد پر قادر ہو جو ناحق اپنے گھر وں سے
 نکال دیے گئے تھے کھنڈ اس لیے کہ یہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے۔ اے اللہ ایک گودہ مرے سے
 باز رہ رکھا تو کتنے صدمے۔ گرجے۔ عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کلام بکثرت لیا جاتا ہو
 گرا دیے گئے ہوتے۔ اللہ اپنے مددگار کی مدد کرتا ہو + بیشک اللہ زبردست اور غالب ہو +
 ان ماجرہوں کو اگر ہم ملک میں قائم کریں گے تو یہ ناز پر ہیں گے۔ زکوٰۃ دین گے اپنے کام
 کے لیے حکم دین گے برے کاموں سے روک دین گے۔ اور انجام کار تو اللہ کے اختیار میں ہو۔
 اے محمدؐ اگر کچھ یہ کفار جھٹلاتے ہیں تو اس کے پہلے قوم نوح۔ عاد۔ ثمود۔ قوم ابراہیم
 قوم لوط اور اصحاب مدین نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا تھا۔
 ہم نے کافروں کو مہلت دی تھی پھر ہم نے ان سے مواخذہ کیا تو ہماری شکل کسی تھی و کتنی
 نافرمان بستیان ہم نے برباد کیں کہ ان کی دیوالیہں اپنی بھتیجیوں پر گر پڑی ہیں اور کتنے
 کنوئیں اور بچے محل پر کھڑے ہیں ہلکے لوگ ملک میں چلتے پھرتے سنیں کہ ان کے دلوں میں
 سمجھ آتی یا ان کے کان سنتے۔ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ قلوب بھی سینے کے
 اندر اندھے ہو جاتے ہیں + اے محمدؐ تجھ سے یہ لوگ مذاہب کی جلدی کرتے ہیں اور اللہ
 کبھی اپنا وعدہ خلاف نہیں کرے گا اللہ کا ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر
 ہوتا ہو + بہت سی بیٹیوں کو جن میں ظلم ہوتا تھا ہم نے مہلت دی اور پھر ہم نے انھیں
 پکڑا لیا ہی ہمارے پاس واپس آئیں گے۔

ابانت جہاد

نصرت

ص ۱۰۱ اے محمدؐ تو لوگوں سے کہہ دے کہ لوگو! میں بظاہر تمہارا ڈر لے رہا ہوں +
 سو نہیں نیکو کار کے لیے بخشش ہو اور عزت کی روزی ہو۔ اور جو لوگ ہماری نشانیاں
 کے ابطال کی کوشش اور ہمیں ماجرہ کرنے کا خیال رکھتے ہیں وہ دوزخی ہیں +
 اے محمدؐ تیرے پہلے جو رسول اور نبی ہم نے بھیجے تھے انھیں بھی یہ معاملات

ملے یہ پہلی آیت ہے جو باقی قتال میں ہیں آخری و کثیرہ تاریخ الاسلام میں ملے ہوئے + علامہ عبدالحق دہلوی

یعنی آگے کہ ان کی تین بنیادیں تھیں۔ پہلی اللہ کے شیطانی وسوسہ
شک کی اور اپنی آہستہ سیڑھیوں اور مکیم پر ان معاملات میں اللہ کو یہ
بھی نظر رہا کہ وہوسہ شیطانی سے مرین العکوب اور سخت دلوں کو آزمائے۔ بیشک یہ
کلام کفار کا لغت بیدار میں ۴ اور اسے محکم ان معاملات سے یہ بھی منظور آئی رہا

یہ کہ ذی علم لوگ وحی کو اپنے رب کی طرف سے برحق جان کر اس پر ایمان لائیں اور
ان کے قلوب اللہ کی طرف گرویدہ ہو جائیں۔ اللہ مومنوں کو سیدھی راہ دکھاتا رہا
لقد اس وقت تک وحی سے شک کریں گے یہاں تک کہ ان پر پاک قیامت آجائے
یہ توحش دن کا عذاب ان پر نازل ہو ۴ اس دن اللہ کی حکومت ہوگی ۴ وہ لوگوں کے
اخلاق و افعال پر کافضلہ کرے گا ۴ مومنین کو کار آسائش کے باخون میں مومن گے

مہاجرین و انصار

اور کفار ہماری آیتوں کے ٹھٹھانے والے ذلت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے ۴
ع ۳۰۱ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے جب اسے جائیں گے یا مرنے والے کو

فرورندہ روزی دیکھائے گی ۴ بیشک اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ۴ وہ
انھیں ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ اللہ واقف اور بردبار ہے ۴
یہ تو ہو کر رہے گا ۴ اور جس نے دشمن کو اُتار دیا تھا وہ خود ستایا گیا تھا اور

قدت اکی

اس کے بعد اس پر چڑھا دتی ہوئی تو اس مظلوم کی اللہ ضرور مدد کرے گا ۴ بیشک
اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے ۴ یہ اس لیے ہے کہ اللہ میں سب قدرت ہے ۴ وہ دن

میں رات کو اور رات میں دن کو داخل کرتا رہتا ہے۔ اللہ بیشک سنتے والا دیکھنے والا
ہی۔ یہ قدرت اللہ میں اس لیے ہے کہ وہی برحق ہے۔ اور اس کے سوا جھٹھک لوگ

بجارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اللہ ہی بڑا عالیشان ہے ۴ اے مخاطب! کیا تو نے
دیکھا نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ اللہ بیشک مہربان

اور آگاہ ہے ۴ اسی کے لیے سب وہ چیزیں ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ بیشک
اللہ بے نیاز اور سزاوار احمد ہے ۴

ع ۳۰۲ اے مخاطب! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ تم لوگوں کے لیے اللہ نے تمام چیزیں
اللہ ہی اور نبیوں کی ذاتی نشان اور خیالات میں فرق ہے۔ ذاتی خیالات کے متعلق کہیں نہیں ہونے سے بھی طبعی ہوتی
تھی اور وہی سنتے اس کی اصلاح ہو جاتی تھی۔ عالم الغیب جہاں ذاتی ماری کی صفت ہے نہیں ہے بلکہ یہ نشان نہیں ہوتی

قدرت الہی

زمین کی سوز کرکھی ہیں اور اسی نے کشتی کو سوز کیا ہے جو اس کے حکمت سے رہا میں رہا ہے اور وہی آسمان کو زمین پر کرنے نہیں دیتا۔ مگر جب اس کا حکم ہوگا وہ مگر ہے گا۔ بیشک اللہ آدمیوں پر بڑا نصیبی اور مہربان ہے۔ اسی نے تھیں جان کوئی چھ موت دے گا اور پھر تمہیں جلائے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکر گزار ہے۔ ہم نے ہر ایک امت کے لیے عبادت کے طریقے بنا رکھے ہیں جس پر وہ چلتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اسے مگر نصیب اس طریقہ اسلام میں جو کچھ انکریں اور تو اپنے رب کی طرف لوگوں کو بتا رہا ہے بیشک تو راہ مستقیم پر ہے اور اگر تجھ سے وہ زمین تو کہے گا : اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تمہارے باہمی اختلاف کا فیصلہ اللہ قیامت کے دن کرے گا : اے محمد ! کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ آسمان و زمین کی خبر لکھتا ہے ؟ کتاب (لوح محفوظ) میں یہ سب باتیں ہیں۔ اللہ کے لیے یہ سب کچھ آسان ہے۔ کفار اللہ کے سوا اُن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن سے کبارے میں نہ اللہ نے کوئی اللہ اتاری ہے اور نہ اُن کے پاس کوئی عقلی دلیل ہے۔ ظالموں کے لیے یہ روز قیامت کوئی مددگار نہ ہوگا جس وقت ہماری گھٹی ہونے آئیں گے کافروں کو سزا دی جائے گی تو ان کے چہروں پر تو ناخوشی پاتا ہے۔ اور قریب ہوتا ہے کہ ہماری آہٹوں کے سننے والوں پر وہ حملہ کریں تو کہہ : اس سے بھی بدتر میں تھیں ایک شجرہ ساؤن ہودہ و ذوق ہے اس کا وعدہ کفار کے لیے اللہ نے کیا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ آج لوگ اٹھ اٹھ جاتا ہے۔ اسے کان لگا کر سونچیں تم بھلے اللہ کے جوتے ہو وہ سب مل کر ایک کسی بھی نہیں پیدا کر سکتے اور اگر کبھی کوئی چیز اُن سے بھیجے تو اسے واپس نہیں لے سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں کا ضعف ظاہر ہے۔ ان لوگوں نے جیسا کہ چاہیے اللہ کی قدر نہیں جانی بیشک اللہ بڑا زبردست اور غالب ہے۔ اللہ فرشتوں اور آدمیوں میں سے اپنے پیغام پہنچانے والے منتخب کرتا ہے۔ اللہ بیشک سنتا جانتا ہے۔ وہ لوگوں کے اگلے پہلے حالات سے باخبر ہے۔ اللہ ہی پر سب کاموں کا دار ہے۔ اہل ایمان والو! یہ رکوع کرو۔ سجدے کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور یہی کرو کہ تم فلاح پاؤ۔ اللہ کی راہ میں عباد (کو شمش) کو جو عباد کو شمش) کرنے کا حق ہے۔

فیض

صفت

سلسلہ کتاب سے درمیانہ اور مطلب سے مراد کہی ہے۔ یعنی جب بھی ایسی صفت مخلوق پر بھیجی جوں کا اقتدار نہیں مل سکتا تو یہ تو ان کا معین ظاہر ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے غالب سے جابرست اور مطلب سے بہت زیادہ ملے جائیں۔

اُس نے تم کو منتخب کیا ہے اور دین میں تم پر کوئی سختی نہیں کی اور وہی دین اُس نے
 تمہارے لیے بخود کیا ہے جو تمہارے باپ ابراہیم کا عقائد اُس نے تم کو اپنی کتابوں میں
 مسلمان مومسوم کیا اور اب اس قرآن میں بھی ایسا ہی مومسوم کیا تاکہ رسول گواہ جو تم پر
 اور تم گواہ ہو دوسرے لوگوں پر۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو اشد کا سہارا ڈھونڈو۔ وہ تمہارا
 کار ساز ہے۔ تو کیسا اچھا کار ساز ہے۔ اور کیسا اچھا دعا دہکار ہے۔

(اٹھا رہو ان پارہ)

سورہ مؤمنون

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اُن مؤمنوں کے لئے طلوع ہے۔ جو نماز میں عاجزی کرتے ہیں۔ نوبات سے الگ۔ بلکہ
 بہتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور اپنی شرگاموں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بے شمار اپنی بیہوش
 یا اپنی لوثیوں کے کہ اس صورت میں اُن پر کچھ الزام نہیں ہے۔ لیکن جو ان کے علاوہ
 کے طلبگار ہوں وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس کرنے والے
 اور اپنی نمازوں کا خیال رکھنے والے اور اللہ آدم ہیں اور خود اس کی میراث پائیں گے
 اور اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ہم نے مٹی کے ست سے آدمی پیدا کیے۔ پھر اُسے نطفہ
 بنا کر ایک محفوظ جگہ پر رکھا پھر نطفہ کو لوتھر کیا پھر اُسے لوتھر کے کی بوٹی بنایا پھر بوٹی کو
 ڈبی بنا کر ڈبی پر گوشت پڑھایا پھر اُسے ایک دوسری مخلوق بنا کر کھرا کیا۔ اللہ ہی
 بابرکت ہے جو سب سے ستر خالق ہے۔ پھر لوگو! تمہیں اس کے بعد نماز پڑھاؤ اور میراث

بچہ شکم میں

سے عقیقہ کرنا۔ یوں میں مسلمانوں کا ذکر ہے اور قرآن میں ملایا کہ مسلمان کا نسب چاہے وہ کونسی عورت سے ہو
 کہ اس پر ہے جو وہاں مٹی کی شکل سے بنے مسلمان اور وہی شکل کو بھی مسلمان اس کی طرف اشارہ ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو مسلمان
 پیدا ہوا ہے وہ مسلمان مومسوم ہے اور اب اس قرآن میں بھی تم اس طرح مومسوم ہوئے کہ تم مسلمان نہ رہو کہ رسول کی
 طرف اشارہ ہے کہ اللہ نے رسول کو کھرا کیا اور رسول اللہ اس پر گواہ ہوئے اور رسول کے مسلمانوں کے ذریعہ
 سے آئندہ مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ اُس میں مؤمنین پر جو عقیقات الہی ہیں اُن کا ذکر ہے۔

کے دن تم اٹھائے جاؤ گے۔ ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنا دیے ہیں اور پیدا کرنے میں ہم تاروی نہ تھے۔ ہم نے آسمان سے پانی ایک انداز سے برسا دیا، پھر اُسے زمین پر ٹھکرایا۔ پھر اسے نکال لیجائے برکھی قادر ہیں۔ پھر اُس کے ذریعے سے پھلدار بن گئے۔ ہم نے کھجور و ن اور انگور و ن کے باغ پیدا کیے۔ اُس میں تمہارے لیے بہت سے میوے ہوتے ہیں اور تم انھیں کھاتے ہو۔ ہم نے وہ درخت (زیتون) پیدا کیا جو طور سینا (ہزار) پر ہوتا ہے اور کھانے والوں کے لیے گویا رخن اور سالن ہے۔ ہرے اور گناہر نے تنگ تمہارے لیے چار باغوں میں بھی عبرت قرار دی۔ ان کے پتوں میں جو کچھ جو اُسی میں سے ہم تمہیں دودھ پلانے میں اور ان میں تمہارے لیے بہت سے فائدہ ہیں انھیں تم کھاتے ہو اور ان پر کھور کشتیوں پر چڑھے چڑھے بھرتے ہو۔

دودھ

درخت

سبح ہم نے مسیح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو فریضے نے کہا: لوگو! اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود تمہارا نہیں ہے۔ کیا تم اُس سے ڈرتے نہیں؟ اس پر سرداران قوم جو منکر تھے اُس میں بولے: تمہاری طرح یہ بھی ایک آدمی ہے۔ تم پر یہ فوق لے جانا چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو فریضے سے بھیجا۔ ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے بزرگوں سے نہیں سنی۔ یہ ایک دمی ہے کہ اس کو جنون ہو گیا ہے۔ چننے اس کا انتظار کرو۔ وہ لوں گے۔ کہا: اے میرے رب! یہ لوگ مجھے جس امر میں پھنساتے ہیں تو اُس میں میری مدد کر۔ ہم نے فریضے کی طرف دمی بھیجی کہ: تمہارے ذریعہ نظر ہمارے حکم کے مطابق کشتی بناؤ۔ جب ہمارا حکم خطاب آنے کو ہو اور تمور آئیں لیکن تو دو دو جوڑے ہر ایک جانور کے کشتی میں رکھو۔ اور اپنے گھروالوں کو بھی بٹھالے باشتار ان کے بن کے لیے پتھر سے غرق ہونے کا حکم

کشتی

میں بچا ہے۔ اور جس لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں ان کے بلے میں ہم سے کچھ خطاب نہ کیا کہ ان کو ڈوبنا ہے۔ پھر جب تو اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کشتی میں بیٹھا تو کہنا کہ: اُس اللہ کا شکر ہے جو جس نے ظالم لوگوں سے جین نجات دی؟ اور کہنا: اے میرے رب! لیکن مبارک مقام پر تار تو سب سے بتر اتارنے والا ہے۔ بے شک ان واقعات میں قدرت الہی کی نشانیاں ہیں اور ہم کو اس طرح لوگوں کا امتحان لینا چاہیے۔ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری جماعت پیدا کی اور ان میں ہم نے انھیں مین کا ایک رسول بھیجا اور اُس نے

لے میں پانی کو ہر خشک کر دینا کہے اور تار کر دینا کہے۔ دیکھو سورہ ہود ۱۱ اور کوہ ۲۷ اور زلزلہ ۱۸

لوگوں کو سمجھایا اور کہا یہ اللہ کی جماعت کرو اُنہیں کے سوا دوسرا تھا وہ معبود و تعالیٰ
ہو۔ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں؟

۱۔ اُن قوم کے سردار جو منکر تھے اور آخرت کے آنے کو بھٹلاتے تھے اور حیات
دنیا میں ہم نے انہیں آسودہ بنا رکھا تھا۔ بولے یہ لوگو! یہ (صالح) بھی تم سا ایک آدمی
ہو جو تم کو دکھانے پر آمادہ ہو رہا ہے یہ بھی کھاتا پڑا اور جو تم پر تیرے ہو وہی یہ بھی پیتا ہو۔ اگر تم نے
اسے سچے آدمی کی پیروی کی تو ضرور تم اس صورت میں خستہ رہو گے اور اس کے پیروں سے
تم سے کہنا ہو کہ تم مر کر اور مٹی اور ٹھکانے ہو کر پھر نکالے جاؤ گے؟ یہ بائین جو تم سے
کسی جاتی میں پیدا ہو اور وہ اذہم و گمان میں نہ ہو یہی ہماری حیات دنیا ہو کہ ہم مرتے
ہیں اور جیتے ہیں اور پھر ہمیں انھیں نہیں ہو۔ یہ ایک ایسا شخص ہو کہ جس نے اللہ پر
جھوٹ بتایا باندھا ہو۔ ہم اس کا یقین نہ کریں گے؟ صالح نے کہا: "اے میرے رب!
میرے بھائی کو مجھے بھٹلاتے ہیں؟" اللہ نے کہا: "قرب ہو کہ انہیں ضرور ندامت اٹھانا
پڑے گی؟ پھر انہیں ہمارے وعدہ برحق کے مطابق آوازِ حق کے عذاب نے اڑا کر اور
ہم نے انہیں جس و خاشاک کی طرح پال کر دیا۔ ظالم لوگوں پر لعنت ہو۔ پھر ان کے بعد
آہستہ آہستہ دوسری امتیں پیدا کریں گی کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور
نہ پیچھے وہ سکتی ہے پھر ہر پڑ پڑ اپنے رسول بھیجتے رہے جب کسی امت کے پاس اس کا
رسول آیا تو انھوں نے اسے بھٹلایا پھر ہم نے ایک کے پیچھے ایک کو تباہ کر کے ان کے
باختہ بنادیا۔ تو گفت ہو ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے اپنی نشانیاں
آہستہ آہستہ ظاہر کیں ساتھ موسیٰ اور اُس کے بھائی ہارون کو فرعون اور اُس کے سرداروں
کے پاس بھیجا۔ وہ سرکش تھے شیخی میں آگے اور کہنے لگے "کیا ان دو شخصوں پر ایمان لائیں
جو ہمارے ہی سے ہیں اور ان کی قوم ہماری خدمت گزار ہو؟" غرض کہ انھوں نے
ان دونوں کو بھٹلایا اور ہلاکت میں آگے۔ ہم نے اس کے بعد موسیٰ کو کتاب (توریت)
دی تاکہ اُس کے تابعین پر ایت پائیں۔ ہم نے ابن مریم (عیسیٰ) اور اُس کی ماں
(مریم) کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا اور ان دونوں کو ایک ٹھہرنے کے قابل بنا دیا۔
۲۔ اُن پر پناہ دیتی ہے۔

۱۔ اُن قوم کے سردار جو منکر تھے اور آخرت کے آنے کو بھٹلاتے تھے اور حیات
دنیا میں ہم نے انہیں آسودہ بنا رکھا تھا۔ بولے یہ لوگو! یہ (صالح) بھی تم سا ایک آدمی
ہو جو تم کو دکھانے پر آمادہ ہو رہا ہے یہ بھی کھاتا پڑا اور جو تم پر تیرے ہو وہی یہ بھی پیتا ہو۔ اگر تم نے
اسے سچے آدمی کی پیروی کی تو ضرور تم اس صورت میں خستہ رہو گے اور اس کے پیروں سے
تم سے کہنا ہو کہ تم مر کر اور مٹی اور ٹھکانے ہو کر پھر نکالے جاؤ گے؟ یہ بائین جو تم سے
کسی جاتی میں پیدا ہو اور وہ اذہم و گمان میں نہ ہو یہی ہماری حیات دنیا ہو کہ ہم مرتے
ہیں اور جیتے ہیں اور پھر ہمیں انھیں نہیں ہو۔ یہ ایک ایسا شخص ہو کہ جس نے اللہ پر
جھوٹ بتایا باندھا ہو۔ ہم اس کا یقین نہ کریں گے؟ صالح نے کہا: "اے میرے رب!
میرے بھائی کو مجھے بھٹلاتے ہیں؟" اللہ نے کہا: "قرب ہو کہ انہیں ضرور ندامت اٹھانا
پڑے گی؟ پھر انہیں ہمارے وعدہ برحق کے مطابق آوازِ حق کے عذاب نے اڑا کر اور
ہم نے انہیں جس و خاشاک کی طرح پال کر دیا۔ ظالم لوگوں پر لعنت ہو۔ پھر ان کے بعد
آہستہ آہستہ دوسری امتیں پیدا کریں گی کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور
نہ پیچھے وہ سکتی ہے پھر ہر پڑ پڑ اپنے رسول بھیجتے رہے جب کسی امت کے پاس اس کا
رسول آیا تو انھوں نے اسے بھٹلایا پھر ہم نے ایک کے پیچھے ایک کو تباہ کر کے ان کے
باختہ بنادیا۔ تو گفت ہو ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے اپنی نشانیاں
آہستہ آہستہ ظاہر کیں ساتھ موسیٰ اور اُس کے بھائی ہارون کو فرعون اور اُس کے سرداروں
کے پاس بھیجا۔ وہ سرکش تھے شیخی میں آگے اور کہنے لگے "کیا ان دو شخصوں پر ایمان لائیں
جو ہمارے ہی سے ہیں اور ان کی قوم ہماری خدمت گزار ہو؟" غرض کہ انھوں نے
ان دونوں کو بھٹلایا اور ہلاکت میں آگے۔ ہم نے اس کے بعد موسیٰ کو کتاب (توریت)
دی تاکہ اُس کے تابعین پر ایت پائیں۔ ہم نے ابن مریم (عیسیٰ) اور اُس کی ماں
(مریم) کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا اور ان دونوں کو ایک ٹھہرنے کے قابل بنا دیا۔
۲۔ اُن پر پناہ دیتی ہے۔

ج ہم اپنے رسولوں سے کہتے ہیں کہ اے رسول! ابھی چیزیں گناہ اور نیک
 کام کر رہے ہیں تمہارے اعمال سے واقف ہوں + یہ تمہارا کام کر رہے ایک ہی گروہ اور
 میں تم سب کا پروردگار ہوں۔ تم مجھ سے ڈرتے رہو + پھر لوگوں نے آپس میں جھوٹ
 کر کے اپنا اپنا دین جدا کر لیا + جو دین جس فرقہ کے پاس ہے وہ اسی میں خوش ہو +
 اے محمد! تو ان کو ایک وقت تک غفلت میں رہنے دے + کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں
 کہ انھیں مال اور اولاد سے ہماری ادا کرنا انھیں جلد فائدہ پہنچانے کی غرض سے
 ہو + نہ نہیں بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بے شک اپنے رب کے خوف سے ڈرنے والے۔
 اپنے رب کی آیتیں پر ایمان لائے والے۔ اپنے رب کے ساتھ شرک نہ کرنے والے اور
 وہ لوگ جو جتنا دیتے ہیں بڑتا ہوا اتنا اللہ کی راہ میں دے کر بھی دل میں یہ شکارتھیں
 کہ انھیں اپنے رب کی طرف جانا ہو۔ یہ ہیں نیک کاموں میں جلدی کرنے والے اور
 یہ ہیں نیک کاموں میں سبقت کرنے والے ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ
 حکمت نہیں دیتے اور ہمارے بیان لوگوں کے اعمال کی کتاب ہی جو ٹھیک سب کے
 حالات بتاتی ہو۔ کسی پر ظلم نہیں ہوتا + لیکن ان لوگوں کے قلوب ان باتوں سے
 غفلت میں ہیں اور غفلت کے علاوہ اور بھی اعمال ہیں جن کے یہ مرتکب ہوتے ہیں
 ہیں + یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے خوش حال لوگوں کو عذاب میں مبتلا کریں گے تو
 یہ فوراً فریاد کریں گے + تو حکم ہو گا + اب فریاد نہ کرو تم کو ہماری مدد نہیں مل سکتی ہماری
 آیتیں جب تمہیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم کہتے ہو اے ان آیتوں کا مستغلہ بناتے
 ہو + یہودہ بگو اس کہتے ہوئے اُنے باتوں بھاگتے تھے + کیا ان لوگوں نے ہمارے
 قول (قرآن) پر غور نہیں کیا! یا ان کے پاس کوئی ایسی بات آئی جو ان کے اگلے بزرگوں
 کے پاس نہیں آئی تھی اس لیے انھیں تعجب ہوا + یا یہ اپنے رسول کی راستبازی کو جاننے
 نہ تھے اس لیے اُس سے انکار کرتے ہیں ہمارے رسول کو بخون کہتے ہیں + حالانکہ وہ امتی
 ان کے پاس لایا ہو اور ان میں سے اکثر اہل حق سے گارہ ہیں + اگر اہل حق ان کی خواہشوں

توفیق
 طاقت
 نصیب

لہ موت تک یا حکم ہلاک + علاوہ ان میں سے بھی کہیں کہیں ہے لیکن کھار کے عجب اس کتاب سے ہے جنہیں اور ان کے
 سوا اور بھی آؤں گے اس میں ہیں جن کے وہ مرتکب ہوتے ہیں کہ وہ انہیں میں مقید ہو جائے + علاوہ انہیں انہی
 عہد کی خواہشوں کے مطابق ہر حکم کو نظام عالم میں ہم یہ کہتے

مطابق ہوتا تو آسمان وزمین اور ان کی درمیانی چیزیں سب ہم پر ہم ہوتا تین و چار
انھیں کے حالات انھیں سنائے ہیں اور یہ اپنے ہی حالات سننے سے اعراض کرتے
ہیں + اے محمد! کیا تو ان سے کچھ اجرت مانگتا ہو۔ تیرا رب ان سے بہتر اجرت دے گا
وہ سب سے بہتر رازق ہوگا تو انھیں سیدھی راہ پر ہلاک ہوگا اور آخرت پر ایمان نہ لائے
وہ اسے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں + اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو عقوبت انھیں پہنچتی
ہے انھیں دودھ کر دیں جب بھی یہ اپنی سرکشی پر اصرار کریں گے اور بھگتے پھریں گے
ہم نے انھیں قبلے عذاب کیا پھر بھی یہ اپنے رب کی طرف مائل نہیں ہوئے اور
عاجزی کی + بیان تک کہ جب ان پر عذاب سخت کا دروازہ ہم نے کھول دیا اس وقت
دفعۃً ان کی اس ٹوٹ گئی +

نہیں

ع اسی اللہ نے تمہارے کان۔ آنکھیں اور دل پیدا کیے ہیں + تم لوگ بہت ہی
کم شکر کرتے ہو۔ اسی نے تمہیں زمین میں پھیلایا ہو اور اسی کی طرف تمہیں مائل ہونا ہوگا
وہی پیدا کرتا ہو اور وہی مارتا ہو۔ رات اور دن کا بھرنا اسی کے اختیار میں ہو۔ کیا یہ
تمہاری سمجھ میں نہیں آتا؟ + بلکہ اگلے لوگوں کی سی باتیں یہ کہتے ہیں + یعنی کہتے ہیں کہ کیا
جب ہم مر جائیں گے۔ مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں نہ بچائیں گی تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے؟
ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے بزرگوں سے ایسا ہی وعدہ ہوتا آیا ہو۔ یہ اگلے لوگوں کے
صرت و محکمہ سے ہیں + اے محمد! تو بوجھہ + تم جانتے ہو تو کہہ کر زمین اور اس کے اندر کی
چیزیں کس کی ہیں؟ + وہ یہی کہیں گے کہ اللہ کی ہیں + تو کہہ کہ پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟
اے محمد! تو بوجھہ + سات آسمانوں کا مالک کون ہو اور عرضِ عظیم کا مالک کون ہو؟ + وہ
یہی کہیں گے کہ اللہ + تو کہہ کہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ بوجھہ + تمہیں علم ہو تو بتاؤ کہ
ہر چیز پر اختیار کس کا ہو اور کون وہ ہے جو دوسروں کو بنا دے + بتاؤ اور وہ کسی کی بنا دے
نہیں رہتا؟ + وہ یہی کہیں گے کہ ”اللہ“ تو کہہ کہ پھر تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہو؟ +
ہم نے امر حق ان کے پاس پہنچا دیا ہو اور یہ بے شک جھوٹے ہیں + نہ تو اللہ نے کسی کو بنا
بنایا ہو نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہو نہ ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو اپنے ساتھ لیے جاتا

۱۔ یعنی بزرگوار اور بزرگ رسول کا خون کون کے اعمال بد کی ریاکارانہ تائید میں نہ صرف ہو گئے ملکات حق بد +
۲۔ مذاب قیامت + بلکہ دیکھو آتشِ ارضی و سماویہ کا غم غفلت

اور ایک دوسرے پر غالب کیا۔ انا پات ہوا اشد ان خرافات باؤں سے جو بیان کرتے ہیں
غالب اور حاضر کا وہ چلتے والا اور شرک سے بالا ہے۔

پس اے محمد! تو دعا کر کہ اے میرے رب! اگر دکھائے تو مجھ کو وہ عذاب جس کا وعدہ
کافروں سے کیا گیا ہے تو اے میرے پروردگار! تو ان ظالموں میں مجھے شامل نہ کرنا۔

پھر تو دین کہ اپنا عذاب تجھے دکھا دین۔ بدی کا دقیقہ تو تھلائی کے ساتھ کر۔ بہن خوب
معلوم ہے جو کچھ وہ تیری نسبت کتے ہیں۔ اے محمد! کہ اے میرے رب! میں خدیجی

و سنو سنوں سے تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ اور اے میرے رب! اس سے بھی تیری پناہ
مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔ یہ کفار زامین کے بیان تک کہ جب ان میں سے

کسی کو موت آئے گی تو وہ کہے گا: اے میرے رب! پھر مجھے دنیا میں بھیج کہ میں اس دنیا
میں جسے چھوڑ آیا ہوں جا کر نیک کام کروں۔ ہم فرشتوں سے کہیں گے: ہرگز نہیں۔ ایک

بات تیراں ہونی جو یہ کہتا ہے کہ لوگوں کے مرنے کے بعد ایک عالم برزخ ہے جس میں انھیں
روز قیامت تک رہنا ہوگا۔ جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان کی باہم رشتہ دار یاں اس دن

باقی رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کے حال پوچھیں گے۔ پس جن کے اعمال کا وزن بھاری
ہوگا وہی فلاح پائیں گے اور جن کا وزن ہلکا ہوگا وہی خسائے میں ہوں گے اور ہمیشہ کے

یہ جہنم میں رہیں گے۔ آگ ان کے منہ کو جھلسے گی اور وہ بُرے منہ بنائی ہوئی ہوں گے۔ ہم
ان سے پوچھیں گے: کیا ہماری آیتیں تمہیں بڑھد ستائی ماتی تھیں تو تم انھیں جھٹلاتے

نہ تھے؟ وہ جواب دیں گے: اے ہمارے رب! ہماری کم بختی ہم پر غالب تھی اور ہم
گمراہ تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال پھر ہم دوبارہ قصور کریں تو پہلے شک

ہم قصور وار ہیں۔ اللہ کہے گا: اس آگ میں بحالت خواری رہو اور نہج سے بات نہ کرو۔
میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو کہتا تھا: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہمارے

قصور معاف کر اور ہم پر رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تو تم خود کرتے تھے۔ یہاں تک
کہ اس شخص نے میری بد نصیبی بھلا دی تھی اور تم ان سے مذاق کرتے تھے۔ آج ہم نے

انھیں ان کے صبر کا بدلہ دیا اور وہ اپنی مراد کو پورے۔ اللہ دوڑیوں سے بڑھے گا۔
دنیا میں تم کہنے برس رہے۔ وہ کہیں گے: ہم ایک ٹھون با اس سے بھی کم رہے۔ جو کہتے

سے دشمنوں کے ساتھ مدارا کرتے۔ ہاتھ رخت کے دنیا کے قیام کا نہ بہت قلیل ہے۔

اپنی بیویوں پر تمہارا لگاؤ اور سوائے ان کے دوسرے گواہ نہ ہوں تو ہر ایک ایسے شخص کے لیے شہادت یہ ہو کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ مجھ پر اور باوجودین و عہد کے جھوٹ بولتا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ عورت پر سے حکم سزا اس طرح مل جاسکتا ہو کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یہ مرد مجھ پر گواہ اور باوجودین و عہد کے کہ وہ سچا ہو تو بھگت خدا کا غضب پڑے۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ احکام تمہارے لیے نہ بیان کیے جاتے تو معلوم نہیں تمہاری خانہ داریوں میں کیا کیا فسادات ہوئے اللہ بڑا تو یہ قبول کرنے والا اور واقعہ مصلح ہو۔

سبع مسلمانوں میں لوگوں نے یہ طوفان باندھا ہے وہ تعین لوگوں میں سے ہیں۔ اس طوفان باندھنے کو اپنے حق میں بڑا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہو کہ سچے مسلمان اور منافق بچان لیے گئے۔ اب اس طوفان اٹھانے والوں میں سے ہر ایک کو اٹنا بھگتنا ہو گا جتنا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور جس نے طوفان باندھنے میں بڑا حصہ لیا ہے اس کی توڑی سزا ہو گی۔ مسلمانو! جب تم نے ایسی بات سنی تھی تو تم مؤمنین اور مؤمنات نے خود ہی نیک گمان قائم کر کے کیوں لکھا تھا کہ اللہ کی عیب پرستان ہو۔ اب اس طوفان باندھنے والوں نے اپنے بیان پر چار گواہ کیوں نہ پیش کیے ہیں اور جب وہ گواہ نہ لائے تو اللہ کے نزدیک وہ مجھوتے ہیں۔ مسلمانو! اگر تمہارے دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور کرم نہ ہوتا تو تمہارے سامنا سب تذکرہ کرنے پر عذاب سخت نازل ہو جاتا جس کے تمام ایسی بات اپنی زبانوں سے نکالتے اور اپنے منہ سے کہنے لگتے تھے جس کی خبر مطلقاً تم کو نہیں ملتی اور تم سے ایک ملکی بات سمجھے اور یہ اللہ کے نزدیک ایک بڑی بات ہے۔ جب تم نے اسے سنا تھا تو کہیں نہ کہا کہ یہ میں ایسی بات منہ سے نکالتا نہ دیکھتا سنیں ہو۔ سبحان اللہ یہ تو بہتان عظیم ہے۔ مسلمانو! تعین اللہ نصبت کرتا ہے تم اگر ایمان رکھتے ہو تو بھرا سنا انفرجہا کہیں نہ کرنا۔ اللہ اپنے احکام تم پر ظاہر کرتا ہے۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔ جو لوگ سو منوں میں بھیجی شائع کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں عذاب الیم ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے مسلمانو!

صلیٰ حضرت عائشہ ایک مرتبہ مسلمان بچہ گھٹن اٹھا کادہ اونٹ پر رکھا گیا۔ وہ الگ سوئی رہیں اور اونٹ والے خیال نہیں کیا کہ وہ بیدار ہوئیں تو اپنے آپ کو تھکا ہوا دیکھے۔ وہ اونٹ آیا جس کے پیچھے دیکھ بھالنے کے لیے تھکتا تھا تو وہ اس میں بھڑک کر اس پر منافقوں نے طرح طرح کے خائے باندھے۔ اس آیت میں حضرت عائشہ کی صفائی بیان کی گئی ہے اور یہ تباہ کیا ہو کہ جو رسول پر ایمان لائے ان کے لیے اللہ کا اجر ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔

تمام نکلنے سے ہو۔

اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہ ہوتا اور اللہ شفیق اور رحیم نہ ہوتا تو تم میں بڑا فساد برپا ہو جاتا۔
 سچ اے ایمان والو! غیاطین کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ اور جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم
 چلا جو تو وہ بھائی اور بڑائی کرنے کا حکم دیتا جو اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہ ہو تو تم میں سے
 کوئی کبھی پاک و معاف نہ رہے۔ لیکن جسے اللہ چاہتا ہو پاک اور معاف کرے اور اللہ بخیر عمل کرنے والے
 والا اور جلنے والا ہے جو لوگ تم میں صالحین اور صاحبِ مقدرات ہیں وہ قربت والوں
 سکینوں اور ماہِ خدا میں ہجرت کرنے والوں کی مدد نہ کرنے کی قسم نہ کھائیں۔ انہیں چاہیے کہ
 خطائیں معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ معاف کرے؟
 اللہ بخیر عمل والا ہے ایمان ہے پاک و اس بھولی بھالی سوئیں عورتوں پر اسام لگانے والوں پر
 دنیا اور آخرت میں لعنت ہے۔ ان پر بڑا سخت عذاب اس دن ہو گا۔ جبکہ ان کی زبانیں
 ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اُس دن
 اللہ ان کو پورا اور واجب بدلہ دے گا اور وہ جانیں گے کہ اللہ سچا ہے اور سچ کر دھانے والا
 ہے جو گندمی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے ہیں۔
 پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ بڑی مبین
 اشیائیں ہیں جو بتانے والے کہتے ہیں۔ ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے۔
 سچ اے مومنو! اپنے گھر کے سوا دوسروں کے گھر میں بے ہوشی سے نہ جاؤ۔ اگر تم میں سے کوئی شخص
 سلام کہے ہو نہ جاؤ۔ یہ تمہارا لیے اچھا ہے۔ تم اسکا خیال رکھو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص
 کوئی نہیں ہے تو جب تک تمہیں اجازت نہ ہو اُس میں نہ جاؤ۔ پھر اگر تم سے واپس جانے کو کہا
 جائے تو واپس چلے جاؤ۔ تمہارے لیے اس میں زیادہ صفائی ہے اور اللہ تمہارے اعمال
 جانتا ہے۔ اُس مکان میں جاتا جس میں کوئی رہتا نہ ہو اور اُس میں تمہارا مال ہو تو تمہارے لیے

اس سطر تاہی انکی شخص حضرت ابوبکر کے رشتہ داروں میں تھا جلات حضرت عائشہ انعام اللہ نے میں شریک تھا۔ آیہ بوقت نازل
 ہوئے حضرت ابوبکر نے تم کو ان کے واسطے کہ اللہ سلوک نہیں گئے اس آیت میں حضرت ابوبکر کو تائید کیا ہو کہ انہیں کہ
 اپنی مرضی میں فرق نہ لانا چاہیے۔ تم دوسروں کی ملک میں خطائیں معاف کرو اگر اللہ سے سائل کی توقع نہ رکھو۔ یہ اللہ
 اور صلوات کا ہر کرنے والا ہے۔ ہر کسے پر بھی رحم ہو سکتا ہے۔ برائیاں بڑوں کے لیے ہیں اور اچھے لوگ بڑائی کے لیے ہیں۔
 اچھے باپ اچھوں کے لیے ہیں اور اچھے لوگ اچھے باپوں کے لیے ہیں۔ لوگ جو ان کے لیے کہتے ہیں اُس سے بڑی ہیں۔
 ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے۔ اچھے عورت سے نکاح کی کہ وہ نیک نسل اپنے گھر میں ہوتی ہے
 اور لوگ جاتے ہیں اُس وقت اسکے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ایہا مومن

کسی گھر میں
 نہ جاؤ

ممنوع نہیں ہوگا جو کچھ ظہرانہ اور چھپا کر کرتے ہو اللہ کو معلوم جانتا ہے۔ اسے محمدؐ یا مومن سے کہہ کر وہ اپنی نظر میں بھی رکھیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس میں ان کی صفائی ہوگا اللہ بے نیک لوگوں کے کام جانتا ہوگا مسلمان عورتوں سے بھی کہہ کر وہ اپنی نظر میں بھی رکھیں۔ اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھیں اور اپنے مقاماتِ ریت کو ظاہر نہ کریں باشندگانِ اُن اقصاء کے جو کھلے گاہے ہیں اور چاہیے کہ وہ اپنے گریبانوں پر اپنی اور حیلانِ دالے ہیں اور اپنے مقاماتِ ریت کو بجز اپنے شوہروں۔ اپنے بایوں۔ اپنے شوہروں کے بایوں۔ اپنے بیٹوں اپنے شوہر کے بیٹوں۔ اپنے بھائیوں۔ بیٹیوں۔ بھانجوں۔ اپنی سیلیوں۔ اپنے لونڈی غلاموں یا ایسے خادم مردوں کے جو خواہش نہیں رکھتے یا بچوں کے جو عورتوں کے پردے سے آگاہ نہیں ہیں اور کسی پر ظاہر نہ کریں اور اپنے پاؤں ایسے زور سے نہ رکھیں کہ اُن کے اندرونی زور کا پتہ لگے۔ مسلمانو! تم سب اللہ سے تو بہ کرو کہ تمھاری افلاح ہوگا اور اپنی رائیوں کا اور اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا صلح کرو وہ اگر وہ محتاج ہونگے تو اپنے فضل سے اللہ انھیں غنی کر دے گا اللہ گناہ دلاہ اور واقف ہوگا جو لوگ صلح کرنے کا مقدمہ نہیں رکھتے اُن کو چاہیے کہ ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے اور تمھارے لونڈی غلام تم سے مکاتبی چاہیں تو تم مکاتب کر لیا کرو۔ اگر تو چاہو کہ اُن میں بہتری کے آثار ہیں اور اللہ نے جو مال انھیں دے رکھا ان میں سے انھیں بھی دو دو تمھاری لونڈیاں یا لکڑیاں رہنا چاہیں تو حیاتِ دنیا کے عارضی ناکو کے لیے انھیں جو امکاناتی بھجور نہ کرو دہا اور وہ بھجور کی جائیں گی تو اللہ ان کی بھجوریوں کے بعد غفور و رحیم ہوگا مسلمانو! جو نے تمھاری طرف کھلے ہوئے احکام بھیجے ہیں اور تم سے پہلے جو گدے ہیں اُن کے حالات اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بیان کی ہو

۵۷ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہوگا اُس کے نور کی مثال ایسی ہو جیسے کہ ایک

عورتوں کے مقامات پردہ

مطلوع پرکان

مکاتب

نورانی

۵۷ جیسے اللہ اور کس دست و پاؤں کا نور ہوگا جو کس کے اندرون کی گاہوں پر ہند و شام کے شرفاء و دون کے خدا کو براہ راست ہیں اس لیے یہ بہ قربانِ سلطنت بھی ہو ورنہ الہامی جمیع کواہم کی اس نے معنی ہر مذہب نے شہر۔ اور بنے گئے۔ جو کہ ایک معنی ہیں بے وقت مرد ہو یا عورت۔ بچہ۔ تو یا بکر۔ غلام سے کسی مقدار میں کاشتیں کرنا کہ اس خدا کو لائے گا تو کہ ہو جائے گا کہ وقت کا مانتا ہے۔ مکاتب کے لیے لکھنے کی گاہ۔ یہ شریک کوئی امر خاص نہ ہوگا بلکہ رسم و عادت حق کو لوٹوں سے گنہ گار کرتے تھے۔ اس رسم پر کی حفاظت کی گئی۔

دروشنی لیے بجی ہو۔ اللہ ہی رات اور دن کا رد و بدل کرتا ہو۔ اہل نظر کے لیے ان باتوں میں
حیرت ہو۔ اللہ نے تمام جانداروں پرانی سے پیدا کیے ہیں۔ ان میں سے کوئی بیٹ کے بھل جاتا
ہو۔ کوئی وہ بیاؤں پر جلتا ہو اور کوئی چار پاؤں پر جلتا ہو۔ اللہ جو چاہتا ہو پیدا کرتا ہو۔
لیے شک اللہ ہر شے پر قادر ہو۔ ہم نے کھلی کھلی آیتیں نازل کی ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہو سیدھے
راستے پہنچاتا ہو۔ جو لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور اطاعت قبول کی ہے
اور پھر اس کے بعد ان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتا ہو۔ تو وہ مومن نہیں ہیں اور جب
ایسوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے کہ ان کی باہمی نزاع کا فیصلہ کر دیا جائے
تو ایک فریق ان میں کا گریز کرتا ہو۔ اور جب وہ حق پر ہوتے ہیں تو رسول کی طرف کان دہانے
ہوئے چلے آتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں مرض کفر ہو یا یہ شک میں پڑے ہیں یا یہ دُرتے
ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ان کی حق تلفی نہ کرے۔ اللہ اور اللہ کا رسول ایسا کیوں
کرنے لگا بلکہ یہ خود بے انصاف ہیں۔

منافق

جمع جب مومنین اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس لیے بلائے جائیں کہ ان کے بھگے
چلنے جائیں تو ان کو کنا چاہیے۔ ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی۔ ایسے ہی لوگ غلام
پائیں گے۔ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کہتے ہیں اور اللہ سے دُست ہیں اور اتفاقاً
کرتے ہیں وہی مراد کو پہنچتے ہیں۔ اے محمد! یہ منافقین تجھ سے اللہ کی بچی قسمیں کھا کر
کہتے ہیں۔ آپ ہکو بلائیں گے تو ہم بھر بار جو کچھ آپ کے لیے ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔
تو کہہ دیجئے کہ یہ منافقین کھاؤ۔ تمہاری اطاعت ظاہر ہو۔ اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہو۔
تو یہ بھی کہہ دے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو پھر اگر روگردانی کرو گے
تو جو بار رسول کا ہو رسول پر رہے گا اور جو تمہارا ہے تم پر رہے گا۔ اگر رسول کی اطاعت
کو دے تو راہ پاؤ گے۔ رسول کو صرف صاف صاف تبلیغ احکام کر دینا ہو۔ لوگو! تم میں جو
مومن نیک عمل ہیں ان سے اللہ نے عہدہ کر رکھا ہو کہ ملک کی خلافت وہ انھیں اسی طرح

رسول بنیں
محکم

منافق

ملے بغیر منافق سے اور ایک یودی سے بھگڑا ہوا۔ یودی نے اعمقوت علی اللہ علیہ السلام کہ ہر کوئی مقرر کیا۔ مگر بڑا کوتاہل ہوا۔ ہر کسی
شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ اعمقوت کی جہت کی دلیلین میں سے ایک یہ بھی پیش گوئی فرمائی کہ جو بائبل کی جہت ہوئی
سایہ کھت کی اجلا میں نصت کنان کو باسلا فون کی ساری کامنات حق اور جہتیں کس کے اندر وہ تمام عہدہ اور
مہذب عہدہ بنابر حکران ہو گئے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبعی طبعی صفحہ ۲۷۶

عطا کرے گا جس طرح کہ اُن سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی اور دین اسلام جو اس نے ملنے
پائے پسند کیا ہوا ہے حکم کرے گا اور خوف جو انہیں لاحق ہوا ہے امن سے بدل دے گا
تاکہ میری عبادت بالیقین کرتے رہیں اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں خدا اس کے بعد جو لوگ
ناشکری کریں گے وہ فاسق اور گنہگار ہیں اور ان کا عذاب ہے کہ وہ اپنی اطاعت رسول کو نہا کر تم پر
رحم کیا جائے اور اے محمد! تو یہ خیال نہ کرنا کہ کفار ملک میں کہیں بھاگ کر ہین عاجز کریں گے
اُن کا ٹھکانا و دوزخ ہوا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے

تالیف حضرت مولانا
اجازت اللہ آئیگی
طلبہ کریں

ج مولانا تمھارے نوذنی غلام اور تم میں سے جو بولے کو نہیں ہو پچھے ہیں وہ جب تمھارے پاس آکا جائیں تو تین وقتوں میں تم سے اجازت لبا کرین ایک صبح کی نماز کے پہلے دوسرے جب تم اپنے کپڑے دو پہر کو تیلو کے لیے اٹار چکے ہو اور تیسرے نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمھارے پردے کے ہیں وہ ان تینوں وقتوں کے علاوہ بے اذن آنے دینے کا گناہ نہ تم پر ہو اور نہ بے اذن آنے کا گناہ ان پر ہو تمھارے پاس ان نوذنی غلاموں کی آمد و رفت لگی رہتی ہو۔ یوں اللہ کھول کر تم سے احکام بیان کرتا ہو۔ اللہ علیم اور حکیم ہو۔ جب تمھارے لڑکے بولے کو پہنچیں تو جس طرح اُن سے بڑے لڑکے اذن مانگتے تھے اُسی طرح بڑے بھی اذن مانگا کرین۔ اللہ اپنے احکام یوں کھول کر تم سے بیان کرتا ہے اللہ علیم اور حکیم ہے۔ خاندان نبین عورتین جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں وہ اپنے کپڑے اُٹا رکھیں تو اُن پر گناہ نہیں ہوتا اگر اس سے اُن کو مقامِ زینت کا دکھانا مقصود نہ ہو اور اگر عفت اختیار کرین تو اُن کے حق میں اور بہتر ہے اللہ سنتا جانتا ہے اللہ سے لیے کوئی مضائقہ نہیں ہو اور نہ لنگہ بے کیا یا اس کے لیے مضائقہ ہو اور نہ خود تمھارے لیے مضائقہ ہو کہ اپنے گھروں یا اپنے باپ یاں بھائیوں۔ بہنوں۔ بھجواؤں۔ بھوپھوں۔ ماموں یا خالاؤں کے گھروں سے کھاؤ یا

اشتہاروں کے
احصائات

سلطہ کوئی غلام کسی مرد یا عورت کے گھر میں ایسی حالت میں گیا کہ وہ قبول کر دیا تھا یا کر دے بھی اس نے اس معصرت سے شکایت
نہ کیا نہ کر کیا۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جو غلام قبول کر دیا ہو اس کے لیے گذشتہ ذکر میں حکم جو چاہے ہو کسی دقت اُسے
بے اذن نہ مانا جائے اور اگر آئندہ اس کو گھر میں کبھی مزید توجیع ہو جائے تو دیکھ دوسرے کے گھر کھانے تو اس پر واجب نہیں حتی
جو توجیہ ہے۔ آئندہ لنگڑے اور مریمین کے ساتھ کھانے سے نفرت کی جائے تو حسن معاشرت میں فرق آگیا ہے
کوئی شخص گھین جائے اگر کسی دوست کو مکان کی حفاظت قفلن کر جائے تو اجنبیت نہ رہنا چاہیے غرض کہ اس
مقام پر بتایا گیا ہے کہ جائز طور پر ایک دوسرے کا مال کھانے تو مسافیقہ نہیں ہے۔ یہ دراسم بھی کی ترقی
کا باعث ہو گا۔

ان غیوروں سے کھارو جن کی کھان سے اختیار میں میں رہا اپنے دوست کے لیے تھا کہ
 جس نے اس سے کچھ مفاد نہ نہیں ہو کہ سب مل کر کھا دیا الگ الگ کھا دیا جب مردن میں تھا
 تو اپنے لوگوں کو سلام کہ لیا کہ وہ سلام دعا سے غیر خدا کے طرف سے انجمن کی گئی
 ہمارے اور غیب ہی۔ کھارے کھانے کو اللہ اپنے احکام میں بیان کرنا ہے۔

کسی سے ملو
نہ سلام کرو

تعمیر سولہ

۱۰۱
 رسول پر ایمان لانے والے ہیں وہی ایمان والے ہیں جو اللہ عزوجل کے
 لیے جس میں لوگوں کے معج ہوئے کسی مزدور ہو اس کے پاس ہوئے ہیں تو فیہ اس کی اجازت
 کے اس کے پاس سے نہیں جاتے جو جو تجھ سے اجازت مانگتے ہیں وہی اللہ عزوجل کے
 رسول پر ایمان لانے والے ہیں وہی ایمان والے ہیں کہ کسی کام کے لیے یہ تجھ سے اجازت مانگیں
 تو ان میں سے جسے تو چاہے اجازت دے اور اللہ سے ان کے لیے دعا کے منفعت کر
 لیے تمہیں اللہ عزوجل اور تمہیں رسول کے بلانے کو تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا بلاؤ گے
 اللہ عزوجل جانتا ہے انھیں جو تم میں سے چاہے کہ تم جانتے ہیں جو لوگ اللہ کے حکم سے
 مخالفت کرنے ہیں انھیں ذرا چاہیے کہ ان پر آفت نہ آئے یا عذاب الیم نازل نہ ہو اگر وہ
 کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کے لیے ہے جو تم جس روش پر ہو اللہ سے غیب
 جانتا ہے جب لوگ اس کے پاس واپس بلائے جائیں گے تو وہ انھیں ان کے اعمال
 سے آگاہ کرے گا۔ اللہ عزوجل کا علم رکھتا ہے

سورہ فرقان

کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عبارت ہوتی ہے کہ ذات ایک جس نے اپنے بندے پر تمام جہان کے ڈرانے کے لیے
دستِ مہانت اپنے گھر کی کھال سے تعلق کر کے تو بقدر قدرت تم کو بھی جزدن پر منت ہر سکتے ہو اور یہ قبول
نے کھاجہ کا مالکون کے ولیدون کے متعلق یہ آیت ہو کہ بقدر قدرت مالک کے مال کا صرف انھیں جائز ہو گا
یہ جو زمین ایک مساحت پر تھا جیسا مرتع ہو دیکھا کرتے تھے اس سورہ کے شروع میں قرآن یعنی فرقان کے آئینے
کا ذکر ہو جس لیے اس کا نام سورہ فرقان ہو گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہر زبان میں قرآن کا ترجمہ
شائع ہونا چاہیے

فرمان مقرر کیا کہ جو بائیس بادشاہ کے بیچ آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہو جس سے
 کسی کو انکار کرنا یا اسے اور مخلوق کی شریک سلطنت نہ ملے گا۔ ہر قوم کو اس سے بھدا کر کے
 اپنے پرستار کر دیں گا۔ ان کے موالیہ سے وہ انتہا کیسے جو کہ پیدا نہیں
 کرتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور خود اپنے مقرر اور رفع پر بھی وہ مانتا نہیں رکھتا اور
 نہ موت۔ حیات اور نظم و نسق کے اختیار میں ہو۔ کفار کہتے ہیں یہ قرآن ٹھیں جھوٹ ہے
 جسے بھڑنے لگا رہا ہو اور وہ دوسرے لوگوں نے اس کی مدد کی ہو۔ یہ لوگ ظالم اور جھوٹے
 ہیں اور کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ "قرآن ان لوگوں کے ہتھے میں ہے اس نے لکھ لیا ہے اور
 آپ وہی سچ و شام اُسے پڑھ کر سنایا جاتا ہو" اے محمد! تو کہہ دے اُسے اُس نے بھیجی ہو
 آسمانوں اور زمین کے اسرار سے واقف ہو۔ یہ منظور نہ ہم ہی کہ یہ کفار کہتے ہیں یہ کیا
 رسول کی کہہ سکتا تھا جو اور بارہویں میں جتنا ہی کہ کوئی فرشتہ اس کی طرف کیوں نہ لے کر آئے
 ساتھ وہ بھی دُراتا ہی باکوئی نہ پیدا سے کیوں نہ نہ کیا۔ یا کوئی باغ اس کے پاس کیوں نہ ہو
 کہ یہ اُس سے گزران کرتا ہو یہ ظالم مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ "تم لوگ ایک مرد سحرور کی پیروی
 کرتے ہو" اے محمد! تو دیکھو تیری نسبت بہ کہسی باقین ہاتے ہیں۔ یہ گمراہ ہیں یہ راہ پر نہ
 آسکتے گے

مع وہ ذات ابرکت ایسی ہو کہ وہ جائے تو اس سے پہلے سے ایسے باغ تیرے لئے چلا دے
جن کے بیج نہرین تیری ہوں اور تیرے لیے کھلائی بھی بنا دے یہ لوگ قیامت کے
شکرین اور شکرین قیامت کے لیے تھے وہ دن تیار کر رکھا ہو جب ہفتون ہفتون تمام
دور سے دیکھے گا تو یہ اس کا جوش و خروش سنیں گے اور جب اس میں کسی تنگ جگہ پر
شکستیں بندھی ہوئی وال دے جائیں گے تو وہ ان موت کو بھاریں گے ہفتے کہیں گے
تو ان ایک ٹکٹ کو نہ بھارو بلکہ بہت ہی موتوں کو بھارو گے مگر اتوان لوگوں سے جو بھونکیا
یہ و ذرا اچھا رہا ہمیشہ رہنے کی نیت اچھی جو جس کا وعدہ براہیز کارون سے کیا گیا ہو

[illegible]

وہ ان کے انتقام حاصل اور آخری ٹھکانا ہو۔ جو خود وہاں جاہلین کے سینہ انھیں ملے گی۔
 اے محمدؐ! یہ میرے رب کا وعدہ جو جس کا ایسا چاہا جاسکتا ہو جس روز انھیں کھارو اور
 ان مسجودوں کو بھیجیں یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں جس کرے گا تو انہیں مسجودوں
 سے بچے گا۔ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا۔ یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے؟
 وہ کہیں گے: ”تو پاک ہو۔ ہر کسی طرح نہ بمانا تھا کہ میرے سوا ہم کسی اور کو کارساز بناتے
 لیکن تو ہی نے ان کو اور ان کے بزرگوں کو تیش میں ڈالا یہاں تک کہ انھوں نے میری
 یاد بھلا دی۔ یہ خود ہلاک ہونے والے تھے؟“ اس وقت ہم روزِ قیوم سے کہیں گے: ”ایک
 مسجودوں نے تو تمھاری باتوں کو بھلا دیا۔ اب تم نہ ہمارے عذاب ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے
 مدد لے سکتے ہو!“ لوگو! جو تم میں سے ظلم کرے گا اس پر ہم بڑا عذاب کریں گے۔ اے محمدؐ!
 میرے قبل جو پیغمبر ہم نے بھیجے وہ بھی کھانا کھاتے تھے اور بازادوں میں جلتے تھے۔ ہم نے
 تم میں سے ایک کو دوسرے کے لیے ذریعہ امتحان قرار دیا جو مسلمانوں کو کیا تم کفار کی دیت
 پر میرے کرتے ہو؟ اے محمدؐ! تیرا رب سب کے حالات کو دیکھتا ہو۔

(انمیٹوان پارہ)

سبح عاقبت میں ہم سے ملنے کی توقع نہ رکھنے والے کہتے ہیں: ہم پر فرشتے کیوں نہیں
 آتے؟ یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے؟ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں اور حد
 سے تجاوز ہو گئے ہیں جس دن یہ لنگر فرشتوں کو دیکھیں گے تو خوش منوں گے اور
 دُور در کہیں گے۔ ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے اور انھیں بڑا گندہ خاک
 کی طرح کر دیں گے۔ جنت والے اُس روز عمدہ مقام اور بہتر خواب گاہ میں ہوں گے۔
 جب آسمان بہ سبب ابر کے پھٹ جائے گا۔ اور فرشتے جو حق اتریں گے اُس دن حقیقی
 سلطنت رحمت (اللہ) کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا۔ اُس دن نافرمان اہل
 اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا اور کئے گا۔ کاش میں بھی رسول کی محبت میں جیتا۔ باہر پیری
 خواہی کاش میں فلان شخص کو دوست نہ بناتا۔ اُس نے مجھے اتنی ہوئی نصیحت سے بہکا دیا
 تھا۔ اور سلطان نو آدمی کا رسوا کرنے والا ہوا۔ اُس دن رسول کے گا۔ اے میرے رب!

لے مجھ کو مجھ کو، کہ جہہ کا اور میں دور دور کیا گیا ہو

پیشانی بانی ہو

قدرت الہی

پہلے بابرکت ہو وہ اللہ جس نے آسمان میں بروج بنائے اور اُس میں آفتاب کا رخ اور
درانی چاند پیدا کیا ہو۔ اُنہی نے نصیحت ملنے والوں اور اداؤں شکر گزار سی رکھنے والوں کے
لیے رات اور دن بنائے ہیں جو ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں۔ رحمان (اللہ) کے
خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل
خطاب کرتے ہیں تو وہ سلام کرتے ہیں۔ اور اپنے رب کے پیسے سجدہ اور قیام میں مات سہر
کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اے رب ہمارے! عذاب و دوزخ ہم سے دور رکھ۔ عذاب دوزخ
سخت مصیبت ہے۔ بیشک دوزخ بڑی جگہ اور بُرا مقام ہے۔ وہ بھی بندگان خاص میں ہیں

بندہ لکھوار

فردین
اعتدال

جو اپنے خلیق میں زیادتی کرتے ہیں نہ کی کرتے ہیں۔ اعتدال سے کام لیتے ہیں۔ وہ بھی بندگان
خاص میں ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہیں مٹاتے اور جس کا قتل کرنا حرام ہے اسے
ماحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ کے وبال میں پڑے گا۔
اگر قیامت کے دن اُس پر دوزخ کا عذاب کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی حال میں ذلیل رہے گا۔
مگر جو کوئی تو بہ کر کے ایمان لایا اور نیک کام کرنے لگا تو اللہ اُس کی بُرائیاں بھلائیوں سے
بدل دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو شخص تو بہ کر کے نیک کام کرنے لگتا ہے وہ اللہ
کی طرف اچھی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ بھی بندگان خاص میں ہیں جو چھوٹی گواہی نہیں
دیتے اور جب غویات پر گزرتے ہیں تو کریمانہ طور پر گنہہ جاتے ہیں۔ اور اُن کے رب
کی آیتوں سے جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور ان سے ہوا انہیں نہیں
سننے۔ یہ بھی بندگان خاص میں ہیں جو کہتے ہیں یہ اے ہمارے رب! ہمارے اذواج
اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔ اور ہر کہ پرہیزگار دن کا کام
بناتا ایسے ہی لوگوں کو اُن کے صبر کے عوض میں بالائے لہین کے اور اُن میں دعا اور
سلام کے ساتھ وہ پہنچائے جائیں گے۔ بہشت میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے جو ٹھہرنے
اور رہنے کے لیے اچھی جگہ ہے۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دے ”اگر تم لوگ اللہ کو

بہشت

کہو کہ ”مسیحیت“ کے ”لازم“ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اللہ ہون میں ترجمہ ہو سکتا ہے۔ ”مغربی بارہ کے لیے“
بلکہ جو بتلاہی ہمارے گھر کے لوگوں کو بھی اپنا مصلح بنا کر اُن کے خدیو سے جس انتظام خانہ وادی کی تحریک
کامیاب ہو۔ بلکہ ہر طرح میں الہی کی طرف سے ایمان رہے۔

نہ ٹکڑو تو میرا رب تمھاری پروا نہیں کرتا۔ البتہ تم نے ناشکی آیتوں کو جھٹلایا ہو تو عذاب تم پر لازم ہوگا۔

سورہ شعرا

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع لکھو۔ یہ سورہ بھی کتاب واضح (قرآن) کی آیتیں ہیں + اے محمد! شاید تو اپنی جان اس لیے ہلاک کرے کہ یہ کفار امان نہیں لاتے + اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ناشانی ایسی بھیجتے کہ اُس کی طرف ان کی گردنیں جھک جاتیں + لوگوں کا دستور ہے کہ جب کوئی نیا ذکرِ رحمن (اللہ) کی طرف سے ان کے پاس آتا ہو تو یہ روگردان ہو جاتے ہیں + انھوں نے جھٹلایا تو غضیب انھیں اُس عذاب کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس سے یہ بچ کر رہتے ہیں + کیا یہ لوگ زمین کو زمین دیکھتے ہیں جس میں ہر قسم کے عمدہ درخت ہمارے آگے آئے ہیں؟ بیشک اس میں قدرتِ الہی کی نشانی ہے۔ مگر ان ترانہ میں کے ایمان نہیں لگاتے بسے شک تیرا رب غالب اور مہربان ہو +

مع سے محاکم جب میرے رب نے موسیٰ سے کہا کہ قوم ظالم یعنی قوم فرعون کے پاس جا + کیا یہ لوگ ہم سے ڈرتے نہیں؟ + موسیٰ نے کہا: اے میرے پروردگار مجھے ڈرو کہ وہ لوگ مجھے جھٹلا رہے ہیں گے۔ میرا دم لگا ہے۔ میری زبان نہیں چلتی تو ہارون سے کہلا بھیج کہ وہ میرا ساتھ دے + میرے ذمہ فرعونوں کا ایک قصہ ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کریں گے + اللہ نے کہا: ہرگز نہیں۔ تم دونوں میری نشانیاں لیکر جاؤ۔ ہم تمھارے ساتھ ہیں اور تم لوگوں کی اٹھک سکتے رہیں گے + تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم پروردگارِ عالم کے رسول ہیں۔ ہمارے ساتھ آپ جی اسرائیل کو کر دیجیے + فرعون نے کہا: موسیٰ! کیا تجھے اپنے گھر میں چھپنے میں نہ جیسا پروردگار نے انہیں کی اور اپنی عمر کے سنی برس تو نے ہم میں بھرتی کیا

لہذا اس دورہ کا اخیرین شواہد کو دیکھو + اللہ نے فرعون کو ایک دم سے ایمان نہیں لاتے تو تیرے گھر کی یہ بات نہیں ہے۔ تو ایسا لکھ رہا ہو کہ ایمان نہ لائے تو کیا تو خود کئی کرے گا؟ اللہ دیکھو سورہ نعل ۱۰ و کوثر ۲

تو نے ایک حرکت بجای بھی کی تھی اور توڑنا محکمہ گذار دیا۔ موسیٰ نے کہا "میں نے وہ حرکت اس وقت کی تھی جب میں گم کروا رہا تھا۔ پھر میں تم سے ڈر کر بھاگا۔ پھر میرے رہنے مجھے اختیار (پیشہ) عطا کیے اور مجھے رسول بنایا اور یہی نبوت ہے جس کا تو پیغمبر اسرار جتنا ہو کہ بنی اسرائیل کو تو نے غلام بنالیا ہو؟ فرعون نے پوچھا "وہ پروردگار عالم کون ہے جس کا تو رسول ہو؟ موسیٰ نے کہا "آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں ہوا ان سب کا وہ پروردگار ہے اگر تم یقین کرو کہ فرعون نے اپنے پاس والوں سے کہا "کیا تم لوگ موسیٰ کی باتیں سنتے ہو؟" موسیٰ نے کہا "وہ بھٹا را اور بخارے اگلے باب دادا کہ بھی پروردگار ہو؟ فرعون نے لوگوں سے کہا "پر بھٹا را رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے مجھوں سلوم بنانا ہو؟" موسیٰ نے کہا "پر رب اور بچھ اور جو کچھ ان دونوں میں ہو سکتا ہے پروردگار ہے اگر تم نقل رکھتے ہو؟ فرعون نے کہا "اگر تو میرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے گا تو میں تجھے تید کر دوں گا؟ موسیٰ نے کہا "اگر میں کوئی ظاہرات تجھے دکھاؤں جب بھی تو مجھے تید کرے گا؟ فرعون نے کہا "اگر تو سچا ہو تو اسے دکھا؟ موسیٰ نے اپنا عصا گرا دیا اور وہ بکڑا بظاہر اُڑا دیا ہو گیا اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو پکٹا ہوا نظر آیا۔

فرعون نے اپنے ساتھی سرداروں سے کہا "بے شک یہ بڑا ہوشیار ساحر ہے یہ جانتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے۔ تو اب کیا رہے دیتے ہو؟ وہ لوگ بولے "آپ است اور اس کے بھائی کو چھوڑیے اور ہر کاروں کو شہر وں میں ڈال دینا کے جمع کرنے کو بھیجے کہ تمام بڑے بڑے اہل جادو گروں کو وہ لائیں؟ پھر پورے مہینوں کے وقت مہینے پر جادوگر جمع ہوئے۔ لوگوں سے فرعون نے کہا "تم لوگ جمع ہوئے یا نہیں؟ اگر یہ جادوگر غالب رہے تو خدا پر ہم اُٹھی ہو دی کر سکتے ہیں۔ جب احزاب ملک کے جادوگر آئے تو وہ فرعون سے کہنے لگے "کیا ہم غالب رہے تو ہمیں انعام ملے گا؟ فرعون نے ان سے کہا "ہاں! اور اس وقت میں تم مقرب بادشاہ بنیں جو تیار ہوئے؟ موسیٰ نے جادوگروں سے کہا "تمہیں جو ڈالنا ہو ڈالو؟ انھوں نے اپنی رسیاں اور لائیخان ڈال دیں اور بولے "فرعون کے اقبال سے

۱۰ یعنی میں پینسہ مہینہ سفر مرا تھا اور میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ میں ان دنوں وہ حرکت کر رہا تھا اور میں غلطی پر تھا؟ ۱۱ یعنی ہماری قوم کو ۱۲ پھر سورہ اعراف ۱۳ کو ۱۴ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی حالت اختیار ہے؟ ۱۵ یعنی جو جادوگر تیار ہو کر وہ

ہم ہی غالب رہیں گے۔ پھر موسیٰ نے اپنا عصا چھڑا تو یکایک وہ اُن کی دعوت بندی کو
 نکلنے لگا۔ اس پر جادوگر مسجد سے من گڑبے اور بولے: ”ہم پروردگارِ عالمین یعنی موسیٰ اور
 ہارون کے رب پر ایمان لائے فرعون نے کہا: ”قبل میرے حکم کے تم موسیٰ پر ایمان لائے
 تو یہ بخوار اسرغہ جو جس نے تعین جادو سکھایا ہو۔ اب تم کھڑ جاؤ گے + میں تمھارے ہاتھ
 اور پاؤں اُسے سیدھے کاٹ کر تم سب کو سولی دون گا۔“ جادوگر بولے: ”کچھ دُر نہیں ہو
 ہم اپنے رب کی طرت جائیں گے۔ ہمیں اُمید ہو کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا۔
 کہ ہم اس قوم میں سے ایمان لائے والے ہیں۔“

سبحانِ ہم نے موسیٰ کی طرت وحی بھیجی کہ راتوں رات تو ہمارے بندوں کو نکال لیج۔ تم لوگوں کا
 تعاقب کیا جائے گا۔ فرعون نے شہر وں میں ہر کار سے بھیجے اور کہا: ”بنی اسرائیل کی
 جماعت قلیل ہو اور انھوں نے ہمیں ناراض کیا ہے۔ اور ہماری جماعت قوی ہے۔“ پھر ہم نے
 فرعون کے لوگوں کو باغون + شہمقون + خزانوں اور بڑے بڑے محلوں سے نکالا۔ ہم ایسا ہی کرتے
 ہیں + اور بنی اسرائیل کو ہم نے ان سب چیزوں کا وارث بنایا + پھر فرعونینوں نے سوچ
 سمجھتے تھے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا + پھر جب ایک جماعت نے دوسری کو دیکھا تو موسیٰ
 کے ساتھیوں نے کہا: ”ہم بکریوں کے“ موسیٰ نے کہا: ”ہرگز نہیں بے شک میرا رب
 میرے ساتھ ہے وہ مغرب سے راہ بتائے گا۔“ ہم نے موسیٰ کی طرت وحی بھیجی کہ: ”اپنا عصا
 دریا پر مارو دریا بھٹ گیا اور بانی کا ہر حصہ گویا یک بڑا سا ہار تھا + پھر دوسروں نے فرعونینوں
 کو وہاں ہم نے پہنچا دیا + موسیٰ اور اُس کے سب ساتھیوں کو تو ہم نے پکالیا اور دوسروں
 کو ڈوبو دیا + اس واقعہ میں قدرتِ اُسی کی نشانی ہو۔ اُن لوگوں میں اکثر مومن نہ تھے + اور محمد
 بے شک برابر غالب اور مہربان ہو۔“

پس اُسے ٹھکانا لوگوں کو ابراہیم کا حال سنا دیا ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے
 پوچھا: ”تم کیا بوجھتے ہو؟“ وہ بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں۔ اور بیشہ ان پر اعتکاف
 کرتے ہیں؟ ابراہیم نے پوچھا: ”کیا وہ تمھارا بکاڑناستے ہیں؟ یا تمھیں نفع یا نقصان
 پہنچا سکتے ہیں؟“ وہ بولے: ”نہیں۔ بلکہ ہم نے اپنے آبا کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

۱۰۰۔ اِس سورہ فاعلم ان لوگوں کو ۱۰۰ + ۱۰۰ ہم ایک کو بکاڑتے ہیں دوسرے کو نالتے ہیں یہ یسائی کا نام ہے
 کہ فرعون کو بکاڑا اور یہ ان اسیلے کہ ان کو ان کے بچہ غضب سے بکاڑا + ۱۰۰ + ۱۰۰ کہ وہ بکاڑا اور بکاڑا ہو گا۔

میتا ہوئی
 اسی طرح
 سہ

فرعون
 فرعون

حضرت

نہیں

ابراہیم نے کہا: ”لوگو! کیا تم نے مسجد لیا کہ تم اور تمہارے اگلے باپ دادا جن بتوں کو پوجتے آئے وہ میرے دشمن ہیں۔ میرا دوست تو پروردگار عالم ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری رہنمائی کرتا ہے۔ وہ مجھے کھلاتا اور بڑھاتا ہے۔ میں بے پروا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے۔ وہی مجھے مارے گا اور وہی پھر مجھے زندہ کرے گا۔ اور اُنہی سے میں امید رکھتا ہوں کہ ہر ذر قیامت وہ میری خطائیں بخشے گا۔ اے میرے رب! مجھے حکم (نبوت) عطا کر اور نیک بندوں میں شامل کر۔ میرا ذکر فرماتے والی نسلوں میں جاری رکھ۔ مجھے بھی جنت نعیم کا وارث بنا۔ میرا باپ گمراہ ہے اُسے بخش دے اور ہر ذر قیامت مجھے رسوا نہ کر۔ اُس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد کام آئے گی۔ صرف وہ شخص نفع میں رہے گا جو قلب پاک لیکر اللہ کے پاس حاضر ہو گا۔ جنت پر ہر نگاروں کے لیے آراستہ کی جائے گی اور گمراہوں کے لیے دوزخ ظاہر کیا جائے گا۔ اور اُن کے پوچھا جائے گا: ”اللہ کے سوا جنہیں تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں؟“ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا انتقام لے سکتے ہیں؟“ پھر وہ مسجود اور اُن کے پوچھنے والے گمراہ لوگ اور شکر شیطان سب کے سب دوزخ میں اوندھے منہ ڈھکیل دیے جائیں گے۔ وہ دوزخ میں باہم لڑیں گے اور گمراہ لوگ بتوں سے کہیں گے: ”قسم اللہ کی جب ہم نے اے بتو! تمہیں پروردگار عالم کے برابر ٹھہرا رکھا تھا تو ہم صریح گمراہی میں تھے۔“ گناہگاروں ہی نے ہمیں بہکایا تھا۔ آج نہ کوئی ہمارا شفاعت کرنے والا ہے۔ اور نہ کوئی دلسوز دوست ہے۔ کاش ہم پھر دنیا میں جاتے تو ضرور مومن ہو کر رہتے؟“ اس قصہ میں بھی عبرت ہے۔ ابراہیم میں اکثر ایمان والے نہ تھے۔ اے محمد! اس میں تنگ نہیں کہ تیرا رب غالب اور مریدان ہو؟

حضرت نوح

مع قوم نوح نے پیغمبر نوح کو جھٹلایا تھا۔ جب اُن کے بھائی نوح نے اُن سے کہا: ”کیا تم دُور تے نہیں؟“ میں تمہارا رسول امین ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں تم سے اس سمجھانے کی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو؟“ وہ لوگ بولے: ”کہتے تیرے پیرو ہیں۔ تو کیا ہم بھی تیری بات مان لیں؟“ نوح نے جواب دیا: ”مجھے کیا مطلب کہ ان کے عمل کیسے ہیں؟“ یہ کہتے ہیں

اللہ میرے سمجھانے سے بدستور یعنی تو نہیں ایمان دے اور نہیں بدستور۔ ابراہیم کو یہ علم تھا کہ اُن کے باپ ایمان لائے والے انسان ہیں۔ وہ دوزخ میں دنا کر کے بدستور۔ حضرت نوح کو جھٹلایا تو گناہ تمام پیغمبروں کو جھٹلایا کیونکہ چاروں رسول (پیغمبروں) کو اُن کی بدی و ملامت ہو

تم اُن کے حکم کی پیروی نہ کرو گے وہ بولے تو سحر زدہ ہو۔ ہماری طرح تو بھی ایک ہی ہو۔ تو سچا ہو تو کوئی نشانی لائے صلیح نے کہا کہ یہ ایک اونٹنی جو ایک دن پانی اسے لیے ہو اور ایک دن تھر تھارے لیے ہو۔ تم اسے گزند نہ پہنچانا ورنہ ایک سخت دن کے عذاب میں گھنٹا رہو گا۔ قوم بنو دے اُس اونٹنی کی کو پھین کا مین اور نہ اسے اٹھائی اور گرفتار عذاب ہوے۔ بے شک اس واقعہ میں بھی عبرت ہو۔ قوم بنو دین اکثر سوچ نہ تھے اسے محمد تیرا رب ہے شک غالب اور مہربان ہو۔

ع حضرت لوطؑ قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ جب اُن سے اُن کے بھائی لوط (بنی) نے کہا یہ کیا تم کرتے نہیں؟ میں تمہارا رسول امین ہوں۔ تو تم اسے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس پر تم سے خواستگار اجرت نہیں ہوں۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہو۔ کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے مردوں پر گرتے ہو اور تمہارے رب نے جو بیان تمہارے لیے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑتے ہو؟ بلکہ تم حد سے تجاوز ہو گے تو وہ بولے اسے لوط! اگر تو اپنی نصیحتوں سے باز نہ گئے گا تو کھال دیا جائے گا لوط نے کہا میں تمہارے کاموں سے بیزار ہوں۔ اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان کے افعال سے بچائے۔ ہم نے لوط کو اور اُس کے گھر والوں کو سب کو نکالت دی۔ صرف لوط کی ایک بوڑھی عورت پیچھے رہ گئی۔ اس کے بعد ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اُن پر خوب پانی برسایا۔ اُس بڑائی میں قوم کے حق میں پانی برابر سا۔ بیشک اس واقعہ میں بھی عبرت ہو۔ قوم لوط میں اکثر مومن نہ تھے اسے محمد تیرا رب غالب اور مہربان ہو۔

ع حضرت شعیبؑ اہل ایک نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ جب شعیب (بنی) نے اہل ایک سے کہا۔ یہ کیا تم کرتے نہیں؟ میں تمہارا رسول امین ہوں۔ تو اسے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس پر تم سے خواستگار اجرت نہیں ہوں۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہو۔ پورا اہل لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤ سیدھی تراد سے تو لو۔ لوگوں کی چیزیں کم نہ کرو۔ اور نہ خدا کے ساتھ لک میں سر اٹھاؤ۔ اُس الشی سے ڈرو جس نے تمہیں اور مخلوق سب کو پیدا کیا۔ وہ کہنے لگے یہ تو سحر زدہ ہو۔ تو مثل میرے ایک آدمی ہوا اور ہم تمہیں جھوٹا جانتے ہیں۔ اگر تو سچا ہو تو آسمان کا ایک ٹکڑا ہم پر گرا۔ شعیب نے کہا یہ میرا رب تمہارے

اعمال سے باخبر ہوگا۔ پھر ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھکایا پھر عذابِ یومِ قتل ان پر نازل ہوا۔
وہ بھی بڑے سخت عذاب کا دن تھا۔ بیشک اس واقعہ میں بھی عبرت ہوگا۔ اہل ایک اکثر
مومن نہ تھے۔ اے محمدؐ! تیرا رب غالب اور مہربان ہوگا۔

۱۱۔ اے محمدؐ! اس میں شک نہیں کہ اس قرآن کو پروردگار عالم نے تمہارا ہی روحِ الامیں
زجر میں ہونے سے تیرے دل پر زبانِ فصیح عربی میں تمہارا ہی تاکہ تو اس کے ذریعہ سے لوگوں کو
دورائے۔ اس کی پیشین گوئی ہے شک اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں ہوگا۔ کیا یہ دلیل اہل مکہ
کے لیے کافی نہیں جو کہ علمائے بنی اسرائیل اس سے واقف ہیں؟ اگر قرآن کو ہم کسی بھی
پر انارتے اور وہ انھیں سنانا کہی یہ ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے گنگا کے روں کے دل میں

قرآن کی
پیشین گوئی

انکار ڈال دیا۔ جب تک وہ عذابِ الیم نہ دیکھیں گے ایمان نہ لائیں گے۔ اُن پر بے خبری
میں واقف عذاب آئے گا اور وہ کہیں گے کیا ہمیں ملت مل سکتی ہو؟ اے محمدؐ! کیا یہ عذاب
عذاب کے لیے جلدی بجا رہے ہیں؟ تو دیکھ تو سہی اگر ہم ان کو برسوں تک مزے میں رکھیں
اور پھر ان پر عذاب موعود آئے تو یہ مزے میں رہنا ان کو عذاب سے نجات نہ دے گا۔ ہم نے
کسی بستی کے رہنے والوں کو بے اس کے ہلاک نہیں کیا۔ کہ ان کے پاس آگاہ کرنے کے لیے

نصیحت

دور سنانے والے (پیغمبر) آئے۔ ہم ظالم نہیں ہیں۔ اس قرآن کو مشاہدین نے کر نہیں اُترے
ہیں۔ یہ کام نہ ان کے کرنے کا تھا اور نہ وہ اسے کر سکتے تھے۔ آسمانی وحی سننے سے وہ غرور
ہیں۔ اے محمدؐ! تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارتا اور نہ تجھ پر عذاب ہوگا۔ اپنے
ترب تر قبیلہ کو عذاب سے ڈرا۔ اور مومنین جو تیرے تابع ہیں ان کے لیے اپنے بازو جھکا کر

پھر اگر وہ نافرمانی کریں تو کہہ میں تمہارے اعمال سے بری ہوں۔ اے محمدؐ! تو اس غالب اور
مہربان اللہ پر بھروسہ کر جو نماز میں تہا قیام اور نمازوں میں تیرے حرکات دیکھتا ہوگا۔ وہ مستحضر اور

سلطہ ظاہر یعنی سارے سامانِ صورت عذاب بھی کر سکتا ہے وہ ہر قانون میں کھسے۔ وہ ان میں نہ آیا تو پھر
نکلے۔ اگر گھبرا گیا اور سب اس کے غیظِ راحت سے جھک جاتے ہوں۔ اُسے عذاب نازل ہو اب وہیں ڈھیر ہو کر رہے۔
دیکھو سورہٴ اعراف، رکوع ۱۱۔ اُس میں عذاب بصورت زلزلہ مذکور ہے۔ ایسا ماحول ہوتا ہے کہ اہل ایک اور اہل مدین
دو مختلف زمینیں مختلف مواقع اور مختلف اوقات میں حضرت شعیبؑ کے زمانہ میں ان کی مختلف صورتوں سے
عذاب نازل ہوا۔ یعنی آنا بڑا سچوہہ دیکھتے کہ زبانِ عربی سے واقف شخص قرآن عربی سنانا جب بھی ایمان نہ لاتے
یوں ہی ترجمہ کیا کرتے۔ اگر ہر قرآن کو کسی بھی زبان میں انارتے اور وہ انھیں سنانا تو یہ اور بھی ایمان نہ لاتے۔
اس صورت میں مطلب ہوگا کہ ان زمانہ میں قرآن کو تو لیتے تھے مگر غیر زبان میں ہوتا تو کیا ملتے۔ اے محمدؐ! میں اس سے
تواضع پیش آؤ۔

جانتا ہوں کہ اے محمد! تم لوگوں سے کہو۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟
تمام مفری گناہگاروں پر وہ اترتے ہیں اور ان پر سنی سنائی باتوں کا لگا کر دیتے ہیں اور
ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں و شاعرانوں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں + اے مخاطب! کیا تو نہیں
دیکھتا کہ شعرا ہر میدان میں سرگردان رستے ہیں اور ان کے اقوال ان کے افعال کے مطابق
نہیں ہوتے بلکہ وہ مومن نیکو کا رشتہ جو استاذ کو بہت یاد کرنے والے ہیں اور کسی کی
بجھوتے ہیں تو اپنا عوض لینے کے لیے کرتے ہیں اور وہ بھی بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہو
ان بیہوشوں سے پاک ہیں بلکہ ظلم کرنے والے یعنی مشائخا ناحق جو کرنے والے سے غریب مرنے پر
معلوم کریں گے کہ وہ کس کردٹ پھیرے جاتے ہیں؟

سورہ نمل

(نمل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس اللہ تعالیٰ نے اس سورہ قرآن یعنی اس کتاب روشن کی چند آیتیں دیں۔ جو ہدایت اور
خوشخبری ہو ان مومنوں کے لیے جو نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین کرتے ہیں
آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کو ہم ان کے اعمال اچھے دکھاتے ہیں اور وہ بہک جاتے
ہیں + انہیں لوگوں کے لیے برا عذاب جو آخرت میں ہی بڑا نقصان پانے والے ہیں +
اسے پھرایا مجھے تو حکیم و نازک (اللہ) کی نرس سے قرآن کا القا ہوتا ہے کہ تو لوگوں کو وہ واقعہ یاد دلا
جب موسیٰ نے اپنی بی بی سے کہا تھا مجھے آگ دکھائی دیتی ہو میں جا کر وہاں سے راہ کی
خبر لے لیا تو وہاں سے ایسے آواز ہوئی کہ اسگتا ہوا کوئی انگار لاتا ہوں تاکہ تم تبا ہو کہ جب موسیٰ آگ کے
پاس آیا تو نہ آئی جو ذات اس آگ میں ہو مبارک ہو اور جو اس آگ کے گرد ہو وہ بھی مبارک ہو

آتش طہور

سورہ میں کچھ لوگ کہیں کہ یہ جو عیب کی خبریں سننے کے مدی تھے + ہندو مت میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ انکی
دینوں نازلہ غلط اور کسی بھی کچھ بھی ہو جاتی تھیں۔ کھار کھتے تھے کہ آغوش محمد صلی اللہ علیہ وسلم + انہیں جاکر شیطان
خبریں سناتے والے کا نہیں ہے اور آغوش سے کیا شائبہ ہو سہ کھار کھتے تھے کہ کھار ایک شاعر ہی جیسے شاعر
بنایا کرتا ہو ارشاد ہوا کہ خداوند کو آغوش سے کچھ نسبت نہیں ہے۔ غرض یعنی جیسی + اس سورہ میں جو کچھ
کا ذکر ہے سورہ طہ پر کوع +

اللہ پروردگار عالم پاک ہر قسمیات سے ہے اے موسیٰ! بے شک میں ہوں اللہ غالب ہمت والا ہے تو اپنا عصا ڈال دے جب موسیٰ نے اپنا عصا ہٹا ہوا اندر سے ہی طرح دیکھا تو پیچھے دے کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور ارشاد ہوا ہے اے موسیٰ! نہ ڈر میں ہوں۔ میرے پاس پیغمبر دے ستمین ہیں لیکن جس سے کوئی قصور ہو جائے اور بعد تصور کے وہ اسے بدلے نیکی کرنے لگے تو میں بخشنے والا مہربان ہوں ہے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈال بیچھو۔ سبے رنگ سفید نکلے گا۔ یہ دو نشانیاں اُن نوشتائے مومن میں سے ہیں جن کے ساتھ مجھے فرحتوں اور اُس کی قوم کے پاس جاتا ہوں۔ وہ نافرمان بردار قوم ہیں جب فرعون والوں کے پاس آنکھوں سے دکھائی دینے والی نشانیاں آگئیں تو وہ بولے یہ تو صریح جادو ہے اُن کے دلوں نے یقین کر لیا تھا۔ لیکن ظلم اور کسرکشی سے انھوں نے انکار کیا اے محمد! تو دیکھ اُن مفسدون کا کیا انجام ہوا ہے

حضرت موسیٰ
کی نشانیاں

۳۱ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا تھا۔ دونوں نے کہا: شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں نصیحت دی اپنے بہت سے مومن بندوں پر یہ سلیمان جانشین ہوا داؤد کا۔ اور کہنے لگا: ”لوگو! ہمیں جانور غلوں کی بولی سکھلائی گئی ہے اور ہر شے ہمیں عنایت ہوئی ہے یہ اللہ کا صریح فضل ہے یہ سلیمان کے تمام لشکر جن وانس اور پرند سلیمان کے ملاحظہ کے لیے جمع کیے گئے اور وہ درجہ بدرجہ کھڑے کیے گئے یہاں تک کہ جب وہ جونیئوں کے میدان میں آئے ایک چوٹی بولی ”جونیئو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ سلیمان اور اُس کا لشکر پیغمبری کی حالت میں تمہیں روئے ڈالے“ چوٹی نے اس کے لیے سلیمان بحالت صبح مسکرایا اور بولا ”اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں اُس نعمت کا شکر کروں جو مجھے اور میرے والد کو تو نے عطا کیا ہے اور یہ بھی توفیق دے کہ میں نیک کام کروں کہ جسے تو پسند کرے۔ اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل کرے“ سلیمان نے چڑیوں کی تلاش کی تو کہنے لگا: ”یہ کیا بات

حضرت داؤد

حضرت سلیمان

چوٹی

۳۲ دیکھو سورہ باہم ۲۲ گور ۲۲ حضرت داؤد بادشاہ بھی تھے پیغمبری تھے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمان پڑے اسی بادشاہ ہوئے۔ زمین۔ بانی اور ہوا حسب پرہیز حکومت تھی۔ حکومت کی نویت کہیں بیان نہیں کی گئی۔ یہ کیا اکل بڑی بڑی سلطنتیں تری اور نبی جہا زور دینے کے ذریعہ سے زمین بانی اور ہوا پر حکمران نہیں ہیں؟ دیکھو لا سلام علیہ علاوہ برین جب خدا قادم مطلق ہو تو اپنے بندوں کو غیر معمولی اختیارات دینے پر بھی قادر ہے ۳۳ حضرت سلیمان جہا زور دینے کی پہلی جتنے تھے ۳۴ آئی علی بازا اور کھوڑا یوں میں کام دیتے ہیں۔ را لشکر جن۔ اس کے لیے دیکھو لا سلام فصل ۵۴۔ ورفہ کو قادم مطلق جانتے ہو تو جس طرح قرآن میں ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی قدرت پڑھنا ان کا علم حاوی نہیں ہو سکتا ہے

ہو؟ کہ میں ہر بد کو نہیں دیکھتا غائب تو نہیں ہو گیا، اُسے سخت سزا دوں گا یا مار دوں گا؟
 اگر کوئی غدر مقبول وہ پیش نہ کر سکا؟ زیادہ زمانہ نہ گزرا تھا کہ ہر بد نے اکر کہا "میں نے
 ایسی بات دریافت کی جو جو آپ کو معلوم نہیں یعنی ملک سب سے میں ایک سچی خبر لایا ہوں"
 میں نے ایک عورت (ہلقیس) دیکھی جو باشندگان ملک سب کی ملکہ ہو اور تمام شوا سے بستر
 ہو۔ اور تخت اُس کا بہت بڑا ہو۔ میں نے دیکھا کہ وہ عورت اور اُس کی قوم اللہ کے
 سوا سورج کو سجدہ کرتی ہو۔ اور شیطان اُن کے کام اچھے دکھاتا ہو۔ راہ سے اُن کو
 روکتا ہو اور انھیں اتنی بھی ہدایت نہیں ہوتی کہ ایسے اللہ کا سجدہ کیوں نہ کریں تو کماؤں
 اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں ظاہر کرتا ہو اور بھیجی اور کھلی ہوئی باتیں جو تم لوگ کرتے ہو وہ
 جانتا ہو اللہ جو سوا اُس کے کوئی معبود نہیں ہو۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہو؟ سلیمان نے کہا
 "ہم دیکھیں گے کہ توحیہ بولتا ہو یا جھوٹ بولتا ہو میرا یہ خط لکھا اور باشندگان سب کے پاس
 گرا دے اور کنارے کھڑا ہو۔ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟" خط یا کر ہلقیس نے کہا "اگر
 سردار وہ یہ خط محترم جو میرے پاس آیا ہو سلیمان کا ہو اور اس میں لکھا ہو "بسم اللہ الرحمن الرحیم"
 مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے مطیع ہو کر حاضر ہو؟

سبح ہلقیس نے اپنے سرداروں سے کہا "اے سردارو! تم مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟
 جب تک تم موجود نہ ہو میں کوئی حکم قطعی نہیں دیتی؟ وہ لوگ بولے "ہم صاحبِ قوت
 اور سخت لڑنے والے ہیں۔ اور حاکم آپ ہیں آپ ہی غور کر کے حکم دیجیے؟" ہلقیس بولی۔
 "مسلطین جب کسی شہر میں آتے ہیں تو اسے برباد کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت داروں
 کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی کیا کرتے ہیں؟ میں اُن کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی
 ہوں کہ اپنی کیا جواب لاتے ہیں؟ جب اپنی سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا "کیا تم
 مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟" اللہ نے جو مجھے دیا ہو وہ اُس سے بہتر ہو جو اُس نے
 تمہیں دیا ہو۔ لیکن تم اپنے تحفے پر نازان ہو؟ تو اپنی قوم کی طرف واپس جاؤ ہم ابراہیم اللہ
 لے کر اُن کی طرف آتے ہیں جس کا مقابلہ وہ لوگ نہ کر سکیں گے۔ اور ہم انھیں ذلت و
 غلامی کے ساتھ وہاں سے نکالیں گے؟" پھر سلیمان نے اپنے سرداروں سے کہا "اگر
 سردار وہ تم میں سے کوئی ہلقیس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ ہمارے پاس مطیع ہو کر آئیں
 لے آئیں ناز بن ملک میں کا یہ بڑا تخت تھا۔"

لا سکتا جو کہ جنوں میں سے ایک غریب بولا کہ میں تخت آپ کے پاس لا دیتا ہوں تبیل
 اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں۔ میں اس کام کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار بھی
 ہوں کہ ایک اور شخص جو کمانی علم رکھتا تھا بولا کہ میں وہ تخت آپ کے پاس آپ کے پاک
 مارنے کے پہلے لاتا ہوں کہ سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھ کر کہا کہ یہ میرے رب کا
 فضل ہے کہ وہ مجھے آفتاب ہو کہ میں شکر گزار ہوں یا ناسکر گزار ہوں کہ جو شکر کرتا ہو اپنے محلے کے
 لیے شکر کرتا ہو اور جو ناشکر ہی کہے تو میرا رب اس سے بے پروا اور کریم ہو کہ سلیمان نے اپنے
 آدمیوں سے کہا کہ بلقیس کے تخت میں کچھ تبدیلی کرو وہم دیکھیں وہ پہچانیں جو یا سنیں کہ
 جب بلقیس دوبارہ میں آئی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا ایسا ہی آپ کا تخت تھا بلقیس بولی کہ
 ”گویا یہ وہی ہے“ اور سلیمان کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ ہمیں تو پہلے سے آپ کی نبوت کا علم
 تھا اور ہم آپ کو ماننے ہوئے ہیں کہ اللہ کے سوا وہ آفتاب کی پرستش کرتی تھی تو یہ پرستش کیا
 کس سلیمان کے پاس آنے سے ملے تھا اور وہ کافروں میں تھی بلقیس سے کہا گیا کہ محل میں
 پہلیے۔ جب اس نے شیشے کا فرش محل میں دیکھا تو اسے پانی بھی اور اپنے پانیچے چڑھا کر پتہ لیا
 کھول دین سلیمان نے کہا کہ اس محل میں شیشے کچھ ہوئے ہیں بلقیس بولی کہ اے میرے
 پروردگار! میں آفتاب پرستی میں اپنا ہی نقصان کرتی رہی اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ
 پر سلام لاتی ہوں جو رب العالمین ہو کہ

میں نے تم خود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اور اس نے ان سے کہا کہ لوگو! اللہ کی
 عبادت کرو۔ تو وہ دو فریق (مومن اور منکر) ہو کر باہم جھگڑنے لگے کہ صلح کرنے کا یہ بھائیوں
 تم بھائی کے پہلے بُرائی (عذاب) کے لیے کیوں جلدی بچاتے ہو؟ اللہ سے استغفار کیوں

حقوق

اللہ مفسرون نے حضرت کا ترجمہ دیو لکھا ہے کہ مفسرون نے لکھا کہ حضرت سلیمان کا وزیر اسعٰت بلاؤی علم تھا
 ام علم معلوم تھا اس کی برکت سے اس نے کراست دکھائی کہ اللہ علم بالصباب بلکہ بلقیس کی عقل کا امتحان حضرت سلیمان
 کو متعلق ہوا اور نیز پتہ کیوں کا دیکھنا سمجھنا تھا جیسا کہ اچھے ذکر آئے گا کہ لوگوں نے حضرت سلیمان سے غلط کہہ دیا
 تھا کہ ملکہ ہے عقل ہے اور اس کی بیانیہ خراب ہیں کہ چنانچہ حضرت سلیمان نے تخت کی سیٹ بدل کر اور شیشے
 کے فرش پر چلا کر بلقیس کی عقل کا اور پتہ کیوں کا امتحان کر لیا کیونکہ اس سے نکاح کرنا حضرت سلیمان چاہتے تھے
 اور بالآخر نکاح کیا کہ وہ کہو سورہ ہود (۱۱ رکوع ۶) کہ انہوں نے حضرت صلح سے کہا ہم لوگ نافرمان ہیں
 تو ہم پر عذاب نازل کرائیے۔ جو آیا ارشاد ہوا اچھے کلمہ کہ بھلائی کے خواستگار کیوں نہیں ہوتے۔
 عذاب کے لیے کیا جلدی بچاتے ہو؟

نہیں کرتے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے۔ قوم خود نے صلح سے کہا۔ ہم تمھے اور تیرے
 ساتھیوں کو خمس جانتے ہیں۔ صلح نے کہا۔ تمھاری حکومت اللہ کے نزدیک روزِ ازل
 سے ہو۔ بلکہ تم ایسے لوگ ہو جن کی آرائش دولت اور ملکیت سے کی جاتی ہو۔ شہر میں تو
 اشخاص ایسے تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے تھے اصلاح نہونے دیتے تھے۔ وہ لوگ ملے
 ہر سب مل کر قسم کھائیں اللہ کی کہ صلح پر اور اُس کے گھر والوں پر بخون ماریں گے۔ اور پھر صلح
 کے وارث سے کہیں گے کہ اس کے مارے جانے کے وقت ہم موجود نہ تھے ہم سچ کہتے ہیں
 انھوں نے ایک داؤن کیا تو ہم نے بھی ایک داؤن کیا جسے وہ نہ سمجھے۔ اسے محسوس نہ کیا۔
 داؤن کا کیا انجام ہوا کہ ہم نے انھیں اور ان کی سب قوم کو ہلاک کر دیا۔ یہ اُن کے گھر میں کہ
 اُن کے ظلم کی وجہ سے خالی پڑے ہوئے ہیں۔ جاننے والوں کے لیے اس واقعہ میں عبرت ہو۔
 پھر یہ گمراہوں کو ہم نے بچالیا تھا۔ اسے محسوس نہ کیا۔ لوط کا واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلایا۔ جب لوط
 نے اپنی قوم سے کہا۔ تم دیدہ و دانستہ بیچیاں کر رہے ہو۔ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی
 طرف شہوت سے مائل ہوتے ہو۔ بلکہ تم نادان لوگ ہو۔ تو قوم لوط کا یہ جواب ہوا۔ لوگو! لوط
 کے خاندان والے بڑے پاکیزہ ہیں تو انھیں اپنی بستی سے نکال دو۔ پھر ہم نے لوط کو اور اس کے
 گھر والوں کو چالیا۔ باسنتا اُس کی عورت کے جس کی تقدیر میں تھا کہ وہ پیچھے رہ جائے گی۔ پھر
 ہم نے اُن پر بیعت کر لیا۔ اور وہ بیعت اُس (عذاب الہی سے) ڈرائی ہوئی قوم پر بہت ہی برابر رہا۔
 اے محمد! تو لوگوں سے کہہ۔ منافقانوں کے ہلاک ہونے پر اللہ کا شکر ہو اور سلام اُس کے
 برگزیدہ بندوں پر ہو۔ لوگو! اللہ بہتر ہے یا وہ بہتر ہے جسے لوگ اُس کا شریک ٹھہرتے ہیں؟

(بیشواں پارہ)

بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے تمھارے لیے کس نے پانی برسایا۔
 ہم ہی نے پانی سے خوشنابلغ اُگلے ہیں۔ تم کو یہ قدرت نہ تھی کہ اُن میں درخت اُگاتے۔ کیا
 اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے؟۔ نہیں۔ مگر یہ ایسے لوگ ہیں کہ حق سے عدول کرتے ہیں۔

۱۔ دیکھو سورہ بقرہ ۱۱۰ اور ۱۱۱۔ ۲۔ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ "بلکہ تم لوگ ایسے ظالمین ہو کہ پانی نہ پانی
 کے برائے ہیں آجاتے ہو۔ ۳۔ انھوں نے حضرت صالح پر بخون مارا۔ حضرت صالح کو قتل کرنے والے لوگ ہلاک ہو گئے۔
 بطور استغاثہ انھوں نے ایسا کیا تھا۔ ۴۔ دیکھو سورہ انفاس ۱۰ اور ۱۱۔

بھلا کس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اُس کے بیج بیج میں سرین بنائیں اور اُس کے لیے پہاڑ بنائے اور وسندرون میں حد فاصل رکھی؟ کیا کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ ہے؟ نہیں۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے، بھلا جب کوئی شخص بقیار ہو کر اُسے بجاتا ہے تو اُسکی دعا کون سنتا ہے اور کون اُس کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ اور کون تحصین زمین کا نائب بناتا ہے؟ کیا کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ ہے؟ تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو، فتنگی اور تری کی تاریکیوں میں تمہارا کون رہنا ہوتا ہے؟ اُس کے بارانِ رحمت کے آگے خوشخبری دینے کو کون ہواؤں کو بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ لوگوں کے شرک سے اللہ لاتر ہے؟ کون ہے جو مخلوقات کو بار اول پیدا کرتا ہے اور پھر بار بار پیدا کرتا رہتا ہے؟ تحصین آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ اُسے محمدؐ تو ان لوگوں سے کہہ دے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو، تو کہدے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیبیان نہیں ہے اور نہ لوگوں کو علم ہے کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے، آخرت کے متعلق یا تو ان کے علم کا خاتمہ ہو گیا ہو یا یہ کہ اس بارے میں یہ شک کی حالت میں ہیں۔ نہیں تو جان بوجھ کر یہ اُس سے اندھ بنے ہوئے ہیں؟

نصیحت

مع کفار کہتے ہیں ”ہم اور ہمارے باپ دادا جب مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم زمین سے نکلے جائیں گے؟“ ہم سے کہا جاتا ہے کہ پھر نکلے جائیں گے اور ہمارے آبا سے بھی یہی پتلا کہا جاتا تھا۔ اگلی کمیتان ہیں کہ اُسے محمدؐ تو کہہ دے کہ سیر کرو تو نظر آئے کہ گنگا روں کا کیا انجام ہوا؟ تو ان لوگوں پر انسوس نہ کرو اور نہ ان کی تدبیروں سے توتنگدل ہو، مسلمانوں سے یہ منکرین کہتے ہیں ”تم سچے ہو تو بتاؤ وعدہ عذاب دینا کب آئے گا؟“ تو ان سے کہہ دے کہ وعدے کی تحصین جلدی ہے اُس میں سے کچھ تو ابھی آتا ہے؟ اُسے محمدؐ تیرا رب آدمیوں پر فضل کرتا ہے کہ جلدی عذاب نہیں بھیجتا لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے جبے شک تیرا رب ان کے دلوں کی بات سے اور جو کچھ یہ بظاہر کرتے ہیں اُس سے آگاہ ہے؟ آسمانوں اور زمین میں کوئی

لایون بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ آخرت کے بارے میں ان کا طم مختلف ہے، مسلمانان مکہ کفار سے کہتے تھے کہ مسلمانوں کو تم لوگ شامائے توبہ ہو جاؤ گے ظالم ظالمانہ پائیں گے، اس پر کفار مسخر کرتے تھے اور بوجھتے تھے ”ہماری تباہی کا نذر کیا ہے؟“ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مغرب آگیا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہم کفار تباہ ہوئے۔

بات ایسی چھپی ہوئی نہیں ہو جس کا ذکر کتاب واضح (لوح محفوظ) میں نہ ہو + یہ قرآن
بنی اسرائیل کو اکثر ایسی باتیں بتا دیتا جو جن میں وہ اختلاف کرتے تھے + بے شک یہ قرآن
مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے + اسے محمد! تیرا رب بے شک اپنے حکم سے اُن کی
باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ وہ غالب اور دانا ہے + اسے محمد! توکل کر اکثر پریشک تو صریح
حق پر ہے + تو اپنی آواز نہ مڑو ان کو سنا سکتا ہے اور نہ بہروں کو سنا سکتا ہے۔ جب کہ وہ بیٹھ
پیر کر بھگتے ہیں + تو انھوں کو اُن کی گمراہی سے باز نہیں رکھ سکتا + تو انھیں کو سنا سکتا
ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور مطیع ہیں + جب وعدہ قیامت اُن پر پورا ہونے کو
ہوگا تو ہم زمین سے ایک جاگڑ لوگوں کے لیے نکالیں گے جو اُن سے کہے گا کہ کون آدمی
ہماری آیتوں پر یقین کرنے والے نہیں ہیں +

داتا گرائی

قیامت

سبحان اے محمد! لوگوں کو اُس دن سے ڈرا جب ہم ہر امت سے اُن لوگوں کو فوج کی طرح
انکھین گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور پھر وہ گروہ کیے جائیں گے + جب وہ
آجائیں گے تو انہیں اُن سے کہے گا "کیا بے سمجھے ہو جسے ہماری آیتوں کو تم جھٹلاتے تھے؟"
یہ نہیں تو تم اور کیا کرتے تھے؟ اُن کی سرکشی کے بدلے اُن پر حکم عذاب واقع ہوگا اور وہ
حاکم و محسوس رہیں گے + کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم نے آرام کے لیے رات بنائی ہے اور دیکھنے
کے لیے دن بنایا ہے؟ بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں
جب دن صحرابھوٹکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے سب لوگ ڈرنے لگیں گے + استثنا اُنکے
بے شمار چاہے کہ نہ ڈرے اور سب اُس کے پاس بحالت عجز حاضر ہوں گے + اے مخاطب!

۱۸ مسلمانوں کا عقائد ہی کہ جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے وہ جہلتے مقدور ہو چکا ہے اور درازل میں خلقت سے پہلے وہ لکھ گیا
ہے۔ سان شرع میں اس کتاب کو میں تقدیر لکھی ہوئی ہے بطور سان نشانی لوح محفوظ کہتے ہیں + لکھ شاذ قزاق
نے حضرت مخدوم اور حضرت عیسیٰ کو زندہ خدا کہا۔ حضرت مریم کی عصمت ثابت کی۔ حضرت سلیمان سے اہتمام جو دفع
کیا۔ حرمت بعض لحم رفع کی + یہ امور ایسے تھے کہ ان میں بنی اسرائیل باہم اختلاف کرتے تھے + لکھ کفار کو مڑو
اور ہر دن سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اُن پر گفتگو کا اثر نہیں پڑتا + لکھ اس کا مطلب یوں لکھا گیا ہے کہ ایک بڑا جاور
انسانی بولی بولنے والا قریب قیامت پیدا ہو کر تمام دنیا کا سفر کرے گا اور ہر ایک انسان کی پیشانی پر نشان
کرے گا جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کون کافر اور کون خیر کا ذریعہ اصطلاح شرع میں داتا الارض اسکا
نام ہے + اہل تشیع کے نزدیک داتا الارض سے مراد حضرت علی مرتضیٰ ہیں + اور پھر اس تصور پر
جائے "جاووز" کے "چلتے والا" ترجمہ ہوگا +

تو پہاڑوں کو دیکھ کر انھیں تمہا ہوا سمجھا ہو حالانکہ وہ قیامت کے دن ابر کی طرح اڑتے پھریں گے + یہ اُس اللہ کی کارگیری ہو جس نے ہر شے مستحکم بنائی ہو + بے شک وہ مختار افعال سے باخبر ہو + جو شخص نیک عمل ساتھ لائے گا اُسے اُس سے بہتر بدلے گا اور اُس دن (قیامت) کے خوف سے وہ امن میں رہے گا + اور جو شخص عمل بد ساتھ لائے گا وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالا جائے گا اور ایسے لوگوں سے کہا جائے گا: "یہ انھیں اعمال کی جزا ہو جو تم کرتے تھے" اے محمدؐ تو ان لوگوں سے کہہ دو مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں ہی شہر (مکہ) محترم کے رب کی بندگی کروں۔ اُسی کے لیے ہر شے ہو گا اور یہ بھی مجھے حکم ہوا ہے کہ "میں اُس کا فرمانبردار رہوں اور قرآن پڑھ کر لوگوں کو سناؤں + پھر جو راہ پائے گا خود اپنے لیے راہ پائے گا اور جو گمراہ رہے اُس سے تو کہہ دے" میرا کام صرف ڈرانا ہے گا اور یہ بھی کہہ دے اللہ کا شکر ہو۔ عنقریب وہ اپنی نشانیاں تمہیں دکھائے گا اور تم سے پہچان لوگے گا اے محمدؐ تیرا رب تم لوگوں کے اعمال سے فاضل نہیں ہو +

سورہ قصص

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحسبکم یہ سورہ بھی کتاب واضح (قرآن) کی آیتیں ہیں + اے محمدؐ اہم تمہیں فرعون اور موسیٰ کے صحیح حالات مومنوں کے فائدے کے لیے سناتے ہیں + بے شک فرعون ملک (مصر) میں سرکش تھا۔ اُس نے وہاں کے لوگوں کے الگ الگ گروہ قرار دیے تھے + اُن میں سے وہ ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور جان کر اُن کے لڑکوں کو قتل کرنا تھا اور اُن کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا وہ بڑا ہی فاسد تھا + ہم نے چاہا کہ ملک مصر کے ان کمزور لوگوں پر ہم احسان کریں۔ انھیں کو پیشوا بنائیں اور انھیں کو دارالسلطنت

صحتہا

سورہ کفار کہہ سکتا ہے کہ غریب وہ ذلت اٹھائیں گے تب سمجھ جائیں گے کہ اللہ کے حکم نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا + چنانچہ فتح مکہ کے بعد تمام کفار کہہ سلمان ہوئے مگر انھیں وہ درجہ نصیب نہوا جو ان سے پہلے مسلمان ہونے والوں کا تھا

ہزاروں اور انھیں ملک کی حکومت دین اور ان کے ذریعہ سے فرعون بہان اور ان کے لشکر کو وہ دن دکھائیں جس لئے وہ در رہے تھے۔ ہم نے مادر موسیٰ کی طرت و محبت بھی۔ تو موسیٰ کو دودھ پلا اور جب موسیٰ کے لیے توڑے تو اسے دریا میں ڈال دے اور پھر کچھ خوف اور رنج نہ کر۔ ہم پھر اسے تیرے پاس پہنچا دیں گے اور اسے اپنا پیغمبر بنائیں گے۔ پھر فرعون کے لوگوں نے موسیٰ کو اٹھالیا کہ وہ ان کا دشمن اور ان کی پریشانی کا باعث ہو بے شک فرعون اور بہان اور ان کے لشکر سب خطا کرتے۔ فرعون کی بی بی نے فرعون سے کہا کہ اس لڑکے کو قتل نہ کر یہ میری اور تیری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ شاید یہیں یہ نفع دے یا ہم اسے بنیائیں اور وہ انجام سے بچے۔ مادر موسیٰ کا دل بفرقا ہوا اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے کہ وہ ہمارے وعدہ پر یقین کرے ہوئے بھی رہے تو وہ راز فاش کر دیتی۔ موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کی بہن سے کہا۔ "تو اس کی بچھڑ بچھڑ جائے وہ دور سے دیکھتی رہی اور فرعون والے سمجھتے نہ تھے۔ ہم نے موسیٰ پر پہنچے دودھ پلانے والیاں حرام کر دی تھیں کہ وہ کسی کا دودھ پیتا نہ تھا۔ موسیٰ کی بہن نے فرعون کے لوگوں سے کہا۔ "کیا میں تمہیں ایسے گھر والے بتا دوں جو تمہارے لیے اس لڑکے کی پرورش کریں اور اسے خیر خواہ بھی لیں۔ فرعون اس طرح ہم نے موسیٰ کو اس کی ماں کے پاس بھجوایا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کرے اور جان لے کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہو۔ لیکن اس پر بھی اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"

مقلی

جب موسیٰ جوان اور قوی ہوا تو ہم نے اسے حکم اور علم عطا کیا۔ نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ موسیٰ ایک روز شہر میں ایسے وقت گیا کہ لوگ بے خبر تھے اور اس نے دیکھا کہ دو آدمی لڑ رہے ہیں۔ ایک اس کی قوم کا تھا اور دوسرا اس کے دشمن کی قوم کا تھا اس کی قوم والے نے بمقابلہ اس کے دشمن کی قوم واسے اس سے مدد مانگی۔ موسیٰ نے

سارے حضرت موسیٰ کا قصہ قرآن میں جایا ہے۔ میان پران کی ولادت اور پرورش کا ذکر یہی بنی اسرائیل جو حضرت یونس کے وقت سے مصر میں بس گئے تھے وہ رشتہ دار اور بھتیجے کے اور بالآخر ان کو فرعون نے ایک قطعی زمین عازان شاہی دی۔ شاہی تھا اور دوسرا بنی اسرائیل جو شہر میں رہتے تھے اور شاہی زمین پر انھیں بھی دیا اور بنی اسرائیل کے لئے شہر کے قریب زمین ان کا تھا۔ ان کو یہ شہر تھا۔ ان کی اور بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ کو اس نے واسطے ملک قطعی ان کے پیدا کیا فرعون کو یہ اندیشہ تھا کہ اس کا مارنے والا بنی اسرائیل میں پیدا ہو گا اور اس لیے وہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا۔ حضرت موسیٰ کی ماں نے فرعون کو نصیحت کی کہ وہ فرعون کے لئے زمین پر رہا ہو یا نہ ہو۔ فرعون کی بی بی نے حضرت موسیٰ کی پرورش کی اور حسن اتفاق سے حضرت موسیٰ کی ماں ہی کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے سہارا ملا۔

اُس دشمن کو ایک گھونسا ملا اور اُس کا کام تمام کر دیا۔ موسیٰ نے اپنے دل میں کہا: ”یہ تو شیطان کا کام ہوا۔ شیطان بیشک مرتد گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔“ موسیٰ نے اُس وقت دعا کی کہ: ”میرے رب! میں نے اپنے اور ظلم کیا۔ تو مجھے بخش دے۔“ اللہ نے اُسے بخش دیا اور شک و غور و رجوع نہ ہوا۔ موسیٰ نے کہا: ”اے میرے پروردگار! جیسا کہ تو نے مجھ پر احسان کیا اب میں کسی شہر آدمی کا درکار نہ ہو گا۔ صبح کو موسیٰ شہر میں ہر اسان و خبر چلیں گیا تو کیا دیکھا کہ اُس وہی شخص پھر پکار رہا ہے جس کی حمایت اُس نے کل کی تھی۔ اور ایک دوسرے دشمن کے مقابلہ میں مدد چاہتا ہے۔“ موسیٰ نے اُس سے کہا: ”بے شک تو صریح گمراہ ہے۔“ جب موسیٰ نے اُس شخص پر اٹھ دانا چاہا جو موسیٰ اور فریاد کرنے والے دونوں کا دشمن تھا تو فریاد کرنے والے نے بوجہ ظلمتھی کہا: ”اے موسیٰ! کیا مجھے قتل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ کل تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تو ملک میں ظالم ہی رہنا چاہتا ہے اور نہ نین چاہتا کہ بھلا آدمی ہو کر رہے۔“ جب یہ خبر ہوئی ہوئی تو شہر کے کتا سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور موسیٰ سے کہنے لگا: ”اے موسیٰ! برا قوم تیرے قتل کا مشورہ کرتے ہیں تو بھگ بھاگ میں تیرا خیر خواہ ہوں۔“ موسیٰ شہر سے ہراساں اور خبر جو ان باہر نکلا اور دعا کی: ”اے میرے پروردگار! قوم ظالم سے مجھے بچا۔“

صبح جب موسیٰ مدین کی طرف متوجہ ہوا تو دل میں کہنے لگا: ”مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے مدد سے راہ دکھائے گا۔“ اور جب وہ مدین کے کنوئین پر پہنچا تو اُس نے کنوئین پر چڑھ کر دیکھا جو بانی اپنے بانوڑن کو بلا رہے تھے اور یہ بھی دیکھا کہ ان لوگوں سے دور و غور تین اپنی بکریاں روکے ہوئے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے ان سے پوچھا: ”تم کیا کہتی ہو؟“ وہ بولیں: ”ہم اپنی بکریوں کو بانی نہیں پلا سکتے جب تک یہ چرواہے اپنے جا تو رہتا نہ بجا میں۔ ہمارے ابا جان بہت بڑے ہیں۔“ پھر موسیٰ نے ان دونوں کی بکریوں کو سیراب کیا اور پھر سائے میں بٹایا اور دعا کی: ”اے میرے رب! میں محتاج ہوں اُس خبر کا جو تو میرے لیے تجز کرے۔“

پھر ان دو میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی موسیٰ تک آئی اور بولی: ”میرے والد آپ کو بلاتے ہیں کہ آپ کے بانی پلائے کا حوس آپ کو دین۔“ جب موسیٰ ان لڑکیوں کے باپ کے پاس آیا اور سزا گزشت اپنی سنائی تو وہ بولا: ”خوف نہ کرو تم قوم ظالم سے تو ج آئے۔“ ان

ترجمہ قرآن

۱۰ یعنی وہ رہ گیا ۱۱ فریاد کرنے والا سمجھا کہ حضرت موسیٰ اسی کو انہیں گ۔ ۱۲ مدین حضرت شعیب بنیر کا سکین تھا اور حضرت شعیب ہی کی رملی سے حضرت موسیٰ کا عقد ہوا

ہو کیوں میں سے ایک نے کہا: ابا جان! انھیں نوکر رکھ دیجیے۔ آپ کے نوکروں میں سے جو
 خواہی ہو سکتا ہو جو قوی اور امانت دار ہو، اُن کے باپ نے موسیٰ سے کہا: میں چاہتا
 ہوں کہ اپنی ان دوڑ کیوں میں سے ایک کا نکاح آپ کے ساتھ کروں یا میں شہر کا کہ آپ
 آٹھ برس تک میری نگہبانی کیجیے۔ اور اگر دنل پورے کر دیجیے تو آپ کا احسان ہو میں آپ پر
 شفقت والا نہیں چاہتا۔ آپ مجھے انشاء اللہ بھلا آدمی یا مین گے؟ موسیٰ نے کہا: میرے
 اور آپ کے درمیان میں یہ بات کئی ہوئی دو دنوں میں سے جو ان کی مدت میں چاہوں یہودی
 کروں پھر مجھ پر زیادتی نہ ہو۔ اللہ ہمارے قول کا گواہ ہوگا

آتش نور

مع جب مدت ملازمت پوری کر کے موسیٰ اپنی بی بی کو مدین سے لے چلا تو وہ طور کی طرف
 سے اُسے آگ دکھائی دی۔ اُس نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا: یہ میں ٹھہر کر آگ
 نظر آئی ہو۔ وہاں جا کر شاید میں راہ کی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی اگوارہ لاؤں تاکہ تم تباہ نہ ہو۔ جب
 موسیٰ آگ کے پاس آیا تو اُس تمام مبارک بر میدان کے واسطے کتا سے ایک درخت سے آوار
 آئی: اے موسیٰ! میں ہوں اللہ پروردگار عالم۔ تو اپنا عصا اُگڑا دے؟ جب موسیٰ نے دیکھا
 کہ اُس کا عصا گویا ہوتا ہوا سا ہے تو وہ بیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے نہیں دیکھا۔ آواز آئی: +
 اے موسیٰ! آگے بڑھ اور خوف نہ کر۔ تو اس میں رہو اپنا ہاتھ اپنی جیب (گریبان) میں ال
 اور بے عیب چلتا ہوا اُسے نکال۔ اور رفع خوف کے لیے اپنے بازو اپنی طرف سکیڑے۔ تیرا عصا
 اور تیرا چلتا ہوا ہاتھ یہ دو نون تیرے رب کی طرف سے دلیلین ہیں جن کو فرعون اور اس کے
 سرداروں کے سامنے تجھے بھجانا ہو۔ وہ نافرمان لوگ ہیں؟ موسیٰ نے کہا: اے میرے
 رب! میں نے اُن کا ایک آدمی بارڈالا ہی مجھے ڈراؤ کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے؟ میرے بھائی
 ہارون کی زبان مجھ سے نتیجے تر جو انھیں بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ کر دے تاکہ وہ نصیحت
 کریں۔ مجھے ڈراؤ کہ فرعون کے لوگ مجھے قتل کریں گے؟ اللہ نے کہا میں تیرے بھائی کو تیرا
 قوت بازو بناؤں گا اور تم دونوں کو غلبہ دوں گا۔ فرعون والے تم دونوں تک پہنچ
 نہ سکیں گے۔ تو ہماری نشانیاں لے کر جا۔ تم اور تمہارے تمام ساتھی غالب رہیں گے؟
 جب موسیٰ فرعون کے پاس ہماری ظاہر نشانیاں لیکر آیا تو وہ کہنے لگے: یہ تو بتایا ہوا
 جا دو ہی۔ ہم نے اپنے اگے باپ دادا سے ایسا نہیں سنا تھا؟ موسیٰ نے کہا: میرا رب

ہی

اس شخص (مجدد) سے خوب واقف ہو جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہو اور جس کا انجام آخر کار بخیر ہونا ہو + اس میں شک نہیں کہ ظالم رستگاری نہیں پائیں گے + فرعون نے اپنے سرداروں سے کہا: "اے سردارو! تمھارے لیے تو میں اپنے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں جانتا" اور پھر اپنے وزیر سے مخاطب ہو کر بولا: "اے ہانٹ! میرے لیے کسی انہی میں سے ایک اور ایک محل بناتا کہ موسیٰ کے معبود کی خبر لاؤں۔ میں تو موسیٰ کو جو اب آجھتا ہوں فرعون اور اس کے لشکر نے ناحق ملک میں سرکشی کی تھی اور گمان کیا تھا کہ ہمارے پاس انہیں آنا ہو گا + بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو بکیر لیا اور ان سب کو دنیا میں ڈال دیا اے محمد! تو دیکھ ان ظالموں کا کیسا انجام ہوا + ہم نے فرعونین کو پیشوا بنایا تھا تو وہ لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے۔ بروز قیامت ان کی مدد نہ کی جائے گی + اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہو قیامت کے دن ان کا برا حال ہو گا +

۱۱۱ ہم نے موسیٰ کو اگلے لوگوں کی ہلاکت کے بعد کتاب (توریت) دی تھی کہ اس سے لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ لوگوں کے حق میں ہدایت اور رحمت ہوتا کہ لوگ نصیحت قبول کریں اور محکمہ طور کے شراب کی جانب اس وقت موجود نہ تھا جب ہم نے موسیٰ کو اختیارات رسالت دیے تھے اور نہ تو یہ سب دیکھتا تھا + تجھے محض تعلیم الہی سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ مگر بنی اسرائیل جو اس میں اختلاف کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہو کہ بہت سے آدمی ہر قرن میں ہم نے پیدا کیے اور ان کی عمریں بڑھائیں۔ تو مدین کے لوگوں میں بھی ہماری آیتوں کا سننے والا نہ تھا کہ اس وقت کے حالات سے واقف ہوتا تجھے تو پیغمبر بنا کر عرب کے لوگوں کے پاس ہم بھیجے والے تھے تو طور کے پاس بھی نہ تھا جب ہم نے موسیٰ کو بکارا تھا۔ غرض کہ تو ان تمام باتوں سے پہلے سے محض نا واقف تھا لیکن یہ رحمت ہو تیرے رب کی کہ تو ڈرانے کے لیے بھیجا گیا جو اسی قوم کی طرف جس کے پاس کوئی ڈرانے والا تجھ سے پہلے نہیں آیا تھا۔

۱۱۲ فرعون کو دعویٰ خدائی کا تھا کہ حضرت موسیٰ نے جو انبار خالق ارض و ماکوتیلا تو فرعون نے لوگوں سے کہا یہ پہلے ایک ضابطہ بنائے بغیر (گویا دہلی کے قلعہ صاحب کی لٹ کا ایک نمونہ بناؤ) اس پر جو کہہ کر دیکھوں گا کہ موسیٰ کا رب نظر آتا ہو + حضرت فرعون نے کہا کہ ایک محل بنا کر ایسا بنادو ابنا کر گرتا اور بہت سے لوگ اس سے بھی الگ تھے + ۱۱۳ ہم نے پہلے ہی سے کہا تھا کہ وہ لوگ جو ایک جگہ رہتے ہیں میں میں گرا تھا کہ بیان محمد امین والے سے لشکر فرعون کے قتل ہو گیا + ۱۱۴ انہی سلام پہنچا دیکھو کہ یسویہ رکوع + ۱۱۵ بعد ہلاکت فرعون توریت نازل ہوئی۔ دیکھو سورہ اعراف ۷ رکوع + ۱۱۶ استاذ ذرا ان کی وجہ سے اہل حق میں لوگ اختلاف کرنے لگے

تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں۔ اگر تو نہ بھیجا جاتا اور اہل مکہ پر ان کے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی تو کہتے "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ اگر بھیجتا تو ہم تیرے حکموں کو ضرور ملتے اور موسن ہو جاتے؟" پھر جب ہم نے اپنی طرف سے دین حق ان کے پاس بھیجا تو اب یہ کہتے ہیں "موسیٰ کو جیسے بھیجے ملے تھے ویسے ہی اس پیغمبر کو کیوں نہ ملے؟" کیا اس کے پہلے موسیٰ کو جو بھیجے دیے گئے تھے تو ان سے انکار نہیں کیا گیا تھا؟ اب ان کا فردن کے قول تو یہ ہیں کہ "موسیٰ اور محمد دونوں دعا گو ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں" اور یہ کہتے ہیں کہ "ان میں سے کسی کو نہ مانیں گے" اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ "تو ریت اور قرآن دونوں کتابیں جھوٹی ہیں تو تم کوئی کتاب ایسی اللہ کے پاس سے لاؤ جو ان دونوں سے زیادہ تر رہنا ہو تو ہم اسی کی پیروی کریں۔ اگر تم سچے ہو تو ایسا کر دکھاؤ" پھر اگر یہ تیرے کہنے کے مطابق نہ کریں تو جان لے کہ یہ شخص اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ جو کوئی اپنی خواہشوں کا پیرو ہو اور اللہ کی ہدایت نہ مانے تو اس سے بڑا گمراہ کون ہو سکتا ہے؟ بیشک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔

یہ ہم ہر لوگوں پر اپنے احکام بھیجتے رہیں تاکہ لوگ نصیحت پذیر بنیں جبکہ پاس قرآن پہلے ہی کتاب الہی ہے وہ قرآن مبین پر ایمان لائے ہیں اور جب ان کو قرآن نہ آیا تو کہتے ہیں "ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ ہمارے رب کی طرف سے حق پرست کے آنے کے پہلے سے ہم اسے ملتے ہیں؟ ان لوگوں کو ان کے صبر کا دھڑلہ اٹھنے لگا۔ یہ لوگ نیکی سے بدی کو دفع کرتے ہیں۔ اور ہم نے جو کچھ دیا اُسے خرچ کرتے ہیں اور لغو باتیں جو ملتے ہیں تو ان سے منع نہیں لیتے ہیں اور کہتے ہیں "ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں۔ تمہارا سلام جو ہم جاہلون کو نہیں جاہتے؟ اے محمد! تو جسے چاہے راہ راست نہیں دکھا سکتا بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ وہ راہ پر آنے والوں سے بخوبی آگاہ ہے؟ اے محمد! بعض کفار تجھ سے کہتے ہیں "اگر ہم تیری ہدایت پر چلیں گے تو ہم اپنے ملک سے نکال دیے جائیں گے؟" کیا ہم نے انھیں مرم (دک) ایسی جاے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے مہم سے محفوظ رہیں یہ روزی ہماری طرف سے ہو لیکن اکثر لوگ غفلت کرنا لگے جھوٹے کہاؤں کو منہ سے جھینسا کر انھیں ہدایت لانے کے لیے محنت مجھ کے ساتھ کرتے تھے انھیں کی شان میں یہ آیت اتری تھی اور اس تقدیر پر یہ آیت مانی ہوئی دیکھو تاریخ الاسلام میں ثانی صفحہ ۱۰۷ یہ تورات یا انجیل رسمی ایمان کہتے تھے اور اب قرآن پر بھی ایمان ظاہر کرتے ہیں؟ اللہ بعض کفار انھیں کی بعیت سے اس لیے غافل کر دے تھے کہ ان کے مسلمان تعداد میں تھیل ہیں اور گردن ہیں یہ کہہ کر ان سے نکال دیے جائیں گے تو ان کے ساتھ ہر کسی کو مل جائے گا۔

ملک

موسین

انکار

نہیں جانتے۔ ہم نے بہت سی بہنیاں برباد کر دیں جن کے رہنے والے اپنی معیشت پر اترا تے تھے۔ یہ انھیں لوگوں کے گھر میں جو پھر نہ آباد رہے مگر خداوند اور ایمانِ حق کے وارث ہوئے۔ اے محمد! تیرا رب کسی بستی کو ویران نہیں کرتا جب تک کہ اس کی اصل آبادی میں کوئی رسول اپنی آیتیں منانے کو نہ بھیجے۔ ہم کوئی بستی برباد نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں۔ لوگو! جو کچھ تم کو ملا ہو زندگی دنیا کا چند روزہ غافلہ ہو اور اس کی زینت ہو۔ اور اللہ کے پاس جو کچھ ہو وہ بہتر ہو اور دیر پا ہو۔ کیا یہ تمھاری سمجھ میں نہیں آتا؟

خدا کیا وہ شخص جس کے لیے ہم نے جنت کا اچھا وعدہ کر رکھا ہو اور وہ اُسے ملنے والی ہو مثل اُن کے ہو گا جن کو کھن جہنم کی جہنم کی جہنم کے منافع دے رکھے ہیں اور پھر وہ ہمارے پاس قیامت کے دن محاسبہ کے لیے حاضر کیے جائیں گے؟ اُس دن اللہ کافروں کو پتھر کرے اُن سے پوچھے گا کہ کمان ہیں وہ لوگ جنھیں تم میرا شریک گناہ کرتے تھے؟ جو لوگ قولِ خدا کے مستوجب ہوں گے وہ بولیں گے ”اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ہم نے بیکار کیا تھا۔ ہم نے انھیں اسی طرح بیکار کیا تھا جس طرح ہم خود پہلے ہوئے تھے۔ ہم ان سے بری ہو کر تیری طرف متوجہ ہوئے ہیں یہ ہماری زندگی نہیں کرتے تھے پھر شریکین بنے کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ“ تو وہ بلائیں گے لیکن وہ اُن کو جو اس دن گے اور مشرکین عذاب دیکھیں گے؟ اے کاش وہ راہِ راست پر ہوتے تو روزِ قیامت نہ دیکھتے۔ بروز قیامت اللہ کفار کو پکارے گا اور اُن سے پوچھے گا ”تم ہمارے پیغمبروں کا کیا جواب دینے تھے؟“ پھر اُن کو اُس دن کوئی بات نہ سوجھے گی اور آپس میں ایک دوسرے سے بھی وہ نہ پوچھ سکیں گے۔ لیکن جس نے دنیا میں توبہ کی ہوگی ایمان لایا ہوگا اور نیکیاں کی ہوگی تو امید نہ کہ وہ رستگاری پا جائے گا۔ اے محمد! تیرا رب جسے چاہتا

ہو پیدا کرتا ہوا و منتخب کرتا ہے اس میں لوگوں کو اختیار نہیں ہے۔ اللہ شرک سے پاک ہے اور نہ تیرا رب۔ اے محمد! تیرا رب سب کے دلوں کی باتیں اور ظاہری باتیں جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے۔ اللہ اس کے دوسرے پیغمبروں میں جو دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف اور اس کی حکم دہا اور اسی کی طرف تم سب کو واپس جاتا ہے۔ اے محمد! تو لوگوں سے کہہ دے کہ اللہ کھلم کھلا سہی اگر تمھارے لیے اللہ ہمیشہ تار و قیامت رات ہی رکھے تو کون ایسا مہموذ اللہ کے

روزِ حساب

نہیں

جو بھٹا ہے بے روشنی لا سکتا ہو، بولے۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟ اے محمد! تو لوگوں سے کہہ
 بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ ہمیشہ روز قیامت تک تمھارے لیے دن ہی دن رکھے تو کون
 ایسا معبود اللہ کے سوا جو تمھارے آرام کے لیے رات بنائے؟ تم غور کیوں نہیں
 کرتے؟ یہ اُس کی رحمت ہو کہ اُس نے رات اور دن بنائے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو
 اور دن میں اُسکا فضل (اپنی روزی) ڈھونڈ سکو اور تاکہ تم شکر کرو۔ ہر روز حشر اللہ شہ کون
 کو بیکارے گا اور کسے گا؟ یہ کمان ہیں وہ لوگ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے؟ تم ہم سب
 ہر گز وہ سے ایک گواہ (پیغمبر) جدا کر لین گے اور کافروں سے کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو
 اُس وقت اُن لوگوں کو معلوم ہوگا کہ بیشک اللہ کے لیے حق ہو اور وہ جو کچھ انفرادی دنیا میں
 کرتے تھے اُس دن سب اُن سے دور ہو جائے گا۔

ع بیشک قارئین موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل سے تمھارے بھروسہ اُن پر ظلم کرنے لگے ہیں۔
 اُسے اس قدر خزانے دیے کہ اُن کی کنجیاں ایک شہ زور جماعت پر بھی گراں گذرتی ہیں۔ جب
 اُس کی قوم نے اُس سے کہا کہ بہت نہ اڑا اڑائے والوں کو بے شک اللہ پسند نہیں کرتا۔
 اللہ نے جو کچھ تجھے دیا جو اُس کے ذریعہ سے دار آخرت کی فکر کرو اور اعمال صلہ جو کرتے تھے
 کہو دنیا میں ہیں انھیں نہ بھول۔ اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو تو بھی دوسروں پر احسان
 کر۔ اور دنیا میں فساد نہ پھیلا۔ بیشک اللہ مسخ دن کو پسند نہیں کرتا۔ لوگوں سے قارون
 نے کہا کہ یہ دولت تو مجھے اپنے علم کے زور سے ملی ہے۔ کیا قارون یہ نہ سمجھا کہ اللہ نے اُسکے
 پہلے کتنے اہل زمانہ کو جو قوت میں اُس سے بڑھ کر تھے اور جماعت میں اُس سے زیادہ تھے
 ہلاک کر دیا۔ اور گناہگاروں سے اُن کے گناہوں کے مستحق قائل اور معقول کرنے کے
 طور پر جو کچھ کچھ بھی نہ ہوئی؟ ایک دن قارون کمال زینت سے اپنی قوم کے سامنے
 آیا۔ اُسے دیکھ کر حیات دنیا کے چاہنے والے کہنے لگے کہ کاش قارون کی طرح ہم کو بھی دولت
 ملتی۔ یہ تو بڑا صاحب نصیب ہے کہ ذی علم بولے کہ ہلاکی ہو تمھاری۔ سو نہیں نیکو کار کے لیے
 اللہ کا ثواب بہتر ہے۔ جو صرف میر کرنے والوں کو ملے گا۔ پھر ہم نے قارون کو اور اُس کے
 گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ اللہ کے سوا کوئی گروہ اُس کا مددگار نہ ہوا اور نہ وہ خود اپنی مددگار

اللہ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں قوم بنی اسرائیل میں قارون اور اہل بیت خود مختار بن کر دولت پر ازان رہ رہے تھے۔ یہی سبب تھا
 کہ انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ آئینہ ناسر، جو بیکار اور سکا گدا اور خزانہ بنی اسرائیل میں دھنسا دیا گیا۔ حضرت موسیٰ کی مدد سے ایسا نہیں

وہ لوگ جو کل قارون کی جگہ کے متمنی تھے آج صبح کو کہنے لگے : اسے غضب! جانے رہو کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہو اُس پر اپنا مدد نکشادہ اور تنگ کرتا ہو۔ اگر ہم پہ اللہ کا احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی اللہ قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا۔ اسے غضب کفار کی فلاح نہیں ہوتی۔

۴۹ یہ دار آخرت ہم نے انھیں کے لیے بنایا جو زمین میں سرکشی اور فساد نہیں کرتے انجام کار بہ ہنگام قارون کا اچھا ہو جو نیکی لے کر حاضر ہوگا اُسے اُس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو بُرے عمل لیکر حاضر ہوگا تو جن لوگوں نے بُرے عمل کیے ہیں ان کو بس ویسا ہی بدلہ ملیگا جیسا وہ دنیا میں کرتے تھے۔ اے محمد! جس اللہ نے احکام قرآن مجید فرض کیے ہیں وہی تجھے ضرور معاد میں لیجائے گا۔ اے محمد! تو لوگوں سے کہہ دے میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون دین حق لیکر آیا ہو اور کون صریح گمراہی میں ہو۔ اے محمد! تجھے یہ امید نہ تھی کہ تجھ پر کتاب اُترے گی مگر یہ رحمت ہے ترے رب کی کہ اُس نے تجھ پر قرآن اتارا کہ فردن کا تو طرہ دار نہ ہو کہیں تجھے لوگ اللہ کی آیتوں کے احکام کی نیل سے جب وہ اتر چکین نہ روکیں۔ تو لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاتا رہو اور مشرکوں میں نہ ہو جاؤ اور نہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو بجاؤ۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہو۔ اُس کی ذات کے سوا ہر شی ہلاک ہونے والی ہو۔ اسی کی حکومت ہو اور اسی کی طرف تم سب کو واپس جانا ہو۔

سورہ عنکبوت

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ آہم کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ یہ کہہ کر کہ ہم مومن ہیں۔ جھوٹ جائیں گے اور ان کی آزمائش منوگی۔ ان سے پہلے جو گندے مین انھیں بھی ہم نے آزمایا تھا۔ اللہ

۱ بعض نے معاد سے آخرت کا ٹھکانہ نامہ دیا ہے۔ بعض نے معاد سے کہہ کر دیا ہے۔ یہ سب یہ کہنا ہے کہ جب موت آکر سے جہاں کو رہنے تشریف لے جائے تو یہ تشریف لے جانے کے لئے اُن کی ہونے کی جگہ کا مقام نہیں ہے اور اللہ کہہ میں جو بچائے گا۔ کچھ تاراج اسلام میں نہ ہو گا۔ ۲ عنکبوت مکی کو کہتے ہیں اس سورہ میں مکی کے جانے کا ذکر ہے۔

مزدور جان لے گا کہ کون سچے ہیں اور مزدور جان لے گا کہ کون جھوٹے ہیں کہ کیا برائی کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے نکل بھاگیں گے؟ ایسا سمجھتے ہیں تو برا سمجھتے ہیں جبکہ اللہ سے ملنے کی امید ہو اسے تیار رہنا چاہیے۔ اللہ کا ٹھکانا ہوا وقت موت ضرور آئے گا۔ وہ مستجاب ماننا ہے جس نے اللہ کے لیے کوشش کی اس نے اپنے ہی بھلے کے لیے کوشش کی۔ ورنہ اللہ تو تمام عالم سے بے پروا ہو کہ مومنین نیکو کاری برائیاں ہم دور کر دیں گے اور ان کے اعمال سے اچھا یا کم ہم انھیں دیں گے کہ ہم نے انسان کو حکم دیا ہو کہ اپنے والدین کے ساتھ وہ بھلائی کئے لیکن یہ کبھی سمجھا دیا ہو کہ اگر وہ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ ایسے کو شراب ٹھکانے جسے تو نہیں جانتا تو ان کا کمانہ مان کہ میرے پاس تم کو پھر آنا ہو۔ اس وقت ہم تمھیں تیار دیں گے کہ تم کیا کرتے تھے کہ مومنین نیکو کاری ہم نیکوں کے پاس پہنچائیں گے کہ اسے ٹھکانا بعض آدمی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں لیکن جب اللہ کی راہ میں اذیت پہنچائی ہو تو لوگوں کی ایذا دہی اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے گئے ہیں اور میرے رب کی مدد پہنچی ہو تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو تمھارے ساتھ ہیں کہ کیا اللہ ان لوگوں کے دلوں کی باتوں سے آگاہ نہیں ہو کہ اللہ مومنوں اور منافقوں کو پہچانتا ہو کہ کفار مومنوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری راہ پر چلو ہم تمھاری خطائیں پر روز قیامت اٹھالیں گے۔ حالانکہ یہ ذرا بھی ان کی خطائیں اٹھا نہیں سکتے۔ بیشک یہ جھوٹے ہیں کہ البتہ تمھارے گناہوں کے بار بار اپنے بار کے ساتھ ان لوگوں کے بار گناہ بھی اٹھائیں گے جنھیں وہ بہکاتے تھے۔ اور ضرور ان کی افترا پر دلیلیوں کی باز پرس قیامت میں کی جائے گی۔

مع ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ بچاس کم ہزار برس تک ان میں رہا پھر انھیں طوفان نے آیا۔ وہ ظالم تھے کہ ہم نے نوح اور صالحان کشتی کو بچالیا اور اس طاقہ کو تمام جہان کے لیے عبرت بنا دیا کہ ہم نے ابراہیم کو بھیجا تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی پرورش کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہو کہ تم اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور محو باتیں بناتے ہو اللہ کے سوا تم جنھیں پوجتے ہو وہ تمھیں رزق نہیں

۱۰۰۔ ہاں بھی رحیم ہو سکتا ہو اللہ سے ملنے کی امید کئے والے مومنین پر اللہ کا وعدہ ضرور ہوا اور انہو کا ۱۰۱۔ یعنی ضرور استقلال سے نصیبت برداشت نہیں کر سکتے ۱۰۲۔ دیکھ سورہ ہود ۱۱۔ نوح ۲۳۔ ۱۰۳۔ دیکھ سورہ صافات ۲۳۔ ۱۰۴۔

والدین
نصیحت

عمر فرج

حضرت ابراہیم

دے سکتے۔ زندق تم اللہ ہی سے طلب کرو اور اُس کی پرستش کرو اور اُس کا شکر ادا کرو۔ اُسی کی طرف تمہیں پھر واپس جانا ہو۔ اور اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے امتوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ پیغمبر پر تو صرف اللہ کے احکام کا عاف طور پر پوچھا دینا لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کیوں مگر مخلوق کی انتہا کی اور پھر بار بار ویسی ہی مخلوق پیدا کرتا رہتا ہے۔ بیشک اللہ پر یہ آسان ہے کہ ابراہیم سے کہا گیا کہ تو لوگوں سے کہہ "تم ملک میں سیر کرو اور دیکھو کہ اللہ نے کیوں مگر خلقت کی انتہا کی ہے۔ پھر اللہ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے وہ جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ اُسی کی طرف تم پھر پھرتے جاؤ گے۔ تم اُسے نہ زمین میں نہ جہنم میں نہ جہنم میں نہ جہنم میں آسمان میں نہ جہنم میں نہ جہنم میں ہو۔ اور نہ اُس کے سوا عقائد کوئی دوسرا معین اور مددگار ہے۔

سورۃ المائدہ (یعنی میری) آیاتوں سے اور اُس کے (یعنی میرے) ہمنے کے دن سے انکار کرنے والے میری رحمت سے مایوس ہیں۔ انہیں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ قوم ابراہیم کے پاس کوئی جواب **ان باتوں** کا نہ تھا سو اس کے کہ وہ باہم کہنے لگے "ابراہیم کو مار ڈالو یا جلاد ڈالو" پھر انھوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا لیکن اللہ نے اُسے آگ سے بچالیا۔ بیشک مومنوں کے لیے اس میں قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ ابراہیم نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا "لوگوں تم نے محض زندگانی دنیا کی باہمی دوستی اور مراسم کے لحاظ سے اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کو اختیار کیا ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک دوسرے کا منکر اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے والا ہو گا۔ تمھارا ٹھکانا آگ میں ہو گا اور کوئی تمھارا مددگار نہ ہو گا۔" اس پر صرف لوط ابراہیم پر ایمان لایا اور ابراہیم نے کہا "میں اپنے رب کی طرف ہجرت کروں گا وہ غالب اور حکیم ہے۔" ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور اُس کی اولاد میں نبوت اور نزول کتاب جاری رکھا۔ ہم نے دنیا میں ابراہیم کو اُس کا اجر دیا اور آخرت میں وہ صالحین میں ہو گا۔ ہم نے لوط کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اُس نے اپنی قوم سے کہا "تم ایسی ہیچانی کرتے ہو جو دنیا میں تم سے پہلے کسی نے نہ کی تھی۔ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر گرتے ہو اور انہی کی عورتوں سے ہو کر اپنے جیسوں میں جُری باتیں کہتے ہو؟ اُس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا سو اس کے کہ وہ بولے "اگر تو سمجھا ہے تو اللہ کا عذاب لا لے۔" لوط نے دعا کی "اے میرے رب! ان مفسد دن کے مقابل میں

انتہا پریم

حضرت

علاء علیہ السلام نے یہ دعا مانگی کہ اے میرے رب! ان مفسد دن کے مقابل میں

کا شروع یہ لوگ اتنا بھی سمجھتے کہ بیشک اللہ کے سوا جن دوسری چیزوں کو لوگ پکارتے ہیں
بشران سب سے واقف ہے۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔ لوگوں کے سمجھانے کے لیے ہم یہ
نشانیں بیان کرتے ہیں اور صرف سمجھداری انھیں سمجھتے ہیں کہ اللہ نے آسمانوں اور
زمین کو مخلوق سے پیدا کیا ہے۔ بیشک ایمان لانے والوں کے لیے تو اسی میں قدرت
الہی کی نشانی ہے۔

الکسوان پارہ

ع اے محمد! تیری طرف جو کتاب وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کر اور نماز پڑھ بیشک
غائبیجائی اور گناہ سے بچائی ہے۔ یاد اللہ کی بڑی چیز ہے۔ اللہ تم لوگوں کے کام سے آگاہ
ہے۔ مسلمانو! اہل کتاب سے تم جو کچھ نہ کرو مگر بطریق حسن۔ لیکن ان میں سے جو ظلم کریں ان
پر تلے میں مضائقہ نہیں ہے۔ ان کو سمجھاؤ کہ جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو کتاب میں
تیسرا نازل ہو میں ہم تو سب ہی کو مانتے ہیں۔ ہمارا معبود اور تمھارا معبود ایک ہے۔ اور
اسی کے ہم فرمانبردار ہیں۔ اے محمد! جس طرح ہم نے تجھ سے پہلے کتابیں انکاری تھیں
اسی طرح یہ کتاب (قرآن) ہم نے تجھ (تاری) کو بھی پسند کیا۔ اس پر ایمان
لائے ہیں۔ ان مشرکین عرب میں سے بھی بعض اس پر ایمان لیتے ہیں۔ ہماری
آیتوں سے انکار نہیں کرتے مگر کفار۔ اے محمد! تو قرآن کے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھ
سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتا تھا۔ ایسا ہونا تو بھڑکانے والوں کو شک کا موقع
ہوتا۔ یہ قرآن خود کھلی ہوئی نشانیاں ان لوگوں کے خیال میں ہیں جنھیں عقل دی گئی
ہے۔ ہماری آیتوں سے صرف بے انصاف انکار کرتے ہیں۔ اے محمد! تیری نسبت
کفار کہتے ہیں یہ اس پر نشانیاں (معجزے) اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں ہیں
آئین؟ تو کہہ۔ نشانیاں (معجزے) تو اللہ ہی کے پاس ہیں۔ میں محض نفاہ
دورانے والا ہوں۔ کیا ان کے لیے یہ نشانی (معجزہ) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ کو کتاب
تاری جو انھیں پڑھ سکے مٹائی ماتی ہے۔ بیشک مومنوں کے لیے اس کتاب میں رحمت
اور نصیحت ہے۔

نصیحت

انھوں نے
مصلحت

طلب معجزہ

لے کر انھیں دینے عالم فاضل میں دل سے یہ قرآن اچھا سمجھائی کہ یوں کو دیکھ بھال کر ناپا ہو گا۔

یہ اے محمد! تو لوگوں سے کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان میں اللہ گواہ کافی ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کی چیزوں سے واقف ہے، معبودانِ باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ سے کفر کرنے والے نقصان میں ہیں، اے محمد! تمہارے یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں، اگر وقت معین نہ ہوتا تو عذاب ان پر آ جاتا، عذاب ان پر دفتہ آگیا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوئی، یہ لوگ تمہارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں، بیشک و فریغ کافروں کو اُس دن ٹھیکے گا جب کہ عذاب انھیں اُن کے اوپر سے اور اُن کے ہاتھوں کے نیچے سے ڈھانکے گا۔ اور اللہ اُن سے کہے گا: اپنے کیے کا مزہ چکھو، اے میرے مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے۔ تم میری ہی بندگی کرو، سب کو ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہو پھر تم کو ہمارے پاس آنا ہو، مومنین نیکو کار کو ہم جہنم کے بلاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہرین جاری ہوں گی اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اُن نیک عمل کرنے والوں کا جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کیا، اچھا اجر ہو، اتنے جانور ہیں کہ اپنا رزق اللہ زمینیں لیے رہتے، اللہ ہی انھیں اور تمہیں رزق دیتا ہے۔ اور سنتا ہے تمہاری بیکارگی اور جانتا ہے تمہارے احوال کو، اے محمد! اگر تو ان لوگوں سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ سورج اور چاند کس نے سسڑ کیا؟ تو کہیں گے کہ اللہ نے، پھر کہہ دے کہ وہ ہے جو ہے، اپنے بندوں میں سے اللہ جس کا پتا ہوتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ اللہ بے شک ہر شے سے واقف ہے، اے محمد! اگر تو ان لوگوں سے پوچھے کہ آسمان سے پانی کس نے برسیا اور اُس سے مری ہوئی زمین کو کس نے زندہ کیا؟ تو ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے، تو کہہ دے کہ سب قریب ہی اللہ کے لیے، لیکن اکثر ان میں سے نہیں سمجھتے۔

اللہ رزق دیتا ہے

اصل زندگی

نصیحت

یہ دنیاوی زندگی محض کھیل کود ہے اور دارِ آخرت کو اگر یہ لوگ سمجھیں تو وہی اصل زندگی ہے، جب کشتی پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں تو خالص اللہ کے دین کے ہو کر اسی کو بکارتے ہیں۔ اور جب انھیں اللہ آواز کر خشک دلاتا ہے تو یکایک وہ شرک کرنے لگتے ہیں، ہمارے دی ہوئی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں اور نفع دنیا بھی اٹھاتے ہیں۔ آگے بٹل کر

یہ آیت زہدِ بحت میں اس وقت نازل ہوئی تھی جب کفار کو مسلمانان کو کو تنگ کرتے تھے اور وہ غریب مسلمان سوچتے تھے کہ باہر چلے جائیں تو کمانے پینے کا کیا بندوبست ہوگا؟

ہر فرد بشر یہ انجام ناشکری معلوم کریں گے کہ کیا اہل مکہ منین دیکھتے کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن کی جگہ بنایا جو اودان کے آس پاس لوگ بولتے جاتے ہیں کہ کیا مہودان باطل پر یہ ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت سے ناشکری کرتے ہیں؟ اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹی تمت باندھی یا امر حق (قرآن) سے جب وہ اس کے پاس آیا منکر ہو گیا؟ اور کیا جہنم میں ان کافروں کا آخری ٹھکانا منین ہے؟ جن لوگوں نے ہمارے دین کے لیے کوششیں کی ہیں ہم انہیں اپنی خوشنودی کی راہیں ضرور دکھائیں گے۔ بیشک اللہ نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورہ روم

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحکم مغلوب ہوئے ہیں اہل روم قریب کے ناک (فارسی) میں۔ لیکن اپنے مغلوب ہونے کے چند سال بعد ہی بھر غالب ہو جائیں گے۔ اللہ ہی کا اختیار ہے جسے چاہے اور بعد کو بھی رہے گا۔ جب رومی غالب ہوں گے آمدان سلمان اللہ کی مدد سے خوش ہوں گے۔ وہ جیسا چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ وہ غالب میراں ہے۔ وعدہ ہوا اللہ کا۔ اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ لیکن اکثر آدمی نہیں سمجھتے کہ یہ لوگ میات دنیا کی صورت ظاہر دیکھتے ہیں اور آخرت سے بغیر ہیں کہ کمالینے دل میں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو کسی مصلحت ہی سے ایجاد وقت مقرر کے لیے پیدا کیا ہے؟ بہت سے آدمی ایسے ہیں جو بروز قیامت اپنے رب کے ملنے کا یقین نہیں رکھتے۔

۱۱ ہدم
منسوب ہے

نیم

سلطہ الام جاہلیت میں تمام عرب میں پارسی ڈاکر اور ہزنی جاری تھی مگر مکہ میں حبشہ امن ہوا۔ یہ لوگ زمانہ برا سمجھتے تھے۔ اللہ نے انہیں کفار کو یاد دلایا ہے۔ اس میں اہل روم کا ذکر ہے۔ روم سے مروی ہے ایسا ہی کی سلطنت واقع ملک شام۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی سنہ ۱۰۶۷ھ آ حضرت کے زمانہ میں رومیوں اور رومیوں میں جنگ ہوئی۔ رومی اہل کتاب تھے اور رومی اکثر پرست تھے۔ کفار جو کفار انہوں سے جوڑا تھا۔ رومی تھے۔ اتفاق سے رومی مغلوب ہوئے تو کفار بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں کو سخت ہوا کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ ان کے اہل کتاب ہونے کے لیے رکھے تھے۔ اس وقت یہ آیت بطور پیشنگوئی نازل ہوئی کہ رومی بھر غالب ہوں گے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی سنہ ۱۰۶۷ھ۔

کیا ان لوگوں نے بعد زمین کی سیر نہیں کی کہ اپنے اگلوں کا انجام کار دیکھتے ؟ وہ لوگ ان سے قوت میں زیادہ تھے۔ زمین بھی وہ جوتے تھے اور جس قدر زمین ان لوگوں نے آباد کی ہو اس سے زیادہ ان لوگوں نے آباد کی تھی۔ ان کے پاس پیسہ بھی کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تھے۔ اللہ ان پر ظلم نہ کرتا لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ یہ بالآخر بُرائی کرنے والوں کا انجام ہوا کیونکہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھکایا تھا اور ان سے منحرف کرتے تھے۔ اللہ نے خلقت کی ابتدا کی ہو۔ پھر پوٹی ہی مخلوقات کو وہ بار بار پیدا کرتا رہتا ہو۔ پھر تم سب اس کی طرف واپس بلائے جاؤ گے جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار ذامید ہو جائیگے ان کے شرکار ان کی سفارش نہ کر سکیں گے اور اپنے شرکار سے یہ منکر ہو جائیں گے جس دن قیامت قائم ہوگی مومنین اور کفار جدا جدا ہو جائیں گے۔ پھر مومنین نیکو کار باغِ فیض ہوں گے اور ہماری آیتوں اور ہمارے ملاقات آخرت سے انکار کرنے والے کفار عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ لوگو! انجام کو اور صبح کو اللہ کی تسبیح کرو۔ وہی اللہ آسمانوں اور زمین میں سزاوارِ حمد ہو۔ تیسرے پہر اور دوپہر کو بھی تسبیح کرو۔ اللہ زندہ کو مرنے سے اور مرنے کو زندے سے نکالتا ہو اور مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہو اسی طرح تم بھی روز قیامت زندہ کیے جاؤ گے۔

سبح یہ بھی اللہ کی نشانی، جو کہ اُس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کہ ہرگز پھیلے ہوئے ہو یہ بھی اُس کی نشانی جو کہ تمہاری ہی جنس سے اُس نے پیمان پیدا کیا کہ تمہیں اُن سے آرام ملے اور تم دونوں میں اُس نے محبت اور اخلاص پیدا کر دیا جو بیشک ان باتوں میں غور کرنے والوں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں ۛ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کے احتمالات بھی اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں ۛ سمجھنے والوں کے لیے ان میں قدرت الہی کی نشانیاں ضرور ہیں۔ تمہارا رات اور دن کا سونا اور اُس کے فضل (اپنی معاش) کا تلاش کرنا بھی اُس کی قدرت کی نشانیاں ہیں ۛ سننے والوں کے لیے ضرور یہ نشانیاں ہیں ۛ یہ بھی اُس کی قدرت کی نشانی جو کہ ہر مہم کا خوف اور پانی پر سنے کی امید رکھنے کے لیے وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برسا کر

[illegible]

مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہو۔ عاتلون کے لیے ضرور اس میں نشانیاں ہیں جیسے بھی انکی قدرت کی نشانی ہو کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تمہیں بعد فنا کے عالم (بروز قیامت) ایک آواز دے کر زمین میں سے بلاتے گا تو ناگمان تم کو اٹکے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ جو اُسی کا ہو۔ سب اُسی کے تابع ہیں، اُسی نے خلقت کی ابتدا کی ہو۔ پھر وہی مار کر بروز قیامت دوبارہ پیدا کرے گا۔ اُسکے لیے یہ بہت آسان ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اُس کی شان برتر ہو۔ وہ غالب حکمت والا ہو۔

نیاست

نصیحت

ہم کو لوگو! اللہ تمہارے سمجھانے کے لیے تمہاری ذات ہی کی ایک مثال بیان کرتا ہو۔ کیا تمہارے لوہی اور غلام اُس روزی میں جو ہم نے تمہیں دی ہے تمہارے شریک ہیں؟ کیا تم اور وہ اُس روزی میں برابر کے حصہ دار ہو؟ کیا تم ان لوگوں کی اتنی ہی بروا کرتے ہو جتنی کہ اپنے لوگوں کی کرتے ہو؟ اسی طرح ہم عاتلون کے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں، لیکن ظالم بے رحمے ہو، اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں تو جسے اللہ مگر اپنی میں چھوڑ دے اُسے کون راہ راست دکھا سکتا ہو؟ کوئی بھی ایسے لوگوں کا مددگار نہیں ہو سکتا، اے محمد! ایک کام ہو کہ تو دین حق کی طرف اپنا رخ کرے، یہ اللہ کی طرف بنائی ہوئی فطرت کے موافق ہو جس پر اللہ نے آدمیوں کو خلق کیا ہے۔ اللہ کی خلقت میں نہیں اور تغیر نہیں ہوتا، یہ دین مستحکم ہو۔ لیکن اکثر آدمی نہیں سمجھتے کہ لوگو! اللہ کی طرف رجوع ہو کر دین اسلام پر قائم رہو۔ اللہ سے ڈرو۔ نماز پڑھو اور ان مشرکوں میں شامل نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے، ہر فرقہ تباہ کر رہا ہے اُس دین پر جو اُس کے پاس ہو، جب لوگوں پر سختی پڑتی ہے تو وہ اپنے رب کو بکارتے ہیں اور انکی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ پھر جب اللہ انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو بعض اُن میں کے اپنے رب سے شکر کرتے ہیں تاکہ جو نعمتیں ہم نے انہیں دی ہیں اُن کی ناشکری کریں پھر مزے کر لو، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہم نے مشرکوں کو کوئی ایسی دلیل بتائی ہے جو اُنکے شرک کو ثابت کرتی ہے؟ جب لوگوں کو ہم رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اُس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جب خود اُن کے انھماں کو محض میں ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ناامید

سلطنت اللہ کی غلامی تمہاری نہیں ہے، میں جو بھی تم انکی سادات کہنے لگے کسی بات میں پسند نہیں کرتے۔ تو پھر اللہ کی پند

ہو جاتے ہیں کیا لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ جسے چاہتا ہے اس کا رزق کنفاہ اور تنگ کرتا ہے اور مومنوں کے لیے اس میں بھی قدرت الہی کی نشان دہیاں ہیں اور اے محمد! اقرار کرو کہ حق اُن کے لیے مسکین اور مسافر کو بھی اُن کے حق کے لیے اللہ کی رضا مندی چاہنے والوں کے حق میں یہ بہتر ہے۔ اور بھی لوگ آخرت میں فلاح یا مین گئے یہ تم لوگ جو سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو اللہ کے نزدیک افزائش نہوگی اور تم جو اللہ کی رضا مندی کے لیے زکوٰۃ دیتے ہو تو گویا اس طرح سے دینے والے اللہ کے ہر ان اپنے دے ہوئے کو بڑھاتے ہیں اور اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ وہی تمہیں رزق دیتا ہے۔ پھر وہی تم کو مارے پھر مگر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ہے جو زرا بھی ایسا کر سکے۔ ان کے شرک سے وہ اللہ پاک و برتر ہے۔

عش خشکی اور تپتی مین لوگوں کے اعمال کے سبب سے خرابیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور اسی لیے ضرور ہے کہ ان کے بعض اعمال کا جزہ ہم انہیں دکھائیں تاکہ یہ اپنی حرکات سے باز آئیں اور اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ ”زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا اور اکثر ان میں شرک تھے اور اے محمد! تو اپنا رخ دین و دست کی طرف اللہ کی طرف سے اُس دن کے آنے سے پہلے کر لے جو ہائے نڈل سکے گا۔ اُس دن مومنین اور کافروں جدا جدا ہو جائیں گے اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اُن پر ان کے کفر کا وبال پڑے گا۔ اور جو نیک کام کرتے ہیں وہ اپنی ذات کے لیے سامان آخرت دست کر رہے ہیں تاکہ مومنین نیکو کار کو اللہ اپنے فضل سے بدلہ دے اور وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور لوگو! اللہ کی نشان دہی میں سے بھی ہو کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوشخبری دین اور اللہ کی رحمت کی لذت تمہیں دکھائیں اور اللہ کے حکم سے کشتیاں جاری ہوں اور تم اُس کا فضل (سماں بحری تجارت کے ذریعہ سے تلاش کرو اور تم اُس کے شکر گزار ہو اور اے محمد! ہم نے تیرے پہلے بھی بہت سے پیغمبر اُن کی قوم کی طرف بھیجے تھے۔ وہ پینہ لائے کے پاس نشانیاں لائے تھے۔ مگر وہ پیغمبروں کو جھٹلاتے رہے اور ہم نے اُن پر مومن سے جھٹلانے کا بدلہ لیا اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا اور اللہ وہی جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ ہواؤں میں ابر کو

لے نکلتا ہے اور میراث دے اور اسی سے ساس پھر راہ دہان لوات کے مومن میں انعام ہے جو جنت میں لے لکھا ہے کہ مشیت اعلیٰ کے قبضہ میں جو خدایان عرب میں موجود تھیں انہیں کی طرف اشارہ ہے اور

اُجھارتی ہیں پھر اللہ جس طرح چاہتا ہو ابرو آسمان میں پھیلاتا ہو اور اُسے تہ بہ تہ جلاتا ہو۔ پھر تو اُس کے درمیان سے قطرون کو نکلنے ہوئے دیکھتا ہو۔ پھر جب اللہ ان قطرون کو جن بدولت کے پاس چاہتا ہو پہنچا دیتا ہو تو وہ خوشیاں کرتے ہیں حالانکہ اس کے اقبل بانی پرستے سے وہ شروع ہی سے مایوس تھے یہ اس خطاب! اللہ کی رحمت کے آثار دیکھ کر وہ کھڑکھڑا مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہو۔ بیشک یہی اللہ بروز قیامت مردوں کا بھی زندہ کرے گا۔ وہ ہر شے پر قادر ہو اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں جس سے کھیتی زرد نظر آنے لگے تو کھیتوں کو زرد دیکھنے کے بعد لوگ ہماری گذشتہ نعمتوں سے ناشکری کرتے ہیں۔ اسے محمّد! تو اپنی آواز مردوں کو ہرگز نہ سناسکے گا اور نہ بہرون کو تو سناسکے گا جب وہ پیٹھ پھیر لیں گے۔ تو انہوں کو بھی اُسے راستہ سے سیدھے راستہ پر نہیں لاسکتا۔ تو انھیں لوگوں کو سناسکتا ہو جو بخاری آیتوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمانبردار ہیں۔

خلق انسانی

یا اللہ وہی ہے جس نے تم کو کمزور پیدا کیا پھر بعد کمزوری کے قوت دی۔ پھر قوت کے بعد ضعیفی اور پیری دی۔ ہو چاہتا ہو وہ پیدا کرتا ہو۔ وہ اقامت قدرت والا ہو جب قیامت قائم ہوگی تو گنہگار حسین کھا کر کین گے۔ دنیا میں ہم ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے۔ دنیا میں بھی وہ اسی طرح بھگے ہوئے تھے۔ علم اور ایمان والے اُن سے کین گے۔ کتاب اللہ (روح محفوظ) کے اعتبار سے تم جی اُنھنے کے دن تک دنیا ہی میں تھے اور یہی آج وہ جی اُنھنے کا دن ہو۔ لیکن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا کہ اُس دن ظالموں کی محذرت ظالموں کو نفع نہ پہنچائے گی اور نہ اُن کی توبہ قبول ہوگی۔ اس قرآن میں ہم نے آدمیوں کے سمجھنے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں۔ اسے محمّد! اگر تو ان کے پاس کوئی نشانی لاتا تو یہ کفار کہتے۔ "تم مسلمان محض ہو گئے ہو۔" تاہم ان کے دلوں پر ایسی ہی مہر اللہ نے کر دی ہے کہ وہ توبہ صبر کر اللہ کا وعدہ سچا ہو اور ایسا نہ ہو کہ یقین نہ کرنے یا اسے کلمہ خفیت کر دیں۔

قیامت

سورہ لقمان

(مکی)

لے گا کہ اگر تم سے پہلے اور آج سے ہیں۔ جن ملاقات نہیں پہلے۔ میں حضرت لقمان کا بیان ہے جن کو نبی کریم نے اور بعض اہل حق و عبادت کا نام کرتے ہیں جن کا تعلق ان کے ساتھ رسول کے ساتھ ہے اور ان کے مابین کی اولاد میں بتاتے ہیں اور بعض حضرت داؤد کا رشتہ دار کہتے ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ غلام یہ نام بہت نزدیک ہے اور کسی نے کہا کہ یہی اسرائیل کے خاندانی تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اتم! اسی باحکمت کتاب (قرآن) کی یہ آیتیں ہیں۔ جو ہدایت اور رحمت ہیں ان
 نیکو کاروں کے لیے جو نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں ہمیں
 لوگ اپنے رب کی راہ راست پر ہیں اور یہی رستگاری پانے والے ہیں جو شخص نیکو باتوں
 کا خریدار ہو تاکہ بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے لوگوں کو بکائے اور اللہ کی آیتوں کو دل میں
 بنائے۔ ایسے لوگوں پر رب روز قیامت ذلت کا عذاب ہوگا جب ان میں سے کسی کو ہماری
 آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے سٹھ پھیر لیتا ہو گویا انھیں سننا ہی نہیں اور گویا اس کے
 کانوں میں گرائی ہو۔ اے محمد! تو شہادت دے اُسے دردناک عذاب کی جو مومنین نیکو کار
 کے لیے نعمت والے بلخ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ برحق ہے وہ غالب
 حکمت والا ہے۔ تم لوگ دیکھتے ہو کہ اللہ نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بنایا ہے اور زمین میں پہاڑ
 کھڑے کیے ہیں کہ وہ تھین لیکر کسی طرف جھک نہ پڑے اور زمین میں اُسی نے ہر قسم کے جانور
 پھیلانے ہیں + ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ اور اُس کے ذریعہ سے زمین میں ہر قسم کی پیداوار
 نمودار ہے زمین پیدا کیں + یہ تو اللہ کی خلقت ہے۔ اللہ کے سوا جو تمھارے محبوب ہیں انھوں نے
 سبھی کچھ پیدا کیا ہو تو دکھاؤ + نہیں۔ بلکہ ظالم صریح کہ اہی ہیں +
 سچ ہم نے تھان کو حکمت عطا کی تھی اور اُس سے کہا تھا "تو اللہ کا شکر کرتا رہ جو شکر
 کرتا ہو اپنے ہی فائدہ کے لیے شکر کرتا ہو اور جو ناشکری کرتا ہو تو اللہ اُس سے بے پروا ہو
 اور ہر حالت میں قابل تعریف ہو" ایک وقت تھا کہ لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے
 اپنے بیٹے سے کہا "بیٹا! اللہ کے ساتھ شرک نہ کر۔ شرک بڑا ظلم ہے" ہم نے انسان کو
 وصیت کی ہے کہ وہ مان باپ کا مطیع رہے۔ کیونکہ مان نے اُسے اپنے پیٹ میں ایسے
 حال میں رکھا کہ ضعف بالاسے ضعف تھا اور بھوک میں دوسریں دودھ چھوٹا۔ اور یہ بھی
 حکم دیا ہے کہ وہ میرا اور اپنے مان باپ کا شکر گزار رہے + بالآخر میری ہی طرف سب کی بازگشت
 ہوگی + اے مخاطب! اگر تیرے مان باپ تجھ سے چاہیں کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو جس کا
 حصہ آنحضرت محمد کا ہو تو دے دے تھے شائے تو نصیرین عارف ہوناس میں رہ چکا تھا رستم واسفندیار کی داستان بیان کیا
 اور کفار کے شکر و شوق ہوئے کہ آنحضرت کی باتوں کا یہ درجہ اب ہم نے اُسی کی شان میں یہ آیت اُتری تھی + ۵۵ حضرت
 سعد بن عقیق جب سلطان ہوئے تو ان کی مان نے بہت اختلاف کیا اور بالآخر دان پانی چھوڑ دیا مگر حضرت سعد بن
 وقاص اسلام پر قائم رہے۔ اُسی وقت یہ آیت اُتری +

فہم اکی

فہم

نصیحت

لقمان

اطاعت والدین

نصیب
نقمان

تجھے علم نہیں ہو شریک کرے تو ان کی اطاعت تو نہ کر لیکن دنیا میں، جی طرح اونکی رفاقت کرتا رہے۔ اور یہ وی کر ان لوگوں کے طریقے کی جو میری طرف رجوع ہیں۔ بالآخر میری طرف تم سب کو آنا ہوگا۔ اُس وقت ہم یقین بتا دیں گے کہ تم کیا کرتے تھے + نقمان نے بیٹے سے کہا: ”یہ کیا اگر رانی کے دانے برابر بھی کوئی عمل صحیحہ میں یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو گا تو اللہ اسے بروز حساب حاضر کرے گا + اللہ بیشک باریک بین اور خبردار ہو + بیٹا! غماز بڑھا کر اچھے کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کر۔ کوئی مصیبت تجھ پر پڑے تو اُس پر صبر کر۔ بیشک یہ جہت کے کام ہیں + لوگوں سے اپنا منہ نہ غور نہ پھیر اور نہ زمین میں اتر کر چل + اللہ کسی شک پر غور و دوست نہیں رکھتا + اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم رکھ کیونکہ گرجے کی آواز جو نہایت بلند ہو تمام آوازوں میں ناگوار ترین ہے“ +

آواز

نصیب

سچ کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کی چیزیں تمہارے لیے سخر کر دی ہیں۔ اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں + بعض آدمی بے علم۔ بے ہدایت اور بے کتاب روشن اللہ کے بارے میں لڑتے ہیں + جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ کی آماری ہوئی آیتوں کا اتباع کرو“ تو یہ کہتے ہیں: ”نہیں۔ بلکہ ہم تو یہی کریں گے اُسی طریقے کی جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا“ اگر شیطان ان کے باپ دادا کو عذاب و دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو جب بھی یہ انھیں کی پیروی کریں گے + جس شخص نے اپنی ذات اللہ کے لیے مطیع بنا دی اور نیک کام کرتا رہا تو اُس نے گویا ایک مضبوط دست آویز تمام فی + انجام کار اللہ ہی کی طرف ہو + اے محمد! کوئی کفر کرے تو تو اُس کے کفر کا غم نہ کھا + ہمارے پاس ان سب کو داپس آنا ہے۔ پھر ہم انھیں ان کے اچھے بُرے اعمال بتا دیں گے بیشک اللہ دلوں کے خیالات کا جاننے والا ہے + تھوڑے عرصہ تک ہم انھیں دینا وی نفع دیتے ہیں پھر عذاب سخت کی طرف ہم انھیں بھیج دلائیں گے + اگر تو ان لوگوں سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو کہیں گے ”اللہ نے“ پھر تو کہہ دو اللہ اللہ! لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس سوال و جواب کے پتھر سے بچنے میں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہو + بیشک اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہیں + اگر تمام زمین کے درخت تمام چھو جائیں اور سمندر و روشنائی ہو جائے اور اُس کے ختم ہو جائے پر سات سمندر اور اُس کی مدد کو آئیں ملے زمین کے طبقہ زمین کو مغرہ کہتے ہیں اور میں نے اسکا ترجمہ پھر کیا ہو +

اور اُن سے لکھا شروع کیا جائے جب بھی اللہ کی باتیں تمام نبیوں کی ہدایت بنیں۔
 غالب اور حکیم ہوں۔ لوگو! تم سب کا پیدا کرنا اور رکھنا اور رکھنا اللہ کے لیے گویا ایک شخص کا
 کارنامہ اور جلتا ہے۔ اللہ بیشک سنتا دیکھتا ہے۔ اسے مخاطب! تو دیکھنا نہیں کہ اللہ رات کو
 دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب اور مہتاب کو اُس نے مطیع کر رکھا
 ہے۔ سب مدت سفر وہ تک جاری رہیں گے۔ اللہ تمہارے اعمال سے بیشک خبردار
 ہے۔ یہ اس لیے مذکور ہوا کہ تم سمجھ جاؤ کہ اللہ رقی ہوا اور اُس کے سوا جسے لوگ پکارتے
 ہیں وہ باطل ہے اور اللہ بیشک برتر اور بڑا ہے۔

پھر اُسے مخاطب کیا تو دیکھنا نہیں کہ اللہ کے فضل سے نشئی دریا میں جلتی ہے تاکہ اللہ
 تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے۔ ہر ایک صابرا اور شاکر کے لیے کشتی کے چلنے میں
 بیشک نشانیاں ہیں۔ جب موج بحر سا زبان کی طرح سواران کشتی کو ڈھانک لیتی ہے تو وہ
 اللہ کا دین خالص مان کر اُسی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب ہم اُن کو خشکی پر اتارتے ہیں تو زمین
 سے بعض اپنے اعتدال پر قائم رہتے ہیں اور بعض قائم نہیں رہتے۔ ہماری نشانیاں نبیوں سے
 وہی انکار کرتے ہیں جو بد عباد اور ناشکر گذار ہیں۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن
 سے ڈرو جب نیاپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کام آئے گا۔ اللہ کا
 وعدہ بیشک برحق ہے۔ دنیاوی زندگی تعین فریب میں نہ ڈالے اور نہ کوئی فریب دینے والا
 (شیطان) تم سے اللہ کو بھلا دے۔ بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی پتھر
 برساتا ہے۔ اور ماؤں کے پیٹ میں نرنا مادہ جو کچھ ہوتا ہے اُسے بھی وہی جانتا ہے۔ کسی کو
 معلوم نہیں ہے کہ کل وہ خود کیا کرے گا اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین پر رہے گا۔
 اللہ ہی ان باتوں کا جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

سورہ سجدہ

(۱۱)

لے کشتی کے سفر کی تعینات گوارا کر کے منزل مقصود تک جو سفر گذاری کے ساتھ پہنچے گا وہی تو قدرت الہی کا مظہر
 ہے کہ جو کچھ رہے گا وہ کیا دیکھے گا۔ اس سورہ میں سجدہ کا ذکر ہے۔

یاد خدا کائنات
 نوت

ذکر نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے عالم! اے محمد! اس میں کچھ شبہ نہیں ہو کہ کتاب (قرآن) کا اثر تیرے روح پر عالم کی طرف سے ہو گیا تھا کہتے ہیں: ”مخبر نے اپنے دل سے اسے گڑھ لیا ہو“۔ سنیں۔ بلکہ یہ کتاب تیرے رب کی طرف سے برحق ہو۔ تاکہ جن لوگوں کے پاس تیری پہلے ڈرٹنے والے نہیں آئے تھے انھیں تو ڈرائے شاید یہ راہ پر آجائیں کہ اللہ وہ ہو کہ آسمانوں اور زمین کو اور ان کی درمیانی چیزوں کو اُس نے چھ دنوں میں بنایا اور پھر عرش پر متوجہ ہوا کہ اُسکے سوا تمھارا کوئی سرپرست اور سفارشی نہیں ہو کہ کیا تم ان بھی نہیں سوچتے؟ وہی آسمان سے زمین تک ہر امر کا انتظام کرتا ہو پھر تمام انتظامات کے نتیجے اُس کے پاس ایک دلیلی کی مقدار تمھارے شمار سے ایک ہزار برس کی ہر پیش ہوں گے کہ اللہ غالب اور حاضر کا جاننے والا اور غالب رحمت والا ہو کہ اُسی نے ہر چیز کی اچھی خلقت کی ہو۔ اُس نے انسان کی خلقت مٹی سے شروع کی اور پھر اُس کی نسل نکلے ہوئے ذلیل بانی (مٹی) سے بنائی ہو پھر اُسے درست کیا اور اپنی طرف سے روح اُس میں پونگی اور تمھارے کان۔ آنکھیں اور دل بنائے کہ تم لوگ اُس کا شکر کرتے ہو کہ منکرین کہتے ہیں جب ہم مٹی میں چھائیے تو کیا از سر نو پیدا کیے جائیں گے ہمیں از سر نو پیدا ہونے ہی سے منکر نہیں ہیں بلکہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کو بھی نہیں ملتے کہ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ ”مَلَکُ الْمَوْتِ“ (موت کا فرشتہ) جو تم پر تعینات ہو۔ تمھاری روح قبض کیے گا پھر تم اپنے رب کی طرف واپس لائے جاؤ گے۔

تد ابی

پس اے محمد! کاش تو مجرموں کو دیکھتا جب وہ پروردگارِ قیامت اپنے رب کے پاس سر

مذنبات

۱۔ حدیث میں یوں مذکور ہے کہ انتظامِ عالم کے لیے جو فرشتہ تعینات ہوتا ہے وہ پانسو برس میں دنیا میں آتا ہے اور پانسو برس میں واپس جاتا ہے لیکن پانسو برس میں اسکی آمد رفت ہوتی ہے انقلابات انتظامی جو مفاہین ہوتے ہیں وہ ایک زمانہ مدید کے بعد ہوتے ہیں ایسا نہیں ہو کہ روز روز انقلابات ہوتے رہیں۔ مثلاً اس وقت جو انتظام دنیا میں ہیں وہ ہزار برس پہلے کے انتظامات سے مقابل کیے جائیں تو زمین اور آسمان کا فرق معلوم ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس آیت کا یوں بھی ترجمہ کیا گیا ہے ”انتظامِ کار و بنا کو تیری وہ ایک فرشتہ آسمان سے زمین کی طرف بھیجتا ہے۔ وہ فرشتہ کار و بنا کر کے آسمان کی طرف ایک دن میں جس کی مقدار شمار سے ایک ہزار برس کی ہر چلا جاتا ہے“

مذائل

سجدہ

نفسہ ہشت

دورن

پیشگوئی

جھکے ہوئے اس طرح عرض کر رہے ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا
 ہم کو دنیا میں پھر بھیج کہ ہم اپنے کام کریں۔ ہم کو عاقبت کا یقین ہو گیا۔ اور شاد ہو گا نہ اگر ہم
 جابستہ تو ہر ایک کو ہدایت کرتے لیکن ہمارا یہ قول روز ازل کا کہ ہم تمام جنوں اور آدمیوں کا
 سے دورن کو بھرن گے برحق تھا اور پورا ہوا آج کے دن کا انا جو تم بھولے ہوئے تھے
 جو اُس کا مزہ چکھو۔ ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا تو۔ اپنے اعمال کے بدلے عذاب دانی کا مزہ
 چکھو۔ ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے وہی لوگ ہیں کہ جب ہمارے آئینہ انہیں
 یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد میں تسبیح کرتے ہیں سرتابی
 نہیں کرتے۔ ان کے پہلو خواہ گاہ سے دور رہتے ہیں۔ خوف اور امید میں یہ اپنے رب کو
 پکارتے ہیں اور ہم نے انہیں جو دیا ہوا ہے اُسے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ اُسکے
 لیے کیا کیا آئینہ ٹھنڈی کرنے والی آئینہ اُس کے اعمال کے عوض میں مخفی رکھی گئی ہیں
 کیا مومن فاسق کے برابر ہو جائے گا ہویہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ مومنین نیکو کار کو
 رہنے کے لیے باغ ملیں گے۔ یہ مہمانی اُن کے اچھے اعمال کے بدلے میں ہو گی اور فاسقوں کا
 ٹھکانا دورن ہو گا جب وہ اُس سے نکل بھاگنا چاہیں گے تو اُسی میں واپس کیے جائیں گے
 اور اُن سے کہا جائے گا۔ جس آگ کو تم دنیا میں بھلاتے تھے اُس کا مزہ چکھو۔ ان کفار
 کہ کو ہم قیامت کے برے عذاب سے پہلے عذرا بٹے عذاب دینا کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ
 لوگ ہماری طرف رجوع ہوں۔ اُس سے زیادہ کون ظالم ہو کہ جسے اللہ کی آیتیں سن کر
 نصیحت کی جائے تو وہ منہ پھیر لے۔ ہم گناہگاروں سے بیشک استقامت لیں گے۔
 سچ اے محمد! ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب (توریت) دی تھی۔ تو اللہ کی کتاب قرآن
 کے طے سے شک میں نہ رہ۔ ہم نے توریت کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے بنایا تھا اور
 اُن میں ہم نے امام بھی بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔ یہ منصب
 امامت انہیں جب ملا کہ وہ کفار کی ایذا دہی پر صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں کا یقین رکھتے
 تھے۔ اے محمد! تیرا رب بنی اسرائیل میں بروز قیامت اُن باتوں کا فیصلہ کر دے گا۔

۱۰۰۔ جب بد میں جو ہریت کفار کو کوئی اور آئندہ جہل کر جن مجبوروں سے انہیں آخرت کی اطلاع
 قبول کرنا پڑی انکی پیشگوئی ہو ۱۰۰۔ ”فابہ“ کا ترجمہ ”اللہ کی کتاب قرآن“ اور بعضوں نے اسے ”موسس کا“
 ”اللہ کی ملاقات“ یا ”موسس کی ملاقات“

جن میں وہ انقلاب کرتے رہے ہیں کیا اس سے بھی ان کو ہدایت نہیں ہوتی کہ ہم نے
 ان سے پہلے کتنی امتیں نیست و نابود کر دیں جن کے گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں مابری
 انقلاب میں ان لوگوں کے لیے عبرتیں ہیں کیا یہ لوگ نہیں سنتے کیا یہ دیکھتے نہیں
 ہیں کہ ہم زمین اُمتادہ کی طرف اپنی لاکراؤں سے کھینچ اُگاتے ہیں جس سے یہ خود اور
 ان کے جانور بھی کھاتے ہیں کیا انھیں نظر نہیں آتا کہ یہ کہتے ہیں "مسلمانو! تم سچے ہو
 تو بتاؤ قیامت کا یہ فیصلہ کب ہوگا" تو کہہ "فیصلہ کے دن کافروں کو ایمان لانا نفع دینا
 اور نہ انھیں سہلّت ملے گی" اس لئے ان سے ہشیم پوشی کر اور دیکھ کیا ہوتا ہے یہ بھی
 تو انتظار کرتے ہیں +

سورہ احزاب

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے نبی! اللہ سے ڈر۔ کافروں اور منافقوں کا پیرو نہ ہو۔ بیشک اللہ واپس
 حکیم ہو۔ تیرے رب کی نظر سے جو وحی تیری طرف آتی ہو + اُسی کی پیروی کر۔ اللہ تعالیٰ
 اعمال سے خبردار ہو۔ اللہ پر بھروسہ کر۔ اللہ کی کار سازی کافی ہو۔ اللہ نے کسی مرد کے
 سینہ میں دو دل نہیں رکھے ہیں۔ اور نہ اللہ بھاری بیبیوں کو جن سے تم بظاہر کہتے ہو
 بھاری مائیں کر دیتا ہو اور نہ بھارے منہ بولے (ڑکون کو وہ بھارے بیٹے بنا دیتا ہو +
 یہ بھارے منہ کی باتیں ہیں + اللہ سچ بات کہتا ہو اور راہ راست دکھاتا ہو + تم سمجھو

ظہار
تنبیہ

۱۵۰ اس میں جنگ احزاب یعنی جنگ خندق کا ذکر ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۲۸ + ۱۵۱ جنگ کے بعد اسی
 دور کو ملاحظہ کر کے باطل میں طلب کر کے دیکھئے اور منافقوں کے پاس ٹھہرے اور شرطاً صلح پیش کی کہ آنحضرت تان کر
 ہر شخص ہونا تسلیم کر لیں تو کفار کو بھی آنحضرت کے اللہ سے معزین نہ ہونگے۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی + ۱۵۲ مائیں
 میں یہ دستور تھا کہ جس کے لڑکے نہیں ہوتے تھے وہ غیر کے لڑکوں کو متبھی کر لیتا تھا اور کبھی اپنی بیبیوں
 کو لوگ کہتے تھے کہ تو میری ماں کی ماں ہو یا تیری بیٹھ بھئی اپنی ماں کی بیٹھ بھئی جگہ ہو اسے ظہار کہتے تھے اور
 آنکھ سے مرد سے عورت چھوٹ جاتی تھی اور طلاق بھی جاتی تھی اسلام نے ان رسوں کو مشابہی تنبیہ کو
 جائز کیا اور ظہار کو طلاق کے برابر نہیں کیا بلکہ کچھ کفارہ لازم کر دیا ہو دیکھو سورہ مجادلہ ۵۵ رکوع ۱
 اللہ تعالیٰ کہہ اے سینے میں جس طرح دو دل نہیں ہوتے اُسی طرح اصل بیٹے اور متبھی بیٹے ایک نہیں
 ہو سکتے اور نہ بی بی ان ہو سکتی ہے +

کون کون کے اصل پہلوؤں کے نام سے پکارا کہ اللہ کے نزدیک قرین انصاف ہو اور اگر ان کے باب معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ چنانچہ بھول ہوگے سے جو کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہو۔ لیکن دلی ادا دہ سے جو کہ مگے تو کھو ہو وہاں ہونے والا مہربان ہو۔ مومنین پر ان کی جہانوں سے زیادہ نئی حاجت ہو اور نئی کی مہربان مومنین کی لیکن ہیں اور شمشاد آریس میں بہ نسبت عام مومنین اور عاجزین کے کتاب اللہ کی رو سے ہر حکم خدا پر ہیں۔ لیکن تم اپنے دو ستون سے کچھ ملوک یا وصیت کرو تو وہ اجماع ہو۔ کتاب لہجہ محفوظ میں یہی لکھا ہوا ہے اے محمد! وہ وقت یاد کر جب ہم نے تمہیں یغیرون سے تبلیغ رسالت کا عہد لیا تھا اور حضورؐ تھا۔ (نوح سے ابراہیم سے۔ موسیٰ سے۔ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور پکا عہد ان سب سے ہم نے لیا تھا۔ تاکہ اللہ سبحان (پیغمبروں) سے ان کی بھائی (تبلیغ رسالت) پر و قیامت دریافت کہ اور کافروں کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے)

سبح سوسو، تم پر جو احسان اللہ کے ہیں انھیں یاد کرو۔ جب تم پر لشکر چڑھا آیا تو بھنے ان کفار پر چڑھا بھی اور ایسا لشکر بھیجا جو بھین نظر نہیں آتا تھا۔ تمہاری تدبیروں کو جو تم کرتے تھے اللہ دیکھ رہا تھا جب دشمن اوپر کی طرف سے اور فتح کی طرف سے تم پر آئے تھے آنکھیں نہ رہی ہو گئی تھیں اور کچھ نہ سمجھ سکتے تھے اور اللہ کی نسبت تم قسم قسم کے گمان کر رہے تھے اُس وقت مومنین کے استقلال آزمائے گئے تھے اور ان میں خوشنکلی ڈال دی گئی تھی۔ اسوقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں شک کی بیماری تھی بول اٹھے تھے "اللہ اور اُس کے رسول کا وعدہ فریب ہی فریب نکلا" اُس وقت ان میں سے ایک گروہ بولا تھا "اے اہل یثرب! یہ تمہارے گھر کے کی جگہ نہیں ہو۔ واپس چلو" اور ان میں سے کچھ لوگ نبی سے یہ لکھ اذن مانگنے لگے کہ ہمارے گھر خالی رہے ہیں حالانکہ ان کے گھر خالی نہ تھے بلکہ وہ لوگ صرف بھاننا چاہتے تھے۔ اگر یہ لشکر ان پر اتران دینے سے داخل ہو جاتا اور ان سے فساد پھیلانے کی درخواست کی جاتی تو وہ اُسے قبول کر لیتے اور

اللہ بخیر نہ حضرت نیک پرورش کی تھی وہی سے ابن محمدؐ تھے علم ہوا کہ رسولؐ جو کہ سے ابن محمدؐ کا بھوڑا نہ ایسی غلطی چاہتے۔ کہ میں ابن محمدؐ ہونے کے بعد یہ آیت اتری ورنہ اس کے قبل جو قاعدہ وراثت زیر عمل تھا اس کا ذکر سورہ انفال میں ہوا۔ کہ جو میں ہوا اللہ ربنازل میں وہ کہہ دو تاریخ (۱) سلام علیہ ثانی مؤمن ہوا۔ (۲) دین کے باندہ وہ کہہ دینی ہوگا لیکن نہ خالی رہے۔ (۳) بادشیر کرتے ہیں اگر ان کو شکر نہیں کہ ساتھ ہو کر دینے کے احوال کے لئے کو چاہئے۔ (۴) محمدؐ کے خالی کئے کا بیان نہیں ہے۔

مہربان مومنین

عہد خداوند
یا ادب

اپنے گھروں میں کچھ دن ہی تھا تو قتل کرتے، حالانکہ پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ دشمن کو بیٹھ نہ دکھائیں گے، اللہ سے جو عہد انھوں نے کیا تھا اسکی بازیرس اُن سے ملنے لے محمد! تو ان سے کہہ دے کہ موت باقی ہے اگر تم بھاگے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اور اگر بچے بھی تو قتل ہوئے ہی دن زندگی کا فائدہ اٹھاؤ گے، اے محمد! تو ان سے کہہ کہ کون جو وہ جو تعین اللہ سے بچائے اگر اللہ تمھارے ساتھ ہوئی کرنا چاہے۔ یا تمھارے ساتھ وہ رحمت کرنا چاہے تو کون اُسے روک سکتا ہے یہ لوگ اللہ کے سوا کوئی دوسرا دوست اور مددگار اپنا نہیں پاسکتے، مسلمانو! ان منافقوں کو اللہ جانتا ہے جو تم میں سے دوسروں کو لڑنے سے روکتے ہیں اور اُن کو بھی جانتا ہے جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں یہ لڑائی سے بچکر ہمارے پاس چلے آؤ۔ منافقین لڑائی میں کم آتے ہیں تمھاری اعانت میں وہ بخل کرتے ہیں، اے محمد! جب دُر کا موقع آجاتا ہے تو انھیں تو دکھتا ہے کہ آنکھیں پھیر پھیر کر یہ تیری طرف دیکھتے ہیں گویا موت کی عشی ان پر پھائی ہوئی ہے۔ اور جب طوفان جاتا ہے تو تیرے زبانی سے تھکے بیخ دیتے ہیں اور مال غنیمت پر گرے پڑتے ہیں، حقیقت میں یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔ اللہ نے ان کے اعمال مٹا دیے ہیں، اور اللہ بڑا سزا کرنا آسان ہے، یہ منافق سمجھتے ہیں کہ گویا لشکر دشمن ابھی واپس نہیں گیا۔ اگر وہ لشکر پھر آجائے تو یہ لوگ پسند کریں گے کہ کاش دیہات میں نکلا ہوں اور وہیں سے تمھاری خبریں پوچھا کریں۔ اور اگر ان کو تم میں رہنا پڑے تو یہ کم کریں گے۔

مع اے مسلمانو! ان لوگوں کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں اور تمھارے لیے رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔ مومنوں نے دشمن کا لشکر دیکھا تو کہنے لگے۔ یہ تو وہی موقع ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ نے اور اُس کے رسول نے کیا تھا اللہ اور اُس کا رسول سچا ہے اور اس سے اُن کے ایمان اور فرمانبرداری میں اور زیادتی ہوئی، مومنوں میں ایسے مرد بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا اور انھیں سچوں میں وہ ہیں جو اپنا وعدہ پورا کر چکے اور بعض اُن میں سے وہ ہیں کہ منتظر ہیں اور اُن کے ارادے ہیں کچھ تبدیلی نہیں آئی ہے یہ اس لیے ہوا کہ اللہ سچوں کو اُن کی سچائی کی جزا دے۔ اور وہ منافقوں پر لعنہ لگا

خود بخود

عذاب کرے گا یا ان کی توبہ قبول کرے گا۔ اللہ بیشک بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے کفار کو جب وہ عقدہ میں تھے مدینہ سے ہٹا دیا اور ان کو اہل جزیرہ حاکم سے کچھ فائدہ نہ پہنچا اور اللہ نے مومنوں کو لڑنے کی نوبت بھی نہ آنے دی، اللہ زبردست غالب ہے۔ ان اہل کتاب کو جو کوشش کر کے مددگار ہوئے تھے اللہ نے ان کے قلموں سے نکال دیا اور ان کے دلوں میں الجھار عجب ڈال دیا۔ کہ مسلمانوں ان میں سے تم کس کو قتل کرتے ہو اور کسی کو قید کرتے ہو۔ اور ان کی زمین کا ان کے گھروں کا اور ان کے اموال کا اور نیز ان کی زمین (خجیر) کا جس میں تم نے پانچویں تک نہیں رکھا اللہ نے تعین وارث بنادیا، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

امان نہیں

ہم اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تعین فائدہ پہنچا کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اللہ کے رسول اور رزق آخرت کو چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے جو تم میں سے نیکو کار ہیں۔ ان کے لیے بڑے بڑے ثواب تیار کر رکھے ہیں۔ اے نبی کی بیوی! تم میں سے جو کوئی گھلی ہوئی بیچائی کرے گی اسے دوہری سزا دے جائے گی، اللہ کے لیے یہ آسان ہے۔

(بائیسواں پارہ)

اور جو تم میں سے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی اسے ہم دو نواب دین گے اور اس کے لیے ہم نے عاقبت میں رزق کو تم مہیا کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیوی! تم اور عورتوں کی طرح تو ہونہیں۔ اگر تم متقی ہو تو کسی سے نرم باتیں نہ کرو کہ دل میں کھٹ رکھنے والے امید قائم کر سکیں۔ اور باتیں سیدھی کیا کرو۔ اپنے گھروں میں رہو اور زناہ جاہلیت سابقہ کی زینت نہ دکھائی پھرو۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے پیغمبر کے گھر والو! اللہ یہ ہاتھ جو کہ تم سے نجات دہرائے اور تم کو خوب پاک صاف رکھے۔ اے نبی کی بیوی! تمہارے گھروں میں جو آئینہ اللہ

لے میں جب احزاب سے لڑے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثنائی مرسوہ ص ۵۵۵ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثنائی مرسوہ ص ۵۵۵
آنحضرت کی بیویوں کو غالب کر کے اس کو کعبہ میں احکم متعلق آنا ربیان کیجئے ہیں حدیث آنحضرت کی بیویوں کے ساتھ بے مشافہان
نفل کی تعین نہیں ہو سکتی۔ یوں بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ تم ہی نیک بیویوں کے لیے بڑے ثواب تیار کر رکھے ہیں

کی اور باتیں مکہ کی سماجی جاتی میں انھیں یاد کروا کر وہ اللہ وانا خبردار ہو۔
 اور اہل غنم کرنے والیاں۔ سب سے مرد اور سب سے عورتیں۔ سو میں مرد اور سو میں عورتیں۔ اعلیٰ حد تک نے اور
 ڈرنے والے اور ڈرنے والیاں۔ صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں۔ رونا
 رکھنے والے اور رونا رکھنے والیاں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اور کفر والیاں
 اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور کرنے والیاں۔ اللہ سب کے لیے اللہ نے بخشش اور
 بڑا ثواب دیا کہ اگر کھانا کسی مرد یا عورت یا عورت کو دے گا وہ انہیں دے گا کہ جب اللہ دے گا
 کہ رسول کوئی فیصلہ کر دے تو پھر وہ اپنے کاموں میں اپنا اختیار باقی رکھیں۔ جس نے
 اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی میں پڑا۔ اسے عذاب وہ وقت ملے
 کر کہ جب تو زید سے جس کے لیے اللہ نے احسان کیا تھا اور تو نے بھی اُس پر احسان کیا تھا یا
 کہ نہ تھا۔ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے۔ اللہ سے ڈر۔ اور وہ
 بات جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا تو اپنے دل میں اُسے چھپانے کے لیے تھا اور لوگوں سے یہ
 معاملہ میں تو ڈرتا تھا۔ حالانکہ اللہ زیادہ تر سستی اس کا ہو کہ تو اُس سے دے دے جب زید سے
 اُس (زینب) سے بے تعلقی کر لی تو تیرا نکاح ہم نے اُس (زینب) کے ساتھ کر دیا کہ مومنوں
 کے لیے اپنے آپ کے یا کون کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے میں جب وہ اُن بیویوں سے بے تعلقی
 ہو جائیں کوئی معافی نہ رہے۔ اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے۔ نبی کے لیے اُن امور میں کچھ معافی
 نہیں رہی جو اللہ نے اُس کے لیے ٹھہرا دیے ہیں۔ یہی طریقہ اللہ کا اُن پیغمبروں کے ساتھ بھی
 تھا جو پہلے گذرے ہیں۔ اللہ کے جتنے کام ہیں تقدیر ہی ہیں اور روزانہ سے معین ہیں۔
 وہ اگلے پیغمبر اللہ کے پیغام پہنچاتے تھے اور اللہ سے ڈرتے تھے۔ اللہ کے سوا کسی سے

کوسا

امامت ہونے

حضرت زید

صغیر زینب

قدیر احد

معاذ اللہ

اللہ! آنحضرت نے اپنی جو بھی زاد بن زینب کو اپنے غلام آزاد زید بن حارثہ کو بیاہنا ہمارا تو حضرت زینب کو تمام ہوا اور
 یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تاریخ الاسلام صفحہ ۱۵۰۔ کہ حضرت زید حارثہ کا ذکر ہے کہ اللہ کا احسان یہ تھا کہ اللہ نے تو زینب
 اسلام انھیں دی تھی اور آنحضرت محمد کا احسان یہ تھا کہ آنحضرت نے انھیں بالاجبر آزاد کر دیا اور اپنی بیوی بنادیا
 بہن حضرت زینب سے اُن کا عقد کر دیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۵۰۔ کہ حضرت نے دیکھا کہ
 حضرت زید اور حضرت زینب میں اُن بن رہی ہے تو یہ ارادہ کیا کہ حضرت زید حضرت زینب کو طلاق دیدیں تو خود
 اپنی زوجیت میں حضرت زینب کو اُن کے رفع لہا کی طرف سے داخل کر لیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ
 خیال تھا کہ جہاں عرب نظر کریں گے کہ اپنے بھائی کی مطلقہ بی بی سے آنحضرت نے عقد کیا

عام انجیلین

انجیلین جنہوں نے تھے + صاحب اعمال کے لیے اللہ کا فی اور + لوگوں کو تم میں سے کسی مرد کا باپ
 نہیں ہو۔ لیکن اللہ کا رسول ہو اور سب نبیوں کے اخیر میں ہو + اللہ ہر شخص سے واقف ہو +
 باج ایمان والہ اللہ کو بکثرت یاد کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح کرتے رہو + وہی تم پر
 اور وہی تم پر اور اُس کے ملاکہ تمہارے لیے استغفار کرتے ہیں تاکہ اللہ تمہیں کفر کی تاریکی
 سے ایمان کی روشنی کی طرف لائے + اللہ مومنوں پر مہربان ہو + وعازن مومنین کی جس
 بات پر اللہ سے ملین گے سلام ملے گی۔ اللہ نے ان کے لیے بڑا ثواب دیا کہ اللہ کا یہ ہے خدا
 ہونے کے لیے گواہی دینے والا خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا۔ اور اللہ کے حکم سے
 اللہ کی طرف لوگوں کا بلانے والا اور ہدایت کا چراغ روشن بنا کر بھیجا ہو + ایمان والوں کو
 تو بشارت دے کہ ان پر اللہ کا بڑا فضل ہو + کافروں کی اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو اور
 نہ ان کی ایذا رسانی کا خیال کرو۔ اللہ پر توکل کرو + اللہ کا رسا می کے لیے کافی ہو + اے مومنو!
 جب تم مومن خورتوں سے نکاح کرو اور انھیں چھوئے سے پہلے طلاق دیدو تو تمہیں عدت کا
 کوئی حق نہیں ہو کہ انھیں عدت میں بٹھاؤ + تمہیں چاہیے کہ انھیں کچھ سرمایہ دو اور انھیں
 طرح انھیں رخصت کرو + اے نبی! جہنہ طلال کر دی ہیں تجھ پر تیری بیبیان جن کا مہر تو دے
 دیا ہو اور نوٹدیان جو اللہ نے تجھے عطا کی ہیں اور تیرے چچا بھو بھی۔ اور ماموں اور
 خالہ کی بیبیان جو تیرے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں اور ایسی ہر مومنہ عورت جس نے اپنی
 ذات نبی پر بہہ کر دی ہو۔ بشرطیکہ نبی اُس سے نکاح کرنا چاہے۔ یہ بات تیرے لیے خاص ہے۔
 عام مومنوں کے لیے نہیں ہو۔ ہمیں معلوم ہو کہ عام مومنوں پر ان کے ازواج اور نوٹدیان
 کے بارے میں ہم نے کیا فرض کیا ہو + تیرے ساتھ یہ رعایت اس لیے ہو کہ تجھ تنگی نہ ہے +
 اللہ غفور و رحیم ہو + ان بیبیوں میں سے تو جسے چاہے کتابے کر دے اور جسے چاہے طلب
 کرے + اور عہدہ کر کے بھر بلائے تو بھی تجھ پر گناہ نہیں ہو + یہ اختیار جو تجھے دیا گیا ہے تو غالباً
 تیری بیبیوں کی آکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ مغموں سنوں گی۔ اور جو کچھ تو انھیں دے گا۔

عدت طلاق

ایمان والوں

اسلام ہی کے مہر پر آیت سورہ نساء ۴۰ اور ۴۱ میں ہو + ملا + حضرت کے خاندان کی اڑھیاں جنہوں نے عورت نہیں کی تھی
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے
 ایک مرتبہ ایک چھوٹے بچے کی بیوی سے ناخوش ہو کر کھڑے ہوئے تھے ایک کالہ ذکر ہو + کچھ ملاح اسلام نے صفحہ ۱۱۱ پر

جادو میں ڈال لیا کریں۔ اس سے غالباً وہ بھائی جائیں گی اور انھیں ایسا نہ پہنچے گی ہاں
 بخشنے والا مہربان ہے اور اگر منافقین اور وہ لوگ جنکی نیتیں بیان اور جو دینہ میں غیبا کرتے
 ہیں اپنے حرکات سے اگر باز نہ آئیں گے۔ تو اسے مکڑا ہم نے ان پر مسلط کر دیں گے۔ پھر
 ان پر بھٹکا رہو گی اور جسے تک وہ دینہ میں تیرے ہمسایہ ہو کر نہ رہ سکیں گے جہاں رہیں
 جائیں گے پکڑے جائیں گے اور غوب نقل کیے جائیں گے۔ اللہ کا یہی دستور پہلے لوگوں
 میں ہی تھا مکڑا اللہ کے دستور میں تو تبدیلی نہ پائے گا اسے مکڑا تجھے لوگ قیامت
 کا سوال کہتے ہیں تو کہہ دے اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور تجھے کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو
 اللہ نے کفار پر لعنت کی جو اور آتش سوزان ان کے لیے تیار کی ہو جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے
 کوئی ولی اور مددگار نہ پائیں گے جب کفار کے ساتھ آگ میں اُسے پلٹے جائیں گے تو وہ کیسے
 بد کا ش ہوں گے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی ہے اور یہ بھی کہیں گے کہ ہم نے اپنے
 سرمداروں اور بڑوں کی اطاعت کی۔ انھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اسے ربنا نصین
 دو چند عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر دے

عورتوں پر
 عورتوں سے
 بھڑکنا

حضرت موسیٰ
 پر اتمام

موسىٰ! احم ایسا نہ کرو جیسا کہ موسیٰ کو اذیت دینے والوں نے کیا تھا۔ پھر اللہ نے
 موسیٰ کو ان کے اٹھام سے بری کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک رتبہ والا پیغمبر تھا۔ موسیٰ اللہ
 سے ڈرتے رہا اور ٹھیک ٹھیک باتیں کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور
 تمہارے گناہ بخش دے گا جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی اُس نے گویا
 بڑی کامیابی حاصل کی: ہم نے آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر وہ ذمہ داری جو انسان پر
 ہو پیش کی تو سب نے اُس کے لینے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اُسے بھاریا

انسانی ذمہ داریاں

دیکھنا یہ سنو (۳) کہ یہ بیان علامہ ابن عربی لباس کے ایک جادو بھی اور سے اور یہ لوگ جن میں سے انکی شناخت ہوگی
 اور جادو سے مقامات ذہن بھی مل چکے ہیں۔ لیکن جن لوگ یہ کہیں کہ اس آیت میں کچھ ایسا کہہ گئے تھے کہ
 حکم جو اور وہ ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ وہ اپنی جادوؤں کے ٹوٹنے کا بیان کیا کریں ہم اسے موسیٰ کو انکی قوم نے اتمام کیا تھا
 اسے متعلق قول مختلف ہیں۔ ایک یہ بھی کہ فارون نے حضرت موسیٰ کو قوم میں بے عزت کرنے کی ہوش ہے ایک
 بدین صورت سے یہ کھلا پکارا کہ حضرت موسیٰ تنقنا جائز تھے ہیں۔ لیکن جب وہ سامنے آئی تو عجوبہ ہوئے کہ
 جو ان کے کہیں اور سازشوں کا تمام حال بیان کر گئی۔ فارون کا ذکر سورہ قصص ۲۸ میں ہے کہ وہ خدا
 عقل انسانی ہی پر بار تھا سکتی تھی اور جب عقل ہی تو نیک اور بد دونوں قسم کے اعمال سرزد ہوں گے اور
 پھر خدا اور نہر بھی اٹھنا چاہیے گی انسان کا اپنی عقل پر تکیہ کرنا ہوا محال ہے

کہ وہ اپنے حق میں بُرائی ظالم تھا اور بُرائی نادان بھی تھا۔ کیونکہ بتجربہ اس ذمہ داری کے لینے کا یہ ہے کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں۔ مشرک مردوں اور مشرک عورتوں پر عذاب کرے گا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہر کرے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورہ سبأ

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے دنیا میں بھی تمام تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کی چیزوں کا مالک ہے اور آخرت میں بھی اُسی کی تعریف ہے۔ وہ مہکت والا خبردار ہے۔ زمین میں جو جانا ہے یا زمین سے جو کچھ نکلتا ہے۔ جو کچھ آسمان سے گرتا ہے اور جو کچھ آسمان پر چڑھتا ہے۔ ان سب کی

اللہ کو خبر ہے۔ وہی مہربان بخشنے والا ہے۔ کفار کہتے ہیں ”ہم کو قیامت نہ آئے گی“ اے محمد! تو کہہ ”ہاں! قسم ہے میرے رب کی وہ ضرور آئے گی۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ ذرہ برابر

بھی کوئی نکر آسمانوں اور زمین میں اُس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ذرت سے جھوٹی اور ذرے سے بڑی یعنی چیزیں ہیں سب کتاب واضح (نوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہیں قیامت ضرور آئے گی تاکہ مومنین نیکو کار کو اللہ ان کے اعمال کا بدلہ دے۔ انھیں لوگوں کے لیے بخشش

ہو اور بُرا رزق ہو۔ جو لوگ ہماری آیتوں کے ابطال میں خاصمانہ کوششیں کرتے ہیں ان کے لیے عذاب دردناک کی سزا ہے۔ اے محمد! جو لوگ صاحب علم اور نصف مزاج ہیں وہ جانتے

ہیں کہ جو کتاب (قرآن) میرے رب کی طرف سے تجھ پر اتری ہے وہ برحق ہے اور اللہ کا راستہ بناتی ہے جو غالب اور سزاوار محمد ہے۔ کفار بطور استہزا باہم کہتے ہیں ”کو تو ہم تعین ایسے آدمی کے پاس لے چلیں جو تعین یہ تہلے گا کہ تم مرنے کے بعد جب بالکل ریزے ریزے

ہو جاؤ گے تو پھر از سر نو پیدا کیے جاؤ گے۔ اللہ پر یا تو وہ جھوٹ باندھتا ہے یا وہ مجنون ہے۔“ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والے خود عذاب اور سزا ہی بید میں مبتلا ہیں۔

یہ دیکھتے نہیں کہ ان کے آگے اور ان کے پیچھے آسمان ہے اور زمین ہے۔ یہ چاہیں تو انھیں زمین

میں ملے گا یا اس میں ڈکری۔

وہنا دین یا کوئی شکر آسمان کا ان پر گرا دین۔ ہر ایک بندے کے لیے جو اللہ کی طرف رجوع کرے اس میں بہت جزا ہے۔

پھر ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے کئی قسم کے فضل دیے تھے۔ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ اسے پہاڑ واؤ اور اس کے ساتھ تسبیح کرو اور ہر پڑاؤں کو اس کا سر کر دیا اور اسے لپے نرم کر دیا۔ اور جاؤ سے لکھا۔ زمین بنا۔ اور ان کے صفوں کے بنانے میں اندازہ کرنا اور ان کے خاندان والوں سے لکھا۔ تم لوگ ان عظمت کے شکر میں اعمال نیک کیا کرو میں تمہارے اعمال کو دیکھتا ہوں۔

اور ہوا کو سلیمان کا ہم نے مطلع کر دیا تھا کہ اس کی صبح کی منزل ایک جینے کی راہ ہو گی تھی اور اس کی شام کی منزل ایک جینے کی راہ ہوتی تھی۔ ہم نے اس کے لیے تانبے کا ایک چشمہ بھی جاری کر دیا تھا اور اس کے سامنے اس کے رب کے حکم سے جن کام کرتے تھے۔ اور ہم نے

کہہ دیا تھا کہ ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے سر تابی کرے گا اسے سوزندہ عذاب کا ہم مرہ ملھا دیں گے۔ سلیمان کے لیے جیسا وہ چاہتا تھا جن مجاہدین اور مورخین بناتے تھے اور حوض کی سی لکھ بناتے تھے۔ اور ایسی دیکھیں بناتے تھے جو جگہ سے ہل نہ سکتیں۔ اے آل داؤد!

شکر کرو میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں۔ جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا تو جنوں کو اس کی موت کا بتہ دیکھنے بیاہ اور اس کا عصا کھاتی تھی۔ جب سلیمان گر کر آؤ جن سمجھے کہ اگر ہم غیب جاتے ہوتے تو ذلت کی مصیبت میں نہ رہتے۔ شبائے لوگوں کے لیے ان کے

گھروں میں قدرت الہی کی نشانی تھی۔ دو بلخ تھے ایک داہنی جانب اور ایک بائیں جانب۔ ان لوگوں کو ہمارا حکم تھا کہ اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اس کا (ہمارا) شکر کرو۔ دنیا میں تمہارے لیے ایسا عمدہ شہر ہو اور آخرت میں بخشے والا رب۔ ہر انھوں نے ہمارے حکم کی پروا نہ کی تو ہم نے ان پر سیلاب سخت بھیجا اور ان کے دونوں باغوں کے بدلے میں دو بلخ ایسے دیے کہ

انھوں نے کھا کر حضرت سلیمان نے جنات سے سجدت المقدس تیار کر لی تھی۔ پھر اسلام باقی تھا کہ حضرت سلیمان کی موت کا وقت آیا۔ حضرت سلیمان ایک شیشے کے کان میں جھانک کر کہے ہوئے جنات سمجھے کہ آپ بخوشی داؤد کی ہیں جو کہ آپ کی طرح داؤد کی لکھتے تھے۔ ہر ملک کی حالت رہی اور تیرہ کا کام بھی جاری رہا۔ دیکھنے والے حضرت سلیمان کو

مکرو کر دیا وہ تو نا اور حضرت سلیمان گر پڑے اس وقت جنات کو کپ کے رنے کی خبر معلوم ہوئی اور یہاں سے ملت بائی و شہنشاہ باصواب اس سے یہ خبر ملنا کہ جنات بھی غیب دان نہیں ہوتے۔ مگر ملک سب انھیں لا ذکر سورہ نمل ۲۷ رکوع ۲۰ میں ہے۔ ملک سب بہت آباد تھا ملک شام ملک سلسلہ آبادی چلا گیا تھا۔ آخر جب ان کا تیش برہو گیا اور اپنے پیغمبروں کا کشتا انھوں نے نہ دیا تو ملک میں سیلاب آیا اور تمام ملک برباد ہو گیا۔

حضرت داؤد

حضرت سلیمان

دنات حضرت سلیمان

ملک سب

کائنات کے پہلے بد مذہب تھے اور اُن میں جھاو ہوتا تھا اور کچھ تھوڑے پھر ہوتے تھے یہ اُن کے کفر کا بدلہ تھا اور ہم ناشکروں ہی کو ایسا بدلہ دیتے ہیں ۵ ہم نے اہل سبا کی بستیوں اور ملک شام کے اُن دیہات کے درمیان جن کی پیداوار میں ہم نے برکت دے رکھی تھی بہت سے گاؤں جو قریب قریب نظر آتے تھے آباد کر رکھے تھے اور اُن میں منزلیں مقرر کر دی تھیں ۶ اور کہدیا تھا کہ انہیں رات دن بیٹھ جلتے پھرتے رہو ۵ وہ کہنے لگے ۵ ہمارے پروردگار ہمارے خیر ہیں دور دور کر دے۔ انھوں نے ہمارے نعمتوں کی ناقدری کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا تو ہم نے بھی اُن کو شکار اُن کا افسانہ بنا دیا اور انھیں ریزہ ریزہ کر دیو جس اور شکر کرنے والوں کے لیے اس واقعہ میں بڑی عبرتیں ہیں ۵ ابلیس نے جو یہ گمان کیا تھا کہ اہل سبا اُس کا ساتھ دیں گے تو اُس نے اُسے سچ کر دکھایا اور اہل سبا اُس کے تابع ہو گئے۔ گمراہ گروہ مومنین کا اُس کا تابع بنوا ۵ اہل سبا پر شیطان کو غلبہ صرف اس لیے ہوا کہ اس ذریعہ سے جن مظلوم ہو جائے کہ آخرت پر کون ایمان لکھا ہو اور کون اُس پر شک رکھتا ہو ۵ اے محمد! تیرا رب ہر شے پر غالب ہے ۵

کھنڈ

سچ ۵ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ ۵ اللہ کے سوا انھیں جن فرشتوں کا زخم ہو انھیں بلاؤ۔ اُن کا اختیار روزا بھی آسمانوں اور زمین میں نہیں ہوا ورنہ آسمانوں اور زمین کے بننے میں اُن کی شرکت ہو اور نہ کوئی اُن میں سے اللہ کا مددگار ہو ۵ کسی کی سفارش کسی کو اللہ کے پاس بے حکم اللہ کے نفع نہ دے گی یہاں تک کہ فرشتے بھی نازل حکم الہی کے وقت گھبرا جاتے ہیں اور جب اُن کے دلوں کا خوف دور ہوتا ہو تو وہ باہر پوچھتے ہیں کہ ”تمہارے رب نے کیا کہا ۵“ اس پر مغرب فرشتے کہتے ہیں ۵ اللہ نے وہی کہا جو حق تھا۔ وہ برتر اور بزرگ ہے ۵ اے محمد! تو ان لوگوں سے پوچھ ۵ کون انھیں آسمانوں اور زمین میں روزی دیتا ہے ۵ تو ہی جواب بھی دے ۵ اللہ ہی روزی دیتا ہے ۵ اور کہہ ۵ ہم میں اور تم میں سے ایک فتنی راہ راست پر ہی با صریح گمراہی میں ہے ۵ اے محمد! تو ان لوگوں سے یہ بھی کہہ ۵ ہمارے جرم کی پریش تم سے نہ ہوگی اور نہ تمہارے اعمال کی پریش ہم سے ہوگی ۵ اور اُن سے تو یہ بھی کہہ ۵ ہمارا رب ہم کو قیامت کے دن جمع کرے گا اور پھر ہم میں اور تم میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا ۵ وہ بڑا عظیم فیصلہ

ملہ مذاہب شرک کی چار صدیوں میں (۱) آسمانوں کی حکومت زمینوں پر (۲) زمین والوں کی غفلت ظلم طوی کے واسطے سے (۳) لوگوں دنیا میں تصرف اور سونپ (۴) آسمان کے بتوں کی صورتوں میں جن اور شفاعت یا سفارش کے گارڈ کی کر رہے تھے ۵ اس کیت میں ان تمام مذاہب کی تکذیب کی گئی ہے ۵

کرنے والا اور جانتے والا ہوگا اے محمد! تو ان سے کہہ "مجھے انھیں دکھاؤ جو جنہیں تم اللہ کا نیک ٹھہرا کر اللہ کے ساتھ ملاتے ہو۔" کچھ نہیں۔ بلکہ اللہ غالب حکمت والا ہوگا۔ اے محمد! ہم نے تجھے صرف تمام آدمیوں کو خوشی اور درسنائے کو بھیجا ہو۔ لیکن اکثر آدمی نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں سے کفار پوچھتے ہیں۔ تم کہے ہو تو بتاؤ وعدہ قیامت کب پورا ہوگا؟" اے محمد! تو ان سے کہہ "مختارے وعدے کا وہ دن ہر جس سے تم ایک ساعت کے لیے بھی نہ پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔"

صحیح کفار کہتے ہیں "ہم نہ اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس کتاب پر ایمان لائیں گے جو اس کے پہلے سے ہو" اے محمد! کاش تو دیکھتا کہ قیامت کے دن یہ ظالم اپنے رب کے سامنے قیامت کھڑے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر اعتراض کر رہے ہیں۔ کمزور بزرگوں سے کہہ رہے ہیں "اگر تم دنیا میں نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لائے ہوتے۔" بزدل کھڑے کہہ رہے ہیں "کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے جو مختارے پاس آئی تھی روک دیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ تم خود گمراہ رہے ہو۔ کمزور بزرگوں سے کہہ رہے ہیں "مختاری رات دن کی جیلہ گری نے ہمیں روک رکھا تھا۔ جب کہ تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم کمزورین اللہ سے اور اس کے لیے شرک ٹھہرائیں؟ عذاب کھل کر وہ سب اظہارِ ندامت کریں گے + اور کفار کی گردنوں میں ہم زنجیر ڈال دین گے + انھیں عرصہ نہ ملے گا کہ اپنے اعمال کا دہمنے جس ہستی میں پیغمبر ڈالنے کے لیے بھیجے وہ ان کے آواز نہ سن سکے یہی حکم کہ تمہارے احکام رسالت نہیں جانتے۔ اسی طرح یہ کفار بھی مسلمانوں سے کہتے ہیں "مال اللہ! اولاد ہمارے پاس زیادہ ہے۔ ہم پر عذاب نہ ہوگا۔" اے محمد! تو کہہ "میرا پروردگار جس پر چاہتا جو رزق کو کشادہ اور کم کرتا ہے مگر اکثر اعلیٰ مصلحت تقسیم رزق سے واقف نہیں ہیں۔"

مصلحت تقسیم رزق

صحیح لوگو! مختارے اموال اور اولاد ایسے نہیں ہیں کہ ہمارے پاس تمہیں مقرب کر دین مگر مومنین نیکو کار کے اعمال کا دوسرا عوض آخرت میں ہوگا وہ بہشت کے بالا خانوں میں چین کریں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی مخالفت میں کوشاں ہیں وہ عذاب میں رکھے جائیں گے۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ "میرا رب اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے اور تم خوشی خرچ کرو گے اس کا عوض وہ تمہیں دے گا۔ وہ بہتر رزق دینے والا ہے۔" لوگو! اس دن کا خیال رکھو جب اللہ سب کو جمع کرے گا اور پھر ملائے گا۔ سو پوچھنے کا۔ "کیا یہی لوگ مختاری پرستش کرتے تھے؟" فرستے کہیں گے "تو پاک ہو زمین تجھ سے سرکار ہو"

نصیحت

نہ کہ ان سے۔ بہن نہیں بلکہ جنوں کو یہ لوگ دوجے تھے اور انہیں پران میں سے اکثر لوگ ایمان لائے ہوئے تھے۔ ارشاد الہی ہو گا کہ آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور ظالموں سے ہم کہیں گے کہ وہ جس آگ کو تم جھٹلاتے تھے اس کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ان کفار کو جب ہماری کھلی ہوئی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ باہم کہتے ہیں۔ یہی پیغمبر کا مدعی ایک ایسا شخص ہے کہ تم کو تمھارے باپ دادا کے معبودوں سے روکتا ہے۔ اور قرآن کی نسبت یہ کہتے ہیں۔ یہ قرآن محض غر اور ہداری ہو گا۔ یہ کفار کیلئے امر حق کی نسبت جب وہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہتے ہیں۔ یہ صرف جادو اور اے مجھ! ہم نے تیرے قبل نہ کوئی کتاب ان کفار کے پاس پڑھنے کو بھیجی تھی اور نہ کوئی ڈرانے والا پیغمبر بھیجا تھا۔ پھر بھی یہ تیرے منکر ہیں۔ ان کے پہلے جو پیغمبروں کو بھیجلائے والے گزرے ہیں ان کا دوسرا حصہ بھی تو تمہیں ان کے پاس نہیں ہے۔ انھوں نے باوجود تمہنوں کے جھٹلایا تھا تو پھر میری نافوشی بھی ان کے حق میں کسی ہوئی۔

جمع اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ۔ میں تمہیں صحت ایک نصیحت کرتا ہوں وہ یہ کہ اللہ کے لیے تم لوگ دو دو کیا ایک ایک الگ الگ کھڑے ہو کر سو جو۔ تمھارے رفیق (یعنی نبی) کہ جنہں نہیں ہے۔ وہ عذاب سخت سے جو تمھارے سامنے ہے تمہیں صحت دے رہا ہے۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ۔ میں نے تم سے کوئی اجرت تبلیغ رسالت کی مانگی ہو تو وہ تم ہی کے لو۔ میری اجرت تو اللہ کے فے ہے۔ وہ ہر شو کا شاہد حال ہے۔ تو یہ بھی کہ۔ میرا رب امر حق ظاہر کرتا ہے۔ غیب کا وہ جاننے والا ہے۔ تو کہ۔ دین حق آگیا۔ دین باطل سے نہ اب کام چلتا ہے اور نہ آگے چلے گا۔ تو کہ۔ اگر میں گمراہ ہوں تو اپنے لیے گمراہ ہوں۔ اور اگر راہ راست پر ہوں تو اس قرآن کی وجہ سے ہوں جو میرا رب تجھ پر وحی کرتا ہے۔ بیشک وہ ہندوں کی فیا د مستحق اور فیا د کرنے والوں کے قریب ہے۔ اے محمد! کاش تو وہ حالت دیکھے جب قیامت میں یہ لوگ گھبرائے ہوئے پھرین گے اور بھاگ نہ سکیں گے اور قریب ہی پکڑ لیے جائیں گے اور کہنے لگیں گے۔ ہم پیغمبر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اتنی دور سے وہ کہاں ایمان لانے کے لیے

نصیحت

اے نبی! کتاب اگر تجھے نہ ملتی تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس کو کتاب آسمانی ہوا اور میں پیغمبر کے ذریعہ سے آگے ہے۔ ہر سے خبر کرو دوسری کتاب اور دوسرا پیغمبر کہ ان میں؟ لیکن کفار کے لیے کیا وجہ ہے جو تم سے منکر رہتے ہیں؟

آنے پائین گئے۔ پہلے قویہ اُس سے کفر کرتے تھے اور بے دیکھے بھالے دور ہی سے اٹھل کی بائیں کہتے تھے۔ اب ان میں اور ان کے توغعات میں روک قائم ہو جائے گی۔ ایسا ہی سلوک ان کے جہنسون کے ساتھ بھی کیا گیا جو ان کے پہلے کفر کچے تھے۔ وہ بھی مثل انکے۔ شک در شک میں تھے۔

سورہ ملائکہ (فاطر)

(مکی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ع سب تعریف اللہ کی ہے جس نے تمام آسمان اور زمین بنائے اور فرشتوں کو اپنا لہجی بنایا جن کے بازو دو دو تین تین چار چار ہیں۔ وہ جو جانتا ہی خلقت میں اشاء کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ آدمیوں کے لیے اپنی رحمت کھولتا ہے تو کوئی اُسے روک نہیں سکتا اور اپنی رحمت روک لیتا ہے تو پھر اُس کے بعد کوئی اُسے جاری نہیں کر سکتا۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔ لوگو! جو تم پر اللہ کے احسان ہیں انہیں یاد کرو۔ اللہ کے سوا بھلا کوئی اور خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین سے روزی دے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پھر کہہ دیجئے کہ جیسے چلے جاتے ہو۔ اے لوگو! اگر لوگ تجھے بھٹکتے ہیں تو تجھ سے پہلے بھی پیغمبر بھٹکائے گئے تھے۔ بالآخر اللہ کے سامنے سب بائیں پیش کی جائیں گی۔ لوگو! اگر اللہ کا وعدہ قیامت سچا ہے۔ تو ایسا نہ کہ تعین دنیاوی زندگی فریب میں ڈالے رہو۔ اور ایسا نہ کہ فریب دینے والا (شیطان) تعین اللہ کے بارے میں دھوکا دے۔ شیطان بیشک تمھارا دشمن ہے۔ تم اسے دشمن سمجھو۔ وہ اپنے گروہ کو دوزخیوں میں شامل ہونے کے لیے بلاتا ہے۔ کفار پر سخت عذاب ہوگا۔ اور مومنین نیکو کار کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور نیک اعمال کی بڑی جزاوری ملے گی۔

ع کیا وہ شخص جسے اپنے بُرے کام اچھے نظر آئیں اور وہ اُسے اچھا سمجھے برابر ہو سکتا ہے؟

لے اس سورہ میں ملائکہ (فرشتوں) کا ذکر ہے۔ اس کا نام سورہ فاطر ہی ہے۔ اس لیے کہ اللہ کے فاطر (خالق) ہندگی مدہ
و علیین انہیں مذکور ہے۔

تو انھیں لوگوں کو ڈرا سکتا ہو جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں اور
 اصلاح سننے سے جو طاعت حاصل کرتا ہو اپنی ذات کے لیے حاصل کرتا ہو، اللہ کی طرف سے
 ہر گھنٹہ ہو، اندھے اور آنکھوں والے برابر نہیں ہو سکتے۔ نہ تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی
 ہے۔ اور نہ سایہ اور صوب برابر ہو سکتی ہو، زندے اور مردے بھی برابر نہیں ہو سکتے حالانکہ
 جسے چاہتا ہو سننے کی توفیق دیتا ہو، اے محمد! تو اہل قیود کو تو نہیں سزا سکتا، تو محض عذاب
 الہی سے ڈرانے والا ہو، اے محمد! ہم نے تجھے خوشخبری سننے اور ڈرانے کے لیے برحق بھیجا ہے
 کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں ڈرانے والا نہ گذرا ہو، اے محمد! اگر لوگ تجھے جھٹلاتے
 ہیں تو کیا مضائقہ ہے؟ ان سے پہلے بھی جو لوگ گذرے ہیں انھوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو
 جھٹلایا تھا، ان کے پاس ان کے پیغمبر دلائل (سچے) مصالحت اور کتاب روشن لیکر آئے
 تھے، پھر ہم نے کافروں کو گرفتار عذاب کیا۔ پھر ہمارے ناسخ و فسخ ان کے حق میں کیسی زبانوں
 ہوئی؟

پس اے مخاطب! تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے بانی برسیا، پھر پہلے اس سے
 رنگ رنگ کے پھل پیدا کیے ہیں، پھر ان میں بھی مختلف رنگوں کے طبقات ہیں۔ سفید
 سرخ اور نہایت سیاہ، اسی طرح آدمی۔ جانور اور پھارے بھی مختلف رنگوں کے ہوتے
 ہیں، اللہ سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ بیشک اللہ غالب اور
 فائز ہے، والا ہو، جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ نازل ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں
 دیا ہے اسے وہ چھپا کر یا دکھا کر خیر کرتے ہیں۔ وہ امیدوار ہیں ایسی تجارت کے جس میں کمی
 نقصان نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ ان کی اُجرت پوری دے گا۔ بلکہ اپنے فضل سے کچھ زیادہ دے گا +
 وہ نیک والے اور ان کو اے محمد! یہ کتاب (قرآن) جو تیری طرف ہم نے وحی کے ذریعہ
 سے بھیجی ہے برحق ہے اور جو کتاب میں اس کے پہلے کی ہیں ان کی بھی یہ تصدیق کرتی ہے، اللہ
 اپنے بندوں سے خبردار اور ان کا دیکھنے والا ہے، پھر اپنے برگزیدہ بندوں (مسلمانوں) کو
 ہم نے اس کتاب کا وارث ٹھہرایا ہے اور ان میں سے بعض تو عمل نہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم
 کر رہے ہیں اور بعض میانہ روی ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے حکم سے نیکو ہیں
 دوسروں پر سبقت لے جانے والے ہیں + یہ تو بڑا فضل ہے، ان کے لیے ہمیشہ رہنے کے
 لیے لکھا ہوا ہے کہ ان میں سے جو نیک ہیں وہ ہیں سچے +

باغ بہن جن میں یہ داخل ہوں گے۔ سونے کے لنگن اور موتی کے زیور وہاں لٹکتے پائے جائیں گے۔ اور ان کی خوشامیہ وہاں ریشمی ہوگی یا یہ کہیں گے۔ ”شکر ہو اللہ کا جس نے ہمارا مال رفع کر دیا یا ہمارا رب بیشک غفور اور قدردان ہو“ اس نے ہم کو دار المقامت میں اپنے فضل سے داخل کیا۔ نہ ہم کو بیان کوئی تحلیف ہو اور نہ تمکین ہو، ”کافروں کے لیے دوزخ کی آگ تیار ہو۔“ ان کو یہ حکم ہوگا کہ مرین اور نہ عذاب دوزخ ان پر سے کم کیا جائیگا۔ ناشکروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں کہ وہ اس میں فریاد کریں گے۔ ”اے رب حکم نکال۔“ ہم اچھے کام کریں گے نہ ایسا جیسا ہم کرتے رہے تھے۔ ”ان سے کہا جائے گا نکلیں ہم نے تم کو خدا عمرین نہ دی تھیں کہ اس میں سہنے والا سوچ سکتا ہو اور ڈرانے والا رسول بھی تو نکلتا ہے پاس گیا تھا۔ اب تم اپنے اعمال کے بے پکھو۔ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔“

دوزخ

نصیب

ح بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے مجھے ہوئے اسرار جانتا ہے اور وہ دونوں کی باتیں بھی جانتا ہے۔ اسی نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ جو کفر کرے گا اسی پر اس کے کفر کا وبال پڑے گا۔ کافروں کے کفر سے اللہ کی ناخوشی ہی بڑھتی ہے۔ کافروں کو ان کے کفر سے محض خسارہ میں رکھا ہے۔ اے محمد! تو ان مشرکین سے کہہ دے کہ تم نے دیکھا اپنے شرکاء کو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے کوئی زمین پیدا کی ہو یا آسمانوں کے بناتے ہیں ان کی کیا شرکت رہی ہو؟ ”یہ کیا ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے جس کی سند یہ رکھتے ہیں؟“ سنیں بلکہ یہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو محض فریب کا وعدہ دیتے ہیں کہ اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں یہ ٹل نہ جائیں۔ اگر یہ ٹل جائیں تو کوئی اسکے سوا نہیں ہے جو انھیں روک سکے۔ اللہ بیشک بردبار بخشنے والا ہے۔ یہ کہے والے تو سخت قہقین اللہ کی کھاتے تھے کہ اگر کوئی ڈرانے والا بنے گا ان کے پاس آیا تو یہ تمام اُمتوں سے زیادہ رو بہ راہ ہو جائیں گے۔ پھر جب ڈرانے والا (محمد) ان کے پاس آیا تو ان کی نفرت ہی میں ترقی ہوئی کہ یہ ملک میں سرکشی اور بڑی تدبیر میں کرنے لگے۔ بڑی تدبیر بڑی تدبیر بنو النبی ہی پر پرتی ہو۔ یہ لوگ اُمی قاعدہ کے منتظر ہیں جو انھوں کے ساتھ برتا گیا تھا۔ اے محمد! اللہ کے قاعدے میں تو تبدل نہ پائے گا۔ اور نہ اللہ کے قاعدے کو تو کبھی ملتا ہوا پائے گا۔

لہ وعدہ سے مراد جن وہ امید میں شفاعت۔ عجات۔ تقرب۔ اور دنیاوی کامیابیوں کی چوکیں دوسرے کو بت پرستی پر قائم رکھنے کے لیے دلاتا تھا۔ لکھ جاہ کندہ راہ را پیش +

کیا ان لوگوں نے ملک کی سیر نہیں کی اور نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے جو لوگ گدے سے چلے
 ان کا کیسا انجام ہوا۔ حالانکہ وہ ان سے طاقت میں زیادہ تھے + کوئی چیز آسمانوں اور
 زمین میں ایسی نہیں ہے جو اللہ کو عاجز کر سکے۔ وہ طاقت کا راہ اور بڑی قدرت والا ہے اگر ان
 آدمیوں سے ان کی بد اعمالیوں کا مواخذہ کرتا تو رو سے زمین پر وہ کوئی جاندار نہ چھوڑتا۔
 لیکن وہ وقت مقرر (قیامت) تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے۔ پھر خدایک وقت آجائے گا تو ہر ایک
 اپنے عمل کے مطابق بدلہ پائے گا۔ اللہ بیشک اپنے بندوں پر نگران ہے +

سورہ ہٰک

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع لیس - قسم یہ قرآن حکم کی کہ اے محمد! بیشک تو منجملہ اور پیغمبروں کے ہے۔ اور راہ راست
 پر ہے + یہ قرآن اللہ غالب اور مہربان کا کتاب ہوا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تو ایسے لوگوں کو
 ڈرے کہ جن کے باپ دادا پہلے کسی پیغمبر کے ذریعہ سے نہیں ڈرائے گئے تھے۔ اور جو دین
 سے غافل ہیں + ان میں سے اکثر یہ اللہ کا قول (عذاب) واجب ہو چکا ہے۔ یہ تو ایمان
 نہ لائیں گے + ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں جو ان کی گھڑیوں تک ہیں اور
 ان کے سروں پر ہو گئے ہیں اور انھیں راہ نہیں سوچتی + ہم نے ان کے آگے ایک
 دیوار کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے کھڑی کر دی ہے اور اوپر سے انھیں ٹھانک
 دیا ہے کہ یہ دیکھ نہیں سکتے + اے محمد! تیرا انھیں ڈرانا یا نہ ڈرانا ان کے لیے برابر ہے۔ یہ ایمان
 نہیں لانے کے + تو اسی شخص کو ڈرا سکتا ہے جو نصیحت سے اور رحمت سے (اللہ) سے بے دیکھے

اللہ انھیں ان کے اعمال کی سزا دے گا + اس سورہ کے شروع میں جود تعلقات یا سببوں اور اسی نام سے یہ شروع
 ہو + اللہ ان کے جہنمی ہونے کا علم ہے + اگر کسی کی گردن میں طوق پھنس جائے اور اس کا سر اونچا ہو جائے تو
 راستہ نہیں دیکھ سکتا ایسی مکان میں کوئی بند کر دیا جائے جب بھی راستہ سے نظر نہیں آئے گا + اللہ کہتا ہے کہ کفار
 جو دین محمدی اختیار نہیں کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کے مقدسین ایسا نہیں دیکھتے انھیں ایسا کر دیا ہے کہ وہ راہ راست
 نہیں دیکھ سکتے + اللہ الاسلام ص ۵۲ +

آیت تھیں
 برحق ہیں

دوسرے جواب یہ کہ اُسے تو کائنات میں کئی بخشش اور بڑے اجر کی بشارت دے چکی تھی مگر وہ ان کو جلائیں گے اور ہم ہی لکھ لیتے ہیں اُن کے اعمال سابقہ کو اور اُن کے آثار کو اور ہر شی کو کتاب واضح (لوح محفوظ) میں ہم نے قلمبند کر رکھا ہے۔

پھر اے محمد! تو ان لوگوں سے ایک گائون والوں کا حال مثال کے طور پر بیان کر دیا کہ یہ اہل پیغمبر آئے تھے جب اُن کی طرف ہم نے دو پیغمبر بھیجے تو لوگوں نے انھیں جھٹک دیا پھر ہم نے اُن کی پردہ کے لیے ایک تیسرا پیغمبر بھیجا۔ انھوں نے کہا: ”ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں وہ لوگ کہنے لگے: ”تم بھی ہماری طرح آدمی ہو اور رحمن (اللہ) نے کوئی چیز از قسم کائنات نہیں اتاری ہے۔ تم بالکل جھوٹ بولتے ہو۔ وہ لوگ بولے: ”ہمارا رب جانتا ہے۔ ہم تمھاری طرف بیشک بھیجے گئے ہیں اور ہمارا کام تو تمھیں صریح پیغام رسانی ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے: ”ہم تم کو بدشگونی سمجھتے ہیں۔ اگر تم بار بار آؤ گے تو ہم تمھیں سنگسار کریں گے اور سخت عذاب میں تمھیں گرفتار کریں گے۔“ اُن پیغمبروں نے کہا: ”تمھاری بدشگونی تمھارے ہی ساتھ ہے کیا یہ بُرا لگا کہ ہم نے تمھاری نصیحت کی؟“ **نہیں۔** بلکہ تم حد عبودیت سے بڑھنے والے لوگ ہو گے ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور بولا: ”لوگو! ان رسولوں کی پیروی کرو ان کا اتہل کرو۔“ کہ یہ تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتے یہ راہ راست پر ہیں۔

تیسرا سوال پارہ

مجھے کیا جنون ہو گیا ہے کہ میں اُس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم سب کو واپس جانا ہے؟ کیا اُس اللہ کے سوا میں ایسے دوسروں کو معبود بناؤں کہ رحمن (اللہ) نقصان پہونچانا چاہے تو اُن کی سفارش ذرا بھی میرے کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے مصیبت سے بچھڑاسکیں۔ میں ایسا کروں تو صریح گمراہ ہو جاؤں۔ میں تمھارے رب پر ایمان

لے آتا ہوں وہ افعال انسانی مراد ہیں جو انسان کے کرنے پر قائم رہیں مثلاً ہونے، مکر، مدد، ہمارے۔ ابتدا، عمار، خیر، ظلم و شر کی ایجاد، بلکہ ہمارا رکوہ ایک گائون والوں کے حال میں ہے۔ پہلے اُن کے پاس دو پیغمبر اللہ نے بھیجے تھے۔ پھر ایک تیسرا پیغمبر بھیج دیا۔ سب نے ان پیغمبروں کی تکذیب کی صرف ایک شخص ایمان لایا تھا جسے سب نے ملکر قتل کر دیا۔ بعد ازاں اللہ کا غضب نازل ہوا اور سب ہلاک ہو گئے۔ یہ پیغمبر بھی ان کے معنی میں الٰہی یا فرستادہ۔ بعض مفسروں نے لکھا ہے کہ یہ قیون شخص حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں تھے اور ایک شہر کی طرف حضرت عیسیٰ نے انھیں بھیجا تھا صرف ایک شخص عیسیٰ تا ایمان لایا اور کچھ عذاب ہی نازل ہوا۔ مفسروں نے شہر اور نام شہر کا نام اور ان حواریوں کے نام بھی لکھے ہیں مگر قرآن کا مطلب ان سب کے نام نہ معلوم ہیں جب بھی پوچھیں آجائے گا۔

لایا ہولن۔ میری بات سنو، لوگوں نے اُسے قتل کیا۔ اور جب وہ مر گیا اور اُس سے کہا گیا۔
 کہ تو جنت میں داخل ہو۔ تو اُس نے کہا یہ کاش میری قوم یہ حال جانتی کہ میرے دل نے
 مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگی دی۔ اُس کی قوم پر اُس کے بعد ہم نے آسمان سے کوئی لشکر
 نہیں اتارا نہ ہلکا لشکر اُتارنے کی ضرورت تھی، نہ ایک آواز سخت آئی اور وہ سب
 اُسی دم مر کر رہ گئے۔ افسوس ہو بندوں کے حال پر کہ جب کوئی رسول اُن کے پاس آتا ہو
 تو وہ اُس سے شکر کرتے ہیں، کیا یہ اہل مکہ نہیں دیکھتے کہ اس سے پہلے ہم نے کتنی امتوں کو
 ہلاک کیا، اور وہ ان کے پاس واپس نہیں آئے، وہ سب ہمارے پاس حاضر ہیں۔

خلوات متذخ

قدستہ

سبح زمین مژدہ ان کے نصیب کے لیے ہماری ایک نشانی ہے کہ اُسے ہم زندہ کرتے ہیں اور
 اس سے دانے پیدا کرتے ہیں جسے ہر لوگ کھاتے ہیں، زمین میں ہم نے کھجور، روغن اور انگور
 کے باغ پیدا کیے ہیں اور اُن میں چشمے جاری کیے ہیں کہ یہ لوگ باغ کے پھل کھا سکیں اور
 یہ پھل ان کے ہاتھوں کے ہلنے سے ہوتے ہیں، کیا یہ شکر نہ کریں گے؟ ہاں ہر
 وہ (اشد) جس نے زمین کی روئیدگی کی قسم سے اور خود ان کی (انسان کی) قسم سے اور
 اُن مخلوقات کی قسم سے جن کا ان کو علم نہیں اور ہر طرح کی چیزیں پیدا کیں، ان کے سمجھنے
 کے لیے رات بھی ایک نشانی ہماری قدرت کی ہے کہ اُس سے ہم دن نکال لیتے ہیں تو یہ لوگ
 اندھیرے میں رہ جاتے ہیں، سورج اپنے قرار گاہ پر جاری ہے۔ یہ اللہ کا ٹھکانا اور اللہ
 ہی جو غالب اور جانتے والا ہے، چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں۔ یہاں تک کہ کھجور
 کی سوکھی ہوئی ٹہنی کی طرح آخر منازل میں وہ پھر گود کرتا ہے، نہ سورج چاند کو پاسکتا ہے اور
 نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے، چاند سورج سب اپنے اپنے مدار میں پیرتے ہیں، ان کے
 لیے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ان کی ذریعات (آدمیوں کی نسل) کو ہم بھری ہوئی کشتیوں میں
 سوار کرتے ہیں اور مثل کشتی کے اور بھی چیزیں ہم نے ان کے لیے بنائی ہیں جن پر یہ سوار
 ہوتے ہیں، اگر ہم چاہیں تو انھیں ڈبو دیں اور کوئی ان کا فرما دے نہ سکیں۔
 مگر یہ ہماری ہرمانی ہے اور ایک وقت تک انھیں نفع پہونچاتا ہے، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو
 آئینہ تمھارے آگے آخرت میں اور تمھارے پیچھے دنیا میں ہیں اُن سے ڈرتے رہو تاکہ
 تم بدبرجم کیا جائے تو یہ پروا نہیں کرتے، کوئی نشانی ان کے رب کی ان کے پاس ایسی نہیں
 ہے کہ بت سکے کہ ان کے لیے کیا ہے، علم انسان کو نہیں ہے، چھوٹی چھوٹی ڈونگیوں

نصیب

آتی کہ جس سے یہ منہ نہ پھرتے ہوں۔ اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو زمین تمہیں دیا ہے اسے خرچ کر دو تو کفار مومنوں سے کہتے ہیں یہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جنہیں تمہارے عقیدے کے مطابق اگر اللہ جانتا تو خود کھلاتا۔ تم مہنی الہی کے خلافت سفارش ہی ہو تو تم خود صبح گرا ہی میں ہو؟ کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں یہ تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعدہ (قیامت) کب آئے گا؟ یہ لوگ اسی ام کے منتظر ہیں کہ یہ باہم لڑتے جھگڑتے ہوں اور صور کی ایک آواز سخت انہیں آپڑے اور پھر یہ نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس جا سکیں گے۔

صحیح دوبارہ صور بھونکا جائے گا تو لوگ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑیں گے اور کہیں گے "ہماری خرابی ہو۔ کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھایا؟" فشتے کہیں گے "یہ وہی قیامت ہے جس کا وعدہ تمہیں (اللہ) نے کیا تھا اور رسولوں نے انکی تصدیق کی تھی۔" قیامت بس ایک لٹکار ہوگی اور ایک دم سے سب لوگ ہمارے پاس حاضر کیے جائیں گے۔ اُس دن کسی بدکردار کو کچھ ظلم نہ ہوگا اور جو کچھ تم دنیا میں کرو گے انکی کا بدلہ دیا جائے گا۔ اصحاب جنت اُس دن مشاغلِ عیش میں خوش ہوں گے۔ اور اپنی بیویوں کے ساتھ سیالوں میں تھنوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔ اُن کے لیے جنت میں میوے ہوں گے اور وہ جو کچھ چاہیں گے انہیں ملے گا۔ اور یہ دروہ گار حرمیان کی طرف سے اُن پر سلام کہا جائے گا۔ ہم گنگاروں سے کہیں گے "گنگارو! آج تم عقیقتوں سے غلط رہو۔ اے اولاد آدم! کیا میں نے تم پر تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہو اور میری بندگی کرنا کہ یہی راہِ راست ہو؟ شیطان نے تم میں سے بہتوں کو بہکا یا۔ کیا تمہارے عقل نہ تھی؟ یہی وہ جہنم ہے جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا تھا۔ اپنے کفر کے سبب سے آج اس میں داخل ہو گا۔ اُن کے مومنوں پر ہم تہم کر دیں گے۔ اور اُن کے ہاتھ ہمیں بنا دیں گے اور اُن کے یاؤں کو اپنا دین گے کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں اندھا بنا دیں۔ پھر یہ راہ چلیں گے تو کیونکر دیکھیں گے؟ اور اگر ہم چاہیں تو یہ جہان ہیں وہیں ہم انہیں مسخ کر دیں اور پھر یہ چل پڑ سکیں۔

صحیح ہم جس کی عمر بڑھاتے ہیں اُسے بنا وٹ میں اُٹا اٹھاتے چلے جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ

لے جاتے ہیں جو انکی تمام انسانی قوتیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں اسی طرح جو انکی ہڈیوں کو مضبوط رکھ دے۔ ہوتی جاتی ہیں

قیامت

جنت

مغز

دنیائے

اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ ہم نے محمد کو شاعر نہیں بنایا اور نہ اسے شاعری نمایان ہوا کلام جو
پرستار تیار نصیحت ہو۔ اور قرآن عام فہم ہو کہ اس کے ذریعہ سے یہ زندہ دل لوگوں کو درلے
اور کافروں پر رحمت الہی قائم ہو جائے؟ کیا ان لوگوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے اپنے یہ قدرت
سے ان کے لیے چار پائے بنائے ہیں جن کے یہ مالک ہیں اور انھیں ان کا مطیع بنا دیا ہے بعض
پر یہ چڑھتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں وہ ان سے یہ اور بھی فائدے اٹھاتے ہیں اور پیسے کو
دودھ پاتے ہیں؟ کیا ان نعمتوں کا یہ لوگ شکر نہیں کرتے؟ ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے
معبود اختیار کیے ہیں اس خیال سے کہ وہ مدد کریں گے، وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے، بلکہ وہ
بت پرستوں کے لشکر قرار پا کر قیامت کے دن جواب دہی کے لیے حاضر کیے جائیں گے، اسے محمد!
دیکھ ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے۔ ہم ان کے افعالِ خفی و ظاہر کا علم رکھتے ہیں؟ کیا
انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اُسے نطفہ سے پیدا کیا پھر بھی وہ کھلم کھلا کفر کرتا رہا اور ہماری
نسبت باتیں بناتا رہا اور اپنی خلقت بھول گیا؟ اور کتنا ہی سبب آدمی کی ہڈیاں گل جائیں گی
تو انھیں کون چلائے گا؟ اسے تمہارا تو کدے جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا تھا وہی انھیں
پھر چلائے گا؟ وہ ہر طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے؟ وہی تمہارے لیے درختانِ سنبل کی رگڑ سے آگ
پیدا کرتا ہے جس سے تم اور آگ سلگاتے ہو؟ کیا آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ان کے
سے آدمیوں کو دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ ہاں وہ مطلق دانائے ہر چیز ہے وہ
کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کا حکم ہی ہے کہ وہ کتنا ہی ہو جائے اور وہ شے ہو جاتی ہے؟ یا کہ
وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر شے کی بادشاہت ہے اور اُسی کی طرف تم سب رجوع کرو گے؟

سورہ صافات

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ قسم ہے غازیوں کے اُن لشکروں کی جو دشمنوں کے مقابلہ میں صف بصف کھڑے

۱۔ اس سورہ کے شروع میں لفظ و الصافات ہے اس لیے صافات نام ہے۔ بعضوں نے ترجمہ میں زائد الفاظ
داخل نہیں کیے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ مالک کا یا انسان کا عبادت کے لیے صف بصف کھڑا ہونا ایک امر مستحسن و ناشائستہ
ہو جس کی قسم اللہ کھاتا ہے؟

ہوتے ہیں۔ پھر گھوڑوں کو ڈانٹ کر لکارتے ہیں۔ پھر لڑائی کے بعد ذکر (قرآن) کی تلاوت کرتے ہیں۔ یہ کہ تمہارا معبود ایک ہے، وہی آسمانوں اور زمین و سمواتوں کی مددگار ہے۔ یہی وہ دین ہے جو دنیا کی چیزوں پروردگار ہے اور مشاغل کی کاہلی پروردگار ہے۔ ہم نے آسمان و دنیا کو تاروں کے ساتھ زینت دی ہے اور ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔ ملا را علی کی باتیں سننا پسند نہیں کرتے اور ہر طرف سے ان پر مار پڑتی ہے۔ وہ مردود دین اور عذاب دائم اُن کے لیے ہے۔ یہی وہ دین ہے جو ان کے لیے ہے۔ کوئی کچھ اچکے بھاگتا ہے تو پکٹتا ہوا شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہے۔ اُسے ٹھکاتا تو ان لوگوں سے پوچھ کر لیا۔ ان کا پید کرنا مشکل ہے۔ یہ یاد کرو کہ بالا چیزوں کا جھینس ہم نے بنایا ہے۔ ہم نے ان بنی آدم کو تو سدا رمی سے پیدا کیا ہے۔ اُسے ٹھکاتے ان منکروں کے کلام پر حیرت ہوا اور یہ تجھ سے سحر کرتے ہیں۔ اور جب انھیں نصیحت سنائی جاتی ہے تو یہ اُسے قبول نہیں کرتے۔ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اُس سے منحرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ یہ صریح جادو ہے۔ ہم جب مرین گے اور صرف خاک اور ہڈی ہو کر رہ جائیں گے۔ تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے آبار بھی اٹھائے جائیں گے؟ اُسے ٹھکاتا تو کہہ دے ہاں، اُن اٹھائے جاؤ گے اور تم ذلیل ہو گے۔ قیامت تو ایک لکڑی ہوگی اور یکایک مردے زندہ ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ منکرین قیامت کہیں گے۔ ہمارے ہماری کجی۔ یہی تو دن بدلے کا ہے؟ فرشتے کہیں گے۔ یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جسے تم دنیا میں بھٹلاتے تھے۔

ملا را علی

قیامت

دردن

مع ہم فرشتوں کو حکم دین گے کہ ظالموں کو۔ اُن کے ساتھیوں کو اور اُن کے مہبودوں کو جو اللہ کے سوا تھے، جمع کر دو اور دوزخ کی راہ کی طرف انھیں لے چلو۔ ہاں ذرا انھیں ٹھہراؤ ان سے پوچھا ہے کہ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ وہ کچھ جواب نہ دیں گے بلکہ اُس دن فرمانبردار بنے کھڑے رہیں گے۔ اور ایک دوسرے کی طرف بڑھنے کے لیے رنج کرے گا۔ کفار اپنے ہمشو اُن سے پوچھیں گے۔ کیا تم قہقہے کھا کھا کر ان پر ہلکتے رہتے؟ وہ کہیں گے۔ نہیں۔ بلکہ تم تو وہی ایمان نہیں لائے تھے۔ ہاں تم پر کچھ زور نہ تھا۔ بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے۔ ہمارے رب کا قول عذاب ہمارے حق میں۔ سچا ہوا اور ہم کو عذاب بھٹکا ہے۔ ہم نے تم کو سبکایا مگر میر نہیں کیا۔ ہم خود سبکے ہو۔ رہے تھے۔

لے وہ مقامات جن سے سورج نکلے، و قنونین نکلتا ہے۔ دیکھو پورے بحرہ کہیں ہے۔ دیکھو پورے بحرہ کہیں ہے۔

ترجمہ کیا گیا ہے۔ تم کہیں پور کر رہے ہو۔

نصرت

نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا اور انھیں کے قدم بقدم یہ چلے جا رہے ہیں کہ اکثر اگلے لوگ ان کے پیچھے بھی گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے اُن میں بھی ڈرانے والے سینے بھیجے تھے۔ ہاں محمدؐ تو دیکھو کہ جو لوگ ڈر گئے تھے اور راہ پر نہیں آئے تھے اُن کا انجام کیسا خراب ہوا۔ صرف ہمارے خالص بندے عذاب سے محفوظ رہے۔

حضرت نوح

سبحان! ہمیں نوحؑ نے مدد کے لیے پکارا تو ہم نے اُسکی مدد کی، ہم کیسے اچھے فرما دیں ہیں کہ ہم نے اُسے اور اُس کے اہل کو سخت مصیبت سے نجات دی اور اُس کی نسل میں یہ کت دی کہ وہ قیامت تک باقی رہے گی، اُنے والی امتوں میں ہم نے اُس کا ذکر قائم رکھا کہ سارے جہان کا نوح پر سلام ہو، ہم نیکو کاروں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں، بیشک وہ ہمارے سونے بندوں میں تھا، پھر اوروں کو ہم نے غرق کر دیا، اُسی کے گروہ سے ابراہیمؑ بھی تھا، وہ اپنے رب کی طرف صاف دل سے متوجہ ہوا، اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے اُس نے بوجھا، تم کہ جن جنوں کی پرستش کرتے ہو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے کو تم بافرا معبود بنا جاتے ہو؟ یہ وردگار عالمین کی نسبت تھا، ابراہیمؑ گمان ہو؟ پھر ابراہیمؑ نے تاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا میں بیمار ہوں، یہ لوگ ابراہیمؑ کو جھوٹ کر چلے گئے، پھر ابراہیمؑ اُن کے بتوں کی طرف گیا، اُن سے کہنے لگا کیا تم کھاتے نہیں؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے نہیں؟ پھر اُن کی طرف داسٹے ہاتھ سے مارتا ہوا چلا، یہ حال دیکھ کر لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کے پاس آئے، اُن سے ابراہیمؑ نے کہا یہ کیا ہے تم خود تراش کر بناتے ہو اُسی کو پوجتے ہو، حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں تم بناتے ہو انھیں بھی اُسی نے پیدا کیا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ اس کے لیے ایک آتش خانہ بناؤ اور اس کو آگ میں ڈالو، انھوں نے ابراہیمؑ کے حق میں یہ مکر کرنا چاہا لیکن ہم نے انھیں بچا دیا، ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کے لیے ہجرت کرنا ہوں وہ مجھے راہ بتائے گا، ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب! مجھے اولاد صل دے، ہم نے اُسے ایک بر دبار لڑکے (اسمعیل) کے پیدا ہونے کی بشارت دی، جب وہ لڑکا اُس کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو اُس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں۔ دیکھ۔ تیری کیا رائے ہے؟ اُس نے کہا یہ ابا جان! جو حکم آپ کو ملا ہے اُس کی تعمیل کیجیے۔ انشاء اللہ آپ

حضرت ابراہیم

آتش ابراہیمؑ

ہجرت ابراہیمؑ

اردو قرآنی اسمعیل

۱۔ دیکھو سورہ ہود ۱۱ رکوع ۲۴ ص ۵۵ میں لوگ حضرت نوحؑ کا نام لینے میں توبیخہ اسلام بھی اُنکے ساتھ کہتے ہیں، ۲۔ دیکھو سورہ ہود ۱۱ رکوع ۷ ص ۵۵ اور حضرت ابراہیمؑ کو آگ سے بچایا۔

مجھے صابر بایں تھے، جب دونوں تعمیل حکم پر آمادہ ہوئے اور ابراہیم نے ذبح کرنے کی غرض سے اُس لڑکے کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے آواز دی: اے ابراہیم! تو اپنا خواب سچا کر چکا۔ ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں یہ صریح آزمائش تھی، اور ایک بڑی قربانی اُس لڑکے کے بدلے میں ہم نے بھیجی اور اس کا ذکر آئندہ اُمتوں میں قائم رکھا۔ ہر بار لوگ ابراہیم پر سلام بھیجتے ہیں، نیکو کاروں کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں، وہ ہمارے مومن بندوں میں ہیں، ہم نے اُسے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ ایک دوسرا فرزند تیرا اسحاق ہوگا اور وہ نبی صلوات ہوگا، اور ابراہیم اور اسحاق پر ہم نے اپنی برکتیں نازل کیں، اُن کی اولاد میں نیکو کار بھی ہیں اور اپنی جانوں پر صریح ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

حضرت موسیٰ

حضرت ہارون

ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا اور اُن کو اور اُن کی قوم کو بڑی مصیبت سے بچایا، ہم نے اُن کی مدد کی اور وہ فرعونوں کے مقابلہ میں غالب رہے، ہم نے اُن کے پاس ایسی کتاب (توریت) بھیجی جو حکمت اور ہدایت پران کرتی ہو اور انھیں ہم نے راہِ راست دکھائی، اور آئندہ اُمتوں میں اُن کا ذکر باقی رکھا، سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر، ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں، وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں ہیں، الیاس بھی رسول تھا، اُس نے جب اپنی قوم سے کہا: یہ تم لوگ ڈرتے نہیں؟ کیا بعل (بت) کو پوجتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے اللہ کو چھوڑتے ہو جو تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب ہو، تو لوگوں نے اُسے جھٹلایا اور وہ لوگ قیامت میں ضرور گرفتار عذاب ہونگے مگر خالص بندے اللہ کے اُس سے محفوظ رہیں گے، ہم نے الیاس کا ذکر آئندہ اُمتوں میں باقی رکھا۔ سلام ہو الیاس پر، ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں، وہ ہمارے مومن بندوں میں ہیں، لوط بھی پیغمبروں میں تھا، ہم نے اُسے اور اُس کے تمام خاندان کو نجات دی صرف اُس کی بڑھیا بی بی چتھی رہ جانے والوں میں تھی، پھر ہم نے اوروں پر ہلاکت

حضرت لوط

سے مفسرین نے لکھا کہ بچاے حضرت اسماعیل کے ایک دینہ جنت سے فوج کرنے کے لیے لیا اور اُسی کو حضرت ابراہیم نے ذبح کیا۔ اہر یہی بڑی قربانی ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہو کہ بعد اس واقعہ کے ہر سال مواشی کی قربانی کا دستور قائم ہوا اللہ ہی بڑی قربانی اور اہل شیعہ کے نزدیک شہادت حضرت امام حسین کی پیشین گوئی پر، دیکھو سورہ یونس۔ اگر کھانا ۱۱ سورہ یونس میں جملے (الیاس کے آل یاسین ہو) مفسرین نے لکھا ہے کہ دونوں نام ایک ہی پیغمبر کے ہیں اہل شیعہ آل یاسین سے اہل رسول اللہ راہ دیتے ہیں، دیکھو سورہ ہود اور کورن ۱۱

حقیق یونس

نازل کی دے اے اہل مکہ! تم ان کے شہرون پر صبح اور شام گزرتے ہو یہ کیا تم سوچتے نہیں؟
صبح یونس بھی پیغمبروں میں ہو جب وہ بھاگ کر طبری ہوئی کشتی میں گیا اور کشتی دوہنے
 لگی تو کشتی والوں کے ساتھ اس نے قرعہ ڈالا۔ قرعہ اس کے خلاف نکلا اور وہ دیا میں پھینک
 دیا گیا۔ پھر اسے پھلی نکل گئی اور اس وقت بہت نادم تھا کہ اگر وہ تسبیح خوان نہ ہوتا تو کسی کے

بیٹ میں وہ روز قیامت تک رہتا۔ پھر ہم نے اسے کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ بارتھا
 اور پھر ہم نے کہ وہ ایک درخت اس پر لٹکایا۔ جب وہ اچھا ہوا تو ہم نے اسے ایک لاکھ یا
 اس سے بڑی زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ وہ لوگ ایمان لائے اور ایک وقت (موت)

دھڑان آئی

کا ہونا غلط

تک ہم نے انھیں حیات دنیاوی سے متنع کیا۔ اے محمد! کفار مکہ سے بوجھ کیا بیٹیاں اللہ
 کے لیے ہیں اور تمھارے لیے بیٹے ہیں۔ کیا تم دیکھتے تھے کہ ہم نے فرشتوں کو نمونہ پیدا کیا ہے؟
 آگاہ رہو کہ یہ مشرک انفراسے کہتے ہیں کہ اللہ صاحب اولاد ہے نہ بیشک یہ جھوٹے ہیں کیا اللہ

نے بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی ہے؟ یہ تحقیق کیا ہو گیا ہے؟ کیسی باتیں کرتے ہو؟ سوچتے نہیں؟
 کیا تمھارے پاس کوئی کتابی ظاہری حجت ہے؟ سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ۔ ان لوگوں نے اللہ
 اور جنوں کے درمیان میں نسب قائم کیا ہے۔ حالانکہ جنوں کو معلوم ہو کہ ان میں جو بکر دار ہیں وہ

عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔ اللہ ان کی باتوں سے پاک ہے اللہ کے خاص بندے عذاب
 سے محفوظ ہیں۔ اے کفار! تم اور تمھارے معبود ہر کا نہیں سکتے مگر اسی شخص کو جو ازل میں
 جہنم میں جانے والا ٹھہرایا ہے۔ ملائکہ کہتے ہیں۔ ہم میں کوئی ایسا نہیں جو جکا جہر معلوم ہو۔

تقدیر

ہم سب اللہ کے سامنے صفت بستہ حاضر ہیں اور تسبیح گو ہیں۔ کئے والے کہتے تھے کہ اگر ہمارے
 پاس انگوٹوں کی کوئی کتاب ہوتی تو ہم بھی اللہ کے خالص بندوں میں ہو جاتے۔ اور جب یہ

قرآن اترتا تو اسے نہیں مانتے۔ آگے چل کر جان لیں گے کہ اس کی کیا سزا ملتی ہے؟ ہمارا ارشاد
 زندگان مرسل (پیغمبروں) کے حق میں پہلے ہی سے ہو چکا ہے کہ وہ منصور رہیں گے اور ہمارا

لشکر اسلام غالب رہے گا۔ اے محمد! ایک وقت تک ان مشکروں سے تفرق نہ کرنا انھیں
 دیکھو کہ اب یہ اپنا انجام کار دیکھ لیتے ہیں کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کرتے ہیں؟
 جب وہ ان کے سخن فائدہ میں آئے گا تو ڈرائی ہوئی قوم کی (یعنی جن پر عذاب آگے آئے گا ان کی)
 صبح بڑی ہو جائے گی۔ اے محمد! ایک وقت تک ان مشکروں سے تفرق نہ کرو اور دیکھو کہ اب اپنا

لشکر دیکھو کہ یونس اور اہل مکہ حضرت یونس پر کھانا نہ بھیجیں کہا جائے کہ کہہ دے یونس کے قریب کھانا نہیں آتا۔

انجام کار دیکھ لیتے ہیں + اے محمد! تیرا پروردگار غالب ان کی بائیں بنانے سے پاک ہے اور رسولان پر سلام ہو + اور سب تعریفیں اللہ کے ہیں جو پروردگار عالمین ہو +

سورہ ص

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع م۔ قسم ہو نصیحت کرنے والے قرآن کی کہ ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا ہے۔ لیکن منکرین یہ جو چمکے اور مخالفت کرتے ہیں + کفار مکہ کے پہلے ہم نے کئی امتیں ہلاک کیں۔ نزول عذاب کے وقت وہ جلاتے رہے لیکن وہ غلامی کا وقت نہ تھا + کفار مکہ کو تعجب ہو کہ ان میں سے یہ دُرائے والا (بنیہیم) آیا ہو اور کفار محمد کی نسبت باہم کہتے ہیں + یہ جھوٹا جادوگر ہے + کیا تمام معبودوں کا ایک ہی معبود اس نے کر دیا ہے + یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے + ان کے سردار یہ کمکر مجلس وعظ سے چلے گئے + چلو اور اپنے معبودوں پر قائم رہو۔ اس قوم عیدین ذاتی فرض ہے + ہم نے کسی دوسرے مذہب میں یہ نہیں سنا۔ یہ بعض بناوٹ ہے + کیا ہم میں سے اسی شخص پر ذکر (قرآن) اترنے کو تھا + کچھ نہیں۔ بلکہ انہیں میرے ذکر (قرآن) ہی میں تنگ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میرا عذاب انہوں نے نہیں چکھا ہے + اے محمد! کیا ان کے پاس میرے بخشنے والے غالب پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں یا آسمانوں و زمین اور ان دونوں کی درمیانی چیزیں ان کے اختیار میں ہیں اگر ایسا ہے تو جاسیے کہ یہ کسی ذریعہ سے آسمان پر چڑھیں اور اللہ سے لیں + اے محمد! یہ تو گروہ ہر وہ زبان شکر و ثناء سے شکست کھائے گا۔ ان کے پہلے قوم نوح عاد۔ فرعون ذی الاوثان۔ ثمود قوم لوط اور اصحاب ایکہ (قوم شعیب) یہ سب بڑے بڑے گروہ تھے۔ ان سب نے بنیہیموں کی تکذیب کی تھی اور ہر سب میرے عذاب کے مستحق ہوئے +

ع ان کفار مکہ کو صرن ایک آواز سخت (رفع صور قیامت) کا انتظار ہے جو فدا کر دینے میں وقفہ نہ کرے گی + یہ بطور تمسخر کہتے ہیں + اے ہمارے رب! یوم حساب کے پہلے جلدی سے

کہہ دیا کہ یہ
کی پیشین گوئی

۳۵
دی الاوقات کا ترجمہ ہر سخن والا۔ فرعون کو یہ شب اس لیے ہوا کہ نہ اور فدا کر دینے میں اس کے ساتھ بہت ہوشیاری تھی +

ہماری قسمت کا لکھا مین دیدے ہو اے محمد! تو ان کی باتوں پر صبر کر اور میرے بندے داؤد صاحب قوت کو یاد کر کہ وہ باوجود تمام اختیارات کے اللہ کی طرف رجوع رہتا تھا + ہم نے سپاہیوں کو گویا اُس کا منہ کھول دیا تھا کہ وہ تمام اور مع اُس کے ساتھ تسبیح اُٹھاتے تھے اور چڑیاں جھنڈ کی جھنڈ ہم نے سفر کردی تھیں + یہ سب اُس کے مطلع تھے + ہم نے اُسکی سلطنت مستحکم کر دی تھی اور حکمت اور باتوں کا فیصلہ کرنا اُسے سکھایا تھا + اُسے محمد! کیا تجھ کو علم ہے داؤد کی خبر جو جب وہ ایک کربھاب داؤد مین آئے اور داؤد کے پاس پہنچ گئے تو داؤد اُن کے اس طرح آنے سے ڈرا + وہ بولے : آپ دین منین - ہم دونوں مین نزاع ہو - ایک نے ہم مین سے دوسرے پر زیادتی کی ہو - ہم مین ٹھیک فیصلہ کر دیجیے زیادتی نہ کیجیے گا - ہمیں سیدھی راہ بتادیجیے + یہ میرا بھائی ہو اس کے پاس ننانوے بکریاں ہیں اور میرے پاس ایک بکری ہو + مجھ سے یہ میری بکری مانگتا ہو اور باتوں مین مجھے دے دیتا ہو + داؤد نے کہا : یہ اپنی بکریوں مین تیری بکری شامل کرنا چاہتا ہو تو یہ تجھ پر ظلم کرتا ہو - اور اگر خیر کا ایک دوسرے پر ظلم کرتے رہتے ہیں اسلئے اُن کے جو مومن نیکو کار ہیں + لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں اُس کے بعد داؤد کو جب یہ خیال گذرا کہ ہم نے اُسے آزمایا ہو تو وہ اپنے رب سے بخشش مانگنے لگا اور کوع مین جھک گیا اور ہماری طرف رجوع ہوا + ہم نے اُس کا وہ تصور معاف کر دیا + ہمارے نزدیک اُس کا تقرب ہو اور ابھی منزلت ہو + پھر ہم نے داؤد سے کہا : اے داؤد! ہم نے تجھے ملک مین بادشاہ بنایا ہو - لوگوں مین تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا کر - اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا ورنہ وہ اللہ کی راہ سے تجھے ہکا دے گی + اللہ کی راہ سے جو سکتے ہیں اُن پر وہم صواب (قیامت) کے پھل دینے کے سبب سے عذاب سخت ہو گا +

حضرت داؤد

حضرت داؤد کی غرض

سبح آسمان - زمین اور اُن کی ہر میانی چیز مین ہم نے بیکار نہیں پیدا کی ہیں + لیکن کفار ایسے ہی گمان کرتے ہیں + کفار کے حال پر باقاعدہ و نفع افسوس ہو + کیا ہم مومن نیکو کار کو جہنم لوگوں کا سا کر دین گے جو زمین مین فساد پھیلاتے ہیں + کیا ہم پر ہر گارون کو بدکاروں کی طرح کر دین گے + اے محمد! یہ کتاب (قرآن) متبرک تجھ پر اس لیے اتاری گئی ہو کہ لوگ

۱۱ دیکھو سورہ انعام ۱۱۱ حضرت داؤد کے پاس ۹۹ بیہیمان تھیں باوجود اس کے ایک مذہب مین صحت پڑھنے کی جو دیکھیں تو یہ خیال گذرا کہ اپنے شوہر سے یہ علاقہ باقی تو مین نکاح کر لیتا + اللہ نے دوفرشتوں یا مردان صالح کے ذریعہ سے حضرت کی تنبیہ کی اور اُن لوگوں نے بکریوں کی نذرانے پیرائے مین نصیحت کا پہلو اختیار کیا +

اُنکی آنکھوں کو سوچیں اور ذی عقل اُس سے نصیحت قبول کریں۔ ہم نے داؤد کو سلیمان (پیشا) دیا۔
 سلیمان کیسا اچھا بندہ تھا۔ وہ اللہ کی طرف رجوع رہتا تھا۔ ایک بار شام کے وقت عمدہ گھوڑے
 اُس کے سامنے پیش ہوئے تو اُس کی نادر عورت قضا ہو گئی وہ کہنے لگا۔ میں نے ماں کی محبت کو
 اپنے رب کے ذکر سے زیادہ دوست رکھا یہاں تک کہ آفتاب مغرب کے پردے میں چھپ گیا۔
 اُس نے پھر لوگوں سے کہا۔ ”گھوڑے میرے پاس واپس لاؤ“ جب وہ آئے تو سلیمان نے تلوار
 سے اُن کی بندلیوں اور گردنوں کو کاٹنا شروع کیا۔ ہم نے ایک مرتبہ اور بھی سلیمان کو آزمایا اور
 اُس کے تخت پر ایک دھڑلہ لایا۔ سلیمان نے پھر ہماری طرف رجوع ہو کر دعا کی۔ ”اے میرے
 رب! مجھے بخش دے اور ایسی سلطنت مجھے عطا کر جو بعد میرے کسی کو سزاوار نہ ہو۔ بیشک تو
 بڑا قیاض ہو“۔ اس پر ہم نے ہوا کو اُس کے تابع کر دیا۔ جہاں وہ پہنچنا چاہتا تھا اُسی طرف
 مطابقت اُس کے حکم کے وہ ذریعے سے جلتی تھی۔ اور تمام عمارت بنانے والے اور غولہ لگانے والے
 شیاطین کو اُس کا تابع ہم نے کر دیا تھا۔ اور ان کے علاوہ اور شیاطین بھی تھے جو زنجیروں میں
 بند رہتے تھے۔ ہم نے اُس سے کہا۔ ”یہ یہ عذاب عطا ہماری ہو۔ اب تو دوسروں پر بھی احسان
 کرنا اپنے ہی پاس یہ سب ساز و سامان رکھے رہ“۔ ہمارے پاس سلیمان کو تقرب ہو اور ابھی
 شرف ملے گا۔

حضرت سلیمان کی
 نادر عورت ہوئی

حضرت سلیمان کے
 اختیار

حضرت ایوب

اے محمد! ہمارے بندے ایوب کو یاد کر۔ جب اُس نے اپنے رب سے فریاد کی کہ مجھے
 ایذا اور تکلیف شیطان نے پہنچائی ہے۔ ارشاد ہوا۔ ”اینا یا کون بیان رگڑے۔ یا کون رگڑنے
 سے ایک شیشہ جاری ہوا پھر ارشاد ہوا۔ ”تیرے نہانے اور پینے کو یہ ٹھنڈا پانی پڑے۔ پھر ہم نے اُسے
 اُس کے اہل و عیال اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عذاب دیے۔ یہ ہماری رحمت تھی اور صاحبان
 دانش کے لیے یہ واقعہ یادگار ہے۔ ہم نے کہا۔ ”اے ایوب! اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے اور اپنی
 بی بی کو اُس سے مارتا کہ تیری قسم جھوٹی نہ ہو“۔ ہم نے ایوب کو صابر پایا تھا۔ وہ کیسا اچھا بندہ

میں جبکہ تیرے دھڑلے کا یہ اس آیت کے سنی بہت سے کہے گئے ہیں۔ ایک یہ بھی ہیں کہ حضرت سلیمان کو خواہش اٹھادی تھی آپ نے
 کہا کہ میں سوچوں کہ سورج کو ہونے تو بہت ہیں لیکن آپ انشا اللہ کہنا بول گئے اُنکے بعد حضرت الیک بی بی سے اولاد ہوئی وہ بھی
 ناقص الخلق۔ وہ لڑکا تخت پر لگا رکھا گیا تو آپ کو اپنی غلطی پر پتہ ہوا اور آپ نے استغفار کیا۔ اٹھ سلسلہ کے لیے دیکھو سورہ
 انبیاء رکوع ۴۴۔ چاندی کی حالت میں حضرت ایوب کی بی بی نے حضرت ایوب سے کہا۔ ”صحت کے لیے نذرین اللہ کیجیے“
 حضرت ایوب نے لکھا۔ ”میں اچھا ہو گا تو سو کوڑے تجھے لگاؤں گا“۔ وہ فریاد دار بی بی برابر حاضر خدمت رہی صحت
 ہونے پر قسم اُٹارنے کی یہ صورت اللہ نے تباہی کو سوسنک کی ایک جھاڑو لے اور اُس سے اپنی بی بی کو مارا

تھلہ ہیشک ہرام میں ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا + اسے محمد! ہمارے بندے ابراہیم
 سحاق اور یعقوب کو یاد کرو صاحب قدرت و بصارت تھے + ہم نے انھیں ایک خاص بات
 یعنی ذکر و ار آخرت کے لیے منتخب کر لیا تھا اور وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک بندہ و نیک
 ہیں + اسماعیل الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کر کہ یہ سب نیک بندوں میں ہیں + یہ حالات
 لوگوں کے لیے نصیحت ہیں اور پرہیزگاروں کے لیے آخرت میں اچھا ٹھکانہ ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے
 والے باغوں میں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہوں گے وہ نیلے لگائے ہوئے
 بہت سے میوے اور شربت طلب کریں گے + اور ان کے پاس حسن اور خوبی نگاہ والی عوریں
 دیکھی ہوں گی + مسلمانوں ہی وہ چنچن ہیں جن کا وعدہ تم سے روز حساب (قیامت) کے لیے
 کیا جاتا ہے + یہ وہ ہارائق جو جس کے لیے ننانیں ہو + پرہیزگاروں کا تو یہ ٹھکانہ ہے اور کشتیوں
 کا بڑا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جس میں وہ داخل ہوں گے اور یہ کیسی بڑی جگہ ہے + اس میں آب گرم
 اور پیپ اور اسی طرح انواع و اقسام کی چیزیں ہیں جن کے مزے وہ کھیں گے + پیشوایان
 دوزخ سے کہا جائے گا یہ یہ تمہارے تابعین کی جماعت بھی تمہارے ساتھ جاتی ہو۔ ان کو خوشی
 نہ ہوگی بھی آگ میں داخل ہونے والے ہیں + تابعین اپنے پیشواؤں سے کہیں گے کہ یہ جگہ تم کو
 خوشی نہ ہو + تمہیں یہ بلا ہمارے لیے لائے۔ یہ ہم کیا بڑی جگہ ہے + بھروہ تابعین کہیں گے ہمارے
 پروردگار محمد! ہمارے آگے لایا ہو اُس پر عذاب دوزخ دونا کرے + دوزخی باہم کہیں گے۔
 ہم کو کیا ہو گیا ہو کہ یہاں ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم انشاء میں شمار کرتے تھے + ہم کیا دنیا
 میں ان سے بچا تسخ کرتے تھے یا یہ کہ وہ دوزخ میں ہیں اور ہماری آنکھیں انھیں نہیں دیکھتی
 اہل دوزخ کا باہم اس طرح جھگڑنا ٹھیک بات ہے۔ ایسا ہی ہوگا +

الیس ذوالکفل

جنت

دوزخ

۵۷۱ **ع** اے محمد! تو لوگوں سے کہہ ۱۰ میں تمہیں ڈرانے کے لیے ہوں اور اللہ واحد و قہار کے سوا
 کوئی دوسرا معبود نہیں ہے + وہ آسمانوں اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کا پروردگار ہے
 اور غالب اور مکتے والا ہے + اے محمد! تو ان کفار سے کہہ ۱۰ نزول قرآن ایک بڑا واقعہ ہے جس
 تم اُس سے روگردان ہو + ملائحتی (عالم بالا) پر جب فرشتے جھگڑتے تھے تو مجھے اس کا کچھ
 علم تھا۔ مجھے وحی کے ذریعہ سے البتہ معلوم ہوا + اور وحی جو میرے پاس آتی ہے تو مجھ سے پہلے
 آتی ہو کہ میں تعین صاف طور پر دواؤں + اے محمد! فرشتوں کے باہمی جھگڑے یہ تھے کہ جب

۱۰ یعنی مسلمان +

آدم اور شیطان

تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: "میں مٹی سے آدمی پیدا کروں گا + میں جب اس کو راکھ کروں اور اپنی رُوح اس میں ڈال دوں تو اس کے سامنے سجدہ میں تم گرو گے نا" + ابلیس کو سوا تمام ملائکہ نے سجدہ کیا - اس نے تکبر کیا اور نافرمانی کی + اللہ نے کہا: "اے ابلیس! تجھے کس نے منع کیا اس لئے کہ سجدہ کرنے سے جہے میں نے اپنے ہاتھوں سے جالیا ہو یہ تیرا تکبر ہے - یانی الواقع تو بے سند مرتبہ ہے + شیطان نے کہا: "میں اس آدم سے بہتر ہوں - تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے" + اللہ نے کہا تو یہاں سے نکل جا تو مردود دہشت اور کچھ پریری لعنت روز جزا تک رہی گی" + شیطان نے کہا: "اے پروردگار! مجھے یوم قیامت تک کی مہلت دے" + اللہ نے کہا: "تجھے وقت معلوم کے دن تک مہلت دی گئی" + شیطان نے کہا: "قسم جو تیری عزت کی - میں تمام بنی آدم کو بہکاؤں گا باشتنا دان کے جو تیرے بند گناہ خالص ہیں" + اللہ نے کہا: "تو یہ بھی ٹھیک ہو اور ٹھیک ہی میں کتابوں کے تقدس اور ان سب لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے میں جہنم کو بھر دوں گا" + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ میں تم سے تبلیغ رسالت پر اجرت نہیں چاہتا اور نہ میں تم سے بناوٹ کی باتیں کہتا ہوں + یہ قرآن تمام عالم کے لیے نصیحت ہے اور کچھ دنوں کے بعد تمہیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی" +

سورہ زمر
(کئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خ اے محمد! اس کتاب (قرآن) کا ارتقا غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے ہو رہا ہے یہ کتاب نصیحت

ملہ اپنی روح سے مراد جو اپنی جیدگی ہوئی اور سورہ بقرہ ۱۲۹ میں نفس میان کھینچا ہے + الاسلام فعل سہ + وہ لوگ یسین جو غفلت آدم و ابلیس پر غیظانہ نظر ڈالتا چاہتے ہیں + اگر داغ رہے تو کارخانہ قدرت کے متعلق طعنا و ذیلات کا دعویٰ میں رکھنا مناسب نہیں ہے + مگر انہی کی نظموں کے ساتھ کوئی ایسی ظاہر نہیں کرتا اور نہ کر سکتا + لہذا اس سے غریب فوٹو میں قرآن کی اشاعت ضروری ہو گئی + ان کے عقائد کی حقیقت تو یہ ہے: جلد معلوم ہوئی تھی اس کے بعد سے نزول کے بعد ابلیس برس کے اندر تمام دنیا میں اسلام اور اس کے ساتھ قرآن کا دلچسپ کیا + کچھ تافہ الاسلام طبع ثانی مداف اور ان کا بلا دشمن ہو گیا + یسین میں اس کی نفس پر اثر رکھ دی گئی + اس قرآن کی: حکمت ابلیس سلطنت قائم ہوئی + کچھ ضامن ہو گئی + ان کی زمین ہوئی - وہیں میں عبد الملک سلطنت جو سند و شان سے سرمد فرائض تک نفی اور کوئی دوسرا بادشاہ اس کے مقابل نہ تھا + کچھ تافہ مذکور یہ ہے: سورہ بقرہ ۱۲۹ اسلام ہوا کہ اس میں مذکور اہل جنت اور نہ کہ اہل عذاب اور نہ کہ اہل عذاب

تیسرے پاس برحق پہنچی ہو تو اللہ کے لیے دین کو خالص کر کے اُس کی عبادت کرو سنو و خالص دین
 اللہ ہی کا ہو + اللہ کے سوا دوسرا عبادتی جو لوگ اختیار کرتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ان جو
 کو اس لیے بوجہ ہیں کہ ہمیں یہ اللہ کے نزدیک کر دین گے۔ بروز قیامت اللہ ان کے اختلافی امور کا
فیصلہ کرے گا + اللہ کا ذب منکر کو راہ راست نہیں دکھاتا + اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو ایسا لگا بنائے تو وہ
 جسے چاہتا اپنے مخلوق میں سے پسند کر لیتا۔ لیکن وہ ان جھگڑوں سے پاک ہو + وہ اللہ اکیلا ہو اور
 غالب ہو + اُس نے آسمان اور زمین کو برحق بنایا + دن پر رات کو اور رات پر وہ دن کو پسند ہو + اہم
 آفتاب اور آفتاب کو اُس نے مطیع بنایا ہو + اور وہ سب ایک وقت مقرر تک چلتے رہیں گے + آگاہ ہو
 کہ وہ غالب بخشنے والا ہو + لوگو! ایک نفس واحد آدم سے اُس نے تمہاری خلقت کی اور پھر اُسی سے
 اُس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے آٹھ قسم کے چار پائے پیدا کیے + وہ تم کو تمہاری داؤن کے بطن
 میں ایک طرح کے بعد و دوسری طرح تین تار کیوں میں پیدا کرتا ہو + یہی اللہ تمہارا پروردگار ہو۔ اسی
 کی بادشاہت ہو + کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہو۔ پھر تم لوگ کدھر پھرے جاتے ہو + اگر تم کفر
 کرتے ہو تو اللہ تم سے بے پروا ہو اور وہ اپنے بندوں کا کفر پسند نہیں کرتا + اگر تم شکر کرو گے تو تمہارے
 لیے اللہ اسے پسند کرے گا + قیامت کے دن کوئی شخص دوسرے کا بار عیصان نہ اٹھائے گا + ایک ان
 پھر تمہیں اپنے رب کی طرف واپس جانا ہو۔ اُس وقت وہ تمہیں آگاہ کر دے گا کہ تمہارے اعمال
 کیسے تھے + وہ دنوں کے خیالات سے واقف ہو + جب انسان پر کوئی مصیبت پڑتی ہو تو وہ
 اللہ کی طرف رجوع ہو کر اللہ کو پکارتا ہو۔ اور پھر جب اللہ اُسے اپنی نعمت عطا کرتا ہو تو وہ اپنا
 پہلا پکارنا بھول جاتا ہو اور اللہ کے لیے شریک قرار دیتا ہو تا کہ دوسروں کو بھی وہ اللہ کی راہ
 سے بہکائے + اے محمد! تو ایسے شخص سے کہہ دے "اپنے کفر کا نفع قلیل تو دنیا میں اٹھائے بیشک
 تجھے جہنمی مہنا ہو + بھلا تو اچھا ہو یا وہ اچھا ہو جو خود اور قیامت میں رات کے وقت اللہ کی بندگی
 کرنا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو؟" اے محمد! تو ان لوگوں
 سے بوجھ کیا جانے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں + ان باتوں سے وہی نصیحت
 پکڑتے ہیں جو ذی عقل ہیں +

ع اے محمد! تو مسلمانوں سے میری جانب سے کہہ دے "اے میرے ایمان دار! اپنے

تنت الہی

نصیحت

لہ اونٹ کئے۔ بڑا اور بڑی زودادہ آٹھ ہوے + تین نطفے سے نطفہ اوٹھنے سے ہوئی نئی بڑی پھر زبان کھال
 ہاں پیدا ہوئے + تین نطفہ کے اندر رحم اور رحم کے اندر رحم کا پٹا ہوا ہو تا کہ یہی تین تار کیوں ہیں؟

رب سے ڈرتے رہو! اس دنیا میں نیکی کرنے والوں کے لیے آخرت میں بھلائی ہوگی اور اللہ کی زمین کثرت سے تو کہہ ”مجھے حکم دیا گیا کہ میں اللہ کے لیے دین کو خالص کر کے اُسی کی بندگی کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا کہ میں پہلا مسلمان بنوں“ یہ بھی کہہ ”میں اپنے برور و عمار کی نافرمانی کرنے میں بڑے دین (برور قیامت) کے عذاب۔ اور تاجون! یہ بھی کہہ ”میں تو اللہ کے لیے اپنا دین خالص کر کے اُسی کی بندگی کرتا ہوں۔ تم اس سے سوا بس کی جا ہو بندگی کرو“ یہ بھی کہہ ”نقصان میں وہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے گھر و اولاد کو برور قیامت نقصان میں ڈالیں گے“ آگاہ رہو کہ یہ صریح نقصان ہوگا اُن کے لیے اُن کے اوپر آگ کے سائبان اور اُن کے نیچے آگ کے فرش ہوں گے“ یہی وہ عذاب ہے جس سے

اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہوگا اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو! جو لوگ بت پرستی سے بچتے اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اُن کے لیے جنت کی خوشخبری ہوگی اے محمد! میرے اُن بندوں کو جو میرے کلام دل سے سنتے ہیں اور اُس کی ابھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں جنت کی خوشخبری سناؤ اللہ نے اُن کی رہنمائی کی ہو اور یہ صاحب عقل ہیں اے محمد! کیا جس پر کلمہ عذاب ثابت ہو گیا اُسے تو آگ سے نکال لے گا؟ نہ نہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے لیے بہشت میں بالا خانے اور بالا خانوں کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں اور نیچے اُن کے نہرین جاری ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اے مخاطب! تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے زمین میں چھبے بسلے۔ پھر اُس سے غلّت رنگ کی ھلیدی اُگائی جو پھر زور و زور پر آکر سوکھ جاتی ہو اور زرد نظر آتی ہو۔ پھر اُٹھا اُسے ربزہ ربزہ کر دیتا ہو۔ بیشک اس میں بھی عقل والوں کے لیے عبرت ہوگی

مع جس کسی کا سینہ اسلام کے لیے اللہ نے کھول دیا ہو وہ پسند سے فخر ایت پاتا ہو۔ نہایت اہم کی ہو اُن کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں اے ایسے لوگ صریح گمراہی میں ہیں اللہ نے نہایت اچھا کلام (قرآن) اتارا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے جس کی باتیں باہر ملتی جلتی ہیں اور ایک ہی بات جس میں بار بار کئی کئی ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے روئین سلہ مسلمانوں کو دین نہ رہنا چاہیے جہاں آنا وہی سے وہ ارکان مذہب ندادا کر سکیں اے جو لے دین ہو وہ اپنے گھر و عیال کو بھی خراب کرتا ہو کیونکہ وہ اُس کی تعلیم کرتے ہیں اے یعنی قرآن میں ایک ہی ذرا کئی مرتبہ آیا کہ اور ایک آیت دوسری آیت سے مشابہ ہو۔ دیکھو دیکھو یہ کیونکہ ۲۶

اسے سن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو کر
 راغب ہوتے ہیں یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہو جسے چاہتا ہو وہ اس کے ذریعہ سے ہدایت
 دیتا ہو اور اللہ جیسے گراہی میں چھوڑ دیتا ہو پھر کوئی اس کا راہ تباہ والا نہیں ہوتا کیا
 وہ شخص جو روز قیامت اپنے منہ کو بدترین عذاب کی سپر بنائے گا برابر ہو سکتا ہو اس کے
 جو اللہ کی امان میں رہے گا وہ دوزخ میں ان ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم دنیا میں کرتے
 رہے تھے اس کے ذریعے چکھو وہ لوگ ان کے پہلے تھے انھوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا
 اور ان پر عذاب اسی طرف سے آیا کہ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ انھیں رسوائی کا ذریعہ
 تو اسی زندگی میں چکھا دیا اور آخرت کا عذاب ان کے لیے اگر یہ سمجھیں تو کمین بڑھ چکا ہو نہ
 آدمیوں کے سمجھانے کے لیے ہر قسم کی مثالیں اس قرآن میں بیان کر دی ہیں تاکہ وہ نصیحت
 قبول کریں یہ قرآن زبان عربی میں جو اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے تاکہ یہ لوگ اسے
 سمجھ کر اللہ سے ڈریں اللہ ایک مثل کتا ہے کہ ایک شخص غلام ہو اور اس کے مالک کوئی
 شر کا بین اور وہ باہر چمکتے ہیں اور ایک آدمی ایسا ہو جو مسلم ایک ہی شخص کا غلام ہو
 کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہو یہ لوگ اسے سن کر کمین گئے وہ نہیں ہو سکتی
 تو اسے چمکاؤ کہ اللہ اللہ لیکن آنسو اس اللہ آدمی اتنا بھی سنیں نہ تھے اسے چمکاؤ چمکے بھی
 مرنالو اور انھیں بھی مرنالو پھر یہ تو قیامت تم لوگ اپنے رب کے سامنے اپنے چمکے پیش
 کرو گے اس وقت حق اور باطل میں فرق معلوم ہو جائے گا

چوبیسواں پارہ

مع جو شخص اللہ پر جھوٹ بولے اور جب سچی بات اس کے پاس آئے تو اسے جھٹلائے
 تو پھٹا اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا کیا کافروں کی جگہ جہنم میں نہیں ہے محمد جو سچ
 بات لیکر آیا ہو اور مسلمان جنھوں نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پرہیزگار ہیں یہ جو کچھ
 کہا ہیں گئے ان کے پروردگار کے پاس وہ موجود ہے جو نیکو کاروں کا یہی بدلہ ہے کہ اللہ
 ان کے برے اعمال کا بدلہ ان سے دور کر دے اور ان کے نیک کاموں کے عوض میں
 انھیں اجر عطا فرمائے کیا اللہ اپنے بندے محمد کی حفاظت کے لیے کافی نہیں ہے اور محمد

نصیب

لا شرکین اور مومنین کا فرق بیان کیا گیا ہے

یہ لوگ تھے اللہ کے سوا دوسرے معبودوں سے ڈرتے ہیں + اللہ جسے گمراہی میں چھوڑے
 اُس کا رہنا کوئی نہیں ہوتا + اور جسے اللہ راہ دکھائے اُس کا سبک نہ والا کوئی نہیں ہوتا +
 کیا اللہ غالب بدل لینے والا نہیں ہے؟ + اے محمد! اگر تو ان لوگوں سے بوجھے کہ "آسمانوں
 اور زمین کا خالق کون ہے؟" تو یہ کہیں گے کہ "اللہ ہے" + تو ان سے پوچھ "کیا تم لوگ یہ سمجھتے
 ہو کہ اللہ مجھے مخلیق دینا چاہے تو اللہ کے سوا تم جن معبودوں کو بکارتے ہو وہ اللہ
 کو مخلیق کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ مجھے فضل کرنا چاہے تو وہ اُس کے فضل کو روک سکتے ہیں +
 اے محمد! تو کہہ دے مجھے تو اللہ کا فیصلہ ہر اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں +
 اے محمد! تو ان لوگوں سے یہ بھی کہہ دو لوگو! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ۔ میں اپنی جگہ کام کر رہا
 ہوں۔ عسقریب تم جان لو گے کہ کون ہو وہ جس پر دنیا میں رسوا کرنے والی آفت آئی اور سخت
 میں وہ عذاب دائمی میں مبتلا ہو گا + اے محمد! آدمیوں کے فائدے کے لیے میں نے تمہیں
 کتاب برحق اتاری ہے جو راہ راست پر آئے اپنے فائدے کے لیے آئے گا اور جو گمراہ ہو گا
 اپنے لیے گمراہ ہو گا۔ تو ان کا ذمہ دار نہیں ہو +

۱۱۱ اللہ وقت مرگ روح کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور زندوں کی روحوں کو بھی
 نیند کی حالت میں بلا لیتا ہے + پھر حکم موت جن پر صادر کر چکا ہے انہیں تو روک رکھتا ہے۔ اور
 باقی سونے والوں کی روحیں وہ ایک وقت مقرر موت تک کے لیے بھر دیتا میں بھیجتا ہے
 فکر کرنے والوں کے لیے اس میں قدرت الہی کی نشانیاں ہیں + کیا اللہ کے سوا ان لوگوں
 نے دوسرے شفاعت کرنے والے (سفارش) تمہارا کئے ہیں؟ + اے محمد! ان سے پوچھ
 "کیا وہ مجھ اختیار نہ رکھیں اور نہ عقل رکھیں جب بھی تم لوگ انہیں شفاعت کرنے والا
 (سفارش) مانتے رہو گے" + ہاں اور کہہ دو شفاعت (سفارش) تو ساری اللہ کے اختیار میں
 ہے + آسمانوں اور زمین میں حکومت اُسی کی ہے + پھر اُسی کی طرف تم کو رجوع کرنا ہے؟ جب
 تمہارا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر نہ ایمان لانے والوں کے دل نفرت کرتے ہیں اور جب
 اُس کے سوا دوسرے معبودوں کا بھی ذکر کیا جاتا ہے تو پھر وہ ہنسنے لگتے ہیں +
 اے محمد! تو کہہ دے اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے باطن و ظاہر کے جاننے والے
 اللہ! تو ہی فیصلہ کرے گا اپنے بندوں میں ان باتوں کا جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں +
 اے مجھے چاہیے شفاعت کرنے کا حکم دے +

ہریت کفار
 کی پیشین گوئی

عذاب متنازع

شفاعت

اگر ظالموں کے پاس دنیا کی تمام چیزیں ہوں اور اُن کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہوں تو
 ہر روز قیامت وہ عذابِ سخت کے عوض میں دیدہ نہ کو آگاہ ہو جائیں گے + اُس وقت
 اللہ کی طرف سے اُن پر ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جن کا وہ خیال بھی نہیں کرتے تھے + اور
 اُن کی بدکرداریاں اُن پر مکمل جائیں گی اور جس عذاب سے وہ مسخر کرتے تھے وہ انھیں
 آگے لے گا + جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہو تو وہ ہمیں پکارتا ہو - اور جب اپنی
 نعمت ہم سے دیدہ نہ ہوں تو وہ کہنے لگتا ہو "یہ میری لیاقت کی وجہ سے ملی ہو" + نہیں
 بلکہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہو - لیکن اکثر لوگ وقتِ حین ہیں + ان کے پہلے جو
 لوگ گذرے ہیں وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتے تھے - اُن کی کمائی اُن کے کام نہ آئی - اور
 اُن کی بُری کمائی کے بُرے نتیجے انھیں ملے + ان کفارِ مکہ میں سے جو نافرمانیاں کرتے ہیں
 حق پر ان کی کمائی کی بُرائیاں ان کے سامنے آئیں گی + یہ لوگ اللہ کو عاجز کر سکیں گے
 کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ جس کے لیے جاتا ہو رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہو + مومنوں
 کے لیے اس میں قدرتِ الہی کی نشانیاں ہیں +

پس اے محمد! تو میری طرف سے ان لوگوں سے کہہ "اے میرے بند و اگناہ کر کے پانے
 آپ پر زیادتیاں کرنے والو! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا + اللہ سب گناہ بخش دے گا +
 وہ بخشنے والا مہربان ہو + تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور عذاب آنے کے قبل اُس کے
 فرمانبردار ہو جاؤ + ورنہ پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی + اور قبل اس کے کہ تم کو خبر نہوا اور
 پکا پک تم پر عذاب آجائے تم اُن اچھی باتوں کو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر آماری
 لگی ہیں پر وی کر لو + کہیں ایسا نہ ہو تم میں سے کوئی کہنے لگے "افسوس - اللہ کے فی میں
 میں نے کیا کی اور دین سے مسخر کرتا رہا" + یا یہ کہے "اللہ میری ہدایت کرتا تو میں بھی براہِ گار
 ہوتا + یا عذاب دیکھ کر کہے "کاش میں دنیا میں بھر جاتا تو نیکی کرتا" + اُس وقت اللہ کہے گا -
 "مناں میرے احکام تو میرے پاس آئے تھے لیکن تو نے انھیں جھٹلایا - تب کہ کیا اور انکار کیا" +
 اے محمد! قیامت کے دن تو اللہ پر جھوٹ بولنے والوں کے منہ کاٹے دیکھے گا + کیا حکیموں
 کی جگہ جہنم میں نہیں ہو؟ + پر تیز گاروں کو اللہ کامیابی کے ساتھ نجات دے گا - انھیں

ملے لیکن ہون دنیا میں غفل سے کماں اُس رکھتے ہیں + بلکہ اللہ کی کو زیادہ مال دیتا ہو تو اُسے آنکھوں کو
 مال پر کروہ سبک تو نہیں +

پُرانی نہ پہنچے گی اور نہ وہ رنج اٹھائیں گے + اللہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا خیر گیران ہے + اُسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی کچھان ہیں + اللہ کی آیتوں سے کفر کرنے والے آج کا ر نقصان میں رہیں گے +

ع اے محمد! تو کہہ سائے جا ہوا کیا تم یہ مجھ سے کہتے ہو کہ میں اللہ کے سوا دوسرے کی بندگی کروں + اے محمد! تیری طرف اور تیرے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں اُن کی طرت وہی سچی گئی ہو کر یہ اگر تو شرک کرے گا تو تیرے اعمال سنا دیے جائیں گے اور تو خسارہ میں رہے گا + تو اللہ کی بندگی کر اور اُس کا شکر کر + یہ لوگ جیسا چاہتے اللہ کی قدر نہیں کرتے حالانکہ برزخ قیامت کل زمین اُس کے قبضہ میں اور آسمان اُس کے دانے ہا عقین لپٹے ہوئے ہوں گے + وہ باک ہو اور ان کے شرک سے برزخ پر + صور جب بار اول بھوکھا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جتنے مخلوق ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے باستثنا اُس کے جسے اللہ چاہے + پھر دوسرا صور بھوکا جائے گا تو سب کفر سے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے جلتے لگیں اور کباب لائے اعمال، رکھی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ بلائے جائیں گے اور لوگوں کا حق حق فیصلہ کیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا + اُس روز ہر ایک اپنا کیا ہوا پورا پائے گا - اللہ لوگوں کے اعمال سے واقف ہو +

ع کفارہ دوزخ کی طرت گروہ گروہ ہانکے جائیں گے + جب وہ دوزخ کے نزدیک پہنچیں گے تو دوزخ کے دروازے کھل جائیں گے اور اُس کے محافظ اُن سے بچھین گئے + کیا تھا اسے پاس تھا میری قوم میں رسول، بھین سمجھانے کے لیے نہیں آئے تھے کہ تمہیں تھا اسے رب کی آیتیں سناتے اور اس دن کے آئے سے تمہیں دراتے + وہ جواب دین گئے + ہاں آئے تھے لیکن ہم کافروں پر وعدہ عذاب پورا ہو کر رہا + پھر اُن سے کہا جائے گا + دوزخ کے دروازوں میں داخل ہوا اور ہمیشہ اس میں رہو + منکبوں کا بھی کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے + اور اپنے رب سے دُرنے والے لوگ جہنم کی طرت گروہ گروہ بھیجے جائیں گے + یہاں تک کہ جب اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کے دروازے کھل جائیں گے تو اُن کی خاطر دایران ہوگی درشت اُس کے محافظ کہیں گے + سلام علیکم - تم مرے میں رہے اب ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو + وہ لوگ کہیں گے + اللہ کا شکر ہو جس نے ہمیں اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور زمین جہنم کا ہمیں مالک بنایا کہ جہنم میں ہم جہان چاہیں زمین ہمیں نکم کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہو +

نفع صور

دوزخ

اے محمد! اُس دن تو فرشتوں کو عرش کے گرد گرد گھیرے ہوئے اور اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے دیکھے گا۔ اور لوگوں میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائیگا کہ تعریف ہوا اللہ کی جو پروردگار عالمین ہے؟

سُورَةُ مُؤْمِنٍ

(مکئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحم + یہ کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے اُتری ہے جو غالب ہو اور دانا ہو گناہ بخشے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا ہو۔ عذاب سخت کرنے والا ہو۔ اور فضل کرنے والا ہو + اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے + اُسی کی طرف سب کو پھیر جانا ہو + کفار ہی اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں + اے محمد! ملکوں میں ان کا جلتا پھرتا منہ دھوکے میں نہ ڈالے ان کے پہلے قوم نوح اور دیگر امتوں کی او سب بعدِ پیغمبروں کو جھٹلایا تھا + ہر ایک امت نے اپنے رسول کے گرفتار کرنے کا قصد کیا اور اُن سے ناحق جھگڑتے رہے کہ اس طرح حق کو مٹا دیں۔ پھر ہم نے انھیں پکڑ لیا + دیکھا + ۹۔ جہنم کیسی سزا دی + ایسا ہی تیرے رب کا وعدہ عذاب ان کفار کے حق میں بھی صادق آچکا ہے کہ یہ بیشک جہنم میں + عرش کے اٹھانے والے اور اُس کے گرد رہنے والے فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور مومنوں کے لیے یوں بخشش مانگتے ہیں + اے میرے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے + توبہ کرنے والوں کو اور اُن لوگوں کو جو تیری راہ کی پیروی کرتے ہیں بخش دے اور عذاب دوزخ سے انھیں بچا + اے ہمارے رب! ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے انھیں داخل کر اور اُن کے مان باب اور بیہیون اور اولاد کو بھی جن میں صلاحیت ہو داخل کر + تو غالب حکمت والا ہے + قیامت کے دن انھیں براہِ ایمان سے پہلے + اُس دن جیسے تو نے براہِ ایمان سے بچایا اُس پر تو نے بڑا فضل کیا اور یہی تیری کامیابی ہے +

نصیح

فرشتوں کی دعا

سَلَامٌ عَلَىٰ سَائِرِ الْمُرْسَلِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَائِرِ الْمُرْسَلِينَ

پہنچ کر روز قیامت کفار سے پکار کر کہا جائے گا کہ تم جس طرح عذاب دیکھ کر آج اپنے آپ پر
 غصہ کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ غصہ تم پر اس وقت اللہ کرنا تھا جب تم ایمان کی طرف
 بلائے جاتے تھے اور تم نہیں ملتے تھے کہ وہ لوگ کہیں گے کہ اسے ہمارے رب! تو نے
 ہمیں دو بار مارا اور دو بار جلایا اب ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں۔ کیا یہ ان سے نکلنے کی
 کوئی راہ ہو؟ ارشاد ہوگا کہ یہ عذاب اس لیے ہو کہ میں وقت دنیا میں اللہ کیلئے پکارا
 جاتا تھا تو تم نہیں ملتے تھے اور جب اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم مانتے تھے کہ آج
 اللہ برتر و بزرگ کی حکومت ہو۔ لوگو! وہی تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہو اور
 تمہارے لیے آسمان سے رزق آتا ہو، نصیحت وہی شخص قبول کرتا ہو جو اللہ کی طرف رجوع
 کرتا ہو، مسلمانو! تم اللہ کے لیے دین کو خالص کر کے اُسی کو پکارو اگرچہ کفار بُرا مانیں، اللہ غلام
 مرتبہ ہو اور عرض کا مالک ہو۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہو اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہو
 تاکہ وہ لوگوں کو روز قیامت کی معیتوں سے ڈرائے، اُس دن سب لوگ اللہ کے سامنے
 آئیں گے۔ اللہ پر ان کی کوئی بات بھی نہیں ہوگی، اُس روز نہام ہوگی کہ آج کس کی حکومت
 ہو؟ پھر جواب میں کہا جائے گا کہ اکیلے اللہ کی حکومت ہو جو رُز و رست ہو، آج ہر ایک
 کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے گا۔ آج کسی پر ظلم نہ ہوگا بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہو، اے محمد! تو
 لوگوں کو اُس روز قیامت سے ڈراؤ آ رہا ہے اُس دن اندوہ میں کبھی نہ سمجھو کہ آجائیں گے، اُس دن وہ
 نافرمانوں کا نہ کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشچی ہوگا کہ اس کی کچھ سنی جائے، اللہ انگوٹوں کی پوری
 ہو جاتا ہو اور ان رازوں کو بھی جانتا ہو جو لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ ہیں، اللہ تو بیشک حکم
 دیتا ہو اور وہ معبود جنہیں لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے، بیشک اللہ
 ہی سُنتا اور دیکھتا ہو

صحیح کیا ابن لوگون نے ملک کی سیر کر کے بنین دیکھا کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے اُن کا کیسا
م ہو ۱۶۰۰ وہ لوگ باعتبار قوت اور نیز باعتبار اُن نشانوں کے جو وہ ملک میں چھوڑ گئے اُن سے
کر تھے یا پھر اُنہ نے اُن کو اُن کے گناہوں پر پکڑ لیا اور کوئی اُن کو اُن سے بچا نہ سکا یہ
لیے ہوا کہ اُن کے رسول مجھے لیکر اُن کے پاس آئے اور انھوں نے نہ مانا پھر اُنہ نے

سلسلہ روح کا تعلق عالم ادوار سے منتقل ہوا تو اگر اسے موت آئی پھر وہ غالباً انسانی میں آئی تو گو بار بار ہوئی اسکا بعد انسان اور بہت میں پھر زندہ کیا گیا۔ یہی دور تہذیب اور پھر دور تہذیب ہوا۔ سلسلہ انکسٹون کی چوری سے مراد وہ کچھ ہی پڑ گیا یا انکسٹون سے تیار کردہ

حضرت موسیٰ

اُن کو پکڑ لیا۔ وہ قوی اور سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ہم نے موسیٰ کو فرعون - ہامان اور
 فارون کی طرف اپنی آیات اور محبت ظاہر کے ساتھ بھیجا تھا۔ انھوں نے موسیٰ کو جا دو کر اور
 جھوٹا بنایا۔ جب وہ امرحق ہمارے پاس سے لیکر اُن کے پاس گیا تو انھوں نے اپنے ماتحتوں کو
 حکم دیا: جو لوگ موسیٰ کے ساتھ اُتار پڑا یا اُن کے پیروں کو مار ڈالو صرف عورتوں
 کو زندہ رہنے دو۔ کافروں کی تدبیریں آخر کار غلط ہو جاتی ہیں۔ فرعون نے اپنے ساتھیوں سے
 کہا: مجھے موسیٰ کو مار ڈالنے دو وہ اپنے رب کو مدد کے لیے پکارے۔ مجھے ڈر ہے یہ تمہارا دین
 بدل دے گا یا ملک میں فساد پھیلانے کا۔ موسیٰ نے لوگوں سے کہا: میں ہر مشرک سے جو ایمان
 کو نہیں مانتا اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں۔

مومن آل
فرعون

فرعون بنو مین سے ایک مرد مومن نے جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کہا: کیا تم لوگ ایک
 شخص کو اس لیے ہلاک کرو گے کہ وہ اللہ کو اپنا رب بتاتا ہے اور تمہارے رب کی طرف سے نشان
 لیکر تمہارے پاس آیا ہے؟ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اس پر ہے اور اگر سچا ہے تو جس عذاب
 کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے اس میں سے کچھ ضرور تم پر نازل ہوگا۔ اللہ فضول کارم و نیکو ہدایت
 نہیں کرتا۔ آج تمہاری بادشاہت ہے۔ زمین پر تم غالب ہو۔ لیکن اگر اللہ کا عذاب
 آئے گا تو ہمیں کون بچائے گا؟ فرعون نے کہا: جتنا میں سمجھتا ہوں اتنا ہی تمہیں سمجھانا
 ہوں۔ اور کامیابی ہی کی راہ تمہیں بتاتا ہوں۔ اُس مومن نے لوگوں سے کہا: بھائیو! اور
 امتوں کے سے روز پکا اندیشہ مجھے تمہارے لیے ہے۔ قوم نوح - عاد - ثمود اور اُن کے بعد
 لوگوں کا ساحل کہیں تمہارا منہ نہ ہوگا۔ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ لوگو! میں تمہارے
 لیے قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں۔ جس دن تم لوگ موقفِ حساب سے بھر دے گے بیٹھ دے گے
 دوزخ کی طرف تو تمہیں کوئی اللہ سے بچانہ سکے گا۔ اللہ جسے گرا ہی میں جھوڑتا ہے کوئی اُسکا
 رہنما نہیں ہوتا۔ تمہارے پاس پہلے پورے کھلے کھلے احکام لے کر آیا تھا تم اُسکے لئے میرے
 احکام میں ہمیشہ شک کرتے رہے۔ بیان تک کہ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو تم کہنے لگے کہ
 کہ اس کے بعد بھی اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ اُن فضول کار شکین کو گمراہی
 میں جھوڑ دیتا ہے۔ جو بغیر کسی دلیل آئے ہوئے اللہ کی نشانیں میں جھگڑتے ہیں۔ یہ حرکت اُن کی
 اللہ اور ایمان والوں کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔ ہر مشرک سرکش کے دل پر اسی طرح اللہ

میں فرعون

میر کر دیتا ہو" فرعون بولا: اے ہامان! میرے لیے ایک محل بنو تاکہ میں آسمان پر جانے کے راستوں پر پہنچوں۔ اور موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں اور میں تو موسیٰ کو ٹھونٹا سمجھتا ہوں فرعون کو اسی طرح اپنے بُرے کام اچھے دکھائی دیتے تھے اور زاہ راست سے وہ روک دیا گیا تھا فرعون کی تدبیریں برباد ہی ہونے والی تھیں +

مؤمن کی فرعون

۵۱ ع اُس مؤمن نے کہا: بھائیو! میری پیروی کرو میں تمہیں کامیابی کی راہ دکھاؤں۔ لوگو! یہ دنیاوی زندگی محض متاعِ قلیل ہو۔ رہنے کا گھر آخرت ہو + جو کوئی بُرائی کرے گا اُسے ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ اور جو نیکی کرے گا مرد ہو یا عورت اور ایمان رکھتا ہو گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ ان اُسے بے حساب روزی ملے گی + لوگو! کیا ہو مجھے کہ میں تمہیں نجاتِ کبھوت بکاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو + تم مجھے اس لیے بلاتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور جس کا مجھے علم نہیں ہو اُسے اللہ کا شریک ٹھہراؤں۔ اور میں تمہیں ایسے اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو زبردست بخشنے والا ہو + اس میں شبہ نہیں کہ تم مجھے ایسی چیز کی طرف بلاتے ہو جو نہ دنیا اور نہ آخرت میں پکارے جانے کے لائق ہو + ہماری بازگشت بیشک اللہ کی طرف ہوگی۔ اور فضول کا رد و زخ میں جائیں گے + معترِب تم سوچو گے کہ میں تم سے کیا کہتا تھا + اور میں تو اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں + بیشک اللہ بندوں کا دیکھنے والا ہو + اُس مؤمن کو تو اللہ نے فرعون کے مکر سے بچالیا + اور فرعون کو بُری سزا ملی + صبح اور شام یہ آگ کے سامنے لائے جلتے ہیں۔ اور ہر روز قیامت ہم حکم دین گے " فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو + ایک وقت ہوگا جب دوزخی آگ میں جھلک رہے ہوں اور کھڑے لوگ متکبروں سے کہیں گے " ہم دنیا میں تمہارے تابع تھے اب تم ہم پر سے تھوڑی سی آگ بھی ہٹا سکتے ہو + متکبرین کہیں گے " اب تو ہم سب اسی میں ہیں۔ اللہ اپنے بندوں کے بارے میں حکم دے چکا ہے " پھر وہ سب دوزخی محافظانِ جہنم سے کہیں گے " اپنے رب سے کیسے ہیں تو وہ ہم پر عذاب میں کمی کر دیا کرے " + وہ جواب دین گے " کیا تمہارے رسول تمہارے پاس نشانِ یان نہیں لائے تھے + وہ کہیں گے " ہاں لائے تو تھے " + محافظ کہیں گے " تمہیں اللہ کو بکار دے " لیکن اُس دن کا فرعون کا پکارنا محض راگمان ہوگا +

دوزخ

۵۲ ع ہم اپنے رسولوں اور ایمان لائے والوں کی مدد دنیاوی زندگی میں بھی کرتے ہیں۔

توریت
نصیرت

اور اُس دن بھی مدد کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ اُس دن ظالموں کو اپنی معذرت سے کچھ نفع نہ پہونچے گا۔ ظالموں پر لعنت ہو اور اُن کو بُرا گھر رہنے کے لئے گا۔ ہم نے موسیٰ کو ہدایت نامہ (توریت) دیا اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا جس میں عاقلوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہو۔ اے محمد! صبر کرا اللہ کا وعدہ بیشک سچا ہو۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ اور شام و صبح اپنے رب کی حمد میں تسبیح کر۔ اللہ کی آیتوں میں جو لوگ بغیر اس کے کہ اُن کے پاس کوئی دلیل ہو پھٹکتے ہیں اُن کے دلوں میں نگہ ہو۔ وہ اپنی مراد کو پہونچنے والے نہیں ہیں۔ اے محمد! تو ان لوگوں کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگ۔ وہ سب کی مُنتہا اور سب کچھ دیکھتا ہو۔ آسمانوں اور زمین کا بنانا آدمی کے دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہو۔ لیکن اکثر آدمی اسے نہیں سمجھتے۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو۔ اسی طرح مومنین نیکو کار اور بدکار برابر نہیں ہیں۔ لوگو! تم بہت کم سوچتے ہو۔ قیامت ضرور آئے گی اس میں شک نہیں ہو۔ لیکن اکثر آدمی اسکا یقین نہیں کرتے۔ لوگو! تمھارا رب فرماتا ہو: ”تم مجھے پکارو میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ ہماری بندگی سے سرتابی کرنے والے عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ میں جائیں گے۔“

سبح لوگو! اللہ وہ جو جس نے تمھارے لیے آرام کرنے کو رات اور رونی دیکھانے کو دن پیدا کیا۔ اللہ لوگوں پر اپنا فضل رکھتا ہو۔ لیکن اکثر لوگ اُس کا شکر نہیں کرتے۔ یہی اللہ تمھارا رب ہر شے کو پیدا کرنے والا ہو۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہو۔ پھر تم کدھر سے جاتے ہو؟ اسی طرح اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے والے پکے رہتے ہیں۔ اللہ ہی نے تمھارے لیے زمین کو جملے قرار اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور اُس نے تمھاری صورتیں بنائیں۔ اور اچھی صورتیں تمھاری بنائیں۔ اور عمدہ عمدہ چیزیں تمھیں کھانے کو دیں۔ یہی اللہ تمھارا رب ہو۔ اگر تم بابرکت ہو۔ اللہ جو تمام عالموں کا بانی والا ہو۔ وہی زندہ ہو۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہو۔ اُسی کے لیے تم لوگ دینِ خالص سمجھ کر اُسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہو۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہدے: ”جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے دلیلین آئیں تو اللہ کے سوا تم جن کی پرستش کرتے ہو مجھے اُن کی بندگی کرنے سے مانعت کی گئی ہو اور مجھے حکم دیا گیا ہو کہ پروردگارِ عالمین کا فرمانبردار رہوں۔ اُسی نے تمھیں مٹی سے بھر لطف سے بھر خون بستہ سے بنایا۔ پھر تمھیں پھر شکم مادر سے نکالا پھر تمھیں زندہ رکھا۔ تاکہ تم

قدرتِ مافی

تجوید پران

ہو جان ہو بھر بڑھے ہو جاؤ۔ اور کوئی تم میں اس کے پہلے ہی مر جاتا ہو + زائد دون تک تم لوگ اس لیے زندہ رکھے جلتے ہو کہ وقت مقررہ موت تک تم ہو بخیر اور شاید قدرت الہی کو سمجھو وہی چلاتا اور مارتا ہو۔ جب وہ کوئی امر کرنا چاہتا ہو تو صرف ہو، کتنا ہو اور وہ ہو جاتا ہو +

نصیح

ح لے محمد! تو دیکھتا نہیں کہ اللہ کی نشانیوں میں جھگڑنے والے کدھر پہنچے جا رہے ہیں + یہ کتاب الہی کو جھٹلاتے ہیں اور ان باتوں کو بھی جھٹلاتے ہیں جن کے لیے ہم نے اپنے پیغمبر بھیجے تھے یہ لوگ اس وقت جان لیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیر میں پڑیں گی اور آب گرم میں گھسیٹے جائیں گے اور پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کیا ان میں وہ شخصیں تم اللہ کے ساتھ شریک کرتے تھے؟ یہ کہیں گے وہ ہم سے کہو گے۔ بلکہ ہم پہلے اللہ کے سوا کسی کی پرستش کرتے ہی نہ تھے + اسی طرح اللہ کا فروں کو بدحواس کر دے گا + اُس سے کہا جائے گا۔ یہ سزا ہو اُس کی کہ تم رو سے زمین پر ناحق خوشیاں کرتے تھے اور اتراتے تھے اب جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو + متکبروں کا بُرا ٹھکانا ہو + اے محمد! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بیشک برحق ہو + عذاب کے وعدے جو ہم کفار سے کرتے ہیں ان میں سے بعض ہم تجھے دکھا دیں یا دکھانے کے قبل ہم تجھے دنیا سے اٹھالیں۔ بہر حال یہ لوگ تو ہماری طرف لائے جائیں گے + اے محمد! ہم نے تیرے پہلے بہت سے رسول بھیجے تھے۔ بعض کا حال ہم نے دیکھا۔

رسول

نامعلوم

سنایا اور بعض کا نہیں سنایا + کوئی رسول ہے اذن اللہ کے کوئی نشانی (معجزہ) نہیں لاسکتا تھا جب اللہ کا حکم (قیامت) آئے گا تو حق پر فیصلہ کیا جائے گا اور اس وقت جھوٹے خدائے پرچہ میں گم

چارپائے

ح لوگو! اللہ نے تمہارے لیے چار بارے بنائے کہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو + ان چار باتوں میں تمہارے لیے اور بھی فائدے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے تم اپنی دلی حاجتوں کو حاصل کرتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر تم لے ہو سے پھرتے ہو + اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہو۔ اللہ کی کن کن نشانیوں سے تم انکار کرو گے؟ کیا ان لوگوں نے زمین کی سیر نہیں کی اور نظر نہیں کی کہ ان سے پہلے جو لوگ گد سے ہیں ان کا کیا انجام ہوا

ام سابقہ

وہ ان سے تعداد میں زیادہ تھے اور قوت اور ان آسمان میں جو وہ زمین پر چھوڑ گئے ان سے برآمد کرتے۔ لیکن ان کی کمائی ان کے کام نہ آئی + جب ان کے رسول کھلی ہوئی دلیلین سے کر

ظہر بن بھی ترجمہ ہو سکتا ہو بعد جب حکم خدا (عذاب) آجودہ ہوا تو امتوں اور پیغمبروں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا اور جو لوگ بربر غلط تھے وہ خدا سے میں سب ہو

اُن کے پاس آئے تو جو علم اُن کے پاس تھا اُس پر وہ نازان رہے اور انہیں اُس عذاب سے گھبرایا جس سے وہ سحر کرتے تھے جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو وہ کہنے لگے : "البتہ" واعد پر ہم ایمان لائے اور اپنے شرک سے انکار کرتے ہیں" مگر ہمارا عذاب دیکھ کر اُن کا ایمان لانا اُن کے کام نہ آیا یہی اللہ کا دستور ہے جو اُس کے بندوں میں جاری ہے۔ اور نزول عذاب کے وقت وہی خسارے میں رہے جو منکر تھے :

سورہ سجدہ

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح ت م : مہمان اور رحیم والے اللہ نے یہ قرآن اُناراجیہ : یہ ایک کتاب ہے جسکی آیتیں تفصیل دار بیان کی گئی ہیں۔ عربی زبان میں یہ قرآن مجید دار لوگوں کے لیے ہے اور یہ نشارت اور ڈر کا سامنے والا ہے۔ اللہ نے ان میں سے کچھ پھر بیان فرمایا ہے اور اسے سفید اور سیاہ کیا ہے۔ یہ لوگ جو سے کہتے ہیں : پس طرف تو ہمیں بلانا جو اُس طرف سے ہمارے دل پر وہ ہیں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرائی ہو اور ہم میں اور تجھ میں حجاب حاصل ہے۔ تو اپنا کام کر اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں : تو کہہ : میں بھی مثل تمہارے ایک آدمی ہوں : میرے پاس وحی آئی ہے کہ معبود واحد کے سوا کوئی دوسرا معبود تھا را نہیں ہے۔ اُس کی طرف تم متوجہ ہو اور اُس کی بخشش مانگو : مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت سے انکار کرتے ہیں فراہمی ہے : مومنین نیکو کار کے لیے دائمی ثواب ہے :

س ج ع : اے محمد ! تو ان لوگوں سے پوچھ : کیا تم اُس اللہ سے انکار کرتے ہو جس نے دودن میں زمین پیدا کی اور دوسروں کو اُس کا ہمسرہ بناتے ہو ؟ وہ پروردگار عالمین ہے : اُس نے زمین میں اوپر سے پہاڑ قائم کیے۔ اُس میں برکت دی۔ اور اُس میں روزی کا اندازہ

۱۱ : اہل زنتوں کی سزا اور سجدہ انکار ہے : ۱۲ : مومنوں کا ترجمہ دائمی باغی قطع کیا گیا ہے اور جنت میں اسکا ترجمہ ہو سکتا ہے اور اسوقت جہنم ہوگا : مومنین نیکو کار کے لیے ثواب ہے جنت ہے :

کر دیا اور یہ سب کچھ بار دن میں کیا یہ سب مانگنے والوں کے لئے برابر ہو۔ پھر اُس نے آسمان کی طرف توجہ کی جو اُس وقت دُھوئیں کی شکل میں تھا اور آسمان دارین سے اُس نے کہا ”خوشی یا ناخوشی سے مطیع ہو کر آؤ“ وہ دونوں بولے ”ہم خوشی سے حاضر ہیں“ پھر اللہ نے اُن دُھوئوں کے طبقات کے سات آسمان دُودن میں کر دیے اور ہر ایک آسمان میں اُس کا کام کارکنانِ قضا و قدر کو بتا دیا۔ ہم نے آسمان دنیا کو تاروں سے آراستہ کیا اور محفوظ کیا۔ زبردست اور دانا اللہ کے ہاتھ سے ہوئے یہ اندازے ہیں۔ اے محمد! یہ کفار مکہ انحراف کریں تو ان سے کہہ دو ”عاذ اور خود کے سے عذاب صاعقہ (کڑاگ) سے میں تمہیں ڈراتا ہوں“ جب اُن کے آگے اور پیچھے بہت سے رسول آئے اور انہیں سمجھانے لگے کہ ”اللہ کے سوا تم کسی کو نہ پوجو“ تو وہ کہنے لگے ”ہمارا رب چاہتا تو فرشتے بھیجتا تم جو پیغام لائے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے“ قوم عاد نے زمین میں ناحق مکہ کیا اور کہا ”ہم سے قوت میں بڑھ کر ادا کو نہ ہو“ کیا انہوں نے خیال نہ کیا کہ جس اللہ نے انہیں پیدا کیا وہ اُن سے قوت میں بڑھ کر ہو۔ وہ ہماری نشانیوں سے انکار کرتے رہے پھر اُن کی خواست کے دونوں میں ہم نے اُن پر تیرہواں بھیجی کہ اس ذریعہ سے ہم رسوا کرنے والے عذاب کا مزہ انہیں دنیاوی زندگی میں بچھا دیں۔ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ تر رسوا کرنے والا ہوگا۔ اور اس وقت انہیں کچھ مدد نہ پہنچے گی۔ خود کو ہم نے راہِ راست دکھائی تو انہوں نے جہالت کو ہدایت پر ترجیح دی۔ پھر اُن کی پید کردہ داریوں کے سبب سے ذلیل کرنے والے عذاب کی کڑک نے انہیں مار ڈالا اور مومنوں اور متقیوں کو ہم نے بچا لیا۔

سبع دور رخ کی طرف جس دن اللہ کے دشمن ہانکے جائیں گے اُس دن وہ لوگ ٹکڑہ ٹکڑہ ہو جائیں گے۔ جانیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے پاس آئیں گے تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے جڑے اُن کے غلات اُن کے اعمال کی گواہیاں دیں گے۔ وہ اپنے جھڑوں سے بوجھیں گے۔ ”تم نے ہمارے برخلاف کیوں گواہی دی؟“ وہ کہیں گے۔ ”جس اللہ نے ہر شے کو گواہ کیا اُس نے ہمیں بھی گواہ کیا۔ اُس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اسی کی طرف تم پھر واپس لائے جاتے ہو۔ تم وقت از کتاب گناہ پر وہ داری کرتے تھے تو اس خیال سے نہیں

مطالعہ۔ اور زمین مفرد عام اوستہ مانگنے والوں سے ڈاؤن مطلب ہو کہ دنیا سب کے لیے ہو لیکن جو خواہش اور کوشش میں چڑی کر لکھو اُسے بانٹو یا یہ کہ ہر ایک کی صورت سوال ہو اور موقع موقع سے ہر ایک اپنی مزیرویات کو حاصل کرتا ہو۔ ۵۵
ہیں بھی تیرہ کر لیا ہو۔ تو وہ جمع ہونے کے انتظار میں روکے جائیں گے۔“

مورکین
نفاذ قدر

قوم عاد

قوم ثمود

گواہی اعضا

کہ تمھارے کان اور آنکھیں اور چہرے تم پر گواہی دیں گے بلکہ تمھارا گمان تو یہ تھا کہ اللہ تمھارے
 بہت سے اعمال کو نہ جانے گا + تم نے جو اپنے رب کی طرف سے یہ بدگمانی کی تھی اسی نے تو کو
 ہلاک کیا اور تمھارے میں آگے سے پھر اگر وہ صبر کر کے خوش رہیں گے تو بھی آگ ان کا ٹھکانا
 ہو گا اور اگر وہ معافی چاہیں گے جب بھی انھیں معافی نہ دی جائے گی + ہم نے ان کفار
 کے ساتھ ہنشین مقرر کیے ہیں جو ان کے اگے اور پچھلے حالات انھیں اچھا ہی اچھا دکھاتے
 ہیں اور ان کے پہلے بھی جنوں اور آدمیوں کی نافرمان امتیں گذری ہیں ان کے شمول
 میں وعدہ عذاب ان کے حق میں بھی پورا ہو کر رہے گا۔ یہ لوگ بینک نقصان پہنے والے ہیں
 ہم یہ کفار لوگوں سے کہتے ہیں تم یہ قرآن نہ سنا کرو اور جب وہ پڑھا جائے تو تم غل جھاؤ
 کرو۔ فریاد تم اس تدبیر سے غالب رہو گے + ہم کفار کو ضرور عذاب شدید کا مزہ چکھا ہیں گے
 اور انھیں ان کے بُرے اعمال کی سزا دیں گے + اللہ کے دشمنوں کا بدلہ ہی دوزخ ہے۔
 یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے + جاری آیتوں سے انکار کرنے کا یہی بدلہ ہے کہ کفار قیامت میں
 کہیں گے اسے ہمارے رب احسن اور آدمیوں کو جنھوں نے انھیں ہلکا یا تھاہین دکھا
 کہ ہم انھیں اپنے پاؤں کے تلے روندیں تاکہ وہ بہت ہی ذلیل ہوں + جو لوگ اللہ کو اپنا
 رب کہتے ہیں اور اس خیال پر ثابت قدم ہیں ان پر وقت موت فرشتے اتریں گے اور کہیں گے
 درخون اور رنج نہ کرو۔ اور جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا + دنیاوی
 زندگی میں بھی ہم تمھارے مددگار تھے اور آخرت میں بھی مددگار ہوں گے۔ وہاں تم کو
 وہ غم جو تمھارا دل چاہے گا موجود ہے۔ اور وہاں جو تم مانگو گے پاؤ گے + بخشنے والے
 مہربان کی طرف سے یہ تمھاری ضیافت ہوگی +

سفا رکہ

میں نہیں

وہ جس سے ہر کس کی بات ہو جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلائے۔ نیک کام کرے اور کہے کہ
 میں اللہ کا بندہ فرمان بردار ہوں + اے محمد! بھلائی اور بُرائی برابر نہیں ہو سکتی پیرائی
 کو بھلائی سے بدل ڈال تو اس وقت تیرا دشمن بھی ایک دم سے تیرا دل سوز دہشت ہو جائیگا
 عقل صبر کرنے والوں ہی کو عطا کی جاتی ہے اور جو بڑے خوش نصیب ہیں وہی اسے پاتے ہیں +
 اگر تجھے کوئی شیطانی چھیڑ چھاڑ پہونچے تو اللہ سے پناہ مانگ وہ سُنا جائیگا + رات۔ دن۔
 سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں + لوگو! نہ تم سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ

پوشن
دارا

لہ افغان دینے والوں کی شان میں یہ آیت اتاری ہے + ہا وہستان تلمط بادشمنان ملاء کی تعلیم ہے

کو وہ دلائل اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہو۔ اگر تم اللہ کی نامس بندگی کرنا چاہو، اور محمدؐ اگر یہ لوگ سرکشی کریں گے تو اللہ کے پاس عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں ہو۔ تیرے رب کے پاس جتنے فرشتے ہیں وہ سب رات دن اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور پھلتے نہیں + اے محمدؐ! یہ بھی اُس کی نشانی ہے کہ تو زمین کو پڑ مردہ دیکھا ہو اور جب ہم اُس پر مینور سلاتے ہیں تو اُسے جلیش ہوتی ہو اور وہ ابھر جاتی ہو + جس اللہ نے یہ زمین زندہ کی ہو وہ قیامت میں مُردے کو بھی جلائے گا۔ ہر شیء اُسے قدرت ہو + جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں رہ سکتے + قیامت کے دن جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ اچھا یا وہ اچھا جو قیامت کے دن بیخود آئے ہو + گو! جو چاہو کرو۔ بیشک اللہ تمہارے اعمال دیکھتا ہو + جن لوگوں نے نصیحت (قرآن) پا کر اُس سے کفر کیا وہ ناری ہیں + یہ قرآن بڑے پایہ کی کتاب ہو۔ باطل نہ اس کے آگے سے اس کے پاس آتا اور نہ اس کے پیچھے سے آتا + حکیم محمود کی بھیجی ہوئی یہ کتاب ہے + اے محمدؐ! تجھ سے وہی کہا جاتا ہو جو تجھ سے پہلے اور نبیوں سے کہا گیا تھا + تیرا رب بیشک جنت والہ اور دردناک عذاب بھی کرنے والا ہو + اگر ہم قرآن کو غیر عربی زبان میں آتاتے تو یہ کئی رکھتے۔ اس کی آیتیں کیوں نہ مفصل ہماری ہی زبان میں بیان کی گئیں + زبان قرآن عجیبی ہو اور ہماری زبان عربی ہو + اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ دو: مومنوں کے لیے یہ قرآن رہنما ہو اور شفا دہاؤ اور جو ایمان نہیں رکھتے ان کے کانوں کے حق میں گرانی ہو۔ اور ان کی آنکھوں کے حق میں نابینائی ہو۔ گویا دور سے انھیں کوئی بکارتا ہو اور یہ کچھ نہیں سمجھتے +

پس ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو اُس میں بھی اختلاف کیا گیا تھا + اے محمدؐ! اگر تیرے رب کی طرف سے قیامت میں فیصلہ کرنے کا حکم پہلے صادر نہ ہوتا۔ تو ان کے اختلاف باہمی کا فیصلہ کہیں کا کر دیا گیا ہوتا + اس قرآن میں بھی ان لوگوں کو بیشک شبہ ہو جو انھیں شک میں ڈالتا ہو + اے محمدؐ! جس نے کوئی نیکی کی تو اپنے لیے کی اور بُرائی کی تو اپنے لیے کی + ہر ارب بندوں پر ظلم نہیں کرتا +

(پچیسواں پارہ)

اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ بے علم دارادہ اللہ کے دشمنوں میں پہل آتے اور نہ کوئی مادہ عمل قبول کرتی اور نہ بوجھ بنتی ہو + جس دن اللہ کفار سے بکار کر بوجھے گا کہ میرے شر کا

قیامت
نہیں

کمان میں۔ تو وہ کہیں گے یہ ہم نے تو عرض کر دیا کہ ہم میں سے کوئی واقف نہیں ہو گا۔ پہلے دنیا میں جنہیں وہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کو کہیں جائے گرنہ نہیں ہو گا آدمی طلبِ غیر سے بھی نہیں ٹھکتا اور اسے اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہو تو وہ نہایت مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے اور اگر بعد سختی پہنچانے کے اسے ہم اپنی رحمت کا مزہ کھلاتے ہیں تو وہ کہتا ہے یہ میں تو اسکا مستحق تھا۔ مجھے یہ کمان نہیں ہو کہ قیامت برپا ہوگی۔ اور اگر مجھے اپنے رب کی طرف جانا بھی ہوا تو اس کے یہاں بھی ایسے لیے اچھا ہی اچھا ہو گا۔ جب قیامت آئے گی اسوقت ہم ان کافروں کو تباہ دین گے کہ انھوں نے کیسے اعمال کیے تھے اور عذابِ سخت کا مزہ انھیں چکھائیں گے۔ ہم جب انسان پر اپنا فضل کرتے ہیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دے بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہوا اور تم اس سے کفر کرتے ہو تو اس مخالفتِ بعید میں رہنے والے سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو گا؟ عقوقِ ہم ان لوگوں کو اپنی نشانیاں اطرافِ عالم میں اور خود ان کی ذات میں دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ انھیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ قرآن حق ہے۔ اے محمد! کیا یہ تیرے لیے کافی نہیں ہے کہ تیرا رب ہر شے پر خود گواہ ہے۔ جان لو کہ نیکو اپنے رب کی ملاقات کو مشتبه جانتے ہیں۔ جان لو کہ اللہ کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔

سورہ شوریٰ

مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمْدُ عَشْرًا اے محمد! اللہ زبردست حکمت والا تجھ پر اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر گئے ہیں ان پر اسی طرح وحی نازل کرتا رہا جو جس طرح یہ سورۃ اُس نے تجھ پر انکاری ہے وہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔ وہ بڑا عالی شان ہے۔ کچھ بعید نہیں ہے کہ آسمان ملے بہت کے اپنے اوپر کی طرف سے بھٹ جائیں۔ فرشتے اپنے رب کی حمدیں تسبیح کرتے ہیں اور زمین و آسمان

۱۔ اس سورہ میں شوریٰ کرنا شمارِ مؤمنین بتایا گیا ہے۔

کے لیے بخشش مانگتے ہیں + اگلا ہر ہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہو + جنھوں نے اللہ کے سوا دوسرے کو اپنا کارساز بنایا ہو اللہ ان کا نگران ہو + اے محمد! تو ان پر داروغہ نہیں ہوگا جس طرح ہم نے اور کئی مین اتاری تھیں اُسی طرح ہم نے تجھ پر قرآن عربی اتارا ہے کہ تو مکہ اور اُس کے گرد و نواح کے باشندوں کو ڈرائے اور قیامت کے دن سے جس میں شبہ نہیں ہو خوف دلانے + اُس دن ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا + اللہ چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اُسی کو اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے + نافرمانوں کا اُس دن کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا + کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں؟ - اللہ ہی کارساز ہو۔ وہی مُردوں کو زندہ کرے گا۔ اور وہی ہر شے پر قادر ہے +

۷۷ **لوگو! تم لوگ جس امر میں اختلاف کرتے ہو اُسکا فیصلہ اللہ کرے گا + وہی اللہ میرا رب ہو اور اسی پر مین بھروسہ کرتا ہوں اور اُسی کی طرف مین رجوع کرتا ہوں + اُس نے تمام آسمان اور زمین پیدا کیے + اُس نے تمھاری جنس سے تم لوگوں کے جوڑے بنائے اور چار پائیوں کے بھی جوڑے بنائے۔ اس طرح وہ تم کو روس زمین پر پھیلاتا رہتا ہے + کوئی اُس کا مثل نہیں ہو۔ وہ سنتا اور دیکھتا ہے + آسمانوں اور زمین کی کھجیان اُس کے پاس ہیں + وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔ وہ ہر شے کو جانتا ہے + لوگو! اٹھ اُٹھو** **یہ اُس نے وہی دین مشروع کیا جیسے چلنے کا اُس نے لوح کو حکم دیا تھا۔ اور جسکی نسبت اُس نے اے محمد! تجھ پر بھی وحی بھیجی ہو اور جسے اُس نے ابراہیم۔ موسیٰ اور عیسیٰ کو بتایا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا + اے محمد! بشر کون پر یہ گران گذرتا ہے کہ تو انھیں اس دین کی طرف بلاتا ہے + اللہ جسے چاہتا ہے مقبول کر لیتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے اُسے وہ اپنا راستہ دکھاتا ہے + اہل کتاب علم آنے کے بعد ابھی عند کی وجہ سے جدا جدا فرقت ہو گئے + اے محمد! تیرے رب کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کا وعدہ پہلے سے ہوا ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا گیا ہوتا + اور جو لوگ اُن کے بعد کتاب الہی کے وارث ہوئے وہ ایسے شک مین ہیں جو انھیں تردد مین ڈالے ہوئے ہے + اے محمد! تو لوگوں کو اسی دین کی طرف بلا اور خود بھی جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہو اس پر قائم رہ + ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور ان سے کہہ جو کتاب مین اللہ نے اتاری ہیں میرا اُن پر ایمان ہو اور مجھے**

حکم ملا جو کہ عین تم میں عدل کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہو گا ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں۔ ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں ہو گا اللہ ہم سب کو پروزی قیامت جمع کرے گا اور اُسی کی طرف بازگشت ہوگی جو لوگ اللہ کے بارے میں بعد اس کے کہ لوگ اللہ کو مان چکے۔ جھگڑتے ہیں اُن کی حجت اُن کے رب کے نزدیک باطل ہوگی اُن پر اللہ کا غضب اور عذاب سخت ہو گا۔ اللہ ہی نے کتابیں برحق امتدادین اور شریعت قائم کی۔ اے محمد! تجھے کیا معلوم ہو۔ شاید قیامت قریب ہی ہو، قیامت پر یقین نہ کرنے والے قیامت کے لیے جلدی مچا رہے ہیں اور یومین اُس سے دُرتے ہیں اور اُسے برحق جانتے ہیں۔ آگاہ ہو کہ قیامت کے بارے میں جو لوگ جھگڑتے ہیں وہ بُری گمراہی میں ہیں۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہو، جسے چاہتا ہو روزی دیتا ہو۔ وہ زبردست اور غالب ہو گا۔

قیامت

نہیں

سبح جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہو ہم اُس کی کھیتی بُرھاتے ہیں۔ اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہو اُسے دنیا عطا کرتے ہیں۔ اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ کیا این لوگوں کے شرکار نے ان کے لیے دین میں ایسی شریعت قائم کی ہے جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا۔ اگر قیامت کا قطعی وعدہ نہوا ہوتا تو ابھی ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ ظالموں کے لیے بیشک آخرت میں عذاب دردناک ہو گا۔ اے محمد! اُس روز تو دیکھے گا کہ ظالم اپنے اعمال کے وبال سے ڈر رہے ہیں اور وہ اُن پر واقع ہو کر رہے گا۔ مومنین نیکو کار جنتوں کے باغوں میں رہیں گے اور جو کچھ وہ چاہیں گے اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس موجود ہو گا۔ یہ برفاضل اللہ کا ہے۔ اسی کی بشارت اللہ اپنے مومن نیکو کار بندوں کو دیتا ہے۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ۔ میں اس تبلیغ رسالت پر قربات داروں کی محبت کے سوا کوئی اور اُجرت تو تم سے نہیں مانگتا۔ جو کوئی نیکی کرے گا ہم اُس میں خوبی اور زیادہ کروں گے۔ اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے۔ اے محمد! کیا لوگ میری نسبت کہتے ہیں کہ میں نے قرآن کے بارے میں اللہ پر افترا بانڈھا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو میرے دل پر ٹھہر کر دیتا۔ لیکن اللہ تو اپنے کلام سے جھوٹ کو مٹاتا اور حق کو ثابت کرتا ہے۔ بیشک اللہ دون کی بات جانتا ہے۔ وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ خطائیں معاف کرتا ہے۔ اور تمہارے افعال کو

۱۵۰ یہ آیت اُن اہل کتاب کی شان میں ہے جو اہل عرب کو ان کے مسلمان ہونے کے بعد دین محمدی سے بہکاتے تھے۔ ۱۵۱ نیز ان کا ترجمہ اردو زبان مجاز شریعہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۵۲ شرک سے مراد وہ جو دون باطن میں مجبورین انکار اللہ کا شرک ظہور کرتے تھے۔

جانتا ہے۔ اور مومنین نیکو کاری دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنا فضل اُن پر بڑھاتا ہے اور کافروں کے لیے عذاب سخت ہے اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ ملک میں ضرور بناوت کرتے۔ لیکن اللہ بتنا چاہتا ہے اتنا ہی رزق آتا ہے + وہ اپنے بندوں سے خیر دار اور اُن کا نگران ہے لوگوں کے نا اُمید ہو جانے کے بعد وہی پیٹھ پر سنا ہے رزق اور اپنی رحمت بھیلاتا ہے۔ وہی کار ساز اور بخود ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور ان میں جتنے جانور اُس نے پھیلار کھے ہیں اُن کا پیدا کرنا اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے + اور (بروز قیامت) جب وہ چاہے گا تو ان کے جمع کر لینے پر وہ قادر ہے +

سبح لوگو! جو مصیبت نصیب ہو جاتی ہے وہ تمھارے ہی افعال کی سزا ہے۔ اور بہت سی خطائیں تمھاری اللہ سماعت بھی کر دیتا ہے + تم ملک میں کمین بھاگ کر اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا تمھارا کار ساز اور دغا رہے + اللہ کی قدرت کی نشانی یہ بھی ہے کہ دبا میں مثل پہاڑوں کے جہاز دکھائی دیتے ہیں + اللہ چاہے تو ہوا روکنے سے اور جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں + تمام صبر اور شکر کرنے والوں کے لیے اس میں قدرت الہی کی نشانیاں ہیں + یا وہ چاہے تو اہل جہازی بدر داریوں کی وجہ سے جہاز کو برباد کر دے اور بہتروں کے قصور سے درگزرے۔ اور بوقت تباہی جہاز ہماری آیتوں میں جھلک کر آنے والے جان لین کہ اُن کو کمین مفر نہیں ہے + لوگو! جو کچھ نصیب دیا گیا ہے وہ حیات دنیا کا خیر روزہ نفع ہے اور اللہ کے نزدیک جو اجر ہے وہ اس سے کمین بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے مگر یہ انھیں لوگوں کے لیے ہے جو سو مں ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتی ہیں۔ کیا برگناہ اور بیجا یوں سے بچتے ہیں اور غصہ آجاتا ہے تو معاف کرتے ہیں۔ اپنے رب کا حکم قبول کرتے ہیں۔ ناز پر مٹتے ہیں آپس میں مشورہ کر کے کام کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انھیں روزی دی ہے اُسے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب اُن پر بوجھ زیادتی کی جاتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں + بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی ہے۔ لیکن جس نے معاف کیا اور صلہ کر لی تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ بیشک اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا + مظلوم ہو کر جس نے بدلہ لے لیا اُس پر کوئی الزام نہیں ہے + الزام اُن پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق سرکشی کرتے ہیں + ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے + اگر کوئی غمیز کر جائے اور دوسروں کی خطا بخندے تو یہ ہمت کے کام ہیں +

قیامت

ع جیسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کوئی اس کا مددگار نہیں ہو سکتا +
 اے محمد! تو بروز قیامت دیکھے گا کہ یہ ظالم جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے یہ کیا دینا ہیں
 پھر جانے کی کوئی راہ ہو؟ تو انھیں دیکھے گا کہ یہ عذاب پر پیش کیے جاتے ہیں تو ذلت سے
 جھکے ہوئے ہیں اور کنکھیں ان سے دیکھ رہے ہیں + اُس وقت ایمان والے کہیں گے یہ بے نصیب
 وہ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اپنا برا نمونہ دکھا کر بروز قیامت تباہ کیا + آگاہ
 ہو کہ ظالم عذاب دائمی میں رہیں گے + کوئی حمایت اُن کا اللہ کے سوا انھوں کا اُن کی مدد کرے +
 اللہ جسے گمراہی میں چھوڑ دے اُس کے لیے نجات کی کوئی راہ نہیں ہو + لوگو! اُس دن کے آنے
 سے پہلے جو اللہ کی طرف سے مل نہیں سکتا اپنے رب کا کہا مانو۔ اُس دن نہ تمھارا سے لیے کوئی
 تباہ کی جگہ ہوگی نہ تم سے انکار ہی کرتے ہیں پڑے گا + اے محمد! اگر لوگ روگردانی کرتے ہیں تو کیا
 ہم نے تجھے اُن کا حال نظر نہ بنا کر نہیں سمجھا ہو۔ تجھے صرف پیغام پہنچا دینا ہو + ہم جب انسان کو اپنی
 رحمت کی لذت چکھاتے ہیں تو وہ اُس سے خوش ہو جاتا ہو۔ اور جب انھیں کوئی مصیبت لگے
 اعمال کے سبب سے پہنچتی ہو تو وہ شکایت کرنے لگتا ہو۔ انسان بڑا ہی ناشکر لڑا ہے + آسمانوں
 اور زمین کی پادشاہت اللہ کے لیے ہو + جو چاہتا ہو وہ پیدا کرتا ہو + جسے چاہتا ہو وہ بھینا
 دیتا ہو اور جسے چاہتا ہو وہ بیٹے دیتا ہو۔ یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں قسم کی اولاد انھیں دیتا ہو
 اور جسے چاہتا ہو وہ بچھڑا کر دیتا ہو۔ وہ دانا اور قادر ہو + کسی بشر کا یہ رتبہ نہیں کہ اُس سے اللہ
 باتیں کرے پھر اس کے کہنے پر وہ وحی یا پردے کی آڑ سے باتیں کرے یا کوئی رسول بھیجے جو اُس کے
 حکم سے اُس کی مشیت کے مطابق باتیں کرے + وہ بیشک برتر اور حکمت والا ہو + اسی طرح
 اے محمد! ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے دین کی روح (قرآن) کی وحی بھیجی تھی اس کے قبل
 غیر نفعی کہ کتاب کیا ہو اور ایمان کیا ہو۔ لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنا دیا ہو کہ اس کے
 ذریعہ سے ہم اپنے جس بندے کو چاہتے ہیں راہ راست دکھاتے ہیں + اور بیشک تو لوگوں
 کو سیدھی راہ دکھاتا ہو۔ ایسے اللہ کی راہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں ہیں +
 آگاہ ہو کہ تمام کاموں کا سرچشمہ اللہ کی طرف ہو +

 انسان
 کا لگاؤ

۱۵ اس لیے کہ تمام اسباب اُس تک منتهی ہوتے ہیں یا اس لیے کہ بعد مرنے کے سب کو
 اُسی کے پاس جانا ہے +

سورہ زحرف

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصیحت

عظم قسم ہو اس کتاب (قرآن) واضح کی کہ ہم نے یہ قرآن نبران عربی بنایا جو تاکہ تم اہل عرب اسے سمجھو یہ قرآن اصل کتاب (روح محفوظ) میں ہمارے بیان ہے یہ برتر ہو اور حکمت سے بھرا ہوا ہو کیا ہم اس خیال سے کہ تم قوم فضول کا رہو قرآن کو تم سے کنارے بنالین گے حالانکہ اگلے لوگ بھی تمھاری ہی طرح کے تھے جن میں بہت سے پیغمبر ہم نے بھیجے تھے کوئی پیغمبر ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس سے انھوں نے سچا پین نہ کیا ہو پہننے انھیں نہ کہ وہ کفار مکہ سے بڑھ کر بد دوست تھے بلکہ ہلاک کیا اور ان لوگوں کے قتلے گڈ چلے گئے + اے محمد! اگر تو ان لوگوں سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کا خالق کون ہو تو یہ اُسی طالب اور دانا اللہ کی طرف پیدا کرنا منسوب کریں گے جس نے زمین کو تمھارے لیے فرش بنایا اور تمھارے لیے اُس میں راہیں بنائیں کہ تم راہ پاؤ اور پانی آسمان سے ایک اندازہ کے ساتھ اسارا پھر شہر مردہ کو اُس سے زندہ کیا + اسی طرح تم قبروں سے بروز قیامت پھر کھلے جاؤ گے + اُسی نے ہر قسم کی چیزیں بنائی ہیں تمھاری سواری کے لیے کشتیاں بنائیں اور جانور ایسے بنائے کہ تم ان کی پیٹھ پر ابھی طرح سے بیٹھو اور پھر اُس پر بیٹھ کر اپنے رب کی نصیحت یاد کرو اور لوگوں کو در پاک ہو وہ ذات جس نے اسے ہمارے بس میں کیا ورنہ ہم تو اسے اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے + بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پھر واپس جانا ہے + لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے فرشتوں کو اللہ کا تخت جگر (اولاد) قرار دے رکھا ہے وہ انسان بیشک صریح ناشکر گداہ ہے +

کافروں سے
سماں و جہاں

ع کا فر + اے اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں پسند کیں اور تمھارے لیے مردے پسند کیے + حالانکہ اگر ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی جس کی تمت وہ رحمان پر رکھتا ہے وہاں بارگاہِ کمال کے تو مسد اُس کا مارے غم کے تاریک ہو جائے گا + کیا اللہ لڑکی اختیار کرے گا جو زیور میں پلے اور جھگڑے میں اظہارِ عداوت کر سکے + یہ کفار فرشتوں کو جو رحمن (اللہ) کے

سہ اس میں دلائل تو حید اور دشمنی کا منفعلیان ہے +

محض چند روزہ زندگی کے فائدے ہیں۔ اور آخرت کے مزے اسے محکم ایتروں سے رب کے پاس
پرہیزگاروں کے لیے ہیں +

مع جو کوئی رحمن (اللہ) کے ذکر سے غفلت کرتا ہو اُس پر ہم ایک شیطان مسلط کر دیتے
ہیں وہی اُس کا ہمیشہ رہتا ہو + یہ شیاطین ان فاعلون کو راہِ راست سے روکتے ہیں
اور فاعلین سمجھتے ہیں کہ ہم راہِ راست پر ہیں + یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس قیامت
میں آئیں گے تو وہ اُن شیاطین سے کہیں گے کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں
بجرب اور بچشم کا فاصلہ رہتا۔ شیطان کیا ہی بُرا ہمیشہ جو + اسوقت گنہگاروں سے
کہا جائے گا۔ جب تم نے دنیا میں نافرمانیاں کیں تو آج تمہارا اور تمہارے ساتھی شیطان کا
ایک ساتھ تہلکے عذاب ہونا تمہیں کچھ نفع نہ دے گا۔ اے محمد! کیا تو بہرون کو سنا سکتا ہو
اور اندھوں کو اور اُن لوگوں کو جو صریح گمراہی میں ہیں راہِ راست دکھا سکتا ہو؟ خواہ تم
تجھے دنیا سے اٹھا لیں اور ان سے انتقام لیں یا جو تجھے وہ عذاب دکھائیں جس کا ہم نے
ان کے لیے وعدہ کیا ہو۔ ہر کوئی ان پر قدرت ہوگا۔ اے محمد! جو قرآن تیری طرف وحی کیا جاتا ہو
اُسے تو مستحکم کر۔ تو راہِ راست پر ہو + یہ قرآن تیرے اور تیری قوم کے لیے نصیحت ہو +
عقرب قیامت میں اس کی بابت تم سب سے باز پرس کی جائے گی + اے محمد! تجھ سے
پہلے جو پیغمبر اپنے ہم نے بھیجے تھے اُن سے پوچھ کہ ”رحمن (اللہ) کے سوا کوئی اور معبود ہے
جسے پرشش کے لیے ہم نے بنایا ہو؟“ +

حق موعی
اور عیون

مع ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف
بھیجا تو موسیٰ نے کہا ”میں پروردگارِ عالمین کا بھیجا ہوا ہوں“ اور جب اُس نے میری
نشانیان اُنھیں لا دکھائیں تو وہ ہنسے لگے۔ ہم نے انھیں ایک سے ایک برسرِ نشانیاں
دکھائیں۔ اور پھر ہم نے اُن پر عذاب نازل کیا کہ شاید وہ باز آئیں + ان لوگوں نے عذاب
دیکھ کر موسیٰ سے کہا ”اے جادوگر! اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کر کہ اُس نے قبول دعا کا
تجھ سے وعدہ کر رکھا ہو۔ ہم راہِ راست آجائیں گے“ جب ہم نے اُن سے عذاب ہٹایا تو وہ عند
توڑنے لگے + فرعون نے اپنی قوم سے کہا ”لوگو! کیا ملک مصر میرا نہیں ہو؟ یہ نہ تو میرے
محل کے بیچے بنتی ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟“ اس مردِ ذلیل سے میں بہترین ہوں
لے اپنی اُن کے معتقدات جو کہ بوجہ نہیں تھے ہوئے ہیں دکھاؤ

جو صاف بات بھی نہیں کر سکتا، اس پر آسمان سے سونے کے لنگن کیوں نہیں آتے؟
یا فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ کیوں نہیں آتے؟ غرض کہ فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا
اور وہ اُس کے کہنے میں آگئی وہ قوم نافرمان تھی ہی جب اُن لوگوں نے ہمیں غصہ دلایا
تو ہم نے اُن سے انتقام لیا اور سب کو پانی میں ڈبو دیا اور پھر انھیں ہم نے گھاٹا کر دیا
اور اُنے والی ضلوت کے لیے ضرب النمل بنا دیا

حضرت عیسیٰ

پس اے محمد! جب ابن مریم (عیسیٰ) کی مثال بیان کی گئی تو تیری قوم اُسے منکر کیا ایک
کھلمکھلا اٹھی اور کہنے لگی یہ ہمارے بت چھپے یا عیسیٰ؟ یا یہ تیرے لیے عیسیٰ کی مثال نہیں
بیان کرتے صرف جھگڑا کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ بھگڑا لوٹیں؟ عیسیٰ بھی ہمارا ایک بندہ تھا
ہم نے اُس پر احسان کیا اور بنی اسرائیل کے لیے اُسے اپنی قدرت کا نمونہ بنایا اگر ہم چاہتے
تو تھیں لوگوں میں سے فرشتے بناتے جو زمین میں خلیفہ بنتے۔ بیشک وہ (عیسیٰ) ایک دلیل
جو قیامت کی ہے اے محمد! تو لوگوں سے کہدے تم لوگ قیامت کے آنے میں شک نہ کرو
میری پیروی کرو یہی راہِ راست ہے شیطان تھیں اس سے نہ روکے۔ وہ تمہارا صریح
دشمن ہے عیسیٰ جب نشانیاں لیکر آیا تو کہنے لگا "میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں تاکہ
بعض امر جس میں تھیں اختلاف ہو میں تھیں سمجھا دوں" اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت
کرو وہ اللہ میرا اور تمہارا رب ہے اُس کی بندگی کرو یہی سیدھی راہ ہے پھر اُن میں
سے بہت سے لوگوں نے باہم اختلاف کیا جو لوگ سر تابی کرتے ہیں اُن کے حال پر رونا
قیامت کے دردناک عذاب کے اعتبار سے افسوس ہے کیا انھیں قیامت ہی کا انتظار ہے
کہ وہ ناگاہ ان پر آجائے اور انھیں خبر نہ ہو؟ پر میرا کارون کے سوا اور جتنے آپس میں
دوستی رکھنے والے ہوں گے اُس دن ایک دوسرے کا دشمن ہو جائے گا

اہل جنت

پس ہم پر میرا کارون سے کہیں گے "اے میرے بندو! میری آیتوں پر ایمان لانے
والو! اور فرمانبرداری کرنے والو! ان تم کو کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم کو آزدہ خاطر ہوگی
تم اور تمہاری بیبیاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہوں" سونے کی رکابیاں اور پیالے
اُن کے سامنے آئیں گے اور اُس میں وہی شہو ہوگی جسے اُن کے دل چاہتے ہوں گے اور

۱۔ حضرت موسیٰ کی زبان میں کھلتی تھی ۲۔ یعنی میرا ہے باپ کے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اسی طرح قیامت میں میرا
مردے زندہ ہونگے یا یہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ پھر دنیا میں آئیں گے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے

جو ان کی آنکھوں کو بھلی معلوم ہوگی + ان سے کہا جائے گا ”تم ہمیشہ بیان رہو گے + یہ وہی جنت ہے جس کے وارث تم اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے ہو + تمھارے لیے یہاں بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھا رہے ہو“ گنگار البتہ عذاب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے جو ان پر سے کم نہوگا۔ اور وہ اس میں مایوس رہیں گے + ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظالم تھے + دوزخی پکارین گے ”اے مالک جہنم! ایسی تدبیر کرو کہ تمھارا رب ہمیں موت دے“ + تو مالک جواب دے گا ”تھیں اسی حال میں رہنا ہی“ اے کفار مکہ! ہم نے تمھارے پاس دین حق بھیجا ہی لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق بات سے ناخوش ہوئے ہیں + کیا انکار نے کوئی بات تمھارے لیے یہ سمجھے رہیں کہ ہم نے بھی کچھ تمھارا رکھا ہی + کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے بھید اور دشواری کو نہیں سنتے + ہر ضرورت سننے ہیں اور سنتے ہی نہیں بلکہ ہمارے رسول (ملائکہ) ان کے پاس رہتے ہیں اور لکھ لیا کرتے ہیں + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ ”اگر جن (اللہ) کے کوئی لڑکا ہوتا تو میں سب کے بدلے اُس کی بندگی کرتا + آسمانوں اور زمین کا مالک جو عرش کا بھی مالک ہے تمھاری باتیں بنانے سے پاک ہے + اے محمد! تو ان لوگوں کو کہنے اور کھیلنے دے۔ یہاں تک کہ یوم موعود قیامت ان کے سامنے آئے + وہی آسمان میں بھی مبعوث ہو اور وہی زمین میں بھی مبعوث ہو۔ وہ حکیم دانا ہو + پاک ہے وہ ذات جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں پر ہو۔ اُسی کو قیامت کا علم ہو۔ اور اُسی کی عزت تم سب پر جو عروج کرے + جنھیں مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش نہیں کر سکتے۔ ان جنھوں نے حق پر گواہی دی اور اللہ کی وحدانیت اور اپنی عبودیت سے وہ واقفیت رکھتے ہیں وہ شفاعت کر سکتے ہیں + اے محمد! اگر تو ان کفار سے پوچھے کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے ”اللہ نے“ + پھر کہاں یہ کہنے جارہے ہیں + قسم ”یہی نہیں کہ“ ”یارب“ کہنے کی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے + اے محمد! ان کی طرف سے تمھے پھیرے اور کہہ ”سلاستی رہے“ ینکرین آگے چل کر قیامت میں جان لیں گے +

اہل دوزخ

کراہتین

شفاعت

اللہ یعنی اللہ صاحب اولاد نہیں ہے۔ اگر وہ صاحب اولاد ہوتا تو مجھے لوگ دیکھتے کہ میں اُنکی اولاد کی زندگی کراہوں + اللہ یوں بھی ترجمہ کیا گیا ہے ”ہاں جو لوگ صدق دل سے امر حق (دھڑتوجہ) کے قائل ہیں اُنکی شفاعت (سفارش) فرشتے کریں گے“ + اللہ یوں بھی ترجمہ ہوا ہے ”محمد کا قول ہے۔ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے“

سورہ دھان

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الح حم و قسم ہو اس کتاب (قرآن) واضح کی کہ ہم نے اسے شب مبارک میں اتارا ہے ہمیں
اس سے لوگوں کو ڈرانا ہو + اس مبارک رات میں تمام امر حکم تصفیہ پائے ہیں + حکم ہمارے
پاس سے صادر ہوتا ہو + ہمیں رسول بھیجتا تھا + اسے محمدؐ یہ رحمت تھی تیرے رب کی جو اس نے
اپنے بندوں پر کی + وہ مستجاب تھا + وہ آسمانوں اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کا
مالک ہو - اگر تم یقین کرو + اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - وہی جلاتا اور مارتا ہو + وہ بخارا
اور تمہارے لگے باپ دادا کا رب ہو + لیکن یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں + اگر محمدؐ
تو انتظار کر اس دن کا کہ آسمان ایک دھواں سا ظاہر ہو اور سب لوگوں کو ڈھانک لے + یہ
در ذمہ عذاب ہو + اسے دیکھ کر مشرکین بھی دعائیں کریں گے " اسے ہمارے رب! ہم سے
عذاب ہٹا دے ہم تجھ پر ایمان لائے ہیں + لیکن اس سے انھیں کیا نصیحت ہوگی + ان کے
پاس سمجھانے والا رسول آیا تو اس سے انھوں نے سٹھ پھیر لیا اور کہا یہ سکھایا ہوا دیوانہ ہو
لوگو! ہم یہ عذاب چند روز کے لیے ہٹا دیں گے مگر تم بھروہی کفر کرو گے + پورا بدلہ ہم اس دن
لیں گے جب ہم بڑی سخت گیری کریں گے - ہم انتقام بھی لیتے ہیں + ان کے پہلے ہم نے قوم
فرعون کو آزمایا تھا - ان کے پاس رسول بزرگ (موسیٰ) آیا تھا + اس نے فرعونین سے کہا
تھا " اللہ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو + میں تمہارے لیے امانت دار

شبِ نزل
قرآنموسیٰ و
فرعون

رسول ہوں + اللہ سے سرکشی نہ کرو + میں تمہارے پاس ایک دلیل ظاہر لایا ہوں + میں اپنے
اور تمہارے رب سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم مجھے منگسار کرو + تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے

۱۔ اس میں دھان کا ذکر ہے - دھان کے مٹی دھواں دود + ۲۔ بیٹھون نے اسے شبِ قدر خال کیلے
اور بیٹھون نے چندھوین شیمان تصور کیا ہے - دیکھو دیبا چہ دفعہ ۱۹ + ۳۔ بیٹھون کے نزدیک یہ پیشگوئی
حق قطعی جو ان حضرات کے زمانہ میں واقع ہو چکی تھی - سات برس تک بارش نہیں ہوئی اور دھوپ اور
گرمی ایسی پڑتی تھی کہ گریا دھواں نکلتا تھا + نیز دھوپ ہو تو دوبر کو دور سے دھواں نکلتا نظر آتا ہے + اور بیٹھون
کے نزدیک آہر قیامت کا یہ بیان ہے +

تو مجھ سے تعزین نہ کرو، پھر موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی: ”مجھے بچا یہ شریر لوگ ہیں“ +
 حکم ہوا: راتوں رات ہمارے بندوں (بنی اسرائیل) کو نکال لے جا۔ فرعونیوں کی طرف سے
 تم لوگوں کا تعاقب کیا جائے گا + دریا کو ٹھہرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جانا۔ یہ لوگ جو دیے جائیں گے +
 فرعونیوں نے کیسے کیسے باغ نہریں رکھیں، بڑے بڑے مکانات اور نعمتیں چھوڑیں جن میں
 وہ عیش کرتے تھے + ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں + پھر ہم نے اُن سب کا وارث دوسرے لوگوں
 کو بنایا + پھر فرعونیوں پر آسمان اور زمین کو بھی رقت نہ آئی + اور نہ اُن کو تو یہ یا انفعال
 کی مصلحت ملی +

سبح بنی اسرائیل کو اُس ذلت کے عذاب سے جو فرعون کی طرف سے اُن پر ہوتا تھا
 ہم نے نجات دی۔ فرعون سرکش اور فضول کا رتھا + ہم نے بنی اسرائیل کو جوہر اُن کے علم
 کے تمام عالم پر برگزیدہ کیا اور اُن کو نشانیاں عطا کیں جن میں اُن کے ایمان کی کھلی کھلی
 آزمائش تھی + یہ کفار کہ تو مسلمانوں سے کہتے ہیں: ایک ہی مرتبہ ہکو ہمیشہ کے لیے پہلا مرنا
 ہو ہم بھی اٹھائے نہ جائیں گے + تم اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو جلا کر ہمارے سامنے لاؤ +
 کیا یہ لوگ بڑھ کر بنیابین کی قوم۔ اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گذرے ہیں + جسے انھیں
 برتا دیا۔ وہ گنہگار تھے + ہم نے آسمانوں اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزوں کو بطور اصل
 کے پیدا نہیں کیا ہو + ہم نے انھیں مصلحت پیدا کیا ہو لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے + بیشک
 فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کے دوبارہ زندہ ہونے کا وقت مقرر ہو + اُس دن
 کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ لوگوں کو مدد پہنچے گی مگر جس پر اللہ
 رحم کرے وہ منصور ہو سکتا ہو + بیشک وہ غالب رحم والا ہو +

سبح بیشک زقوم کا درخت + ذرخ میں گنگا راون کی خوراک ہوگی۔ گویا وہ گھجلا ہوا تانا
 ہوگا + کہ گرم پانی کی طرح شکم میں اُلے گا + فرشتوں کو حکم دیا جائے گا: ”پکڑو اسے اور پھر
 ٹھیکٹ لکھاؤ اسے وسط جہنم میں اور پھر اس کے سر پر کھوٹا ہوا پانی ڈال کر سزا دو + اور
 ذرخ سے کہا جائے گا: یہ اس عذاب کے مزے چکھ + ہمارے بیان تو بڑی قدر اور منزلت
 والا ہو + یہی وہ ذرخ ہے جس میں تم لوگ ٹھیک کرتے تھے“ بیشک پرہیزگار امن والے

سبح پہلے ”یوہ اُن کے علم“ کے ”سمجھ کر“ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے + سن دسلولے
 (یہ وہ سن ہے)

توہم

قیامت

درخت زقوم

درخت جہنم

جنت

مقام باغون اور چشمون میں۔ سندس اور استبرق (دریشم کے مہین اور دہیز لباس) پہنے ہوئے رہیں گے اور ایک دوسرے کے آنے سنانے بیٹھے رہیں گے۔ ایسا ہی ہوگا۔ سیاہ چشم خورون سے ہم اُن کے نکاح کر دیں گے۔ اطمینان سے ہر قسم کے مہوے وہ اُس میں طلب کریں گے۔ موت جو پہلے انھیں دینا مین آئی تھی اُس کے سوا بھروہان وہ نئی موت نہ چکیں گے۔ اللہ خدا دوزخ سے انھیں محفوظ رکھے گا۔ اے محمد! یہ رب کا یہ فضل ہوگا۔ یہ بڑی کامیابی ہوگی۔ اے محمد! یہ قرآن تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ اہل عرب سمجھ کر نصیحت پذیر ہوں تو بھی پیغمبر کا انتظار کر کر یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

قرآن مجید

سورہ حائیرہ

(کی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحم و الحمد۔ یہ کتاب (قرآن) غالب است و اے اللہ کی طرف سے اُتری ہو۔ آسمانوں اور زمین میں مومنین کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ لوگو! تمہارے پیدا کرنے میں اور روسے زمین پر جانوروں کے پھیلانے میں یقین کرنے والوں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ رات اور دن کے ردوبدل میں اور آسمان سے روزی (پھینک) اُترنے میں کہ اللہ زمین مژدہ کو اُس سے زندہ کرتا ہے اور بواؤں کے بھرنے میں سمجھداروں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ اے محمد! یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنھیں ہم ٹھیک ٹھیک سمجھ چکے ہیں۔ اب اللہ اور اللہ کی آیتوں کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ہر ایک مغربی گنہگار پر انھوں نے جو کہ اللہ کی آیتیں اُسے سنائی جاتی ہیں تو وہ انھیں منکر بحالت تکبر کفر پر اڑ رہا ہے۔ گویا اُس نے انھیں سننا ہی نہیں۔ اے محمد! تو اُسے خدا الہم کی بشارت دے۔ کفر پر اُترنے کے علاوہ جب وہ ہمارے آیتوں کی خبر پاتا ہے تو اُن سے سخران کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے دلیل کرنے والا عذاب ہے۔ ان کے پیچھے جہنم ہے۔ ان کی کمائی دنیا کی ذرا بھی ان کے کام نہ آئے گی۔ اور نہ وہ مہبود کام آئیں گے جنھیں اللہ کے سوا

قدرت الہی

قدرت الہی

لہ اس سورہ میں لفظ حائیرہ آیا ہے جس کے معنی ہیں خدا کے محل گری ہوئی۔

انھوں نے کارساز ٹھہرا رکھا تھا۔ ان پر بڑا عذاب ہوگا۔ یہ قرآن رہنمائی ہے۔ جو لوگ اپنے رب کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کو عذاب کی دردناک سزا ہونے والی ہے۔

سبح اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو مٹھا راسخ کر دیا ہے تاکہ اللہ کے حکم سے اُس میں جہاز چلیں اور تاکہ تم اللہ کا فضل (معاشر) دھونڈ سوا اور تاکہ تم شکر کرو۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اُس نے اپنے فضل سے تمھارے لیے سج کر دیا ہے۔ فکر کرنے والوں کے لیے اہم قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ اے محمد! تو مومنوں سے کہہ دے کہ وہ اللہ کے ایام عذاب کی امید کر رکھنے والوں سے جدا کر کرں تاکہ اللہ ان کے افعال کا اُنھیں بدل دے جس نے بھلائی کی اپنے لیے کی اور جس نے بُرائی کی اُس کے اوپر وہ بُرائی ہے۔ اور تم سب کو اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے۔ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توریت) حکومت اور نبوت دی تھی اور ابھی

نبی اسرائیل

فری اُنھیں عطا کی تھی اور تمام عالم پر اُنھیں فیضیت دی تھی۔ ہم نے اُنھیں کھلے ہوئے احکام دیں بنا دیے تھے۔ اُنھوں نے باجم اختلاف کیا تو اُنہی حاصل ہونے کے بعد اور ابھی اللہ سے کیا۔ یہ اللہ پر روز قیامت میں اللہ کے کا اُن باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اُسے محمد! بھڑھم نے دین کی ایک شریعت (اسلام) پر تھے ماسر کیا ہے تو اُس کی پیروی کرو اور اُن لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کر جنھیں ان باتوں کا علم نہیں ہے۔ یہ لوگ تجھے اللہ سے زرا بھی بے پروا نہیں کر سکتے۔ نافرمان لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پر مین کا ر دن کا دوست ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے بنائی ہے۔ اور یقین کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ کیا بُرائی کرنے والے خیال کرتے ہیں کہ ہم اُنھیں مومنین نیلوا کر کے لے کر دین گئے۔ ان سب کا جھٹا اور مرنا ایک ہی طرح کا ہوگا۔ یہ لوگ کیا ہی برسے حکم لگاتے ہیں۔

سبح اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت سے بنایا ہے کہ ہر ایک کو اُس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے۔ قیامت میں لوگوں پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اے محمد! کیا تو نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔ اور علم ہوتے ہوئے اُسے اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اُس کے کان اور دل پر مہر کر دی ہے اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ کے بعد اُسے کون راہ راست دکھائے گا۔ کیا اتنا بھی تم لوگ نہیں سوچتے؟ کہ کفار کہتے ہیں۔ یہی دنیاوی زندگی

سلاہ مکین جہ سلمانوں پر کفار بنادیا کرتے تھے اُن کی تسکین خاطر کے لیے یہ آیت اتری تھی۔ ۵۷ یعنی جانتا ہے اور نہیں جانتا۔ اور یوں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھ کر کہ وہ رو بہ راہ ہوگا اللہ نے اُسے چھوڑ رکھا ہے۔

نار

ہماری ہر حسین ہم مرتے اور جیتے ہیں۔ ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے جو انھیں زمانہ کا بھی علم نہیں ہے۔ یہ صرت قیامت سے کام لیتے ہیں + جب انھیں ہماری کھلی کھلی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ اپنی نجت میں صرت یہ کہتے ہیں ”تم دعویٰ قیامت میں کیجے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر لاؤ“ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دے تھیں اللہ ہی زندہ رکھتا ہے پھر وہی مانتا ہے بروز قیامت جس کے آنے میں شبہ نہیں ہے تھیں جمع کرے گا۔ لیکن اکثر آدمی نہیں سمجھتے +

نار

سبح اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی یاد شہادت ہے۔ جس دن قیامت قائم ہوگی اُس دن قیامت کے ٹھکانے والے خسارے میں رہیں گے۔ اور اسے محمد! تو اُس دن دیکھے گا کہ ہر ایک امت دوزخ میں بھی ہوئی ہے اور ہر ایک امت اپنے نامہ اعمال کی طرف بلانی جاتی ہے اسوقت ان سب سے کہا جائے گا ”آج تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا یہ ہماری کتاب (تمہارے نامہ اعمال) تمہارے مقابلہ میں ٹھیک بول رہی ہے + ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے + پھر مسوئین نیکو کار کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا + یہ صریح کر دیا جانی ہوگی + اور ان کافروں سے کہا جائے گا ”کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں گئی تھیں + سنائی گئی تھیں لیکن تم نے سرکشی کی اور تم نافرمان لوگ تھے جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں شبہ نہیں ہے تو تم کہتے تھے ”ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے۔ کچھ دایمہ ساتھ ہوا ہے مگر ہم اسکا یقین نہیں کرتے“ اُس وقت ان بران کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب سے یہ مسخر کرتے تھے وہ ان پر نازل ہوگا۔ اور ان سے کہا جائے گا ”جس طرح تم اپنے اُس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اُسی طرح آج ہم بھی تمہیں بھول جاتے ہیں۔ آگ تمہارا ٹھکانا ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے + یہ بدلہ ہو اُس کا کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو دل لگی ٹھکرایا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ بس آج نہ گنہگار دوزخ سے نکلیں گے نہ اُن کے عذر مقبول ہوں گے“ تعریف ہے اللہ کی جو آسمانوں اور زمین اور تمام عالم کا رب ہے آسمانوں اور زمین میں اُس کی بڑائی ہے + وہی غالب حکمت والا ہے +

(چھ بیسواں پارہ)

اسے یعنی جس طرح تھیں اللہ دنیا میں زندہ رکھتا ہے اور مائے اُمی طرح وہ قیامت میں زندہ کر کے جینے کرنے پر بھی قادر ہے +

سورہ احقاف

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصیت

ع حتم۔ غالب مملکت والے اللہ کی طرف سے یہ کتاب (قرآن) اُتاری گئی ہے جو ہمیں آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیزیں مصلحت ہی سے اور ایک وقت میں ایک کے لیے پیدا کی ہیں کہ کفار اُن باتوں کی پروا نہیں کرتے جن سے وہ ڈرائے جاتے ہیں + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ دے یہ بھلا دیکھو اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو مجھے تو دکھاؤ کہ زمین سے انھوں نے کیا پیدا کیا ہو یا آسمانوں میں اُن کی شرکت ہو یا اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کسی ذی علم کی کوئی روایت مجھے دکھاؤ۔ کون زیادہ گمراہ ہو اُس شخص سے جو اللہ کے سوا ایسے معبودوں کو پکارتا ہے جو روز قیامت تک اسکا جواب نہ دے سکیں؟ اور اُن کو تو ان لوگوں کے پکارنے کی خبر بھی نہیں ہوتی جب قیامت کے دن لوگ جمع کیے جائیں گے تو ان کے معبودان کے دشمن اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے + جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکرین حق (قرآن) کی نسبت ”جب وہ ان کے پاس آجکا“ کہتے ہیں کہ ”یہ کھلا ہوا جادو ہے“ اے محمد! کیا یہ تیری نسبت کہتے ہیں؟ اس نے قرآن دل سے بنالیا ہے، لہذا تو ان سے کہہ دو اگر میں نے اسے اپنے دل سے بنالیا ہے تو تم اللہ کے مقابلہ میں میرے کچھ بھی کام نہیں آسکتے + اللہ خوب جانتا ہے اُن باتوں کو جن میں تم لگے رہتے ہو + ہمارے اور تمھارے درمیان میں اللہ کی شہادت کافی ہے + وہ بخشنے والا مہربان ہے + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ ”میں کوئی پہلا پیغمبر نہیں ہوں اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ آئندہ کیا کیا جائیگا اور تمھاری ساتھ کیا کیا جائیگا“ مجھ پر جو وحی آتی ہے میں اُس کی پیروی کرتا ہوں میں صرف اسلحا ہواؤں ہوں + اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ ”تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اگر قرآن اللہ کی

۱۔ بہن احماف والوں کا ذکر ہے + ۲۔ اپنے بیان کی تائید میں + ۳۔ یوں بھی ترجمہ ہو سکتا ہے ”یہ عابد اپنے معبودوں کے دشمن اور اُن کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے“

ظن سے ہو اور تم اس سے انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گولہ نے اسی طرح کی ایک کتاب نازل ہونے پر گواہی بھی دی اور ایمان بھی لایا اور تم سرکشی کر رہے ہو تو تمھارا کیا انجام ہو گا؟ بیشک اللہ ظالموں کو راہ نین دکھاتا۔

ح کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں یہ اگر یہ دین اسلام اچھا ہوتا تو یہ عوام الناس اسکے قبول کرنے میں ہم پر سبقت نہ کرتے۔ جب قرآن سے انھیں ہدایت نہیں ہوئی تو اب یہ کہتے ہیں یہ ایک افترا ہے۔ اس قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب (توریت) آئی تھی جو امام اور رحمت تھی یہ کتاب (قرآن) اس کی تصدیق کرتی ہو زبان عربی میں۔ تاکہ ظالموں کو عذاب الہی سے ڈرائے اور نیکو کاروں کو اللہ کی خوشنودی کی بشارت دے۔ جن لوگوں نے کہا "ہمارا رب اللہ ہے" اور پھر وہ اس پر غایت قدم بھی رہے تو ان کے لیے آخرت میں نہ خوف ہو اور نہ غم ہو۔ وہ جنت والے ہیں۔ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ان کے اعمال کی یہ جزا ہے۔ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت کی ہے۔ اس کی ماننے سے نیکیت سے بہت کمین رکھا اور تکلیف سے اُسے بچا۔ اُس کا بیٹا میں رہنا اور دو دھجھوڑنا یہ کُل زمانہ تین تین مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب آدمی اپنی قوت کو پہنچتا ہو اور چالیس برس کا ہوتا ہو تو کہتا ہو "اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے ان احسانات کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے ہیں۔ اور توفیق دے کہ میں تیری مرضی کے مطابق کاروبار کروں اور میری اولاد کو صالح بناؤ۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری اطاعت کرتا ہوں" یہی وہ لوگ ہیں کہ جنتوں کے شمول میں ہم ان کے اچھے کام قبول کریں گے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کریں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے دنیا میں کیا جاتا ہے وہ اپنے والدین سے کہتا ہو "تو نے مجھ پر تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں قہر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی امتیں

والدین

ایام میں

ایام وقت

فرزند شفی

ملہ کہا جاتا ہے کہ عبداللہ بن سلام کی طرف اشارہ ہے جو کعبہ تاج الاسلام طبع ثانی صفحہ ۷۸ مگر منظر یہ ہے کہ یہ سورہ کی آخری اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں ایمان لائے تھے۔ ممکن ہے کہ یہ آیت مدنی ہو یا مکیہ یہود میں سے کوئی اور شخص اشارہ کیا ہو۔ اقل مدت ۶۰ سال اور اقل مدت رضاء ۲۰ سال۔ ۸۰ سال چالیس برس میں غرض کی پہلی ہوتی ہے۔ یعقوب نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر کی شان میں ہے۔ والدین سلمان ہو گئے تھے مگر ابنا ہر شخص کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لیے ترجمہ میں بجائے سینہ ماہی کے مینہ حال استعمال کیا گیا ہے۔ ۸۰ ابن کثیر نے محمد بن حاطب سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں سوال کیا تو انہی نے فرمایا یہ آیت حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کی شان میں ہے۔ لیکن آیت کے معنی عام ہیں کہ اچھے کام نہ کروں تو میرے کام نظر انداز ہو سکتے ہیں۔ ۵۰ ہر اولاد شفی کے حق میں یہ آیت ہے۔

گذر گئیں اور کوئی مرکز زندہ نہوا۔ والدین اللہ سے فریاد کرتے ہیں اور بیٹے سے کہتے ہیں۔
 خرابی ہو تیری۔ ایمان لا۔ اللہ کا وعدہ قیامت بیشک سچا ہے۔ تو وہ کتابچہ یہ محض
 انگون کے قفسے ہیں؟ یہی وہ لوگ ہیں جو بشمول جن اور انس کی اُمتوں کے جو ان سے پہلے
 گذری ہیں وعدہ عذاب کے مستحق ٹھہرے ہیں اور یہ لوگ برباد ہونے والے ہیں۔ ہر ایک
 کے اعمال کے درجے ہیں اور ہر ایک کو اللہ ان کے اعمال کا عوض دے گا۔ کسی پر ظلم نہ ہوگا۔
 جس دن کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے اُن سے کہا جائے گا یہ تم اپنی انتہیں اپنی دنیاوی
 زندگی میں باچکے ہو اور اُن سے متنع ہو چکے ہو۔ آج تمہیں رسوائی کا عذاب ایسے دیا جائے گا
 کہ تم زمین میں ناحق برائیاں اور نافرمانیاں کرتے تھے۔

حضرت ہود

سبح اسماءہ تعالیٰ تو لوگوں کو قوم عاد کے بھائی ہود (پیغمبر) کی یاد دلانا۔ جب اس نے سرزمین
 احقاف (ریگستان) میں اپنی اُس قوم کو عذاب الہی سے ڈرایا جن کے آگے اور پیچھے کثرتِ ڈرانے
 والے آئے تھے۔ اور کہا یہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی۔ میں تمہارے لیے ایک بڑے سنت دن کے
 عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تو وہ لوگ بولے۔ کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ تو ہمیں ہمارے
 معبودوں سے برگشتہ کر دے۔ اگر تو سچا ہے تو وہ عذاب دکھا جس کا وعدہ تو کر رہا ہے۔ ہود نے کہا۔
 ہر اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ میں تمہارے پاس وہ پیغام پہنچاتا ہوں جسے میں لایا ہوں۔
 لیکن میں تو تمہیں قوم جاہل باتا ہوں؟ جب انھوں نے وہ عذاب دیکھا کہ بشکلِ ابرائیک کے وادیوں
 کے سامنے آ رہا ہے تو وہ بولے۔ یہ بادل ہم پر برسے گا؟ ارشاد ہوا۔ نہیں بلکہ یہ وہ عذاب ہے
 جس کے لیے تم جلدی مجاہد تھے۔ یہ ہوا ہے اور اس میں دردناک عذاب ہے۔ یہ ہر شے کو اپنے
 رب کے حکم سے ہلاک کر دے گی۔ بھریہ حالت ہوئی کہ سوائے ان کے گھر دان کے اور کوئی شے نظر
 نہیں آتی تھی۔ ہم گنگارون کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ ہم نے جیسی قدرت انھیں دی تھی
 انھیں نین دی ہے۔ کان۔ آنکھیں اور دل سب انھیں عطا کیے تھے۔ لیکن جب اللہ کی آیتوں
 سے انھوں نے انکار کیا تو اُن کے کان۔ آنکھیں اور دل کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے اور جس عذاب
 سے وہ سخرائیں کرتے تھے اُس نے انھیں اگلیا۔

۵۷ دیکھو سورہ ہود ۱۱ کو جو ۵۷ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ ہم نے جیسی قدرت انھیں دی تھی
 بھی دی تھی جو ۵۷ خود اور قوم لوط +

جہان لاک

قدرت کی نشان دہی تاکہ وہ رجوع کریں + اللہ کے سوا جنہیں انھوں نے قریب
 الٰہی حاصل کرنے کے لیے معبود بنایا تھا انھوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ ان سے
 غائب ہو گئے۔ ان کے جھوٹ اور ہتھان کی یہ حقیقت تھی + اے محمد! ان لوگوں سے ذکر کر
 کہ ہم نے چند جن تیرے پاس قرآن سننے کے لیے بھیجے۔ جب وہ اس موقع پر آئے تو ایک نے
 دوسرے سے کہا ”چپ رہو“ جب قرآن کا پڑھنا تمام ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف دُڑانے
 کے لیے گئے اور چاکر بولے ”بھائیو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتری ہے اور
 تمام اعلیٰ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ راقی اور راہِ راست دکھاتی ہے + بھائیو! اس اللہ
 کی طرف بلانے والے پیغمبر (محمد) کو مانو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہارے گناہ بخشے گا اور
 دردناک عذاب سے نصیب بچائے گا + جو کوئی اس اللہ کی طرف بکارنے والے پیغمبر کی نہ سمجھے گا
 وہ زمین پر کھینچا جائے گا + اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی اس کا حمایتی ہو سکتا
 ہوگا + یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں + کیا یہ نہیں سمجھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین
 کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہ تنگوار + وہ فردے کے جلانے پر بھی قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر شے
 پر قادر ہے جس دن کا فراگ کے ساتھ آئے بائبل کے اُن سے جو چاہتے تھے + کیا یہ دوزخ
 برحق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے ”ہاں“ قسم یہی ہے رب کی یہ برحق ہے۔ اُن سے اللہ نے کہا
 ”اپنے کفر کے عوض میں اس عذاب کا مزہ چکھو“ اُسے محمد! تو بھی کافروں کی اِذا دی پر صبر کر
 جیسا کہ اور اہم پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان کے لیے عذاب کی جگہ کی جگہ نہ کر + منکرین
 پر روز قیامت جب وہ عذاب دیکھیں گے جس کا وعدہ اُن سے دیا گیا تھا + تو کھینکے
 کہ گویا دنیا میں وہ بہت مہرے تھے تو دنیا میں کھڑی بھر۔ یہ قرآن ایسا پیغام ہے۔ اسے بعد
 وہی لوگ ہلاک ہوئے جو نافرمانہ دار ہیں +

۱۰ یون بھی ترجمہ ہوا ہے تاکہ وہ اپنی حرکات سے باز آئیں + اللہ نے جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث کیا تو آپ نے
 اللہ کے واسطے کہ تھے چند جن ایمان لائے تھے انھیں کا یہ ذکر ہو گیا تو انھیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا + لیکن جو یہ کہتے ہوں کہ
 میں نے کیا تعریف ہو وہ اپنی تسکین خاطر کے لیے الاسلام فصل ۱۰ دیکھ سکتے ہیں + مگر اس قسم کے شکوکناہی
 کے دل میں پیدا ہوں گے۔ کلامین کے دل میں پیدا نہ ہوں گے۔ جو جتنا ہی جانتا ہوتا ہے جتنا ہی جانتا ہے کہ اللہ
 قدرت کا راز احاطہ عقل انسانی سے باہر ہے + یون بھی ترجمہ کیا جاسکتا ہے ”حکم الٰہی جو لوگوں
 کو پہنچاتا تھا پہنچا دیا گیا +

سورہ محمد

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمع کرنے والوں کے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے والوں کے اعمال کا رت گئے اور مومنین نیکو کار یعنی یہ کتاب برحق (قرآن) محمد پر اُس کے رب نے اُن کی ہر اُس پر یقین کرنے والوں کے گناہ اللہ نے دور کر دیے اور اُن کی حالت دینی اور دنیوی درست کر دی ہے یہ اختلاف حالت اس لیے ہو کہ کافروں نے اہل کی پیروی کی اور مومن اپنے رب کے ٹھیک راستہ پر چلے + اسی طرح اللہ آدمیوں کے سمجھانے کے لیے اُن کے حالات بیان کرتا ہے مسلمانوں کا جو تم لڑائی میں کافروں سے ملے تو اُن کی گردنیں مارو + یہاں تک کہ جب خونریزی کر چکو تو انھیں مضبوط باندھو پھر اس کے بعد احسان رکھ کر چھوڑ دو یا ذلیل کر لو۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے + یہی حکم ہے اگر اللہ چاہتا تو بے لڑے اُن کے بدلے لیتا۔ لیکن اللہ کو یہ ضرور پڑا کہ باہم لڑ کر انھیں آزاد کرے + اللہ کی راہ میں جو لوگ مارے گئے اُن کے اعمال اللہ اکارت نہ کرے گا + اللہ انھیں راہ راست دکھائے گا اور انھیں خوشحال کرے گا اور ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کی تعریف وہ اُن سے کر چکا ہے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں دشمنوں کے مقابلے میں ثابت قدم رکھے گا + کافروں کے لیے خواری ہو اور اللہ اُن کے اعمال ضائع کر دے گا یہ اس لیے کہ اللہ نے اُن کے اُنارے ہوئے دین کو بُرا جاتا تو اللہ نے اُن کے اعمال اکارت کر دیے + کیا ان لوگوں نے ملک کی سیر نہیں کی کہ انھیں نظر آتا کہ کیا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے + اللہ نے اُن کا ستیاناس کر دیا۔

۱۵ اس میں آنحضرت محمد کے نعمات کا کچھ ذکر ہے ۱۶ یعنی معاوضہ نقدی یا جسی لے کر چھوڑ دو ۱۷ یہاں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنگ کے قیدیوں کو لونڈی یا غلام بنانے کا قاعدہ اس آیت نے ٹھیک اور اس کی تقلید اب تمام مہذب ملکوں میں کی جاتی ہے۔ دیکھو اسلام فصل ۷۰، لیکن واضح رہے کہ علماء کی کثرت رائے اس کے خلاف ہے

ان کا فزون کا بھی یہی حال ہو گا + یہ اس لیے ہو گا کہ مومنوں کا حامی اللہ ہو اور کافروں کا کوئی حامی نہیں ہو +

۲۷. اشد مومنین نیکو کار کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں + کفار و دنیا میں فائدے اٹھاتے ہیں اور چار پادلوں کی طرح کھاتے ہیں - آخری سطر کا نا اٹکا

مؤلف کا ف

دو درجہ ہو + اسے محمد بہت سی بیتاں ایسی یقین جو تیری بستی (مکہ) سے جس کے باشندوں نے مجھے نکالا ہو قوی تر یقین - ہم نے اُن کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا اور کوئی اُن کا مددگار

نہوا + کیا وہ لوگ جو اپنے رب کے کھڑے راستہ پر ہیں مثل اُن کے ہو سکتے ہیں جنہیں اپنے بُرے کام اچھے نظر آتے ہیں اور جو اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں + جنت میں کا وعدہ بہتر ہے

جنت

سے کیا گیا ہو + اُس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی جو نہر تانہیں اور ایسے دودھ کی جو کبھی بد مزہ نہیں ہوتا اور ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے خوش گوار ہو اور ایسے شہد کی جو صاف ہو -

اور ہر قسم کے میوے اُن کے لیے اُس میں موجود ہوں گے اور اُن کے رب کی بخشش اُن کے ساتھ ہوگی + کیا ایسی جنت کے رہنے والے برابر ہوں گے اُن کے جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے

اور جنہیں ایسا کھولنا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انشربان کاٹ دے گا + اے محمد! انھیں لوگوں میں سے وہ بھی ہیں کہ تیری باتیں کان لگا کر سن لیتے ہیں اور تیرے پاس سے اٹھ کر

مکرم

علم والوں سے بوجھتے ہیں + اس وقت اس شخص نے کیا کہا + + یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے فکر کر دی ہو اور اپنی خواہشوں کے یہ پیرو ہیں + جنہوں نے اللہ کی راہ پائی

ہو اللہ انھیں زیادہ ہدایت دیتا ہو اور توفیق پر ہیز گاری دیتا ہو + یہ مسکریں محض قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ دھڑکے آجائے - نشانیاں قیامت کی تو آگئیں + جب قیامت ہی آجائے گی

تو اُن کا سوچنا انھیں کیا مفید ہو گا + + اے محمد! تو جان لے کہ نہیں ہو کوئی معبود سوا اللہ کے - اور ہم سے بخشش مانگ اپنے گناہوں کے لیے اور نیز مومنین اور مومنات کے

لیے + اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے کی جگہ سے باخبر ہو +

۲۸. مومنین کہتے تھے کہ کوئی سورہ جاد کے بارے میں کیوں نہیں اُترتی + جب سورہ محمد

۲۹. بخدا اُن کے بنی آغاز امان محمد صلعم کا سبوت ہونا تھا + لکھ مومنین پر ظلم ہوتا تھا مگر انھیں ملنے کا حکم نہ تھا اور وہ لڑنے کو کہے جین تھے - جب حکم ہوا تو صرف منافق مسلمانوں پر گراں گذرا - دیکھو تائی الامام

جلین تائی صفحہ ۹ +

علم جہاد
منافقین

اُتری اور اُس میں لڑائی کا ذکر کیا گیا۔ تو اے محمد! تم نے دیکھا اُن لوگوں کو جن کے دلوں میں اتفاق کی بیماری ہو کہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں گویا موت کی بیہوشی اُن پر طاری ہو۔ ہلاکی ہوان کے لیے + انھیں فرمانبرداری رسول چاہیے اور سیدھی بات کہنا چاہیے + پھر جب لڑائی ٹھن جائے تو یہ لوگ اگر اللہ سے بچے ہیں تو یہ ان کے لیے اچھا ہوگا + منافقوں کا پھر کیا شمار! یہ ارادہ ہو کہ جہاد سے منہ پھیر کر زمین میں فساد پھیلاؤ اور قطع ارحام کرو + یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہو اور ان کو امر حق سننے سے ہرا اور راہ راست دیکھنے سے اندھا کر دیا + کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں + بیشک جو لوگ بعد اس کے کہ انھیں راہ راست ظاہر ہوئی اُسے پاؤں بھرجاتے ہیں۔ انھیں شیطان بہکا تاہو۔ اور امیدیٰ دلانا ہوا منافقوں کا پھر تا اس لیے کہ اللہ کے انار سے ہوئے احکام کو برا جاننے والوں (یہود) سے ان منافقوں نے کہا ہو کہ بعض امور میں ہم تمھاری پیروی کریں گے۔ اللہ ان کی سرگوشیوں کو خوب جانتا ہو + ان کا کیا حال ہوگا اُس وقت جب فرشتے ان کی رو حیں قبض کریں گے اور ان کے مومنوں اور بیٹھوں پر ماریں گے + یہ اس لیے ہوگا کہ انھوں نے پیروی کی اُس امر کی جو اللہ کو غضب میں لاتا ہو اور برا جانا اللہ کی + مناجاتی کو اور پھر اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیے +

منافقین

جمع کیا یہ لوگ جن کے دلوں میں اتفاق کی بیماری ہو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کی بدعتی ظاہر نہ کرے گا + اے محمد! اگر ہم چاہتے تو تجھے ان لوگوں کو دکھائیے اور تو ان کی صورتوں سے انھیں پہچان لیتا + ان کے طرز کلام سے تو انھیں تو پہچان ہی لے گا + اللہ تمھارے اعمال جانتا ہو + مسلمانو! ہم تمھیں آزمائیں گے یہاں تک کہ معلوم کریں کہ تم میں جہاد اور صابر کون کون ہیں اور تمھارے حالات کی جانچ کر لیں + جو لوگ ہدایت آنے پر بھی کفر کرتے ہیں۔ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اللہ کا کچھ گناہ نہیں سکتے + عنقریب اللہ ان کے اعمال منادے گا + ہو سکتا! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو + جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا ہوا پھر

۱۔ بعض منافق کہتے تھے کہ جنگ و جدل میں کیا فائدہ ہو اس پر کہا جاتا ہے کہ امر حق پھیلانے اور اس خاتم کرنے کے لیے توڑنا اچھا نہیں ہو تو کیا یہ اچھا ہے جو لوگ مذہب ہم لڑتے ہیں اور لڑائی میں ہم جمع فائدہ اور رستہ کا بھی پاس نہیں کرتے ہیں + ۲۔ اللہ کہ جہاد نہ کرو گے تو ہم تک نہ رہو گے +

بجالت کفر مر گئے اللہ انھیں نہ بخشے گا۔ مسلمانوں! تم سُست نہ بنو اور صلح کا پیغام دو۔ تم ہی بالار ہو گے۔ اللہ تمھارے ساتھ ہو۔ وہ تمھارے اعمال ناقص نہ کرے گا۔ دنیاوی زندگی محض کھیل کو دو جو تم ایمان رکھو گے اور دوڑو گے تو اللہ تمھیں تمھارے اجر دے گا۔ اور وہ تمہیں تمھارے سب مال نہیں مانگتا جو اگر اللہ تم سے سب مال مانگتا اور تمھیں تنگ کرتا تو تم بخل کرتے اور اللہ تمھاری کدورتیں ظاہر کرتا۔ آگاہ ہو کہ تم لوگ اللہ کی راہ میں فائدہ قومی کے لیے تھوڑا سا خرچ کرنے کو بلائے جاتے ہو اور لوگ تم میں سے بخل کرتے ہیں۔ جو بخل کرے گا وہ اپنے ہی لیے بخل کرے گا۔ اللہ غنی ہو اور تم محتاج ہو۔ اگر تم لوگ اطاعت سے گریز کرو گے تو اللہ تمھاری جگہ پر دوسرے لوگوں کو لائے گا اور وہ تمھاری طرح تنگ دل نہوں گے۔

سورۃ فتح (مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! یہ حدیث کی صلیب گویا ہم نے تجھے کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے تاکہ تو اور زیادہ خوش کرے اور اس کو شش کے صلے میں اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گنہ بخش دے اور اپنی نعمتیں تجھ پر تمام کرے۔ راہ راست پر چلے لے چلے اور تیری زبردست مدد کرے۔ اُسی نے یوسفین کے دلوں میں تھیل ڈالا تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ اور ایمان میں بڑھ جائیں۔ آسمانوں اور زمین کی مخلوق کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ دانا حکیم ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہرین جاری ہیں اور جہان وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کی بُرائیاں دور کر دے۔ اللہ کے پاس یہ بُری کامیابی ہو۔ وہ

صلح مدینہ

اللہ تمھیں اسے اجر دے گا اور اسی اجر دینے کے لیے وہ تم سے کچھ بہت فریخ کرنے کی فرمائش نہیں کرتا۔ ایسا نہیں ہو کہ وہ تم سے تمھارا مال سب کا سب طلب کرنا ہو۔ اپنی راہ میں دسواں عیسواں جالیو ان حصہ تمھارے مال کا صرف طلب کر لے گا۔ اگر اللہ تم سے سب کا سب تمھارا مال مانگتا اور تمھیں تنگ کرتا اُس وقت یہ چہ تا کہ تم بخل کرتے اور بخل کی وجہ سے تمھاری کدورت بظاہر سائل یا بقبلاہ معی مسلمان ظاہر ہوتی لیکن اللہ تو ایسا کرتا ہی نہیں صرف خفیہ رقم براہِ غیر فریخ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ اس میں فریخ کو کی بیشک کوئی بھی مذکور ہو گا۔ دیکھو تاریخ اسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۷

چاہتا ہے کہ منافق مردوں اور منافق عورتوں - مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ سے بدگمانان رکھتے ہیں عذاب میں ڈالے + یہ مصیبت کے دائرہ میں آگئے ہیں - اللہ کا اپنا غضب ہوگا اور لغت ہوگی - اللہ نے دوزخ ان کے لیے تیار کر رکھا ہے - وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے + آسمانوں اور زمین کے مخلوقات کے لشکر اللہ ہی کے ہیں - اللہ غالب حکیم ہے + اے محمد! ہم نے تجھے اپنا گواہ اور خوشخبری اور ڈرہٹنے والا بنا کر بھیجا ہے + مسلمانو! تمہیں چاہیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ - اللہ کی تعظیم اور توقیر کرو اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرو + اے محمد! جو لوگ صلح حدیبیہ کے وقت تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں - اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے - جو شخص اس عہد بیعت کو توڑے گا وہ اپنے آپ ہی پر وبال لانے کے لیے توڑے گا اور جو اس وعدے کو پورا کرے گا جو وہ اللہ سے کرتا ہے تو عنقریب اللہ اسے بڑا اجر دے گا +

میریت

سفر حدیبیہ

صبح اے محمد! حدیبیہ کے سفر میں تجھ سے پیچھے رہ جانے والے وہ مقامی کہیں گے کہ ہم مال اور اہل و عیال میں مشغول رہ گئے ہمارے لیے اللہ سے دعا کی مغفرت کرو اپنی زبانوں سے یہ ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے + تو ان سے کہہ کہ اگر اللہ تمہیں ضرر یا نفع پہونچانا چاہے تو بے قیادہ اللہ کے کون تمہیں ضرر یا نفع پہونچا سکتا ہے؟ مال و راولاد کا حلیہ ہی حلیہ ہے - بلکہ اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے + بلکہ تم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ رسول اور مؤمنین بھی اپنے گھروں کو واپس نہ آئیں گے اور یہی خیال تمہارے دلوں کو بھلا معلوم ہوا تھا اور گمان بد تم نے قائم کیا تھا - ان خیالات سے تم خود برباد ہوے + اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لانے والے کفار کے لیے دکھتی ہوئی آگ ہم نے تیار کر رکھی ہے + آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہے جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے + اللہ بخشنے والا مہربان ہے + مسلمانو! جب تم غیر کی غیبتوں کو لینے چلو گے تو سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے والے اب کہیں گے - ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو + یہ چاہئے ہیں کہ اللہ کا فرمودہ بدل دیں + اے محمد! تو ان سے کہہ کہ ہمارے ساتھ نہ چلنے پاؤ گے - اللہ نے پہلے ہی کہہ دیا کہ تم

فائدہ

۱۰ بیت تحت الشجرہ با بیعۃ الرضوان + دیکھ تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۸ + ۱۰ بعد سفر حدیبیہ
غیر کی فتح ہوئی - دیکھ تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۸ + اس میں بت کہ مسلمان مارے گئے اور نہایت آسانی سے یہ فتح حاصل ہوئی +

یہ منکر یہ کہیں گے۔ اللہ نے تو کیا کہا ہے۔ تم لوگ البتہ ہم سے حسد کرتے ہو۔ ان سے حسد کوئی
 کیوں کرے گا؟ بلکہ ان کے پاس سمجھ ہی کم ہے۔ اے محمد! پیچھے رہ جانے والے وہ منافقین سے
 تو کہہ۔ تم عنقریب ایک سخت لڑائی لڑنے والی قوم (اہل فارس اور اہل روم) کے مقابلے میں
 بلائے جاؤ گے۔ تم اُن سے لڑو گے یا وہ اطاعت کر لیں گے۔ پس اگر اُس وقت تم اللہ کا حکم
 مانو گے تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا اور جیسا تم نے پہلے سفرِ حدیبیہ میں سمجھ بھیر لیا تھا اگر
 ویسا ہی اب بھی سمجھ بھیر لو گے تو تم پر دردناک عذاب کرے گا۔ کسی اندھے پر سختی نہیں ہے
 کہ وہ شریکِ جہاد ہو اور نہ لنگرے پر سختی ہے اور نہ ہمار پر سختی ہے جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول
 کی اطاعت کرے گا اُسے اللہ ایسے باغون میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہیں
 اور جو روگردانی کرے گا اُس پر وہ دردناک عذاب کرے گا۔

جنگِ فارس
 و روم کی
 پیشنگوی

سند درین جہاد

سبح اے محمد! اللہ راضی ہوا مومنین سے جب وہ درخت کے نیچے تھے ہاتھ پر لڑنے
 مرنے کی بیعت کر رہے تھے۔ اللہ نے اُن کے دلوں کا حال جان لیا۔ پھر اُسی نے انھیں
 تسکین دی اور اُس کے بدلے میں سرِ دستِ خیبر کی فتح دی اور بہت سامانِ غنیمت دیا
 جسے انھوں نے لیا۔ اللہ غالب ملک والا ہے۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ
 کیا تھا کہ تم انھیں لو گے۔ اسی لیے تمہیں اللہ نے یہ (خیبر کی غنیمت) سرِ دست دلوادی
 اور لوگوں کے ہاتھ تم پر اٹھنے نہ دیے۔ یہ واقعات تم مومنوں کے لیے صداقتِ رسول
 کی ایک نشانی ہیں گے اور اللہ تم کو راہِ راست دکھائے گا۔ اور ایک دوسری فتح اور
 بھی ہونے والی ہے۔ جس پر تم اب ملکِ قادر نہ تھے اور وہ اللہ کے اعطاءِ قدرت میں ہے۔
 اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اگر کفار تم کو سوزِ لڑائی تو عمرو بن عبد مناف بھیج دیتے کوئی حامی اور مددگار
 وہ نہ پاتے۔ یہ اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ اے محمد! اللہ کے دستور میں تو غیر
 نہ پائے گا۔ اسی نے تم کو اُن برہمن مکین غلبہ دینے کے بعد اُن کے ہاتھ تم سے اوتھکا لے
 ہا تھا اُن سے روک دیے تھے۔ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا تھا۔ یہ کہہ ولے وہی ہیں۔

سیت تحت شجر

غنیمتِ خیبر

۱۱۵ ہجری میں جہان بادشاہ عادلِ مکران ہوتا تھا مسلمان اپنے کو فوج کا سپاہی سمجھیں مرنے مستحق سمجھتے
 یہی ہیں جہان کی کہیں۔ اس لیے مسلمان حمزہ دینے سے بری تھے۔ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم طبعاً ہی غلامِ آزاد
 ۱۱۵ میں حمزہ کی صلہ کی وجہ سے کفار کے دستِ بندی کو تم سے روکا۔ ۱۱۵ سفرِ حدیبیہ میں لڑائی تو
 نہیں ہوئی لیکن سادہ صلہ پیش تھا کہ ستر کفار جہلِ تبیم سے ملے اور ہوئے اور اگر کفار کے لیے لیکن پھر
 جہور دے لیے اس واقعہ کا بیان کردہ

جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام میں جانے سے روکا اور تمھاری قربانی کے جانوروں کو اُن کی جگہ (ذبح) تک جانے نہیں دیا۔ وہ رُکے رہے مگر مکہ میں مومن مرد اور مومن عورتیں نہ تو مین جھینیں تم لا علمی میں روند ڈالتے اور پھر تمھیں نادانستگی کا عار لاحق ہوتا تو تمھیں مکہ میں جانے کا اذن دیدیا جاتا اور اس لیے بھی اذن نہیں دیدیا کہ اس عرصہ میں اللہ جیسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے مگر مومنین مکہ کفار سے جدا ہو جاتے تو ہم کفار مکہ پر عذاب الیم کرتے، جب کفار نے اپنے دلوں میں خدا اور وہ بھی زمانہ جاہلیت کی ضد قائم رکھی تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر سکین نازل کی۔ اور اُن سب کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا۔ وہ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے + اللہ ہر نحو سے واقف ہے +

صبح اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا ہی خواست دکھایا تھا۔ کہ اللہ نے چاہا تو تم مسلمان مسجد حرام میں با امن اور باطمینان داخل ہو گے۔ اپنے سر منڈواؤ گے اور بال کتر واؤ گے + اللہ وہ بات جانتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پھر اللہ نے تمھیں فتح مکہ کے علاوہ ایک اور فتح (غیر کی) سر دست عطا کی ماسی اللہ نے اپنے پیغمبر (محمد) کو ہدایت اور دین حق لے کر بھیجا ہے کہ اُسے تمام دینوں پر غالب رکھے + دین اسلام کی صداقت کے لیے اللہ گواہ کافی ہے + محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اُس کے ساتھی ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں حمل ہیں + اے مخاطب! تو انھیں رکوع کرتے سجدہ کرتے اور اللہ کا فضل اور رضا مندی ڈھونڈتے ہوئے دیکھے گا۔ ان کی شناخت یہ ہے کہ ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے اثر ہیں + اور یہ اوصاف ان کے توریت میں ہیں اور یہی اوصاف ان کے انجیل میں بھی ہیں + یہ یوں بڑھتے ہیں جیسے کھیتی۔ کہ اُس نے پہلے اپنا آنکھو انکا لا پھر اُسے مضبوط کیا پھر وہ آنکھو موٹا ہوا پھر اپنی پٹری پر کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا۔ اللہ نے مسلمانوں کو اس لیے ترقی دی ہے تاکہ کفار کو اُن سے جلائے + مومنین نیکو کار جو ان میں ہیں اُن سے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے +

سورہ جرات

۱۵ یا یہ کہ تمھیں ان کی دیت دینا پڑتی اور اس حالت میں ترجمہ یوں ہوگا کہ اور نادانستہ اُن کی طرف سے تمھیں نقصان پہنچ جاتا ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اع مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے کلام میں سبقت نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ وہ سنتا جانتا ہو۔ مومنو! تم اپنی آوازوں کو بے نیکی کی آواز سے بلند نہ کرو۔ اور اُس کے ساتھ اس طرح زور سے باتیں نہ کرو جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور زور سے باتیں کرتے ہو۔ مبادا تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازیں بہت رکھتے ہیں ان کے دل اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیے ہیں ان کے لیے آخرت میں مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ اے محمد! جو لوگ مجھے حجر وں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثرنا سمجھیں کہ اگر یہ صبر کرتے اس وقت تک کہ حجر سے نکل کر ان تک آتا تو ان کے لیے اچھا ہوتا۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔ مومنو! کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو جانچ لیا کرو۔ مبادا تم کسی قوم پر بنا دانستگی میں دوڑ پڑو اور اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ۔ اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ تمہارا کٹنا کٹنا مان لیا کرے تو تمہیں بیشک آبرے۔ لیکن اللہ نے تمہارے لیے ایمان محبوب کیا ہے اور اُسی کو وہ تمہارے دونوں سے پسند کرتا ہے۔ اور کفر اور فسق اور گناہ سے تمہیں نفرت دلاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور کرم سے نیک چلن ہیں۔ اللہ دانا حکمت والا ہے۔ اگر تم مومنوں کے دو گروہ آپس میں جھگڑیں تو ان میں صلح کرو اور اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف ورجوع کرے اور جب وہ رجوع کرے تو عدل کے ساتھ دونوں میں مصالحت کرو اور انصاف

تعلیم ہوں

ادب سے گفتگو کرنا

جوہ رسول

خبر وین
اشان کذبمسلمانوں میں
جنگ

۱۵ تبیلانی قسم کے کچھ لوگ پیغمبر خدا سے ملنے آئے اور آپ کے مکان کے باہر سے آواز بلند نام لیکر پکارنے لگے مومنو! یہ ادب بتایا گیا۔ ۱۶ بنو مصلح کے پاس ولید بن عقبہ کو جو منافق تھا آنحضرت نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا منافقوں سے آنحضرت واقف تھے لیکن حارات کرتے تھے کہ آئندہ جی کروہ دست ہو جائیں گے۔ ولید کی پیشوائی کو بنو مصلح کو ان سے نکلے تو یہ جھاگ کر آنحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ وہ لوگ حاکم کرتے آئے تھے۔ ۱۷ بنو مصلح کے سردار آنحضرت کے پاس آئے اور کہا کہ ولید سے اور ہم سے پرانی عداوت ہو کسی کا یہ بدلہ لینا چاہتا ہے۔ ۱۸ اس آیت کا شان نزول خلافت بیان کیا گیا ہے۔

مسلمانوں میں
سعادت

کر وہ بیشک اللہ منصفوں کو دوست رکھتا ہے۔ مومن تو باہم بھائی بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں میں سے صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

کسی پر ہنسنا

مع مومنوں کوئی مرد کسی مرد پر نہ ہنسنے۔ شاید وہ اس سے اللہ کے نزدیک بہتر ہو اور نہ کوئی عورت کسی عورت پر ہنسنے شاید وہ اس سے بہتر ہو۔ باہم ایک دوسرے کو تم طعنہ نہ دو

لہذا

اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔ ایمان کے بعد بدتمیزی کا نام ہی بُرا ہے۔

عبیت

اور جو اس سے باز نہ آئیں گے وہ ظالم ہیں۔ مومنو! لوگوں کی نسبت بہت خشک کرنے سے

نک کرنا

پرہیز کرو۔ بعض حالت میں خشک کرنا گناہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کی عیب چلی

عیب چلی

اور غیبت نہ کرے۔ کیا کوئی تم میں پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اسے

تو تم پسند نہ کرو گے۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ تو قبول کرنے والا رحیم ہے۔ لوگو! ہم نے تمہیں

ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حواء) سے پیدا کیا اور تمہاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ باہم

شناخت کر سکو۔ تم میں سے بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔

مسلمانوں میں
کافریں

اللہ جانتا ہے اور باخبر ہے۔ عرب کے دشمنی کہتے ہیں۔ ہم ایمان لائے ہیں۔ اے محمد! تو اسے

کہہ۔ تم ایمان نہیں لائے ہو۔ ہاں یوں کہو۔ ہم مسلم (مطہع) ہوئے۔ ایمان ابھی تھا کہ

دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارا

نیکو یوں میں سے چھوڑ کرے گا۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔ مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول

پر ایمان لائے اور پھر شک نہ کیا۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد

(کوشش) کیا۔ یہی سچے مسلمان ہیں۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہہ کہ تم کیا تم لوگ اللہ

پر اپنی دینداری جتانے ہو۔ حالانکہ اللہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے جانتا ہے اور اللہ

ہر شے سے واقف ہے۔ اے محمد! تجھ پر یہ لوگ ایسے اسلام کا احسان جلتے ہیں۔ تو ان سے کہہ

کہ اپنے اسلام کا احسان تجھ پر نہ جتاؤ۔ بلکہ اللہ تمہارا احسان رکھتا ہے کہ تم کو ایمان کی طرف

اُس نے ہدایت کی۔ بشرطیکہ تم دعویٰ اسلام میں سچے ہو۔ اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ

چیزوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو اسے اللہ دیکھتا ہے۔

کوئی مسلمان
جو نہ ہو تو غریب
کیا احسان نہ کرے

۱۰ مختلف شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ ۱۱ چند ہی اسد قحط سال کی تعلیم سے گھر گھر دین میں سچ اپن و جمال آئے۔ شہر کی

گلیوں کو یہ لوگ گندا کرتے تھے اور ننگ بزاران کی وجہ سے گران ہو گیا تھا۔ ۱۲ مختلف پرہیزگار احسان رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ بے

کے مجھے نہ ایمان لائے ہیں۔ حالانکہ وہ قحط کی وجہ سے ایمان لائے تھے۔ ۱۳ ایمان نہیں لائے تھے۔

سورہ ق

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح ق + اے محمد! قسم ہے قرآن مجید کی کہ تو میرا پیغمبر ہے۔ مگر جب ان کافروں کے پاس تھیں
 میں کا ایک ڈرانے والا پیغمبر آیا تو انھیں تعجب ہوا اور ان کافروں نے کہا: یہ عجیب بات ہے
 کہ جب ہم مرکز مٹی ہو جائیں گے تو پھر زندہ ہونگے یہ زندہ ہونا تو بعید از عقل ہے، ہم تو معلوم
 ہوتا رہتا ہے کہ زمین نے مردوں کو کس قدر کھایا۔ اور ہمارے پاس تو کتاب (لوح) محفوظ
 ہی ہے، انھوں نے امر حق کو جب ان کے پاس آیا کھٹلایا۔ یہ امر مشکوک میں ٹپے ہیں کیا
 ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان نہیں دیکھا کہ ہم نے اُسے کس طرح بنایا ہے۔ اور اُسے کیسی نیت
 دی ہے؟۔ اُس میں کوئی خشکات نہیں ہے۔ ہم نے زمین پھیلانی۔ اُس میں بہاڑا قائم کیے
 اور ہر قسم کے خوشنما درخت اُس میں اگائے تاکہ رجوع کرنے والے بندے پر باتیں دیکھیں اور
 نصیحت پکڑیں + ہم نے آسمان سے برکت کا پانی اتارا اور اُس سے بلخ اور طبعی کے اناج
 اور لابی پھوریں جن میں تہ بہ تہ تھے ہوتے ہیں اپنے بندوں کے رزق کے لیے پیدا کیں
 اور شہر مردہ کو ہم نے باقی سے زندہ کیا + اسی طرح قبروں سے قیامت میں نکلتا بھی سمجھو + ان
 لوگوں سے پہلے تو م نوح نے۔ اصحاب رس (خندق یا کنوئین والوں) نے۔ نودے۔ عاونے
 فرعون نے۔ قوم لوط نے۔ اصحاب ایکہ نے اور قوم تبع نے ان سب نے اپنے اپنے پیغمبروں کو کھٹلایا
 اور عدہ عذاب اُن پر پورا ہوا + کیا ہم خلق اول سے تھک گئے ہیں کہ پھر پیدا کر سکیں گے؟
 نہیں بلکہ روز قیامت کی نئی پیدائش میں ہر جہ یہ شک کرتے ہیں +

ح ہم نے انسان کو بنایا تو اور ہم اُس کے دل کے وسوسوں سے واقف ہیں + ہم اُسکے
 رشتہ رگ جان سے بھی قریب تر ہیں + دُشمن بنا کر دے والے (کرائم کا تین فرشتے) اُسکے داہنے

۱۵ اس سورہ کی تباہ و تفتان سے پہلے اسی نام سے موسم ہوا + ۱۵ یعنی پیغمبر کو بھی شاکر کہہ رہے ہیں جنہوں نے کہے ہیں کہ
 جادو کرتے ہیں کسی امر کا نہیں نہیں ہے + ۱۵ حدیث میں وارد ہے کہ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک نیکیاں
 لکھتا رہتا ہے اور دوسرا برائیوں لکھتا رہتا ہے۔ پہلا نیکیوں کو فوراً لکھ لیتا ہے اور دوسرا جب برائی لکھتا ہے تو پچھتا رہتا ہے
 ٹھہر و جلدی نکر و تباہیہ تو یہ کرے +

اور بائیں بیٹھ کر اُس کے اعمال ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔ وہ کوئی ایسی بات نہیں بولتا جسکے
 طے کوئی نگہبان لکھنے کو حاضر نہ ہو۔ بیوشی موت کا آنا ضروری ہو، ہم اُس وقت آدمی کو جتنا دیکھتے
 کہ یہی وہ حالت ہو جس سے تو گر بڑا تھا، قیامت کے دن صور بھونکا جائے گا جیسا کہ وہ دن
 ہو جس سے لوگ ڈرائے جاتے ہیں، پھر ہر ایک اعمال کی جوابدہی کے لیے اس طرح آئے گا کہ اُسکے
 ساتھ ایک فرشتہ ہائے والا ہوگا اور ایک فرشتہ گواہ ہوگا، ہم اُس سے کہیں گے اے شخص! تو
 اس دن سے غافل تھا تو ہم نے تیری آنکھوں سے پردے اٹھا دیے، آن تیری بینائی خوب تیز ہو
 ساقی اُس کا گواہی دینے والا کہے گا، اس کا نامہ اعمال میرے پاس یہ موجود ہوگا، ہم فرشتوں کو
 حکم دیں گے، تمام سرکش کافروں کو دوزخ میں ڈال دو۔ یہ غیر کے روکنے والے۔ اور حد سے
 بڑھنے والے اور دوزخ میں شلک کھنے والے تھے، انھوں نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود قرار
 دیا تھا، اور اس مجرم کو بھی عذاب سخت میں لیجا کر داخل کرو، اُس کا ساتھی شیطان کے گناہ کو
 رب! میں نے اسے سنیں، بربکایا تھا بلکہ یہ خود دور ہلکا ہوا تھا، اللہ کے گا، تم لوگ ہمارے
 سامنے جھکنا نہ کرو۔ عذاب کا درجہ تمہیں پہلے ہی سنا چکے تھے، ہمارے بیان بات بدلی نہیں
 جاتی اور نہ بندوں پر ہم زنا ظلم کرتے ہیں۔
 صبح اُسنے ہم دوزخ سے پوچھیں گے، کیا تو دوزخیوں سے بھر گئی؟ وہ کہے گی، بھلا اور
 بھی تو؟ جہنم پر ہیزار گاروں کے لیے آراستہ رہے گی اور قریب ہی رہے گی، یہی وجہ
 ہو جس کا وعدہ ہم میں سے ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے محافظ حقوق سے کیا جاتا ہو
 جو رحمن (اللہ) سے بے دیکھے دنیا میں ڈرتا تھا اور دل گرویدہ ملے کہ قیامت میں حاضر ہوگا
 ہم اُس سے کہیں گے، اس جہنم میں سلامتی سے داخل ہو، یہی ہمیشگی کا دن ہوگا۔
 جو وہ جاہلین کے ان کے لیے وہاں موجود ہوگا۔ ہمارے بیان بہت کچھ ہوگا، ہم نے بہت سی
 آیتیں ان سے پہلے ہلاک کر دیں جو ان سے قوت میں سخت تر تھیں۔ انھوں نے رسول عذاب
 کے وقت تمام شہروں کو بھان مارا کہ کہیں بھل گئے کاٹھا نا بھی ہو، جو شخص دل رکھتا ہو یا
 کان لگا کر تو جسے سنتا ہو اُس کے لیے بیشک ان باتوں میں نصیحت ہو، ہم نے آسمانوں
 اور زمین کو ادا کی درمیانی چیزوں کو کچھ دوزخ میں پیدا کیا اور ہم دراز نہ تھے، اے محمد! تو ان
 کافروں کی باتوں پر صبر کر اور طلوع آفتاب کے قبل اور غروب آفتاب کے قبل اپنے رب کی
 راہ میں بھی زبردستی کیا تو جہنم پر گاروں کے قریب لائی جائے گی، درمیان میں تو خدا یعنی خود راہ اور عسکری نازین پر صبر

مکرات موت
نفس صورت

دوزخی

جہنم

ام ساتھ

زادہ تحقیق
لاکات

محمدؐ میں تسبیح کر۔ اور رات کو بھی اسکی تسبیح کر اور نمازوں کے بعد بھی تسبیح کر۔ اے محمدؐ! تو جس کے جس دن بکارے والا (فرشتہ اسرائیل) قریب سے بکارے گا۔ اور جس دن لوگ اس کی آواز سخت بخوبی سنیں گے وہی دن قبروں سے نکلنے کا ہوگا۔ ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے طرف بازگشت لوگوں کی اس دن ہوگی جب کہ زمین بجھنے لگی اور مڑے بجلت نکل آئیں گے۔ یہی روزِ حشر ہوگا جو ہمارے لیے آسان ہوگا۔ اے محمدؐ! ان لوگوں کی باتیں ہم بخوبی جانتے ہیں۔ تو ان پر تہمید کرنے والا نہیں ہو۔ جو شخص ہمارے عذاب سے ڈرتا ہو تو اسے قرآن کی نصیحت سنا۔

سُورَةُ ذَارِيَاتٍ

(مکی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے لوگو! قسم یہ بادلوں کو براگندہ کرنے والی ہواؤں کی جو مینہ کا بوجھ اٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں پھر بارش ایسی ضروری چیز کو تقسیم کرتی ہیں۔ تم سے قیامت کا سچا وعدہ کیا گیا ہے اور اس وقت بدلہ اعمال کا ضرور ملے گا۔ قسم جو آسمان ذی الجلال کی کہ تم نکلنے کی مختلف ترقی و قال ہے۔ جو گمراہ ازلی ہے وہی اس سے گمراہ ہوتا ہے۔ ہلاک ہوں اس کی بدیہ یا تم بنانے والے جو عقل میں بھولے ہوئے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ "بدلے کا دن کب ہوگا؟" ان سے کہنا چاہیے "اُس دن ہوگا جب یہ آگ پر مبتلائے عذاب ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ اپنے عذاب کے مزے چکھو۔ یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلد ہی کرتے تھے؟" پر ہرگز! لوگ جنتوں میں اور نہروں کی رضا میں ہوں گے۔ ان کا رب جو کچھ عطا کرے گا یہ لیتے رہیں گے۔ یہ لوگ اس کے پہلے نیک کام کر چکے ہیں۔ رات کو بوجہ شغل عبادت تھوڑا سوئے تھے اور صبح کی نشترش مانتے تھے۔ ان کے مالوں میں ساحل اور محتاجی غیر مسائل کے

وعدہ قیامت

دفعہ

جنت

لوگوں کا کار

۱۔ میں غریب اور محتاجی مانعین پر مہم ۵۱۔ سورہ عربی میں "والذاریات" سے شروع ہوتی ہے جسکی معنی ہیں قسم یہی مانگندہ کوئی ہواؤں کی ۵۲۔ جلال ذی الجلال کی ۵۳۔ ہون بھی ترجمہ ہو سکتا ہے۔ جس میں ساروں کی گردش کے واسطے ہیں ۵۴۔

حصہ تھے + یقین کرے والوں کے لیے زمین میں اور نیز لوگو! خود مختاری ذات میں قدرت الہی کی نشانیاں موجود ہیں + کیا تم دیکھتے نہیں پہلو گوا مختار ازق اور دیگر امور مختار لیے موجود ہیں آسمان میں بن + آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم جو کہ پرورداری اسی طرح برحق ہو جس طرح کہ تم کہتے ہو +

حضرت ابراہیمؑ
مکان فرشتے

مع اے محمد! کیا تو نے ابراہیم کے بزرگ مہمان فرشتوں کی حکایت سنی ہو؟ جب وہ ابراہیم کے پاس آئے تو سلام کیا + ابراہیم نے جواب سلام دیا + اور دل میں گما یہ کون اجنبی لوگ ہیں؟ پھر ابراہیم اپنی بی بی کے پاس گیا + اور ایک فرہ گوسلے کا ٹھنڈا ہوا گوشت لایا اور مانون کے پاس اسے رکھ دیا اور بولا یہ آپ لوگ کھاتے کیون نہیں؟ پھر ابراہیم ان سے جی جی میں دروہ مانون نے اس سے کہا: آپ اندیشہ نہ کیجئے "امانیک لائق فرزند (اسحاق) کے پیدا ہونے کی اسے خوشخبری بھی سنائی + ابراہیم کی بی بی (سارہ) یہ سنکر بولتی ہوئی آگے بڑھی اور منہ پر ہاتھ مار کر بولی: میں باخوب برصیا ہوں + انھوں نے کہا: اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہو + وہ حکیم و دانہ ہو +

ستائیسواں پارہ

نہم لوگ کٹاہی

ابراہیم نے کہا: اے ایلیمو! مختار کیا کام ہو؟ انھوں نے کہا: قوم مجرم (قوم لوط) کی طرف ہم بھیجے گئے ہیں کہ کسی کے بھران برابر سائیں + یہ تیرہ فلول کاروں کے لیے تیرے رب کی طرف سے نامزد ہو چکے ہیں + وہاں جتنے مومن تھے انھیں ہم نے نکال دیا + وہاں مسلمانوں کا گھر صرف ایک ہی (لوط کا گھر) ہم نے پایا + اس شہر میں ہم نے تیرہ رسالے اور اس جہتی میں ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں عبرت کی نشانی باقی رکھی + سلاطین موسیٰ میں بھی عبرت کی نشانیاں ہیں + جب ہم نے اسے صرور دلیل (معجزوں) کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا + فرعون نے اپنی قوت کے گھمنڈ پر مرتابی کی اور موسیٰ کی نسبت اس نے کہا: یہ ساحر یا جھوٹ ہو + پھر ہم نے فرعون کو اور اس کے لشکروں کو عذاب میں گرفتار کیا اور دیا میں انھیں ڈال دیا + فرعون ملا مت زدہ تھا + قوم عاد کی ہلاکت میں بھی قدرت الہی کی نشانیاں تھیں + جب ہم نے اس پر نوحس آمد بھیجی تو جس تیزیزہ گذر کی تھی اسے بوسیدہ پٹی کی طرح کر دیتی تھی + قوم نود کی ہلاکت میں بھی نشانیاں ہیں + جب ان لوگوں سے کہا گیا کہ ایک وقت تک دنیا کے

حضرت موسیٰ

فرعون غوثا بہا

نومعاد

نومزد

فالمے اٹھا لو تو اپنے رب کے حکم سے انھوں نے سرکشی کی اور ایک سخت آواز نے انھیں اکٹھا اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے نہ وہ عذاب کے مقابلہ میں کھڑے رہ سکے اور نہ ہم سے بدلہ ہی لے سکے۔
قوم نوح کو ہم نے اُن کے پہلے ہلاک کیا تھا۔ بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔

قوم نوح

غفلت کا ثبات

سبح آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ہم نے اُسے وسعت دی ہے اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے اور کیسا اچھا بچھایا ہے۔ ہر شے سے ہم نے دو جوڑے پیدا کیے تاکہ تم سوچو۔ اے محمد! تو ان لوگوں سے کہ اُنہی کی طرف تم لوگ دوڑو۔ میں تمہیں کھلے طور پر اُس کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ۔ میں تمہیں اُس کے عذاب سے کھلے طور پر ڈراتا ہوں۔ اے سبط اللہ! ان سے پہلے جو گزرے ہیں اُن کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہ آیا جس کو انھوں نے جا دو کر یا دیوار نہیں کہا۔ آپس میں یہ ایک دوسرے کو ایسی ہی وصیت کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ سرکشی میں نہ آئے محمد! تو ان سے سُرخ پھیر لے۔ تجھ پر لامت نہو گی۔ ان نصیحت کرتا رہ نصیحت مومنوں کو نفع دے گی۔ میں نے جن اور آدمی اسی لیے پیدا کیے ہیں کہ وہ میری بندگی کریں۔ میں اُن سے کچھ رزق سنہیں چاہتا اور نہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔ اللہ خود روزی دینے والا اور زبردست قوت والا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے ساتھیوں (کفار سابق) کے سے گناہ کیے ہیں وہ عذاب کے لیے جلدی نہ کریں۔ ان کفار کے حال پر باعتبار اُس روزید کے بڑا

اہم سابقہ

(انسوس) جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے۔

سورہ طور

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! قسم ہے کہ وہ طور کی قسم ہے کھلے ہوئے اور اوراق میں لکھی ہوئی کتاب (لوح محفوظ) کی۔ قسم ہے بقیع منور کی۔ قسم ہے آسمان کی بلند جہت کی۔ قسم ہے دھابے ہوئیدہ کی کہ تیرے رب کا عذاب کا فروں پر بروز قیامت نازل ہوگا۔ کوئی اُس کا دفع کرنے والا نہ ہوگا۔ اُس دن آسمان

نہایت

فلان بھی ترس گیا ہو۔ ہم وہی قدرت رکھتے ہیں۔ ہم تلہ کہ طور کی قسم سے یہ سورہ فروغ ہوتی ہے۔ تلہ کا کیا ہوگا۔ تلہ کہ وہ آسمان میں ایک مکان فرشتوں کے طواف کرنے کا ہے۔ اُس کا نام بیت سورہ ہے۔

خوب پکڑ میں آئے گا اور پہاڑ چلنے لگیں گے۔ بڑی خرابی ہو اُس دن اُن جھلٹانے والوں کی جو یہ باتوں میں کھیل رہے ہیں۔ اُس دن دوزخ کی آگ کی طرف یہ کفار دھکے دے کر پہنچائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا "یہی وہ آگ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔ کیا یہ بھی جادو ہے؟ یا تمہیں اب بھی نظر نہیں آتا؟ اس آگ میں داخل ہو۔ اب تم صبر کرو یا تم کو تمہارا ستیلہ برابر ہو جائے گی۔" اسی کام کا عوض ملے گا جو تم دنیا میں کہتے۔" پھر ہمیں گارباغوں اور نعمتوں میں رہیں گے۔ ان کا رب جو انہیں دے گا اُس کے مزے لیں گے اور عذاب جہنم سے اُن کا رب انہیں بچائے گا۔ ان سے کہا جائے گا "اپنے اعمال کے صلہ میں تم مزے سے کھاؤ اور پیو اور تختوں پر صفت بھرت کیے لگائے ہو۔ بیٹھو۔ خوش بنو۔ حور و نساء سے ہم انہیں بیاہ دیں گے۔ جو ایمان لائیں گے اور ان کی اولاد بھی ایمان میں اُن کی پیروی کرے گی تو ہم وہاں اُن کی اولاد کو اُن سے ملا دیں گے اور ہم اُن کے اعمال میں کچھ کمی نہیں گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں گروہ ہو گا۔ جو میوے اور گوشت جتنی چاہیں گے ہم انہیں دیں گے۔ دہان شراب کے پیالوں پر وہ جھگر میں گئے بھی لیکن اُس میں تمہارا اور گناہ کا جھگڑنا نہ ہو گا۔ اُن کی خدمت کے لیے اُن کے گرد ایسے خوبصورت لوگ آئیں گے اور وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں۔ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے باہم باتیں کریں گے اور کہیں گے "ہم پہلے اپنے گھر میں انجام کار سے دُرتے تھے۔ اللہ نے ہمارا احسان کیا اور دوزخ کے گھسے عذاب سے ہمیں بچا لیا۔ ہم اُس سے پہلے دعا مانگتے تھے جیسے بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔"

سبحانہ! تو ان لوگوں کو نصیحت کرتا رہ۔ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہل ہو۔ اور نہ دیوانہ بن کر تو کیا یہ کفار تیری نسبت کہتے ہیں؟ یہ بتا کر ہو۔ ہم اُس کے حادثہ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ اچھا تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں ان کو ایسا ہی ثانی ہیں؟ یا بالذات یہ سرکش ہیں؟ کیا یہ کہتے ہیں؟ اس شخص نے قرآن کو دل سے نالیا ہو؟ بلکہ اُس یوں ہو کر یہ ایمان لانا نہیں جانتے۔ اگر یہ سچے ہیں تو ایسا ہی کلام (قرآن) یہ بھی لائیں کیا یہ لوگ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ کیا آسمانوں اور زمین کو انہیں ملے جس طرح ہندوستان میں بخوبی جانتے ہیں جو غیب کی خبریں بتانے والے سمجھے جاتے ہیں اسی طرح لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی جاہل فریب باتیں کرتے تھے اور کہیں کہلاتے تھے "اس دن بھی ترمیم ہوا ہے۔" ہم اس کے بارے میں حادثہ روزگار کا انتظار کر رہے ہیں۔

دوزخ میں

نصیحت کی بنا پر

قرآن خود مجھ سے

تایا ہو؟ یہ کچھ نہیں۔ بلکہ انھیں اللہ کا یقین نہیں آتا کہ اے محمد! کیا ان کے پاس تیرے پروردگار کے خزانے میں یا یہ زمین کے حاکم ہیں؟ کیا ان کے پاس کوئی زمین ہے کہ اُس پر چڑھ کر آسمان کی باتیں سُن سکیں؟ کیا ان میں کا جو سُن کر آتا ہے وہ کوئی دلیل ظاہر پیش کرے؟ کیا اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمھارے لیے بیٹے ہیں؟ اے محمد! کیا تو ان سے تبلیغِ رسالت کی کچھ اجرت مانگا ہو اور انھیں تاوان میں ڈالنا ہو اور اس تاوان کی وجہ سے یہ زیر بار ہیں؟ کیا ان کے پاس علمِ غیب ہے اور یہ لکھ لیتے ہیں ہوا دھوکا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ یہ کفار تو خود ہی دھوکے میں ہیں۔ کہا ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہے؟ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ یہ کوئی ٹکڑا آسمان سے گرنا ہوا دیکھیں۔ گے جب بھی زلزلے آئے اور کہیں گے یہ تہ بہ تہا ہوا با دل ہے؟ اے محمد! تو انھیں چھوڑ دے میرا تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھیں جس میں یہ ہلاک کیے جائیں گے۔ اُس دن ان کا مکر خدا ان کے کام نہ آئے گا اور نہ انھیں مدد ملے گی۔ ان ظالموں کے لیے اس عذابِ قیامت کے علاوہ دنیا میں بھی عذاب ہے۔ لیکن ان میں اللہ نا سمجھ ہیں۔ اے محمد! اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر کرے ہرے بچھا رہ۔ تو ہماری نگرانی (حفاظت) میں ہو۔ اور جب تو مسوکار اٹھا کر تو اپنے رب کی حمد میں تسبیح کر۔ رات کے وقت بھی اُس کی تسبیح کر۔ اور تاروں کے غروب کے وقت بھی اُس کی تسبیح کر۔

نماز تہجد
نماز مغرب
مشاء - صبح

سورہ نجم
(مکی)

رکتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۸ لوگوں کو قسم پر ستارے کی جیب وہ ٹھکاتا ہو کہ تمھارا ساتھی محمدؐ نہ راہ راست سے بھٹکا ہو اور نہ
بھٹکا ہو + اور نہ اپنی خواہش نفسانی سے وہ بائین بناتا ہو + یہ قرآن وحی ہو جو اس پر نازل ہوئی ہو + وہ قوی
اور دانا جبریلؑ نے اسے قرآن سکھایا ہو + وہ جبریلؑ آسمان کے ایک طرف اونچی جگہ میں تمھارے سامنے ٹھکے
سے نماز پڑھو گے نماز سب نماز عشاء تک نماز صبح تک + یہ سورۃ کو حکم سے شروع ہوتی ہے جو بین مسلمانوں کو حکم کے معنی میں
بیان کیے گئے ہیں محمدؐ ان کے ایک روایت میں ستارہ بھی مذکور ہے اور ستارے جب وسط آسمان سے کسی طرف ٹھکے ہوں
اور وسط پہنچ کر سوائے زمین پہنچا کر تھکے ہیں اسے وہ ہم دیکھتے گے + یعنی قرآن بذریعہ جبریلؑ آسمان سے آتا ہے آسمان
سے حضرت جبریلؑ آنحضرتؐ کے قریب ایک آگے اور اس کے علاوہ حضرت جبریلؑ ان کی اسی صورت میں آنحضرتؐ کے شب و صبح
میں بھی صد بار آتے تھے کہ اس کو دیکھا تھا۔ سہرہ پر کوئی تین ساتوں آسمان پر ایک پر کا درخت تھا جو ایک حضرت جبریلؑ کے سامنے
کی تھیں جسے اس کے بعد وہ بھی جانشین کہتے یہ بائین اسرار الہی سے متعلق ہیں اس کے سمجھنے کے لیے علم باطنی و کفار

حضرت جبریلؑ

۱۱۱۱۱۱۱۱

بصورت اصلی اکٹرا ہوا پھر نزدیک ہوا اور اتنا جھکا کہ بقدر دو کمان کے یا اس سے بھی کم فاصلہ رہا
پھر اللہ نے اُس وقت اپنے بندے (محمد) کی طرف بذریعہ جبریل جو وحی کرنا مسمی وہ وحی کی ہو اُنسے
جو دیکھا اُس کے دل نے اُسے نہیں جھٹلایا بلکہ گواہ کیا کہ اُس کے دیکھنے میں اختلاف کرتے ہو بلکہ حالانکہ
اُس نے جبریل کو دوسری مرتبہ صراحت میں سدرہ منقہ کے پاس بھی دیکھا جہاں جنت الماویٰ ہی پر دست
سدرہ پر نور صیبا جہاں تھا محمد کی نظر اُس وقت نہ چڑھ سکی اور نہ سمجھا ہوئی بلکہ محمد نے اُس وقت
اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے بلکہ مشرکوں کو لوگوں نے لالٹ اور عزلی اور سری
ایک اور جو منات ہی اُس کی حالت دیکھ لی بلکہ اُس کے تمھارے لیے ہیں اور لڑکیاں اللہ کے لیے ہیں
ایسا ہو تو یہی نام نہ صرفانہ تقسیم ہو بلکہ ان تینوں کے نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپے دادا
نے رکھے لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہیں آوری جو۔ یہ لوگ محض گمان اور اپنی خواہش
نفس پر چلتے ہیں۔ اب ان کے پاس ان کے رب کی رہنمائی آگئی ہے مگر یہ نہیں مانتے بلکہ انسان ہر تہا
پر قابو نہیں پاسکتا۔ اللہ ہی کے اختیار میں انھما اور ابتدا ہو۔

لات عزلی

انسان جو ہر

نصحت کی باتیں

سبح آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں۔ ان کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آتی مگر اُس وقت کہ اللہ
جسے چاہے اور جس سے راضی ہو اُس کے حق میں سفارش کا حکم دے بلکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والے
فرشتوں کو موت بتاتے ہیں۔ انھیں اس کی کوئی تحقیق نہیں ہے۔ یہ محض گمان کے بیرو ہیں اور
حق کے سامنے گمان بیکار ہے بلکہ اے محمد! جو شخص ہمارے ذکر سے منھ پھیرے اور صرف دنیاوی
زندگی چاہے تو اُس سے منھ پھیرے بلکہ اتنی ہی اُس کی عقل کی رسائی جو بیشک تیرے رب کو معلوم ہو
کہ اُس کی راہ سے کون بھٹکا ہوا ہے اور اُسے یہ بھی خوب معلوم ہے کہ کون راہ راہ ہے بلکہ آسمانوں اور
زمین میں جو کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اُس نے انسان پیدا کیے ہیں اس لیے کہ وہ بدکاروں کو ان کے
اعمال کا بدلہ دے اور انہیں کرنے والوں کو اچھی جزا دے بلکہ انہیں کرنے والے وہ ہیں جو گناہ کبیرہ اور
بیجا میون سے باستثنا گناہ صغیرہ کے پتے رہتے ہیں۔ اے محمد! تیرے رب کی مغفرت وسیع ہے بلکہ
لوگو! وہ تھیں اُس وقت سے خوب جانتا ہے۔ جب مٹی سے اُس نے تھیں پیدا کیا اور جب تم اپنی اداؤں کے
حکم میں نہ تھے۔ تم اپنی پاکیزگی نہ مانتا کہ وہ بہرہ گاروں کو خوب جانتا ہے بلکہ

ولید بن عقیل
کی زبان میں

۱۔ ایک زندہ کنے رہنے کی جگہ بہت وسیع ہے اور نہ ان کو شکر میں عرب و ہند اور دیہات کھڑے تھے بلکہ گامی کو زمین
عقید کی شان میں یہ آیت ہے۔ یہ آنحضرت کے پاس آگیا تھا مسلمان ہو گیا تھا کہ لوگوں سے اسے بلایا نہ اس نے کہا کہ غریب و ذلیل سے دور رہتا
ہوں بلکہ لوگوں کے کہا کہ کمال فرخ کو تو دفع سے ہی جانے کا آخرت کی نجات میں کیا رکھا ہے بلکہ یہ غریب و ذلیل کی نجات میں کیا رکھا ہے بلکہ وہ
کے خلاف خروج نہ کر سکا۔

دیر سے کم چاہا کیا اُس کے پاس علم غیب ہو کہ اُسے انجام کار دکھائی دیتا ہو؟ کیا اُسے خبر
 نہیں ہو کہ موسیٰ اور ابراہیم صادق الودعہ کے صحیفوں میں یہ لکھا ہوا ہو کہ ”کوئی شخص دوسرے
 کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور انسان کو اتنا ہی ملے گا جتنے کی اُس نے کوشش کی ہو اور اسکی کوشش
 عنقریب قیامت میں دکھائی جائے گی“ اور پھر اُسے پورا بدلہ دیا جائے گا؟ بیشک تیرے رب کی طرف
 سب کو پہنچتا ہو وہی ہنسنا ہو اور وہی رلاتا ہو وہی مارتا ہو وہی جلاتا ہو وہی نطنے سے
 جپ وہ دین کے پوتے میں پہنچایا جاتا ہو۔ دو قسم کے جاندار نرا اور مادہ پیدا کرتا ہو اسی نے انسان
 کا دوبارہ اٹھانا اپنے اوپر لازم کر لیا ہو؟ لوگوں کو وہی غمی کرتا ہو اور مالدار کرتا ہو وہی شہر علی
 (ستارہ) کا مالک ہو؟ اُسی نے غاد اولیٰ اور ثود کو ہلاک کیا۔ انھیں باقی نہ چھوڑا۔ اور ان کے
 پہلے قوم نوح کو ہلاک کیا تھا یہ لوگ بڑے ظالم اور سرکش تھے؟ اُسی نے قوم لوط کی انہی ہوئی
 بیٹیوں کو بچا دیا تھا پھر ان پر جو نبیا ہی آئی وہ آئی؟ اُسے مخاطب اتوا شد کی کن کن بیٹوں میں
 خلک کرے گا؟ بہت سے اٹھنے ڈرانے والے پیغمبر دین میں ایک ڈرانے والا یہ دشمن ابھی
 ہو نزدیک آنے والی (قیامت) نزدیک آگئی اُس کا ماننے والا اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو؟
 کیا تم لوگ اس بات پر تعجب اور ذکر قیامت پر ہنستے ہو؟ تعین رومانین آتا؟ تم اتنے غافل ہو؟
 اللہ کو سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

اگلی کن برت
 کا نصیب تین

سجدہ

سورہ قمر

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح قیامت قریب آئی اور چاند نش ہو گیا؟ یہ کفار کوئی بھی نشانی دیکھیں گے تو تمھیں لیں گے
 اور کہیں گے ”یہ بھی ایک جادو ہو جو ہمیشہ سے چلتا آیا ہو؟ انھوں نے تمھ کو جھٹلایا اور اپنی
 خواہشوں کی پیروی کی۔ بہر کام کا ایک وقت مقرر ہو؟ ان کے پاس اگلی امتوں کے اتنے حالات

۱۔ کھارے اور چارہ کی پریشانی کرتے تھے ۲۔ ۵۵ قمر بنی چاند پنیر کے زمانہ میں چاند نش ہو گیا تھا
 اور یہ علامات کا مجموعہ تھا اسی کا ذکر اس سورہ میں ہوا اور بیٹوں نے یہ لکھا ہو کہ قیامت میں چاند نش ہو گا
 وہی جان و کر لیا ہو

پہنچ گئے ہیں کہ جن میں ان کے لیے تنبیہ اور سزا حرکت کی باتیں ہیں لیکن دورانہ ان کے لیے کچھ مفید
 نہیں ہوتا ہے۔ لے لے گا تو ان سے ٹھہرے۔ جس دن ام (جنی) میدان (حشر) کی طرف پکارنے والا فرشتہ
 (اسرائیل) انہیں پکارے گا تو ان کی آنکھیں پٹی ہوں گی اور قیرون سے یہ اس طرح نکلیں گے گویا کہ
 تیریاں پھیلی ہوئی ہیں اور یہ پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے چلی جائیں گے کہ کفار کہیں گے
 "یہ دن سخت ہے کہ ان سے پہلے قوم نوح نے رسالت سے انکار کر کے تمام غیر دن کو بھٹلایا تھا اور اسے
 بندہ نوح کو بھی بھٹلایا تھا اور اسے بخون کھاتا تھا اور اسے جھڑکیاں دی گئی تھیں" اس نے اپنے
 رب کو پکارا کہ میں عاجز ہو گیا تو ان سے بدلہ لے گا اس پر ہم نے آسمان سے دروازے برسے والے پانی
 کے لیے کھول دیے اور زمین کے چشے جاری کر دیے۔ پھر آسمان اور زمین کا پانی اندازہ مقرر پر مل کر
 ایک ہو گیا۔ نوح کی مہم نے غنوں اور کیلون سے جڑی ہوئی کشتی پر چڑھایا جو جاری نگرانی میں چلتی رہی کہ
 یہ بدلہ تھا تو ان کا جس کی بے قدری کی گئی تھی اس واقعہ کو ہم نے عبرت کی نشانی قرار دیا۔ کوئی جو جو
 اس سے نصیحت کرے؟ یہ میرا عذاب اور میرا ڈرنا کیسا تھا؟ وہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا اور
 کیا کوئی سمجھنے والا ہے؟ عادتے بھی پیغمبر دن کو بھٹلایا تھا تو پھر میرا عذاب اور میرا ڈرنا کیسا ہوا؟
 ہم نے ان پر ایک منحوس دن میں جو لٹنے والا نہ تھا ہوائے تندہ بھی اور وہ آدمیوں کو اس طرح اٹھاڑ
 پھینکتی تھی گویا وہ اٹھڑے ہوئے بچروں کے تنے تھے۔ یہ میرا عذاب اور میرا ڈرنا کیسا تھا؟ ہم نے
 سمجھنے کیلئے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ کیا کوئی سمجھنے والا ہے؟

ع نو نے بھی دورانے والے پیغمبر دن کو بھٹلایا اور کہا تھا "کیا ہم لوگ اپنے ہی من سے ایک
 آدمی صالح کی پیر دی کرین؟ ہم ایسا کریں گے تو اس وقت ہم گمراہی اور عذاب میں ہوں گے کیا
 جاوے درمیان میں اسی (صالح) پر وحی اترتی ہے؟" نہیں بلکہ یہ جو ٹوٹا اور شریر ہے؟ ہم نے صالح
 سے کہا کہ عنقریب انھیں کل برسوں معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا اور شریر ہے؟ ہم ایک آدمی
 بھیجتے ہیں جو ان کے لیے باعث آزمائش ہوگا تو ان کے عذاب کا انتظار کر اور میرا ڈرنا انہیں آگاہ
 کر دے کہ پانی ان میں اور آدمیوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک اپنی بار بار جانے مانے جو تہ انہوں نے
 اپنے ساتھی (نہار) کو پکارا اور پھر اس نے آدمیوں پر اتار دالا اور اس کی کوکبہ کا ڈالین دے پھر
 میرا عذاب اور ڈرنا کیسا ہوا؟ ہم نے ایک آواز سخت ان پر بھیجی جس سے وہ سوکھے ہوئے بھوسے
 کی طرح ہو کر رہ گئے؟ ہم نے قرآن سمجھنے میں آسان کر دیا ہے۔ کوئی سمجھنے والا ہے؟ قوم قوم بولے یہی دلو تو
 قوم قوم

۱۔ ہم حشر کا ترجمہ ہو۔ بہت سے معنی اس کے بیان کیے گئے ہیں۔ یہاں یہی ذرا قریب انتم سمجھا گیا ہے۔

سینچر دن کو جھٹلایا تھا + ہم نے اُن پر باستدائے اہل خاندان لوط پتھر کی بارش کی۔ اور اہل خاندان اِن لوط کو ہم اپنے فضل سے معصع ہوئے ہوئے جائے عذاب سے نکال لے گئے + شکر کرنے والے کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں + لوط نے ہماری گرفت سے انھیں ڈرایا تھا لیکن وہ اُسی ڈرانے والے لوط سے جھگڑنے لگے اور لوط سے اُس کے معاون (فرشتوں) کو انھوں نے طلب کیا + پہنچا اُنکی آنکھیں بے نور کر دیں اور اُن سے کہا "میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا فرہ چکھو + صبح کو میرے نکلنے والا عذاب اُن تک پہنچ ہی گیا اور اُن سے کہا گیا "میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا فرہ چکھو + ہم نے سمجھنے والے کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہو۔ کیا کوئی سمجھنے والا ہو؟ +

قوم فرعون

صبح قوم فرعون کے پاس ڈرانے والے (موسیٰ) اور زہارون) آئے تھے + اُس قوم نے ہماری تمام آیتیں جھٹلائیں تو ہم نے انھیں ایسا پکڑا جیسا کہ ایک زبردست صاحب قدرت پکڑتا ہو + اہل مکہ کیا تم مرنے کو شکر مین وہ اُن لوگوں سے بہتر ہیں یا کتابوں مین تمھارے لیے برات اتری جوہ یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت با ہم ایک دوسرے کے مددگار ہیں + عقریب ان کی جماعت شکست کھائے گی اور یہ مسلمانوں کے مقابلہ مین پیٹھ دکھائیں گے + لیکن صل و عذاب تو ان کے ساتھ قیامت کا ہو + قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ چیز ہو + گنہگار لوگ اگر ای مین ہیں اور دوزخ مین جائیں گے + جس دن وہ آگ مین ٹھک کے بھل ڈالے جائیں گے اس دن اُن سے کہا جائے گا وہ دوزخ کی پٹ کا فرہ دیکھو + ہم نے ہر شر کو اکیلا نفا سے پیدا کیا ہو + ہمارا حکم تو نیک بات ہو جو چشم زدن مین ہو کر رہتا ہو + اسے کفار کہہ + تمھارے کہتے ہم شرب مینے ہلاک کر ڈالے ہیں + کیا کوئی سمجھنے والا ہو + جو کچھ انھوں نے کیا جو ان کے اعمال ناموں مین لکھا ہوا ہو۔ چھوٹی بڑی سب ہی باتیں صبح مین + پرہیزگار لوگ باغون اور نردون مین جو پچائی کی جگہ ہو۔ قدرت والے بادشاہ کے قریب رہن گے +

ہریت کفار کی
کی پیشین گوئی

بائے اعمال

سورہ رحمن

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ رحمن رحیم نے قرآن لکھا یا۔ انسان بنایا اور اُسی نے اس کو بولنا بتایا + شمس اور قمر

قدرت الہی

الحمد للہ رب العالمین سے شروع ہوتا ہو

حساب سے چلتے ہیں + پہلا درویشان اور درخت سرسبز وہ ہیں + اسی نے آسمان بلند کیا ہے اور ترانہ بنا دیا ہے تاکہ تم قول میں نجاؤ نہ کرو اور وزن درست رکھو۔ کم نہ تو لو + اسی نے خلقت کے لیے زمین بچھائی ہے جس میں میوے ہیں۔ خوشے والے کھجور کے درخت ہیں پھوسی کے اندر دانہ ہیں اور خوشبودار پھول ہیں + اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے + اُس نے لفظ کفائی سہمی سے جو نسل ٹھیکری کے قحی انسان کے جدا جدا آدم کو بنایا اور آگ کی آج سے جنون کو بنایا + تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + وہ شتر قین اور مغربین کا مالک ہو۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + اُس نے کھاری اور بیٹھے دو سندراس طرح بلند کئے ہیں کہ وہ آہس میں ملتے ہیں اور پھر بھی اُن میں پردہ ہیں تاکہ ایک دوسرے سے مل نہ جائے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + ان دونوں سندرون سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں + اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے + اسی کے جواز پہاڑوں کی طرح سندریں کھڑے ہیں + اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے +

دفعہ کا بیان

مع لے محمد! ہر چیز جو زمین پر ہو فنا ہو جائے والی ہو اور باقی رہنے والی صرف تیرے پروردگار کی ذات ہو جو جلال اور اکرام والی ہو + تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + آسمانوں اور زمین کے رہنے والے اُسی سے لگتے ہیں۔ ہر روز وہ کار سازی میں رہتا ہے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + اے دو گروہ جن وانس کے! غنقریب ہم تمھاری طرف بروز قیامت حساب اعمال کے لیے متوجہ ہوں گے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + اے جن وانس کے گروہ! آسمان وزمین کے کناروں سے اگر تم نکل سکتے ہو تو نکل بھاگو لیکن بغیر قوت کے تم نکل نہیں سکتے۔ اور ایسی قوت تم میں نہیں ہے + اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے + تم میں جو گنہگار ہیں اُن پر آگ کے شعلے اور دھوئیں بھیجے جائیں گے اور تم انھیں دفع نہ کر سکو گے + اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے + جب آسمان بروز قیامت پھٹ جائے گا اور دفن زیت کا سا سُرخ ہو جائے گا تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + پھر اُس دن آدمیان اور جنوں سے اُن کے گناہوں کی بابت سوال کرنے کی ضرورت نہو گی۔ تمام باتیں خود ظاہر ہوں گی + تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + گنہگار اپنی صورتوں سے بچانے جائیں گے اور دوسرے پیشانی اور باؤں اُن کے پیکر انھیں دوزخ میں ڈالیں گے + تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے + یہ وہی جہنم ہے گنہگار جھٹلاتے ہیں + گنہگار دوزخ میں اور آب گرم میں ریزے گے + اپنے رب سے

۱۵ سند کہ قریب جو رہا ہیں ان میں کچھ حصہ آب نیرین کا ہے اور کچھ حصہ آب شور کا ہے

جنت کی منت

کہیں کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟
 مع جو شخص اپنے رب کے سامنے جو اچھی اعمال میں کھڑے ہونے کا ذکر رکھتا ہے اس کے لیے جنت
 میں دو باغ ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ وہ دو دن باغ بابرگ و
 ساز ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ ان دو باغوں میں دو چھتے جاری
 ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں کل میوے دو دو قسم کے ہوں گے
 تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ جنہی وہاں ایسے فرشتوں پر تکیے لگائے جیٹھیں گے جنکے
 استر دیلے ہوں گے۔ اور باغوں کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے۔ اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم
 جھٹلاؤ گے؟ ان میں بھی نگاہ والی حوریں ہوں گی جنھیں کسی آدمی یا جن نے پہلے جھوا بھی نہوگا۔
 تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ وہ ایسی ہوں گی گویا قوت اور عزم کے کی بنی ہوئی
 ہیں۔ اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ جھٹلانی کا بدلہ سوائیکی کے کچھ اور ہے؟ تم
 اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ جنیتوں کے لیے ان دو باغوں کے علاوہ اور بھی دو
 باغ ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ وہ بھی خوب سرسبز ہوں گے۔ اپنے
 رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چھتے ابل رہے ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کن
 کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ ان باغوں میں میوے۔ مچھویریں اور انار ہوں گے۔ اپنے رب کی کن کن
 نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیک خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو
 جھٹلاؤ گے؟ وہ عورتیں حوریں ہوں گی جو اپنے عیون میں بندھیں ہوں گی۔ تم اپنے رب کی کن
 کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ انھیں پہلے نہ کسی آدمی نے جھوا ہوگا نہ کسی جن نے۔ تم اپنے رب کی کن
 کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ جنہی وہاں بہتر قالینوں اور عمدہ فرشتوں پر تکیے لگائے ہوئے جیٹھے ہوں گے۔
 اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ اسے عطا تیرے رب کا نام بابرکت ہو۔ وہ عظمت
 والا اور احسان کرنے والا ہو۔

سورہ واقعہ

(المی)

۱۵ واقعہ سے مراد قیامت ہو۔ اس میں تباہت کا ذکر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع جب قیامت آئے گی جس کا آنا یقینی ہے۔ تو وہ بعضوں کو نچا دکھائے گی اور بعضوں کے ساتھ بلند کرے گی۔ اس وقت زمین زور سے ہلائی جائے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اور پہاڑ آگندہ کی طرح ہو جائیں گے۔ اس وقت تم لوگوں کی تین قسم ہوں گی۔ ایک تو دلہنے ہاتھ والے ہوں گے تو ان دلہنے ہاتھ والوں کا کیا کٹنا؟ دوسرے بائیں ہاتھ والے ہوں گے۔ یہ بائیں ہاتھ والے جیسے غم اور بدہن ظاہر ہوا تو میرے جوتے کے پہنے والے ہوں وہ تو آگے ہی رہیں گے کہ یہ ستر لپی ہوں گے۔ انھیں موت کے باغون میں جگہ دیکھائے گی۔ اس گروہ میں بہت تو آگے لوگوں میں سے اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے۔ بڑاؤ تختوں پر تکیے لگائے ہوئے آسنے سانسے بیٹھے ہوں گے۔ اور ان کے گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوڑے۔ ابرق اور شراب صاف کے جام جسکے نیچے سے نہ خار ہوگا اور نہ نفول بلکہ پائے گا اور میوے جو وہ پسند کریں گے اور گوشت جڑیوں کے جو وہ خواہش کریں گے لیے ہوئے گھومتے رہیں گے۔ وہ ان ایسی خوش چشم حورین ہوں گی گویا پیچھے ہوئے موتی کے چرننگ ہوں گی۔ یہ سب ان کے اعمال نیک کی جزا ہوگی۔ جنت میں وہ لغوا و خلاف تہذیب بائیں نہ نہیں گے۔ سلام ہی سلام کی آوازیں آئیں گی۔ وہ اپنے ہاتھ والے۔ اپنے ہاتھ والوں کا کیا کٹنا؟ وہ درخت پر بے خار۔ لکڑے ہوئے کیلون پھیلے ہوئے سائے جتے ہوئے پانی اور میوؤں کے دمیر جو ختم نہ ہوں گے اور نہ کم ہوں گے اور اونچی اونچی نیچے کی جگہوں میں ہوں گے۔ ہم نے وہاں حورین بنا رکھی ہیں جو یکہ ہیں اور وہ اپنے ہاتھ والے جنلیوں کی چاہنے والیاں اور ان کی بھولیاں ہیں۔

ع اس گروہ میں آگے لوگ بھی زیادہ ہوں گے اور پچھلے لوگ بھی زیادہ ہوں گے۔ بائیں ہاتھ والے۔ یہ بائیں ہاتھ والے جیسے غم اور بدہن ظاہر ہوئے و فسخ کی لبت اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔ ان کے لیے سایہ دھوئیں کا ہوگا جس میں نہ خشکی ہوگی اور نہ غرت کی جگہ ہوگی۔ یہ لوگ دنیا میں اس کے

دائیں ہاتھ والے
بائیں ہاتھ والے
آگے رہنے والے

مہینے
دور

کفار

۱۷ روز عشرت میں گروہ میں انسان تقسیم ہے جائیں گے۔ ایک وہ جو سب کے آگے ہوں گے اور ان کے درجے سب سے بلند ہوں گے پھر وہ اپنے ہاتھ کی جانب جو کھڑے ہوں گے وہ بھی جنت ہوں گے اور بائیں جانب جو ہوں گے وہ ستورج عذاب ہوں گے۔ آگے اور اپنے سے کیا اور اس میں بہت سی تاویل ہیں۔ ۱۷ یعنی آگے رہنے والوں میں زیادہ تر نبیوں کی محبت دیکھتے ہوئے لوگ ہوں گے اور اس لیے ظاہر ہے کہ آنحضرت کے اصحاب کی تعداد بمقادیر جمیع پیغمبران کے اصحاب کی تعداد کے سرور و تھوڑی ہے۔ لیکن ایک شبہ ضرور پیدا ہوتا تھا کہ گروہ نامی میں آنحضرت خد کی امت کی تعداد تو کم نہ تھی۔ یہ شبہ آئندہ احوال میں رفع کیا گیا ہے۔ ۱۷ دیکھو حاشیہ زیر رکوع میں باقی

سے آسودہ تھے اور بڑے گہون (شرک پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے یہ کیا یہ بھی ہو سکتا
ہو کہ ہم یا ہمارے اگلے باپ دادا واجب مرگے اور مٹی اور پٹی ہو گئے تو پھر اٹھائے جائیں گے؟ پہلے
تھوڑا تو کہہ دیا اگلے پچھلے سب کے سب روز مقرر کے وقت پر ضرور جمع کیے جائیں گے پچھلے مگر ابھو اور
اسے بھٹکانے والا نصیحتیں دوزخ میں درخت زقوم کھانا پڑے گا اور اسی سے بیت بھرنا ہو گا۔ پھر اس پر
کہو تو ابھو اپنی بیٹا ہو گا اور پیاسے اونٹ کی طرح تم اسے پی جاؤ گے اس طرح ان کی مہمانی جزا کے دن
کی جائے گی دلوگو! ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہو تو ہم یہ سچ کیوں نہیں سمجھتے کہ قیامت میں ہم بھی تمہیں
سدا کرین گے؟ بھلا دیکھو تو مٹی ہو تم رحم میں پہنچاتے ہو اس مٹی کا آبی تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟
ہم ہی نے تمہارے لیے موت مقرر کی ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری صورتیں بدل دیں اور
ایک دوسری زمین جسے تم نہیں جانتے تمہیں پیدا کریں ہم تمہارا پہلا بنانا تو جان چکے تو پھر سوچتے کیوں نہیں؟
بھلا دیکھو تو تم جو بنے ہو اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے برزہ برزہ کر دیں اور
تم باقی بناتے رہ جاؤ کہ ہمیں تاوان ہوا بلکہ ہم محروم رہے بھلا دیکھو تو جو بانی تمہیں ہے ہوا اسے بدلی سے
ہم رساتے ہیں یا تم رساتے ہو؟ اگر ہم چاہتے تو اسے کھاری کر دیتے۔ تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ بھلا
دیکھو تو آگ جسے تم شکر لگاتے ہو اس میں جلانے کے درخت تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ ہم نے
آگ کو دھنک کی یاد دلانے اور مسافروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے بنایا ہے وہ اسے ٹھکانا تو اپنے عالی شان
رب کے نام کی تسبیح کرے

خلق انسان

آب ہائے

آگ

سبح فیہم کھانا ہون تاروں کے موافق کی اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہو کہ یہ قرآن بڑی قدر و منزلت
کا قرآن ہو اور کتاب کمون (لحم محفوظ) میں موجود ہو اور پاک فرشتوں کے سوا کوئی اسے نہیں سمجھتا نہ
پروردگار عالم کی طرف سے اس کی نقل یہ قرآن انا را گیا ہو؟ منکر و کیا تم اس قرآن سے منکر ہو اور
اس کا بھٹکانا تم نے اپنا رتبہ مقرر کیا ہے؟ کیوں نہیں۔ جب روح بوقت مرگ حلق میں اٹکتی ہو اور تم
اس وقت میت کو دیکھتے ہو تو تم سے زیادہ میت کے قریب ہوتے ہیں۔ مگر تمہیں نظر نہیں آتا اگر تم خود مختار
ہو تو روح کو اگر تم سمجھتے ہو بدن میں واپس کیوں نہیں لاتے؟ پھر مرنے والا اگر آگے رہنے والا میں ہو گا
تو اس کے لیے راحت ہوگی۔ رزق ہو گا۔ اور نعمت والی جنت ہوگی؟ اور اگر وہ دہشتہ ہاتھ والا میں ہو گا
تو اس سے کہا جائے گا سلام ہو تم پر کہ تو دہشتہ ہاتھ والا میں ہو؟ اور اگر وہ بھٹکانے والے گڑبھوں میں
ہو گا تو اب گرم سے اس کی عطائی ہوگی اور وہ دوزخ میں ڈھکیل دیا جائے گا۔ بیشک یہ حال آخرت
سچ اور یقینی ہے اسے محمدؐ تو اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کرتا رہا

قرآن

روح محفوظ

میں

حالت

نجات دہی

سورہ صافات

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰۱
 اَحَ آسمانون اور زمین میں جتنے مخلوقات ہیں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔
 آسمانوں اور زمین پر اُسی کی بادشاہت ہے۔ وہ جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے وہی اول ہے
 وہی آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔ وہ ہر شے کا جاننے والا ہے اُسی نے آسمانوں اور زمین کو
 چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اُس نے تدبیر عرش پر توجہ کی اُسے معلوم ہے کہ زمین میں کیا گھسٹتا ہے اور کیا
 اُس سے نکلتا ہے اور آسمان سے کیا کرتا ہے اور کیا اُس پر چڑھتا ہے۔ تم کہیں رہو وہ تمہارے ساتھ ہے
 تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُسے دیکھتا ہے آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بادشاہت ہے تمام امور اللہ
 ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں وہ دن میں رات کو داخل کرتا ہے۔ اور رات میں دن کو داخل
 کرتا ہے۔ لوگوں کے دلوں کی باتیں اُسے معلوم ہیں۔ لوگو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔
 ملک جیزون کو جن کا اللہ نے تعین اگھوں کا جانشین بنا کر مالک کر دیا ہے خرچ کرو تم میں سے نفع
 کرنے والے سونہیں کو آخرت میں بڑا ثواب ملے گا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے
 اور رسول تعین پچاتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تم یقین کرو تو اللہ تم سے ایمان کا وعدے پچا ہے
 وہی اللہ اپنے بندوں پر کھلی کھلی آیتیں بھیجتا ہے تاکہ تعین کفر کی تاریکی سے نور اسلام کی طرف لگے
 اللہ تمہارے ساتھ ہے ایمان اور رحیم ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟
 حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے۔ دوسرے مسلمان تم میں ان لوگوں کی برابری
 نہیں کر سکتے جنہوں نے نفع کم کے پہلے اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور کفار سے لڑائی لڑے۔
 ان کے درجے ان لوگوں سے بڑے ہیں جنہوں نے نفع کم کے بعد خرچ کیے اور لڑائی لڑے اور
 یوں تو اللہ نے سب ہی مسلمانوں سے وعدہ حسن سلوک کر رکھا ہے اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے
 ۱۰۲
 مع کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے اور اللہ اُسے بروز قیامت دونا کر دے اور بڑا عمدہ اجر

۱۰۳
 ملے حدیث میں لکھا اس سورہ میں لوہے اور اُس کے فائدوں کا ذکر ہے۔ ۱۰۴ یعنی اللہ نے انسان کا دل میاں پایا
 ہے کہ وہ از خود اللہ کا قائل ہے۔ ۱۰۵ یعنی خوشدلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے رو بہ حب ہے

نور ایمان

سابقہ کا مشعر

بھی اُسے دے دے اے محمد! اُس دن تو مومن مرد اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ نور ایمان اُن کا اُن کے آگے اور اُن کے داہنی جانب چل رہا ہوگا اور اُن سے کہا جائے گا: "بشارت ہو تمہیں۔ آج ایسی جنتوں کی کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پتھریں پانی بہہ رہی ہیں۔ بڑی کامیابی ہوگی"۔ اُس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں کہ: "خدا تمہارے نور ایمان کی روشنی سے ہم بھی مستفیض ہو لیں"۔ اُن سے کہا جائے گا: "پچھو ہٹ کر روٹی ڈھونڈو۔ پھر اُن کے درمیان میں ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اور اُس کے اندر مٹی لڑن اللہ کی رحمت اور اُس کے بیرونی جانب عذاب الہی ہوگا۔ منافقین مومنوں سے پکار کر پوچھیں گے: کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھی نہ تھے؟"۔ مومن کہیں گے: "ان تھے۔ مگر تم نے اپنے آپ کو نشتہ میں ڈالا تھا۔ تم نے تو بے مین تاخیر کی اور نبوت میں تم شک کرتے تھے اور امیدوں نے تمہیں دھوکے میں رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (موت) آگیا اور فریب دینے والا (شیطان) تمہیں اللہ سے ہٹا کر رہا۔ آج تم سے کچھ معاوضہ نہیں لیا جاسکتا۔ ہاگ تمہارا ٹھکانا ہو یہی آگ تمہارے لیے اولیٰ ہے اور بڑی عکبر"۔ کیا مومنوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت سے جو برحق افراد جو ان کے دل و زمین اور اُن لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی طرح نہ ہو جائیں جنہر پہلے کتاب اتری پھر مدت گذرنے کے بعد اُن کے دل سخت ہو گئے اور اُن میں اکثر نافرمان ہو گئے تھے۔ رہو کہ اللہ دین کو اُس کے جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ ہم نے تمہارے لیے اپنی قدرت کی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔ صدقہ دینے والوں اور صدقہ دینے والیوں اور اللہ کے لیے قرض حسنہ دینے والوں کو قیامت کے دن ان کے قرضہ کا دونا دیا جائے گا اور بڑا ثواب ملے گا۔ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والے ہی اپنے رب کے یہاں صدیقیوں اور شہیدوں کے درجہ میں ہوں گے۔ اُن کا اجر اور اُن کا نور ایمان اُن کے ساتھ ہوگا۔ اور ہماری آیتوں سے انکار کرنا وہاں اور اُن کے جھٹلانے والے اصحاب دوزخ ہوں گے۔

صدقہ

قرض حسنہ

دنیا بہرہ روزہ

سبح لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل۔ تماشہ زینت۔ باہمی تفاخر اور مال و اولاد کی کثرت چاہنا۔ بس یہی ہے جو مثال اس کی ایسی ہے جیسے کہ مینہ کی حالت۔ اس کی وجہ سے کھیتی کا شکار رون کو ابھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر جب وہ سوجھ جاتی ہے تو اسے مخاطب! وہ مجھے زرد نظر آتی ہے اور پھر پھوسے کی صورت میں آجاتی ہے۔ اسی طرح زندگی دنیا میں بھی چند روزہ رونق ہے اور پھر آخرت میں عذاب سخت ہوتا ہے۔

لہٰذا یہی نگاہ رب کو نظر اور رب برتری کی وجہ سے نہایت پسندی کا حامل ہے۔ یا کیا جو دین اسلام کی برکت سے زندہ ہوگا۔

یا اللہ کی بخشش اور خوشنودی کا گناہی۔ دنیا کی زندگی تو محض سرمایہ فریب ہے۔ لوگو! سبقت کرو اپنے
 عیب کی بخشش کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی جو رائی آسمان و زمین کے برابر ہے اور جو اللہ
 اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے تیار کی گئی ہو۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے وہ کچھ
 اللہ بڑا فضل والا ہے۔ لوگو! کوئی مصیبت زمین پر اور تم پر ایسی نہیں پہنچی جس کا ذکر کتاب (لوح
 محفوظ) میں اُس کے پیدا کرنے کے پہلے سے ہم نے لکھ نہ رکھا ہو، اللہ بڑا سار کا آسان ہے، ہم تمہیں اس لیے
 بتا دیتے ہیں کہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اُس پر افسوس نہ کرو اور اللہ جو چیز تمہیں دے اس پر اترایا
 نہ کرو اور اللہ متکبر اتارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دیتے
 ہیں وہ ان نصیحتوں سے جو شخص سرکشی کرے تو اللہ اُس سے بے نیاز اور سزاوار حمد ہے، ہم نے اپنے پیغمبر ﷺ
 کو دلائل (مجرسے) کے ساتھ بھیجا اور اُن کی معرفت کتابیں اُتاریں اور ترازو کا رواج دیا۔ اگر لوگ
 انصاف پر قائم رہیں، ہم ہی نے لوہا اُتارا جس کے ذریعہ سے سخت لڑائیاں لڑی جاتی ہیں اور آدمیوں کو
 نفع بھی پہنچتا ہے۔ اور اُس کے پیدا کرنے کی یہ بھی ایک غرض ہے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ بڑے کچھ ہوئے
 کون اللہ کی اور اُس کے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ قوی اور غالب ہے۔
 ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنایا اور اُن کی اولاد میں نبوت اور کتاب جاری رکھی۔ لیکن
 سے چند لوگوں نے راہ پائی اور اکثر ان نافرمان رہے۔ پھر اُن کے قدم بقدم ہم نے اور رسول بھیجے اور
 اُن کے پیچھے ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل دی۔ اور اُنکے تابعین کے دلوں میں ترس اور
 مہربانی پیدا کی۔ رہبانیت انھوں نے خود اختیار کی۔ ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا مگر اللہ کی رضا کا
 طلب کرنا۔ لیکن انھوں نے پورے طور پر اُسے نہیں بنایا۔ اُن میں جو مومن تھے اُن کو ہم نے ثواب دیا اور
 اُن میں اکثر نافرمان ہوئے۔ سو منوا اللہ سے ڈرو۔ اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اپنی رحمت سے وہ
 تم کو ہر حصہ دے گا۔ اور تمہیں ایسا نور ایمان دے گا جس میں تم چلو اور تمہیں بخشے گا۔ اللہ غفور و رحیم
 ہے۔ یہ تم سے اس لیے کہا جاتا ہے کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مسلمانوں کو اللہ کے فضل پر زور بھی دیتا ہے
 نہیں ہے۔ اللہ کا فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہتا ہے وہ دیتا ہے، اللہ بڑا فضل والا ہے۔

(اٹھا میٹوان پارہ)
 سورہ مجادلہ

۱۔ سزا دینا و تسلیم ۲۔ اس سورہ میں زن و شوہر کے اہل جہادہ (مجاہد) کا ذکر ہے۔

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نہار

اے محمد! اللہ نے سن لی اس عورت کی گفتگو جو اپنے شوہر کے پاس میں تھو سے بھگتی تھی مادہ اللہ سے شکایت کرتی تھی۔ اللہ تم دونوں کی بائیں سن رہا تھا۔ بیشک اللہ سنتا اور دیکھتا اور پہچانتا تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کریں تو وہ عورتیں ان کی ایمن ہو جائیں گی ایمن کی ایمن تو وہی عورتیں ہیں جنہوں نے ان کو چھایا۔ ایسا کہنے والے بُری بات اور جھوٹ کہتے ہیں بیشک اللہ بخیر والا ہر سامان جو کہ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کریں اور پھر وہی کرنا چاہیں جسے کہہ چکے ہیں کہ کریں گے۔ تو انھیں چاہیے کہ ایک پردہ قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ساس کریں آزاد کریں۔ سلاوا جنھیں یہ نصیحت کیجاتی جو اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہو۔ پھر جسے پردہ آزاد کرنے کی استطاعت نہ ہو وہ لگاتار دو مہینے ساس کے قبل روزہ رکھے اور جو روزے نہ رکھ سکے وہ ساٹھ سیکڑوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لیے دیا جاتا ہے کہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ یہ اللہ کے حدود ہیں و منکرین کے لیے عذاب دردناک جو کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح ان کے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے۔ ہم نے تو کھلے کھلے احکام آتے ہیں منکروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب اس دن ہوگا جب اللہ سب کو بلا اٹھائے گا اور ان کے اعمال جنھیں اللہ نے گن رکھا ہو اور جنھیں وہ خود بھول گئے ہیں انھیں بتائے گا اللہ ہر شے کا ملاحظہ ہے اے محمد! تو دیکھتا سنیں کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں جانتا ہو تین آدمیوں کا

۱۔ رسم جاہلیت یعنی کرا کوئی اپنی بی بی سے کہتا کہ تو ایسی ہو جیسے میری ماں کی رشت تو اس کہنے سے طلاق بائن سمجھا جاتا تھا اور اصطلاح میں اسے نہ کہتے تھے اس میں صامت اپنی بی بی خود ریت قلب سے اڑے اور غصہ میں ظہار کر بیٹھے بعد کو غصہ دور ہوا تو آدم ہوئے جیسے تھے چونکہ حالت برتس آیا لیکن جو بری تھی وہ خوار حضرت کے پاس نہ ملے مکان میں گئی اور سب کو چھایا آیا اسلام نے بھی ایسی طلاق رد کر لی ہے جواب ملا اس کے خلاف تو کوئی حکم نہیں آیا ہوا خود نے کیا یہی تھی ہے پھر یہ بچوئے جیسے میرے پاس ہے تو جو کون کریں گے اور باپ کے پاس رہے تو میرے بغیر بچیں رہیں گے۔ آ حضرت نے پھر بھی موافق جواب نہ دیا وہ کہنے لگا آپ خدا سے عرض کیجیے پھر آنحضرت کے جیسے پر نزول وحی کے آثار نمایاں ہوئے جنھوں نے عائشہ سے خوار سے کہا خاموش رہو دیکھو کیا حکم ہے؟ اس وقت یہ آئین نافذ ہو زمین میں کے صفائیں خود صاف ہیں یا آئین بخلاؤ ان احکام کے ہیں جو اسلام کی تائید میں مخالفین کے سامنے برکات اسلام کے شہار میں پیش کی جاتی ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو کوشش فرمائی کہ اللہ تعالیٰ رکھا اور دیر تک کچھ باتیں کرتی رہی لوگوں نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ کون ہے؟ حضرت عمرؓ نے کہا یہ وہ عورت ہے جس کی فریاد خدا نے سنی ہے۔

اللہ عزوجل
ناظر ہے

اللہ عزوجل
سرگوشیاں

کوئی مشورہ ایسا نہیں ہوتا جس میں اللہ چھٹا نہ ہو۔ اور نہ پانچ آدمیوں کا کوئی مشورہ ایسا ہوتا
ہو جس میں اللہ چھٹا نہ ہو۔ اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا جو جس میں
وہ ان کے ساتھ جان کھین وہ ہوں نہ ہو۔ پھر اللہ انھیں بروز قیامت بتا دے گا کہ وہ دینا
کیا کرتے تھے۔ اللہ ہر شے سے واقف ہے، اسے عجب کیا تو نے دیکھا نہیں کہ جو لوگ سرگوشی سے منع
کیے گئے تھے وہ پھر وہی فعل ممنوع کرتے ہیں۔ اور بڑے مشورے کہتے ہیں اور حد سے بڑھتے ہیں
اور رسول کی عدول علی کرتے ہیں اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو ایسی نظروں میں مجھے سلام کرتے
ہیں جن لفظوں میں اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا، اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں: اللہ ہمارے اس قول پر
غضب کیوں نہیں جیتا؟ ہنہ ان کی سزا کے لیے کافی ہو سکا، میں داخل ہوں گے، وہ بڑا ٹھکانا ہے،
مؤمنو! تم باہم سرگوشیاں کرو تو معصیت کرنے۔ حد سے بڑھتے اور رسول کی نافرمانی کرنے کے لیے سرگوشیاں
نہ کرو۔ نیکی اور برہنہ گاری کے لیے سرگوشیاں کرو، اللہ سے فرم جو جس کے پاس تمہیں جانا ہے، سرگوشی
شیطان کی حرکت ہے، کہ اس سے ایمان والے غماں ہوں۔ لیکن کسی کی سرگوشی انھیں بے اہانت
اللہ کے کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتی۔ اللہ ہی پر ایمان والے پھر وسا کرتے ہیں، مؤمنو! جب تم
کما جیسے کہ مجلسوں میں دوسروں کو ملکہ دو تو ملکہ دیدیا کرو اللہ تمہارے لیے بہشت میں کنارا دی گئی
اور جب کہا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔ تم میں جو مومن اور ذی علم ہیں ان کے درجے
اللہ بڑھاتا ہوا اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے، مؤمنو! جب تمہیں رسول کے کانٹ میں کوئی بات
کہنا ہو تو کان میں اپنی بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات لا کر رکھ دیا کرو، پھر تمہارے لیے اچھا ہو اور پاکیزہ تر
ہو، مان اگر تم کچھ خیرات کا مقدور ہو تو اللہ غفور رحیم ہے، مؤمنو! کیا تم اس حکم سے ڈر گئے کہ کان میں
بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات پیش کیا کرو، جب تم نے ایسا نہ کیا اور اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا تو

اللہ بیکس

اللہ رسول

اللہ سورہ نساء رکوع ۴۱ کا حاشیہ زمین دیکھو، اس آیت سے مجھے ناہائیکے منتشر کرنے کا انبیاء راجح وقت کو دیا گیا ہے،
اللہ اسلام علیک کی جگہ اسلام علیک کہتے تھے جو بد ماہر ہے، کما جانا ہے کہ آنحضرت کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے
ہوتے تھے کہ چند ایسا بد باتے، لوگوں سے آنحضرت نے کہا کہ ان کو ملکہ دو، لوگوں پر یہ خاق گذار آیت ہے، آیت نازل ہوئی
اللہ کان میں بات کرنا مایوس ہے۔ لوگ پیڑ سے بے ضرورت بھی کان میں باتیں کرتے تھے۔ اس کے انسداد کے لیے
اللہ شہادت لائی گئی کہ کچھ پیڑ کے سامنے سرگوشیاں کرنے والے بیٹھے کیا کریں جب یہ حکم ہوا تو سرگوشیاں کرنا لوگوں نے ترک کر دیا
اور جب ترک کر دیا تو اس آیت کے احکام کی تعمیل کی ضرورت بھی باقی نہ رہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیت اللہ کے لیے یہ احکام پہلے صد
ہوئے تھے پھر جب کوکۃ کا طہر ہوا تو اس کی ضرورت باقی نہ رہی، یعنی سرگوشیاں کم ہو گئیں تو دونوں میں معافی پیدا ہو گئی
سرگوشیوں سے خواہ مخواہ کوئی برائی نہیں ہو۔

ضروری احکام اسلام کی تعمیل کرو یعنی غار پر حضور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر ڈالو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہو +

نافعین

سبح اے محمد! کیا تو نے اُن منافقوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہو۔ یہ لوگ نہ تم میں ہیں اور نہ اُن میں ہیں + یہ جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں + اللہ نے اُن کے لیے عذاب سخت تیار کیا ہے + بیشک ان کے اعمال بُرے ہیں + ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے اور یہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ ان پر ذلت کا عذاب ہوگا + اُن کے مال یا ان کی اولاد اللہ کے بیان کچھ بھی ان کے کام نہ آئے گی + یہ دوزخی ہیں اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے + مہین دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اللہ کے سامنے بھی یہ کسی قسم کھائیں گے جیسی کہ تم مسلمانوں کے سامنے کھاتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی کسی شہر پر ہیں + آگاہ ہو کہ یہ جھوٹے ہیں + شیطان ان پر غالب ہے اور اُس نے اللہ کی یاد ان کو بھلا دی ہے۔ یہ شیطان کی گروہ ہے۔ آگاہ رہو کہ شیطان کی گروہ خسارے میں ہے + اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والے آخر کار ذلیل ترین لوگوں میں ہوں گے + اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ضرور کافروں پر غالب رہیں گے + اللہ بیشک قوی اور غالب ہے + اے محمد! تو اللہ اور در آخرت پر ایمان رکھنے والوں کو نہ دیکھے گا کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کو دوست رکھیں۔ گو یہ مخالفت اپنے باپ۔ بیٹے۔ بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں + یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کا نقش کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے اُن کی تائید ہے + وہ انھیں ایسے باغون میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہیں جاری ہوں گی اور یہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی رہے گا اور یہ اللہ سے راضی رہیں گے ایسے ہی لوگ اللہ والے ہیں۔ آگاہ ہو کہ اللہ والے کامیاب رہیں گے +

ہریت کھدک
پیشین گوئی
قرآنِ اسلام

سورہ ہشتر

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے آسمانوں اور زمین جتنی مخلوقات ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ وہ زبردست مانتا ہے +

۱۔ اس سورہ میں جو تفسیر (تجوید) کی جلا وطنی مذکور ہے اور جلا وطنی کے لیے ملاحظہ قرآن میں استعمال کیا گیا ہے +

نہیضی کی طرف

اسی نے کفار اہل کتاب کو ان کے گھروں سے نکال دیا اور یہ ان کی تھد پر کا پہلا خسر تھا۔ مسلمانوں کا
 تعین یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ بھی سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچا لیں گے
 پھر اللہ آمادہ ہوا اس طرح کہ وہ سمجھ نہ سکے کہ ان کے دلون میں اللہ نے ایسا رعب والا کدود خود
 اپنے ہاتھوں سے اور مومنین کے ہاتھوں سے اپنے گھر اجاڑنے لگے کہ آنکھوں والا اس واقعہ سے
 عبرت پکڑو۔ اگر ان برا شیعہ غریبا وطن نہ لکھی ہوتی تو دنیا ہی میں دوسری طرح سے ان کی سزا آتا
 آخرت میں تو ان پر دوزخ کا عذاب بھی ہو گیا کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی
 ہی۔ اللہ اپنے مخالفین پر سخت عذاب کرتا ہے۔ مسلمانوں نے جو ان کے مجبوروں کے درخت کاٹے یا
 جن درختوں کو تم نے بدستور اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اللہ کو منظور تھا
 کہ وہ اپنے نافرمانوں کو رسوا کرے۔ جو مال ان کا اللہ نے اپنے رسول کو دیا اُس پر تم مسلمانوں نے
 نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ دوڑائے۔ اللہ جس پر چاہتا ہے اپنے رسولوں کو غلبہ دیتا ہے۔ اللہ
 ہر شے پر قادر ہے۔ ان بستیوں والوں کا جو مال اللہ نے اپنے رسول کو دیا وہ اللہ اور اس کے رسول
 رسول کے قریب والوں یتیموں۔ مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ ایسا نہ کہ تم میں جو دولت مند
 ہیں انھیں میں یہ مال داکر ہے۔ مسلمانوں رسول جو تعین ہے اُسے لے لو اور جس سے وہ تعین منع
 کرنے اُس سے دست بردار رہو۔ اللہ سے ڈرو وہ سخت عذاب و نراہ الما ہے۔ یہ مال ان حجت
 کرنے والے فقر کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں۔ اللہ وہ مال اور اس کی رضا
 دھونڈھتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی ہے مسلمانوں جو لوگ ان مہاجرین
 کے پہلے سے مدینہ میں رہتے ہیں اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں وہ مہاجرین کو دوست رکھتے
 ہیں اور مہاجرین کو کچھ دیا جائے تو اُس پر اپنے دلون میں حسد نہیں کرتے اور اپنے آپ پر مہاجرین کو
 ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ خود وہ ضرورتاً ہی میں ہوں۔ اپنے نفس کی حرص سے جو بے دلی کا یہ
 ہو ہے۔ مہاجرین اولین کے بعد جو ہجرت کر کے آئے ہیں وہ کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے
 اور ہمارے ان بھائیوں کو جنھوں نے ایمان میں ہمہ سبقت کی ہے بخش دے اور مومنوں کی طرف
 سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے پروردگار! تو مہربان اور رحیم ہو۔
 ع اے محمد! کیا تو ان منافقوں کو نہیں دیکھتا جو اپنے بھائی کفار اہل کتاب سے کہتے
 ہیں۔ اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمھارے ہائے میں ہم کبھی کسی کی
 صلاح سمجھ نہ سکیں۔ جو دین تمھاری سے کفر کرتے تھے ان کی جلا وطنی کا ذکر ہے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ۱۳۲۱ء

نہیضی

بات نہ مانیں گے۔ مگر تم سے کوئی ٹوٹے گا تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔" اللہ گواہ ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ اگر وہ کھائے جائیں تو یہ منافقین ان کے ساتھ نہ جائیں گے اگر ان سے لڑائی کی جائے گی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے۔ اور اگر ان کی مدد کو جائیں گے بھی تو پیٹھ دکھائیں گے پھر کوئی ان کی مدد نہ کرے گا۔ مسلمان فی ان کے دلوں میں تمہاری ہیبت اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لیے کہ یہ ناجائز لوگ ہیں۔ یہ سب ملکر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے۔ قطعہ بند ہو کر لڑیں گے یا وہ واپس لوٹ سے لڑیں گے۔ آپس ہی میں ان کی لڑائی سخت ہو رہی تھی۔ ان میں ایک جگہ دیکھتے ہو لیکن ان کے دل جدا جدا ہیں کیونکہ یہ لوگ نادان ہیں۔ یہ منافقین لوگوں کے مثل ہیں جو ابھی ان کے پہلے جگہ بدر میں اپنے کاموں کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ ان کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہوگا۔ یہ منافقین شیطان کے مثل ہیں جو انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر لیتا ہے تو وہ کہتا ہے۔ میں تجھ سے سروکار نہیں رکھتا۔ میں اللہ پروردگار عالمین سے ڈرتا ہوں۔ پھر انجام دو فوٹن کا یہ ہو گا کہ دونوں پیشہ آگ میں رہیں گے۔ اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

سبحان ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور شخص کو سوچنا چاہیے کہ کل قیامت کے لیے اسے کیا کر رکھا ہے۔ اللہ سے ڈرو کہ اللہ تمہارے اعمال سے بینک باخبر ہے۔ خود جاؤ تم مثل ان کے جنھوں نے اللہ کو کھٹلایا تو اللہ نے بھی ان کو ان کے نفس سے پیچ کر دیا۔ یہی نافرمان لوگ ہیں۔ دوزخی اور عجبیہ برابر نہیں ہو سکتے۔ جنت والے کامیاب ہیں۔ اسے بخیر۔ اگر ہم یہ قرآن کسی بیٹے پر پڑھاتے تو اسے اللہ کے در سے تو لڑنا اور رنگافہ دیکھنا۔ آدمیوں کے لیے ہم یہ لوگوں سے مستلایا کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔ وہ اللہ ایسا ہے کہ سوا اسکے کوئی معبود نہیں ہے۔ باطن اور ظاہر کا وہ جاننے والا ہے۔ وہ رحمان اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ پادشاہ ہے۔ پاک ہے۔ سلامتی والا ہے۔ پناہ دینے والا ہے۔ محافظ ہے۔ غالب ہے۔ زبردست ہے۔ اور بڑی عظمت کے حامل ہے۔ ان لوگوں کے شرک سے وہ پاک ہے۔ وہی اللہ پیدا کرنے والا بنانے والا اور صورت گر ہے۔ اسی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے اس کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ غالب اور حکیم ہے۔

سورہ ممتحنہ

اسے سورہ امتحان بھی کہتے ہیں۔ اس میں ان مسلمانوں کے امتحانات کے حالات ہیں جو اپنے عزیز و اقارب کو اپنے رب کی محبت میں چھوڑ کر جتن کر گئے تھے۔

عظمت قرآن
الہیبت -

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح ایمان والا میرے اور اپنے دشمن کا بیٹا دوست نہ بناؤ اور نہ اُس سے ناسخ و پیام کی دوستی
 برصاؤ۔ اُنھوں نے اُس دین سے جو تمھارے پاس ٹھیک ٹھیک آیا ہو انکار کیا۔ اُنھوں نے رسول
 کو اور تمھیں کہ سے صرف اس لیے کال دیا کہ تم اپنے پروردگار اللہ ایمان لائے ہو اگر تم میری راہ
 میں جہاد کر کے اور میری رضا کی طلب میں لگے ہو تو کیوں درپردہ اُن سے دوستی رکھتے ہو؟ تم جو
 چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو میں سب کو جانتا ہوں۔ تم میں سے جو ایسا کرے تو مجھ کو سیدھی راہ سے
 بھٹک گیا ہا اگر یہ کفار تمھیں یا جاہلین گے تو تم سے دشمنی کریں گے اور تمھاری طرف بُرائی کے ساتھ اپنے
 تمھارے دل پہنی زبان نکالیں گے اور چاہیں گے کہ تم کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن تمھاری رشتہ دایان
 کام نہ آئیں گی اور نہ تمھاری اولاد تمھارے کام آئے گی۔ اللہ ہی اُس دن تم میں فیصلہ کرے گا۔
 اللہ تمھارے اعمال دیکھتا ہے۔ مومنو! تمھارے لیے ابراہیم اور اس کے ساتھیوں کا ایک اچھا نمونہ
 موجود ہے۔ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا: ہم نیرارہین تم سے اور اُس شخص سے جسے تم اللہ کے سوا سوجتے
 ہو۔ ہم تمھارے اعتقادات نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں دائمی عداوت اور دشمنی اُس وقت تک ہے گی
 جب تک تم اللہ و حدیر ایمان نہ لاؤ گے۔ ابراہیم نے صرف اپنے باپ سے یہ کہا تھا: "میں آپ کے لیے
 اللہ بخشش مانگوں گا۔ لیکن اللہ کے آگے آپ کے لیے مجھے ذرا بھی اختیار نہیں ہے" اور یہ دعا کی تھی۔
 "وہ ہے اس پروردگار! ہم بھی پرہیزگار تھے، میں اور میری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور میری ہی
 طرف ہماری بازگشت ہے۔ ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا۔ اسے ہمارے رب! ہم
 ہمیں بخش دے تو غالبِ ملک والا ہے" مومنو! تمھارے لیے یعنی اللہ اور یومِ آخرت کے امیدواروں
 کے لیے پیروی کرنے کو ایک اچھا نمونہ اُن لوگوں کا ہے۔ اور جو اُن کی پیروی سے روگردانی کرے گا
 تو اللہ بے نیاز اور سزاوار احمد ہے +

لیکن یہ محض
 کو نہ سمجھیں

۱۵۰ محض نے غیبی طور پر کہہ چکا تھا اس کی خبر طالع بن شدہ نہ کہ یہ کتا چاہی ہے۔ آنحضرت پر ادا ہوا ہے
 نہ انشا پر گرامہ تمھارے اس لیے کہ وہ عاجزوں سے تھک چکا تھا اور یہ آیتیں اُن پر تھیں کہ ان کی
 کا عمل نہ تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کے زور و ظلم کا مستحق بن چکا تھا۔ یوں ہمیں یہ خبر ہو سکتی ہے کہ اللہ اور یوم
 آخرت سے دوسرے دلوں کے لیے ہے۔

اللہ قادر ہوا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہو کر اللہ یہ نہیں کہتا کہ جو لوگ تم سے تمھارے بہن کے
 باپے میں نہیں لیتے اور تمھیں تمھارے گھروں سے نہیں نکالا تم ان کے ساتھ احسان نہ کرو اور ان
 ان کے مقابلے میں انصاف نہ کرو اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اللہ انھیں
 لوگوں کی دوستی سے روکتا ہے جو تم سے دین کے باپے میں لڑے اور تمھارے گھروں سے تمھیں نکال دیا
 اور تمھارے نکالنے میں تمھارے دشمنوں کی مدد کی جائے لوگوں سے جو دوستی کریں گے وہ ظالم ہیں
 مومنو! تمھارے باپس مومن عورتیں جب ہجرت کیے گئے تو تم ان کو جانچو۔ گو اللہ ہی ان کے ایمانوں کو
 خوب جانتا ہے پھر اگر تم ان کو مومن نہ جانو تو انھیں کفار کے حوالہ نہ کرو نہ وہ عورتیں کافروں کو حلال
 ہیں اور نہ کفار ان عورتوں کو حلال ہیں ہاں کافروں کو اتنا دید و بخت انھوں نے ان عورتوں پر خرچ
 کیا ہے تو تم یہ کوئی گناہ نہیں ہو کہ ان کا نہرے کر تم ان سے نکاح کر لو کہ کافروں کو تم عقد نکاح میں
 نہ رکھو اور تم نے ان پر جو خرچ کیا ہے اسے کافروں سے مانگو اور کفار تم سے وہ خرچ مانگیں جو ان عورتوں
 پر انھوں نے کیا ہے۔ اللہ کا یہ حکم ہے کہ تم لوگوں میں صادر کرتا ہے۔ اللہ جانتے والا اور حکمت
 والا ہے مگر تمھاری بیعتوں میں سے کوئی عورت تم سے جھٹ کر کافروں میں چلی جائے اور کفار
 تمھارے خرچہ دانہ کریں اور پھر تمھاری ذمت آئے کہ تم کافروں کو دو تو تم مسلمانوں کو حین کی بیعتیں
 کافروں میں چلی گئیں جتنا خرچہ ان کا ہوا ہو اس رقم سے دید و بخت انھیں کافروں کو دینا ہے اور تم اس
 اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو یہ اسے ہی! جب تیرے باپس مومن عورتیں اگر اس قول سے بیعت
 کریں کہ اللہ کے ساتھ وہ کوئی شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ پوری نہ کریں گی۔ نہ نہ کریں گی اپنی اولاد کو
 قتل نہ کریں گی۔ کوئی ہمتان دل سے نہ ٹھہرائیں گی اور امور شرعی میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو
 ان سے بیعت لے لیا کرو اور اللہ سے ان کے لیے مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ مومنو!
 اس قوم (یہود) سے دوستی نہ کرو جس پر اللہ کا غضب ہے۔ یہ لوگ تمہارے آخرت سے اسی طرے کیلوس

عاجز عورتیں

کفار اور عورتیں
بیعت نکاح میں

یہود کا گروہ

اللہ تمھاری بیعتیں جو کافروں کو انھیں ملانے دید و بخت خرچہ مراد وہ دین ہر جو مردوں نے عورتوں کو دیا ہے
 اس سے کہ تم یہ نہ کہو کہ اگر تمھاری بیعتوں میں سے کوئی عورت تم سے جھٹ کر کافروں میں چلی جائے اور کفار تمھارے خرچہ
 اور تمھارے دین کے خرچہ اور مال اپنے ساتھ لے کر گئے ہوں تو ان مسلمانوں کو بھی بیعتیں کافروں میں چلی گئیں اتنا دید و بخت ان کا خرچہ
 ہوا ہے اتنا تمھارے اسلام سے ملتا ہے کہ جب کہ کفار کے من سے بعض مرد عورتوں کو دیکر مسلمان ہو جاتے تھے یا بعض عورتیں نے مردوں
 کی مرضی سے کفران مسلمان ہو جاتے تھے اور اس وقت ہوا اس کے کوئی منفعت نہ تھا نہ انھیں جو مسلمان تھا کہ وہ لوگوں میں چلی جائے اور جو مسلمان
 دیا ہو وہ ان میں سے ہے لکھو کہ تم کہہ دو کہ اللہ نے تمھارے آخرت کی ذمت کی اس وقت عورتوں نے بھی بیعت کی تھی۔ ایک بار
 یہ دیکھو کہ اللہ نے تمھارے دین میں سے لکھ لیا ہے اور اللہ نے تمھارے دین کو دیکھا ہے کہ عورتوں کو بیعت کے لیے انھیں نے نصیحت کر کہ ان سے نہ لیا کرو اور ان سے

میں بس طرح کفار اہل قبور (مردوں) سے دایوس ہیں۔ کہ وہ مگر کبھی زندہ نہ ہوں گے۔

سورہ صف

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ اے آسمانوں اور زمین میں جو مخلوقات ہیں وہ سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔
 ۲۔ مومنو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جسے کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے کہ تم جو کہو اسے نہ کرو۔
 ۳۔ اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں عین باندہ اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیلابی
 ۴۔ مہوئی دیوار میں لے لے ٹھکڑا تو اُن لوگوں کو یاد دلایا جب ہوئی نے اپنی قوم سے کہا: لوگو! تم جانتے ہو کہ
 ۵۔ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں پھر تم نے کیوں ایذا دیتے ہو؟ انھوں نے نبی اختیار کی تو اللہ
 ۶۔ نے اُن کے دل سے کر دیے تو تم نا فرمان کو اللہ راہ نہیں دکھاتا لے لے ٹھکڑا! لوگوں کو یہ بھی یاد دلایا کہ عیسیٰ
 ۷۔ ابن مریم نے نبی اسرائیل سے کہا تھا: مجھے اللہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ تم سے پہلے جو تو ریت ہے،
 ۸۔ میں اُس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا
 ۹۔ نام احمد ہوگا۔ پھر وہ رسول جب در اُٹل (معجزات) لیکر آیا تو نبی اسرائیل کہتے ہیں: یہ جادو ہوا
 ۱۰۔ جا دو، جو: اُس شخص نے بڑے ظالم کوں ہوگا کہ جب وہ اسلام کی طرف بلایا جائے تو اللہ پر افسر باندھے ہو؟
 ۱۱۔ تو ظالم کو اللہ راہ نہیں دکھاتا۔ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور نکلا اور نور پورا
 ۱۲۔ کر کے سبے گا۔ اگرچہ کفار بُرا مانیں، اسی اللہ نے اپنے رسول محمد کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے
 ۱۳۔ تاکہ اُس دین کو تمام ادیان پر وہ غالب کرے اگرچہ مشرکین بُرا مانیں۔

۱۴۔ مومنو! میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ تم اللہ اور اُسے
 ۱۵۔ رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ تم سمجھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔
 ۱۶۔ تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے پتے نہیں
 ۱۷۔ جاسی ہیں اور سد ابار باغوں میں اچھا چھے ٹھہرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہوگی۔ اُن میں
 ۱۸۔ کے سوا ایک اور چیز بھی ہے جسے تم دنیا میں جانتے ہو۔ یہ کہ تمہیں اللہ سے دوسری اور غریب تم

۱۹۔ اس سورۃ میں صفت باندہ قرآن میں لکھی ہوئے کامی ہو رہے۔

ایضاً دیکھو

مجاہدین راہی
کی صفیں

بشارت احمد
انجیل میں

فتح ہادی
بشیرگی

ملک فتح کرو گے اے محمد! تو مومنوں کو اس کی خوشخبری سنائے، مومنوں اللہ کے مددگار بنے رہو جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں (اصحاب) سے پوچھا تھا: "کون ہو جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے؟" حواریوں نے کہا: "ہم اللہ کے رسول کے مددگار ہیں" بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ لائے اور کچھ کا فرسے۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کو بمقامِ اُن کے دشمنوں کے مدد دی اور وہ غالب رہے۔

حواریوں
حضرت عیسیٰ

سورہ جمعہ

(مفی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے آسمانوں اور زمین میں جو مخلوقات ہیں وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ وہ بادشاہ ہر پاک ہے۔ غالب ہے اور حکم ہے اُسی نے اِن پر مومنوں میں انھیں میں سے ایک کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو ان کے سامنے اُسکی آیتیں پڑھتا ہے انھیں شکر کی تجاوت سے پاک کرتا ہے اور ان کو کتابِ الہی اور حکمت سکھاتا ہے ورنہ اس کے پہلے تو یہ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے اللہ نے اس رسول کو اور لوگوں کی طرف بھی بھیجا ہے جو ابھی تک ان مسلمانانِ عرب میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ وہ زبردست حکمت والا ہے یہ رسالت اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ پر افضل والا ہے بارِ احکام تو راتِ جہنم پر لاد گیا اور وہ اُسے اُٹھانے کے اُن کی مثال گدھے کی ہے جس پر کتا بٹن لڑی ہوں اللہ کی آیتوں کی تجلّی نہ والی قوم کی مثال کیا بُری ہے، تو مظلوم کو اللہ راہ نہیں دکھاتا اے محمد! تو یہودیوں سے کہہ لے یہود اگر تم سچے ہو اور سچے ہو کہ اور آدمیوں کو چھوڑ کر اللہ کے تھیں دوست ہو تو میری تمنا کرو کہ جو جہنم اُن اعمال کے جس کے یہ ترکیب ہو چکے ہیں یہی موت کی تمنا کریں گے اللہ ظالموں کو جاتا ہے اے محمد! تو ان سے کہہ "موت جس سے تم بھاگتے ہو تمھیں ضرور آئے گی۔ اور پھر تمہیں اور ظاہر جاننے والے اللہ کے پاس پہونچائے جاؤ گے۔ پھر وہ تمھیں تمھارے اعمال سے آگاہ کرے گا" اے مومنو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو یا اَللّٰہی (نماز) کے لیے بیکو اور بیخ (خبرہ و فریضہ) چھوڑ دو اگر تم جانو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو

رسالتِ محمدیہ
نامِ مالکین
علمِ عمل

اذانِ جمعہ

نماز جمعہ کا صبر و اجر چھوڑ دو اگر تم نہ جانتے ہو کہ اس قومیت کی گمراہی میں تھے

اور اللہ کا فضل (معاش) دیکھو! اور اللہ کو بکثرت یاد کیا کرو تاکہ تمھارا چھٹکارا ہو اور یہ لوگ^{۱۴} جب کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تو اُدھر متوجہ ہو جاتے ہیں اور لے محمد! تمھے کھڑا چھوڑتے ہیں تو کہہ کر اللہ کے پاس جو ثواب عبادت ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہت رزق دینے والا ہے۔

سورہ منافقون^{۱۵}

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! میرے پاس منافقین ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ بیشک جانتا ہے کہ تو اسکا رسول ہے۔ مگر اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ منافقین نے اپنی قسموں کو پس بنا رکھا ہے۔ یہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ کیا ہی بُرے کام یہ کرتے ہیں! یہ اس لیے ہیں کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر ٹھہر کر دی گئی۔ اب یہ نہیں سمجھتے کہ اے محمد! تمھے دیکھتے ہیں ان کے ذیل "دول بھلے معلوم ہوتے ہیں اور جب یہ بولتے ہیں تو توجہ سے ان کی بات کو سنتا ہے۔ حالانکہ بے عقلی اور بے تدبیری میں یہ گویا چوب خشک ہیں۔ دلوں سے لگے ہوئے۔ ان پر خوف ایسا غالب رہتا ہے کہ جب کوئی آواز سخت یہ سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ للکار رہے ہیں۔ یہ لوگ تیرے دشمن ہیں تو ان سے بچنا رہا۔ اللہ انھیں ہلاک کرے۔ یہ کہہ کر بکے جاتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ "آؤ۔ اللہ کا رسول تمھارے لیے بخشش مانگے۔" تو یہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور لے محمد! تو انھیں دیکھتا ہے کہ رُکے ہوئے ہیں اور متنبہ ہیں۔ تو ان کے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے دونوں حالتیں برابر ہیں۔ اللہ ان کو ہرگز بخشے گا نہ فرماں لوگوں کو اللہ راہ نہیں دکھاتا۔ یہی لوگوں سے کہتے ہیں۔ "رسول اللہ کے ساتھیوں کو خرچ خدو۔ تاکہ وہ منتشر ہو جائیں۔" حالانکہ اللہ کے پاس آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے کہ یہ کسے تھیں اگر ہم مدینہ میں واپس پہنچنے تو عزت والے ذیلوں کو مدینہ سے نکال باہر کر دیں گے۔ لیکن منافقین یہ نہیں جانتے کہ اصلی عزت اللہ۔ اُس کے رسول اور مومنین کی ہے۔

۱۴۔ ایک بار آنحضرتؐ کو خطبہ پڑھتے تھے کہ کوئی کانٹا تجارت باز مومین آیا اور لوگ وہاں چلے گئے مرنے والے لوگ شریکِ خلیفہ ہے۔ اس آیت سے اُن مسلمانوں کی تنبیہ کی گئی۔ ۱۵۔ اس سورہ میں منافقان مدینہ کا ذکر ہے۔ ۱۶۔ اس میں اشارہ ہے اس میں مل کر ان کا نشان کی ظاہری صورت ہے دھوکا دکھانا چاہیے۔ ۱۷۔ یہ منافقین بہت جگہ رہتے ہیں۔ ۱۸۔ دیکھو زمرہ ۲۳

ع موسیٰ تھا ہے مال اور تمھاری اولاد اللہ کے ذکر سے تعین غافل نہ کریں۔ چھاپسا کرے گا نقصان میں رہے گا۔ ہم نے تعین جو رزق دیا اسے قبل اس کے خرچ کر ڈالو کہ تم میں سے کسی کو بہت آئے اور وہ کہنے لگے بولے میرے رب اکاش تو تھوڑی دیر کے لیے مجھے اور ملت دیتا تو میں صدقہ دے لیتا اور نیک بندوں میں داخل ہو جاتا۔ جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ کبھی اسے ملت نہیں دیتا۔ اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہے۔

اللہ کو یاد کرو

سزاوت اپنا
بھاری کرو

سورہ تغابن

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح آسمانوں اور زمین میں غیبی مخلوقات جن اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اسی کی بادشاہت پر اور اسی کی حمد ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اسی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم میں سے کوئی کافر ہوا کوئی سوئے ہوا۔ اللہ تمھارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک بنایا ہے اور اس نے تمھاری صورتیں بنائی ہیں اور حسین صورتیں بنائی ہیں۔ اسی کی طرف سب کو پھیر جانا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین پر ہو رہا ہے اور تمھارے افعال ظاہری اور باطنی سے بھی وہ باخبر ہے۔ وہ اللہ دل کے خیالات کا جاننے والا ہے۔ کیا تم سے پہلے جو کفار گمراہے ہیں ان کی خبر تمھیں نہیں ہو کہ انھوں نے دنیا میں اپنے کاموں کی سزا کا مزہ کھیا اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہونا ہے۔ یہ اس لیے تھا کہ جب ان کے رسول ان کے سامنے دلائل (معجزات) لاتے تھے تو وہ کہتے تھے۔ کیا ہمارا ہی سا کوئی آدمی ہمیں راستہ بتائے گا؟ انھوں نے رسولوں کو نہ مانا اور ان سے منہ پھیرا تو اللہ نے ان کو سزا دی کہ اللہ بے پروا ہے اور سزاوار حمد ہے۔ کفار سمجھتے ہیں کہ وہ دوبارہ اٹھائے نہ جائیں گے۔ اسے ٹھکراؤ کہ ان قسم ہو میرے رب کی۔ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور اس وقت تم کو بتایا جائے گا کہ دنیا میں تم نے کیا کیا کیا اللہ کے لیے یہ آسان ہے۔ لوگو! تم اللہ پر اس کے رسول پر اور اس نورِ ہدایت (قرآن) پر جو ہم نے تمہارا ہوا ایمان لاؤ۔ اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہے۔

اللہ سبیت

ہو سکتا ہے

روز قیامت

روزِ حشر

ترجمہ قرآن مجید زبان اردو سے مترجمین کے سرور ایم ای نے کسی بات پر کہا تھا ہم دینہ میں پہنچ کر ان دلائل آسمانوں کو دیکھتے تھے کہ ان دلائل سے اس سورہ میں لفظ تغابن آیا ہے جس کے معنی ہیں نقصان اور کسی سے غیبی بات پہنچانے کا

باز بہت

۲۳۰

زمین

حکومت چاہو تو کیا تو ہم نے اُن کے اعمال کا حساب سنبھالیے لیا اور انھیں بُری سزا دی بلکہ انھیں اپنے
 اچھے کئے کا مزہ چکھا اور اُن کے کام کا انجام خسارہ ہوا۔ اللہ نے قیامت کا عذاب سخت بھیجے اُنکے
 لیے تیار کر رکھا ہے۔ ذی عقل مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اللہ نے تعین آگاہ کرنے کے لیے تمھاری
 طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم کو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ وہ مومنین کیلئے کار کو کفر
 کی تاریکی سے ایمان کی روشنی کی طرف لائے۔ جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا
 اُسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے پتے نہرین جاری ہوں گی اور جن میں اُسے ہمیشہ
 رہنا ہوگا۔ اللہ نے اُس کے لیے اچھا رزق مقرر کیا ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور
 انھیں کے مثل زمین بنائی۔ اُن کے درمیان میں انتظامی احکام نازل ہوتے رہتے ہیں تاکہ تم
 جانو کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کو گھیب ہو ہے۔

سورہ تحریم

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کفارہ قسم

۱۰۰

اے نبی! اللہ نے جسے تجھ پر حلال کیا ہے تو اُسے اپنی ازواج کی خوشنودی حاصل کرنے
 کے لیے اپنے اوپر کیوں حرام کرنا ہے؟۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے تم مسلمانوں کو تمھاری سون
 کے توڑنے کے طریقے یاد دلے کفارہ بتا دیے ہیں۔ اللہ تمھارا ساتی ہے۔ وہ جانتے والا حکمت والا
 ہے۔ مومنو! تم یاد کرو کہ جب نبی نے اپنی ایک بی بی کے سے ایک باغ چکے سے کسی۔ اور اُسے دیکھی
 بی بی سے کہہ دیا اور اللہ نے اپنے نبی کو اُس سے مطلع کر دیا۔ تو نبی نے پھر تو اُس بی بی کو چھایا اور کچھ

۱۰۰ غیب کے سنی ہیں حرام ٹھہرانا ۱۰۰ ایک مرتبہ آنحضرت نے اپنی ایک بی بی کو گھر سے کھانا یا دے دیا
 نہیں ہوا۔ اہل غیبت نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور حضرت حفصہؓ سے حضرت عائشہؓ کو مطلع کر دیا۔ اہل غیبت بھی
 ہو سکتا ہو گیا کہ اگر مفسدون نے کھانا کوئی دوسری شخص جو آپؐ نے اپنی بی بی کے پاس خاطر سے اپنے اوپر حرام کر لی تھی
 بعض نے تصحیح کر دی کہ جاریہ بارہ قطعہ کو آنحضرت نے حضرت حفصہؓ کے پاس خاطر سے اپنے آب پر حرام کیا تھا اور حضرت
 حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے اسکا ذکر کیا یہ بھی ایک قول ہے کہ آنحضرت نے اپنے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مطلقیت کی
 پیشین گوئی بھی حضرت حفصہؓ کے حق اور احماد کی تاکید کی تھی مگر اُن سے یہ راہ نہ بھرا یا نہ گیارہ ازواج نبی کے لیے دیکھے ہیں ان کا
 طبع نیک صوفی ۱۰۰ حضرت حفصہؓ پر ۱۰۰ تحریم ہا رہا یہاں تحریم منسل با ذکر غیبت فقہین ۱۰۰ حضرت عائشہؓ

نہیں چلایا۔ جب بنی نے اپنی لہلہ کو وہ چلایا تو وہ پوچھنے لگی کہ آپ سے یہ کس نے کہا؟ بنی نے کہا کہ مجھے اللہ نے بتایا جو خبر دار دانا ہو۔ تم دونوں اللہ کی جناب میں تو بہر وقت بہتر جو تم دونوں کے دونوں میں کی آگئی ہو۔ اور اگر خلافت بنی سائش کرو گی تو اللہ بنی کا حلیٰ ہی ہو اور اس کے بعد جبریل موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے فرشتے بھی اس کے مددگار بنیں اور بنی نصیحتیں طلاق دیدے تو امید ہو کہ اس کا رب تم سے بہتر بیابان اُسے بدلہ میں دے گا۔ جو اطاعت شعار۔ مومنہ نمازی تو بہ کرنے والیاں عبادت گزار اور روزہ دار ہوں گی اور ان میں نیکی بھی ہوں گی اور ان کا بھی ہوں گی۔ مومنو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاؤ جس کے اندھن آدمی اور تجھ میں اور وحشت زبان اور وحشت مزاج فرشتے اُس پر تعینات ہیں۔ اللہ جو ان کو حکم دیتا ہے اُس سے وہ فرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے اور اُس دن کافروں سے لگا جائے گا کہ کافرو! آج معذرت نہ کرو۔ دنیا میں جو تم نے کیا ہو اُسی کا بدلہ نصیحتیں دیا جائے گا۔

مومنو! اللہ سے تو بہت خراب نصیحت کرو۔ شاید تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے دور کرے اور نصیحتیں ایسے باغون میں داخل کرے جن کے نیچے نہرین جاری ہیں۔ یہ وہ دن ہو گا جب اللہ نبی کو اور اُس کے ساتھی مومنوں کو رسوا نہ کرے گا۔ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف چلے گا اور یہ کہیں گے بڑے ہمارے رب! ہمارا نور اخیر تک قائم رکھو اور ہمیں بخشنے تو ہر شے پر قادر ہو۔ اے بنی! کفار اور منافقین سے جدا کر دو ان پر تشدد کرو۔ ان کا کھانا کو حنی ہو جو اُسی جگہ پر کافروں کے لیے اللہ مثال کے طور پر نوح اور لوط کی بیبیوں کا ذکر کرتا ہے یہ دونوں عورتیں ہلکے و دینک بندوں کے تحت تھیں میں نصیحتیں۔ جب اُن پیغمبروں کو اُن دونوں عورتوں نے دغا دیا تو وہ پیغمبر اُن عورتوں کو خدا کی قسم سے خدا بچانے کے اور اُن دونوں سے کہا گیا کہ تم بھی چلنے والوں کے ساتھ آگ میں جلاؤ ایمان والوں کی تسکین کے لیے اللہ فرعون کی بی بی کی قتل دیتا ہے کہ اُس نے دما کی تھی۔ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا۔ اور فرعون اور اس کے کوار سے مجھ بچاؤ اور ان ظالموں سے مجھ بچاتے ہو۔ اللہ عمران کی بی بی مریم کی بھی مثال بیان کرتا ہے جس نے اپنی عصمت محفوظ رکھی تو ہم نے اُس میں نبی اور روح پھونکی اور وہ اپنے رب کے کلمات اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کرتی رہی اور فرمانبردار رہی۔

۱۔ حضرت عتداہ حضرت عائشہ ۲۔ کلمہ قابل المونین کا ترجمہ اور آئین اہل سنن کے نزدیک عزت الیہ اور حضرت علی ۳۔ اللہ اور اہل بیت ۴۔ اس سے صرف حضرت علی کہ اللہ جب مراد لیتے ہیں ۵۔ عترتیں جو کواری سزاوارتہ نبی علی بن ۶۔ خوں اور اس کے ساتھیوں سے ۷۔ اور حضرت عیسیٰ ۸۔

نہایت

منہج
دونہایت
کی

الانبياء

سورہ ملک

(ملکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے مبارک ہو اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہو اور ہر شے پر وہ قادر ہو۔ اُسی نے موت اور حیات کو پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں وہ آزمائے کہ تم میں کس کا کام اچھا ہو، وہ غالب بنے یا ہارے۔ اُسی نے تیرے ترسات آسمان بنائے ہیں، دیکھنے والے! کیا تو ان کی صنعت میں کوئی تفاوت دیکھتا ہو؟ پھر دیکھ کوئی خشکات نظر آتا ہو؟ پھر دوبارہ دیکھ۔ تیری نظر تیری طرف چوڑھیا کر اور خشک کر تجھ تک واپس آجائے گی۔ تم نے تھان دینا کو ستاروں کے چراغوں سے مزین کیا ہے اور ان چراغوں کو شیاطین کی سنگساری کے لیے بنایا ہے اور شیاطین کے لیے آگ کا عذاب تیار کیا ہے جو لوگ اپنے پیچھے سے گھر کرتے ہیں ان کے لیے عذاب و دوزخ ہے اور وہ جگہ ہے جس میں جب وہ ولے جائیں گے تو اُس میں انہیں شہ سناہی دے گا اور وہ ایسا خوش مارتی ہوگی گویا غیظ سے بھسا جاتی ہو۔ جب اُس میں کافروں کا کوئی گروہ دھلا جائے گا تو محافظان دوزخ ان سے پوچھیں گے: کیا کوئی ڈرانے والا بنیغیر تھکے پاس نہیں آیا تھا؟ کہ وہ کہیں گے: "ڈرانے والا تو آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور اس سے کہا: یہ اللہ نے تو کوئی کتب نہیں اتاری ہے۔ تم خود ہی غلطی میں ہو۔ اور وہ یہ بھی کہیں گے: "اگر ہم سنے یا سمجھے تو دوزخی نہ ہوتے؟ غمگین وہ دوزخی اپنے گناہ کا پتہ کر گئے۔ دوزخی رحمت سے دور ہوں؟ بیشک جہل پنے رب سے بے دیکھے دُستے ہیں ان کے لیے بخشش اور عظیم اجر ہو گا۔ اتم باتیں چھپاؤ یا ظاہر کرنا اللہ کے خیالات جانتا ہو کیا میں نے پیدا کیا ہے؟ وہ لطیف ہو اور باخبر ہو۔

پھر لوگو! اُسی نے تمہارے لیے زمین کو نرم بنایا ہے کہ تم اُس کے اطراف میں چلو اور اُس کا پودا

اللہ شروع سرورہ میں لفظ ملک ہے جس کے معنی ہیں بادشاہت۔ شیاطین کا بھگانے والا یا مٹانے کے لیے ہے۔ بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔

رزق کھاؤ، اُسی کی طرف تم کو بھیجنا ہوا، کیا تم اللہ سے جو آسمان میں ہر دورے نہیں کہ وہ تعین
 زمین میں اس طرح دھنسا دے کہ کھانک زمین پہنے لگے؟ کیا تم اُس اللہ سے جو آسمان میں ہر دورے
 نہیں کہ وہ تم پر بھیجے برساتے؟ غنقریب تم جان لو گے کہ ہمارا دلانا کیسا تھا، ان سے پہلے جو لوگوں نے
 ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ان کے حق میں ہماری نافرمانی کیسی ہوئی؟ کیا یہ لوگ پہنے اور پرندوں کو پر
 کھوے ہوئے اور برہمنیے ہوئے نہیں دیکھتے؟ رحمن اللہ کے سوا کون انھیں پیغام میں یوں قائم
 رکھ سکتا ہو؟ وہ ہر شے کا نگار ہے، لوگو! ایسا کونسا لشکر تھا جسے پاس ہے جو اللہ کے مقابلہ میں تھا ہی بد کر گیا
 کفار محض دھوکے میں ہیں، اگر اللہ رزق پہونچانا بند کر دے تو پھر کون ایسا ہے جو تعین رزق پہونچا دے؟
 کفار محض سرکشی اور گریز پر اڑے ہوئے ہیں، بھلا ایسا شخص جو اپنے منہ کے بھل جلتا ہے، راہ پائے گا وہ
 راہ پائے گا جو راہ راست پر سیدھا چلا جا رہا ہو؟ اے محمد! تو لوگوں سے کہہ دے اللہ وہی ہے جس نے
 تعین پیدا کیا اور کائنات آکھیں اور دل تعین عطا کیے۔ لیکن تم لوگ شکر کم کرتے ہو، تو یہی کہہ دے اللہ
 وہی ہے جس نے تم کو زمین میں بھلا دیا، اور اُسی کے پاس تعین پھر جمع ہونا ہے، کفار مسلمانوں سے
 پوچھتے ہیں: تم سبچے ہو تو بتاؤ وعدہ قیامت کب پورا ہوگا؟ اے محمد! تو کہہ دے اسکا علم اللہ کو ہے
 میں تو صاف طور پر دورانے والا ہوں، پھر جب کفار قیامت کو نزدیک دیکھیں گے تو ان کے منہ
 نف ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: یہی وہ دن ہے جس کا تم تقاضا کرتے تھے، اے محمد! تو
 ان لوگوں سے کہہ دے: بھلا دیکھو تو اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرے خواہ ان پر رحم کرے
 یہ تو بتاؤ کہ کافروں کو عذاب دردناک سے کون بچائے گا؟ اے محمد! تو کہہ دے وہی اللہ جو رحم فرما لایا
 ہم تمہیں ایمان لائے ہیں اور اُسی پر ہمیں سارے ہیں۔ غنقریب تم جان لو گے کہ حق کھانا کون ہے؟
 اے محمد! تو ان لوگوں سے پوچھ دے: بھلا دیکھو تو اگر تمہارا بانی زمین کے اندر چلا جائے تو آب
 جاری تعین کون دے گا؟

سورہ قلم
 رکعت ۱

لے اسے سورہ ن بھی کہتے ہیں: اس کے کلمہ میں "ن" اور "م" ملے ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ہے محمدؐ قسم تو علم کی اور لوگوں کی تخریر کی کہ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہو
اور تیرے تبلیغ رسالت کا اجر کم ہونے والا نہیں ہو، تو صاحب اخلاق عظیم ہو، بس لمے عمدا
عقربوب تو دیکھے گا اور وہ (تیرے دشمن) بھی دیکھیں گے کہ کون تم میں دیوانہ ہو؟ پیر رب غیب
جانشاہ کی اس کی راہ سے کون بہکا ہوا ہے؟ اور کون راہ پر ہو؟ قصداً نے والے مشرکین کا کھانا نہ مانا،
وہ چاہتے ہیں کہ تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں؟ تو کسی ایسے شخص کا کھانا کبھی نہ مانا جو تمہیں کھاتا ہو۔
ذلیل ہو۔ طعنے زن ہو۔ چٹخوڑ ہو۔ نیکی سے روکنے والا ہو۔ حد سے بڑھا ہوا ہو۔ گنگا نہ ہو۔ بد خو ہوا سکے
علاوہ حرام زادہ ہو۔ اس لیے کہ وہ صاحب مال اور صاحب دلاور ہو جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر نکالتی
جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: ”یہ انھوں کی کہانیاں ہیں؟“ ہم عقربوب اس کے ناکرے پر دلغ لگاؤں گے۔
ہم نے ان کا فروں کو دیا ہے؟ آدھا آدھا جیسا کہ صاحبان باغ کو آدھا آدھا انھوں نے یہ قسم کھائی تھی
کہ ہم کل صبح کو اس کا پھل توڑیں گے؟ اور انشاؤ اللہ نہ کھاتا تھا؟ تیرے رب کی طرف سے ایک بلا
اس باغ پر پھر گئی۔ وہ سوتے ہی رہے اور باغ ڈھیر ہو کر رہ گیا۔ صبح ہوتے ہوتے ایک نے دوسرے
کو پکار کر پھل توڑنے میں تو باغ پر علی الصبح پہنچو، وہ جھپٹے ہوئے یہ کہتے چلے کہ کوئی مسکین کج
تھا لے باغ میں داخل نہونے پائے۔ اور وہاں سو رہے وہ اس طرح پہنچے گویا اپنے ارادہ پر
انھیں قدرت حاصل ہو۔ پھر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: ”ہم راہ بھول گئے ہیں۔ بلکہ راہ نہیں
بھولے ہیں ہم بد نصیب ہیں، اُن دن جو بہتر آدمی تھا اُس نے کہا: ”کیا میں نے تم سے کہا تھا
اللہ کی تسبیح کیون نہیں کرتے؟“ پھر سب نے کہا: ”ہمارا رب پاک ہو اور ہم قصور و ارہین“
اور ایک نے دوسرے کی ملامت شروع کی اور پھر سب نے کہا: ”ہلاکی ہو ہماری کہ ہم ہی حد سے

سلا۔ وہیں منیرہ کی شاد میں آتین ہیں۔ جنگ برہمن یہ کہ فرستل کیا گیا اور ناک میں اسکی زخم لگا اور پیش گوئی
اس طرح پوری ہوئی۔ ۱۰۰۰ میں ایک سمتوں شخص کا بت عہد باغ تھا، مسکین کو اس کے پیسے کھانے کو دے تھے،
اُس کے مرنے پر اُس کے تین لاکھ جو پورے پھیل تھے اُس کے وارث ہوئے۔ انھوں نے سوہ جات کے سوہ میں کج کا ذب وقت
باغ میں جانے کا ارادہ کیا کہ مسکین جمع نہون اور انشاؤ اللہ کے ساتھ ارادہ ظاہر نہیں کیا قدرت الہی کا ٹکڑ ہوا۔ باغ
کے سب پھل ذات کو ضائع ہو گئے۔ اور صبح کو اُن پھلوں نے ذات اٹھائی، اُن حضرت کی ابتداء رسالت میں کہ میں
تھوڑا بڑا تھا۔ اللہ انکا باغ کا تعہد بیان کے فرما ہے کہ قضا سال سے اہل کی کی آزمائش اُس طرح کی جاتی ہے جس طرح
الان باغ مذکور کی آزمائش کی گئی تھی۔

بڑھ گئے تھے۔ عجب نہیں کہ ہمارا رب ہم کو اس سے بہتر مانگے۔ اب ہمارے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اے محمد! ان شکر و نرا سی طرح دنیا میں عذاب ہوتا ہوا اور وہ عین عذابِ آخرت اس سے کمین بڑھ کر ہو۔

سبح پروردگاروں کے لیے اُن کے رب کے پاس نعمت ملے یا غنیمت دیا گیا ہم فرمانبرداروں کو گنہگاروں کی طرح کر دیں گے؟ + لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہو؟ تم کیسی باتیں کرتے ہو؟ کیا تمہارا پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟ کہ جو تم پسند کرو گے وہی پاؤ گے؟ کیا تم نے ہم سے تمہیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک قائم رہیں گی کہ جو تم چاہو گے وہی تمہیں قیامت میں ملے گا؟ + اے محمد! قرآنِ مشرکین سے بوجھ۔ کہ کوئی ان میں سے اسکا ذمہ لیتا ہو۔ یا جو شریک اللہ کے انھوں نے ٹھہرا رکھے ہیں وہ ذمہ دار ہیں؟ اگر یہ سچے ہیں تو اپنے اُن شریکوں کو پیش کریں جس دن پردہ اٹھے گا اور لوگ سجدہ کے لیے طلب کیے جائیں گے تو سجدے نہ کر سکیں گے۔ اُن کی آنکھیں نہایت سے بنی ہوں گی اور رسوائی انھیں گھیر ہوے ہوگی۔ وہ لوگ دنیا میں سجدے کے لیے بلائے جاتے تھے تو تندرست تھے اور معذرت کرتے تھے + پس اے محمد! تو مجھے اہل ان لوگوں کو جو میرے اس کلام (قرآن) کو ٹھٹھاتے ہیں ہمارے حال پر بھیج دے۔ ہم انھیں ہر طرح کہ انھیں خبر بھی نہیں ہے بدتر سچ دوزخ میں کھینچتے اور انھیں دھیل دیتے چلے جا رہے ہیں ہمارا دواؤں مضبوط ہو چکے ہیں کیا تو ان سے کوئی فردوری مانگتا ہو کہ یہ اس تاوان سے گران بار ہو گئے ہیں۔ یا ان کے پاس علم غیب ہے جسے انھوں نے لکھ رکھا ہو؟ + اے محمد! تو اپنے رب کے حکم پر صبر کر اور صاحبِ جوت (حضرت یونس) کی طرح نہ جو غمگین ہو کر اپنے رب کو پکارنے لگا تھا۔ اُس کے رب کا فضل پر اُن کی۔ تنگی رہی نہ کہ تو وہ پیشِ میدانِ مین بُرے حالوں پھینک دیا گیا ہوتا لیکن اُس کے رب نے اُسے ناز اور صالحین میں اُسے شامل کیا اہل محمد! کفار جب قرآن سنتے ہیں تو تجھے ایسا گھورتے ہیں کہ تجھے کیا حائل ہے، وہ کچھ نہیں کہتے ہیں حالانکہ یہ قرآن تمام عالم کے لیے نصیحت ہے۔

سورہ الحاقہ

۱۔ میں دن قیامت میں صیحتِ خدیجہ ہوا لیکن میں نے یہ کہنا ہے + ۵۴۔ یزاقو ملک ابدا ہم۔ لافانی ترجمہ۔ پڑھنا چاہیے
تجھے اپنی نظر سے (پہنچاؤ نہ دیکھ سکا) لیکن مادی کے مقصد سے بیان نہ کر سکا ہے۔ ایسا گھورتے ہیں کہ تجھے
کھا جائیں گے + ۵۵۔ یہ سورہ الحاقہ کے لفظ سے شروع ہوتا ہے + اس کے لغوی معنی ہیں تاج۔ حالتِ یاسندگی۔ مراد اس سے
قیامت ہے۔ اور یہی معنی بیان اختیار کیے گئے ہیں +

(ملی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح قیامت۔ قیامت کیا ہو؟ اے محمدؐ تو کیا سمجھا کہ قیامت کیا ہو؟ + نمود اور عاد نے قیامت کو ٹھیلایا تھا + نمود تو آواز سخت سے ہلاک ہوئے اور عاد ہولے تند سے ہلاک ہوئے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور ان برسات راتیں اور آٹھ دن لگاتار قائم رہی تھی + اے مخاطب! اگر تو اسوقت ہوتا تو کیجھتا کہ وہ لوگ مگر ایسے ہی تھے جیسے کہ خلیجوں درخت کی جڑیں + کیا اب ان میں کا کوئی بھی بچے باقی نظر آتا ہو؟ + فرعون نے اور اس سے اگلے لوگوں نے اور انہی بستی والوں (قوم لوط) نے خطائیں کی تھیں اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانیاں کی تھیں۔ پھر اللہ نے بھی انھیں بہت سخت پکڑا + لوگو! جب نوح کے زمانہ میں پانی کی طغیانی ہوئی تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کیا کہ تمھارے لیے ہم یہ دم وادعہ یادگار بنا دیں اور جن کے کانون میں یاد رکھنے کی صلاحیت ہو وہ یاد رکھیں + اے محمدؐ جب ایک مرتبہ صور بھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھائے جائیں گے اور ایک ہی بارگڑے گڑھے کر دیے جائیں گے تو اس میں قیامت آجائے گی اور آسمان پھٹ کر اس دن سست ہو جائے گا اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور آٹھ فرشتے یہ رب کا عرش اپنے اوپر اس دن اٹھائے ہوں گے + لوگو! تم اس دن اللہ کے سامنے پیش کیے جاؤ گے۔ کوئی راز تمھارا مخفی نہ رہے گا + جس کے واسطے ہاتھ میں اسکا نامہ اعمال دیا جائے گا وہ لوگوں سے گامیر (نامہ اعمال) پر موصوفین سمجھتا تھا کہ ایک دن مجھے میرا حساب (نامہ اعمال) ملے گا + پھر وہ خاطر خواہ پیش میں ہوگا۔ یعنی جنت عالی میں ہوگا جس کے سیوے جھکے ہوں گے + جنتیوں سے کہا جائے گا + کھاؤ پیتھیں گوارا ہو۔ گذشتہ دنوں (دنیا) کے کاموں کا یہ انجام ہو + اور جسے اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا + کاش مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہو؟ کاش میری موت دنیا میں میری ہستی کا خاتمہ کر دیتی + میرا دل میرے کام نہ آیا + میری دلیلین بیکار ہو گئیں + حکم ہوگا + اسے پکڑو اور قید کرو اور دوزخ میں ڈال دو + پھر سرگرمی پسندین میں اسے پکڑو + یہ اللہ بزرگ پر ایمان نہیں لاتا تھا۔ اور حتیٰ جون کے کھانا کھانے پر ترغیب بھی نہیں دیتا تھا + آج اسکا کوئی مددگار ایمان نہیں ہو اور نہ اس کے لیے زخون کے عتسالہ (دوسروں) کے سوا کوئی کھانا ہو + خطاکاروں ہی کا یہ کھانا ہو؟ +

نوع صمد

نامہ اعمال
دائے بائیں

بائیں ہاتھ میں

۵۱۔ یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے "میری یادداشت اسی کی" +

قرآن مجید
تفسیر

معارج کو گواہ میں قسم کھاتا ہوں اُن تمام چیزوں کی جو تعین نظر آتی ہیں اور اُن چیزوں کی جو تعین نظر نہیں آتی تین کہ یہ قرآن ایک رسول (فرشتہ) بزرگ کا کلام ہے۔ کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔ مگر تم لوگ ہم یقین کرتے ہو + یہ کسی کا ہن کا بھی کلام نہیں ہے۔ مگر تم لوگ کہہ غور کرتے ہو + یہ پروردگار عالم کے بیان سے اُترا ہے + اگر محمد کوئی بات ہم پر افتر کرتا تو ہم اُس کو دلہنے لے لے (مضبوطی) سے پکڑتے اور اُس کی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی بھی تم میں سے ہم کو اُس سے روک نہ سکتا + اس میں شک نہیں یہ قرآن پر ہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے + ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اسے جھٹلاتے ہیں + بیشک یہ قرآن کافروں کے لیے موجب حسرت ہو گا + یہ قرآن عین یقین ہے کہ اُس نے اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرے

سورہ معارج (مکئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معارج ایک سوال کرنے والے نے اُس عذاب کی درخواست کی جو کافروں پر ہونے والا ہے اور کوئی اُسکا دفع کرنے والا نہیں ہے + اللہ صاحب مدد کی طرف سے وہ عذاب ہو گا اُس کی طرف فرشتے اور روح (جبریل) ایک دن میں جس کی مقدار دینا کے سالوں سے بچاس ہزار سال کی ہے ہوئے ہیں + اے محمد! تو بھی طرح سے مہر کیے رہ + یہ لوگ قیامت کو پیدا کرنا چاہتے تھے ہیں اور ہمارے نزدیک قریب الوقوع ہے + اُس دن آسمان پھیلے ہوئے تلخ کی طرح ہو جائے گا اور ہمارے دھنکے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے + کوئی شخص اپنے قریبی کو وہ دکھائے بھی جائیں گے تو نہ بوجھے گا + گناہگار نہ تارے گا کہ کاش آج میں عذاب سے اپنے بیٹے - بی بی - بھائی اور اپنے دوستوں کو جو اُسے بناہ دیا کرتے تھے اور تمام اُن چیزوں کو جو زمین پر ہیں فدیہ دے کر عذاب سے نجات پاتا لیکن ایسا ہرگز نہ ہو گا + وہ دہکتی ہوئی آگ کھال کی جھینچنے والی ہوگی + حکم الہی سے پیٹھ پھیرنے والوں کو

یوم القیامت

اللہ اس سورہ کے شروع میں اللہ صاحب مدد کی گواہی پر اہل قرآن میں حفظ معارج پر اُسکا ترجمہ "معارج" کسی کافر نے انھوں نے درخواست کی کہ میں عذاب سے آپ مجھے بچاؤں میں اللہ سے کہیے کہ کسی وقت مجھ پر نازل کرے + اللہ معارج سے بھونکے آسمان پر چڑھنے کے لیے مراد لیے ہیں اور بھونکے وہ مارے جو فرشتہ بہشت مراد لیے ہیں جو زمین کے لیے اُترنے پھرنے کے ہیں +

ارشاد فرماتا ہے اعراف کرنے والوں کو اور مال کو جمع کر کے حفاظت سے رکھنے والوں کو وہ بھلائی ہو۔
 شینگ انسان حریص بنایا گیا ہو۔ جب اسے نقصان پہونچتا ہو بیتاب ہو جاتا ہو اور جب نفع پہونچتا ہو
 تو بخیل ہو جاتا ہو۔ مگر ایسے لوگ وہ نہیں ہیں جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں اور جن کے مالوں میں مانگنے
 والوں اور نہ مانگنے والوں کے حصے معین ہیں اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے رب کے عذاب
 سے ڈرتے ہیں۔ ان کے رب کا عذاب نہ ڈرنے کی چیز نہیں ہو۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
 کرتے ہیں مگر اپنی ازواج یا اپنی لونڈیوں پر تصرف کرتے ہیں ان پر کچھ الزام نہیں ہو۔ اور جو لوگ اپنے
 علاوہ اور کی خواہش کرتے ہیں وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی امانتوں کا اور اپنے وعدوں
 کا پاس کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے
 ہیں یہ سب جنتوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔

سورۃ محمد کا فروع کو کیا ہو گیا ہو جو تیری طرف دوڑ کر آتے ہیں اور اپنے بائیں حلقہ کر کے بیٹھتے
 ہیں؟ کیا ان کو یہ امید ہو کہ ان میں کا ہر ایک نعمت والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟ ہرگز ایسا
 نہ ہوگا۔ یہ جانتے ہیں کہ ہم نے انھیں کس گندی چیز سے پیدا کیا ہو۔ میں قسم کھاتا ہوں مشرق اور
 مغرب کے پروردگار یعنی اپنی ذات کی کہ مجھے یہ قدرت ہو کہ ان کافروں سے اچھے لوگ ہم لا کر
 بسائیں۔ ہم عاجز نہیں ہیں۔ اے محمد! تو ان کو چھوڑ دے کہ یہ بائیں بنائیں اور کھیلین بیاتک کہ
 وہ دن آخرت کا آئے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہو۔ اُس روز قبروں سے یہ اس طرح نکل کر
 دوڑیں گے گویا کسی نشان کی طرف جا رہے ہیں۔ آنکھیں ان کی نیچی ہوئی اور ذلت ان پر چھائی
 ہوئی ہوگی۔ اُس وقت ارشاد ہوگا ”یہی وہ دن جو تم کا وعدہ ان سے کیا جاتا تھا۔“

سورۃ نوح

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا کہ غذا اِبلیم آلے کے پہلے تو اپنی قوم کو ڈرا۔ اُس نے

حضرت نوح

۱۰ کہندہ جو حضرت نوح کے پاس آکر بیٹھتے تھے اور غریب مسلمانوں کی توہین کرتے تھے ان کی شان میں یہ آیتیں ہیں ۱۰ ۱۱
 حضرت نوح پنیہ کا اسمیں ذکر ہے

کہا یہ بھائیو! میں تمہارے لیے کھلا ہوا دروازے والا ہوں۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اس دے دروازے
 اس کی کمانو۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تم کو موت کے وقت مقرر تک دنیا میں رہنے کی مصلحت
 دے گا۔ اگر تم مانتے ہو تو اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت جب آجاتا ہو تو پھر نہیں ملتا، نوح نے پھر اللہ سے
 کہا بولے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا۔ میرے بلانے سے وہ اور بھانے لگی۔
 میں نے جب انہیں بلایا کہ یہ رجوع ہوں اور تاکہ تو انہیں بخشے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے
 کانوں میں رکھ لیں اور کہنے لگے اور لپیٹ لیے کہ میں انہیں نہ دیکھوں اور اپنے اصرار اور برائی
 پر قائم رہے۔ پھر میں نے انہیں جلا جلا کر پکارا اور پھر باعلان اور بافضاں سے باتیں کیں اور سمجھایا
 کہ اپنے رب سے بخشش مانگو وہ برا کھنسنے والا ہو۔ تم پر برسے والا بادل وہ بھیجے گا تمہارے مال اور
 اولاد پر حملے گا۔ تمہارے باغ درست کر دے گا۔ اور تمہارے لیے نہرین جاری کر دے گا۔
 تمہیں کیا ہو گیا ہو؟ کہ اللہ سے توقیر افزائی کے امیدوار نہیں ہو۔ حالانکہ اسی نے تم کو مختلف
 اطوار پر پیدا کیا ہو۔ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے تلو اور سات آسمان کیونکر بنائے ہیں اور اُس میں چاند کو
 روشن اور سورج کو چراغ بنا دیا ہو۔ اسی نے تمہیں زمین سے اُگایا ہو۔ پھر تمہیں وہ اُس میں بجائے گا
 اور پھر بروز قیامت نکالے گا۔ اللہ نے زمین کو تمہارا فرش کر دیا ہو کہ کشادگی کے ساتھ تمہیں بسے چلو۔
 نوح نے کہا بولے میرے رب! انہوں نے میری نافرمانی کی ہو اور ایسے لوگوں کی اطاعت کی
 جو میں کے مال اور اولاد انہیں نقصان کے سوا کچھ نفع نہیں دیتے۔ اور میرے ساتھ انہوں نے
 بڑا کم کیا ہو۔ اور باہم ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ”اپنے معبودوں کو یعنی وڈ۔ سول غریگوں کی جوتوں
 اور لکڑی کے چھوڑ دو۔ جو ان لوگوں نے بتوں کو بھکایا ہو۔ اے میرے پروردگار! تو ان ظالموں کی گمراہی
 بڑھا“۔ بسبب اپنے گناہوں کے وہ دُلو دیے گئے اور پھر دوزخ میں داخل کیے گئے اور اللہ کے سوا
 کسی کو انہوں نے اپنا مددگار نہ پایا۔ نوح نے یہ بھی دعا کی کہ اے میرے رب! ان کافروں میں سے
 کسی کو زندہ چلتا پھرتا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو میرے بندوں کو ہکامین گے اور ان کی
 اولاد بھی بدکار اور کافر ہوگی۔ اے میرے رب! مجھے بخش اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور اے بھی
 بخش جو میرے گھر میں باایمان داخل ہو۔ اور تمام مومنین اور مومنات کو بھی بخش دے۔ اور ظالمین
 کی تباہی بڑھانا جا۔

دیکھتے

سورہ جن

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! تو لوگوں سے کہہ دے تجھ پر وحی کی گئی ہو کہ چند جنوں نے مجھے قرآن پڑھتے ہوئے منکر کیا۔ ہم نے عجیب قرآن سنا جو نیک راہ دکھاتا ہو اور ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ہمارے رب کی نشان برتری جو نہ اُس نے کسی کو اپنی بی بی بنایا ہو اور نہ کسی کو لڑکا بنایا ہو۔ ہماری قوم کے یہ یوقوت البتہ الشک کی نسبت یہود و بائین کہتے ہیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن اللہ کے حق میں ٹھوٹے بائین نہ بنائیں گے۔ بیشک بعض بنی آدم بعض جنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس لیے آدمیوں نے جنوں کا تکیہ پڑھا دیا تھا اور عیسائے تم نے خیال کیا تھا ویسا ہی انھوں نے بھی خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کبوتر یا کبوتریہ کے بیٹے یا کبوتریہ کے بیٹے کے گھر سے اُسرے آسمان کو ٹوٹا تو اُسے سخت نگہبانوں سے اور شہابیوں کے انگاروں سے بھرا ہوا پایا۔ ہم سننے کے لیے پہلے آسمان کی نشانیوں میں بیٹھے تھے اب جو سننے جانے لگا تو دیکھے گا کہ انگارے تاک لگے ہوئے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس انتظام سے زمین والوں کو ان کے پروردگار نے کوئی نقصان پہنچانا چاہا تھا یا بھلائی کرنا چاہی تھی۔ ہم میں نیک بھی ہیں اور بد بھی ہیں۔ ہمارے فرقے مختلف ہے جن۔ اب ہم سمجھ گئے کہ ہم زمین میں اللہ کو ہر انسان سے اور نہ ہم بھاگ کر اسے ہر اسکتے ہیں۔ ہم نے ہدایت کی بات سنی اُس پر ایمان لائے۔ جو شخص اپنے رب پر ایمان لانا ہو وہ کسی نقصان اور ظلم سے نہیں ڈرتا۔ ہم جن بعض مسلم ہیں اور بعض سرکش ہیں۔ جو اسلام لائے ہیں انھوں نے بھلائی کا ارادہ کیا ہو اور سرکشوں کو جہنم کا ایذا من ہونا ہو۔ اے محمد! تو لوگوں سے کہہ کہ اللہ کتنا ہو۔ اگر یہ اہل کفر راہ پر قائم رہتے تو ہم انھیں بانی کی قدرت سے خوب سیراب کرتے اور اس میں ان کی ناشکر گزاری کی نجات کرتے۔ جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ اُسے عذاب سخت میں داخل کرے گا جو ہمیں

جن سلطان

نصیحت کی بات

۱۔ سین اُن جنوں کا ذکر ہے جو ایمان لائے تھے جن کی حقیقت اور ماہیت قرآن میں بتائی نہیں گئی۔ اس کے تعلق الاحکام فعل ۲۵ دیکھیے۔ ۲۔ اللہ کے جنوں کو بھیجے ہوئے شخصوں کو بھی ترجیح دے کر جن سے اللہ اکیلے اسلام میں سات برس تک جو راسخ تھا اہل کفر پر چڑھا اُن کی طرف سے انکار ہے۔

خدمت
رسالت

تو اللہ کی عبادت کے لیے مخصوص رہیں۔ لوگو! دیکھو! اس کے ساتھ کسی اور کو نہ بجا رو، جب اللہ کا بندہ
محمدؐ اللہ کی عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہو تو لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں +

اے محمدؐ تو کہہ دے میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتا ہوں
اور یہ بھی کہ میں تمہیں ضرر یا نفع نہیں پہنچا سکتا + یہ بھی کہ میں تمہیں اللہ کے غضب سے کوئی
پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کوئی ٹھکانا نہیں ہوں + میں صرف اللہ کے احکام پہنچاتا
ہوں اور اس کی پیغام رسانی کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کی جو نافرمانی کرے گا اس کے لیے
دوزخ کی آگ ہو جس میں اٹھین ہمیشہ رہنا ہو گا + جب یہ کفار دیکھیں گے عذاب موعود کو تو جان
لیں گے کس کے مددگار کر دیں اور کس کی قیاد و قلیل ہو + اے محمدؐ تو کہہ دے میں تمہیں معلوم نہیں
کہ عذاب موعود قریب ہے یا سیراب اسے ملتی رہے گا + وہی غیب کا جلتے والا ہے + اپنے غیب پر وہ
کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر گزیدہ پیغمبروں کو اور وہ بھی اس طرح کہ ان کے آگے اور ان کے پیچھے
وہ فرشتوں کا پرہ رکھتا ہو تاکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبروں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیا یا نہیں
کے تمام حالات اللہ کے علم میں ہیں۔ ہر شے کو اللہ نے شمار کر رکھا ہے +

سورہ مزل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذرات

اے محمدؐ! اوڑھنے والے چادر کے! رات کو نماز کے لیے قیام کیا کر۔ لیکن ساری رات سے کم
نصف شب یا اس سے کچھ کم یا اس سے زیادہ اور قرآن کو ٹھکر کر بڑھا کر + عنقریب ہم تجھ پر ایک
بڑے بھاری حکم تبلیغ رسالت کا بوجھ ڈالنے والے ہوں + بیشک رات کا اٹھنا نفس کو خوب دباتا ہو۔
اور اس وقت دعا خوب ملتی ہو + دن میں تجھے وعظ اور نصیحت کے مشاغل طویل رہیں گے + اپنے
رب کا نام یاد کر اور سب سے الگ ہو کر اسی اللہ سے مل + وہ مشرق اور مغرب (تمام جہان) کا مالک

۱۔ میں جی رہا ہو سکتا ہے۔ میں اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں قرآن سننے کے لیے + ۲۔ دنیا میں واقف یا آخرت میں مددگار
۳۔ مزل میں چادر پوش + ۴۔ حضرت ہمارا اکثر اذہم رہتے تھے + ۵۔ ہمارے نبیوں نے وحی کے وقت چادر اوڑھ لیتے تھے + ۶۔ مروت
۷۔ سورہ تامل ہوئی + ۸۔ حضرت چادر اوڑھتے تھے + ۹۔ مزل کے نقطہ سے اس سورہ میں اللہ نے اکتھار
سے خطاب کیا +

سو اُس کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اُسی کو کارساز بنایا کہ کفار کے کئے پر صبر کرے۔ اور خوبی کے ساتھ ان سے کٹ کر رہے کہ مجھے اور ان سے بھٹانے والے دو بلند دن کو لپٹنے کے حال پر چھوڑ دے اور انہیں ذرا مٹ دے۔ ہمارے پاس ان کے لیے بیڑیاں ہیں۔ دوزخ ہے۔ گلے میں لٹنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔ ہر سب اُس دن کے لیے ہیں جب زمین اور پہاڑ پتھر اٹھیں گے اور بیادیت کے ٹیلوں کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ لوگو! ہم نے پیغمبر (محمد) کو اُسی طرح تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ہم نے پیغمبر (موسیٰ) کو بھیجا تھا۔ فرعون نے اُس پیغمبر کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے سخت پکڑا۔ اگر تم لوگ دنیا میں کافر رہے تو اُس دن کے عذاب سے اپنے آپ کو کمزور نہ بنائو گے جسکا ہول بچوں کو بڑھا کر دے گا۔ اور اُس دن آسمان پھٹ جائے گا۔ اللہ کا وعدہ ہو کر ہے گا۔ یہ قرآن نصیحت ہے جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔

آج لے محمد! تیرے رب کو معلوم ہو کہ تو اور چند تیرے ساتھی تقریباً دو نلٹ شب کبھی نصعت سب کبھی نلٹ شب کھڑے رہتے ہیں۔ اللہ رات اور دن کا اندازہ کرتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم مسلمانوں کو وقت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اُس نے تمہارے حال پر رحم کیا اب تمہیں جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جائے یہ موصد اللہ جانتا ہے کہ تم میں کچھ لوگ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ لوگ اللہ کے فضل (معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کریں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو اللہ کی راہ میں لڑائی لڑیں گے پھر جتنا قرآن تمہیں آسانی سے پڑھا جائے یہ موصد۔ جو جگہ نماز پڑھا کر دو اور علاوہ زکوٰۃ کے اللہ کو خوش دلی سے بھی قربن دیا کر دے اپنے لیے پہلے سے جو بھلائی تم کر رکھو گے اُسے اللہ کے بیان پاؤ گے۔ یہ بستر ہو اور اس کا اجر بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگو۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔

سورہ مدثر

(دلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج لے محمد! جا اور مرنے والے اُنھ لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرا۔ اور اپنے رب کی بڑائی سے یعنی قیامت میں تمہارے مواقع اور عطا کی محنت کو اپنی ذہن سے بیکہ تمہارا حضرت برابر ہے جسے تمہارے بھی نصیب شروع کی۔ اس آیت سے بتایا گیا کہ عام مسلمانوں پر غش نماز پڑھنا جس کے بعد زمین نہیں ہو کر ثواب آسمانی بہت نادر ہے بلکہ ایسی زکوٰۃ کے علاوہ بھی خیرات کر دو۔ اللہ کے سنی ہیں یہ جا اور مرنے والا۔ اور یہی معنی نزل کے بھی ہیں دیکھو کہ شدہ سورہ

بیان کر دینے پر پے پاک رکھ اور نجاست گناہ سے دور رہ کر کارِ رسالت کو بُرا سمجھ کر لوگوں پر احسان نہ کرکے اور مشکلاتِ رسالت پر اپنے رب کے لیے مبرا کر جب صورِ پھونکا جائے گا تو کافروں کے لیے دردِ دل تلکی کا ہوگا آسانی کا نہ ہوگا۔ اے محمد! میرے لیے تو چھوڑ دے اُسے جسے میں نے متباید کیا ہو اور جسے میں نے بہت سے مال دیے اور اولاد موجود کر دی اور سامانِ دنیا ہر طرح کا مٹیا کر دیا۔ اسپر بھی وہ توقع رکھتا ہو کہ آخرت میں اُسے میں کچھ اور دون کا ہو لیکن یہ ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ میری آیتوں کا مخالف تھا، حقیرِ ہم اُسے صندوقِ برحقِ خائیں گے، بیشک اُس نے قرآن کی نسبت سوچا اور اُٹھل دوڑائی۔ وہ ہلاک ہو کیسی اُٹھل دوڑائی۔ پھر وہ ہلاک ہو کیسی اُٹھل دوڑائی۔ پھر دیکھا اُس نے تو تیوری پر چڑھائی اور بُرا سا مُنہ بنایا۔ پھر پوچھ پچھری اور اپنے آپ کو بُرا سمجھا اور کہنے لگا: ”یہ قرآنِ جادو ہے جو پہلے سے جلا آتا ہے۔ یہ قرآن آدمی ہی کا کلام ہے“، حقیرِ میں اُسے سقر میں ڈالوں گا پہلے محمد! مجھے معلوم ہے کہ سقر کیا ہے؟ وہ باقی نہیں رکھتی اور نہ چھوڑتی ہے؟ آدمی کئی وہ مجلس نے والی ہے؟ اُس پر انیس یا سب ان تینا میں ہر فرشتوں ہی کو ہم نے آگ کا پاسبان بنایا ہے، ہم نے اُن کی تعداد اس لیے ٹھہرائی ہے کہ مگر میں قیامت کو پریشانی ہوا اور اہل کتاب یقین کر لیں اور مومنوں کے ایمان بڑھ جائیں۔ اور اہل کتاب اور یمنین شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں مرضِ فاق ہو اور جو کافر مژن وہ کہیں مہاس بیان کرنے سے اشد کا مطلب کیا ہے؟ اے محمد! اسی طرح اشد جیسے چاہتا ہو گراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہو راہِ راست دکھاتا ہے، تیرا رب ہی اپنے لشکروں کو جانتا ہے، یہ آیتیں مجھے نصیحت تسلیم کی ہیں۔

سبح محمد بنین۔ قسم ہے چاند کی اور قسم ہے رات کی جب دن کے بعد آئے۔ اور قسم ہے صبح کی جب رُوشن ہو جائے کہ دوزخ بھی بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے اور اُس آدمی کی ڈولنے والی ہے جو مہم میں لگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہتا ہو، ہر ایک اپنے کپے میں گرفتار ہوگا، مگر دہانے اُتار دے ولے غفلتوں میں ہوں گے اور گناہگاروں سے سوال کریں گے ”تمہیں دوزخ میں کون چیز لائی؟“ اہم دوزخ میں کہیں گے۔ ہم ناز نہ پڑھتے تھے نہ حق بون کو کھانا کھلاتے تھے۔ باتیں بنانے والوں کے ساتھ امور دینی میں باتیں بنایا کرتے تھے اور روز جزا کو جھگلاتے تھے یہاں تک کہ مر کر ہمیں یقین آتا، ”اُس وقت اُن ملکوں کو شفاعت (سفارش) کرنے والوں کی شفاعت سے نفع نہ پہونچے گا۔ اُن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے اسطرح

لے ابو جہل کی شان میں ہو، اُٹھ دوزخ میں ایک پائے مسود ہوگا، اُٹھ یعنی حالاتِ دوزخ منکر دی لوگ دین کے ٹکے ملک کو جنبش ہو گئی ہو اور جو جسے جس میں لگے تھے ہمیں وہ کیا قبول کریں گے؟ دیکھو سورہ فاتحہ ۶۶ کی طرح ۱۱

منہ پھیر نہ میں گواہد سے میں کہ میرے دیک کر بھگتے ہیں ۱۰ بلکہ ان میں سے ہر ایک شخص یہی چاہتا ہو کہ جس کے پاس کھلے ہوئے آسانی صحیفے آئیں ۱۱ یہ تو ہونا نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ آخرت کا دراصل نہیں ہوتا ۱۲ کچھ نہیں۔ یہ قرآن نصیحت ہو ۱۳ جو چاہے اسے سوچے اور اسے سوچیں گے وہی جہنم اللہ چاہے گا۔ اسی سے ڈرنا چاہیے۔ وہی گناہ معاف کرتا ہو ۱۴

سورہ قیامت

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت میں تم کھانا ہون روز قیامت کی اور قسم کھانا ہون انسان کے نفس طاقت گرگی کہ بروز قیامت لوگ زندہ کیے جائیں گے ۱ کیا انسان سمجھتا ہو کہ ہم اس کی زبان جمع نہیں کر سکتے ۲ ان ہمیں یہ قدرت ہو کہ ہم اس کی انگلیوں کے پور پور جوڑ دیں ۳ بلکہ انسان چاہتا ہو کہ بعث اور حساب کو جو اسے بیش آنے والا ہو بھلائے ۴ وہ پوچھتا ہو کہ روز قیامت کب ہو؟ ۵ جب انھیں پتہ چلے گا کہ آج چاند بے نور ہو جائے گا اور آفتاب اور ماہتاب یکا کیے جائیں گے ۶ اس دن انسان پوچھے گا کہ آج کین جانے گزرتا ہو؟ ۷ ہرگز جائے گزرتا ہو کی اور نہ کافروں کو بنا ہوگی ۸ ملے مخاطب! اس دن تیرے رب کے پاس جلے قرار ہوگی اور اس دن آدمی کو بتایا جائے گا کہ کیسے اعمال اس نے زاد آخرت بنا کر پہلے سے پیچھے ہیں۔ اور کیسے آثار دنیا میں وہ چھوڑ آیا ۹ آدمی خود اپنے آپ پر شاہد ہو اگرچہ اپنے غدر پیش کیا کرے ۱۰ لے محمد! جب تک وحی تمام نہ ہو تو الفاظ قرآن زبان پر جاری نہ کر کہ عجبت وہ یاد ہو جائے ۱۱ اسکا ذہن نہیں کرانا اور پڑھنا ہمارا کام ہو۔ جب ہم قرآن پڑھیں گے جبریل پڑھا جائیگا تو اس کے پڑھنے کی توبہ دی کرے ۱۲ پھر اسکا سمجھا دینا ہمارا کام ہو ۱۳ لوگ! ہرگز ہرگز جلدی نہ کرو مگر تم لوگ پسند کرتے ہو دنیا کو جو جلدی کرتی ہو اور جھوٹے ہوئے ہو آخرت کو جو قائم رہنے والی ہے ۱۴ کتنے چہرے اس دن لبائش ہوں گے اور اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھتے ہوں گے اور کتنے چہرے سوکھے ہوئے ہوں گے اور یقین کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا جو جو بڑھیلے کر دے گا ۱۵ کچھ نہیں جب جان حلقوم میں پہنچے گی اور بیمار دار کہیں گے ۱۶ کوئی جھار پھونک کرنے والا ہو؟ ۱۷ اور مرنے والے کو لے اس سورہ کی ابتداء قیامت کی قسم سے مونی ہے ۱۸

جبریل صفر قرآن

آخرت

سورت

دنیا کی مفارقت کا یقین ہو جائے گا اور تکلیف جانگزی سے بندلی بندلی سے چٹ جائے گی بلے شخص
اُس دن مجھے اپنے رب کے پاس چلنا ہوگا۔

سج جس نے جتنے ہی نہ تو کلام الہی کی تصدیق کی اور نہ ناز پر مہی بلکہ سمجھنے پر اُس نے جھٹلایا اور
مکھ پھیرا اور پھر اپنے گھر کرنا ہوا جلا گیا۔ بروز قیامت اُس سے کہا جائے گا: یومرگ سخت تیرے لیے
مناسب تھی اور عذابِ قبر تیرے لیے مناسب تھا۔ پھر ہولِ قیامت تیرے لیے مناسب ہوا اور دوزخ
میں رہنا تیرے لیے مناسب ہے۔ کیا انسان سمجھتا ہے کہ یوں ہی بے باز پرس وہ چھوڑ دیا جائے گا؟
کیا انسان ایک قطرہ مٹی نہ تھا جو رحمِ مین ڈالا گیا۔ پھر وہ خون بستہ ہوا۔ پھر انڈرنے اُسے دوسری
صورت کا بنایا پھر اُس کے جوڑ بند درست کیے پھر اُس سے نرا اور مادہ دوئیں پیدا کیں۔ کیا وہ
قیامت میں مُردوں کے جلائے پر قادر نہیں ہو سکتا؟

ابو جہل کی
شامتیں

سورہ دہر (ملی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ضرور انساناں برتے وسیع زمانے میں ایک وقت ایسا بھی تھا کہ وہ قابلِ تذکرہ نہ تھا۔ ہم نے
نظمِ حملوط سے آدمی کو پیدا کیا کہ ہم اُسے آزمائیں۔ پھر ہم نے اُسے کان اور آنکھیں دین۔
پھر ہم نے اُسے دین کا راستہ بتایا۔ اب وہ یا تو شکر گزار (مسلمان) ہیں یا ناشکرے (کافر) ہیں۔
ہم نے کافروں کے لیے نہ خیریں طوق اور آگِ تباہی کی مین نیک بندے آخرت میں ایسی شراب
کے جامِ حسین گئے جن کا زنج کا فوری ہوگا۔ ایک چشمہ ہی ایسا ہوگا جس سے اللہ کے خاص بندے
پین گئے اور جس طرف چاہیں گے اُسے بہا لیا کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی نذرین پوری کرتے
ہیں اور اُس دن سے دُرتے ہیں جس کی نصبت پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور مسکین یتیم اور قیدی کو
اللہ کی محبت پر کھانا کھلاتے ہیں۔ اور اُن سے کہتے ہیں کہ: ہم تمہیں اللہ کے لیے کھلاتے ہیں
تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزار سی نہیں چاہتے۔ ہم اُس دن کے عذاب سے جو اوداسی اور پریشانی کا

زندگیاں

دوستی

ابو جہل کی شامت میں جو ابو جہل کا ذکر ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اس کی شامت کے شروع ہر کا
نظمِ حملوط سے اللہ کی حاجت اس سے نہیں ملتی اس کا قراب البتہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔

ہو گا اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں؟ اللہ انھیں اُس دن کے شر سے بچائے گا۔ اور تارگی اور خوشی میں اُن کو رکھے گا۔ اور اُن کے صبر کے بدلے انھیں جنت اور ریشمی پوشاک دے گا۔ جنت میں وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے رہیں گے نہ انھیں تیش معلوم ہوگی نہ سردی معلوم ہوگی + دھنوں کے سائے اُن کے اوپر چھکے ہوں گے اور اُن کے نعل اُن کے اختیار میں ہوں گے بھانڈی کے برتن اور پیشہ ہون کے آنچورے اور پیشے بھی چاندی کے کارکنان قضا و قدر کے ٹھیک بنائے ہوئے اُن کے ساتھ پیش کیے جائیں گے + بہشت میں ایسے جام بلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آبی ترش ہوگی + ایک چٹخہ اُس کا جنت میں ہی نام اس کا سلسبیل ہو + ہنسیہ رہنے والے غلمان خدمت کے لے جنتیوں کے گرد پھرتے رہیں گے + اے مخاطب! تو انھیں دیکھے تو سمجھے کہ کبھر سے ہوئے سوئی ہیں + اور جب تو بہشت پر نظر کرے گا تو وہاں بڑی نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آئے گی + جنتیوں کے کپڑے سبز ریشمی - باریک اور دیر ہونگے اور وہ چاندی کے لنگن پہنے ہوئے ہوں گے۔ اللہ انھیں شراب ہم بلائے گا + اور ان سے کہا جائیگا جنتیو! بیشک یہ تمہاری جزا ہے اور تمہاری کوشش کی قدر ہے +

ح اے محمد! ہم نے تجھ کو تھا قرآن آمارا ہے۔ اپنے رب کے حکم پر تو صبر کر۔ اور ان میں سے کسی گنہگار اور ناشکر گذار کا گمان نہ ماننا، صبح اور شام اپنے رب کا نام لیتا رہ۔ رات میں اللہ کو سجدہ کر اور شب دراز میں اُس کی تسبیح کر۔ یہ بے دین لوگ تو دنیا کو دوست رکھتے ہیں جو سرِ مہمٹ موجود ہو اور روزِ سخت (قیامت) کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم نے انھیں پیدا کیا ہی اور ان کے جوڑ بند سلیم کیے ہیں اور جب ہم چاہیں ان کے بدلے انھیں کے سے آدمی اور لایسا لیں، یہ یقیناً ہیں۔ جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے۔ جب تک اللہ نہ چاہے تم لوگ کچھ چاہ نہیں سکتے۔ بیشک اللہ دانا اور بخشنے والا ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور ظالموں کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

سورة مرسلات
(مکی)

۱۔ بیچ سے ناز فخر نام سے ظہر و عصر اور ان سے ناز مغرب و فشا اور جب دھار سے فجر و صبح کی بھی گنتیں۔
اس آیت کے شروع میں یہ لفظ آیا اور اسی نام سے یہ سوتہ موسوم ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح قسم ہوا ہواؤں کی جو معمولی طور پر بھیجی جاتی ہیں پھر تیزی سے چلتی ہیں اور بادلوں کو منتشر کر دیتی ہیں پھر انھیں ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہیں پھر دلوں میں اللہ کا خیال دالتی ہیں تاکہ محبت تمام ہوا ور درپید ہو۔ کہ وعدہ قیامت جو تم سے کیا گیا ہو ہو کر رہے گا۔ اُس وقت مسئلے بے نور ہو جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ پہاڑ پر آگندہ ہو جائیں گے۔ تمام پیغمبر اپنی امتوں کے حساب کے لیے جمع کیے جائیں گے۔ یہ باتیں کس دن کے لیے ملتوی ہیں؟ فیصلے کے دن کے لیے ملتوی ہیں ہلے محمد! تجھے خبر ہو کہ فیصلے کا دن کیا ہو؟ اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہو۔ کیا ہم نے اگلے لوگوں کو تباہ نہیں کیا؟ اسی طرح وہ پچھلے لوگوں کو بھی انھیں کے پیچھے لگا دینگے۔ گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں؟ اُس دن قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہو۔ لوگو! کیا ہم نے یقین ذلیل پانی (نطفے) سے پیدا نہیں کیا؟ پھر تم اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں ایک وقت معلوم تک رکھا۔ پھر ہم نے اُس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔ ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں۔ اُس دن قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہو۔ کیا ہم نے زمین کو مردوں اور زندوں کے لیے کافی نہیں بنایا ہو؟ ہمیں نے آسمان بلند پہاڑ کھڑے کیے ہیں اور یقین میں کھاپانی پلاتے ہیں؟ اُس دن قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہو۔ منکروں سے اُس دن کما جائے گا جس دوزخ کو تم جھٹلاتے تھے اُس کی طرف چلو۔ تین شاخوں ہلے سائے (دھوین) کی طرف چلو جس میں ٹھنڈک نہیں ہو اور نہ گرمی سے وہ بچتا ہو؟ اُس دن بڑے بڑے مخلوق کے برابر انگارے برس رہے ہوں گویا وہ زرد رنگ کے اوتھ ہیں؟ اُس دن قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہو۔ یہ وہ دن ہوگا کہ گنہگاریات نہ کر سکیں گے اور نہ غدر پیش کرنے کی انھیں اجازت ملے گی۔ اُس دن قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہو؟ اُس دن ہم اُن سے کہیں گے۔ یہی فیصلہ کا دن ہو۔ تم کو اور اگلوں کو حساب کے لیے جسے جمع کیا ہو؟ اگر تم کوئی حیلہ کر سکتے ہو تو کرو؟ اُس دن قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہو؟

قیامت

دوزخ

جنہ

ح بیتک پر ہمیں کار باغون کے سلاوین میں چمن میں اور مرغوب خاطر میوون میں ہونگے؟ ہم اُن سے کہیں گے۔ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور میوہ نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بد دیتے ہیں؟ اُس دن قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہو؟ کافر و اتم بھی دنیا میں چندے ٹھاپا ہو

اور فائدہ اٹھا لو۔ تم گنہگار ہو + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہو + جہنم لوگوں سے کہا جاتا ہو "نماز میں اللہ کے آگے جھکو" تو نہیں جھکتے + اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہو + ابلہ کے بعد کو کسی بات پر جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے +

(تیسواں پارہ)

سورہ نبا (مکئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ یہ کفار آپس میں کیا دریافت کرتے ہیں + کیا اُس بڑے حادثہ (قیامت) کو پہنچتے ہیں حسین قیامت
اُن کو اختلاف ہو + خیر عنقریب یہ جان ہی لیں گے + پھر خیر عنقریب یہ جان ہی لیں گے + لوگو! کیا ہم نے زمین کو تمھارا بچھونا نہیں بنایا + اور ہم نے پہاڑوں کو زمین کی بنیمن نہیں بنایا + ہمیں نے
مٹھین چوڑا جوڑا بنایا ہو + تمھاری ماندگی رفع کرنے کو ہم نے نیند بنائی ہو اور رات کو بڑھ بوش بنایا ہو اور
ہم نے کار و بار کے لیے دن بنایا ہو + تمھاری ساری ضرورتیں رات میں صاف آسمان بنائے اور آفتاب کو چلنے
روشن بنایا + بدلیوں سے ہم نے خوب پانی برسایا کہ اُس سے اُلج - سبزی اور گھنے بلخ پیدا کریں +
فیصلہ کے دن کا وقت بیشک مقرر ہو + اُس دن صور پھونکا جائے گا اور تم لوگ جوق جوق آؤ گے - اور
آسمان پھٹے گا تو دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے + پہاڑ جھلائے جائیں گے تو وہ غبار ہو کر اُچھاٹکے
دور رخ ضرور کافروں کی گھات بن جو - ان شہر وں کا وہی ٹھکانا ہو + یہ اُس میں دنوں میں گے
اُس میں ٹھنڈک کا مزہ نہ چکسین گے - اور نہ اچھا پانی پیں گے - صرف گرم پانی اور پسیان کو ملے گا
اور یہی ان کے عمل کا پورا بدلہ ہوگا - ان کو اُسید نہ تھی کہ آخرت میں حساب بھی دینا ہوگا - یہ ہماری
آیتوں کو جھٹلاتے تھے + ہم نے ہر چیز کو قلمبند کر رکھا ہو + ہم اُس وقت ان سے کہیں گے "اپنے

دور رخ

۱۔ بنا جینی حادثہ یا خبر + اس سورہ کے شروع میں لفظ نبا ہے قیامت سے دن زمین و آسمان کی صورتیں بدل جائیں گی +
۲۔ انسان جو چاہتا ہو کہ اس کو دنیا ہو اور یہ نہیں سمجھتا کہ اللہ کے سامان ایک ایک عمل اس کا لکھا جاتا ہے اور اسی کے مطابق اس کا
حساب ہوگا

گناہ کا مزہ چکھو۔ ہم تو عذاب کے لیے عذاب بھی بڑھاتے جائیں گے۔

یعنی بیشک متقیوں کی مراد آخرت میں ملے گی۔ وہ ان کو باغ - انگور - نوبران ہم عمر عورتیں اور چھلکتے ہوئے پیالے ملین گے۔ وہ ان کو انوار اور جھوٹ بات دینیں گے۔ اے محمد! تیرا رب انھیں انکار اعمال کے بدلے میں کافی انعام دے گا۔ اسانوں کا اور زمین کا اور ان دونوں کی دینیائی چیزوں کا مالک جو کہ وہ نہایت مہربان ہو۔ لیکن کسی کی مجال نہیں کہ اس سے بات کر سکے۔ اس میں جبریل اور دیگر فرشتے صفت برصفت کھڑے ہوں گے۔ وہی شخص بات کر سکے گا۔ جس کو اللہ حکم دے گا اور وہ ٹھیک ہی بولے گا۔ یہ دن جو حق ہوگا جس کا جی چاہے اپنا ٹھکانا اپنے پروردگار کے پیمان بنا رکھے، ہاؤس اپنے تمھیں عذاب قریب سے ڈرا دیا۔ اس دن ہر ایک اپنے اعمال کو چھین اس کے دونوں ہاتھوں نے زاد آخرت بنا کر بھیجا ہو، دیکھو گا اور کافر کے گارڈ کاش میں ٹپس ہوتا۔

سورہ نازعات

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورت سے اندر گھس کر جان نکالتے والے فرشتوں کی قسم ہو۔ آسانی سے جان نکالنے والے فرشتوں کی قسم ہو۔ اور ان فرشتوں کی قسم ہو جو آسمان اور زمین کے درمیان پیرتے پھرتے ہیں پھر ارشادات الہی سننے کو اچلتے ہیں پھر دنیا کا انتظام کرتے ہیں۔ کہ روز قیامت ضرور آئے گا۔ زمین کا اپنے لگے گی۔ اور زلزلے کے بعد زلزلے آئیں گے۔ لوگوں کے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے اور ان کی نظریں بھی جھنجھکی پڑے گی۔ کیا جب ہماری ایمان گل جائیں گی تو ہم پھر زندہ کیے جائیں گے؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ ایسا ہوا تو ہم بڑے خسارہ میں رہیں گے۔ ہر روز قیامت ایک ہی ڈانٹ میں تو یہ ساہرہ (میدان حشر) زمین آ رہیں گے۔ اے محمد! تجھے کچھ موسیٰ کی خبر پہنچی ہو۔ جب اس کے رب نے اس کو میدان پاک طہی میں بلا کر کہا تھا کہ فرعون کے پاس جا۔ وہ

قیامت

میدان حشر
حضرت موسیٰ

۱۔ انا اور عزرا کی مثال کسی گونگی کے جیسے کہ زمین کے کہ ہم بھی ہوتے تو عذاب کا اثر نہ ہوا۔ ۲۔ نازعات سے مراد شیعہ ہوتا ہو۔ اس کے ساتھ یہاں نکالتے ملے۔ ۳۔ اس آیت میں مخلوقات بہت ہیں اس لیے مفسرین میں اختلاف بھی بہت ہے۔ ۴۔ انیسویں آیت میں یہاں فرشتوں کی قسم ہے کہ زمین کے لیے قیامت کا بیان ہوگا اور اس میں غلایا ہوگا۔

سرسبز ہو گیا ہے۔ اور اُس سے کہہ دیجئے کہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو کفر کی بنیاد سے پاک ہو۔ اور میں تجھے پترے رب کی راہ بتاؤں کہ تو اُس سے ڈرے، اور موسیٰ نے اپنی رسالت کی بڑی نشانی دکھائی تو فرعون نے اُسے جھٹلایا اور نافرمانی کی اور پھر فرعون چلا گیا اور خلافت کو شمشیرِ شریعت کی اور سب لوگوں کو جمع کر کے کہنے لگا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں اور پھر اللہ نے اُسے آفت اور دنیا و دونوں کے عذاب میں پھنسا دیا اور اس قصہ میں ڈرنے والوں کے لیے عبرت ہے۔

۴۴۷ لوگو! تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا بنانا مشکل ہے؟ اللہ نے آسمان بنایا اُس کی بھت خوب اونچی کی۔ پھر اُسے خوب ٹھیک کیا اور اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کی روشنی کو نکالا۔ اس کے بعد زمین کو خوب پھیلادیا اور اُسی زمین سے اُس کلابانی اور اُسکا چارہ نکالا۔ اور اُس پر پیارا نصب کیا۔ یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لیے اُس نے کیا اور پھر جب وہ بڑی آفت (قیامت) آئے گی تو اُس دن انسان اپنے اعمال دنیا یاد کرے گا۔ اور دیکھنے والین کے سامنے روزِ قیامت کی جائے گی اور شریروں اور دنیاوی زندگی پسند کرنے والوں کے لیے دوزخ ہی بھکانا ہو گا۔ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے جو دنیا میں دُتر رہا اور خواہشوں سے اپنے جی کو روکتا رہا تو اُسکا ٹھکانا جنت میں ہو گا۔ اے محمد! یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں: قیامت کب ہوگی؟ تو اُس کی یاد چھوڑ کر کہیں شغل میں ہے؟ اس کے علم کا متنا ہی تو تیرے پروردگار ہی کی طرف ہے، بیش تو اس لیے ہے کہ جو قیامت سے ڈرے اُسے دُترانا ہے، جب لوگ قیامت کو دیکھیں گے تو ایسا سمجھیں گے کہ دنیا میں گویا وہ دن کے اول یا آخر پر ٹھہر گئے۔

قدرتِ اعلیٰ

قیامت
دنِ قیامت

سورہ عبس (مکی)

۱۔ عھا اور یہ بیٹا۔ دیکھو سورہ اعراف ۷۳، ۷۴ اور سورہ قیامت ۱۱، ۱۲ اور سورہ عبس ۱-۱۴۔ یہی دین دنیا کا عذاب ہے۔ دیکھو سورہ اعراف ۷۳، ۷۴ جس نے سب کچھ بنایا اور اُس کو مردہ کا زندہ کرنا اور میدانِ حشر میں لانا کوئی بڑی بات ہے۔ ۲۔ آنحضرت! تم سے خطاب ہو رہا ہے کہ کوئی قیامت کا وقت پوچھے تو بتا دے کہ مجھے نہیں معلوم کہ قیامت کب ہوگی لیکن اس قدر جانتا ہوں کہ قیامت ضرور ہوگی اور جب ہوگی تو دنیا کی زندگی ایسا بے فائدہ ہوگی کہ دنیا میں ایک سوچ یا شام کوئی مسافر ٹھہر گیا تھا۔ ۳۔ تمہیں کتنے ہی سورہ شروع ہوا ہے اور اس کے سنی ہیں جن پر تمہیں ہدایت مل رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۱ ایک المصطفیٰ کے آنے سے محمد ترش رو ہوا اور منہ پھیر لیا اگلے محمدؐ تو کیا جانے؟ شاید وہ تیری تعلیم سے پاک ہو جاتا۔ یا وہ نصیحت سنتا اور نصیحت اُسے نفع دیتی ہے بے پرواؤں کی طرف تو متوجہ ہونا جو حالانکہ وہ پاک نہ ہو تو تجھ پر کچھ الزام نہیں ہے اور جو تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے تو اُس سے روگردانی کرتا ہے کچھ نہیں یہ (قرآن) بیشک نصیحت ہے جو چاہے اسے سوچے اور لوح محفوظ کے درقون میں یہ لکھا ہوا ہے جو بزرگ ہیں۔ بلند مرتبہ ہیں اور پاکیزہ ہیں۔ اور ایسے لکھنے والوں (فرشتوں) کے ہاتھوں میں ہے جن جو بزرگ ورنیکو کا رہیں اور آدمی برائے اللہ کی نافرمانی کیسا ناشکر گذار ہے وہ اللہ نے کس شے سے اُسے پیدا کیا؟ نطفے سے اسے پیدا کیا اور پھر اسکا اندازہ باندھ دیا۔ پھر اس پر نیکی اور بدی کی راہ اسکا کر دی اور اس کے بعد اسے مار قبر میں جگہ دی اور پھر جب وہ چاہے گا اس کو جلائے گا اور پھر زمین اُدی نے وہ دنیا جو اُس کو حکم دیا گیا ہے آدمی اپنے کھانسی کو دیکھے کہ ہم نے اوپر سے پانی برسایا۔ پھر زمین پھار کر اُس میں سے غلہ۔ انکور۔ ترکاری۔ زیتون۔ کھجور۔ گنجان۔ بلغ۔ میوے اور چارہ تھامے اور تھامے چار بار لون کے فائدہ کے لیے پیدا کیے اور پھر جب کان بھارتے والی آواز صورت کی دوبارہ آگئی اُس دن اپنے بھائی۔ مان۔ باپ۔ بی بی اور بیٹیوں سے آدمی بھائے گا اور اہل قیامت میں سے ہر ایک آدمی پر اُس دن ایک حالت ہوگی جو اُس کو دو سروں کے بے فربہ کی طرح لگنے کو لوگوں کے منہ اُٹھان۔ آسمان۔ خندان اور شادان ہونگے۔ اور کتنے لوگوں کے منہ اُس دن گرد آلود اور تاریکی میں چھپے ہوں گے۔ یہی لوگ کفار اور بدکار ہوں گے۔

عبداللہ
ابن کثرقرآن
میں

نصف صومبر

سورہ تکویر

(مکی)

۸۱ ایک مرتبہ اکابر قریش بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرتؐ رسول اللہؐ ان کو مسلمان کرنے کے لیے باقین کر رہے تھے۔ وہیں عبداللہ ابن ام مکتومؓ بھی بیٹھے تھے۔ اُن کا فعل یہ معلولات آنحضرتؐ کو برا معلوم ہوا اسی وقت یہ سرورِ نازل ہوا اور آنحضرتؐ نے ابن مکتومؓ سے حضرت کی ۸۱ آیت اور اہل بیت کی ۸۱ آیت تلاوت فرمادی۔ یہ سب آیتیں یہ پڑھ کر انسان کلمات میں مجبور اور جزا میں قرار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۸۱ یہ مصدر ہے۔ اسی کا فعل خشت کو رت اس سورہ کی پہلی آیت میں آیا ہے اور اس کا نام یہ آیت ہے جس پر پیشدہا مکتوم کے معنی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع جب سورج کے نور کی چادر لپیٹ لی جائے گی۔ تارے بے نور ہو جائیں گے۔ پہاڑ چلائے جائیں گے۔ دھل مینے کی گائیکیں اور ٹیکان چھٹی چھٹی پھوٹیں گی۔ وحشی جانور آدمیوں کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ دریا بہنے لگیں گے۔ روہین اپنے احباب کے ساتھ ملائی جائیں گی۔ زندہ درگور لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم کس گناہ میں ماری گئی تھیں۔ لوگوں کے نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔ آسمان کی کھال کھینچی جائے گی۔ دوزخ و برکائی جائے گی اور جنت قریب لائی جائے گی۔ تو ہر ایک شخص جان لے گا کہ وہ کیا زاد آخرت لیکر آیا ہے۔ ہر قسم ہر چلتے چلتے پیچھے مٹھنے والے اور دیک جانے والے ستاروں کی ہر قسم ہر رات کی حجب و تاریک ہو جائے۔ اور قسم ہر صبح کی جب وہ روشن ہو جائے کہ یہ قرآن معزز رسول (جبریل) کا پیام ہے۔ جو قوت والا ہے۔ مالک عرض کے پاس جگہ پانے والا ہے۔ فرشتوں کا افسر ہوا اور امانت دار ہوا ہے اہل مکہ! تمھارا ساتھی (محمد) مجنون نہیں ہے۔ بیشک اس نے اس جبریل کو آسمان کے روشن کنارے میں دیکھا ہے۔ یہ (محمد) غیب کی بات بیان کرنے میں نکل نہیں کرنا۔ یہ قرآن شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔ پھر تم لوگ کہہ کر کہو کہ بکے تلے جا رہے ہو۔ یہ قرآن تمام عالم کے لوگوں کے لیے جو سیدھی راہ چلنا چاہیں نصیحت ہے۔ اور تم وہی چاہو گے جو اللہ پروردگار عالم چاہے گا۔

سورہ انفطار

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع جب آسمان بھٹ جائے گا۔ تارے جھڑپڑیں گے۔ دریا بہ نکلیں گے۔ اور قبروں سے مڑے اٹھائے جائیں گے۔ اُس وقت ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ اُس نے کیا عمل پہلے سے زاد آخرت

۱۔ دریا بہا دے جائیں گے۔ ۲۔ دریا بہا دیے جائیں گے۔ ۳۔ میں آسمان بھانے نکلےں گے۔ ۴۔ سرخ ہوجائے گا۔ ۵۔ ایسا مٹھ ہوگا گویا سیاہ کمری کی کھال مٹھ لی گئی ہو اور سرخ گوشت نکل آئے ہو۔ ۶۔ بجائے آسمان کی کھال بھی جلنے لگی۔ ۷۔ آسمان بھی جلنے لگا۔ ۸۔ میں ترجمہ کیا گیا ہو۔ ۹۔ ان الفاظ سے کسی نے غصہ نہ ترجمہ اور کسی نے سیدھا راہ مراد لیا ہو۔ ۱۰۔ انفطار کے معنی پھٹنے کے ہیں۔ ۱۱۔ یہ سجدہ ہوا اسکا اصل مشتق "انفطت" اس سجدہ کی اول آیت میں ہوا۔ ۱۲۔ یہ سجدہ بھی رخصت کے بیان میں ہے۔

اندر ضیا

کرنا کہ تین

بننا کر بھیجا ہو اور کب سے آثار دنیا میں وہ چھوڑ کر آیا ہو + لے آدمی! تجھے رب کہ ہم کے سامنے کس نے گستاخ کیا جو + اُمس نے تجھے بنایا اور درست بنایا پھر تیرے جو رُند مناسب رکھے + جس طرح اُس نے چاہا + تجھے ترکیب دی + کچھ نہیں۔ بلکہ روز جزا کو تم لوگ جھوٹ جانتے ہو + بیشک تم پر ہمارے جو کیدار کرنا + کا تین فرشتے تعینات ہیں + وہ تمہارے افعال کو جانتے ہیں + نیک بندے مرے (بہشت) میں + بیشک اور گنہگار بیشک دوزخ میں رہیں گے + جزا رِقِیامت کے دن وہ اُس میں داخل ہوں گے اور اُس سے نکلنے نہ پائیں گے + لے تم! + تو جانتا ہو کہ جزا کا دن کیا چیز ہو + پھر تجھے معلوم ہو کہ جزا کا دن کیا چیز ہو + وہ دن ہو جب کوئی شخص کسی شخص کو فائدہ نہ پہنچا سکے گا + اُس دن اللہ ہی کی حکومت ہوگی

سورہ تطفیل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح یہاں نہ گھٹانے والوں کی خرابی ہو کہ لوگوں سے ناپ کر لین تو پورا لین۔ اور جب ناپ کرنا تو لیں تو کم موین + کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ یہ ایک بُرے دن (قیامت) میں اُٹھائے جائیں گے۔ اور لوگ پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونگے + کچھ نہیں۔ بیشک گنہگاروں کے نامہ اعمال بھین میں رہیں گے + لے تم! + تجھے معلوم ہو کہ بھین کیا ہو + یہ ایک کتاب ہو جس میں گنہگاروں کے اعمال مرقوم ہیں + اُس دن یوم جزا کے جھٹلانے والوں کی خرابی ہو + اور جو گنہگار حد سے تجاوز ہو وہی یوم جزا کا جھٹلانے والا ہو + جب اسے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہو "اگلوں کے یہ قصے سناؤ" کچھ نہیں۔ بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال بدکا رنگ بیٹھا ہوا ہو + کچھ نہیں۔ بیشک یہ اُس دن اپنے رب کے سامنے نہ آنے پائیں گے۔ پھر دوزخ میں داخل ہوں گے + پھر ان سے کہا جائے گا۔ "یہ وہی دوزخ ہو جس کو تم جھوٹ جانتے تھے + کچھ نہیں نیک لوگوں کے نامہ اعمال بیشک علیین میں ہوں گے +

ناپ اور
قول میں
مکی کرنا

بھین

علیین

ح تطفیل یعنی "یاد رکھنا" + اس سورہ کے شروع میں اسی کے معنی تفسیر کی گئی ہے + ۵۴ مدینہ کے رہنے والے ناپ تولیہ میں کسی کرنے لے عادی تھے۔ وقت ہجرت مدینہ کی راہ میں یہ سورہ قائل تھی۔ اور اسی موقع پر کفار اور منافقین کے شر کا بھی ذکر کیا گیا۔

مع اے محمد! کیا تجھے معلوم ہو کہ علیین کیا چیز ہو؟ یہ ایک کتاب جو حسین اچھے لوگوں کے اعمال
 عین قوم ہیں۔ مغرب فرشتے اُس پر تعینات ہیں + بیشک بروز قیامت نیک لوگ آرام میں ہوں گے
 تختوں پر بیٹھے ہوئے نطائے کریں گے + اے مخاطب! تجھے اُن کے چہروں سے جنت کی نعمتوں کی
 تازگی معلوم ہوگی + انھیں شراب خالص شہر پلائی جائے گی + اُن کے شیشیوں پر مشک کی مہرین
 ہوں گی۔ خواہش کرنے والوں کو جاپیے کہ اُس کی خواہش کریں + اُس شراب کی ترکیب آپ تسنیم سے
 ہو + تسنیم ایک چشمہ ہے جس کا پانی اللہ کے مقربین پیتے ہیں + مومنوں پر دنیا میں گناہگار ہونے میں
 اور جب وہ ان کے سامنے سے گزرتے ہیں تو وہ ان پر خشک زنی کرتے ہیں اور مومنوں کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ گمراہ
 اپنے گھر والوں کے پاس جاتے ہیں تو باقی بناتے ہیں اور مومنوں کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ گمراہ
 ہو گئے ہیں۔ حالانکہ گناہ کچھ مسلمانوں کے محافظ بنا کر نہیں بھیجے گئے ہیں + بروز قیامت ایمان والے
 کافروں پر منبہین گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے بہشت کی سرور دیکھیں گے + اُن سے کہا جائے گا اب تو
 کافروں نے اپنے افعال کا بدلہ پایا؟ +

سورۃ الشقاق

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مع جب کہ سامان اللہ کے حکم سے پھٹ جائے اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے کہ اُسے ہی لازم ہو
 جب زمین تان دی جائے اور وہ اپنے اندر کی چیزیں باہر کر کے خالی بن جائے اور اپنے رب کے احکام
 کی وہ تعمیل کرے کہ اُسے ہی لازم ہو + تولے مخاطب! سمجھ کہ قیامت آگئی + اے آدمی! تو اپنے رب سے
 ملنے (اپنی موت) تک محنت میں لگا رہتا ہو۔ پھر تولے اعمال سے ملائی ہوگا + اُس وقت جس کے
 داہنے ہاتھ میں اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا اُس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا اور اپنے اہل
 (عمران جنت) کی طرف وہ خوش خوش پہنچایا جائے گا + اور جس کا اعمال نامہ اُس کے لیے پیچھے کے
 پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ موت موت پکائے گا اور دوزخ میں جہنم لگے گا + والے اہل (عمر والوں)

۱۵ تسنیم ایک چشمہ جو جنت میں جس سے مہینوں کے لیے شراب خالص بنے گی + ۱۶ اشفاق کے معنی ہیں ہمتا، استغفار، شوق
 شروع کچھت میں ہو + ۱۷ کافروں نے قیامت پہنچے۔ جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی +

کے ساتھ دنیا میں بیشک بے غم تھا اور اس خیال میں تھا کہ اُسے اللہ کے پاس جانا نہ ہوگا۔ مگر اُسے جانا تھا + بیشک اللہ رب اُس کی ہر کردار پران دیکھتا تھا + قسم ہو شفق کی - قسم ہو رات کی اور صبح چرکی جسے رات کی تاریکی چھیلے - قسم جو ماہ کامل کی کہ لوگوں کو درجہ بدرجہ منزل ہستی طر کرنا ہو + ان کا فروں کو کیا ہو گیا ہو کہ یہ ایمان نہیں لائے - اور قرآن جب ان کو سنایا جاتا ہو تو سجدہ نہیں کرتے + بلکہ یہ کفار اُسے ٹھٹھلاتے ہیں + اللہ ان کے دلوں کی بات خوب جانتا ہو + اے محمد! ان کو عذاب الیم کی بشارت ہے + مگر ان مومنین نیکو کار کے لیے دائمی ثواب ہو +

منزل ہستی

سورہ بروج

(۸۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح بروج والے آسمان کی قسم ہو + یوم موعود (روز قیامت) کی قسم ہو + شاہد اور مشہود کی قسم ہو کہ غارت ہوئے خندقوں والے + ان خندقوں میں بھڑکتی مہولی آگ تھی - اور وہ اُس پر پڑھے ہوئے اُن مغالہ کو دیکھتے تھے جو مومنین کے ساتھ وہ کر رہے تھے + مومنین کے دشمن وہ محض اس لیے تھے کہ وہ زبردست حمید اللہ پر ایمان لائے تھے + اُسی اللہ کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہو + اللہ رشی پر گواہ ہو + جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا میں دین اور پھر توبہ نہ کی اُن کے لیے دوزخ کا عذاب ہو + اور جن کا عذاب ہو + مومنین نیکو کار کے لیے البتہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہرین جاری ہیں - اور یہ بڑی کامیابی ہو + اے محمد! میرے رب کی گرفت بڑی سخت ہو + وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہو اور وہی دوبارہ قیامت میں پیدا کرے گا + وہ بخشنے والا مہربان ہو - عرش بزرگ کا مالک ہو - جو چاہتا ہو کر ڈالتا ہو + اے محمد! تجھے دشمنانِ الٰہی کے

قیامت خدق والے

۱۔ آدمی مرے گا نہ نہیں ہوگا + اللہ کو سمجھ دیکھنا باقی رہ جائے - لیکن نے لکھا ہے کہ جو ماریج انسان کی خلقت میں پیش آتے ہیں اُن کا بیان ہو + اس جگہ کا ترجمہ یوں بھی ہوا ہو + البتہ تم درجہ بدرجہ جو صوگے + ۲۔ اللہ یعنی قرآن پر یقین نہیں کرتے + ۳۔ لفظ بروج اس آیت کے شروع میں آتا ہے + شاہد اور مشہود کے معنی بت سے بیان کیے گئے ہیں - ایک قول یہ بھی ہو کہ شاہد سے ملا کہ ظالم فاجر ہیں اور مشہود سے ہی آدم مراد ہیں + ۴۔ میں میں ایک قوم گرامتھی جس نے خدق کو دکر اُس میں آگ لگائی اور اُس وقت کے مومنین کو اُس میں ڈال کر جلا دیا + اور پھر اللہ نے اس قوم ظالم کو بالکل برباد کر دیا + یہی قصہ بیان یاد دلایا گیا ہو تاکہ تمہارے کسی ایذا رسانی پر اہل ایمان صبر کریں +

لشکر و انجمنی فرعون اور نود کی خبریں پہنچیں۔ ضرور پہنچیں۔ لیکن یہ کفار اس قرآن کو قبول کرتے ہیں تو انھیں قبول کرنے سے انکار انھیں ہر طرف سے گھیر ہوئے ہیں۔ اور یہ قرآن مجید تو لوح محفوظ میں ہے۔

قرآن مجید
مفہوم

سورہ طارق

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آسمان کی قسم ہے۔ اور طارق کی قسم ہے۔ اے محمد! تو جانتا ہو طارق کیا ہے؟ یہ روشن تار لگا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر ہمارے نگہبان (ذکر اکابرین فرشتے) تعینات نہ ہوں۔ انسان دیکھے کہ وہ کس سے بنا ہے؟ اچھل کر نکلنے والے پانی (منی) سے وہ بنا ہے جو بشت اور سینے کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔ اللہ انسان کو برزخ قیامت پہر پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔ اُس دن بھی ہوئی باتیں ظاہر ہو گئی۔ پھر اُس دن انسان کا نہ کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی اُسکا مددگار ہوگا۔ برسنے والے آسمان کی قسم ہے۔ اور چھٹے آگنی زمین کی قسم ہے کہ یہ قرآن ٹھیک بات ہے، نو نہیں ہے۔ یہ کفار اپنے دامن کرتے ہیں اور ہم اپنے دامن کرتے ہیں۔ اے محمد! تو کافروں کو مہلت دے۔ تھوڑی دیر کے لیے انھیں بھیڑ دے۔

سورہ اعلیٰ

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیا کر۔ جس نے سب کو پیدا کیا اور ٹھیک پیدا کیا۔ اور جس نے ہر ایک کی غرض اور غایت کا اندازہ کیا اور اسے اُسی راہ پر لگایا۔ اور جس نے زمین سے چارہ اُگایا اور پھر اسے خشک اور سیاہ کر ڈالا۔ اے محمد! ہم تجھے قرآن ایسا پڑھائیں گے کہ تو اسے

نفعیت کی
بین

سلطہ زعمون اور نود کی قرین بری ظالم اور جارحین۔ ان کے قتلے بالتفصیل دوسری جگہ بیان کئے گئے ہیں۔ اعلیٰ اور قرآن میں بتی بائیں میں سب کچھ ہیں۔ اعلیٰ اس میں طارق کا ذکر ہے۔ اعلیٰ سچ جس کے وقت ہر زمین بتی ہو اُسی کی طرف اشارہ ہے۔ حاصل اسکا یہ ہے کہ موت تک یہ تمام اوجھل کو کفار کی جو مرنے پر انھیں پہنچے گا کہ کس غفلت میں تھے۔ خیر ایت میں لفظ اعلیٰ جو جس کے منی۔ بڑے لکھے گئے ہیں۔

نہ مبولے گا۔ مگر جتنا اللہ چاہے، اللہ ظاہر اور چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے، اے محمد! ہم تجھے آسان
 شریعت کے سمجھنے کی توفیق دین گے۔ تیرا نصیحت کرنا فاعل ہے تو کو کون کو نصیحت کرے، ڈرنے والا تیری
 نصیحت جلد قبول کرے گا۔ مگر وہ بد بخت تو اس سے کنارہ کش ہے گا۔ جو بڑی آگ (دوزخ) میں پڑے گا۔
 پھر اس میں نہ رہے گا اور نہ زندہ رہے گا، غلام جانی اس نے جو شرک کی گندگی سے پاک نہ ہوا اور اپنے رب
 کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا، لیکن تم لوگ دنیا کی زندگی پسند کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پاکدار
 ہے، بیشک یہی بات تو اچھی کتابوں میں، براہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں بھی ہے۔

۵۲۰۰

وکی

بسم الله الرحمن الرحيم

ع۔ تلخ ایچہ قیامت کی خبر تھی ہوئی ہو ۹۔ کتنے لوگوں کے منہ اس روز ذلیل اور شستون سے
 نکلے ہوئے ہوں گے ۱۰۔ لوگ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے اور کھولتے ہوئے چشمہ کا
 پانی انھیں پلایا جائے گا۔ کھانے کو انھیں کانٹوں کے سوا کچھ نہ ملے گا جس سے یہ نمونے ہوں گے اور
 نہ ان کی مہلک دفع ہوگی۔ اور کتنے لوگوں کے منہ اس کے منہ آسودہ ہوں گے۔ اور اپنی کمائی سے
 رانسی اس جنت عالیہ میں ہوں گے مگر میں وہ لغویات نہ سنیں گے ۱۱۔ اس میں چشمے جاری ہوں گے
 اور اونچے اونچے تخت اس میں کھجے ہوئے اور اونچے اونچے رکھے ہوئے ایک قطار سے تکیے لگے ہوئے اور
 قالین کھجے ہوئے ہونگے ۱۲۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اونٹ کیونکر بنا۔ آسمان کیونکر بنا کیا گیا بھاریونکر
 کھڑے کیونگے۔ اور زمین کس طرح بچھائی گئی؟ ۱۳۔ اے محمد! تو لوگوں کو نصیحت کر کہ نصیحت ہی کرنا تیرا
 کام ہے۔ تو ان پر وار نہ نہن ہو ۱۴۔ ان میں سے کچھ سیر اور کریا۔ اس کو اللہ آخرت میں بڑا عذاب
 دے گا ۱۵۔ ہلے پاس ان لوگوں کو بھی آنا ضرور ہو۔ اور اس وقت ہم ان سے حساب بجمعین گے ۱۶۔

۱۵۱ ایک ہفتہ سے زیادہ کوٹہ وٹا نہ رہا۔ کچھ عرصہ تو ٹھٹھہ اور اوہین کیہر کھانا ہوا۔ اسی کے جا کر نماز عید الفطر پڑھے
انکے لیے اس بات سے بشارت ہو گئی۔ جس روز فاضل ہو آؤا مخوف کنگ جو نہ سارک کا رنگ خیر ہوگا جسے تہنی کے آپ کو شیاں ہوں
مال پہ بھجا آپ نے فرمایا سوخت بخور قیامت کی خبر دے گی یہ غائبہ یعنی قیامت اس سورہ میں قیامت کا ذکر ہے ۱۵۲ غائبہ
سے مراد قیامت ہے روزِ غایبہ ہر کھانا کھائے والی چیز کھائے ہیں ۱۵۳ خیر غلے سے کیا گیا کہ تو نصیحت سنا دیا کہ راہ راست پہ چلنا تا کہ کام
نہیں ہو تو جیسا کہ گویا پائے گا ۱۵۴ روزِ شرف اور روزِ قیامت کی خبر دے گی یہ

研

مغناطیسی
دوربین

نہاے
حیث

اُس سے کہے گا "میرے خاص زندون میں داخل اور میری جنت میں داخل ہو"۔

سورہ بلد

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں جس میں تو ہو۔ اور قسم جو والد (آدم) اور اسکی اولاد کی کہ میں نے انسان کو مصیبت میں پیدا کیا جو پھر اُسے کیا غور ہو؟ کیا انسان خیال کرتا ہو کہ اُس پر کسی کا زور نہ چلے گا؟ وہ کہتا ہو "میں نے بہت سال مل محمد کی عداوت میں ضائع کیا لیکن وہ گمان کرتا ہو کہ اُس کا خرقہ کرنا کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اُس کے لیے دو آنکھیں ایک زبان اور دو ہونٹھ نہیں بنائے؟ نیکی اور بدی کی دو راہیں ہم نے اُسے دکھائیں؟ وہ راہ سخت پر نہیں آیا؟ اے محمد! تجھے معلوم ہو کہ راہ سخت کیا ہو؟ گردن کا آزاد کرنا۔ بھوک والے دنوں میں قیم رشتہ دار یا محتاج خاک نشین کو کھانا؟ اتنا ہی نہیں بلکہ اُن کو گون میں مونا جو ایمان لائے ہیں اور آپس میں صبر کرنے اور خلق پر مہربانی کرنے کی نصیحت کرتے ہیں؟ یہی لوگ دلہنے ہاتھ والے ہونگے اور ہماری آیتوں کے منکر بائیں ہاتھ والے ہوں گے۔ اور اُن پر سربستہ آگ ہوگی۔

انسان مصیبت میں ہو

ماہیت

سورہ شمس

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے آفتاب! اور اُنکی صوب کی قسم جو۔ ماہتاب کی قسم جو جب وہ اُس کے پیچھے آتا ہو۔ دن کی

۱۔ یعنی شمس ۲۔ سورہ فتح کے سال میں نازل ہوا تھا۔ اہل الاضحاک بڑا شہزادہ کا فر تھا اور اپنے زور بازو پر بہت مسرور تھا۔ پیغمبر خدا سے وہ ہمیشہ عداوت رکھتا تھا اور لاطالی بائیں نکارتا تھا۔ بالآخر ہمارے دے د حکم تھا کہ جو کرب۔ مرنے لگا۔ دیکھتا تھا کہ کون کے رب نے مجھے ارادہ سورہ میں لکھی مصیبت کی طرت اشارہ ہو۔ اور انسان کی کوری دکھائی گئی ہو۔ اور راہ راست پر چلنے والے کو غوغا غیری ستانی گئی ہو۔ ۳۔ دیکھ سورہ واقعہ ۴۔ رکوع ۱۵ ۵۔ شمس یعنی آفتاب ۶۔

قسم جو جب وہ آفتاب کو ظاہر کرے۔ رات کی قسم جو جب وہ آفتاب کو پھیلے۔ آسمان اور اس کے بنائے والے کی قسم جو۔ زمین اور زمین کے پھیلنے والے کی قسم جو۔ انسان کی قسم جو۔ اور انسان کو جس نے ایسا درست بنایا اور پھر اُسے بیکاری اور پرہیزگاری سکھا دی اُس کی قسم جو کہ جس شخص نے اپنی روح کو پاک کیا وہ ضرور کامیاب ہوا اور جس نے اسے گم کیا وہ ضرور تباہ ہوا۔ قسم جو جس نے اپنی شرارت سے اپنے رسول صالح کو اُسوتِ قطب لایا۔ جب اُن میں سے ایک بڑا بد بخت اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس رسول اللہ نے اُن لوگوں سے کہا کہ اللہ کی اونیسی کو چھوڑ دو اور اُسے پانی پیئے دو ورنہ اُن لوگوں نے رسول کو پھیلایا اور اونیسی کے پاؤں کاٹے۔ اُن کے گناہ کے سبب سے اُن کے رب نے اُن پر پناہ نازل کی اور سب کو مار کر مارتا رہا۔ اور انجام کار کوئی یہ نہ دے گا۔

بد بخت پاک
جو کہ نفس
پر فہم خود

سورہ یس (یسی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ قسم جو رات کی جب وہ چھانبلے اور قسم جو دن کی جب وہ درخشن ہو اور قسم جو اُس کی جس نے نرا اور مادہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی گونشیں مختلف ہیں جس سے راہ خدا میں دیا۔ پرہیزگاری کی اور انجی بات (دینِ اسلام) کو سچ مانا اُس کے لیے ہم آسانی کی جگہ (جنت) آسان کر دیں گے لیکن جس نے سچ کیا اور آخرت سے بے پروائی کی اور عہدہ بات (دینِ اسلام) کو پھیلایا اُس کے لیے ہم مسئلہ مثل جگہ (راہِ دونخ) آسان کر دیں گے اور جب وہ جہنم میں گئے گا تو اُس کا مال اُس کے کام نہ آئے گا۔ ہم پر تو راہ دکھا دینا جو ہم مالک ہیں آخرت اور دنیا کے۔ لوگو! ہم نے تعین بھر کئی مہوئی آتش و دوزخ سے ڈرا دیا۔ اُس میں وہی بد بخت داخل ہو گا جو دین حق کا

سعادۃ
یت
دوزخ

۲۔ اپنی تمام بڑی بڑی چیزوں کو یاد کر کے مزید اہتمام سے خدا فرماتے کہ سزا کی نفس میں نفس کا پاک کرنا کی جوں سے بڑی کامیابی ہے وہ سب میرے قدم خود ایسی غیبتِ نفس کا ذکر کیا۔ چوتھے پیغمبر حضرت صالح کی اونیسی کو پانی پینے نہیں دیتی تھی اور بالآخر اُس کو قوم کے ایک بدعاش نے مار ڈالا اُن سبھوں نے حضرت صالح سے بھی بے ادبیان کیں۔ عذاب الہی نازل ہوا اور سب قوم تباہ ہو گئی۔ ۳۔ اللہ اللہ ہے عت ہے اُسے کسی کا نور نہیں ہے۔ ۴۔ اکثر مفسرین نے اس سورہ کو حضرت ابوبکر کی شان میں سمجھا ہے۔ حضرت بلال جب آنحضرت پر ایمان لائے تو ان کا کافر مالک اُن پر بڑی ہی سختی کرنے لگا۔ حضرت ابوبکر نے اُس کا فرستہ ان کو خرید کر کے آزاد کر دیا اور اسی طرح ابولہ اسلام میں حضرت ابوبکر نے سب سے عظیم خرید کر آزاد کیے اور اسلام کو بہت کچھ نقدی مدد دی۔

جھٹلانے والا اور اُس سے منہ موڑنے والا ہے۔ اُس آگ سے وہ بڑا پرہیزگار بن گیا اور اُس نے کہا جو اپنا مال اپنا دل باک کر کے لیے دیتا ہے کسی کا اُس پر احسان نہیں ہے کہ اُس کے بدلے میں وہ دیتا ہے محض اپنے پروردگار پر برتری کی خوشنودی کے لیے وہ دیتا ہے۔ اللہ اُس سے ضرور راضی ہوگا۔

سورة ضحیٰ

دستی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے محمد! قسم ہو وقت جاہشت کی اور قسم ہو شب تاریک کی کہ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا
اور نہ تجھے سے ناخوش ہوا ہے + تیری آخرت ضرور دنیا سے بہتر ہوگی + آگے جان کے تیرا سب تجھے
منا دے گا کہ تو خوش ہو جائے گا + کیا اللہ نے تجھے عظیم پاکر ملکہ نہیں دی + تجھے تلاوت حق میں
بجھتا ہوا پاکر اُس نے دین اسلام کی راہ است پر لگا دیا + اُس نے تجھے مجلس پایا اور غمی کر دیا +
ب تو قیصر پر قہر نہ کرنا - اور نہ سائل کو بھجھ کرنا اور اپنے رب کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہنا +

سورہ الم نشرح

روایت

بسم الله الرحمن الرحيم

اے محمد! کیا ہم نے تیرے لیے قیراسینہ نہیں کھول دیا؟ ہم نے انکار دیا تو ابھی جس سے
ری کر کوئی جاتی تھی سادہ تر اذکار ہم نے بلند کر دیا ہے شبہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ ضرور مشکل
ساتھ آسانی ہے، پھر جب تو ردات رسالت سے فارغ ہو تو ریاضت کر اور اپنے رب کی
نیت متوجہ ہو۔

[illegible]

خطاب
بہ انصاف

اسانی
میں کیساتھ

سورہ تین

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اخیر۔ زیتون۔ طور سنا اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم جو کہ ہم بینک انسان کو ابھی سے ابھی ساخت کا بناتے ہیں اور پھر ہم اسے بڑھاکے کتر سے کتر مخلوق کے درجہ میں لونا دیتے ہیں مگر انھیں پیری سے تنگ دل نہونا چاہیے جو ایمان لائے ہیں اور نہک کام کرتے ہیں۔ ایسوں کے لیے انسا ثواب آخرت میں جو + لے محمد: اس کے بعد مجھے روز جزا کے بارے میں کون دین سے جھٹلا سکتا ہو؟ کیا اللہ سب حاکمون سے بڑا حاکم نہیں ہو؟

سورہ علق

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمد! اپنے اُس ب کا نام لیکر قرآن پڑھ جس نے سب کو پیدا کیا، خون بستہ سے اُس نے آدمی پیدا کیا، پڑھ۔ تیرا رب بڑا کریم ہو + اُس نے قلم کے ذریعہ سے آدمی کو لکھنا سکھایا۔ اور اُنکا کو دھماکے کے ذریعہ سے ایسی ایسی باتیں سکھائیں جو وہ جانتا نہ تھا، مگر بائیں پر جو کہ آدمی (ابو جہل) سرکش ہو۔ وہ اپنے آپ کو بے پروا جانتا ہو + لے محمد! ضرور تیرے رب کی طرف سب کو پھر جانا ہو + لے محمد! کیا تو نے اُسے دیکھا جو ہمارے ایک بندے (محمد) کو ناز پڑھنے سے روکتا ہو + بھلا دیکھ تو اگر + لے محمد! سیدھی راہ پر تو ہر پیر پر گاری کا حکم دیتا ہو تو اُس کا فر کیا انجام ہو گا + بھلا دیکھ تو + لے محمد! کلام الہی کو جھٹلاتا ہو اور دین اسلام سے منھ پھیر لیتا ہو۔ کیا یہ نہیں جانتا کہ اللہ اُسے

اللہ میں یعنی اخیر + ۴۵ وہ ہمارے حضرت موسیٰ سے کلام ہوا + ۴۵ عن یعنی قرآن مجید + ۴۵ ابول کی شان میں کہ جسے خدا کیلئے میں ناز پڑھنے سے آنحضرت کو روکا تھا۔ ابو جہل کو یہ سورتا کر آنحضرت اس سورہ کے آخر تک کے مطابق عہد سے میں کرے اور اسکا حکم تھا تو ابو جہل کو گوشت فشاک ہوا لیکن وہ مریع اتنا تھا کہ کچھ کر نہ سکا +

دیکھتا ہے + کچھ نہیں۔ اگر یہ (ابوہل) باز نہ آیا تو ہم اسے اُس کی جھوٹی اور غلط کارپیشانی کے بھل
ضرور گھسیٹیں گے + اب وہ اپنے حامیوں کو بلائے + ہر بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائے ہیں +
اے محمد! تو اُس کا کٹنا ہرگز نہ سناں۔ اللہ کو سجدہ کر اور اُس کے نزدیک ہو +

سورہ قدر

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے ہم نے قرآن کی پہلی وحی شبِ قدر میں اتاری تھی + اے محمد! تو جانتا ہے کہ شبِ قدر کیا ہے +
شبِ قدر غیرِ برکت میں ہزار مہینے سے بہتر ہے + اس میں اپنے پروردگار کے حکم سے فرشتے اور جبرائیل
ہر ایک انتظام کے لیے آتے ہیں + وہ سلامتی کی رات ہے + طلوع فجر تک اسکی برکت رہتی ہے +

سورہ بقرہ

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے کفار! اہل کتاب ہوں یا مشرک ہوں + اگر ان کے پاس روشن دلیل نہ آئی یعنی اللہ کا رسول
ان کو پاک صحیفہ جن میں ہماری باتیں لکھی ہیں پڑھ کر نہ سنا تا تو یہ اپنے طریقے کو نہ چھوڑتے + اہل کتاب
کسی جو سیکے ہیں تو روشن دلیل (رسول) کے آنے کے بعد سیکے ہیں۔ حالانکہ ان کا لغو کوسی حکم دیا
جاتا ہے کہ خالص اللہ کی بندگی کی نیت سے اُسی کی عبادت کریں اور اُسی کے ہو کر رہیں۔ نماز پڑھیں
اور زکوٰۃ دیں کہ یہی مضبوط دین ہے + منکرین دین حق اہل کتاب ہوں یا مشرک۔ ہمیشہ دوزخ کی

اہل کتاب
کا لغو

۱۔ اس میں شبِ قدر کا ذکر ہے + ۲۔ اور صفات میں ایک رات جو جس کو شبِ قدر کہتے ہیں کیونکہ وہ صفات میں قرآن کا اتنا دوسری کیفیت
نہایت پر ہے + ۳۔ یہ مہینہ میں روشن ہے + ۴۔ پہلے کیا قرآن نہ آتا تو نہ سمجھو کہ کیا کیونکہ امر حق کو ماننے اور پیچھے کیا کہ قرآن
کے نزول کے پہلے قریت اور اکیس کے پڑھے + ۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت کے قائل تھے۔ ان کی کتابوں میں پیشگوئیوں کی تھیں۔ لیکن جی اللہ عزوجل
کا ہے + ۶۔ ہوا تو خدا نے ان کو نصرت کو بھیلا + ۷۔ اور وہ خود آپس میں اعتقاد کرنے لگے + ۸۔ ایک حضرت کو ان کا اور دوسرا نبی آتا ہے
اور پہلے وہ سب آنحضرت کو قرآن کی ہمت کے قائل تھے +

اگ میں پڑے رہیں گے + یہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں۔ اور زمینیں نیکو کار زمینیں مخلوقات ہیں +
 اسی کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہوا ان کے رہنے کے لیے بدترین جن کے بچے نمرج والے ہیں یہ جہنمیں
 ہمیشہ رہیں گے + اللہ ان سے راضی ہوگا اور یہ اللہ سے راضی ہونگے + یہ اچھے اُس کے لیے ہو جیسے اپنے
 رب کا دوسرا +

سورہ زلزلہ

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع جب زمین بھونچال سے ہلنے لگے گی۔ اور انہوں کا ارجھال کال کر پھینکے گی۔ اور وہی کہیں گے
 کہ زمین کو کیا ہو گیا ہو + اُس دن زمین اپنے پروردگار کے حکم سے اپنی پائیں بنا لے گی۔ اور
 اُس دن میدانِ حشر میں آدمی گروہ گروہ آئیں گے کہ اپنے اٹھان دکھیں جس سے وہ اسی بھی نیکی کی
 ہوگی اپنی نیکی دیکھے گا۔ اور جس نے فحاشی بھی بُرائی کی ہوگی اسی بُرائی دیکھے گا +

سورہ عادیات

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم ہر جو غولوں کی رات سے اگلے دن میں پھر صبح کو
 بھایا مارتے ہیں پھر اُس وقت خاک اُڑتے ہیں اور پھر فوج میں کس کس تھے ہیں۔ کہ انسان اپنے پروردگار
 کا ہرگز شکر نہیں کرتا اور اپنی اس ناشکری کو وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ انسان ال کی سخت سخت رقتا
 ہو گیا وہ نہیں جانتا کہ قبر والے جب اٹھائے جائیں گے۔ اور دلوں کی باہرین ظاہر کر دی جائیں گی۔
 اُس دن ان کا رب ان کے حال سے ضرور آگاہ رہے گا +

سورة قارعة

دکنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح قیامت! کیا ہو قیامت؟ اے محمد! تجھے معلوم ہو کہ قیامت کیا ہے؟ اُس روز آدمی پر ہونے کی طرح برآگندہ ہونگے۔ اور ہاڑی سے ہو جائیں گے جیسے کہ چھلکی ہوئی زمین اُون + پھر جس کا پڑا بھاری ہوگا اُسکی زندگی کافی مرنے میں ہوگی اور جس کا پڑا ہلکا ہوگا اُسکا ٹھکانا مایہ ہوگا ہمارے محمدؐ تو جاننا ہو گا کہ کیا ہے؟ وہ کہتی ہوئی آگ ہے +

سورة الشرح

دکھو

بسم الله الرحمن الرحيم

ح لوگو! اکثر مال کی حرص نے تم کو یہاں تک غفلت میں لکھا کہ تم قبرستان سے چلے دو سن رکھو کہ تمہیں آگے چل کر معلوم ہوگا۔ پھر سن رکھو کہ تمہیں آگے چل کر معلوم ہوگا۔ بات یہ کہ اگر تم اپنے انجام کا یقین کرتے غافل نہ رہتے، تو تم دوزخ کو ضرور دیکھو گے اور پھر یہ یقین کی آنکھ سے دیکھو گے، اور اس دن تم سے دنیا کی نعمتوں کی بازیگری بھی ضرور ہوگی۔

۱۰۳

三

۱۵ قاری محمد عسیب بن محمد نے والد اکبر کفر کرنے والا - مراد اس سے قیامت ہو + ۱۶ مہینہ کثرت مال + ۱۷ اُن لوگوں کی نذر +
 جو حرم سے کہہ مان سکیں کہ زمین جو لوگوں اور جانوروں کی سیلوراد کا خیال نہ کر کے حرم میں چھپ رہے ہیں + ۱۸ غلہ دنیا
 لیکن حرم میں یہ تم کھولے ہوئے تھے یا نہیں دیکھا جو خرچ کیا اور مناسب کاموں میں یہ لینیں کیوں نہ خرچ کیا + ۱۹ حرم یعنی
 زناہ + شان غفل + ابوالاسد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ کر آئے تھے ناحیہ اپنا دین آگاہی چھوڑ کر نقصان اٹھایا اس وقت یہ
 ایسا نازل ہوئی کہ اصل یہ ہے کہ ایمان نہ منہ میں نقصان ہو +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع زمانے کی قسم ہو کہ آدمی ضرور گھاسے میں ہو + مگر وہ لوگ گھاسے میں نہیں ہیں جو ایمان لائے ہوں اور اچھے کام کرتے ہیں۔ باہم امر حق کی ہدایت کرتے رہتے ہیں اور صبر کی بھی ہدایت کرتے رہتے ہیں

سورہ نہرہ (دکئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع خرابی پر ان تمام عیب جو طعنہ زنون کی جو مال جمع کرتے رہتے ہیں اور گنتے رہتے ہیں + وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مال انھیں ہمیشہ زندہ رکھیں گے + کچھ نہیں۔ وہ منظر میں ڈالے جائیں گے + چار منظر تو جانتا ہی خطہ کیا ہو + وہ اللہ کی آگ ہو۔ اور ایسی بھڑکائی ہوئی ہو کہ دلوں تک پہنچ جاتی ہو + آگ ان کو گھیرے ہوگی اور وہ لمبے ستونوں میں بندھے ہوں۔

سورہ فیل (دکئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمد! تو نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے ہاتھی واٹوں کے ساتھ کیا کیا + کیا اُس نے اُن کے واٹوں غلط نہیں کر دیے + اُس نے اُن پر غول کے غول پر بندھے جنھوں نے اُن پر تھیر کی

۱۔ ہرہ یعنی عیب جو اور طعنہ زنون اکثر دہندہ ہوتے ہیں اس لیے اسی میں ہاتھی واٹوں کے ساتھ بھی کر دی گئی + ولید ابن مسعود اور انس بن شریف آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے تھے اُن کی شان میں سورہ نہرہ نازل ہوئی + ۲۔ اسی سورہ میں کہہ دیا کہ وہاں سے اُس نے اُن پر غول کے غول پر بندھے جنھوں نے اُن پر تھیر کی

نکریان بیک کران کو کھائے ہو۔ یہ بھڑے کی طرح کر دیا

سورہ قریش

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح قریش تو اڑے اور گریون میں سفر کرنے کے خوگر بنائے گئے ہیں۔ ابان کو اسکے شکر میں چاہیے کہ اس جانے کعبہ کے مالک کی عبادت کریں کہ وہی اُن کو بھوک میں کھانا کھلاتا ہے اور لوٹ مار سے ان کو امن میں رکھتا ہے۔

قریش کے
میں

سورہ ماعون

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح یہ مجھ کو تیرے روز جزا کے جھلکانے والے کو دکھاؤ۔ یہ یتیم کو دھکے دینا ہے اور محتاج کے کھلانے کی ترغیب دینا ہے۔ خدایا ان منافق نازیروں کی جو اپنی نماز سے جھڑپیں دیا کرتے ہیں اور مومن کو روکنے میں ہیں۔

یہ
میں
میں

سورہ کوثر

(مکی)

یہ ایک قریشی کہتا ہے۔ مائے اورگی میں میں اور شاہ کا سفر کرنے سے یہ لوگ بہت خوش حال ہو گئے تھے۔ اپنی نعمتوں کو خدا داد و لالچہ میں لے کر یہ خیال کیا کہ نعمت اول مومن والوں کے حق میں ہی اور نعمت ثانی عبد اللہ بن ابی منافق کی شان میں ہو اس سبب میں لیسوں کی خبر لی اور اسے آخر میں بتا دیا کہ آگ جانی سولی۔ کھڑی۔ تیرا وہ فرد حقیر حیرت منام طہر بہا لکھ کو دینی چاہیے۔ امان کو چھوٹی چھوٹی چیزوں کو لے کر یہ ہمارے کو طہر عاریت دیکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اے محمد! ہم نے تجھے خیر و برکت دی، اپنے رب کی نافرمانی نہ کر۔ یہ اوشمن ہے نام
 و نشان ہو جائے گا۔

سورہ کافرون

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! تو کہہ۔ کافرو! میں تمہارے معبود کو نہیں پوجتا اور نہ تم میرے معبود کو پوجتے ہو نہ ہم
 مسلمان تمہارے معبود کو پوجیں گے اور نہ تم ہمارے معبود کو پوجو گے، تمہارا دین تمہارے لیے ہے اور
 میرا دین میرے لیے ہے۔

سورہ نصر

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد! جب اللہ کی مدد اور فتح آئی اور تو نے دیکھا کہ لوگ فوجِ اللہ کے دین میں داخل
 ہوتے ہیں تو اپنے رب کی حمد میں تسبیح کر اور اس سے بخشش مانگ، وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

سورہ لہب

(مکی)

اللہ! آصفیٰ نے کہی، دیکھا، اے کھانتے تھے، ایک روز یہ کرتا دل ہوئی کہ بٹنے والے ہے نام و نشان ہو جائیں گے یہ تمام تو تھے
 بے حس و حال، ہے قرآن میں غلو کو تیرا جلازیر، "خیر و برکت" کیا لگاؤ۔ معصوم کا زمانہ ہو گا تو تیرے جن کی نافرمانی ہو گا۔ ۵۲
 (نکات) بعد (دین) نہ ہو، یہ اسلام کے چارے تسلط، یہ سورت نازل ہوئی تھی۔

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اع اے محمدؐ تو یوں دعا مانگا کر یہ وسوسہ ڈالنے والے تناسل کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں
 وسوسے ڈالتا ہو جن ہو یا آدمی ہو۔ میں لوگوں کے پروردگار۔ لوگوں کے بادشاہ اور لوگوں کے
 محبوب و برحق کی پناہ مانگتا ہوں +

تمام شد

قطعہ تاج مطبع ترجمہ قرآن مجید و مہنتہ جناب لانا علی عجا حسین صاحب
اعجاز الکھنوی خلف جناب سید محمد کاظم صاحب مرحوم اعلیٰ الشہ مقامہ

خیر چل حسان الشہ سلامہ دوران
تعالیٰ الشہ سے مدح نے قرآن اقدس کا
وہی ہر بات جس کو ہر کس و ناکس سمجھ جائے
اگرچہ ترجمہ لفظی ہو یا عادی ہو مقصد پر
سمجھ کر ترجمہ اس کو نہ استحقاق سے دیکھو
غضب ہو جائے اہل علم کو وقت نہ فرما میں
تضع لوگ سمجھیں گے کروں موقوف مداحی
دعاے خیر سے ایسے مولف کو میں کیا بھولوں
دکھا دی شوکت اسلام الا سلام کو لکھ کر
ضرور اس محسن ملت کی لازم ہو تینا گوئی
مترجم کو عطا ہوا جہا رب دون عالم میں
رہے غالب ہمیشہ سرکشان دہر پر یارب
قدم ان کے زمین وار نہ راہ دین و ایمان پر
اسگفتہ غنیمت ہائے باغ تالیفات عالی ہو
زمین پابند شرع مصطفیٰ کے باغ عالم میں
دعا و ملح کو کیوں طول سے اعجاز دیتے ہو
یہی انصاف کہتا ہو کہ یہ آئینہ خوبی

فرید اللہ ہر جہرہ لودھی بے مثل و لامتناہی
سلاست سے کیا ہو ترجمہ لفظی یا سانی
صفائی کے ہو پیرائے میں اطہار زبانذاتی
مذاق خاص کا اپنے مترجم آپ ہو بانی
اسے سنی سمجھنا چاہیے قرآن یزدانی
جو کفر از کعبہ پر خیر و کعبہ ماند مسلمان
مذاق شاعرانہ پر نہ مبنی ہوشا خوانی
ہمیشہ سے رہا ہو جو اسوہ خیر کا بانی
یہ درو دین ہو یہ غیرت ہو یہ شان سلطانی
کہ خوشے ناسپاسی ہو خلاف عقل انسانی
ہر اسے انبیاء و اوصیائے آل سمرانی
لکھے اس طرح سے کچھ زور دیو نفس شہوانی
رہے ہر وقت ہاتھوں کو مذاق سمجھ کر دانی
اسی صورت رہے یارب بہار باغ احسانی
لے ان کو جو آزادی تو مثل سروستانی
لکھو مصرع تاریخی کہ ہو شان سخندان
بے معنی شناسان بس ہوا قرآن ربانی

